Pdf Novel Bank

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی

ازقلم حوریہ ملک

مکمل ناول

وہ کشادہ صوفے پہ بیٹھا سامنے بیٹھے نفوس کی گفتگو سے لبریز ہو رہا تھا تھا، اسکے تاثرات بہت سپاٹ تھے۔۔

دیکھو جہان !تم غلط سمجھ رہے ہو ہمارا مقصد یہ نہیں تھا۔ ۔آفندی نے بات سنبھالنے کی کو شش کی۔۔

اسکی اس بات پہ وہ زیر لب مسکرایا جیسے کسی بچے کی بات پہ مسکرایا جاتا۔ ۔ اسکی اس حرکت پہ انکے چہرے سرخ ہو گئے لیکن وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے کیونکہ۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

سامنے "سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس، سکن چادر کندھوں پہ ڈالے، سیاہ پشاوری چپل، ایک بازو سفید صوفے کی پشت پہ پھیلائے اور ایک ہاتھ کی مٹھی عنابی ہونٹوں پہ جمائے "بیٹھا ہوا شخص ایک معمہ تھا۔ -- اسکے تاثرات برف کی طرح سرد تھے۔ --

اس سے پہلے کے وہ کچھ بول کے انکلیے مسئلہ بناتا اسکا خاص ماتحت "خان "بھاگتا ہوا آیا اور اسکے کان میں کچھ کہا کہ اسکے چہرے کا رنگ یکلخت بدلا کہ وہاں بیٹھے پانچوں نفوس گھبرا گئے۔

--

وہ خان کو دھکا دے کے بجلی کی رفتار سے بھاگتا ہوا باہر نکلا اسکے باہر نکلتے ہی سب اسے سلام کرنے کو کھڑے ہوئے لیکن وہ بھاگتا جا رہا تھا۔۔
اسکے سوچنے کی سب صلاحیتیں مفقود ہو چکی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکی زندگی اسکے ہاتھوں سے پھسل رہی ہو، بلڈنگ سے باہر آتے ہی اسنے ڈرائیور کو دھکا دے کے پرے ہٹایا اور سرعت سے گاڑی نکال کے لے گیا۔ --

---

اسکے نکلتے ہی خان زور سے باڈی گاڈز پہ چلایا، گاڑیاں تیار کرو اور نکلو۔ --

پھر دیکھتے ہی دیکھتے کیے بعد کئی گاڑیاں وہاں سے نکلی۔ ۔۔

؛؛؛؛----------؛

وہ گاڑی اڑا رہا تھا لیکن ایک دم سے اسکی سانس ٹوٹنے لگی کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کدھر لے جایا گیا ہے، لیکن ایک خیال سے اسکی آنکھیں چمکنے لگی اسے پانچ سال پہلے دیا گیا وہ لاکٹ یاد آیا جس میں جی پی ایس تھا۔ ۔۔

ایک امید کے ساتھ اسنے ٹریسر آن کیا تو اسے اسکی لوکیشن مل گئی اس پتے پہ پہنچ کہ وہ سرعت سے گاڑی سے باہر نکلا اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتا، گلابی ڈوپٹے پہ اسکی نظر پڑی اسکے قدم لڑکھڑائے اسے لگا وہ سب ہار چکا ہے، وہ اسے ہار چکا ہے، وہ اپنی زندگی ہار چکا ہے۔ ۔۔۔

ایک امید کے ساتھ وہ بھاگتے قدموں سے اس ٹوٹی عمارت میں داخل ہوا وہ دائیں جانب مڑا تو اسے چیخیں سنائی دی اسکے خون کی رفتار تیز ہوئی اور سانس دھمنے لگی۔۔

وہ جب وہاں پہنچا تو سامنے کا منظر اسکا خون کھولا گیا۔ ۔

خان جانتا تھا کہ اس پہ کیا بیت رہی ہو گی وہ گاڈز پہ چلایا جلدی کرو۔ ---

آخر کار وہ اس کی کار دیکھنے میں کامیاب ہو گئے، وہاں پہنچتے ہی سب گاڑیوں کے ٹائرز چرچرانے کی آواز نے فضا میں عجیب سی آواز پیدا کی۔

وہ پانچ تھے اور اسے کھینچتے اپنے ساتھ لگانے کی کوشش کر رہے تھے، اسکے چہرے پہ تھپڑوں کے نشان تھے اور اسکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے۔ --

لڑکی کو چھوڑ دو "وہ جب بولا تو اسکی آواز انتہائی سرد تھی۔۔ اسکی آواز سن کے ان سب کے" چہرے اسکی طرف مڑے۔ ----

اور جب اسنے جہان کو دیکھا تو اسکی آنکھوں کے سامنے ہفت و اقلیم گھوم گئے------

لیکن جہان اسکی طرف متوجہ نہیں تھا، اسکا سارا فوکس وہ پانچ لڑکے تھے۔ ۔۔
اس میں سے ایک نے 'علیزے 'کی طرف ہاتھ بڑھا کے اسے ڈھال بنانے کی کوشش کی۔

۔۔

اگر اب تم نے ادھر ہاتھ بڑ ھانے کی کوشش کی تو تمہاری میت پہ رونے والا کوئی نہیں بچے گا۔ ۔
اس نے غراتے ہوئے کہا۔ ۔۔
اس لڑکے کا رنگ فق پڑا اور اسکی دھاڑ سن کے علیزے کا سانس سینے میں اٹک کے رہ گیا۔ ۔۔۔

تب تک "معاذ سکندر "جو علیزے کے بڑے بھائی تھے وہ بھی خان کے ساتھ وہاں پہنچ گئے لیکن علیزے کا سارا دھیان تو اسکی طرف تھا ، جس نے ایک نظر خان کو دیکھا تو سب سمجھتا باڈی گاڈز کو اشارہ کرتا ان پانچوں کو وہاں سے لے گیا۔ ۔

خان نے ان کو باہر لے جا کے ان میں سے ایک کو پکڑ کے صرف ایک سوال کیا، "یہ سب تم نے کس کے کہنے پہ کیا؟"

Pdf Novel Bank

وہ گڑگڑانے لگا م۔۔۔مج۔۔۔مم۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔ لیکن اس کے ایک ہاتھ نے ہی اسے منہ کھولنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔ اسکے منہ سے وہ نام سن کے ایک پل کو خان بھونچکا رہ گیا۔----------

لیکن فورا سنبھل کے گاڈز سے بولا انہیں لے چلو یہاں سے۔۔۔ اور خود اپنے کان میں لگے آلے سے کسی کو کوئی میسج چھوڑنے لگا اور پھر اندر کی جانب بڑھ گیا۔----

٭-٭-----------------------------------

انکے جانے کے بعد جہان نے پہلی نظر اسکے چہرے پہ ڈالی اور اسکی طرف بڑھتے ہوئے اپنی شال اسکے گرد لپیٹنے لگا اور تب

وہ اپنا ضبط کھوتی اسکے کشادہ سینے سے جا لگی۔۔۔

اسکو ایک جھٹکا لگا، ایسا ہی ایک جھٹکا وہاں داخل ہوتے خان کو بھی لگا وہاں اگر کوئی پر سکون تھا تو وہ معاز سکندر تھا---

وو اسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔۔ش۔۔۔شش---- شاہ--

!ڈسا ہے ہجر نے--------ہم کو

pdfnovelsbank.blogspot.com

!ھمارے سانس۔۔۔۔۔۔نیلے ہیں

اسکے ہونٹوں سے اسکا نام ایک خوشنما سرگوشی کی مانند نکلا۔ ۔۔
اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے وہ بس اسکے نام کا ورد کر رہی تھی۔ ۔۔

میں نے اک عرصے سے تجھے ودر میں رکھا ہے۔۔۔
!! !میرے ہونٹوں پہ تیرے نام کے چھالے ہیں بہت

، وہ بھول چکی تھی کے وہ کہاں ہے
وہ بھول چکی تھی کے خود سے کیے گئے عہد، وہ بھول چکی تھی اس سے لئے گئے عہد۔۔۔
اس پل وہ بھول چکی تھی کہ وہ اس سے نفرت کی دعویدار ہے اور اسے خود سے دور کرنے کے فیصلے بھی اسی کے تھے، وہ بس پانچ سال سے جس ڈھال کی تلاش میں تھی اسکے سامنے آتے ہی وہ ضبط کھو کے اپنا غبار نکالنے لگی۔ ۔۔۔۔۔

وہ اپنے سکتے سے باہر نکلا اور اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے چپ کروانے لگا۔ ۔۔۔
ششش۔ ۔۔ شش۔۔۔ چپ، ریلیکس کچھ بھی نہیں ہوا !!سب ٹھیک ہے ، سب ٹھیک ہے۔ ۔۔۔

وہ ابھی تک معاز سکندر کی وہاں موجودگی سے بے خبر تھا۔ --

اسے ہوش تب آیا جب وہ روتے روتے بیہوش ہو کر اسکی بانھوں میں جھول گئی وو ہڑبڑا کے اسکے گال تھپتھپانے لگا

علیزے ---علیزہ ہوش میں آو ----

اور زور سے دھاڑا خان گاڑیاں "سکندر ولا "کی طرف تیار کرو۔ --

اسکی بات سن کر وہاں دوڑ کے آتے معاز کے قدم ایک پل کو ٹھٹکے لیکن----

اس سے پہلے کہ وہ علیزے تک پہنچتے وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے انکی طرف مڑا اور ٹھٹک گیا لیکن پھر 'ایم سوری 'کہتے اسے لئے باہر کی جانب دوڑ پڑا۔ ---

---

-

جب معاز سکندر کی گاڑی سمیت وہ گاڑیاں بھی 'سکندر ولا 'کے سامنے رکی تو اب کی بار معاز نے اسکی گاڑی سے خود اسے باہر نکالا اور انہیں بھی اندر آنے کا کہہ کے اندر بڑھ گیا کیونکہ اسے اپنے کچھ سوالوں کے جواب چاہیے تھے۔--- اس سے پہلے کہ وہ اندرونی حصے کی

طرف قدم رکھتے اندر سے 'زجاح سکندر، حماس سکندر اور حنین سکندر 'تینوں بھائی باہر آتے دکھائی دیے جنہیں علیزے کے غائب ہونے کی خبر کچھ دیر پہلے ملی تھی۔۔۔۔۔

لیکن انکو آتا دیکھ کے وہ رک گئے۔۔۔۔ بھائی علیزے کو۔ ۔۔۔۔

ابھی کوئی سوال نہیں کرو زجاح اور مہمانوں کو لاونج میں لے کر جاو

اور خود علیزے کو لیے سامنے کمرے کی طرف بڑھ گیا انکے پیچھے ان سب کی بیویاں بھی۔

۔۔۔۔

معاز یہ ایلے کیوں پڑی ہے ٹھیک ہے نا؟ ؟؟ انکی بیوی مرینہ سکندر نے روتے ہوئے ان سے پوچھا۔ ۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس سٹریس کی وجہ سے اور انکو کچھ کہتے باہر نکل گئے ۔ ۔ ۔

۔ ۔

جہان جانتا تھا کہ وہ اسے اندر کیوں لے کر آئے ہیں ، وہ انکے اندر پنپتے سوالوں کو بھی جانتا تھا لیکن وہ کچھ اور سوچے بیٹھا تھا اور وہ کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا حتی کہ خان بھی۔ ---- جو اسکے صوفے کے پیچھے کھڑا تھا جبکہ گارڈز باہر لان میں اور گیٹ پہ تھے۔ ----

کچھ دیر میں اسے معاز باہر آتا دیکھائی دیا ---- اور اسکے سامنے موجود صوفے پہ بیٹھ گیا--------

!! !انتظار کے لئے معزرت ----- شاہ صاحب

اس نے فقط سر ہلانے پہ اکتفا کیا ---

آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں ، اسنے سامنے میز پہ پڑے لوازمات کی طرف اشارہ کیا۔ ---

نہیں شکریہ !وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ۔ ۔ ۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ ---- اسنے بات کا آغاز کیا۔

جی کہیے۔ --- وہ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

میں--- علیزے سے شادی کرنا چاہتا ہوں ----

بلاآخر اس نے ان کے سروں پہ بم پھوڑ دیا۔ -- وہاں ایک خوفناک سی خاموشی چھا گئی وہاں آنے والا انکا پانچواں بھائی اسی دروازے پہ کھڑا رہ گیا۔ ------

وہ اس بات کی توقع کبھی نہیں کر سکتے تھے کہ 'جہان حیدر شاہ 'علیزے سے شادی کا خواہش مند ہے۔ --- وہاں موجود دو نفوس اس بات سے بہت خوش دکھائی دے رہے تھے کہ وہ حقیقت سے آشنا تھے

ایک مربنہ سکندر

اور

دوسرا خان

کچھ لمحوں بعد معاز سکندر نے کچھ کہنے کی کوشش کی مم۔ -- میں-----

میں جانتا ہوں آپ کیا جاننا اور کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ --- میں علیزے کو جانتا ہوں پہلے سے اور۔ -------

اور علیزے؟؟ اسکی بات کاٹ کے انہوں نے پوچھا۔ ----

وہ بس اتنا جانتی ہیں کہ انہوں نے میرے پرپوزل کو ریجیکٹ کیا تھا جو میں انہیں انکے کالج فنکشن کے بعد دیا تھا۔ ------ اسنے انہیں آدھی ادھوری سچائی بتائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پوری سچائی انکی مسز جانتی ہیں۔ --

اسکی ریجیکشن کے بعد میں پس منظر ہوا کی میں انہیں ٹائم دینا چاہتا تھا۔------ اس سارے عرصے میں یہ پہلا جھوٹ تھا جو اسنے بولا اور مہینہ اور خان یہ بات جانتے تھے اور شاید

علیزے بھی۔ -----

لیکن اب یہ شادی ناگزیر ہو چکی ہے میں اب اور انہیں ٹائم نہیں دے سکتا۔ --
اسنے دوٹوک الفاظ میں کہا۔ ۔

اور اگر ہم انکار کر دیں تو۔ ------
حنین سکندر نے لب کشائی کی۔ ---

تو بھی میں یہ شادی کرنا چاہوں گا ۔ ۔۔۔ اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ ۔۔

سوری جہان یہ شادی نہیں ہو سکتی، علیزے نہیں مانے گی۔ ۔۔ معاز نے شائستگی سے کہا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ سرکش ہے۔ ۔

وہ مان جائینگی ، انہیں ماننا پڑیگا۔ ۔۔۔۔ اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ۔

وہ کبھی نہیں مان سکتی تم کچھ نہیں جانتے ۔۔۔۔۔۔۔

جب میں نے یہ کہا کہ میں انہیں جانتا ہوں تو مطلب میں ان سے ریلیٹڈ ہر بات جانتا ہوں

وہ بات بھی جسکی بناء پہ انہوں نے انکار کیا اور اب آپ کر رہے ہیں۔۔

اور مجھے نہیں لگتا کہ کم از کم آپ لوگوں کو اس بات کو سر پہ سوار کرنا چاہیے ۔ اینڈ بلیو می میں انہیں، آپکو یا پھر خود سے جڑے کسی انسان کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔ ۔۔۔

آپ اس جمعہ کو نکاح کی تیاری کریں پلیز۔ ۔۔۔ اسنے نرمی لیکن دوٹوک انداز میں کہا۔ ۔۔

جہان بھائی آپکو نہیں لگتا کہ شادی کی بات لڑکے اپنے منہ سے کرتے اچھے نہیں لگتے۔ ۔۔۔ ولی سکندر جسکا سکتا ٹوٹ چکا تھا اسنے اندر آتے ایک شگوفہ چھوڑا تو وہ فقط اتنا بولا

صبح میری فیملی آئیگی تب سب طے ہو گا۔ ۔۔۔

حیدر ایک بار اپنے فیصلے پہ نظر ثانی کر لو ہمارا اسٹیٹس ، فیملی۔ ۔۔۔۔۔

آپکو لگتا ہے کہ آپ مجھے ان فضول کے سوالوں اور مفروضات سے باز رکھ سکتے۔ ۔۔۔۔ اس نے انکی آنکھوں میں چیلینجنگ انداز میں دیکھا۔ ۔۔۔

تو ان سب نے ہتھیار ڈال دئی یے کیونکہ یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ جو عزت اور حفاظت وہ اپنی بہن کے لئے ڈھونڈ رہے تھے وہ اسے جہان حیدر شاہ کے پاس ہی مل سکتی ہے۔

۔۔۔

اوکے آپ اپنی فیملی کو بھیج دینا صبح سب فائنل کریں گے۔ ۔۔۔۔ معاز کی بات سن کے وہ سب بھائی اور انکی بیگمات بہت خوش ہوئے۔ ۔۔۔

مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔ ۔۔۔۔۔۔ علیزے کی سپاٹ آواز گونجی۔ ۔۔۔۔

اسکی آواز کی گونج ابھی تلک لاؤنج میں تھی ، سب شاک کی کیفیت میں تھے

اسنے جب اسکی آنکھوں میں دیکھا تو ادھر اتنا ٹھٹھرا دینے والا تاثر تھا وہ اندر تک ٹھنڈی پڑی لیکن خود کو مضبوط کیا کہ یہ ان سب کیلئے، جہان کے لئے اور ان کی فیمیلیز کے لئے بہت ضروری تھا لیکن ایک سرد آواز نے اسکے ہر خیال کی نفی کی ،،

اور آپکو کیوں لگتا ہے کہ ہر بار، ہر بات آپکی ہی مانی جائیگی؟ ؟ ایک فضول گیدڑ بھبکی کی وجہ سے آپ نے میرے اتنے سال ضائع کیے، ابکی بار آپ نے کوئی رکاوٹ پیدا کی تو میں وہ سب کر جاؤں گا جس سے آپ ڈر رہی ہیں کیونکہ شادی مجھے کرنے سے آپ روک نہیں سکتیں۔ ۔۔ اسنے حتی الامکان اپنی آواز خشک رکھی۔ ۔۔۔

:اسکی یہ بات سن کے جہاں وہ سن پڑی وہیں ولی کے دماغ میں کلک ہوا اور وہ فوراً بولا

لیزو !مان جاؤ پلیز نہیں تو یہ مجھے ساتھ لے جاکر تب تک ٹارچر کریں گے جب تک تم شادی نہی کرتی۔ ۔
اسنے معصومیت سے اسکے سر پہ بم پھوڑا جبکہ باقی سب کے منہ کھلے رہ گئے اسکی بکواس سن کے اور جہان۔ --------

اس نے فقط ابرو اچکا کہ "رئیلی"کا تاثر دیا

اسکا رنگ فق ہو چکا تھا وہ نفی میں گردن ہلانے لگی

نن۔ ----- ننننن۔ -- نہیں یہ ایسا نہیں کر سکتے کبھی نہیں، اس بات پہ وہ یقین کرنے کو تیار نہ تھی ----

کیوں ایسا کیوں نہیں کر سکتا؟مجھے روک کون سکتا ہے؟ آپ؟ ؟؟ اسنے چیلینجنگ انداز میں اسکی آنکھوں میں جھانکا۔ --

صبح میری فیملی آئیگی، تیار رہیے گا

خدا حافظ ! !اور خارجی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ---

- -

)شاہ مینشن (کے سامنے گاڑیاں رکتے ہی ڈرائیور نے مستعدی سے دروازہ کھولا اور وہ مضبوط قدموں سے وسیع و عریض لان کی درمیانی پتھریلی روش کو عبور کرتا اندر کی جانب بڑھا، خان اسنے اسنے ساتھ تھا

آہاں !گھر آیا میرا پردیسی

وہ آئے گھر اپنے خدا کی قدرت ---- اندر قدم رکھتے ہی معاویہ کی شریر آواز نے اسکا استقبال کیا جو نوجوان پارٹی کے ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھا تھا اسنے اسے نظر انداز کر کے ردابہ شاہ کی طرف قدم اٹھائے جو کہ شاید آج ہی مینشن آئی تھی
اس سے مل کے اسنے بڑوں کا پوچھا اور سبکو دادو کے کمرے میں بھیجنے کا حکم دے کر خود بھی ادھر چلا گیا۔ ----

یہ جے ہی تھا نا؟ معاویہ کی صدمے سے بھرپور آواز آئی اس نے مجھ سے یعنی مجھ سے بات نہی کی ۔۔۔۔ وہ شاک سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

بس لالے کو آج ہمیں خوش کرنا تھا۔۔۔ زینی کی دبی ہنسی نے اسے آگ لگائی
اس سے پہلے کے ان دونوں کی جنگ شروع ہوتی آریان کی آواز نے انہیں سٹل کیا

یہ سب چھوڑو بلکہ یہ سوچو کہ اس بند کمرے میں کونسی کھچڑی بن رہی۔ ۔۔ اسنے اسکا دھیان بند دروازے کی طرف لگایا تو سب کے دماغوں میں کھدبھد ہونے لگی

اچانک ان سبکی گردنیں میکانیکی انداز میں خان کی طرف گھومیں ،، جو وہیں بیٹھا چائے پی رہا تھا جواسے ردابہ دے کے گئی تھی سبکو اپنی طرف دیکھتا پا کر اسکے اندر خطرے کی گھنٹی نہیں پورا گھنٹہ بجنے لگا اسنے کپ نیچے رکھا

کیا؟ ایلے کیا دیکھ رہے ہو میں نے کونسا ادھار دینا ہے؟ ؟ بات اسکے منہ میں تھی کہ اسکی گردن معاویہ کے ہاتھوں میں تھی

بتا جے اندر کونسی بات کرنے گیا؟

مم۔ ۔ مجھ۔ ۔۔مجھے کیا پتہ سر۔ ۔۔ وہ بمشکل بولا

تمہیں سب پتہ اسکی بیوی بنے ہوتے ہو ہر وقت ساتھ ساتھ۔ ۔ وہ چبا چبا کے بولا۔ ۔۔

لا حولا ولاقوۃ ، ہر وقت چپکے آپ رہتے تو ۔۔۔۔ وہ اپنی گردن چھڑواتا بولا تو سب کا چھت پھاڑ قہقہ نکلا۔ ۔۔

یار صبر کر لو سب پتہ چل جائے گا۔ ۔۔ زرنش آرام سے بولی لیکن وہ بند دروازے کو دیکھتا رہا یکایک اسکی آنکھیں چمکیں وہ سبکو اشارہ کرتا اسکی طرف بڑھا۔ ۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں ،۔۔۔۔۔ بلا آخر اسنے دھماکہ کیا جس نے کمرے میں نفوس اور جھڑکی میں ٹنگے نفوس کو ہلا دیا پہلے حیرت کا جھٹکا پھر خوشی کا جھٹکا۔ ۔۔

رئیلی۔ ۔ کون ہے؟ کیسی ہے؟ مسز حسن شاہ نے سوالوں کی بوچھاڑ کی۔ ۔

علیزے سکندر، معاز سکندر کی بہن۔ --------

لیکن، وہ تو آپ سے چھوٹی۔---- احمد شاہ نے بات ادھوری چھوڑی۔ ۔
ڈزن میٹر --- وہ سہولت سے بولا۔ ---

ایک اور بات

وہ انہیں علیزے کا خوف، اسکی فیملی کے بارے میں بتانے لگا
اسٹیٹس کی وجہ سے انکا ڈر سب کچھ تاکہ وہ سب جان سکیں۔ ---

بیٹا آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور بروقت کیا۔ --- زہرا بیگم جو کہ ان سب کی دادو تھیں انہوں نے اسکے فیصلے پہ مہر لگائی کیونکہ وہ سب اسکے بغیر بتائے اسکی آنکھوں کی چمک سے جان چکے تھے کہ وہ علیزے سے شادی اسکی پروٹیکشن کیلئے نہیں کر رہا تھا بلکہ اسکے پیچھے وہ خوبصورت جذبہ چھپا تھا جسکی وجہ سے وہ دربدر رہا تھا۔ ----
کب جانا ہے سکندر ولا؟ ؟ زائرہ شاہ نے پوچھا

کل۔۔۔۔ اور نکاح جمعہ کو۔ ۔۔

جے !ڈریس کا کلر بھی بتاو نا؟ مسز حسن کی شریر آواز پہ وہ کھڑا ہو گیا اور دروازے کے پاس پہنچ کے آہستہ اور ٹھہری آواز میں بولا:

وائیٹ کلر۔ ۔۔۔۔۔

جبکہ نوجوان پارٹی کو اٹیک ہونے لگا تھا۔ ۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ سب اسے منانے کی کوشش میں گے تھے بلکہ کسی حد تک ڈرانے کی کوشش میں کیونکہ انکے خیال میں جو ہو نے جا رہا اسکیلیئے بہت ضروری
حالانکہ اسکا رونا ان سے برداشت نہیں تھا لیکن یہ سب انکو کرنا پڑا ۔ ۔ ۔

اسکی خاموشی کو انہوں نے اسکی رضامندی ہی سمجھا اور وہ اپنے نقصان پہ روئے جا رہی تھی کہ وہ اب کچھ بھی کھونا نہیں چاہتی تھی ۔۔۔۔

ژالے سکندر کی گود میں سر رکھے وہ اپنے اس یقین ، بھروسے کو رو رہی تھی جسے وہ کچھ مٹے پہلے کھو چکی تھی

اور شاید

اپنے پیار کو بھی۔۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ سب ابھی تک سکتے میں تھے جب مسز احمد اور حسن نے آکر انہیں وہ خبر سنائی اور ردابہ کو کہا

بیٹا چچی کو بھی کال کر کے بلاو ، ٹائم کم ہے اور کام زیادہ کل ادھر بھی جانا ہے۔۔۔۔ خوشی انکی رگ رگ سے پھوٹ رہی تھی جبکہ انکی باتیں سنکے انکا سکتہ بھی ٹوٹا اور انہیں بھی تیاریوں کی فکر لگی

جبکہ معاویہ جے کے روم کی طرف بڑھا

تو شادی کر رہا ہے؟ میرے بغیر؟ مجھ سے پوچھے بغیر۔ ۔۔۔۔۔ وہ مسلسل بولے جا رہا تھا جب جہان نے بریک لگوائی۔ ۔۔۔

میرا تم سے نکاح کب ہوا؟ وہ سرد لہجے میں بولا

سوری۔ ۔۔ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا

میرا تم سے نکاح کب ہوا؟ جو تم یوں بیویوں کی طرح جرح کر رہے ہو؟ ؟ اسنے اسے باتوں کی مار لگائی

، وہ خجل سا ہو گیا اور اسکے گلے لگ گیا اور زور سے بولا یاررررررررررر۔ ۔۔۔ میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔ ۔
وہ واقعی بہت خوش تھا

اوکے پیچھے ہٹو مجھے کام ہے۔ اسے پرے کرتا وہ ریک کی سمت گیا اور فائل نکالی

جے بھابھی کیسی ہیں؟ اسکی شرارت سے پر آواز پہ اسنے اسکی طرف دیکھا جو شاید اسے اب تنگ کرنا چاہ رہا تھا۔ --

جیسی ہیں ویسی ہی ہیں !اس میں پوچھنے والی کیا بات ؟ وہ جان بوجھ کے لاپرواہی سے بولا۔

۔

مطلب کیسی ہیں؟ اب کے اس کے سوال پہ اس نے اسے اپنے مخصوص انداز میں دیکھا تو وہ پزل ہوتا بولا

یار تمہاری ان نظروں سے ہم گھبرا جاتے ، بھابھی کی کیا حالت ہوتی ہوگی؟ ؟ اسنے پھر شرارت کی

اسکی اس بات سے اچانک اسکے سامنے ایک منظر آیا تو اسکے ہونٹوں پہ ایک پل کو مسکراہٹ چمکی جیسے بادلوں میں سے چاند۔ ---

آہم۔ ۔ آہم۔ -- وہ شرارتاً کھانسا تو جے ہوش میں آیا

جے تم خوش ہو؟

اسکے سوال پہ وہ تھما اور دل میں بولا ہاں میں بہت خوش ہوں ، میں اپنی محبت، اپنی خواہش اپنے عشق وجنون کو پانے جا رہا ہوں ، میں خوش نہیں بہت خوش ہوں۔۔۔ ،

جے !!اسنے اسکا کندھا ہلایا۔۔

ہاں اور اسے بولا اوکے میں نکلنے لگا دیر ہو رہی۔ ۔۔

کیوں تم کدھر جا رہے ؟ اسنے حیرانگی سے استفسار کیا

واپس، کچھ کام نپٹانے۔۔ نکاح والے دن آوں گا۔ ۔ خداحافظ اور اسکے کچھ بولنے سے پہلے نکل گیا۔ ۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شاہ فیملی جب سکندر ولا گئی تو وہ اس کنڈیشن میں نہیں تھی کہ وہ ان سے مل سکتی اس لئے نہی کیا لیکن مسز حسن، احمد اور اسفند شاہ اسے اسکے روم میں ذرا insist انہوں نے بھی کی ذرا مل آئیں۔۔۔

، نکاح کا دن فائنل کر کے ڈریس دیکر وہ واپس آئے
اس سے پہلے سکندر فیملی انکے ہاں جا کے سب فائنل کر چکے تھے

نکاح سے ایک دن پہلے اسکی چاروں بھابھیاں اسکے پاس آئیں اسکا نکاح کا ڈریس لیکر جو اسنے اب تک نہ دیکھا تھا۔۔۔۔

انہوں نے مہمان نہیں بلائے تھے صرف خاص لوگ تھے وہ زیادہ ہلاگلا کر کے کوئی رسک نہی لے سکتے تھے۔۔۔۔

علیزے !آؤ ڈریس دیکھیں ابھی ہم نے بھی نہیں دیکھا سنا ہے جہان نے خود کلر پسند کیا۔۔ مہینہ اسے ریلیکس کرنے کو بولیں

جبکہ اسکے نام نے اسکے اندر آگ لگا دی اور اسکا دل کرلانے لگا لیکن وہ چپ رہی۔۔

ژالے نے جب ڈریس نکالا تو سب کی آنکھیں کھلی رہ گئیں وہ مکمل سفید رنگ کو پاؤں کو چھوتا لیپلک کا بیش قیمت ڈریس تھا جبکہ

اسکا دل ڈریس کو دیکھ کے ایک مٹھے کو سکڑا
اور کانوں میں ایک سرگوشی سنائی دی۔۔۔۔

مائے گاڈ۔۔۔ آج آپکو سفید رنگ میں دیکھ کہ ایک چیز تو فائنل ہوئی،، ہمارے نکاح کا ڈریس اسی رنگ میں ہو گا۔۔۔۔ اسکو گہری اور جذبات سے لبریز نگاہوں سے دیکھتے اسنے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔
کیا ہوا؟ وہ سب پریشان ہوئیں۔۔

Nothing-. Its beautiful

وہ بمشکل بولی تو وہ سب ریلیکس ہو گئیں۔۔۔۔۔

.....

اور پھر وہ دن بھی آن پہنچا جسکا ان سبکو شدت سے انتظار تھا

مینشن میں سب ادھر ادھر اپنی تیاریوں میں مگن تھے انہوں نے شام کو ادھر پہنچنا تھا اسلیے مسز اسفند ، ردابہ، ابرش اور مہرو ادھر پہلے ہی جا چکے تھے

وہ سب اسے تیار کرنے لگی تو اسکے بھائی اندر آئے
پلیز تھوڑا ٹائم۔۔۔۔۔ زجاح شائستگی سے بولا تو سب باہر جانے گے اور وہ علیزے کے پاس بیٹھے۔۔۔

ہمارا بیٹا ناراض ہے ہم سے؟ حنین نے پوچھا وہ کچھ نہ بولی

بیٹا بھائیوں پہ یقین رکھو، ہم کچھ غلط نہیں کر رہے یہ آپ کیلئے بہت بہتر ہے اور آہستہ آہستہ بہت سی باتیں سمجھائیں . .وہ چپ چاپ روتی سنتی رہی

دروازے پہ دستک ہوئی تو سب اسے ملتے باہر نکلے تو وہ سب اندر آکر اسے تیار کرنے لگیں---

جب وہ ڈریس پہن کے باہر نکلی تو سب کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا ---
سفید رنگ اسکے سوگواع حسن کو چار چاند لگا رہا تھا وہ کو ئی بھٹکی ہوئی شہزادی لگ رہی تھی----

گاڈ !بھابھی آپ تو بغیر تیاری کے اتنی پیاری لگ رہیں ہیں تیار ہو کے تو آج آپ نے لالے کے ہوش اڑانے---- مہرو بے ساختگی سے بولی --- اسکی بات پہ سب ہنسنے لگی جبکہ اسکا دل اسکے نام پہ سکڑ کر پھیلا----

اسکے بعد انہوں نے اسکے بالوں کو سیٹ کیا نیلے اور سبز پتھروں سے سجے بروچ کو اسکے بالوں میں سجا کے باقی بالوں کو کھلا چھوڑ دیا اور ڈیپ ریڈ لپ اسٹک اسے لگا دی یہ تھی اسکی مکمل تیاری کیونکہ یہ بھی شاہ کا آرڈر تھا کی سمپل تیار کرنا-----

سفید ڈوپٹے کو اسکے سر پہ ٹکا کے دونوں پلو پیچھے کو کر دیے-----

علیزے اپنی خیر مناؤ آج ---- کیونکہ تمہارا یہ روپ دیکھ کے شاید جہان بھائی آج ہی رخصتی کا نہ کہہ دیں ---- اسکی دوست زوبی شرارت سے بولی

جبکہ اسکی بات سن کے اسکا سانس سینے میں اٹک گیا -- وہ یہ کیوں بھول گئی اپنی نفرت اور غصے میں کہ جسکے لیے وہ آج سجی تھی وہ اسکے پور پور کا دیوانہ ہے----

یہ بات ذہن میں آتے ہی اسکا دل تیز ڈھڑکنے لگا اور جسم میں سنسناہٹ ہونے لگی

یہ شادی جن بھی حالات میں ہو رہی تھی ، اسکی مرضی ہے یا نہیں وہ خوش ہے یا نہیں لیکن اسکے دیوانے پن کی تو گواہ ہے

اسے اپنی گود ان آنسوؤں سے بھیگی محسوس ہوئی جن کے ساتھ اس سے التجا کی گئی

مت کریں میرے ساتھ ایسا ، مجھ سے ایسی کڑی آزمائش نہ مانگیں-----

وہ کانپنے لگی وہ اسکی شدتیں کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کبھی نہیں ، وہ اپنی اس نفرت کا پرچار کرتے ہوئے بھی اسکے جذبات اور جنونیت کے سامنے بند نہیں باندھ سکتی -----

بھابھی رخصتی نہیں کرنی مجھے--- وہ سرسراتے ہوئے بولی-----

ریلیکس نہیں ہوگی ، مذاق کر رہی ہیں یہ-- انہوں نے مسکراتے ہوئے تسلی دی---

تب باہر سے شور اٹھا کہ لڑکے والے آگئے----- اسکے ساتھ ہی اسکی سانسیں یک لخت دھمیں ہوئی ی------

وہ سب باہر کو لپکیں جبکہ وہ کسی انہونی کے احساس سے لرزتے دل کو سنبھالنے لگی--- ،فنکشن کا انتظام سکندر ولا کے خوبصورت لان میں ہی کیا گیا جسکی سب سجاوٹ ولی، معاویہ ہادی اور احرام نے ملکر کی تھی--

جہان سفید شلوار سوٹ کے ساتھ آف وائیٹ شال لیے بہت شاندار لگ رہا تھا-- وہ بہت پر سکون انداز میں بیٹھا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر ہلکورے لے رہا تھا---

شاہ کے سب کزنز نے ولی اور زجاح کے ساتھ ملکر بہت ہلا گلا مچایا، کچھ دیر بعد نکاح کے لیے جب اسے لے جانے کو سب کمرے میں آئے تو اسکا دل چاہا کہ وہ دھاڑیں مار مار کے

روئے اور اس سب کو ادھر ہی روک دے اور اسے اس سب سے بچا لے لیکن شاہ کی بات یاد آتے ہی وہ سن پڑی۔۔۔۔

اسے جب لان میں لایا گیا تو سرخ آرگنزا کے ڈوپٹے نے اسکے چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔۔۔

شاہ کی کزنز نے اسکی فراک کو پکڑا تھا جو زمین کو چھو رہی تھی اور کچھ نے اسکے ڈوپٹے کو تھاما ہوا تھا۔۔ وہ جب لان میں آئی تو سب انکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ جے نے جب ادھر دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

وہ اسکی تھی صرف اسکی۔۔۔۔ اسکی حور تھی۔۔۔ اسکی بیوٹی۔۔۔

وہ اسی کے لیے بنی تھی اور آج وہ اسے ہر طرح سے پانے والا تھا۔۔۔ وہ خوش تھا بہت خوش اسکے دل میں جزبات کا سمندر امڈ رہا تھا۔۔۔ ،

،نکاح خواہ پہلے سے ہی موجود تھا ، اسکے بیٹھتے ہی وہ نکاح کی کاروائ شروع کرنے لگے

علیزے سکندر ولد سکندر علی آپکو جہان حیدر شاہ ولد احمد شاہ سے سکہ رائج الوقت حق مہر دس لاکھ ، یہ نکاح قبول ہے؟

اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور کانوں میں ایک زہریلی آواز گونجی "تم نے کسی کی طرف دیکھا یا کسی نے تمہاری طرف دیکھا تو میں تم دونوں کو عبرتناک سزا دوں گا "مرا جائیگا وہ بن موت

ایک گرم لمس نے اسے دردناک خیالات سے باہر نکالا تب اسے محسوس ہوا کہ شاہ نے اپنا بازو صوفے کی پشت پہ پھیلانے کے بہانے اسے اشارہ دیا کہ دیر مت کرو۔۔۔

اسنے دھمتی سانسوں اور دھیمی آواز میں کہا قبول ہے، دوسری اور تیسری دفعہ بھی اسنے یہی کیا

جہان سے جب پوچھا گیا تو اسنے پرسکون انداز میں نکاح قبول کیا۔۔۔ نکاح کے بعد سب انہیں مبارک دینے گے ،مبارک باد کی آوازوں کے ساتھ وہاں دعائیں بھی تھیں۔۔۔

نکاح کے بعد اسکا سرخ ڈوپٹہ اتار دیا گیا اور تب جہان نے اسے دیکھا وہ اسے پہلے سے بھی خوبصورت لگتی تھی لیکن ابھی اسے دیکھ کے تھم سا گیا۔۔۔

سب باری باری آکر اسے ملنے گے جبکہ وہ اپنے خودساختہ ڈر میں بیٹھی تھی ، نکاح وہ کر چکی تھی لیکن اب آگے کا سوچ کے اسکی جان نکل رہی تھی۔۔۔

جہان اسکے چہرے کو دیکھتا ناجانے کیا سوچ رہا تھا کہ خان نے اسکے کان میں کچھ کہا ، سن کے وہ تھوڑا چونکا پھر ایک محظوظ سی چمک اسکی آنکھوں میں در آئی اور وہ اٹھ کے معاذ کے پاس گیا اور انہیں کچھ کہا تو وہ کچھ پریشان ہوئے لیکن وہ آرام سے پلٹ کے آگیا اور سب کے ساتھ کھڑا ہو گیا تبھی اچانک معاز نے رخصتی کا کہ کے ان سب کو ششدر کر دیا جبکہ وہ آرام سے پانی پیتا رہا کیونکہ سب لڑکے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہے تھے---

you are so wrecked .....

معاویہ نے دانت پیستے ہوئے کہا--

YesS, i am.... AnY doubt??

اسنے پر سکون انداز میں کہا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا ---

جب اس سب کاروائی کی اسے خبر ہوئی تو اسکے حواس کام چھوڑنے گے تو اسے کمرے میں لے جایا گیا، وہ چپ چاپ ریکھتا رہا کیونکہ وہ جانتا تھا اتنی آسانی سے تو وہ جائیگی نہیں یہ سب اسکے لیے بہت مشکل تھا----

نہیں جانا مجھے کہیں، چیٹ کر رہیں ہیں مجھے سب -- وہ روتے ہوئے چیخی--

میں جان لے لوں گی انکی جنہوں نے یہ سب میس کری ایٹ کیا ہے۔۔ وہ پھنکاری تو سب کے ہونٹوں پہ دبی مسکراہٹ آئی جسے فوراً چھپا لیا۔۔۔

معاز نے دروازے میں آتے ہی اشارہ کیا تو وہ اسے چادر اوڑھانے لگیں تو شدتوں سے رو دی۔۔۔۔ اسے ایک دم جہان سے شدید نفرت محسوس ہوئی جو اسکے لیے مسئلے بناتے ہوئے صرف خود کا سوچ رہا تھا۔۔۔ وہ شخص پھر سے جیت گیا تھا۔۔۔۔

!پچھتاووں پہ محیط ہے
جس ملے دل میں اترے تم۔۔۔
اس ملے کا دکھ ہے۔۔۔۔۔۔

وہ شدتوں سے روئے جا رہی تھی باہر جا کے جب وہ بھائیوں سے ملنے لگی تو اسکے حواس کام چھوڑ گئے اور وہ حنین کے بازوں میں جھول گئی۔۔۔

سب ایک دم پریشان ہوئے لیکن مسز حسن اور احمد نے اسے آرام سے تھام کے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور خود بھی بیٹھ گئیں۔۔۔۔

اسکے بعد جب جہان نکلنے لگا تو ان سے فقط اتنا بولا کہ یقین رکھیں --- سب ٹھیک ہو جائیگا---- اور گاڑی میں بیٹھ گیا اور سبھی گاڑیاں آہستہ سے مینشن کو چل پڑیں---

---

اسے بیہوشی میں ہی کمرے میں پہنچایا گیا اور آریان جو کہ ڈاکٹر تھا اس نے اسے انجیکشن لگایا اور سب کو تسلی دی کہ سب ٹھیک ہے بس سٹریس سے ہوش کھو بیٹھی ہیں---
آخر ایک دیو کو برداشت کرنا ہے -- آخر میں سب کو ریلیکس کرنے کو شریر انداز میں بولا تو مسز حسن کا ایک جھانپڑ پڑا----

دو بجے کا وقت تھا جب وہ کمرے کی اوڑ جانے لگا تو وہاں دوازے کے سامنے جمی پلٹون کو دیکھ کے ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا---
خیریت؟ اسنے ابرو اچکائی--
بس یار تجھے لوٹنے کا پلان ہے ، اسے احساس نہی کہ اسکی بھابھی بیہوش پڑی ہے اور یہ بھائی کو لوٹنے لگی ہے--- معاویہ جسکا نکاح زینی سے اسکی پرزور فرمائش پہ ہوا تھا اسکے بولنے سے پہلے ہی بول پڑا----

آپ چپ رہیں--- سب نے اسے چپ کروایا اور جے سے فرمائشی نیگ مانگنے لگیں جسے سن کے اسکے ماتھے کے بل گہرے ہونے گے جسے وہ جان بوجھ کے دھڑکتے دل سے اگنور کر گئیں---

غائب ہو سب ادھر سے--- وہ دھاڑا لیکن آج سب اسکی کمزوری کو ڈھال بنا کے کھڑے تھے اسلیے ڈٹے رہے تو اسے مجبوراً خان کو بلا کے انہیں فارغ کرنا پڑا ----
good luck..... دروازے میں پہنچ کے اسے ان سب کی کورس میں آواز آئی

وہ دانت پیستے دروازہ بند کرتے ہوئے اندر داخل ہوا اسکی پہلی نظر بیڈ پہ پڑے اسکے بے پرواہ بکھرے وجود پہ پڑی-----

وہ آہستگی سے قدم اٹھاتا اسکی سمت بڑھا، سائیڈ لیمپ کی مدہم روشنی اور کمرے کا خوابناک ماحول اسکے احساسات پہ ایک خوشکن تاثر چھوڑ رہا تھا۔ ---

وہ آہستہ سے ایک گھٹنہ موڑتا اسکے نزدیک بیڈ پہ بیٹھ گیا۔ اسکے بکھرے بال اور سرخ لپ اسٹک سے سجے یاقوتی لب اسکی برداشت کا امتحان لینے گے وہ بمشکل سرکش جذبوں کی لگام

کھینچتا اس پہ کمبل ٹھیک کرتا اٹھ گیا اور کپڑے لیکے شاور لینے گھس گیا تاکہ خود کو ٹھنڈا کر سکے۔

پندرہ ، بیس منٹ بعد باہر نکلا تو بلیک ایزی سوٹ میں ملبوس تھا ، بالوں میں ہاتھوں سے ہی کنگھی کر کے کام چلایا اور سگریٹ اور لائیٹر لیکر کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور اپنے فیورٹ مشغلے میں لگ گیا۔ ---

نہ جانے کتنا وقت گزرا کہ وہ آہستہ سے شعور کی منزلیں طے کرتی ہوش میں آئی--- اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلی نظر سرخ و سفید فریش پھولوں سے ٹکرائی ، اسنے آہستہ سے نگاہ پھیری تو ایک نا مانوس کمرے میں خود کو پایا اور تب اسے اپنے ساتھ کیا دھوکہ یاد آیا کہ کیسے وہ ادھر تک پہنچی۔ --

اس سوچ کے آتے ہی وہ تیزی سے اٹھی اس سے پہلے کہ وہ قدم مخملیں قالین پہ رکھتی اسکی نگاہ اپنے بائیں جانب کھڑکی کے پاس کھڑے جہان تک گئی، ایک پل کو وہ جہاں کی تہاں رہ گئی ----

Welcome in my life Darling !!!

جہان کی پرسکون آواز نے اسے پتنگے لگا دئی لیے ، وہ سرخ پڑی جہان کو اندازہ لگانا مشکل ہوا کے یہ سرخی شرم کی تھی یا اسکی بات کا اثر ہے مگر اسکے لیے اسکے رنگوں سے سجے چہرے سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا، وہ قدم بہ قدم چلتا اسکی طرف بڑھا۔۔۔

خبردار!ادھر ہی کھڑے رہیں ، مار ڈالوں گی میں ۔۔۔ وہ روتے ہوئے پھنکاری۔۔
چیٹ۔۔۔۔کک۔۔۔ کیا ہے آپ نے مجھے، سب جھوٹ۔۔۔۔ جھوٹ بولا ، میری خوشی۔۔۔۔۔۔۔۔ ، رضامندی کچھ بھی۔۔۔۔۔ آپ کیلیے معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔ غلط کہتے تھے سب کہتے، جھوٹی تھی سب باتیں ، ڈھک۔۔۔۔ڈھکوسلہ تھت۔۔۔ تھا سب ۔۔۔۔ وہ سسکتے ہوئے ٹوٹے لفظوں میں بولی۔۔۔۔

اس نے کچھ بھی نہ کہا ، یہ ظاہر بھی نہ ہو نے دیا کہ یہ باتیں اس پہ کب آمیز اثر کرتی ہیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ غبار صرف اسی کے سامنے نکل سکتا ہے۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہا اسکے کپکپاتے لب، سسکتی ہوئی آنکھیں و خمدار بھیگی پلکیں ۔۔ سرخ ڈوپٹہ شاید اتار کے رکھ دیا تھا پہلے ہی اب وہ اس کے سامنے سفید لباس میں کھڑی اسکا امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ پھر سے آگے بڑھا تو چیخی "دور، ۔۔ دور رہیں ، نفرت کرتی ہوں میں آپ سے ۔۔۔ شدید نفرت ۔۔۔۔سنا آپ نے؟؟

اس نے آرام سے اسکے قریب آتے جھٹکے سے اسے اسکے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے ساتھ لگایا

اور وہ۔۔۔ اسے لگا اسے انگاروں نے چھو لیا ہو، وہ ایک پل کو ساکت ہوئی ۔۔ کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اسے اس لمس سے۔۔۔

پانچ سال پہلے کا یہ لمس اسے آج بھی اپنے بالوں، اپنے چہرے ، گردن اور۔۔۔۔ پر محسوس ہوتا تھا اور پھر سے وہ اسے اسی آگ میں دھکیل رہا تھا۔۔۔۔

میرے سکون کی ابتدا سے لیکر

میری اذیت کی انتہا ہو تم۔۔۔۔

، اس سے پہلے کہ وہ سب بھولتی اسے اسکا دھوکہ یاد آیا تو اسکے اندر شدت کی مزاحمت جاگی اسنے اسے دونوں ہاتھوں سے دور کرنے کی کوشش کی ۔۔۔

چھچھ۔۔۔۔ چھ۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔

وہ چلائی لیکن بھول گئی کہ اس گرفت سے نکلنا آج بھی ناممکن تھا۔۔۔۔ جب وہ کچھ نہ کر پائی تو اسکے سینے پہ کے مارنے لگی اس سے افاقہ نہ ہوا تو اس کے کندھے پہ زور زور سے اپنی پیشانی مارنے لگی۔۔۔

اسکی اس حرکت پہ وہ ایک پل کو حیران ہوا پھر زیر لب مسکرایا اور اسے آرام سے ساتھ لگا کہ اسکی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر ایک ہاتھ سے اسکا سر اپنے کندھے پہ ٹکایا اور اسکے بالوں کو سہلانے لگا۔۔۔ وہ جانتا تھا اسے کیسے ریلیکس کرنا ہے ۔۔۔

جبکہ وہ مزاحمت کے باوجود اسی کے سینے سے لگی روتی، سسکتی اسی کے شکوے اسے سناتی رہی اور اس سے نفرت کا اظہار اسی کے سینے پہ سر رکھ کے کرتی رہی ۔۔ وہ دھیرے دھیرے ایک ہاتھ سے اسکی کمر اور ایک ہاتھ سے اسکے بال سہلاتا رہا۔۔

کچھ لمحوں بعد اسکی مدہم سانس نے گواہی دی کہ وہ سو چکی ہے ، اس نے دھیرے سے اپنے لب اسکے کان کے پاس لے جاکر سرگوشی کی "نفرت کا پرچار نہ جانے آپ خود کو تسلی دینے کیلیے کرتی ہیں یا مجھے اذیت دینے کے لیے لیکن دونوں صورتوں میں ہی یہ جان لیوا ہے ۔۔۔ اور پھر آرام سے اسے بازوؤں میں اٹھا کہ بیڈ پہ لے جا کے لٹا دیا اور پھر ہلکا سا جھکتے ہوئے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکرا کے آنکھیں موند گیا۔۔۔

کچھ پل اسے محسوس کرنے کے بعد وہ اٹھ گیا جانتا تھا کہ پھر اپنی شدتوں پہ قابو نہیں رکھ پائے گا اور یہ نازک وجود اسکی شدتیں نہیں برداشت کر سکتا۔۔۔

کچھ پل گئے اسے خود کو کمپوز کرنے میں، پھر وہ اسکے پاس لیٹ گیا اور اسکے بالوں کو اپنے ہاتھوں پہ لپیٹتا آنکھیں موند گیا جبکہ نیند آنکھوں سے دور تھی۔۔۔

اگلی صبح جب سب جاگے تو مریہ معاز کو ڈھونڈنے لگی جب وہ کمرے میں گئے تو ان کے پیچھے گئیں وہ جانتی تھیں کہ وہ ان سے جان بوجھ کے دامن چھڑا رہے رات کو بھی ان کے آنے سے پہلے لیٹ گئے۔۔

میں کب سے آپ کو دیکھ رہی آپ مجھے اگنور کر رہے۔۔ وہ خفگی سے بولیں۔۔

مینے کب ایسا کیا؟؟؟

آپ مجھے یہ بتائیں کہ کل ایمرجنسی میں علیزے کی رخصتی کیوں کی؟ جبکہ ایسا کچھ پروگرام بھی نہ تھا۔۔ انہوں نے ڈائریکٹ پوچھا۔۔۔

وہ گہری سانس بھر کے رہ گئے اور بولے کہ جہان کو اطلاع ملی تھی کہ 'اس تک اسکے نکاح کی خبر پہنچ گئی تھی لیکن ہائی سیکیورٹی کی وجہ سے کچھ کر نہ پایا اسلیے اسے اسکے ساتھ بھیجنا ہی ٹھیک تھا۔۔۔

اں کی بات سے وہ ایک دم پریشان ہوئیں -- ڈونٹ وری -- مجھے اللہ اور جہان پہ پورا یقین ہے سب ٹھیک ہو جائیگا آپ جائیں اور ناشتہ تیار کریں ، علیزے کی طرف بھی لیکر جائیں---

ان کی بات سنکے وہ باہر کو چل دیں---

.....

صبح اسکی آنکھ کھلی تو وہ ٹھٹک گئی ، رات کو جب وہ آئی تو بیہوش تھی اور جب ہوش آیا تب روشنی کم تھی کہ وہ غور کرتی اب وہ لیٹے لیٹے کمرے کا جائزہ لینے لگی ، کمرہ رہنے والے کے زوق کی اعلیٰ مثال تھا، کشادہ کمرہ بلیک اور گرے کلر کے کامبینیشن سے مزین تھا، اس شخص کی شخصیت میں سیاہ رنگ کی بہت کثرت تھی--- سیاہ چمکدار آنکھیں، سیاہ بال جو پیشانی پہ بکھرے ہوتے اور وہ سیاہ رنگ استعمال کرتا تھا----

اسنے نظریں گھمائیں تو اپنی دائیں جانب لیٹے جہان سے ٹکرائی تو پوری رات اسے تمام جزیات کے ساتھ یاد آئی -- اسکا چیخنا، جہان کا پرسکون رد عمل، اسکا اسے خود کے ساتھ لگائے تسلی دینا --- یہ سب یاد آتے ہی وہ سرعت سے اٹھی لیکن اسے بالوں میں کھنچاو کی وجہ سے رکنا پڑا اس نے مڑ کے دیکھا تو وہ اسکے بال لپٹائے لیٹا تھا -- وہ ایک پل کو ساکت ہوئی----- بڑی سرعت سے ایک منظر اسکی آنکھوں میں جاگا-----

اسکے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے ایک سرگوشی اسکو کانوں میں جاگی۔۔۔
راپنزل، میری خواہش ہے کہ اک دن یہ گھٹائیں مجھ پہ بکھری ہوں، میں ان کو محسوس کر"
سکوں "اسنے ایک سسکی بھری، اسی پل دروازے پہ ہوئی دستک نے اسے خیالات کی وادی
سے نکالا، وہ بوکھلا گئی کہ اب انجان لوگوں کا سامنہ کیسے کرے گی کیونکہ وہ کسی سے پہلے نہیں
ملی ، نکاح کے دن ہی وہ سب کے سامنے آئی اور عرصہ پہلے دکھائی تصویر کی وجہ سے وہ
صرف جہان کی مما کو پہچان سکی تھی ، اسکے علاوہ وہ کسی کو نہ جانتی تھی، وہ رونے لگ گئی
اور بے بسی سے اسکے ہاتھوں میں لپٹے بالوں پہ نظر ڈالی۔۔۔
اسی مٹے اسکی آنکھ کھلی اور اسکی بھیگی نظروں سے نظر ٹکرائی ، ۔ اسکی نیند سے بوجھل سرخ
،آنکھیں دیکھ کے اسکا دل ڈوب کے ابھرا
بب۔۔۔بال۔۔۔۔بال چھوڑیں۔۔ وہ روتے ، اٹکتے بولی تو اسنے ایک نظر اسے پھر ہاتھ میں
لپٹے بالوں کو دیکھا اور آہستگی سے انہیں آزاد کیا وہ بجلی کی رفتار سے بیڈ سے اتری لیکن پہلے
قدم پہ ٹھٹک گئ وہ ابھی تک اسی لباس میں تھی ، اسکا دل کیا وہ دھاڑیں مار کے
روئے،۔۔۔۔۔

سامنے الماری میں آپکے ڈریسز ہیں۔۔۔
جہان کی آواز پہ وہ تھمی ۔۔۔

وہ کیسے جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے؟؟ اسنے سوچا لیکن پھر سوچ پہ لعنت بھیجتی اس سمت گئ اور نسبتاً سادہ پیچ ڈریس نکالا لیکن اسے پھر بھی ہیوی لگا کیونکہ وہ ایلے ڈریسز کی عادی نہ تھی۔ ۔ لیکن مجبوراً ہلکی سی ایمبرائڈری سے سجے ڈریس کو لیکر واشروم میں گھس گئ۔ ---

جب وہ فاغ ہو کر باہر نکلی تو کمرہ خالی دیکھ کے سکون کا سانس لیا۔ -- وہ ابھی بال سلجھا رہی تھی کہ وہ سٹڈی کا دروازہ کھولتا باہر نکلا ، اسکے ہاتھ تھمے جبکہ جہان کی دھڑکن -----

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکی سمت بڑھا تو اسکی جان ہوا ہونے لگی ---- اسکے بہت قریب آکے وہ رک گیا اور اسے ایلے لگا کہ اسکے اردگرد کی سب ہوا جہان نے کھینچ رکھی ہو۔ -- اسکا سانس رکا جب اسنے اسکا ہاتھ اپنی طرف بڑھتے دیکھا ----

بہت آرام سے اسکے بالوں کو ہاتھ میں لیتے وہ انہیں چہرے کے پاس لیکر گیا اور بولا

Rapunzel! I am blessed today.....

اسکی جذبات میں ڈوبی آواز سے اسکا دل سکڑ کر پھولا وہ ایک دم بال چھڑواتی دور ہٹی---

دد-- دور-- دور رہیں--- وہ سسکی---

وہ پیچھے ہٹ کے اسے دیکھتا رہا اور پھر کپڑے لیکر شاور لینے گھس گیا، اسے گئے دس منٹ گزرے کہ دروازے پہ پھر دستک ہوئی وہ اچھلی لیکن چپ رہی سوچا کہ شاید پہلے کی طرح جو بھی ہے چلا جائیگا لیکن پھر ہوئ دستک نے اسے اٹھنے پہ مجبور کیا وہ آہستہ سے دروازے کے پاس آئ اور کھول دیا---

، باہر کھڑے خان نے اسے دیکھ کے نظریں جھکائیں

اسلام وعلیکم !بھابھی میم---

اسکے طرزِتخاطب نے آج بھی اسے مسمرائز کیا---اسنے آہستگی سے سلام کا جواب دیا اور دروازے کے سامنے سے ہٹی---

معزرت بھابھی میم !لیکن سر کو کہیں جانا تھا ارجنٹ سو مجھے انکی تیاری میں ہیلپ کرنا تھی --- تب ہی وہ شاور لیکر نکلا

Morning sir!

Morning !

اسنے سر ہلایا، وہ صوفے پہ بیٹھ گئی وہ آج تک خان کی اس گھر میں ویلیو نہ سمجھ سکی تھی--- خان نے اسکے کپڑے نکالنے کے بعد اسکی تیاری میں مدد شروع کر دی---

تب ہی دستک دینے کے ساتھ ہی ایک ہجوم سا ان کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

Good morning ....

پر جوش آواز میں کہا گیا۔۔ وہ ان سب کو دیکھ کے بوکھلا کے کھڑی ہو گی۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی؟ وہ سب گرمجوشی سے باری باری ملنے لگیں۔۔ اسکا چہرہ اس گرم جوشی پہ سرخ پڑا۔۔۔

ذینی چیخی۔۔ ... you are blushing او مائ گاڈ بھابھی

ہمارے سامنے یہ حال ہے تو رات کو جہان کا کیا حال کیا ہو گا۔۔۔۔ ردابہ کی شریر سرگوشی کی آواز اتنی تو تھی کہ وہ بھی سن سکتا، اس خیال نے اسے کانپنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھنے کی غلطی نہ کی جانتی تھی اسکی آنکھوں کی لپک۔۔۔۔

بھابھی آپ گھبرا کیوں رہی ہیں؟ مہرو گویا ہوئ۔۔۔

جب سب چڑیلیں گھیرتی ہیں تو پریاں گھبرا جاتی ہیں۔۔۔ خان کی بات پہ سب کی آنکھیں ابل پڑیں جبکہ اسنے اپنی مسکراہٹ دبائ۔۔۔

خان بھائ !آپ پہ کب سے معاویہ کا رنگ چڑھا؟ وہ صدمے سے گویا ہوئ۔۔۔۔

چھوڑیں سب آپ یہ بتائیں لالے نے گفٹ کیا دیا؟ انکی اکسائیٹڈ آواز پہ اسکے چھکے چھوٹے۔۔۔

اسنے بے ساختہ اسکی طرف دیکھا ، اسنے ڈریسنگ کی طرف اشارہ کیا جہاں دو مخملی ڈبے اسنے ابھی نکال کے رکھے تھے کیونکہ جانتا تھا انکا یہ سوال ضرور ہو گا۔۔۔۔

اسنے ڈریسنگ کی طرف اشارہ کیا ، پہلے اوپر پڑی ڈبیا لپک کے کھولی اور سب کی نگاہ پڑی۔۔۔۔

WAO.....

AMAZING-.....

beautiful ...

LoVELY-..

اسی طرح کی بہت سی آوازیں آئیں--- اسنے بھی دیکھا تو سبز نگینے سے سجی انگھوٹھی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی---- اسکی چمک اسکے بیش قیمت ہونے کا پتہ دے رہی تھی----

لالے آپ بہت چھپے رستم ہیں--- زینی گویا ہوئی---

دوسرا باکس کھولو نہ -- مہرو بے صبری سے بولی۔ جبکہ جہان اور خان ڈریسنگ کے پاس سے ہٹ کے صوفے پہ بیٹھے فائل دیکھ رہے تھے اور اسکی تیوریاں بتا رہی تھی کہ وہ غصے میں تھا لیکن خود کو کنٹرول کیئے تھا---

دوسرے باکس کو کھولتے ہی ویلے ہی کمنٹس آئے اور اسکے کانوں میں سرگوشیاں ----

آپکی انگلیاں بہت پیاری ہیں----

آپ کیلیے رنگ خریدی ہے----

پھر آپ کے خالی بازو دیکھے تو کنگن لیے----

میں چاہتا ہوں آپ ایک بار تو ضرور یہ سب پہنیں----

وہ خوبصورت کنگنوں پہ نظریں جمائے ان جان لیوا سرگوشیوں میں گری تھی---

بھابھی--- یہ ایسے کیوں پڑے ہیں؟ لالہ نے پہنائے نہیں؟ ردابہ کے سوال نے اسے ہونق بنا دیا اسے نہیں پتہ تھا ایسی سچویشن بھی ہوتی ہے ---

وہ--- وہ--- مم-- میں نے ابھی رکھے تھے--شاور لینا-- تھا--- اسنے بمشکل کہا۔

وہ انکی باتیں سن رہا تھا لیکن متوجہ نہ ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ اس کنڈیشن میں نہیں تھی---، وہ دونوں اٹھے اور دروازے کی سمت بڑھے
تبھی مسز حسن شاہ اینٹر ہوئیں-- اسکا ماتھا چومتے انہوں نے اس پہ نظر ڈالی جو بلیک جینز، بلیو شرٹ کے اوپر بلیک لیدر جیکٹ پہنے کہیں جانے کو تیار تھا---
کدھر؟ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا---ابھی تو ناشتے کیلیے آنے والے علیزے کے گھر سے---
ایک گھنٹے میں واپسی ہے ، میں انہیں انفارم کر چکا ہوں-- خداحافظ!
ایک تو یہ لڑکا-- وہ بڑبڑاتی آگے آئیں اور اسکے ماتھے کس چومتے اسے ساتھ لگائے دعائیں دینے لگیں---

تم سب بھابھی کو پیارا سا تیار کر کے نیچے لیکر آؤ-- وہ انہیں حکم دے کے چلی گئیں---

. . . . . .

یہ ایک کمرے کا منظر تھا جہاں ایک آدمی کرسی پہ بندھا بیٹھا تھا۔۔۔ اچانک دروازہ کھولا اور ایک سرد آواز نے اسکے رگوں کے خون کو جما دیا۔۔۔۔

Welcome back to Pakistan Malik....

تت۔۔ تم ہو جس نے مجھے ۔۔۔ ڈی پورٹ کروایا؟ وہ ڈر کو چھپاتے ہو ے بولا۔۔۔

فضول بکواس مت کرنا جو پوچھوں اسکا سیدھا جواب دینا۔۔۔ اسنے غراتے ہوئے کہا۔۔ اسکی سرخ آنکھیں خان کو بھی ڈرا رہی تھیں۔۔۔

میری بیوی کو کیوں اٹھوایا تھا؟ اسنے سلگتے ہوئے استفسار کیا۔۔

کک۔۔ کون۔۔ سی بی۔۔۔ اسکی بات لبوں میں تھی کہ اسکے بھاری ہاتھ نے اسے کرسی سمیت الٹنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔ دیکھو جہان تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔ میں تو تمہارے ساتھ ۔۔۔ تھا اس دن جب نخ۔۔ خان نے تمہیں بتایا۔۔۔۔

رائیٹ، میری شادی کی اطلاع سب تک نہیں گئی ، میری بیوی بھی کسی نے نہیں دیکھی تو تمہیں کیسے پتہ کے میں کس دن کی اور کس کی بات کر رہا۔۔۔ وہ آگے کو جھکتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔۔۔

تب اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی بڑی بیوقوفی کر چکا ہے اور کس کے سامنے۔۔۔ اب خمیازے کا وقت تھا۔۔

پھر اسکا گریبان پکڑتے فقط اتنا بولا۔۔ مجھے وجہ بتاو؟؟

تت۔۔ تم نے میرے ٹینڈر پکڑوائے تھے ، میں تمہیں سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ آ۔۔آفندی نے کہا کہ تمہاری کوئی کمزوری ڈھونڈ کے اس پہ وار کروں ۔۔۔ تب ۔۔ تب تمہارے ایک گارڈ کے زریعے مجھے علیز۔۔۔۔

نام مت لو ۔۔۔ میں کاٹ ڈالوں گا۔۔۔ وہ دھاڑا تو وہاں کھڑے وجود کانپ اٹھے۔۔

ملک نے جب دیکھا تو وہی جہان کے پیچھے کھڑا تھا تب اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہ رہی۔۔۔

میں اسی دن جان چکا تھا کہ میرے اپنے آدمی کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں تو پہلے انہیں چیک کر چکا ہوں ،۔ تم سے بس پوچھنا تھا کہ تم نے یہ زلیل حرکت کی کیوں؟

دل تو کر رہا ہے اس جرم کی پاداش میں تمہیں خود سزا دوں لیکن۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور نیب کے اہلکار اندر آئے ۔۔ شکریہ شاہ صاحب انکی کب سے تلاش تھی ہمیں۔۔۔

وہ سر ہلاتا باہر کو نکلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیوی بلیو ڈریس، ہلکی سی لپ اسٹک لگائے اور جہان کے رکھے تحفے پہنے)جوکہ انہوں نے زبردستی پہنائے (جب وہ تیار ہوئی تو سب ایک بار پھر اس سے لپٹی۔۔۔

بھا بھییییییییییی۔۔۔

you are soooo cute

وہ جھینپی۔۔۔ جب وہ انکے ساتھ نیچے آئی تو سب کو بیٹھے دیکھ کے اسکے قدم تھمے۔۔۔۔۔۔

آو بیٹا ، رک کیوں گئے ؟؟ احمد شاہ نے پاس بلایا --

سب اس وقت لاونج میں بیٹھے اسکے گھر والوں اور جہان کا انتظار کر رہے تھے---

وہ دھیرے دھیرے ان کے قریب آئ اور سب کو سلام کیا اور سب بڑوں کے سامنے سر جھکا کے پیار لیا---

بھابھی آج پورا دن ہم آپکو اپکی نئ فیملی سے متعارف کروائیں گے-- آریان خوشی سے بولا اور وہ سر ہلا کے رہ گئی---

کچھ دیر میں ولی، حماس ، ژالے اور دریہ سکندر بچوں کے ساتھ اندر آے۔

السلام علیکم !

باآواز سلام کیا اور سب سے ملنے گے جب اسکی باری آئی تو اسنے آنسوؤں کی جھری لگا دی ---

مم-- مجھے گھر جانا ہے-- لالہ کے پاس--- وہ حماس سے بولی تو ولی دانت پیستے بولا---

علیزے !جہان بھائی کدھر ہیں؟وہ اسکا دھیان بٹانے کو بولا۔۔۔ تم نے انہیں صبح صبح کدھر جانے دیا؟

مجھے نی پتہ۔۔ وہ نروٹھے انداز میں بولی ۔۔ باقی سب انکی نوک جوک سے مستفید ہو رہے تھے۔۔

وہ ژالے کی بیٹی حوریہ کو گود میں لیے بیٹھی جب وہ آیا۔۔۔

السلام علیکم ۔۔
سب کو سلام کرتے اسنے ایک نظر بلیو ڈریس میں سر جھکائے بیٹھے فرد پہ ڈالی اور حماس اور ولی سے ملنے لگا جبکہ ژالے اور دریہ کے سامنے سر جھکایا۔۔ وہ یہ دیکھ کے حیران رہ گئی کیونکہ وہ ان سے عمر میں بڑا تھا لیکن وہ شاید رشتے کا لحاظ کر رہا تھا۔۔۔

جیتے رہیں۔۔ خوش رہیں۔۔ دریہ شرارتاً بولی۔۔۔

ادھر علیزے کے پاس ہی بیٹھ جاؤ اپنی ہی بیوی ہے--- وہ جگہ دیکھ رہا تھا جب اسفی چاچو نے مسکراہٹ دبائے کہا تو وہ خجل ہو گیا--جبکہ وہ اپنی جگہ سمٹ سی گئی---

حوریہ بیٹا انکل سے ملو-- ژالے نے اسکی گود میں بیٹھی اپنی بیٹی کو کہا--

نہیں،یہ گندے انکل ہیں، انہوں نے کل پھوپھو کو چرا لیا--- وہ ناراضگی سے بولی اور اسکی بات پہ سب کا چھت پھاڑ قہقہ لگا---

علیزے کی سانس رکی اسکا رد عمل سوچ کے-- جبکہ وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکا بازو پکڑتے اسے سامنے کیا اور بولا---

بیٹا-- آپکی پھوپھو سے بدلا لیا ہے --- اسکا دل رک کے دھڑکا--پھر وہ اسکی سمت ہلکا سا جھکا اور بظاہر حوریہ سے بولا---

کچھ عرصہ پہلے انہوں نے مجھے اور میرا سب کچھ چرایا آج مینے سب واپس لیا، سود سمیت--

اسکی گھمبیر آواز پہ اسکی دھڑکنیں تیز ہوئیں---

وہ سیدھا ہوا اور باتوں میں لگ گیا---

بہو ناشتہ لگواؤ بچی بھوکی ہے صبح سے--- دادو مسز احمد سے بولیں---- جبکہ بچی کی بھوک بچے کی سرگوشی ختم کر چکی تھی---

انہوں نے ملکر ناشتہ لگایا اور سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا---

جب وہ سب نکلنے گے تو اسکے روتے چہرے کو دیکھ کہ ولی ناک چڑھاتا بولا---

قسم سے تمہاری بہتی ناک دیکھ کے جہان بھائی کو ٹشوز اور رومال گفٹ کرنے کو دل کر رہا، تم تو انکی شرٹس کا کباڑا کر دو گی۔۔۔

اسکی بات پہ سب نے ہنسی روکی جبکہ وہ منہ کھولے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی اور جب سمجھ آیا تب غصے سے لال ہوئی۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ جائیں یہاں سے۔۔ میں ن ئی بولنا آپ کے ساتھ۔۔۔ انکی فکر آپ مت کریں۔۔ آپ نے کونسا شرٹس دھو کے دینی۔۔ وہ غصے سے بولی جب وہ ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگا کے بولا۔۔

اوکے اوکے یار۔۔۔ تم دن میں روز دو تین گندی کرنا ۔۔۔ وہ شرم سے سرخ پڑی کیونکہ وہ پاس آکھڑا ہوا تھا۔۔

بھائی۔۔۔ وہ حماس کی طرف مڑی۔۔

اوکے سوری ۔۔ خداحافظ۔۔ اور وہ سب اسی طرح ہنستے ہوئے چل دیئے جبکہ زینی اسے ساتھ لیے سب سے متعارف کروانے لگی۔۔۔

.....

شآہ مینشن میں تین فیمیلیز رہتی تھی۔۔۔۔زمان شاہ اور زہرہ شاہ کی چار اولادیں تھیں ۔۔ سب سے بڑے احمد شاہ جنکی شادی انکی پسند سے مہرخ شاہ سے کی گئی لیکن وہ جہان کی پیدائش کے پانچ سال بعد گھر چھوڑ گئیں تو پھر انکی شادی انہوں نے اپنے دوست کی بیٹی زائرہ شاہ سے کی جس میں سے انکی دو بیٹیاں زینی اور ردابہ تھیں۔۔ زینی کا نکاح معاویہ سے جبکہ ردابہ کی شادی شہروز شاہ سے کی گئی جو کہ امریکہ میں ہوتا ہے انکا بہت پیارا بیٹا اور جہان کا لاڈلہ روحان تھا۔۔۔

احمد سے چھوٹے حسن شاہ تھے جنکی شادی زہرہ شاہ کی بھانجی زارا شاہ سے کی گئی ۔۔ انکا بڑا بیٹا موحد جسکی شادی لاریب سے ہوئی انکے تین بچے ہیں عمر، ہادی اور عدن۔۔۔ اسکے بعد ،زاویار اور اسکی ہنس مکھ اہلیہ آیت تھی انکے دو بیٹے حنان اور منان تھے ۔۔ اسکے بعد معاویہ آریان اور مہرو تھے ۔۔۔

انکے بعد آسیہ شاہ تھیں جنکی شادی وجاہت شاہ سے کی گئی انکے تین بچے زوریز، زرتاشہ اور زرمینہ ہیں ۔۔۔زر مینہ ابھی سال بھر کی تھی جب وجاہت کا انتقال ہو گیا تو انکے گھر والوں کے ناروا سلوک کی بنا پہ انہیں مینشن لے آیا گیا لیکن وہ وہاں نہ رکیں تو انہیں مینشن کے بلکل ساتھ بنے ولا میں ٹھہرایا گیا لیکن بچے اکثر مینشن میں جمع ہوتے یا مستی کرنے کو ولا آجاتے۔۔۔

اسکے بعد اسفند اور انکی اہلیہ فوزیہ تھیں انکے تین بچے طلال جسکی شادی مومنہ سے ہوئی تھی اسکی ایک بیٹی محرم تھی ، اسکے بعد کاشان اور مروہ تھے۔۔۔

سب اسے گھر دکھانے میں مصروف تھیں۔۔ وہ ایک پورشن دیکھ کے ہی تھک چکی تھی۔۔

اندر آکے سب کے پاس بیٹھے تو کچھ دیر بعد مما نے آکے آیت بھابھی سے بولا۔۔
بیٹا علیزے کو کمرے میں لے جاو ریسٹ کر لیں۔۔۔

نن۔۔ نہیں آنٹی۔ مم۔۔ وہ بولنے لگی تو انہوں نے ٹوکا
آنٹی نہیں مما۔۔ مجھے سب بچے مما کہتے ہیں۔۔ زارا کو ماما جبکہ فوزیہ کو چچی تو آپ بھی ایسے ہی بلایا کریں۔۔ انہوں نے اسے ساتھ لگاتے کہا۔۔
جی مما۔۔۔ وہ سر جھکا کہ بولی۔۔۔
وہ سب اسکے ساتھ روم تک آئیں تو وہ جھجکتے ہوئے بولی، مم۔۔۔ مجھے اکیلے۔۔ ڈر لگتا ہے ۔۔
آپ بھی آئیں۔۔۔

اوہ شیور !کیوں نہیں آئیں آپ۔۔۔

ویلے لالے کی مسز ہو کے بھی آپ ڈر رہی ہیں -- ناٹ فیئر--- مہرو شریر انداز میں بولی تو وہ جھینپ گئی---

آپ تو جہان کے نام سے اتنا بلش کرتی ہیں ، جب وہ سامنے ہو یا پیار کرتا ہو گا تب کیا کرتی ہیں؟؟ لاریب بھابھی ہادی کو سہلاتے ہوئے اسے تنگ کرتی بولیں---

انکے صبر کا امتحان لیتی ہوں گی-- ہمارا یہ حال ہوتا انکو دیکھ اور وہ تو---

پلیز----- اسنے خون چھلکاتے چہرے کو چھپاتے زینی سے التجا کی-- اسکی اس معصوم ادا پہ سب مسکرا اٹھیں اور آیت نے ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگایا تبھی دروازہ کھلا اور معاویہ اور خان جہان کے ساتھ اندر آئے---

اسکو دیکھ کے اسکا نارمل ہوتا چہرا پھر سے سرخ ہوا--- معاویہ کی آنکھیں زینی کو دیکھ کے شرارت سے چمکیں--

ہائے یہ کونسی مخلوق ہے جسنے بھابھی کو گھیرا ہے؟ وہ زینی کا جائزہ لیتا گویا ہوا---
آپ-- نکلے یہاں سے سخت برے لگ رہے ادھر--- وہ غصے اور جھنجھلاہٹ سے بولی----

کیاااااااااا؟ اور تم--- تم مجھے اتنی بری لگتی ہو کگگگک--- اس سے پہلے کے وہ کوئی بکواس کرتا اسکی نظر جے کے چہرے سے ٹکرائی اور وہاں چھائے تاثر نے اسے بات پلٹنے پہ مجبور کیا---

اتنی بری کہ میرا دل کرتا کہ میں تمہیں اتنا پیاااااار کروں کہ جت------ وہ پھر بھی لمبی چھوڑ ہی گیا اسے راستے میں زینی کی شرم اور غصے سے بھری آواز نے روکا---

لالے --- دیکھیں نا--- وہ جہان کو شکایت آمیز لہجے میں بولی--

اور معاویہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کے اچھل کے علیزے کے پیچھے گیا---

بچائیں بھابھی مجھے، اپنے جلاد شوہر سے-- جبکہ وہ اس افتاد پہ بوکھلا گئی -- کبھی اپنے پیچھے بیٹھے معاویہ کو دیکھتی ، کبھی ان سب کو اور پھر اسکی طرف نگاہ گئی لیکن وہ نگاہ چہرے تک جانے سے پہلے ہی پلٹ آئی ، اسکیلیے سب سے مشکل کام اس چہرے کو دیکھنا تھا---

روکیں بھابھی--- مار دے گا مجھے -- اسکی بے پر کی دہائی پہ وہ گھبرائی جبکہ سب نے افسوس سے سر ہلایا--

اسنے اسکے قدموں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا اور پھر معاویہ کو---

حح۔۔حید۔۔حیدر!۔۔۔۔۔۔ر۔۔رک جائیں نااا۔۔ اسکی بے بسی میں چھپی التجا پہ سب کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جبکہ اسکے قدم ساکت ہوئے۔۔۔

وہ جہاں کا تہاں رہ گیا، وہ متعجب تھا کہ واقعی اسنے اسے پکارا تھا اور وہ بھی ایلے؟؟

جبکہ وہ خود دم بخود رہ گئی کہ اسنے کیا بولا اور کیونکر بولا اور وہ بھی اس مقام پہ جب وہ اس سے نفرت کی دعویدار ہے۔۔
معاویہ کے موبائل کی رنگ نے انہیں چونکایا تو وہ موبائل لیے نکلا تو لاریب بھی سب کو اٹھنے کا کہہ کہ اسے خداحافظ کہتی نکل گئی جبکہ وہ ابھی تک ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

I wish u call me Haider.....

I want to listen my name from your lips....

ایک آنسو اسکی آنکھ سے نکلا۔۔۔۔۔

!یادِماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا۔ ۔۔۔

آنسو اسکی آنکھوں سے لڑیوں کی مانند بہتے چلے گئے۔ ---وہ بے پرواہ لٹے انداز میں بیٹھی رہی۔

۔

خان کو فارغ کر کے جب وہ اسکی طرف متوجہ ہوا تو اسکا بھیگا چہرا دیکھ کے ٹھٹک گیا اور ایک پل میں بات کی گہرائ میں پہنچا۔ --

وہ آہستہ سے اسکے قریب گیا اور بولا۔ --

اپنے آنسو صاف کریں---

لیکن وہ سن کے بھی سن نہ پائی ی۔ --- اسنے ہاتھ اسکے بالوں کی اوڑ بڑھایا اور سہلانے لگا تو وہ ضبط کھوتی پھٹ پڑی۔ ---

کیوّں؟ ؟کیوں آئے آپ واپس؟ کیوں پھر سے میری بے بسی کا تماشا دیکھنے آئے ؟----

جان بوجھ کے کر رہے آپ۔ --

اسکی آنکھوں میں سرخی سرعت سے پھیلی اسکی باتیں سن کر لیکن وہ اسکی طرف متوجہ نہ تھی، ہوتی تو شاید یہ سب نہ بول پاتی۔ --

مینے منع کیا تھا۔۔۔مت آنا واپس ۔۔پھر کیوں ؟ وعدہ توڑ کے آئے اور اب مجھے توڑ رہے ؟؟ کیوں ؟ ؟

وہ بے بسی سے روتی بولتی جا رہی تھی جب اسنے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کے ایک جھٹکے سے سامنے کیا۔ ۔۔

کیونکہ ؟ ۔۔۔۔۔۔ماں مر رہی تھی میری۔ ۔ نہیں برداشت کر سکی جدائی ی ۔۔ ماں تھیں وہ۔ ۔ ایک پیار نے مجھے خود مجھ سے دور کر دیا تھا لیکن انکے پیار اور ممتا نے واسطہ دے کے واپس بلایا۔ ۔۔ اسکی دھاڑ اور ظالم گرفت سے اسکا سانس اٹکنے لگا، اسے لگا کہ وہ اب بھی نہ رکا تو وہ مر جائے گی۔ ۔۔

آج کے بعد تماشا دیکھنے کی بات نہ کرنا میں جان لے لوں گا۔ ۔آپ کیا ہیں میرے لیے یہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ ۔۔۔

چھچھ۔ ۔ چھوڑیں۔۔۔ مجھے۔ ۔ وہ سسکی تو وہ ایک دم چونکا لیکن گرفت چھوڑنے کی بجائے نرم کرتا بولا۔ ۔۔

آنکھیں صاف کریں اپنی۔ ۔۔۔ وہ چپ رہی۔ ۔

!!علیزے

اب کی بار اسنے تنبیہہً پکارا تو وہ کسمسائ۔

خود صاف کر لیں ،میرا طریقہ پسند نہیں آئیگا۔ ۔ کان میں ہوئ سرگوشی پہلے تو سمجھ نہ آئی ی اور جب آئی تو ایک پل میں اسکا چہرا سرخ پڑا ۔۔
وہ اسکے چہرے کو دیکھتا رہ گیا اسکے کپکپاتے یاقوتی لب، بھیگے سبز نین کٹورے، بکھرے بال بے پرواہ سراپا سب اسکو بہکانے کو کافی تھے۔ ۔ ،
اسکی نظریں خود پہ محسوس کر کے اس کا دل سکڑا اورجھٹکے سے دور ہوتی وہ منہ رگڑنے لگی۔۔
اسنے بمشکل اسکے چہرے سے نظر ہٹائی ی اور گہری سانس لے کے خود کو کمپوز کیا۔ ۔۔
وہ بھاگتی واش روم میں گھسی۔ ۔۔ اور بے بسی سے رونے لگی ۔۔

میں کیسے انکی شدتوں کو روکوں،؟ کیسے ان نظروں کا سامنا کروں؟ ؟ ۔۔۔۔۔۔ روتے ہوئے بس یہی بات اسکے دماغ میں تھی۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حرم جانو !وہ جو آپکی چڑیل ٹائپ خالہ آتی تھیں ، وہ آجکل نظر نہیں آ رہیں، کوئی دیو تو نہیں لے گیا؟ ؟۔۔۔ اس نے اندر آتے ہی بائیں جانب بیٹھی ہدیٰ کو دیکھ کے شرارتاً پوچھا۔ ۔۔

آپ انتہائ بے ہودہ انسان ہیں۔ ۔ خود ہونگے بھوت۔ ۔۔ لڑکیاں دیکھ کے ڈرتی ہیں، ۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی۔ ۔۔

آپ نہیں ڈرتی؟ ؟ اسنے معصومیت سے پوچھا۔

نہیں۔ ۔ وہ اکڑائ۔ ۔

ہائے تو آپ لڑکی نہیں؟ ؟ اسکے معصوم سوال پہ اسکا دماغ بھک سے اڑا۔ ۔۔۔

ژآآآآآآآآآلے۔ ۔۔۔ وہ چلائ۔ ۔

کیا ہوا؟ ؟ ژالے اور علینہ بھاگتی آئیں۔ ۔

سمجھا لیں اپنے اس تھرڈ کلاس دیور کو۔ ۔۔ میں سر پھاڑ دینا اسکا۔ ۔ وہ غصیلے انداز میں بولی۔

۔

،ہینے کچھ نہیں کیا ۔۔ رئیلی۔ ۔ وہ آرام سے بولا

ہیں نا حرم۔ ۔۔ اسنے حرم کو گھورتے پوچھا تو وہ فوراً بولی۔ ۔

جی چاچو۔ ۔۔

جبکہ وہ دونوں سر پکڑ کے رہ گئیں۔ ۔ کیوں جھگڑتے ہو دونوں ؟بچے تھوڑی ہو۔ ۔ ژالے روہانسی ہو کہ بولی۔ ۔

وہ بہت نرم مزاج کی تھی ، ہزار کوشش کے باوجود سختی نہ دکھا پاتی اس لیے سب اسکا فائدہ اٹھاتے۔ ۔

ولی تمہاری علیزے سے ابھی بات ہوئی۔ ۔ مہینہ نے اندر آتے پوچھا۔۔

نہیں بھابھی خود ہی نہیں کی۔۔ اسے تھوڑا ٹائم دیں تاکہ وہ ادھر ایڈجسٹ ہو سکے۔۔۔ ایک ہفتہ بعد ریسیپشن ہے تب رہنے کیلیے بلا لیجیے گا۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ سر ہلا کہ رہ گئیں۔۔۔

. . . . . .

دو دن گھر سے غائب رہنے کے بعد وہ ابھی گھر داخل ہوا تھا۔۔ ان دو دنوں میں وہ کافی حد تک سب سے گھل مل چکی تھی بلکہ رات کو بھی وہ سب اسی کے کمرے میں ہوتیں تھیں۔۔۔

اسنے اسکی غیرموجودگی پہ شکر ادا کیا اور سب کے ساتھ لگی رہی کہ اسکی غیر موجودگی پہ اسکی یاد ہمیشہ کی طرح دل پہ اثر انداز نہ ہو۔۔۔۔لیکن۔۔۔

برسوں سنبھالی لب پہ تیرے زائقہ کی یاد۔۔
پھر اک روز ہار کے کچھ اور چکھ لیا۔۔۔

لیکن
اسکے نہ یاد کرنے والے ارادے کو اسکے آنے والے میسجز بھک سے ختم کر دیتے تھے۔۔۔ وہ نہ ہو کہ بھی ہر جگہ تھا۔۔کمرے میں لگا اسکا سیاہ سوٹ میں پورٹریٹ ایک پل کو اسے یہی محسوس کرواتا کہ وہ اسے کہیں نہ کہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

وہ لاونج میں اینٹر ہوا تو سب گپیں ہانک رہے تھے۔۔۔

السلام علیکم !

اسکی آواز پہ مہرو سے باتیں کرتے اسکے لب اور سانسیں ایک ساتھ رکیں۔۔۔ اسنے آہستگی سے رخ موڑا اور اسکے بلیک شوز کو دیکھ کے نظر اٹھنے سے انکاری ہوئ ۔۔۔۔

کیسے ہو بیٹا؟ایلے بھی کرتا ہے کوئ -- ابھی آپ کی شادی ہوئی ہے اور آپ علیزے کو چھوڑ کے کہیں گئے تھے اور بتایا بھی نہیں؟؟ آسیہ پھوپھو نے ملتے ہوئے انکے ٹھیک ٹھاک لیے---

چھوڑیں پھوپھو-- اسکی پہلی بیوی تو اسکے ساتھ تھی نہ -- معاویہ نے منہ بسورا اور دادو کے سامنے سر جھکائے خان کی طرف اشارہ کیا تو جے کا زوردار مکا اسے کراہنے پہ مجبور کر گیا---

جے ے ے ے ے-- وہ چلایا---

لالے ذرا پتہ نہیں چل رہا کہ شادی ہوئی ہے اب ہم ولیمہ پ-----

ارے چھوڑو دوسروں کی شادی کے مزے لینا، آو ہم اپنی شادی کرتے اور--- اسکی زبان میں پھر کھجلی ہوئ اور وہ زینی کی بات کاٹتا بولا لیکن جہان کے گردن کے گرد کسے بازو نے منہ بند کروا دیا----

بھابھی بچائیں--- اسکی دہائی پہ اسنے بھی انکی بھابھی کی اوڑ دیکھا جو خود اس سے بچنے کو شاید زرتاشے کے پیچھے چھپی تھی----

شرم کر لیا کرو تم بھی۔۔۔ فوزیہ چچی نے آکے اسے چپت لگائ ، اور تبھی انابی نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تو سب کھانے کے لیے اٹھے۔۔۔

علیزے کھاو نہ بیٹا۔۔ آسیہ بیگم نے اسے ٹوکا تو فوراً پلیٹ پہ جھکی لیکن کچھ کھا نہ سکی کیونکہ اسکے سامنے وہ خان کے سرو کرنے کے بعد کھانے میں مشغول ہو گیا تھا اور خان بھی اپنی جگہ جا چکا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اسے کمرے میں جانا موت لگ رہا تھا اسلیے وہ سب کے ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھتے، باتیں کر رہی تھی لیکن اسکے اٹکنے سے لگ رہا تھا کہ وہ مینٹلی یہاں حاضر نہ تھی۔۔۔

ارے تم سب ابھی ادھر ہی ہو؟ اٹھو سب اور بھابھی کو کمرے میں چھوڑ کے آو۔۔۔۔

زارا بیگم نے آتے ہی انہیں اٹھایا۔۔۔

جاو بیٹا آج جہان اتنے دنوں بعد آیا ہے اسے ٹائم دو۔۔۔انہوں نے جان کے کہااور انکی بات پہ اسکے قدم من من کے ہوئے۔۔۔۔۔

جبکہ انہوں نے مسکراہٹ چھپائ کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ شادی کن حالات میں ہوئی ہے اسلیے سب جان بوجھ کے انہیں ٹائم دیتے تھے۔۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوئ تو خالی کمرہ دیکھ کے تشکر بھری سانس بھری اور جلدی سے کپڑے لیکر واش روم گھسی وہ اسکے آنے سے پہلے اسکی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

بلیک اور بلیو ڈھیلے ڈھالے ٹراوزر اور گھنٹوں تک آتی شرٹ پہنے باہر نکلی اور اسکارف سے بالوں کو الٹا سیدھا سمیٹا اور دوپٹہ لیے بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔ تبھی اسکا موبائل بجا ، مہینہ بھابھی کی کال دیکھ کے وہ سب بھول کے کال سننے لگی۔۔۔

اسے بات کرتے دس منٹ ہوئے کہ سٹڈی کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا اور وہ بے خبر لگی رہی۔۔۔۔ اسنے ایک نظر بے خبر وجود پہ ڈالی۔۔ براون بالوں کو اسکارف میں لپیٹے ، دوپٹہ گود میں رکھے اسکی جانب پشت کیے وہ مگن انداز میں مصروف تھی۔۔۔۔

اسکا تسلسل تب ٹوٹا جب وہ اسکے پیچھے بیڈ پہ جا کے بیٹھا۔۔۔ اسکا سانس مدہم ہوا۔۔۔

!!جب وہ کچھ نہ بولی تو بھابھی نے پکارا۔۔۔ علیزے

جج۔۔۔ جج۔۔جی ۔۔۔۔ وہ ہکلائ۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھایا اور اسکارف میں بندھے بالوں کو جھٹکے سے کھول دیا۔۔ اسکا دل سکڑا اور پھر موبائل اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کہ گود میں جا گرا۔۔۔

علیزے--- لیزے--- بھابھی کی آواز آتی رہی لیکن وہ وہاں ہوتی تو سنتی نا-----

اور تب وہ اسکے بالوں کو ہلکے سے سمیٹتا اور ہاتھوں پہ لپیٹتا اسکے کان کے پاس جھکا-----

،اسکا کان جلنے لگا اور دل جیسے سینہ توڑ کے باہر آنکلے گا

راپنزل !آج کے بعد میں انہیں اپنے سامنے سمٹے نہ دیکھوں-- اسنے اسکے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیا---

سسی-- اس نے ہلکی سی سسکاری بھری اور وہ اسکے بالوں کو چہرے کے پاس لے گیا، کچھ پل انکی خوشبو محسوس کر کے وہ ہاتھوں میں لیے ہی لیٹ گیا---

وہ ویلے ہی رخ موڑے ساکت بیٹھی تھی--- جب اس نے مزید حرکت نہ کی وہ دھیرے سے اپنی جگہ لیٹ گئی---

جبکہ وہ اپنی جگہ لیٹے اسے ہی سوچ رہا تھا اور اپنے درمیان رکھے فاصلے کو دیکھتے بس یہی بات ذیہن میں آ رہی تھی---

کیا یہ فاصلے کبھی ختم ہونگے؟؟؟

----------.....

آج انکے ریسیپشن کا دن تھا۔۔۔ ہائی سیکیورٹی کے انڈر آج کا فنکشن منعقد کیا گیا۔۔۔ شہر کیا ملک بھر کی کریم جمع تھی، اسکی بھابھیوں کی فیمیلیز، جہان کی فیمیلیز، دوست احباب کیونکہ آج وہ اس شادی کو کھلم کھلا دکھانے والے تھے۔۔۔۔

اسے صبح سے زینی، لاریب اور زرتاشہ بیوٹیشنز کو ساتھ لیے کمرے میں گھسیں تھیں ۔۔۔ ایسے ایسے تجربات کیے گئے کہ وہ بوکھلا گئ۔۔

یار مانا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن وہ کہتے ہیں موقع، دستور، موقع وغیرہ۔۔۔۔

لاریب اسکے احتجاج پہ اسکے کان میں گھسی تو وہ جھینپ گی۔۔۔۔

لائٹ پنک کلر کی زمین کو چھوتی میکسی میں اسکا سراپا قیامت ڈھا رہا تھا، لائٹ میک اپ کیے براون آبشار کا اونچا جوڑا بنائے جس میں اسکی صراحی دار گردن بہت نمایاں لگ رہی تھی اور ، جیولری میں وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔۔ اسکے ڈوپٹے کو اسکے سر پہ ہیڈ کراون کی مدد سے سجا کہ جب اسے شیشے کے سامنے کھڑا کیا تو ایک پل کو وہ خود مبہوت رہ گئی۔۔۔۔

اب زرا لالے کی نگاہ سے دیکھیں خود کو۔۔۔ تاشہ کی آواز پہ اسکا رنگ سرخ قندھاری ہوا اور فوراً نظریں جھکا لیں۔۔ چلیں !لاریب نے پوچھا تو وہ دھڑکتے دل سے سر ہلا گئی۔۔۔

. . . . . .

بینکویٹ کے سامنے جا کے وہ زینی کی مدد سے گاڑی سے اتری تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے اسکی آنکھیں چندھیا گئی۔۔۔۔ سیاہ تھری پیس پہنے وہ شاندار سا شخص اسکے دل کے تار چھیڑ گیا۔۔۔۔وہ اسکا تھا، صرف اسکا ۔۔ اتنے دنوں میں یہ خیال اسے اک پل کو مسمرائز کر گیا۔۔۔اسکی سیاہ آنکھوں کی چمک خیرہ کن تھی اسے اپنی نظریں جھکانی پڑیں۔۔۔۔

اسکو اپنی سمت آتے دیکھ کے اسکا سر جھکا، اسکا ہاتھ تھامتے وہ جھکا اور کہا۔۔۔۔

Today's i am blessed heavily.....

میری سب حسرتوں میں اول ہے۔۔۔

!!!تیرے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہونا

اسنے ایک نظر اسکے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ پہ ڈالی اور پھر اسکی طرف۔۔۔۔ اسکی طرف دیکھ کے اندازہ ہوا کہ "چاہنے والے مرد کی آنکھ سے آنکھ ملانا کتنا دشوار ہوتا "وہ نظریں جھکا گئ۔۔

اسکا دل اسکے ہاتھ میں دھڑکنے لگا وہ اسے ساتھ لیے جب اندر داخل ہوا تو سب کیمرے فوراً حرکت میں آئے، سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کہ وہ گھبرا گئی اور اسکے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کر گئ۔۔ اسکی گرفت سے اسے اسکی حالت کا اندازہ ہوا تو وہ ایک ہاتھ اٹھا کے کیمرے نیچے کرنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

اسٹیج پہ جب بیٹھی تو اپنی فیملی نظر آئی وہ فوراً ان سے ملنے لگی۔۔ حوریہ آج بھی جہان سے ناراض تھی۔۔۔

جب جہان اسکے پہلو میں آکے بیٹھا تو اسکا بایاں پہلو جلنے لگا، وہ خود کو اس سب سے فراموش سمجھنے لگی، ۔۔۔۔۔

جہان نے اسے ساتھ لیا اور سب سے ملوانے لگا اور وہ اپنے تعارف پہ ششدر تھی۔۔۔

MeeT my wife.. Aleezy Haider Shah...

علیزے حیدر شاہ۔۔۔

علیزے حیدر شاہ۔۔۔

علیزے حیدر شاہ۔۔۔

اس نام کی بازگشت نے اسے بہت دیر تک اپنے حصار میں رکھا اور اسے پتہ بھی نہیں چلا اور وہ سر جھکائے مسکرا رہی تھی۔۔۔

سر پلیز !ایک تصویر۔۔ میڈیا کا نمائندہ اسکے پاس آکے بولا تو احمد شاہ کے اشارے پہ وہ تیار ہوا کہ انکی شادی کی خبر بہت ضروری تھی۔۔۔

اس سب سے فارغ ہو کے وہ اسٹیج پہ آکے بیٹھی ہی تھی کہ سب اسٹیج پہ آگے۔۔

جہان اٹھو، اٹھو۔۔۔ چلو فوٹو شوٹ کرواو۔۔ فوزیہ چچی نے آکر جلدی مچائی۔۔۔

لیکن اسکی کیا ضرورت اب ۔۔ اس نے کہا۔
کیوں ضرورت نہیں؟یہی تو یادیں ہوتیں۔۔ وہ خفگی سے بولیں اور گرافر کو اشارہ کیا۔۔۔

فوٹو شوٹ نے اسے صحیح معنوں میں تارے دکھا دیے۔۔
میم پلیز سر کے شولڈر پہ ہاتھ رکھیں اور سر آپ میم کی کمر کو ہولڈ کریں۔۔۔ اسکی ہدایت پہ اسکا دل اچھل کے حلق میں آیا۔۔
اسنے جھجکتے ہوئے اسکے کندھے پہ آرام سے ہاتھ رکھا تو جب اسنے اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کیے تو اسے یوں لگا کہ گرم انگارے نے چھو لیا ہو۔۔۔
اسکے بعد کے سب فوٹو گرافس جہان نے خود بنوائے لیکن ایلے کہ وہ تھوڑا ریلیکس فیل کرے۔۔۔۔۔

وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جا رہی تھی، وہ نہیں جانتی تھی کہ جہان جائیگا یا نہیں اسنے فوٹوسیشن کے بعد اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں چینج کرنے کو آئی تھی ، اسنے ڈوپٹہ اتار کے رکھا تھا کہ وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کوٹ اب اتر چکا تھا اور شرٹ کے بازو فولڈ کیے ،کوٹ کو کندھے پہ لٹکائے وہ اسے ایسے دیکھ کے رک چکا تھا۔۔ وہ ایسے بے پرواہ اور بہکا دینے والے حلیے میں آج پہلی دفعہ سامنے آئی تھی۔۔۔

ڈوپٹہ کے بغیر متناسب سراپا، صراحی دار شفاف گردن ۔۔۔ وہ کوٹ صوفے پہ پھینکتا اسکی طرف بڑھا وہ اسے آگے آتا دیکھ کے قدم پیچھے کو اٹھانے لگی لیکن ڈریسنگ راہ میں حائل ہو گیا۔۔ اسکے قریب جا کے اسنے دھیرے سے اسکے لرزتے وجود کو بازو میں قید کیا اور ہلکا سا اسکی اوڈ جھکا اور دوسرے ہاتھ سے پن نکال کے اسکے بال بکھرا گیا۔۔۔

چھچ۔۔۔ چھوڑیں۔۔ اسکی بات پہ اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور ہاتھ اسکے چہرے کی طرف بڑھایا۔۔۔ اسکا سانس اٹکا۔۔۔

وہ اسکے چہرے کو آہستہ آہستہ چھونے لگا۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ رخسار۔۔۔ ہونٹ۔۔۔۔
اسنے اسکی شرٹ مٹھیوں میں بھینچی اور ایک ہلکی سی سسکاری لی۔۔اسکی سانسیں اسکے ہاتھ کی حرکت سے تیز ہونے لگیں

اسکی انگلی جب اسکی ٹھوڑی سے ہوتی ہوئی اسکی گردن تک پہنچی اور کالر بون پہ جا کہ جب اٹکی تو اسنے فوراً التجائیہ انداز میں اسکا ہاتھ روکا

ششش-- شاہ پلیز------ اور ہلکا سا رخ موڑ گئی-----

اسے لگ رہا تھا اسکا دل حلق سے نکل کے باہر آگرے گا اگر جہان نے اسکو تھاما نہ ہوتا تو ، وہ زمین بوس ہو چکی تھی--

اسکی مزاحمت پہ اسنے اپنی ضبط سے سرخ پڑتی آنکھیں اٹھائیں اور اسکے سر جھکائے وجود کو دیکھا--اور اسکے بال ایک سائیڈ سے ہٹا کے بائیں کندھے پہ ڈالے--- اسکی ٹانگیں لرزنے لگیں --

وہ آہستگی سے جھکا اور اسکے دائیں کندھے پہ اپنے سلگتے لب رکھ دیے--

وہ ششدر رہ گئی اسکے لمس میں کیا کچھ نہ تھا

پیار---- عشق--- دیونگی---جنونیت---

لیکن اسے حیران کرنے والی ایک چیز تھی اس لمس میں اور وہ تھا اس میں چھپا--

احترام----

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کرتا دروازے پہ ہوئی دستک نے دونوں کو چونکا دیا---

یس۔۔ اسنے اندر آنے کو نہ کہا اسلیے ملازمہ نے اندر آنے کی غلطی کیے بغیر علیزے کو نیچے آنے کا پیغام دے کے چلی گئ۔۔۔ وہ اسکی گرفت میں کسمسائی تو اسنے پھر سے اسکو قریب کرتے اسکے ماتھے پہ استحقاق کی مہر ثبت کی اور سرگوشی کی

I'll miss u so much.... I can't spent even one day without you so please....

اسنے بات ادھوری چھوڑ کے اسکا چہرہ تھاما اور اس سے پہلے کہ وہ ہر حد پار کرتا اور اسکی نفرت کے دعوے کی دھجیاں اڑاتا وہ جھٹکے سے اپنا آپ چھڑواتی ڈریسنگ روم میں بھاگی۔۔۔۔

.....

شادی کے ہنگامے سرد پڑے تو سب روز کے کاموں میں مصروف ہوئے۔۔

خان۔۔۔ خان۔۔ وہ زور سے چلاتی باہر آئی اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں چلا نہ جائے۔۔
جی بی بی!!اسنے بیزاری سے پلٹ کے جواب دیا، ایک پل کو اسکا دل کرلایا لیکن پھر ہشاش لہجے میں بولی۔۔

مجھے یونی جانا ہے ، چھوڑ آو--- اس نے مان سے کہا--

سّوری بی بی !مجھے سر کے ساتھ کہیں جانا ہے ،میں ڈرائیور کو کہتا ہوں وہ آپکو چھوڑ آتا--- وہ سنجیدگی سے کہہ کے پلٹا--

.لیکن مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے-- وہ اصرار کرتی بولی

بی بی آپ---- وہ اسکی بات کاٹتے بولی--

تم مجھے نام سے کیوں نہیں پکارتے باقی سب کی طرح؟؟ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی--

کیونکہ میں اپنی حدود سے واقف ہوں اور آپ بھی اس بات کا خیال رکھا کریں--- اب جائیں اندر ،ڈرائیور آتا تو اطلاع کر دیتا---- اسنے تلخی سے بات ختم کی---

تم --- تم بہت ظالم ہو-- وہ روتی ہوئی کہتی اندر بھاگی---

غدار ہونے سے ظالم ہونا بہتر مہرو بی بی--- وہ سر جھٹکتا باہر کی جانب بڑھا---

. . . . . .

ڈھیلے ڈھالے ٹراوزر شرٹ میں ملبوس ، بالوں کو عجیب سا نقشہ دے کہ اوپر اکٹھا کیے اور گلے میں مفلر لٹکائے، پاپ کارن کا باول ہاتھ میں لیے وہ بچوں کے ساتھ بیٹھی مگن انداز میں کارٹون دیکھ رہی تھی کہ ولی بھنائے انداز میں اندر آیا۔۔

علیزے اپنے شوہر اور اسکے گارڈز کو سمجھا لو میں انہیں شکل سے چور لگتا ہوں جو ہر بار اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی مجھے چیک کرتے۔۔۔۔ وہ روہانسے انداز میں بولا تو اسنے ہنسی دبائی۔۔۔

شکل کا کیا ہے ، شکل سے تو مجھے بھی آپ۔۔۔ اس نے لب شریر انداز میں دبائے تو وہ جارحانہ تیوروں سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔

سوری ۔۔ سوری ۔۔وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہٹی۔۔

علیزے کدھر ہو یار؟تمہارا شوہر کالز کر کر کے پاگل ہونے لگا۔۔ علینہ کی بات سن کے اسکا ہاتھ جہاں کا تہاں رہ گیا اور دل سکڑ کے پھولا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بمشکل ہاتھ بڑھا کے موبائل لیا لیکن تب تک کال بند ہوگئی تھی اسنے تشکرانہ گہرا سانس لیا۔ ۔۔۔ وہ ایک ہفتے سے یہاں تھی اور اسکے مسلسل میسجز اور کالز آ رہیں تھیں جنکو وہ مسلسل اگنور کر رہی تھی وہ یہ سب جان کے کر رہی تھی شاید اسطرح وہ اسے چھوڑ دے۔۔۔ اسنے لرزتے ہاتھوں سے اسکے میسجز اوپن کیے۔۔۔

Missing ...

Sweet heart..

My lady...

Rapunzel ....

LOve u...

Mrs-...

HoneY-...

اسی طرح کے آدھے ادھورے میسجز تھے جو ہمیشہ کرتا تھا اسطرح وہ شاید اسکے گمان کو خود تک محدود رکھنے کی کوشش کرتا--- اسکے بہت سے میسجز اسنے بغیر دیکھے ڈیلیٹ کر دیے-- مہبہ بہت دیر سے اسے نوٹ کر رہیں تھیں اور جانچ رہی تھی---

کیا میسج آیا شوہر نامدار کی جانب سے؟ بھابھی کی آواز پہ وہ گڑبڑائی--

کچھ بھی نہیں---- اسنے موبائل نیچے رکھ دیا جبکہ مہبہ ابھی بھی پرسوچ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی---

---

رات کا ناجانے کونسا پہر تھا وہ گہری نیند کی آغوش میں لیٹی تھی جب اسکا موبائل بجا جو اسکی نیند میں خلل کا باعث بنا اسنے بغیر دیکھے کال اٹھائی---

ہیلو--- نیند سے بوجھل آواز ابھری جو سننے والے کی دھڑکنیں بڑھا گیا---

میری جاااااان--- سو چکی ہو؟ کسی کی خمار آلود آواز نے اسکی نیند بھک سے اڑا دی..

کون؟؟ اسے الجھتے ہوئے پوچھا۔۔

معاویہ۔۔۔آرام سے جواب آیا۔۔ اسی پل دروازے پہ دستک ہوئی اسنے دروازے کو دیکھا کہ موبائل سے آواز آئی ، دروازہ کھولو۔۔ اسنے اٹھتے ہوئے دروازہ کھولا تو وہ اندر آیا فوراً۔۔۔

آپ ااس وقت۔۔ خیریت؟ اسنے پوچھا جب کے وہ اسکے نیند سے بوجھل آنکھیں،بکھرے بال اور بے پرواہ سراپے کو دیکھ رہا تھا اور اس سے پہلے کہ یہ ماحول اور سراپہ اسکے حواسوں پہ چھاتے اسنے فوراً لگامیں کھینچیں۔۔ جبکہ وہ اسکی آنکھیں دیکھ کے جھجھک گئی۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہیں؟ جائیں نا۔۔ اسکی کپکپاتی آواز پہ چونکا اور پھر مسکراتے اسکی طرف بڑھا تو وہ قدم بقدم پیچھے ہوئی۔۔۔

باہر جائیں۔۔ وہ چیخی۔۔۔

ذینی میری جان !مجھے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔ وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔

کیا؟؟ وہ بولی۔۔

یہ ماحول ،تنہائی، کمرے میں موتیے کی مہک،تمہاری یہ خوبصورتی اور ہم دونوں کا رشتہ اس پہر مجھے صرف یہی بات کہنے پہ مجبور کر رہا۔۔ وہ اسکے قریب آکے رکا اور اسکے چہرے کی سمت ہاتھ بڑھایا تو وہ بھیگی آنکھوں سے لرزتے سراپے کے ساتھ رخ بدل کے چیخی۔۔۔

پلیز۔۔۔

اسنے آہستہ سے اسکا چہرا سامنے کر کے بال ہٹائے اور اسکے کان میں جلدی سے بولا۔۔۔

پلیز مجھے کھانا گرم کر دو۔۔۔ اسکی بات پہ اسکے اوسان خطا ہوئے اور آنکھیں بھک سے کھلیں۔۔۔

کیا؟؟اسنے آنکھیں پھاڑتے پوچھا وہ جو کچھ اور سمجھ رہی تھی وہ اسکی بات پہ سنبھل نہ سکی۔۔

ہاں پلیز سب سو چکے ہیں اور مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ پلیز۔۔

وہ التجائیہ بولا تو وہ روتے ہوئے اسکے سینے پہ کے مارنے لگی۔۔

آپ نہایت بد تمیز انسان ہیں، شرم نہیں آئ یہ سب کرتے ،میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟؟

وہ روتے بس مار رہی تھی تب اسنے مسکراتے اسکے ہاتھ پکڑے اور دوسرے سے اسکے آنسو پونچھتے اسے پاس آیا اور بولا۔۔

یقین نہیں مجھ پہ۔۔ اسکے سوال پہ وہ ٹھر گئی، اور دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں دیکھتے رہے ۔۔۔

میسج کی وایبریشن سے وہ چونکا اور اس سے بولا۔

چلو جلدی سے کھانا گرم کر کے دو نہیں تو اب کی بار ایسے دیکھتی رہی تو کچھ کر بیٹھوں گا وہ اسکی سمت جھکا تو وہ مکہ مارتی بولی۔۔۔۔

ایویں ہی کوئی کرنا میں گرم کھانا۔۔ اور جوتے پہننے لگی تو وہ مسکراہٹ دباتے بولا۔۔ اوکے مائے لیڈی۔۔۔

اسنے سر خم کیا تو وہ سلگتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

ناشتے کی میز پہ سب ناشتہ کر رہے تھے اور معمول کی نارملی باتیں بھی جاری تھیں کہ مسز احمد نے جہان کو مخاطب کیا۔۔

بیٹا کل فری ہیں؟؟انہوں نے استفسار کیا۔۔

کیوں۔۔ خیریت؟اسنے ابرو اچکائی۔۔

ہاں بیٹا۔۔وہ علیزے کے گھر سے کال آئی تھی انہوں نے پوری فیملی کو کل ڈنر پہ انوائٹ کیا ہے تو آپ بھی چلیں،آپ ایک دفعہ بھی نہیں گئے اسطرح مناسب نہیں لگتا۔۔

۔ انہوں نے تفصیل بتائی جبکہ وہ علیزے کے نام سے کہیں اور پہنچا تھا وہ اسے مسلسل رابطے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اگنور کر رہی تھی یہ بات اسے مسلسل کرب دے رہی تھی وہ جانتا تھا وہ جان بوجھ کہ ایسا کر رہی ہے لیکن۔۔۔

بیٹا آپ نے بتایا نہیں؟انکی آواز نے اسکے تسلسک کو توڑا۔۔اوکے ٹھیک ہے۔۔۔ اسنے سر ہلایا گویا جانے کو ہامی بھری ہو۔۔۔

آہاں۔۔ لوگ تو خوش ہوں گے ،فری نہ بھی ہوئیے تو ہو جائیں گے آخر سسرال جانا ہے۔۔ اسے دیکھ کے معاویہ کی معمول کے مطابق زبان پھسلی۔۔

ویلے جے۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ بکواس کرتا اسنے اپنا پاوں اسکے پاوں پہ زور سے مارا تو وہ چیخ اٹھا جبکہ وہ آرام سے ناشتے میں بزی تھا۔۔۔

کیا ہوا؟؟ سب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہی ! جلاد کے ہتھے چڑھ گیا تھا--- وہ بڑبڑایا جبکہ وہ بے تاثر چہرے سے کچھ سوچ رہا تھا اب----

.....

علیزے تم جہان کی کالز وغیرہ کیوں اگنور کر رہی ؟ وہ جو مہینہ کی گود میں سر رکھے لیٹی باتیں کر رہی تھی انکے سوال پہ چونکی، ٹھٹکی اور تھمی--جبکہ وہ چاروں اسے دیکھ رہی تھیں---

نہیں تو-- وہ ہلکا سا مسکرائی--

علیزے میں سب جانتی اب تم بتاؤ کہ تم ایسا کیوں کر رہی؟ تم جانتی ہو کہ وہ تم سے شادی کیوں کرنا چاہتا تھا ؟ اب تو سب ٹھیک ہے اسکی فیملی اچھی ہے تم کیوں پرانی باتیں بھول کے نئی زندگی کا آغاز نہیں کرتی؟؟

نہیں کرنا مجھے کوئی آغاز --- نہیں رہنا مجھے انکے ساتھ نہ انکے ساتھ کوئی رشتہ استوار کرنا ہے--میں یہ سب اسی لیے کرتی کہ وہ اکتا کہ مجھے چھوڑ دیں میں کسی کی سسکیوں پہ اپنی زندگی کا آغاز نہیں کر سکتی کبھی نہیں-- مجھے انہیں چھوڑنا ہوگا ہر قیمت پہ---- وہ بھاگتی ہوئی روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ وہیں ساکت رہ گئیں---

.....

وہ بہت دیر سے ایک ہی نقطے پہ مرکوز کیے بیٹھی تھی پھر بلآخر کار وہ فیصلہ کرتی اٹھیں اور موبائل اٹھا کے اک نمبر ملایا--- کال جانے لگی تو وہ کال پک ہونے کا ویٹ کرنے لگی--

!!السلام علیکم -- جہان حیدر شاہ سپیکنگ

.. اسکی بھاری آواز گونجی

وعلیکم السلام !مہینہ سکندر -- کیسے ہیں آپ؟

انہوں نے ملائمت سے پوچھا---

الحمداللہ!میں ٹھیک ہوں --آپ کیسی ہیں؟ وہ اگر چونکا بھی تھا تو ظاہر نہیں کیا--

الحمداللہ -- فری ہیں؟ میں ڈسٹرب تو نہیں کیا؟؟ وہ بولیں--

نہیں-- آپ کریں بات--- اسنے کہا کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ بات کوئی ضروری ہے

مجھے علیزے کے بارے میں بات کرنی ہے، مناسب تو نہیں لگتا لیکن علیزے کے بچکانہ رویہ کی وجہ سے کرنا پڑ رہی ہے--- وہ ہچکچاتے بولیں--

جی---

آہستہ سے انہوں نے اسے علیزے سے ہوئی ہر بات اسکے گوش گزاری تو اسکے ماتھے کی رگیں تن گئیں اور آنکھیں سرخ ہونے لگیں---

آپ اسے اپنے رشتے کا احساس دلائے ایلے اسے ابھی اسپیس دینے کا فائدہ نہیں، وہ الٹا سیدھا ہی سوچے گی---

جی بھابھی۔۔ اینڈ تھینک یو سو مچ ۔۔

...وہ آہستہ سے بولا اور موبائل رکھا

سگریٹ سلگاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

نہیں علیزے اب کوئی معافی نہیں ، آپ پھر سے مجھے وہی سزا دینے جا رہی رہیں۔۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا ،آپ ہر پل کا قرض چکائیں گی، مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہیں آپ اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ نزدیکیاں کیا ہیں تاکہ آپ دور ہونے کو ہی بھول جائیں ۔۔ آپ مجھے اس جرم کی سزا دے رہیں جو لینے کیا نہیں ۔۔۔ اسکی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ سرخ ہو رہی تھیں اور چہرہ سپاٹ۔۔۔

You will pay for it Aleezy Haider shah...

You will....

علیزے آج آپ کے ان لاز نے آنا ہے ڈنر کے لیے تو دھیان رکھنا۔ ۔۔ حنین نے اسے صبح ناشتے میں تنبیہ کی، معاز اور زجاح بغیر ناشتے کے جا چکے تھے۔ ۔

جی بھائی۔ ۔۔وہ سر جھکا کے بولی۔ ۔۔

آج ولی کو گھر رکنے کا بولا ہے تاکہ علیزے فریسٹریٹڈ نہ رہے۔ ۔ وہ اٹھتے ہوئے آہستہ سے اپنی بیگم کے کان میں بولے تو وہ سر ہلا گئیں۔ ۔۔

وہ گھر سے نکل رہے تھے کہ ہدیٰ کی اینٹر ہوئی۔۔۔

السلام علیکم حنین بھائی۔۔ آپ کدھر؟ آج اتنی وی آئ پی پارٹی آرہی اور آپ غائب ہو رہے؟

وہ شرارت سے بولی۔۔۔

آپ لوگ کس لیے ہو ہمارے آنے تک کمپنی دو۔۔ وہ مسکائے۔۔ یس باس۔۔ وہ ہنستی اندر چلی گئی۔۔

، یہ اتنی تیز ہوائیں کیوں چلنے لگی ہیں، بادل بھی گرجنے گے اور عجیب سی سمیل بھی ہے ایسے لگ رہا ہے یہاں کوئی کالی چڑیل آنے والی ہے۔۔

ولی جو اسے باہر دیکھ چکا تھا اور اسکے آتے ہی کمنٹری شروع کر دی اور اسکو سلگاتے اسکا خون جلایا۔۔۔

تم انتہائی بے ہودہ انسان ہو، تمہیں پتہ نہیں لڑکی کی تعریف کیسے کرتے اور تم مجھے چڑیل کہہ رہے---

وہ دانت پیستے آگے آئی تو سب بچوں سمیت بڑوں نے سر پکڑے---

ہیں؟؟؟اسنے خاصی حیرت کا مظاہرہ کیا-- میں تو چڑیل کی پیشین گوئی کی تھی اب یہ اور بات ہے تم خود کو چڑیل نہیں سمجھتی ہو--- وہ معصومیت سے کہتا اسے کلسا گیا---

تم-- تم---اسے سمجھ نہ آئی کیا کہے تو بولی
تمہارا قتل میرے ہاتھوں میں لکھا ہے---

لوجی چڑیل ہونے کا ثبوت بھی دینے لگی--- وہ چڑا کے کہتا اچھل کے بھاگا--

ولی-------

وہ غصے سے چلائی جبکہ سب کے قہقہے چھوٹ گئے---

---..... ----------

جب شاہ مینشن والوں کی گاڑیاں سکندر ولا آکے ٹھہریں تو وہ اس وقت وہاں انکی موجودگی سے ، بے خبر بلیو لوز ٹراوزر اور بلیو اینڈ بلیک شرٹ ، بلیک لیدر جیکٹ ، بلیو مفلر گلے میں لٹکائے بالوں کو عجیب توڑ موڑ کے اوپر اکٹھا کیے ہوئے جنکی لٹیں چہرے پہ پھیلیں تھیں اور پاوں میں بلیک ہی جوگرز پہنے وہ ولی،ہدیٰ ، علینہ اور بچوں کے ساتھ باہر گانے کو انجوائے کرتی کھیل رہی تھی----

وہ دیکھو زرا پربتوں پہ گھٹائیں
یماری داستان ہر اک کو سنائیں---
سنو تو ذرا یہ پھولوں کی وادی
ہماری ہی کوئ کہانی ہیں سناتی---
سپنوں کے اس نگر میں ، یادوں کی راہ گزر میں--

یہ ہم آگئے ہیں کہاں--- یہ ہم آگئے ہیں کہاں--

وہ سب لاونج میں آکے بیٹھے تو سامنے گلاس وال سے انہیں سامنے کا منظر اور آوازیں سنائ دیں جہاں وہ گانا سننے کے ساتھ خود بھی گنگنا رہی تھی---اسکا ایسا کھلکھلاتا اور بچگانہ روپ انکی لیے شاکنگ نیوز ہی تھی---

سوری میں ابھی بلاتی ہوں اسے،بس بچوں کے ساتھ لگی ہوں تو پتہ نہیں چلتا۔۔۔

ژالے خجالت سے کہتی انہیں بلانے کو اٹھی تو سب فوراً بولے۔۔۔

نہیں رہنے دیں ایلے۔۔ اچھے لگ رہے۔۔بچی بہت دنوں بعد خوش ہے۔۔۔

تو وہ رک گئیں اور دعا کرنے لگیں کہ وہ خود ہی جلدی سے اندر آجائے کیونکہ انہیں انکے آنے کا بتا دیا تھا۔۔ وہ سپاٹ انداز سے گلاس وال کو دیکھ رہا تھا جہاں باہر والوں کو اندر کی نہ آوازیں آتی نہ منظر نظر آتا۔۔۔

یہ ہم آگ۔۔۔۔۔۔

خدا کا واسطہ علیزے ۔۔بس کرو اسکے گانے کو بندر تمہیں پسند ہے ہمیں نہیں ،ہمیں کس جرم کی سزا ہے کہ اسکے ساتھ تمہارے بے سرے سر بھی سنے۔۔۔ولی نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

بندر کس کو بولا؟وہ کڑے تیوروں سے بولی۔۔

شاہ ر۔۔۔۔میرا مطلب کے بندر کو۔۔ اسنے فوراً بات پلٹی۔

آپ نے خبردار ایسا کچھ کہا تو۔۔میں اسی کے گانے سنوں گی ،اسنے سونگز سیٹ کیے اور اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تو سب افسوس میں سر ہلانے لگے۔۔

ویلے پھوپھو اگر جہان چاچو کو یہ آپ کے کرش پسند نہ ہوئے تو۔۔۔شہری دور کی کوڑی لایا۔۔

وہ رکی سانس بحال کی اور بولی۔۔۔

انہیں نہیں پتہ کہ مجھے یہ پسند اور خبردار آپ لوگوں نے بتایا تو۔۔ اسنے وارن کیا تو سب کی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔

اندر سب لوازمات سے لطف اندوز ہو رہے تھے ،ڈنر میں ابھی ٹائم تھا سو سب گپوں میں مصروف اور باہر والوں کی نوک جوک انجوائے کر رہے تھے جہاں اب وہ سائیکل پہ بیٹھی بچوں کے ساتھ ریس لگانے لگی تھی۔۔۔

آہستہ سے چلانا اور میرے ساتھ رہنا۔۔ وہ انہیں بولی تو ہدیٰ بولی بی بی تم نہ ان سے دھکا لگوا کے بس چلاؤ۔۔

تو وہ منہ بسور کے رہ گئی اور پھر فوراً کھلکھلائی۔۔۔

ولی بھائی یہ ہدیٰ تو واقعی چڑیل لگتی۔۔ اور کھلکھلاتی اسکا گال چومتی سائیکل بھگا لے گئی۔اور وہ انکے قہقہے سنتی دانت کچکچا کے رہ گئی۔۔۔

،،کچھ لمحوں بعد وہ ہار کے منہ بسورتی پلٹی اور تھپ سے نیچے بیٹھی

نہ میرا بچہ فکر نہی کرو ابھی تمہارے شوہرِنامدار آتے ہیں نا تو انہیں کہتے ہیں کہ تمہیں بائیک پہ بٹھاکہ ریس لگائیں وہ تو تمہیں ہارنے نہیں دیں گے۔۔علینہ اسے ساتھ لگاکہ پچکارتے ہوئے شرارت سے بولی تو خجالت اور شرم سے سرخ پڑتی پیچھے ہوئی۔۔۔

جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہارنے والے کو سزا ملتی ہے تو علیزے تمہاری سزا یہ ہے کہ تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سب اسکے کان میں گھسے،جیسے جیسے وہ سنتی گئی اسکا منہ کھلتا گیا۔۔۔

نہیں ۔۔ ایلے ن ئی ی میں یہ نہیں کرنا۔۔وہ زوروشور سے بولی

سوچ لو نہیں تو ہم جہان بھائی کو بتا سکتے کہ تمہیں وہ ۔۔۔۔پسند۔۔۔ ہدیٰ نے دھمکی دی تو کھاجانے والی نظروں سے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئ اسکے ساتھ باقی سب بھی کھڑے ہو گئے۔۔۔

یہ سب بہت غلط ہے۔۔

بس کرو ڈئیر تم ٹینشن نہ لو،تمہارے شوہر کیلیے ہے علیحدہ سے،اب جلدی کرو۔۔۔

آپ سب ہر بات ان پہ کیوں لیکر جاتے؟وہ جھنجھلائی۔۔

اُن،۔۔۔۔۔ واؤ۔۔ سبکی آواز پہ وہ خجل ہو گئی۔۔

وہ کچن کی بیرونی کھڑکی کے پاس پہنچی اور آرام سے اسے کھولا اور پھر اپنے پیر اندر لٹکائے تو باہر سے لگنے والے دھکے کی وجہ سے اندر کودی۔۔۔

وہ سب اندر بیٹھے انکی حرکات ملاحظہ کر رہے تھے اور مہبنہ بھابھی سو دفعہ ماتھے کو ہاتھ مار کے انکی عقل کو سلامی دے چکی تھیں جبکہ وہ سب لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

اسنے آہستہ سے کیک نکالا اور واپس کھڑکی سے باہر نکلی اور گہرے سانس لینے لگی۔۔
میں بھابھی کو بتاوں گی۔۔
اور ہم جہان بھائی کو کہ تمہیں وہ شاہ رخ بندر۔۔۔۔

ہدیٰ خبردار!ایلے کہا تو۔۔۔وہ دانت کچکچا کے بولی۔۔۔ تو سب ہنسنے گے انکو ہنستا دیکھ کے وہ بھی کھلکھلاتی ولی کے سینے پہ سر رکھ گئی تو سب نے پرسکون سانس لیا کیونکہ جب وہ بے تحاشا خوش اور ریلیکس ہوتی تھی تب ہی وہ ایلے کرتی تھی ،
وہ سب جو صبح سے اسے خوش کرنے کو لیے بیٹھے تھے سب ریلیکس ہو گئے۔۔
جب سب کیک کھانے میں مگن تھے تو اسنے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھوڑا سا کیک اٹھا کہ ولی کے چہرے پہ مل دیا۔۔ اب آیا اصلی ایڈونچر کا مزہ اور ہنستی بوکھلاتی گلاس ڈور کی جانب لپکی کیونکہ وہ اٹھ کہ اسکے پیچھے آیا۔۔۔

لالہ۔۔ بھابھی بچائیں مجھے اس ظالم سے۔۔۔

وہ چیختی ،ہنستی اور اس سے بچتی بھاگتے ہوئے اندر آئی اور اندر آکے ان سب کو سامنے دیکھ کے اسے چار سو وولٹ کا کرنٹ لگا، وہ یک ٹک انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

آؤ بیٹا رک کیوں گئی؟

احمد شاہ نے آواز دی تو وہ چونکی اور ایک نظر خود پہ ڈالی اور ایک نظر ہاتھوں پہ ڈال کہ وہ خجالت سے سرخ پڑتی ہاتھ پیچھے چھپاتی ان کے قریب آئی ی اور سب سے ملنے لگی ، اسے ان سب سے بہت شرم آ رہی تھی اپنے حلیے کی وجہ سے۔۔ اسنے پریشانی میں چہرے سے بال ہٹائے تو کیک چہرے پہ لگ گیا۔۔۔

بس بھابھی محترم سن لیں ۔۔آج کے بعد آپ گھر میں ایلے ہی رہیں گی، میں تو اتنا پریشان تھا کہ جیسا جے خود سڑیل ہے ویلے سڑو بیوی ڈھونڈی لیکن ابھی آپ سے ملکر بہت خوشی ہوئی۔۔ اب آپ ایلے ہی رہیں گی ،ہم گھر میں سائیکلنگ کریں گے، کرکٹ کھیلیں گے، سنگنگ کریں گے۔۔۔۔

معاویہ بنا بریک کے سٹارٹ ہوا اسے بریک انابی کی آواز نے لگایا جو کھانا لگنے کی اطلاع دے رہی تھیں---

کھانا کھاتے وہ پھر شروع ہو گیا-- اسی طرح خوشگوار باتوں میں کھانا کھایا گیا کیونکہ ولی اور معاویہ نے ملکر ان دونوں کا خوب ریکارڈ لگایا----

---

مجھے نہیں جانا بھابھی ان کے ساتھ---

کھانے کے بعد جب اسکی واپسی کی باری آئی تو ژالے اور علینہ اسکے ساتھ روم میں اسکی تیاری کے لیے گئیں تو اسکا شاہی فرمان سن کے بھونچکا رہ گئیں--

مجھے ان کے ساتھ رہنا ہی نہیں---

اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتی دروازے پہ کھٹکا ہوا اس نے دیکھاتو وہاں کھڑے جہان کے سرد تاثرات سے سجے چہرے کو دیکھ کے اسکا سانس سینے میں کہیں اٹکا----

اسکے سرد تاثرات دیکھ کے ژالے اور علینہ بھی جھجھک گیئں اور کمرے سے باہر نکل گیئں

وہ انہیں تاثرات سے اسکی طرف بڑھنے لگا جبکہ اسکی خوفناک خاموشی سے اسکا حلق خشک ہو رہا تھا۔۔۔

،تیار ہوں جلدی سے
اسکے قریب بہت قریب آکے وہ رکا اور حکمیہ کہا۔۔

مم۔۔مجھے کہیں۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتی اسنے درشتگی سے اسکا بازو پکڑ کے اسے اپنے حلقے میں لیا تو اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔

مجھے مجبور مت کریں مسز کہ میں خود کپڑے چینج کروا کے تیاری میں مدد کرواوں۔۔ اسکے چہرے سے بال پیچھے کرتا وہ اسکے کان میں پھنکارتا اسکی جان نکال گیا۔۔

نن۔۔ نہیں آپ ۔۔ایسا نہیں۔۔۔ وہ تڑپی،چیخی اور جھنجھلائی۔۔

میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔ اسنے کہنے کے ساتھ اسکی گردن میں لپٹا مفلر ایک جھٹکے سے نکال کے پھینکا وہ شاکڈ ہوئ۔۔

آپ نے میری محبت کو مزاق بنایا ،آپ کو میری محبت پہ یقین نہیں؟آج اس مقام پہ بھی آپ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہیں؟؟

اسنے ہاتھ بڑھا کے تندہی سے اسکے بال کھولے وہ سسکنے لگی اور اسکی گرفت سے نکلنے کیلیے مچلنے لگی لیکن ناکام رہی۔۔

میں محبت کے بھرم میں مقید تھا کہ شاید آپ کبھی تو مجھ پہ، میری محبت پہ یقین کر کے اسے اعزاز بخشیں گی لیکن یہ آج بھی آپ کے دردل پہ دستک نہ دے سکی۔۔

وہ اسکے کانوں بول نہیں پھنکار رہا تھا ۔۔

وہ روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلاتے کچھ بولنے کی کوشش میں ہونٹوں کو مسل رہی تھی پر وہ آج بے پرواہ بنا تھا۔۔

،اب نہیں علیزے شاہ۔۔ اب نہیں اب وہ بھرم ٹوٹ چکا ہے اب آپ کو اس رشتے کو اسکی نزاکتوں کو اور ۔۔۔

وہ اسکی کھلی آنکھوں میں جھانکتا بات مکمل کرنے لگا

مجھے محسوس کرنا ہے ۔۔۔اسے لگا وہ مر جائے گی وہ اسے روکنا چاہتی تھی، اسکی بس باتیں ہی اسکی جان نکال رہی تھیں۔۔

اسنے اسکی شرٹ کے اوپری بٹن پہ ہاتھ رکھا تو وہ تڑپ کے ہاتھ پکڑتی بولی---

ممم--میں تیار ہوتی ہوں --

گڈ-----وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا اسکی گردن پہ جھکا اور اپنے سلگتے لب اسکی گردن پہ رکھے --- وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ گی--

شاہ---
وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے شدتِ جذبات سے سسک پڑی-- وہ سیدھا ہوا اور سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا اپنی گرفت سے آزاد کر گیا-- وہ سرعت سے دور ہٹتی بیڈ پہ پڑا ڈریس پکڑ کے واش روم گھس گئی---

واش روم جا کے وہ واش بیشن کو مضبوطی سے جکڑے روئے گئی ، وہ اسکے اس روپ کو ،سوچتی مرنے کو ہو گئی اسے لگا کہ اسنے بچھڑنے کی بات کر کے خود مصیبت مول لی ہے اسکی شدتیں اسے رلائے جا رہی تھیں اسے اپنی گردن ابھی بھی اسکے لمس سے سلگتی محسوس ہو رہی تھی--

وہ جب واش روم سے واپس آئی ی تو ڈارک گرے اور پنک کلر کے کامبینیشن کے سوٹ میں ملبوس تھی --اس وقت کمرے میں صرف ژالے تھی جو شاید اسے تیار کرنے آی تھی وہ چپ چاپ تیار ہونے لگی--

وہ ہمیشہ سے مردانہ ٹچ کی ڈریسنگ کرتی تھی اسے ایلے ڈریسز اور ڈوپٹے کیری کرنے میں مسئلہ ہوتا تھا اسی لیے ژالے اسکی مدد کر رہی تھیں--

ماشاءاللہ علیزے بہت پیاری لگ رہی ہو---

ژالے نے ماحول کو چینج کرنے کو کہا--

آج جہان بھائی کی خیر نہیں--

جبکہ جہان کا نام سن کے وہ سرخ پڑی خوف اور شرم سے--

Wao u are blushing ...

وہ اسکے گال چومتی کمرے سے باہر لے گئ--

آج گھر میں اتنی اچھی رونق لگی ہے میری بیٹی کی وجہ سے--

دادو نے اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے کہا،،، تو وہ مسکراتے ہوئے سر جھکا گی--

گھر آنے سے پہلے ہی وہ اسکے کمرے سے نکلتے ہی ان سب سے اجازت لیکر وہ خان کے ساتھ کہیں نکل چکا تھا جبکہ وہ سب زہرہ بیگم کے روم میں بیٹھے ڈرائی فروٹس کھاتے گپ شپ کر رہے تھے۔۔۔

بھآبھی آپ کی فیورٹ ہابیز کیا ہیں ؟آپ نے کبھی بتایا نہیں نہ کبھی ہم سے پوچھا۔۔
آریان نے ایک چلغوزہ منہ میں ڈالتے سوال کیا۔۔

میری۔۔۔۔۔وہ سوچتے بولی۔۔
،بہت سی ہیں۔۔ وہ شرارت سے بولی

چلیں وہ بہت ساری ہی بتا دیں۔۔

،میری ہابیز ہیں چاکلیٹس کھانا، کرکٹ کھیلنا ان فیکٹ بھائی اور بچوں ساتھ کھیلنا، موویز دیکھنا سنگنگ کرنا، لانگ ڈرائیو پہ بائیک پہ جانا، گول گپے کھانا، سب کو تنگ کرنا اور۔۔۔۔۔۔۔
وہ ہونٹوں کو شریر مسکراہٹ سے سجائے بولی جا رہی تھی کہ آریان نے ہاتھ اٹھائے۔۔
جبکہ باقی سب کھلکھلاتے محظوظ ہو رہے تھے

بس بھابھی۔۔آپکو پتہ ہے ہابیز فری ٹائم میں کرتے۔۔اسنے اطلاع دی ہو جیسے۔۔

ہاں تو بھابھی ہر ٹائم فری ہی ہوتی ہیں نا۔۔ کاشان اور تاشہ نے ایک ساتھ جوابی اطلاع دی تو ماحول زعفران ہو گیا۔۔

بس پھر ڈیسائیڈ ہو گیا، آج کے بعد آپ ہمارے ساتھ بھی یہ ہابیز انجوائے کریں گی۔۔ قسم سے آپکو اپنے گھر خوش دیکھ کے جھٹکا لگا کہ ہم آپ کے کچھ نہیں لگتے جو آپ ہمارے ساتھ انجوائے نہی کرتی۔۔۔
آریان نے ایموشنلی بلیک میل کیا۔۔

نہیں ایسی بات نہی ہے ، آپ سب بہت اچھے۔۔ وہ جلدی سے بولی۔

Oh thank u so much bhabhi begham....

وہ سب کورس میں بولے، وہ سب اس سے عمر میں بڑے تھے لیکن جہان کی وجہ سے سب عزت سے پکارتے تھے
سوائے موحد کے سب جہان سے چھوٹے تھے۔۔

، چلو سب اٹھو اب سونے کی تیاری کرو دو بج گئے ہیں۔۔ چچی نے سب کا دھیان ٹائم پہ لگایا
علیزے کو بھی روم میں چھوڑ کے آؤ تھک گئی ہو گی۔۔
نہیں میں ٹھیک ہوں ۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولی
کیونکہ کمرے میں جانے کے خیال سے ہی اسکی سانسیں رکنے لگی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھی
وہ بہت غصے میں تھا۔۔

چلو اٹھو۔۔ جہان بھی آنیوالا ہو گا۔۔ ایک تو اس لڑکے کی کوئی قؔل سیدھی نہیں یہ کوئ
ٹائم ہے نکلنے کا۔۔
وہ اٹھنے کا بول کے وہ آخر میں بڑبڑائیں۔۔

سب آہستہ آہستہ اٹھنے گے تو اسکے مائنڈ میں ایک کلک ہوا وہ بھی جلدی سے آیت کے ساتھ
روم کی طرف بڑھی۔۔

Night bhabhi..

،انہیں کہہ کے وہ روم میں گھسی اور جلدی سے ڈریس لے کے واش روم میں گھسی
اسکا ارادہ تھا کہ وہ اسکے آنے تک سو جائے۔۔ اسی لیے باہر آتے ہی بالوں میں برش کیے
،بغیر ہی وہ لائٹ آف کرتے کمبل میں گھسی اور سونے کی کوشش کرنے لگی
اسی طرح ڈرتے ڈرتے نجانے کب وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گئ۔۔۔

جب وہ گھر میں آیا تو پونے چار بج چکے تھے اسے ایک ضروری کام کی وجہ سے کہیں جانا پڑ گیا تھا ابھی تھکن سے سر پھٹ رہا تھا۔۔ وہ ڈھیلے قدموں سے کمرے کی طرف آیا، دروازہ آرام سے کھولتے کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرے نے اسکا استقبال کیا وہ جھنجھلایا اور ساری لائیٹس ایک دم آن کیں تو نظر کمبل میں ڈھکے وجود تک گئیں وہ ایک منٹ میں سمجھ گیا کہ ساری لائیٹس کیوں آن تھیں ۔۔

جبکل ول فل اندھیرے میں سوتی نہ تھی۔۔

اس خیال نے نا چاہتے ہوتے ہوئے بھی اسکے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ بکھیری تو وہ لائیٹس آف کرکے نائٹ بلب جلا گیا ۔۔ کمرہ ہلکی سی روشنی سے جگمگانے لگا۔۔

وہ کندھے پہ لٹکی جیکٹ کو صوفے پہ پھینکتا اسکی سمت گیا۔۔۔

براون پینٹ اور آف وائٹ شرٹ کے بازو فولڈ کیے وہ اسکے پاس بیٹھ گیا اور ہلکے سے بال اسکے چہرے سے ہٹائے اور اسکے ہوشربا سراپے کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ ہوش کھوتا اس پہ جھکا۔۔۔

اور اپنے لب اسکی پیشانی پہ رکھے ۔۔۔وہ ہلکا سا کسمسائی اور پھر سو گئی۔۔۔

طلب اور بڑھی تو پیشانی سے ہوتا وہ آنکھوں تک گیا ۔۔۔۔

پھر ضبط کی حدوں کو پار کرتا وہ اسکے رخساروں پہ اپنے تشنہ اور سلگتے لب رکھ گیا۔۔

اسکی نظر اسکے سرخ قندھاری ہونٹوں پہ گئی اس سے پہلے کہ وہ اپنے تشنہ لب اسکے ہونٹ کی نرمی سے سیراب کرتا اسکا موبائل وائبریٹ ہوا وہ چونک کے پیچھے ہوا اور موبائل آف کرتا، اپنے نفس پہ قابو پاتا اسکے سامنے سے اٹھا اور سگریٹ سلگا کہ کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوا۔۔ اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں اور نگاہیں ایک ہی نقطے پہ مرکوز تھیں۔۔

----------... --.----------

وہ صبح جاگی تو بہت فریش تھی اسکے دماغ میں پچھلے دن اور رات کی کوئی سوچ نہ تھی اسلیے وہ پرسکون انداز میں اٹھی اور معمول کے انداز توبہ شکن انگڑائی لی اور اسی طرح اپنے دائیں طرف نگاہ کی تو دل دھک سے رہ گیا۔۔

وہ بہت پرسکون انداز میں اسکے بالوں کو ہاتھوں میں لپیٹے نیم دراز اسے دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا تھا۔۔۔

اسنے سرخ پڑتے ہوئے فوراً بازو نیچے کیے اور ڈوپٹے کے لیے نگاہ دوڑائی تو کہیں نظر نہ آیا۔۔

اسنے خجالت سے ایک چور نگاہ اس پہ ڈالی وہ اسی پوزیشن میں تھا

Morning dear..

وہ اٹھا اور اسکے پاس آتے اسکے بالوں کو ہلکا سا چومتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تو اسکا دل سکڑ کے پھیلا اسنے کمبل کو مٹھیوں میں بھینچا۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ کب آئے؟؟

اسنے اسکا دھیان بٹانے کو پوچھا لیکن وہ ہوش میں ہوتا تو بولتا نا۔۔وہ اسکے بالوں کو اسکے کندھوں پہ بکھیرتا اسکی سمت جھکا

تو فوراً بولی۔۔۔ مم۔۔ مجھے واش۔۔ واش روم جانا۔۔

اسنے بمشکل چہرہ پرے کرتے بات مکمل کی تو وہ سیدھا ہوتا اسکی طرف ایک بھرپور گہری نگاہ ڈال گیا

اسکے لبوں پہ ایک جانداز مسکراہٹ بکھری جس نے اسے خفت زدہ کیا وہ سرعت سے پیچھے ہوتی اٹھی اور الٹے سیدھے ہاتھ مارتے جو بھی سوٹ ملا وہ پکڑے واش روم گھسی۔۔۔

وہ جب باہر نکلی تو وہ اسی طرح نیم دراز تھا اور نگاہیں اسکے بھیگے سراپے پہ مرکوز تھیں جو پیلے رنگ کی شرٹ اور وائٹ بیلو کڑھائی سے مزین فلیپر میں ملبوس تھی اور ڈوپٹہ بھی شاید اسکے ڈر سے گلے میں پھیلایا تھا

چونکہ وہ فریش ہو چکا تھا اسلیے پرسکون تھا۔۔۔

یااللہ خان بھائی جلدی آئیں اور انکی تیاری شروع کروائیں۔۔

اسنے دل میں دعا کی اور ساتھ کن انکھیوں سے اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکا دل اب سپیڈ پکڑ چکا تھا۔۔

وہ آہستہ سے ڈریسنگ کے پاس آئی اور برش لے کے ڈریسنگ روم میں گھس گئی وہ اسکے سامنے ڈوپٹے سے بے نیاز ہو کے بال سمیٹنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی جبکہ ڈوپٹہ لے کے ویلے کام نہیں ہو گا۔۔

وہ جب باہر نکلی تو وہ بیڈ سے کھڑا ہو چکا تھا اور موبائل ہاتھ میں لیے وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا تبھی دروازے پہ دستک ہوئی تو اسکے لبوں سے تشکر بھرا سانس نکلا اسنے بہت غور سے اسے دیکھا۔۔۔

YeS come in...

اسنے دروازے کو دیکھتے کہا تو خان اندر آیا۔۔۔

Morning sir... Morning bhabi mam!

And welcome back to home....

اسنے دونوں کو وش کیا تو وہ مسکرا کے بولی

morning and thank u...

کیسے ہیں آپ بھائی؟

.الحمداللہ میں ٹھیک ہوں

وہ سر جھکا کے بولا اور واڈروب کی جانب قدم بڑھائے اور جہان کی بلیو جینز اور پیل کلر کی شرٹ اور جیکٹ نکال کے بیڈ پہ رکھی اور اسکا گن ہولسٹر نکالنے لگا---

!خان

اسنے اسے پکارا نظریں ہنوز موبائل پہ تھیں جبکہ وہ کمرے سے باہر جانے کی تیاری میں تھی---

!جی سر

آج سے میری تیاری تمہاری بھابھی میم کروائیں گیں اسلیے تم اس کام سے فری ہو اسلیے تم جاو---

اسنے سنجیدگی سے کہا--

ہیں؟؟

اسنے ہونق انداز میں سر اٹھا کے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کی جبکہ خان مسکراہٹ دباتا باہر نکل گیا--

...-----------------------------------

رناں والیاں دے پکن پراٹھے

تے چھڑیاں دی اگ نا بلے

وہ ٹیبل کو انگلیوں سے بجاتا زاویار کو ناشتہ سے لطف اندوز ہوتا دیکھ کے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا تھا---

تمہیں کیا مسئلہ ہے کیوں میرے نوالے گن رہے ہو؟ چھڑے تو اب تم بھی نہیں ہو---- ویلے بیوی کے ہاتھ کا بنا ناشتہ کرنے کا سواد شادی شدہ چھڑے لوگ کیا جانیں-- اسنے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے اسے آگ لگائی تو وہاں موجود آریان، تاشہ، کاشان اور مروہ کی ہنسی نے اسے صحیح معنوں پہ آگ لگائی---

ذینی--زینی--- اسنے اسے زور سے پکارا تو سب سر جھکا کے لب دبائے مسکرا دیے---

جی کیا بات؟وہ حیرانگی سے بولی--

وہ۔۔۔میرے لیے ناشتہ بنا دو۔۔ وہ التجائیہ بولا کیونکہ وہ سب کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ اتنا بھی چھڑا نہیں ہے۔۔

ہیں۔۔ کیوں؟وہ حیران ہوئی۔۔
بھابھی بنا رہی نا۔۔۔ وہ سب کے مسکراتے چہرے دیکھتی بولی۔۔
نہیں مجھے تمہارے ہاتھ کا بنا کرنا۔۔۔ وہ ٹھنکا تو اسی وقت فوزیہ چچی نے ناشتہ اسکے سامنے رکھتے اسے گھورا اور چپت لگائی۔۔۔

بدمعاش۔۔ آرام سے ناشتہ کرو۔۔

کوئی نہیں۔۔میرا احتجاج ہے میری مکمل شادی کرو تاکہ میں ناشتہ ،کھانا سب بیوی کے ساتھ اسکے ہاتھ کا کروں۔۔ وہ اتنے آرام سے بولا کے سب کو اچھو لگ گیا جبکہ وہ آنکھیں کھولے اسکی جرات ملاحظہ کر رہی تھی جو اسے تپا کے اب سکون سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

تم جاو اب،معصوم شوہر کو ایسے نہیں دیکھتے ،خون ہلکا ہوتا انکا نظر لگ جاتی جانم۔۔ وہ ایک آنکھ دبا کے بولا تو چچی کی آنکھیں پھٹنے والی ہوئیں۔۔

آپ۔۔آپ بہت بیہودہ انسان ہیں ۔۔میں لالے لو بتاتی آپکا۔۔ وہ لال بھبھوکا چہرے کے ساتھ کہتی مڑی۔۔

ویلے کیا کہو گی اس کو، میں تو شادی کی بات کی۔
کہیں وہی سفارش تو نہیں کرنی؟؟ اسنے پیچھے سے ہانک لگائی

تم بہت بدتمیز ہو بچی کو اتنا تنگ کرتے ہو بے شرم۔۔۔۔ چچی نے اسے لتاڑا جبکہ باقی سب اس صورتحال سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

اسنے اسکے ہونق زدہ چہرے کو دیکھا تو مسکراہٹ دباتے اسکے پاس آیا اور اسکے بالوں کو سہلایا تو ہوش میں آئی ی اور تھوڑا پیچھے کو ہٹی۔۔

Right honey are u ready for this???

اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا

اور اسکا دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا کہ اسے لگا پاس کھڑا جہان بھی وہ دھڑکنیں سن سکتا ہے--

م--مجھے نہیں کرنا آتا-- وہ منمنائی---

اٹس ناٹ آبگ ڈیل--میں ہوں نا---

وہ اسی تاثر سے بولا تو وہ سرخ ہوئی-- وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور ڈریس چینج کر کے آیا اور اسکی سمت دیکھا گویا اشارہ ہو کے شروع کرو-- وہ مرے مرے قدموں سے ڈریسنگ کی سمت بڑھی وہ روز خان کو اسکی تیاری میں ہیلپ کرتا دیکھتی تھی لیکن جانتی نہ تھی کہ یہ وقت خود پہ بھی آئے گا---

وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی اورپہلے اسکے کف لنکس میں سے میچنگ اٹھا کے کانپتے ہاتھوں سے اسکے کفس میں لگانے لگی وہ پرسکون سا اسے دیکھ رہا تھا اور اسکی یہ جذبات سے بھرپورنظریں اسکے کان کی لو تک سرخ کر گئیں تھی---

اسکے بعد وہ برش پکڑ کے پنجوں کے بل اوپر ہوئی اور اسکے بال بنانے لگی وہ اس کے سامنے بلکل گڑیا لگتی تھی ابھی بھی بہت مشکل ہو رہی تھی بال بنانے میں -- وہ اسکی مشکل کو دیکھتا آرام سے اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا اسکو اوپر کر گیا اسکے ہاتھوں سے برش چھوٹنے لگا تو اسنے دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھا اور اشارہ کیا وہ دھڑکتے دل سے جلدی جلدی بال بنا

کے جھٹکے سے اسکا بازو ہٹاتی پیچھے ہٹتی گہرے سانس لینے لگی جیسے کہ اپنی سانس بحال کر رہی ہو۔۔

وہ اسے ایک نظر دیکھ کے بیڑمڈ پہ بیٹھا اور شوز پہننے لگا اس سے فارغ ہو کہ اسنے اسکی طرف دیکھا تو وہ فوراً گن ہولسٹر اور جیکٹ پہنانے لگی ، پہنا کے جب وہ پیچھے ہٹی تو شانوں پہ جمے ہاتھوں نے رکاوٹ پیدا کی اسنے گھبرا کے اسکی طرف دیکھنا چاہا تو نظر گریبان سے پلٹ آئی۔۔۔

thanks my lady....

اسکے ماتھے کو چومتا اسکے کانوں میں بولتا اسے ساکت چھوڑ کے کمرے سے نکلا جبکہ وہ اپنی دھڑکنیں گنتی رہ گئی۔۔۔

وہ مسلسل اسے بیک ویو مرر سے دیکھے جا رہی تھی جبکہ اسکی یہ مستقل مزاجی اسکے مزاج پہ گراں گزر رہی تھی اور اس بات کی گواہی اسکے ماتھے کی لکیریں دے رہی تھیں۔۔۔

خان لالہ۔۔اتنی خاموشی کی ہوئی ہے کوئی میوزک ہی لگا دیں۔۔ مینہ نے منہ بسورا۔۔

سوری مینے صبح صبح میں میوزک نہی سنتا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا زور سے خطرناک یو ٹرن لے گیا وہ سب ایک دوسرے کے اوپر گریں۔۔۔

اوہو ۔۔لالہ آج اتنے غصے میں کیوں ہیں؟مارنے کا ارادہ ہے کیا؟؟ زینی نے سوال کیا۔۔۔ وہ چپ رہا

وہ جانتی تھی اس کے غصے کی وجہ اور اسکی خاموشی کی کیونکہ آج اسی کی ضد پہ جہان کے کہنے پہ وہ انہیں ڈراپ کرنے آیا تھا لیکن اسکا یہ بے مہر اور سرد رویہ اسے کرب آمیز درد دے رہا تھا لیکن وہ بھی کیا کرتی وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔۔۔
اگر یہ سب پتہ ہوتا یا دل پہ زور چلتا تو اس بے مہر کو کبھی دل نہ دیتی۔۔۔
دل کے درد کو دباتے دباتے اسکے اندر آنسوؤں کا گولا بنا جسے اسنے بمشکل بہنے سے روکا اور کھڑکی سے سر ٹکا دیا۔۔۔
اسکو ایک نظر اسطرح ٹوٹا ہوا دیکھ کے اسنے لب بھینچتے ہوئے زور سے سر جھٹکا اور سپیڈ بڑھا دی۔۔۔

دھولن مامی۔۔۔ روحان اسے پکارتا لاونج میں آیا پیچھے ساری بچہ پارٹی بھی تھی۔۔۔

جی کہیں۔۔۔ وہ اسے گود میں بٹھاتی بولی۔۔

آپ ہمارے ساتھ کھیلیں گی؟؟ اسنے اسکی طرف منہ کر کے پوچھا۔۔

ہاں ضرور کیوں نہیں۔۔ اسنے ان سب کی طرف دیکھ کے مسکرا کے کہا تو سب مسکرا اٹھے۔۔۔ہم بیٹس اور بالز لیکر آتے ہیں۔۔

دھولن مامی یو آرسو سویٹ۔۔۔ روحان اس کا گال چومتا بھاگ گیا جبکہ وہ سرخ چہرہ جھکا کے مسکرا دی۔۔۔

لو جی بھانجے نے یہ حالت کر دی ہے ماما جی پتہ نہیں کیا کرتے ہوں گے بند کمر۔۔۔ لاریب نے شرارت کی تو وہ فوراً خجالت سے سرخ ہوتی اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ گئ
بھابھی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کا بھی وہی حال ہوتا ہے جو آپ کا ہوتا ہے جب آپکے شوہر ٹائ بندھواتے رومانس کرتے اور۔۔۔۔ معاویہ نے آتے ہی انکی بات اچک کے انکی ٹانگ کھینچی۔۔۔ صبح بد قسمتی سے وہ

موحد کو ٹائی باندھ رہی تھیں اور کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور معاویہ نے سب کچھ دیکھ لیا اب بار بار انہیں زچ کر رہا تھا۔۔۔

تم بہت بے شرم ہو معاویہ!لوگوں کی پرائیویسی میں ٹانگ اڑاتے تھوڑی سی شرم کرتے۔۔۔ وہ جھینپتی اسکے کندھے پہ کہنی برساتی اسکو لتاڑ رہی تھی۔۔

لیں جی۔۔ لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیے کنواریں لوگوں پہ دروازے کھول کے رومانس کر کے نمک چھڑکتے۔۔۔ وہ ڈھیٹ بنا بولے جا رہا تھا۔۔۔جبکہ اسکا ہنس ہنس کے برا حال ہو رہا تھا تبھی زینی پاس آئی اور اسکی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔

آہاں،،زوجہ محترمہ۔۔۔ اسنے ہانک لگائی۔۔۔

بس خبردار آج کوئی فضول گوئی کی تو لالے کس شکایت لگاوں گی۔۔ وہ جو اسکی بے باک حرکتوں سے زچ ہو چکی تھی اسنے انگلی اٹھا کے وارن کیا۔۔۔

دیکھیں بھابھی!شوہر اور اپنی پرسنل باتیں بھائی کس بتانا آچھی بات ہوتی ہے کیا؟ اسنے دونوں سے تائید لی۔۔

بلکل بہت اچھا ہوتا ہے۔۔ دونوں زوروشور سے بولی تب ہی جہان اور خان اندر آئے دونوں بہت جلدی میں تھے۔۔اسکے گھنیرے بال اسکی پیشانی پہ پڑے تھے اور گھنی مونچھوں تلے بھینچے لب اسکے زہنی انتشار کو ظاہر کر رہے تھے۔۔ السلام علیکم ۔۔ اسنے ایک نظر سب کو دیکھ کے سلام کیا اور سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ معاویہ!اوپر آو جلدی اسنے معاویہ کو

بنا دیکھے آواز دی اور اسکے موڈ کو دیکھتے وہ بنا تنگ کیے اٹھا اور اسکے پیچھے لپکا وہ اسکی پشت کو ہی دیکھ رہی تھی جب بچوں نے اسے آکے بلایا تو وہ سر جھٹکتی انکے ساتھ باہر نکلی۔۔۔۔۔

-- ----------

میں آج اس تک پہنچ کے ایک قدم پیچھے رہ گیا۔۔ وہ میز پہ ہاتھ مارتا غصے سے بولا۔، اسکے غصے کی وجہ ہی یہی تھی کہ وہ منزل تک پہنچ کے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔۔۔

Relax Jay!calm down... And what do u think about other target??

معاویہ نے اسے دوسری سوچ پہ لگایا۔۔

وہ پاس ہی ہے لیکن ہاسپٹل ہے لیکن تھوڑا کنفیوزڈ ہوں کہ ادھر کون اسسٹ کرے گا۔۔۔

وہ پیشانی مسلتا بولا۔۔

یہ کونسا بڑا مسئلہ آریان کے ہاسپٹل شفٹ کرو اور اسے سب بات اچھی طرح سے سمجھاو تو وہ اسسٹ کر لے گا۔۔ اسنے آسانی سے حل بتایا تو وہ خان کو دھیمے سے کچھ سمجھانے لگا تو وہ بھی انکی طرف متوجہ ہوا۔۔

------- --- ----------

وہ سب باہر لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے آسیہ پھوپھو اور دادو ایمپائر بنی تھیں جنکہ آیت بھابھی کیپر جبکہ باقی تینوں بڑی خواتین بیٹھ کے انجوائے کر رہی تھیں اور وہ سب بچہ پارٹی اور لڑکیاں کھیل رہی تھیں۔۔ ابھی اسکی ٹرن تھی بیٹنگ کی وہ چونکہ گھر میں کھیلتی تھی اسلیے ادھر بھی وہ بہت اچھا کھیل رہی تھی ۔۔۔ مہرو کی کروائی گئی بال پہ اسنے بیٹ گھمایا تو بال اڑتی ہوئی باہر آتے جہان کی کنپٹی کو سلامی دے گئی وہ جو پہلے ہی بہت برے موڈ میں تھا اس سواگت پہ اسکا غصہ سوا نیزے پہ پہنچا۔۔۔

ان سب نے جب یہ سب دیکھا تو اپنی سانسیں تک عوکیں کیونکہ اسکے غصے سے پورے گھر کی جان جاتی تھی اسے غصے میں سنبھالنا کسی کے بس کا کام نہ تھا۔۔۔
اسنے نے سر گھما کہ یہ کارنامہ سرانجام دینے والے کس دیکھنا چاہا تو ساکت کھڑی علیزے کے ہاتھ میں بیٹ دیکھا تو غصے سے اسکی طرف بڑھا، بیٹا خیر ہے کھیل میں ہو جاتا۔۔ دادو اور مما نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا لیکن وہ نظرانداز کرتا اسکی طرف بڑھتا گیا۔۔وہ جو بت بنی کھڑی تھی اسے اپنی آتے دیکھ کے بیٹ پھینکتی اپنے پیچھے کھڑی آیت کے پیچھے جا چھپی۔۔۔۔
اسکی ڈھال دیکھ کے سب نے ماتھے پہ افسوس سے ہاتھ مارا اور معاویہ اور خان نے بمشکل ہنسی چھپائی جبکہ اسکی اس حرکت پہ آیت خود ہونق تھی۔۔۔ ہائے علیزے ہم تو تمہیں خود ان سے بچنے کیلے لیکر آئے تھے اور تم ہمارا سہارا لے رہی ۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑائی اور آنیوالی سشویشن کیلیے خود کو تیار کیا وہ اب بلکل پاس آگیا تھا علیزے نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر

لیں۔۔۔ اسنے ہاتھ بڑھایا اور آیت کے پیچھے کھڑی علیزے کی طرف بڑھایا تو وہ فوراً چیخ پڑی۔۔اسنے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

مما۔۔۔ نو۔۔۔ حیدر۔۔۔۔ مما۔۔ وہ چیختی رہی جبکہ وہ ہاتھ باتھ کے کھڑا ہو کہ اسے ملاحظہ کرتا رہا جب اسنے کوئی کاروائی نا کی تو وہ آنکھیں کھول کے دیکھنے لگی جب اس پہ نظر گئی تو شرمندگی سے سرخ پڑ گئی۔۔۔

دھولن مامی آپ نے ماموں کو ہٹ کیا ہے نہ بال کے ساتھ انہیں پین ہو رہا اسلیے آپ انہیں ہگ کر کے پیار کریں پین فنش ہس جائے گا مجھے بھی مما ایلے کرتی۔۔۔ روحان نے معصومیت سے مشورہ دیا تو سب کے حلق پھاڑ قہقہے نکلے جبکہ وہ ہاتھوں میں چہرا چھپا گئی اسکا پورا وجود کانپنے لگا۔۔ جہان نے دلچسپی سے اسکی اس ادا کو دیکھا اور پھر بہت مشکل سے نفس پہ قابو پاتا ادھر سے ہٹ کے ان دونوں کو اشارہ کرتا باہر نکلتا گیا۔۔۔۔ جبکہ وہ ابھی تک اپنی منتشر دھڑکنوں پہ قابو پانے کی کوشش کرتی ان سب کی شریر نظروں سے بچنے کو مما کے پہلو میں جا بیٹھی۔۔۔۔

ہاسپٹل کے اس سپیشل کمرے میں آج پھر سے شور مچا ہوا تھا اسکے اندر موجود وجود پھر سے بے قابو ہو کے چیخ رہا تھا اور خود کو نوچ رہا تھا۔۔ اسکی یہ حالت دیکھ کے نرس جلدی سے آریان کو بلا لائی تو اندر آکے اسکی حالت دیکھ کے ایک پل کو وہ بھی چکرا گیا۔۔۔۔

کہاں پھسا دیا ہے جہان لالہ؟ وہ کرلایا۔۔۔

ریلیکس بے بی۔۔ ریلیکس اسنے پاس آتے اسکے دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھامے اور اسکے سامنے بیٹھا۔۔۔

یینے پہلے بھی کہا تھا نا کہ کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے بتانا خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ وہ دھیمے انداز میں کہتا اسکے ہاتھوں پہ گرفت مضبوط کر گیا کیونکہ وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

مجھے۔۔گھر جانا ہے ۔۔مجھے تم میری میڈیسن بھی نہیں دے رہے میں تمہیں مار ڈالوں گی۔۔ ہاسپٹل جلا دوں گی۔۔۔ مجھے دو میڈیسن۔۔ وہ اسکا منہ نوچنے کی کوشش میں اس پہ جھپٹی لیکن کامیاب نہ ہو سکی کہ ہاتھ اسکی قید میں تھے۔۔۔

اوکے ریلیکس میں تمہاری میڈیسن دوں گا پہلے مجھ سے دوستی کرو۔۔میری بات مانو جو میں کہوں وہ کرو تو میں تمہیں میڈیسن بھی دوں گا اور گھر بھی چھوڑ کے آوں گا۔۔۔ اسکی بات پہ اسنے اسکی طرف دیکھا جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بولو منظور ہے؟؟اسنے دوبارہ پوچھا۔۔

اسنے اسکی آفر پہ غور کیا تو فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اوکے گڈ۔۔چلو اب ایک انجیکشن لگواو پھر میڈیسن دوں گا۔۔اسنے نرس کو اشارہ کیا تو اسنے چپ چاپ انجیکشن لگوایا اسکے کچھ سیکنڈز بعد وہ حواس کھوتی اس پہ آگری۔۔ اسنے اسے پیچھے کو لٹایا اور کمبل ٹھیک کرتا نرس کو ہدایاے دیرا باہر نکلا۔۔۔

بھابھی--- علیزے بھابھی!وہ دادو کے کمرے میں بیٹھی ان سے سر میں مالش کروا رہی تھی جب مینہ اسے آوازیں دیتی کمرے میں آئی--- آپ کا سیل کدھر ہے لالہ کی کالز آ رہیں ہیں ابھی انہوں نے لینڈ لائن پہ کال کی ہے یہ مالش چھوڑیں ریڈی ہوں لالے ساتھ کہیں جانا ہے--- اسنے جلدی جلدی اطلاع دی--

کدھر؟اسنے حیرانگی سے پوچھا۔

شاید کہیں فنکشن پہ جانا آپ جلدی سے اٹھیں-- اسنے اسے فوراً اٹھایا اور کمرے میں لے آئی جہاں باقی سب بھی اسکی چیزیں ریڈی کیے اسکا انتظار کر رہی تھیں---

جلدی سے شاور لیں--لالے کی سڑکٹ آڈر آئے ہیں گھنٹے میں تیار ہونا ہے انہوں نے اسے واش روم میں دھکیلا...

جب وہ باہر نکلی تو رائل بلیو کلر کے میکسی نما ڈریس میں ملبوس تھی-- وہ ان کے سامنے بیٹھی تو سب اس پہ اپنے تجربات کرنے لگیں--

بالوں کو ہلکا سا کرل کر کے نیلے اور سفید رنگ کے پتھروں سے مزین کیچر لگا کے پیچھے کی طرف کھلا چھوڑ دیا، کانوں میں میچنگ جیولری اور ہلکی سی لپ اسٹک کے ساتھ وہ تیار تھی جب دروازہ کھلا اور اسنے اندر قدم رکھا جو اسے دیکھتے ہی مبہوت ہو گیا تھا اور وہ اسے دیکھ کے رخ بدل گئی کیونکہ اسکی نظروں سے اسے لگ رہا تھا کہ اسکا دل کانوں میں دھڑک رہا ہو---

جنکی ڈیزائنگ اور ان میں جڑے ڈائمنڈ A اور H تب ہی مہرو نے اسکے گلے کی زینت بنے چھوٹے چھوٹے نگ دور سے دیکھنے والے کو ایک خوبصورت ڈیزآئن ہی نظر آتے لاکٹ کے بارے میں استفسار کیا۔۔

بھابھی نے لاکٹ آپکو کس نے دیا؟یہ ہم نے ہمیشہ آپکے گلے میں دیکھا ہے ، شاید کسی بہت سپیشل نے اتنا قیمتی پریزنٹ دیا ہے۔۔۔ وہ شرارت سے بولی۔۔ اسکی غیر ارادتاً نگاہ اس سے ملی جو اسے ہی پرتپش نظروں سے دیکھ رہا تھا اچانک ہی اسے اپنے گردن پہ اسکی سلگتی ہوئی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔۔

اسکی نظروں میں نہ جانے کیا تھا کہ وہ پگھلنے لگی اور بے اختیار اپنا رخ بدل گئی۔۔۔

اوہ لالہ آپ کب آئے؟؟ تاشے کی نگاہ اس تک گئی تو فوراً چہکی۔۔۔

بھآبھی کیسی لگ رہی ہیں؟ سب نے کورس میں پوچھا تو وہ ہلکا سا سر ہلا کے بولا اچھی '۔۔۔ جبکہ بھابھی کی جان آدھی ہو رہی تھی۔۔'

بس لالہ اتنی تعریف؟؟ مہرو منہ بسوری کیونکہ زیادہ کام اسی نے کیا تھا۔۔۔

اب آپ لوگوں کی موجودگی میں تو یہی کہہ سکتا، وہ تو آپکی بھابھی کو بتاؤ نگا کہ کیسی لگ رہی ہیں---

اسکے دھیمے لہجے میں آگ سی لپک تھی اسکی بات سے اسکے رگ و پے میں سنسنی سی جاگ گئی جبکہ باقی سب منہ پھاڑے اسے دیکھ رہی تھیں کہ آیا یہ سب واقعی جہان نے کہا ہے نا؟؟

رئیلی لالہ---

زینی نے حیرانگی سے استفسار کیا تو وہ کندھے اچکا گیا

تو آیت ہنستے ہوئے علیزے سے بولی---

علیزے یہ شال بازووں پہ لے لینا جب نکلنے لگو--

انہوں نے بیڈ پہ پڑی بلیو اینڈ بلیک بارڈر سے سجی شال کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر ہلا گئی--- اور وہ سب کو اشارہ کرتی باہر نکلیں--

چلیں جہان بھائی !آپ تعریف کر کے اچھی طرح علیزے کو لے آئیے گا،--

شرارت سے جہان کو کہتی وہ باہر نکلیں تو وہ بوکھلا گئی---

وہ باہر نکلنے کو پر تول رہی تھی جب وہ اسکی طرف آیا
وہ دھیرے دھیرے پیچھے سرکنے لگی تو اسنے ہاتھ بڑھاکہ اسے قریب کیا۔۔۔

اور اسکی نیک کی ابھری ہوئی کالر بون پہ نظر جمائی اور وہاں سے تھوڑا سا نیچے لٹکتے لاکٹ پہ نظر گئی وہ ہلکا سا جھکا اور اسکے لاکٹ پہ اپنے لب جمائے تو وہ لڑکھڑا گئی شدتِ ضبط سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے اوراس سے دور ہونے لگی تو اس پہ گرفت مضبوط کرتا اسکے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں بولا

مجھے آج بھی یہ آپکی گردن کی زینت بنے دیکھ کے اتنی ہی خوشی ہوئی ہے جتنی پہلی دفعہ پہناتے ہوئے ہوئی تھی۔۔۔
وہ تڑپ کے اسکی گرفت سے نکلی اور رخ موڑ کے سختی سے بولی۔۔

جانا ہے تو چلیں نہیں تو میں نہیں جاوں گی۔۔
اسکی معصوم دھمکی پہ اسکے حلق سے قہقہ نکلا تو وہ حیرت سے دیکھنے لگی اسنے بہت کم اسے مسکراتے دیکھا تھا کجا کہ قہقہ۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے شال اٹھائی اور دھیرے سے اسکے بازووں پہ ٹکانے لگا۔۔ اسکے اس انداز پہ اسکا دل کہیں اندر کرلایا،

کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا؟آپ کی اس محبت کے میں قابل نہی، آپکو مجھے چھوڑنا ہی ہوگا ، میرے لیے اپنی فیملی کیلیے۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے اسے جھکے سر کو دیکھتے وہ سوچتی اپنے لیے گئی۔۔۔

چلیں۔۔ شال اوڑھانے کے بعد اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ نظریں جھکا گئی اور سر ہلا کے بڑھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ میرے بچے کتنے پیارے لگ رہے ہیں ،بانو جلدی سے ادھر آو۔۔ جب وہ قدم قدم ملا کے سیڑھیاں اترتے نیچے آئے تو آسیہ پھوپھو نے دیکھتے ہی کہا اور پیسے وار کے سے بانو کو دیے اور ان دونوں کا ماتھا چومتے دعائیں دینے لگی۔۔۔

جیتی رہو صداسہاگن رہو۔۔ اسکا ماتھا چومتے وہ بولیں تو اسکی نگاہ فوراً اس تک گئی لیکن اسکو دیکھتے پا کے پھر سے سر جھکا گئی۔۔۔۔

لالہ رکیں رکیں--- پکس بنوائی یں پہلے کچھ-- مہرو بھاگتے آئی تو وہ گھبرا گئی لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور ریڈی ہونے کو کہا---

اسنے ایک ہاتھ اسکے شولڈر پہ رکھا تو وہ چونک کہ اسکی طرف دیکھنے لگی اور وہ خوبصورت منظر کیمرے میں قید ہوا---

بھآبھی لالہ کے شولڈر پہ ہاتھ رکھیں-- پھر سے مشورہ آیا اسنے سب کو دیکھا اور پھر جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے سینے پہ رکھ دیا--- اسطرح کے کچھ فوٹوز کے بعد انہیں رہائی ملی تو وہ اپنی منزل کی طرف گامزن ہوئے---

---

سر وہ روم نمبر ۱۲ کے پیشنٹ نے توڑپھوڑ شروع کی ہوئی ہے---

وہ جو گھر جانے کی تیاری میں تھا نرس کی بوکھلائی آواز سن کے ٹھنڈی سانس بھرتا اسکے ساتھ اس روم کی طرف گیا---

سامنے کا منظر دیکھ کے ایک دم چکرا سا گیا وہ بپھری شیرنی بنی سب کو نچا رہی تھی اسنے کمرے کی ایک ایک چیز توڑ دی تھی اسے دیکھ کے اسکے ہاتھ ایک پل کو تھمے لیکن پھر ہاتھ میں پکڑا تکیہ اسکی طرف پھینکا وہ فوراً جھکائی دے گیا ورنہ ناک پہ نشانہ پکا تھا---

تم جھوٹے ہو مجھے میڈیسن نہی دیتے نہ گھر چھوڑ کے آتے ہو میں تمہارا خون پی جانا---
اس پہ آج گویا جن آیا ہوا تھا--- اسے آج پھر سے خود پہ ترس آیا اور جے پہ طیش---
وہ آگے بڑھا اور اسکے کچھ اور پکڑنے سے پہلے اسکے ہاتھ پکڑ گیا---
پاگل تو نہیں ہو--- میں یہاں ڈاکٹر ہوں کھلم کھلا تو تمہیں تمہاری میڈیسن نی دے سکتا اسلیے تو تمہیں میڈیسن انجیکشن کے زریعے دیتا ، خود بتاو انجیکشن کے بعد تمہیں ضرورت ہوتی؟وہ سختی سے بولا---

چھوڑو مجھے میں خون پی جاؤں گی مجھے گھر چھوڑ کے آؤ--- وہ پھر سے جھپٹی--

تم بلکل اچھی دوست نہیں ہو ، تمہیں یاد ہے ہم نے دوستی کی تھی میں اور تم نے پرامس کیا تھا کہ میری ہر بات مانو گی اور جب تمہاری طبیعت ٹھیک ہوئی تو میں تمہیں گھر چھوڑ آوں گا---
اسنے کچھ سختی اور سنجیدگی سے بات مکمل کی تو وہ کچھ ڈھیلی پڑی---

لیکن تم مجھے جلدی سے ٹھیک کر کے گھر بھیجو نہیں تو وہ مجھے مارے گا اور مجھے سزا دیگا---
اسنے روتے ہوئے خوف سے کہا-- اسکے چہرے پہ سراسمیگی جاگ اٹھی تو وہ چونکا---

تم ٹینشن کیوں لیتی ہو میں خود گھر چھوڑ کے آوں گا تمہیں اور میرے ہوتے کوئی میری دوست کو ہاتھ لگا کہ تو دیکھے --
اسکی بات پہ اسنے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تو اک پل کو وہ ان نینوں میں ڈوب گیا لیکن فوراً ہڑبڑا کے اسے چھوڑتا پیچھے ہٹا اور نرس کو اسے لٹانے کا اشارہ کرتا باہر نکلا---

جہان بھائی اللہ پوچھے آپکو ایک ہوشربا دوشیزہ کی دیکھ بال پہ مجھے رکھا--- کیا میرے اندر جذبات نہیں ہیں؟
وہ بڑبڑاتا پورچ کی طرف گیا----

.....----------

اسکے ہاتھوں میں ہاتھ دیے جب وہ فنکشن میں اینٹر ہوئے تو بہت سی نگاہیں انکی طرف اٹھیں--- رشک، ستائش ، محبت اور حسد سے ملی جلی نظریں انکی طرف اٹھی-- وہ بہت گھبرا رہی تھی اسنے اسکے بازو کو مضبوطی سے پکڑا وہ پروقار انداز میں چلتا اشعر کی طرف بڑھا جس نے یہ فنکشن آرگنائز کروایا تھا ساتھ اسکی مسز منشا بھی تھی---

ویلکم کیسے ہیں آپ جہان بھائی؟ بھابھی کیسی ہیں آپ؟ منشاء نے ایک ساتھ دونوں سے پوچھا تو وہ سرہلا کے مسکرائی۔۔۔

جہان بھائی آپکی مسز بہت کیوٹ ہیں اینڈ شی از بلشنگ ہیویلی۔۔۔
اسنے اسکو پھر سے ساتھ لگا کہ کمنٹ کیا تو وہ شرما گئی جبکہ اسنے سر خم کرکے گویا اسکی تعریف کو حق سمجھ کے قبول کیا۔۔۔

اوکے جہان بھائی میں آپکی مسز کو چرا کے لے جانے لگی۔۔ وہ شرارت سے بولی تو اسنے گھبرا کے جہان کی طرف دیکھا تو اشعر فوراً بولا۔۔۔

ریلیکس بھابھی پریشان نہ ہوں بس آپکو سب سے ملانے لگی ہے۔۔۔
اسنے اسے تسلی دی تو وہ خفت سے سر ہلا کے منشاء کے ساتھ گئی۔۔۔

اسطرح ایسی پارٹیز اٹینڈ کرنا اسکیلیے بہت مشکل تھا وہ بہت کنفیوزڈ تھی منشاء اسے یلے سب سے ملانے لگی سب نے بہت اچھی طرح وارملی ویلکم کیا وہ سب کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی کہ گولڈن سلیولیس میکسی میں ملبوس ایک طرحدار حسینہ انکے پاس آئی ۔۔

اسکی باتوں سے پریشان نہ ہونا یہ جہان کے پیچھے پاگل ہے۔۔ منشاء اسکے کان میں بڑبڑائی تو وہ چونکی۔۔۔

اوہ تو یہ ہیں مسز جہان حیدر شاہ۔۔۔
وہ چبا چبا کے اسے گھورتے بولی تو وہ گھبرا گئی۔۔۔

جی یہی ہے مسز شاہ خیریت؟
منشا نے بظاہر ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیسی ہو سارہ؟
وہاں کھڑی باقی لیڈیز اس سے حال احوال پوچھنے لگیں لیکن وہ اسے ہی عجیب انداز میں گھورے جا رہی تھی وہ اسکی چبھتی ہوئی نظروں سے بہت پریشان ہو رہی تھی ۔۔

میں انکو دیکھ کے حیران ہوں کہ اس میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں ہے جو جہان نے اسے چوز کیا۔۔۔
اسکی بات پہ اسکا رنگ فق پڑا اور دل ڈوبا تو یہ جہان کو۔۔۔ اس سے آگے سوچنے سے ہی اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔

سارہ پلیز بیہیو یورسیلف۔جہان نے سنا تو بہت برا ہوگا۔۔ اسکی دوست نے اسے وارن کیا لیکن وہ حسد میں پاگل ہو چکی تھی۔۔

شاید اسکی یہ مصنوعی معصومیت اور کم عمری نے جہان کو ورغلایا ہے جو وہ مجھ جیسی کو چھوڑ کے اسکے پیچھے پڑا۔۔۔

اسنے پھر سے حسد میں جلتا تیر چھوڑا اس سے پہلے کہ اسکے آنسو چھلکتے اسنے سارہ کا رنگ فق ہوتے دیکھا وہ حیران رہ گئی وہ کیوں ڈری اور سہمی ہوئی سی لگنے لگی تھی۔۔۔

اسنے نگاہ اٹھائی تو سامنے کھڑے جہان پہ نظر گئی اسکی آنکھوں سے نکلتے شعلے دور کھڑے بھی نظر آ رہے تھے وہ ڈر گئی تھی اسطرح کی حالت اس نے بہت سال پہلے اسکی دیکھی تھی اور تب جو تباہی اسنے مچائی تھی وہ سوچ کہ وہ آج بھی لرز جاتی تھی لیکن آج ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ ایلے طیش میں تھا اسنے باقی کو بھی دیکھا تو سب بھی بھی اڑی رنگت کے ساتھ کھڑی تھیں۔۔۔

اوہ ج۔۔جہان تم کب آئے؟ میں تمہاری بیوی سے ملی بہت پیاری ہے۔۔

سارہ نے پینترا بدلتے گھبراتے ہوئے کہا تو وہ حیران ہوئی وہ غصے سے غراتے ہوئے اسکے پاس آیا۔۔۔

سوری کرو---

سارہ کا رنگ ہتک سے سرخ پڑا اور اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اسکی حالت کیوں ہوئی ہے---

میں نے کچھ کہا ہے --

وہ پھر سے دھاڑا تو علیزے کانپ گئی لیکن اسکو دیکھتے اور وہاں کا ماحول دیکھ کے ممنائی---

شاہ---

لیکن وہ متوجہ نہ تھا وہ سارہ کو دیکھ رہا تھا وہ سوری کر کے خود کی انسلٹ نہیں کروانا چاہتی تھی اسنے اردگرد دیکھا جب وہ اسکی طرف بڑھا تو علیزے نے بناسوچے سمجھے اسکا بازو تھاما--- ، اسکا نرم لمس محسوس کرکے وہ ذرا تھما

پلیز رک جائیں، وہ میرے ساتھ نارملی بات کر رہی تھیں، پلیز آپ پارٹی خراب مت کریں--- وہ ہولے سے بولی تو وہ رک گیا اور اسکا ہاتھ تھامتا غصے سے وہاں سے چلا گیا---

کدھر جا رہے ہیں؟ایلے گھر نہیں جائیں اشعر بھائی کا سوچیں---
اسنے پھر سے اسے ٹھنڈا کیا تو اسکی آنکھوں میں التجا سی تھی جسے دیکھتے وہ رک گیا اور گہری سانس لے کہ خود کو کمپوز کیا-----

---

جب گاڑی گھر میں آکے پورچ میں رکی تو اسکا سیل وائبریٹ ہوا اسنے چیک کیا تو ولی کا میسج تھا جسے پڑھ کے اسکا چہرہ خوشی اور جوش سے سرخ پڑا --- اسنے اپنا ڈریس دونوں اطراف سے چٹکیوں میں اٹھایا اور اندر کی طرف دوڈی-- وہ کافی حیران ہوا کہ اسے اچانک ہوا کیا ہے جو وہ اسطرح سب بھول کے بھاگ پڑی تھی--- وہ اسی طرح بھاگتے جا رہی تھی اسکا ڈریس اور اسکی شال کا ایک پلو زمین پہ رگڑ رہا تھا لیکن وہ اسی طرح بھاگتی روم میں چلی گئی---

جب وہ روم میں گیا تو وہ بہت مگن انداز میں مووی ریکھ رہی تھی شال کا سرا زمین پہ لٹک رہا تھا، بالوں کی لٹیں چہرے پہ بوسے دے رہیں تھیں وہ بہت بے پرواہ انداز میں بیٹھی تھی اسکا ایسا روپ اسے بے قابو کر رہا تھا لیکن وہ ضبط کرتا پاس گیا---

محبتیں "کا ڈانس سین دیکھتے وہ اردگرد سے بیگانہ تھی--- اسنے اسکے پاس پڑا موبائل اٹھایا" اور دیکھا تو ولی کا میسج تھا

لیزے تمہارے فیورٹ بندر کی مووی آ رہی ہے'-- '

میسج پڑھ کے اسکے لبوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی --

اوہ تبھی محترمہ اتنی بے چین ہورہی تھیں---

آپ کو پسند ہے یہ ایکٹر؟؟ اسکی سنجیدہ آواز پہ وہ اچھلی اور ایک نظر اسے اور پھر سکرین کو دیکھا--- وہ اسکے سامنے بہت احتیاط کرتی تھی ابھی بھی پارٹی میں اسکا جو رویہ تھا اور ابھی بھی اسکا سنجیدہ بیہیو اسے گڑبڑا گیا وہ ڈر کے انکاری ہوئی---

ن-- نہیں تو-- مجھے ڈانس پسند---

اسنے بوکھکاہٹ میں ایک اور عظیم غلطی کی---

مجھے ڈانس پسند ہے میں وہ دیکھ رہی تھی---

وہ پھر سے بولی جیسے اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی ہو----

اوکے تو اپکو ڈانس اچھا لگتا--- اسنے محظوظ ہوتے پوچھا-- ہاں بلکل--- وہ فوراً بولی---

اوکے اٹھیں پھر--- اسنے اسکے سامنے کھڑے ہو کے اپنا ہاتھ پھیلایا--------

اسنے نا سمجھی سے اپنے سامنے پھیلے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسکی طرف ہلکی سی نگاہ اٹھا کے اسے دیکھا جیسے مطلب جاننا چاہتی ہو، اسنے آنکھ سے اشارہ کیا گویا ہاتھ تھامنے کو کہا -- وہ مٹھیاں دبوچ گئی سختی سے اور اسکی پلکیں لرزنے لگیں وہ اسکا ہاتھ دھتکارنا چاہتی تھی لیکن ناجانے اسکی آنکھ میں کیا کیفیت تھی کہ اسنے ٹرانس سی کیفیت میں اپنا پسینے میں بھیگتا ہاتھ اسکی ہتھیلی پر رکھا اسنے سر خم کر کے ایک جاذبیت سے اسکا ہاتھ دبا کے کھڑا کیا---

I am blessed my sweet lady....

اسکے کانوں میں سرگوشی ہوئی اسکا دل کانپا وہ ابھی تک اسکا مقصد نہ سمجھ پائی-- اسے اپنی فلم بھولی ہوئی تھی اسکے ساتھ چلنے کی وجہ سے اسکی شال بھی صوفے پہ رہ گئی تھی -- وہ back اسکا ہاتھ تھامے اسٹیریو کے پاس گیا اور دوسرے ہاتھ سے اس میں محبتیں کا ہی میوزک سیٹ کیا اور اسکی طرف ہاتھ کیا وہ پیچھے ہوئی اسنے ہاتھ بڑھا کے اسکا ground کیچر نکالا اور اسکے بال اسکے شانوں پہ بکھیرے -- اسکی ان جانلیوا حرکتوں پہ اسکی جان لبوں پہ اٹکی تھی اسکی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہو رہی تھیں----

اسکا ایک ہاتھ پکڑ کے اسنے اپنی کمر کے گرد رکھا اور ایک ہاتھ اپنے شانے پہ جمایا--- اور اپنا ہاتھ اسکی کمر میں حمائل کرتے اسے ہولے سے قریب کھینچا----

اسکا سانس سینے میں اٹکا اور حلق خشک ہوا ، وہ اسے اپنے ساتھ ڈانس کرنے کو کہہ رہا تھا--- اسنے پیچھے کو ہٹنا چاہا لیکن اسکی مضبوط گرفت میں ایسا ہو نہ سکا-- مج-- مجھ--مجھے نہیں-- جانے دیں ،---وہ ٹوٹے پھوٹے انداز میں اپنی رہائی کیلیے کوشش کرنے لگی-- وہ اسکی

قربت میں کھل کے سانس نہی لے پاتی تھی کجا کہ اسکے ساتھ ملکر کپل ڈانس۔۔۔۔ مجھے نہی آتا پلیز۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی۔۔

ڈونٹ وری میں ہوں نا!دونوں ملکے کوشش کرتے۔۔ وہ اسکے کانوں میں بولا اور ہلکا سا اسکے کان کی لو کو چھوگیا۔۔۔ وہ اگر اسکے سہارے نہ کھڑی ہوتی تو اب تک گر چکی ہوتی۔۔

اسنے اسکی کمر کے گرد جمائے ہاتھ کی مدد سے اسکی کمر پہ دباو ڈالا گویا اشارہ دیا ہو۔۔۔ اور ہلکا سا حرکت کرنے لگا وہ بہت دھیمے انداز میں موو کررہا تھا تاکہ وہ ریلیکس ہو سکے ۔۔۔ اسنے اسکا بازو پکڑا اور ہلکا سا اسے گھمایا اب اسکی کمر اسکے سینے سے لگی تھی۔۔ اسے لگ رہا تھا دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے سے تال میل کر رہیں ہیں۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے پاوں کو حرکت دیتا اسے موو کروا رہا تھا۔۔۔ فیورٹ مووی کا میوزک، رات کا فسوں، رگ وجان میں بستے شخص کا ساتھ ، اسکی بے پناہ محبت سب اسے ملکے کمزور کر رہے تھے آخر تھی تو ایک نازک و کمزور لڑکی ۔۔

،اسنے اکے اسکا رخ اپنی طرف کیا اور اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔ بند آنکھیں ان پہ سایہ فگن پلکیں ، سرخ لہوچھلکاتے رخسار، اونچی کھڑی ناک، اسکی نگاہ اسکے اسکے کپکپاتے سرخ ہونٹوں تک گئی اسکا حسن کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتا تھا اور اس وقت یہ خطرہ زیادہ ہوتا ہے جب اپنی ملکیت کا احساس بھی زوروں پہ ہو۔۔ وہ خود پہ ضبط کھوتا اسکے ہونٹوں کس فوکس کرتا اس پہ جھکا۔۔۔ وہ جو آنکھیں موندھے اسکی شدتوں سے بھری نظروں سے بچ رہی تھی اپنے ہونٹوں پہ اسکی گرم سانسیں محسوس کر کے اس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑا اسنے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا وہ

اس سے بال بھر کی مسافت پہ تھا اس سے پہلے کے وہ کوئی مزاحمت کرتی یا وہ ہر حد پار کرتا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولتے معاویہ جلدی میں بولا۔۔

جے !وہ م۔۔۔۔۔۔۔ اوہ ایم سوری۔۔ اسنے جھٹکے سے رخ بدلا اور اسکے ساتھ کھڑے آریان نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ جبکہ اسکا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور اس میں سما جائے وہ ایک جھٹکے سے ہٹی اور بھاگتی ہوئی ڈریسنگ روم میں گھسی اسے لگ رہا تھا وہ اب کبھی بھی انکا سامنہ نہیں کرسکتی وہ سینے پہ ہاتھ رکھے اپنی دھڑکنیں شمار کرنے لگی۔۔۔

اور جہان اسکا دل کر رہا تھا کہ ان دونوں کو الٹا لٹکا دے وہ کڑے تیوروں سے انکی طرف مڑا۔۔۔ رئیلی بھائی مجھے نہیں تھاپتہ بھابھی بھی ساتھ ہیں میں معاویہ کو بولا تھا کہ ابھی نہیں صبح بات کرتے لیکن یہ۔۔۔۔ آریان نے صفائی دینا چاہی۔۔۔

تم لوگوں کو اتنے گٹس نہیں ہیں کہ کسی کے روم میں ناک کر کے آتے۔۔۔ وہ غرایا۔۔

قسمے جے بھول گیا تھا کہ تو شادی شدہ ہو گیا ہے، میں تو پہلے کی طرح ہی آگیا۔۔ سوری یار۔۔ وہ واقعی شرمندہ ہوا۔۔

دفعہ ہو تو اب تم لوگوں کی وجہ سے میری بیوی مجھ سے نجانے کتنے دن منہ چھپائے گی اوع تم لوگ تو اسکے سامنے بھی مت آنا۔۔۔ وہ پھر سے طیش میں بولا۔۔ وہ لب دانتوں تلے دبا گیا لیکن اک نظر کمرے کے ماحول کو دیکھ کے اسکی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی۔۔۔

ویلے جے ہم نے کچھ زیادہ ہی سپیشل مومنٹ خراب کر دیس ہے رومنٹک مووی، اسٹیریو پہ بجتا رومانٹک میوزک، یہ ہلکی سی روشنی اور بہکے ہو۔۔۔۔۔ آنکھوں میں شرارت لیے وہ بکے جا رہا تھا جب گدی پہ پڑتے ہاتھ سے کراہ کے خاموش ہوا۔ جبکہ آریان منہ پھیرے مسکراہٹ دبائے جا رہا تھا، جہان کو جھینپتے دیکھنا انکیلیے پہلی دفعہ کا کارنامہ تھا۔۔۔ بکو کس کام کیلیے تشریف آوری ہوئی ہے۔؟۔

اسکی بات پہ وہ کچھ سنجیدہ ہوا۔۔۔ جے باہر چل کے بات کرتے اسنے ڈریسنگ روم کی طرف اشارہ کیا تو وہ بھی سمجھتا انکے ساتھ باہر نکلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟ اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

لالہ وہ بہت ہائپر ہو جاتیں ہیں اور گھر جانے کی ضد کر رہی ہیں انفیکٹ وہ اس سے بہت سہمی ہے کیونکہ اسکے اندر یہ ڈر ہے کہ وہ گھر نہ گئی تو وہ اسے پنش کرے گا اور بھوکا رکھے گا۔۔۔ اسکی بات سن کے اسکے ماتھے کی محسوس رگ پھولنے لگی جو اسکے شدید طیش کی نشانی تھی۔۔۔

اور ڈرگ ایڈکشن؟؟ اسنے لب بھینچتے سوال کیا۔۔

وہ تو کافی حد تک کنٹرول ہو ہی گیا ہے اتنی مشکل سے بہلا پھسلا کے ڈرگ کا ہی لالچ دے کے انجیکشن اور باتوں سے قابو کیا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے چھوٹی عمر سے ہی انہیں دیے جا رہے ہیں جسکی وجہ سے وہ اتنی چڑچڑی اور جنونی ہوجاتی ہیں۔۔۔ اسنے تفصیلاً اسے آگاہ کیا۔۔

اوکے تم ابھی اسے ادھر ہی رکھو جب تک وہ ٹھیک طرح سے کور اپ نہی ہوتی اسے گھر نہی لے جایا جا سکتا اور اس سے پہلے ایک ضروری کام مجھے ختم کرنا ہے --

تم اسکا اعتماد ڈیویلپ کرو اسے مکمل ٹھیک کرنا اب تمہاری زمہ داری ہے-- اسنے اسے آگاہ کیا

لالہ وہ مجھے مارتی ہے-- اسنے بسورتے شکایت لگائی---

اور اگر وہ ٹھیک نہ ہوئی تو میں تمہیں مارنا--- اسنے اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو معاویہ کا قہقہ نکلا جبکہ اسکا منہ کھل گیا----

معاویہ لالہ قسم سے بہت جلاد ہیں-- اللہ کرے بھابھی انہیں سیٹ کریں--- اسنے عورتوں کی طرح بددعا دی لیکن پھر اسکے حلق پھاڑ قہقہے پہ خجل ہوا---

بس کرو کیوں مردے اٹھانے کا ارادہ ہے-- وہ دبے لہجے میں معاویہ کو گھرکتا بولا---

----------.....

جب کمرے سے آوازیں آنا بند ہوئیں تو اسنے محسوس کیا کہ شاید وہ جا چکے ہیں-- اسکی دھڑکنیں ابھی بھی معمول پہ نہیں آئی تھی وہ اسی لیے چھپ کے بیٹھی تھی کہ وہ ان سب کا سامنا نہیں کر سکتی تھی اب جب اسے ان کے باہر جانے کا یقین ہوا تو ہولے سے دروازہ کھولتی باہر نکلی--- جہان کو بھی ناموجود پا کے اسنے سکون کی سانس لی اور فوراً چینج کیا اور آپنے نائٹ سوٹ میں ملبوس باہر آئی تو کوئی چھوٹی سی بچی معلوم ہو رہی تھی---- آئینے میں آف کی کہ مووی ختم ہو چکی تھی اور جلدی lcd دیکھتے اسنے جلدی سے بال سلجھائے اور

سے کمبل میں کھسی اور اسے اچھی طرح اپنے گرد لپیٹا ابھی وہ کمبل سیٹ کر ہی رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پہ اسکا ہاتھ جہاں کا تہاں رہ گیا وہ بلکل ساکت ہوئی۔۔۔۔وہ اندر آیا کوٹ اتار کے صوفے پہ پھینکا اور شوز بدل کے کپڑے لیے واش روم گھسا ۔۔۔

وہ چپ چاپ لیٹی خود کو کمپوذ کر رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی پاس لیٹا ہے اسکا دل پھر سے گہری کھائیوں میں اترا۔۔۔

علیزے۔۔۔۔ اسکی گھمبیر پکار پہ اسنے سانس روکی۔۔

مجھے پتہ ہے آپ جاگ رہیں ہیں۔۔۔ اسنے پھر سے کہتے اسکے ڈھکے وجود پہ نگاہ ڈالی۔۔۔

اپنے اس معصوم حفاظتی حصار کو پرے کریں کیونکہ یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کہ جب میں اپنی کرنے پہ آیا تو ایسے کسی حصار کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔۔ اسکی سرد لیکن جذبات سے بوجھل اواز پہ اسکی سانسیں اتھل پتھل ہوئی ۔۔۔

اسنے ہاتھ اسکے کمبل کی طرف بڑھایا تو کمبل سے آواز آئی مجھے نیند آئی۔۔۔ اسنے اتنی دھیمی آواز میں کہا کہ اگر وہ متوجہ نہ ہوتا تو سننے سے محروم رہتا۔۔۔اسکی بات نے اسکے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیری اور اسنے اسکے چہرے سے کمبل ہٹایا تو وہ ہڑبڑا گئی۔۔۔ بکھرے بال ، مٹے مٹے میک اپ سے سجے نقوش اور دلکش سراپا۔۔۔ وہ کیوں نہ بہکتا؟؟

آ۔۔۔آپ نے مجھے اب تنگ کیا تو۔۔۔ تو میں صوفے پہ چلی جاوں گی۔۔۔ اسکی معصوم سی دھمکی پہ وہ بمشکل قہقہ روک سکا۔۔

ڈونٹ وری ڈیئر۔۔۔ہم دونوں ملکے ادھر سو جائیں گے۔۔ وہ متبسم لہجے میں بولا جبکہ اسکا منہ کھل گیا اسنے ایک نظر صوفے کو دیکھا، اس پہ تو جہان اکیلا ایڈجسٹ نہ ہوتا اور وہ دونوں کی بات کر رہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے ہم ایڈجسٹ کر لیں گے۔۔ اسکی سوچ پڑھتے اسنے پھر سے شرارتاً کہا۔۔

کیسے؟ اسنے تجسس سے فقط سوالیہ نظریں اٹھائیں تو اسکی آنکھوں میں چھپے سوال کو دیکھتے وہ ہلکا سا اسکے کان کی طرف جھکا اور بولا۔۔

اوپر نیچے۔۔۔ یونو۔۔۔ کیسے بھی بٹ کریں گے۔۔۔ اسکی اس بے باک سرگوشی پہ وہ کان لووں تک سرخ پڑی ۔۔۔

ہ۔۔ہٹ۔۔ہٹیں پیچھے شرم نہی آتی آپکو؟؟ اسنے اسے پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔

نہیں ۔۔۔۔ اسکے سنجیدگی سے دیے گئے جواب پہ وہ شرم سے روہانسی ہو گئ۔۔

مم۔۔۔۔۔مما کو بتاوں گی آپ سونے نہیں دیتے۔۔وہ بھیگتی آواز میں بولی۔۔

کیا بولیں گی مما کو؟؟ اسکے سوال میں پوشیدہ معنی نے اسے کانپنے پہ مجبور کیا۔۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پاتی تھی وہ اسکے سامنے بے بس کیوں ہو جاتی تھی کیوں اسکی شدتوں پہ بندھ نہیں باندھتی تھی وہ یہ نہ سمجھتی تھی کہ محبت کو روکنا نہایت مشکل ہے اور تب اور بھی زیادہ جب وہ عشق کی معراجوں کو چھو رہا ہو۔۔۔۔

بولیں نا؟؟ اسنے اوپر مزید جھکتے اسے اکسایا تو اسکے سبز نین کٹورے پانی سے بھرنے لگے اور ہونٹ کپکپانے لگے، اسنے گویا ترس کھاتے پیچھے ہوتے اس پر کمبل ٹھیک کیا اور اسکا سر اپنے

سینے پہ رکھا تو وہ مچلی ، اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں کچھ ایسا نہ کروں کہ آپ مجھ سے نظریں نہ ملا پائیں تو چپ چاپ سو جائیں۔۔ اسکی سرد آواز پہ وہ ٹھٹھری اور خامشی سے سر رکھ کے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اس لڑکی کی وجہ سے جہان نے میری انسلٹ کی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑو گی۔۔۔ وہ چیخی فارگاڈسیک سارہ بھول جاو سب ، جہان چھوڑے گا نہیں اگر اسکی بیوی کو کچھ ہوا تو۔۔۔ اسکی دوست نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ چلائی، اسے مرنا ہوگا،۔۔۔ اور اسے میں ماروں گی ۔۔ اسکی وحشیانہ آواز پہ اسکی دوست بھی ساکت ہوئی۔۔۔۔

تم پاگل تو نہی ہو گئی؟ تم جانتی ہو تم کسے زک پہنچانے کی بات کر رہی؟ جہان شاہ طوفان کھڑا کر دے گا۔۔ اسنے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔۔

جب وہ منظر سے ہٹے گی تو وہ سب بھول جائیگا، اسے میرا ہونا ہی پڑے گا۔۔۔ وہ ایک ہی بات دہرائے جا رہی تھی جب وہ پیر پٹختی باہر چلی گی جبکہ وہ مکارانہ مسکراہٹ سجائے ایک ہی بات سوچے جا رہی تھی۔۔۔

آخ ہاسپٹل میں غیر معمولی ہلچل تھی وجہ وہاں جہان کا آنا تھا جو کہ اپنے گارڈ کے جلو میں بلیک شلوار سوٹ اور بلیک ہی شال کندھوں پہ ڈالے پروقار انداز میں روم ۱۲ کی طرف جا رہا۔۔۔دروازے کے پاس پہنچ کے اسنے گارڈز کو اشارے سے باہر رکنے کا کہا اور خود خان کے ساتھ اندر بڑھا۔۔۔

آریان اور دو نرسز اس پہ جھکے اسے ٹریٹ کر رہے تھے جب دروازے کی آواز پہ مڑے تو آریان کے اشارے پہ نرسز ناہر نکل گئیں جبکہ وہ سیدھا ہوتا پیچھے ہٹا۔۔۔۔

کیسی ہو؟ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے اسنے پوچھا تو اسکی آنکھوں میں آنسو آے ۔۔۔ وہ سر جھکا کہ اثبات میں سر کو ہلا گئی۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے ، یہ ڈاکٹر نہی جانے دے رہا۔۔ اسنے گویا شکایت لگائ تو آریان کا منہ کھل گیا۔۔۔

یہ مت بھولو میں تمہارا دوست ہوں۔۔ اسنے جتایا

اونہوں ۔۔۔۔ جہان نے تنبیہ کی تو وہ منہ پھلا گیا۔۔۔

اوکے تو بتاوں گھر میں کس کے پاس جانا ہے؟وہ ہولے سے اسے اس موضوع پہ لانا چاہتا تھا۔۔

کوئ نہی بس وہ ہوتا ہے، ایک آدمی۔۔۔ وہ ہچکچا کے بولی۔۔

ایلے تو ایک آدمی کے پاس جانے نہی دے سکتا ، تمہارے پیرنٹس۔۔۔۔ اسنے سوالیہ اسے دیکھا تو اسکے چہرے پہ وحشت در آئ۔۔

نہیں ہیں۔۔کوئی نہی ہے۔۔سہ کہتا ہے میں ہی سب کچھ ہوں۔۔ پیرنٹس نہیں ہیں، خدارا مجھے اسکے پاس جانے دو نہی وہ جلا دیگا۔۔۔ وہ ہذیانی انداز میں چیخی۔۔

سب کچھ ہے تمہارا، پیرنٹس بھی ہیں کیونکہ سب کے ہوتے۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔

نہیں میرے نہیں ہیں۔۔۔ نہی ہیں۔۔۔ وہ یہ دہراتی بیہوش ہوتی پیچھے کو لڑکی۔۔۔

اسی طرح اسے اس موضوع پہ لے کے آو ، جتنی جلدی یہ حقیقت کو فیس کرتی اتنا ہی اچھا۔۔۔ اسنے اسے سمجھایا تو وہ سر ہلا کہ رہ گیا۔۔۔

مما مما !وہ زور سے بولتی پورے گھر میں گھوم رہی تھی۔۔ بھابھی کیا ہوگیا ہے؟۔۔ کاشان کے حیرانگی سے پوچھنے پہ وہ جھینپ گئی۔۔

مما کدھر ہیں؟ وہ بولی۔۔

دادو کے روم میں۔۔ اسکے جواب دیتے ہی وہ بھاگتی اس روم میں گئی۔۔

میں کب سے آپکو ڈھونڈ رہی۔۔ انہیں دیکھتے وہ خفگی سے بولی تو وہ مسکرا اٹھیں۔۔۔

ادھر آو میرے پاس انہوں نے پا بلایا تو وہ انکے پاس جا کے بیٹھی۔۔ اب بولیں کیا ہوا۔۔ انہوں نے اسکے ماتھے کے بکھرے بال سمیٹے۔۔

گھر جانا تھا مجھے تو آپ سے پرمیشن لینی تھی۔۔ اسنے اب کے آرام سے بتایا تو سب کھل کے مسکرا اٹھیں۔۔

بیٹا ہماری رو اجازت ہی اجازت ہے۔۔ اپنے میاں جی سے پوچھا؟؟ ماما کے کہنے پہ اسنے تھوک نگلا ۔۔

جج۔۔جی ماما ان سے لے لی تھی۔۔۔کہتے۔۔چلی جاو۔۔ اسنے نگاہیں جھکا کے جھوٹ بولا۔۔

تو بیٹا پھر کیا ایشو تیار ہو جائیں میں کہہ دیتی ڈرائیور کو ساتھ کوئی اور بھی چھوڑ آتا۔۔۔ مما کے کہنے کی دیر تھی وہ فوراً ان کے گلے لگی۔۔۔

تھینک یو سویٹ مما۔۔۔ اور پھر باقی سب سے بھی ملتی روم میں بھاگی۔۔۔

اسنے دانستہ ان سے جھوٹ بولا تھا کہ کچھ دن پہلے جہان سے پوچھا تو اسنے رکنے کو منع کر دیا اسلیے آج وہ بغیر اسے بتائے جا رہی تھی۔۔ پستائی ہلکی سی کڑھائ سے مزین کیپری شرٹ اور اسکے ساتھ لائٹ پنک ڈوپٹہ لیے وہ تیار کھڑی تھی جب کچھ یاد آنے پہ وہ واپس وارڈ روب میں گھسی اور سکن کلر کی سٹائلش کی شال کو نکالا جسے سنبھالنا اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔۔۔

شال کو اوڑھے اور زمین میں رگڑا دیتے جب وہ لاونج میں آئی رو وہاں بیٹھی مخلوق کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔ اسنے دونوں ہاتھوں سے شال کو سمیٹا تھا پھر بھی وہ سنبھلی نہی جا رہی تھی ۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کے لاریب اٹھی اور اسکو ٹھیک سے شال اوڑھائ تو وہ سب سے ملتی گاڑی میں بیٹھی جہاں کاشان اور محرم اسے ڈرائیور کے ساتھ چھوڑنے جا رہے تھے۔۔۔ ان سے کچھ فاصلے پہ مسلح گارڈز کی ایک گاڑی بھی تھی ۔۔۔ سٹارٹ میں وہ یہ سب دیکھ کے خوفزدہ ہوئی

تھی لیکن اب وہ اس سب کی عادی ہو چکی تھی۔۔۔ وہ ان دونوں کے ساتھ گپیں ہانکتی بہت خوش تھی۔۔۔۔۔

رات گئے وہ جب گھر آیا تو بہت تھکا ہوا تھا ، سب کو سلام کرتے اسنے ایک طائرانہ نگاہ سب پہ ڈالی تو وہ نہیں تھی ، اسنے سر جھٹکا۔۔۔
یہیں ہوں گی۔۔۔ لیکن وہ حیران ہوا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ انکے ساتھ ہوتی تھی گویا اس گھر میں وہ انکے ساتھ گپیں لگانے آئ ہو۔۔۔
فریش ہونے کے بعد وہ کھانے کیلیے نیچے آیا تو تب بھی وہ اسے کہیں نظر نہ آئی ، اسنے لب بھینچتے ہوئے سامنے رکھا کھانا کھانا شروع کیا کہ کچھ دیر میں آ جاتی ۔۔۔
کھانے کے بعد اسنے ہر چیز بلائے طاق رکھتے پوچھا۔۔ بھابھی علیزے کدھر ہے؟ اسکی بات پہ انہیں اچنبھا ہوا ۔۔

ارے وہ تو اپنے گھر گئی ہے کاشان اور محرم بھی گئے تھے۔۔ اپکو بتا کے تو گئی۔۔۔ انہوں نے اس کو بتایا تو وہ طیش سے لب بھینچ گیا۔۔۔

اوہ۔۔ ہاں میرے مائنڈ میں نہ تھا کہ آج جانا انہوں نے، بات تو کی تھی۔۔ انکی تسکی کرواتا اٹھا تو اسکا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

گھر آ کے وہ وہی پرانی علیزے بن گئی ہنستی کھلکھلاتی لیکن جب بھی کوئی جہان کا نام لیتا تو اسکے مسکراتے لب جڑ جاتے۔۔ وہ اس سے بچنے کو یہاں آئی تھی لیکن وہ ہر جگہ ہی چھایا ہوا تھا۔۔۔

حتی کہ نہ چاہتے ہوئے اسکی روح تلک میں بھی۔۔۔۔

وہ سوچتی تھی کہ وہ اس سے دور جائیگی تو سب ٹھیک ہو جائیگا، اسے بھولنے میں آسانی ہو گی لیکن وہ تو رگوں میں دوڑتے لہو سا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

بھابھی ولی بھائی کیلیے لڑکی دیکھیں ، انکی شادی کریں پھر ہم خوب مزہ کریں۔۔۔

آپ سب کی شادیوں میں میں چغوٹی ہوتی تھی رو انجوائے کم کیا اب ولی بھائی کی شادی پہ مزے کرنے۔۔۔۔ وہ جوش سے بولی۔۔

بس کرو لڑکی مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔ ولی کی شرم میں ڈوبی آواز پہ اسکی طرف دیکھا تو وہ اسکا دوپٹہ منہ میں لیے اسے چبانے میں مگن تھا۔۔۔۔اسکی اس فضول اداکاری پہ اسکا حلق تک کڑوا ہوا

آخ تھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس سے ڈوپٹہ چھیننے ہی والی تھی جب اس کے موبائل کی رنگ بجی۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کے دیکھا تو سکرین پہ چمکتے نام نے اسے منجمند کر دیا۔۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا اسنے ملک لموت دیکھ لیا ہو اسکی فق پڑتی رنگت پہ ولی بھی پریشان ہوا۔۔۔

کیا ہوا علیزے؟کسکی کال ہے؟ اسنے پوچھا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کے موبائل اٹھایا تو سکرین پہ نظر آتے نمبر نے اک پل کو اسکے بھی اعصاب شل کر دیے، ۔۔۔۔لاونج میں جیسے مردنی سی چھا گئی تھی اس پل۔۔۔۔

یہ کیوں فون کر رہا؟ اور ایسے اس وقت؟ ولی کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا بات کرے۔۔۔

یہ پھر سے آگیا۔۔۔ مار دیگا سب کو۔۔۔ مجھے۔۔مجھے لے جائیگا۔۔۔ پھر سے آگیا۔۔۔ وہ غیر مرئ نقطے پہ فوکس کیے ہذیانی انداز میں یہی بولے گئ تو ژالے نے بے اختیار اسے سینے سے لگایا۔۔۔

میں جہان بھائی کو کرتا کا۔۔۔۔۔۔ ولی ابھی بول ہی رہا تھا کہ وہ چیخ اٹھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں بتانا انہیں۔۔وہ مار دیگا انہیں، اسے پتہ چل گیا ہوگا اسی لیے وہ کال کر رہا۔۔ نہ بتانا انہیں۔۔نہیں۔۔۔ وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

پاگل مت بنو علیزے ، بھائی نے خود کہا تھا کہ جب بھی اسکا سراغ لے مجھے بتانا۔۔ ولی نے پھر سے موبائل پکڑنے کی کوشش کی۔۔۔

کیوں دشمن بنے وہ خود اور آپ سب بھی انکی جان کے، یہ منع کیا تھا شادی مت کریں لیکن کر دی۔۔اب .اب یہ سب بالکل نہیں بتانا ختم ہوجائیگا سب۔۔مجھے شادی کرنی ہی نہیں تھی۔۔ اسکی کال نے اس پہ پھر سے ہذیانی کیفیت طاری کر دی تھی وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔
اس نے مہینہ کی طرف دیکھا جو آنسو بہائے جا رہی تھی تو اسکی ذہنی رو بھٹکی۔۔۔وہ انکی طرف ہوئی۔۔

نفرت نہیں ہوتی آپکو مجھ سے، میرا یہ چہرہ بھسم کرنے کو جی نہیں چاہتا؟اسی چہرے کی وجہ سے وہ آپ سے ہم سب سے دور ہے، وہ اسے بھی لے گیا۔۔نفرت ۔۔ نفرت کریں نا مجھ سے، بری۔۔ میں بری ہوں نا۔۔ وہ انکے گھٹنے کو جھنجھوڑتی بولی تو انکا سینہ شق ہوا انہوں نے تڑپ کے اسے گلے لگایا۔۔

نہیں-- نہ میری جان ایسے نہیں کہتے، تم میری سب سے پیاری بیٹی ہو ، اس سے بھی پیاری--- وہ روتے ہوئے اسے پچکار رہی تھی جو اب صدمے اور دکھ سے حواس کھو چکی تھی----

علیزے-- اٹھو میری جان -- انہوں نے اسکا گال تھپتھپایا تو ولی نے اٹھا کے صوفے پہ لٹایا اور اسکے پاوں کے تلوے ملنے لگا---

جہان بھائی کو بتانا بہت ضروری ہے-- اسکا ڈر وہی ختم کر سکتے اور شاید اس کال سے اسے ڈھونڈ بھی سکیں-- وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ سر ہلا گئیں----

---

کمرے میں موجود ایش ٹرے سیگریٹوں کے ٹوٹوں سے بھری پڑی تھی کمرے میں چاروں اور سگریٹ کا دھواں اور سمیل تھی-- لیکن وہ پھر بھی لگاتار سگریٹ پہ سگریٹ سلگاتے خود بھی سلگ رہا تھا---

علیزے کی اس طرح بغیر بتا کے جانیوالی حرکت نے اسے طیش سے بھر دیا تھا۔۔۔ وہ کیوں بار بار اس سے دور جانے کی کوششوں میں لگی ہے؟ کیوں اپنے اور اسکے ساتھ زیادتی کر رہی ہے ؟ کیوں نہیں سمجھ رہی کہ وہ اسے وہاں رکنے کیوں نہیں دے رہا؟ کیوں؟؟ اسنے جنونانہ انداز میں ایش ٹرے اٹھا کے دور پھینکی۔۔۔

نو علیزے اب نہیں۔۔ تم ہر بار ایسا نہیں کر سکتی، تم ہر بار مجھے ہجر کی اذیت سے دوچار نہیں کر سکتی۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ اسنے سرخ آنکھوں سے کمرے میں سجی اسکی نکاح کی تصویر پہ نظر جمائی۔۔۔ اور پھر نجانے دماغ میں کیا آیا کہ اٹھ کے سٹڈی کی جانب بڑھا۔۔۔

دھیرے سے اسکا دروازہ کھول کے وہ اندر داخل ہوا۔۔ بلیک شلوار قمیض، جسکے کف فولڈ کیے ہوئے تھے، بکھرے بالوں ، سرخ آنکھوں اور سگریٹ نوشی سے سیاہ پڑتے لبوں کو پیوست کیے وہ ایک ریک کی جانب بڑھا اور ہولے سے وہاں موجود میرون کتاب کو کھینچا تو ریک کے پیچھے سے ایک دروازہ کھلا۔۔۔۔۔۔

وہ ڈھیلے قدموں سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

---.... ----------

وہ علینہ کے ساتھ اپنے کمرے میں لیٹی تھی، جب باقی بھائی آئے تو نجانے ان سب کی آپس میں کیا بات ہوئی ، وہ کچھ نہیں جانتی تھی کیونکہ وہ تو خود سے بھی بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔

معاذ نے اسکے کمرے میں آکے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا اور شاید اسے تسلی دینے کو لفظ تلاشنے گے۔۔۔جبکہ وہ جانتی تھی ان تسلیوں تشفیوں کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ جب وہ پہلے اپنی عزیز ہستیوں کو نہ بچا سکے تو اب کیا کر سکتے تھے۔۔ اسنے انکا ہاتھ لے کے چوما اور رو دی۔۔۔ تب سے لیکے اب تک وہ کمرے میں بند زہر آلود یادوں میں کھوئی تھی۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس محلے جہان کو سوچنے لگ گئی، اسکا دل کہہ رہا تھا کہ وہ ابھی اسکے سامنے آئے اور وہ اپنے سب دکھ درد اسکے سامنے کھول کے رکھ دے ، اسکو سب دکھ درد سونپ کے اسکے کندھوں پہ اپنا سب درد بہا دوں لیکن وہ چاہ کے بھی اسکی جان کے بدلے ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ اسکی یادوں میں کھوئی تھی جب کال رنگ ہوئی اسے لگا کہ اس وقت وہ ہی اسے کال کر سکتا۔۔۔ آج پہلی بار اسے اسکے فون کا انتظار تھا اسلیے اس نے بغیر انتظار کیے بغیر دیکھے کال اٹھا لی۔۔۔

زہے نصیب۔۔۔ دوسری جانب سے آتی مکارانہ آواز نے اسے منجمند کر دیا۔۔۔

آہاں مسز جہان حیدر شاہ--- تو شادی کر لی تم نے-- وہ بھی میرے منع کرنے کے باوجود---، وہ غرایا تو وہ کانپی --- اسنے بے بسی سے علینہ کی جانب دیکھا جو سو رہی تھی اسنے اسے پکارنا چاہا لیکن آواز کہیں حلق میں ہی اٹک چکی تھی---

تم کیوں چاہتی ہو میں تمہارے لیے لاشوں کے ڈھیر لگاوں--- کیوں بھول جاتی ہو تم-- وہ پھر سے چلایا --- اسکا کان پھٹنے لگا، سلگنے لگا---

مرے گا وہ بھی ضرور مرے گا ---- اسکی بات پہ وہ چلا اٹھی---

نن--نہ--نہیں کبھی نہیں تم اسے نہیں ماروں گے-- پلیز نہیں ماروں گے-- وہ سسکتے ہوئے بولی--- اسکی چیخ پہ علینہ بھی جاگ گئی---

تو تم چاہتی ہو اسکی جان بخشی ہو جائے ہے نا؟؟ اس نے شاطرانہ انداز میں کہا---

ہمم--ہاں--- وہ تڑپی--

چلو ٹھیک ہے چھوڑ دونگا لیکن اس سے پہلے تم اسے چھوڑو گی،، اس سے طلاق لے کہ تمہیں میرے پاس آنا ہو گا۔۔ اسنے اسکی سانسیں کھینچی

اور اگر۔۔۔

تم نے ایسا نہ کیا تو میں اسے عبرتناک موت ماروں گا۔۔۔ اسنے اسکے کانوں میں صور پھونکا۔۔۔۔

وہ کال بند کر چکا تھا لیکن وہ ابھی بھی ویسے ہی ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

علیزے ۔۔۔ علیزے۔۔ اسنے اسے ہلایا تو فون چھوٹ کے اسکی گود میں آگرا جس کے والپیپر پہ جہان کی چمکتی آنکھوں والی تصویر تھی۔۔۔

اس پہ نظر پڑتے اسکے دماغ میں ہفتہ پہلے کا واقعہ گھوما، جب اسنے زبردستی اسکے موبائل پہ اپنی پک سیٹ کی۔۔

I want that u see me everywhere, in your eyes , in yours thoughts , in ur dreams, in ur mobile and .....

In your heart.....

اسکے احتجاج پہ اسنے اسکے کان میں دھیمے سے کہا۔۔

I can't bear that u forgotten me even a single moment

....

اسکے چہرہ پہ آنسووں کی لڑی تھی۔۔ وہ اسکی تصویر کو دیکھتے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔ اس نے اسے ساتھ لگایا۔۔

کیوں؟کیوں مجھے مکمل خوشی نہیں ملتی؟کیوں میں انکے ساتھ نہیں رہ سکتی کیوں؟؟ وہ سسکتے ہوئے بولی تو وہ خود بھی بھی اسکی تڑپ پہ رو پڑی۔۔۔۔۔

اسنے قدم اندر رکھا تو سامنے کے مناظر دیکھ کے اک پل کو اسکی آنکھوں کو سکون ملا۔۔ اسکے کرلاتے تڑپتے دل کو آرام آیا۔۔۔

وہ سارا کمرہ علیزے کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا۔۔ کچھ تصویروں میں وہ اسکے ساتھ تھا اور کچھ اسکی اکیلے اور بے خبری کی تصویریں تھیں۔۔۔ وہ چلتا ہوا ایک تصویر کے سامنے آیا۔۔ اس میں اسنے وائیٹ کلر کا ٹراوزر اور وائیٹ ہی شرٹ پہنی تھی۔۔

اسکی آنکھوں میں پہلی کی ملاقات کا منظر جاگنے لگا اور اسکے اعصاب سرشار ہوئے۔۔ اسے پتہ تھا اب اسے پوری رات یہیں گزارنی ہے اور ہر تصویر کو دیکھتے اسکے ساتھ بیتے لمحات کو سوچنا ہے۔۔۔۔

وہ جب بھی بے سکون ہوتا تھا وہ اسکی تصویروں سے بلکتے ہوئے دل کو سنبھالتا۔۔۔

بھائی مجھے گھر چھوڑ دیں گے؟ اسنے صبح ناشتے میں کہا تو سب حیران ہوئے ۔۔

کیوں بیٹا کل ہی تو آئی ہو تو اتنی جلدی؟؟ انکے استفسار پہ اسے صبح کی فون کال یاد آئی جس نے اسے باور کروایا کہ وہ کسی کی جان اپنی وجہ سے جانے نہیں دیگی اسی لیے وہ جا رہی تھی۔۔

وہ میں شاہ سے پوچھ کے نہیں نہ آئی تو اسلیے سوچا کہ ایک ہی دن کافی ہے۔۔۔ اسکے نارملی رویے پہ وہ پرسکون ہوئے۔۔۔

نیکسٹ ان سے پوچھ کے زیادہ دن رہنے آوں گی۔۔۔ اسنے انکے گلے میں بانہیں ڈالتے کہا تو وہ مان گئے۔۔

چلو پھر تیا ر ہو جاو۔۔۔

میں نے آپ سب کو بہت مس کیا اسلیے میں جلدی آ گئی۔۔ وہ دادو کی گود میں منہ دیے بولی۔۔۔

اچھا کیا میرا بچہ جس آ گئی۔۔ ایک دن میں ہی بیمار لگنے لگی۔۔ میں تو خود آپکو کال کرنے لگی۔۔۔ انکی محبت اور فکر پہ اسکا دل کرلایا۔۔

اوہو دادو میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔ آپکی یاد نے یہ حال کیا۔ اسنے انکا دھیان بٹایا۔۔۔

دادو کی یاد یا پھر۔۔۔۔۔ آہم۔۔ مہرو نے شرارت سے بات ادھوری چھوڑی تو وہ درد چھپاتی سر جھکا گئی۔۔۔۔

وہ رات کو کھانے پہ بھی نہ تھا، اسنے ایک طرح سے شکر ادا کیا اس نے جو بات کرنا تھی اسکیلیے اسے ہمت درکار تھی جسے وہ اسکی موجودگی میں جمع نہیں کر سکتی تھی ۔۔۔ وہ چپ چپ تھی سب نے اسکی خاموشی کو اسکی تھکاوٹ اور طبیعت خرابی سمجھا اسلیے مما نے کھانے کے فوراً بعد اسے روم میں بھیج دیا۔۔۔

ایک بج چکا تھا وہ اسکے انتظار میں تھی لیکن وہ آ کے نہ دے رہا تھا۔۔۔ وہ آنکھیں موندنے لگی جب ڈور ناب کی آواز پہ اسکی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو سامنے بیٹھی علیزے نے اسے چونکایا کیونکہ اسے لگا وہ اب کچھ دن رہے گی لیکن جو بھی تھا اسے دیکھ کے اسکا دل سرشار ہوا۔۔۔

السلام علیکم -- کیسی ہیں آپ؟
گہری نظروں سے مسٹرڈ اور بلیک کنٹراسٹ میں ملبوس علیزے کو دیکھتے اسنے پوچھا---

وعلیکم السلام ---میں ٹھیک ہوں ---
اسنے حلق تر کرتے جواب دیا وہ اپنی ہنت کھونا نہیں چاہتی تھی اسلیے اسے دیکھے بغیر بولی---

آپ کیسے ہیں؟
میں؟ آپ کے بغیر کیسا ہوسکتا ہوں؟؟ اسنے آنچ دیتے لہجے میں پوچھا تو وہ سر جھکاتی آنسو پیتی رخ بدل گئی تو وہ گہری سانس لیکے رہ گیا----

میں چینج کر آوں۔ اورکپڑے لیتا واش روم گھسا---

جب وہ باہر نکلا تو وہ وہی بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی وہ ڈریسنگ کے پاس آیا اور برش کرتے شیشے میں سے اسے دیکھتا بولا---

جو کہنا چاہتی ہیں کھل کے کہہ لیں۔۔ اسکی بات پہ وہ چونکی اور اسے دیکھا تو وہ رخ موڑے بال بنا رہا تھا اسنے یہ موقع غنیمت جانا اور ساری ہمت یکتا کرتی بولی۔۔۔

ممم۔۔مجھے۔۔۔مجھے طلاق چاہیے۔۔۔۔ اسنے بلآخر بم پھوڑا۔۔۔۔۔

*****

کیا؟ ؟ اسنے بے اختیار پلٹتے ہوئے پوچھا ، اسے لگا اسنے سننے میں کوئی غلطی کی ہے۔۔۔

مجھے طلاق چاہیے ۔۔ اسکی بات پہ اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگا جبکہ آنکھیں انگارہ ہونے ۔۔لگیں۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا ، وحشت ہوتی مجھے کسی اور س۔ ۔۔۔۔۔۔ وہ سر جھکائے بول رہی تھی جب اسکی دھاڑ پہ لرز گئی۔ ۔۔

بکواس بند کریں اپنی۔ ۔۔ مار ڈالوں گا میں سب کو، خود د کو ، آپکو۔ ۔۔ وہ اسکے پاس آکے اسکے بازو جھکڑے وحشت سے چلایا۔ ۔۔

اسے لگا اسکے بازو الگ ہو جائیں گے۔ ۔ اسکی آنکھوں اسکی آواز میں اتنی خشونت تھی کہ اسے لگا وہ کچھ دیر اسے یونہی تھامے رہا تو وہ مر جائیگی۔ ۔۔

شش۔ ۔۔شاہ۔ ۔ چھوڑیں مجھے۔ ۔ آپ ہمیشہ زبردستی کرتے، کہا نا چھوڑیں مجھے۔ ۔۔ وہ خود پہ ضبط کرتی بمشکل مزاحمت پہ آئی۔ ۔۔

جانتی ہیں زبردستی کسے کہتے، اگر میں نے کوئی زبردستی کر لی ہوتی تو آج آپ یہ فضول لفظ زبان پہ لانے سے پہلے سو بار سوچتی۔ ۔۔۔ اسنے اسی سرد انداز میں اسے جتایا اور اسے جس لہجے اسکی بات کی گہرائی کا ادراک ہوا اسکا رنگ سفید پڑا۔ ۔۔۔

وہ جھٹکے سے خود کو چھڑواتی دور ہٹی اور چلائی۔ ۔۔

آپ کیوں نہیں سن رہے نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ، شادی کرنی کہیں اور ممم۔
۔۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے چلائی۔ ۔۔

علیزے ے ے ے ے۔ ۔۔ اسکا ہاتھ بلند ہوا لیکن اسکے چہرے پہ پڑنے سے پہلے ہی اسنے مٹھی بند کی جبکہ۔۔

،وہ دل پہ ہاتھ رکھے ساکت کھڑی تھی ، اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ہاتھ جو اسے سہارا دیتے ہر بری آفت سے اسے بچاتے وہ اس پہ کیسے اٹھے۔ -- دونوں اپنی جگہ منجمند تھے۔ --

وہ تھپڑ بیشک اسکے چہرے پہ نہیں پڑا لیکن اسکا اٹھ جانے کا احساس جہان اور علیزے دونوں کو ہوا۔---

آ--آپ نے مجھے؟ ؟ وہ حیرانگی سے استفسار کر رہی تھی۔ --آپ نے کیسے کیا یہ۔ -- وہ صدمے سے چلائی۔ --

ہاں کیا میں نے یہ سب، آپ کو خود سے دور جانے سے روکنے کے لیے مجھے مارنا پڑا تو میں ایسا ہی کروں گا۔ --آپ جن دھمکیوں سے ڈر رہی ہیں میں انہیں خود سچ ثابت کرونگا۔۔ میں خود سب ختم کرونگا۔ --- وہ مجنونانہ انداز میں بولا۔ --

لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی وہ بس اسی کیفیت میں تھی۔ ۔
کیوں کیا آپ نے ایسے؟ کیسے کر سکتے آپ؟ ؟ وہ اسکا گریبان جھنجھوڑتی بولی تو وہ اسے سینے میں بھینچ گیا۔ ----

آپ کیوں کر رہیں میرے ساتھ ایلے؟ کیوں مجھے اس اذیت سے نکالتی نہیں؟ کب کریں گی مجھ پہ اعتبار؟ میں آج بھی اسی مقام پہ ہوں جہاں سے چلا تھا۔ -- خدا کیلیے مجھے یہ جدائی کی مار دینا دینا بند کریں۔ -- میں نہیں برداشت کر سکتا۔ ---- وہ اسکے کندھے پہ سر رکھے بول رہا تھا اور وہ سر اسکے سینے پہ رکھے سانس روکے سن رہی تھی جب اسے اپنے کندھے پہ اسکے آنسو محسوس ہوئے۔ ---

اسکا دل دھک سے رہ گیا۔ ---

معاز پریشانی سے سٹڈی میں بیٹھے ہوئے تھے وجہ علیزے کے نمبر پہ آنیوالی کال تھی۔ --وہ روز اول کی طرح بے بس تھے وہ کچھ نہی کر سکتے تھے۔ ---

آج بھی اندیکھی زنجیروں نے انکے ہاتھ جکڑے ہوئے تھے۔ ۔ وہ اپنے اندر کے ابال کو دبانے کی کوشش میں تھے--- وہ صبح علیزے کو غیر معمولی انداز میں گھر جاتے ہوئے ہی سمجھ گئے تھے کہ کوئی بات ہو چکی ہے اسلیے انہیوں نے ایک فیصلہ کیا---

جہان کو اسکی فون کال اور نمبر بتانے کا فیصلہ --- شاید وہ علیزے کے چہرے سے جان گئے تھے کہ وہ کسی ذہنی اذیت سے دوچار ہوتی ایسے فیصلے پہ مجبور ہوئی ہے جو اس کیلیے بلکہ ان سب کیلیے خطرناک ہوسکتا تھا--- اب وہ وہاں بیٹھے جہان کے بتائے بندے کی کال کا ویٹ کر رہے تھے جسکے زمے بہت بھاری ڈیوٹی لگی تھی----------

---

آپ نے مجھے اپنے پیرنٹس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کبھی؟؟ وہ جو آج اس سے دل کھول کے بنا کسی ہچکچاہٹ کے باتیں کر رہی تھی اس کے سوال پہ یکلخت خاموش ہوئی----

انکی اتنی فرینکنس کے پیچھے آریان کا ہاتھ تھا جو اسے کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرتا رہا-- اسے سٹوریز سناتا رہا ، اسکے ساتھ مختلف گیمز کھیلتا رہا وہ دھیرے دھیرے اسکا اعتماد بحال کر رہا تھا---

اسنے یہ سب سٹارٹ تو جہان کے کہنے پہ کیا تھا لیکن اب وہ یہ سب شاید

دل کے کہنے پہ کر رہا تھا۔۔۔

بتاو نا؟ اسنے زور دیا۔۔۔

وہ کہتا ہے نہیں ہیں۔۔ کہتا ہے تمہارا کوئی نہیں ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی۔۔

تو تمہیں خود کچھ بھی یاد نہیں ، انکی پرچھائی یا انکے ساتھ بیتے لمحات۔۔۔۔ وہ اسے کھوج میں ڈال رہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ یاد نہیں۔۔ وہ ہمیشہ۔۔۔ ہمیشہ یہی کہتا کہ تمہارا کوئی نہی ہے۔۔۔ وہ سسکی۔۔

اوکے پلیز رو مت ۔۔ ہم دونوں مل کے تمہارے پیرنٹس کو ڈھونڈیں گے۔۔۔ وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا تو وہ بدک گئ۔۔۔

نہیں ۔۔۔ مجھے کسے کے پاس نہی جانا۔۔ نفرت کرتے سب مجھ سے ۔۔کیسے کریں گے پیار مجھے اور میرا کوئی نہیں ہے۔۔کوئی نہیں۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے-- پریشان مت ہو آو گیم کھیلیں--- اسنے اسے بہلایا---

میں کتنا برا ہوں اپنی پیاری دوست کو رلا دیا--- اسکے منہ بسور کے کہنے پہ وہ ہنس دی تو بھیگے چہرے پہ چمکتی ہنسی دیکھ کے مبہوت رہ گیا-------

---- ----------

کوئی مجھ سے سب کچھ لے لے لیکن یہ آپ کی جدائی کا ڈر مجھ سے برداشت نہیں ہوتا--- مر جاؤنگا میں، کیوں نہیں سمجھتی آپ مجھے ، میرے عشق کو---- وہ اسکے کندھے پہ سے سر ٹکائے بے بسی سے تڑپ رہا تھا جبکہ وہ تو بے جان اسی کے سہارے اسی سے لپٹی کھڑی تھی-----

اسے بس اسکے آنسو محسوس ہوتے یہی سرگوشی سنائی دے رہی تھی

نہیں رہ سکتا میں آپ کے بغیر، مت دیں مجھے اتنی آزمائش میں اسے پورا نہیں کر سکتا--- آپ نہ ملیں مجھ سے، پیار بھی نہ کریں لیکن مجھے اپنی خوشبو سے ، وجود سے اور اپنے چہرے سے محروم نہ کریں---

نہیں کرنا آپکو مجھ سے شادی نہ کریں۔۔۔ لیکن باخدا مجھے یہ سزائے ہجر مت دیں۔۔ اپنے آپ سے محروم مت کریں، مجھے اس شہر سے دور مت کریں جس میں آپ سانس لیتی ہیں۔۔ مت بنیں اتنی ظالم۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ ان سرگوشیوں سے ان آوازوں سے گھٹ گھٹ کے مر جائیگی۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا کہ وہ دونوں آج بھی اسی مقام پہ تھے جہاں سے چلے تھے۔۔۔

آج بھی اسکے بھیگتے کندھے نے اسے باور کروا دیا تھا کہ یہ شخص اس سے محبت کر کے خسارے میں رہا ہے اسی لیے تو اسے اس محبت کی قید سے آزاد کرنا چاہتی تھی ۔۔۔۔

اسے یہ خیال کندچھری کی مانند کاٹ رہا تھا کہ اسے سینے سے لگائے، اسکے کندھے میں من چھپائے ، اسکے عشق میں آنسو بہاتے اس شخص کی ہر اذیت کا باعث بنی ہے۔۔۔

اسکی بھابھی ہمیشہ کہتی تھی کہ خوشنصیب ہوتی وہ عورت جسے پانے کیلیے مرد روئے لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ یہ ایک جان لیوا منظر و احساس تھا۔۔۔۔

اس نے اس شخص کی آنسو کبھی نہیں دیکھنے چاہے لیکن اسکے ہر آنسو کا سبب وہی بنی تھی --- اسلیے اس نے اسے اور خود کو ازیت سے نکالنے کیلیے ایک پل کو آنکھیں بند کرتے کچھ سوچا اور پھر---

ہمت یکجا کرتی اسکے سینے سے سر اٹھاتی اسکا چہرہ کانپتے ہاتھوں سے تھام کے اوپر کیا اور پھر دھیرے سے صاف کرنے لگی----

اس ادا پہ اسکا دل رکا اور تھم سا گیا اور اسنے آنکھیں میچتے کچھ سوچا---

اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو دینگے؟؟ وہ ضبط کرتا آنکھیں کھول گیا اور اس تکلیف دہ منظر سے جان چھڑائ اسے دیکھتے اسکا دل ڈوبا----

تو کیا آج بھی----

آج بھی وہی سب ہوگا؟ وہ کیا کرنے والی تھی؟ اسنے اپنے بال سمیٹتی علیزے کو دیکھتے سوچا---------

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا جو کانپتے ہاتھوں سے اسکے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹ رہی تھی۔۔۔
اسے لگا وہ کچھ دیر یونہی لگی رہی تو اسکا دل دھڑکنا بھول جائیگا۔۔۔

کیوں مارنا چاہتی ہیں آپ مجھے؟؟ اسکی گھمبیر خاموشی پہ اسکا ہاتھ لرزا، اسنے تڑپ کے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میں۔۔ آپ۔۔ آپ۔۔ سس۔۔۔ اسنے کچھ بولنا چاہا لیکن اسنے اپنی انگلی اسکے ہونٹوں پہ رکھی۔۔۔

نہیں۔۔ میں آج کچھ نہیں دے سکتا۔۔۔ آپ مجھ سے میرا سب کچھ لے لیں لیکن میں آج آپکو وہ نہیں دے سکتا جو میں پانچ سال پہلے دے چکا ہوں، مجھ میں پھر سے ہمت نہیں آپکو خود سے دور کرنے کی۔۔ میں اپنی محبت کی پھر سے آزمائش نہیں دے سکتا۔۔ ترس کھائیں مجھ پہ۔۔ نہیں سہہ سکتا اب میں یہ سب نہیں جل سکتا اب میں مزید اس آتشِ ہجر میں۔۔۔ اسکا حرف حرف کرلا رہا تھا۔۔۔

شش-- شاہ-- مم-- اسکے لب پھر سے لرزے لیکن وہ اسکو سینے میں بھینچ گیا---

اسکی گرفت میں اتنی شدت تھی کہ اسے لگا اسکی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی---

کیسے ؟ کیسے کریں گی یقین-- کب بخشیں گی محبت کو اعزاز--- بخدا یہ دور جانے کی ضد چھوڑ دیں--- اسنے اسے اپنے سامنے کیا

میرے جیتے جی تو آپ اب دور جا نہیں سکتی--اسلیے یہ بات اب زبان پہ مت لائیے گا---- اسے چھوڑ کے وہ پلٹا لیکن دروازے کے پاس جا کے رکا---

اگر آپ واقعی مجھ سے دور جانا چاہتی ہیں تو پہلے مجھے اپنے ہاتھوں سے ماریں--- اسے لہو لہو کر کے وہ کمرے سے نکلا---

!!قصہ مختصر جاناں

مجھے مرنا ہے تیری چاہ میں----

وہ ابھی تک اسکے زہریلے لفظوں کے حصار میں تھی --- بے جان ہوتی وہ وہی پہ گھٹنوں کے بل زمیں پہ بیٹھ گئی اور گھٹ گھٹ کے رونے لگی--- اسکے الفاظ کی بازگشت اسے مارنے تڑپانے کو کافی تھی----

---

بلیو پینٹ ، وائیٹ شرٹ اور بلیو ویسٹ پینے وہ غصے سے ادھر آدھر ٹہل رہا تھا---

اسکے سامنے کھڑے افراد اسکا یہ روپ دیکھ کے بار بار اپنا حلق تر کر رہے تھے---

س-- سر وہ----

بکواس بند کرو اپنی--- وہ دھاڑا---

وہ کبھی اسطرح سے گفتگو کا عادی نہ تھا -- بے تحاشا غصے میں بھی لہجے کو کنٹول رکھتا تھا لیکن آج ہونے والے واقعہ نے اسکا دماغ گھمایا ہوا تھا---

جو وقت میں نے دیا تھا اس میں اسے ڈھونڈنا تھا لیکن اتنے وقت میں تم سب اسکا سراغ بھی نہ لگا سکے۔۔۔ اسنے ایک طیش بھری ٹھنڈی نظر سب پہ ڈالی۔۔۔

سر۔۔ ہم نے پوری کوشش۔۔۔ ایک نے بولنے کی کوشش کی لیکن اسکے تاثرات نے اسے منہ بند رکھنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔

صرف چوبیس گھنٹے۔۔۔ ان چوبیس گھنٹوں کے بعد بھی مجھے کوئی رسپانس نہ ملا تو تم سب اس فیلڈ کیلیے نااہل ہو جاؤ گے۔۔۔ اسنے سب کو وارننگ دی تو سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔

اٹس دیٹ کلیئر۔۔۔ اسنے اب کے سرد آواز میں پوچھا تو وہ چونکے اور یک زبان بولے۔۔۔

یس سر۔۔ اور باہر کو نکلے جبکہ اسنے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

شاہ اسپیکنگ۔۔۔ اور دوسری طرف کی بات سننے لگا جوں جوں بات سنتا گیا اسکے ماتھے کے بل گہرے ہوئے۔۔۔

وہ ابھی تک وہی پڑی سسک رہی تھی جب ادھ کھلے دروازے سے اندر کا منظر دیکھ کے بوکھلاتی مما اندر داخل ہوئیں۔۔۔

علیزے کیا ہوا میرا بچہ؟؟ اسنے اسے ساتھ لگا کے پوچھا جبکہ وہ تو کچھ محسوس کرنے سے قاصر تھی ۔۔

علیزے میرا بیٹا کچھ تو بولو۔۔ میرا دل ہول رہا ہے۔۔ انہوں نے اسے جھنجھوڑا تو وہ چونکی۔۔۔

وہ۔۔ وہ شاہ۔۔۔

کیا ہوا شاہ کو۔۔۔ وہ گھبرا گئیں۔۔

انہوں نے ایسا کیسے کہا؟ وہ یہ سب کیوں کہ گئے ؟ ۔۔۔ مجھے کہتے دور جانے کی باتیں نہ کرو پھر خود کیوں یہ سب کہا۔۔۔ وہ سسک پڑی۔۔

کیوں نہیں سمجھتے سب مجھے۔۔ اگر وہ میرے ساتھ رہے تو ۔۔۔ مما میں مر جاؤ نگی ایلے۔۔ اس خوف سے۔۔۔ وہ بلک پڑی انہوں نے اسے سینے میں بھینچا۔۔۔

اکتا گئے ہیں مجھ سے، نہیں کرتے وہ مجھ سے پیار۔۔ بلکل نہیں کرتے۔۔۔ اسکی زہنی رو بھٹکی ہوئی تھی وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔

نہ میرا بچہ ایلے نہیں کہتے۔۔ اٹھو فریش ہو ۔۔ نیچے آو میرے ساتھ۔۔۔ آ لینے دو اسے میں پوچھتی ہوں اسے رلایا کیسے اسنے میری بیٹی کو۔۔۔ اسی طرح بہلاتے پھسلاتے وہ اسے فریش کرتیں نیچے لے گئیں۔۔۔

لالہ وہ کافی حد تک کور کر چکی ہیں اب آپ نیکسٹ سٹیپ لے لیں۔۔۔ ہاسپٹل کے روم میں آریان کے سامنے بیٹھا وہ مٹھی ہونٹوں پہ جمائے اسے سن رہا تھا جبکہ معمول کے مطابق خان ساتھ تھا۔۔۔

اب آپ اسے اسکے پیرنٹس کے مطلق کچھ لنک تو دیں کوئی اشارہ۔۔۔ وہ دوبارہ بولا۔۔۔

یہ کام تو تم بھی کر سکتے۔۔ اسنے دھیمے سے کہا۔۔

نہیں لالہ۔۔ اس ٹاپک کے آتے ہی وہ رونے لگتی ہے اور مجھ سے اسکا رونا دیکھا نہیں جاتا۔۔۔ وہ بے ساختہ بولا۔۔۔

اسنے بہت گہری نظروں سے بغیر چونکے اسکا جائزہ لیا۔۔ اسکی زندگی میں بہت کم ایسے موقعے آئے جو اسے چونکانے کا باعث بنے ہوں۔۔۔

اسکی گہری نظروں سے وہ گڑبڑا گیا۔۔

میرا مطلب ہے کہ لڑکی ہیں نا تو انکا رونا دیکھنا مشکل۔۔۔ اسنے بہت بودی دلیل دی۔۔۔

اچھی بات۔۔ لیکن یہ کام اب تمہیں ہی کرنا ہے۔۔ اور اچھے طریقے سے۔۔۔ اگر اسکیلیے کچھ کرنا چاہتے ہو تو پہلے یہ کرو۔۔۔ اسنے دوٹوک انداز میں بات ختم کی اور اسے بولنے کا موقع دیے بغیر باہر نکلتا گیا۔۔۔۔

وہ سب کے ساتھ نیچے بیٹھی انجوائے کرتی بہت حد تک بہل چکی تھی ۔۔ مما مسلسل اسکے ساتھ تھیں۔۔۔ کچھ نہ کچھ ڈسکشن چل رہی تھی۔۔ معاویہ کی برتھڈے آ رہی تھی سو سب اسے جلانے کا پلان بنا رہے تھے۔۔

تبھی خان اور وہ ہال میں داخل ہوئے اور سبکو سلام کیا۔۔ لیکن مما نے سلام کا جواب دینے کی بجائے منہ پھیر لیا۔۔ وہ حیران ہوتا انکے قریب چلا آیا۔۔۔

خیریت؟؟ اسنے استفسار کیا لیکن مما نے اسے جواب دینے کی بجائے سب لڑکیوں کو کسی نہ کسی کام سے لگایا۔۔۔

اٹھو کھانا لگاو۔۔۔ انہوں نے سب کو اٹھا دیا جب وہ بھی اٹھنے لگی تو اسکا ہاتھ دبا کے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ ابھی تک چپ کھڑا مما کے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

کیا کہا آپ نے میری بیٹی کو؟ انہوں نے کڑے تیوروں سے پوچھا تو وہ بوکھلا گئی اب اسے احساس ہوا اسے مما کے سامنے کچھ بھی نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔

میں نے کیا کیا؟ اسنے اسی انداز میں پوچھا --

اب یہ بھی میں بتاو؟ بولیں کیا کہا ہے جو یہ کمرے میں پڑی سسک رہی تھی-- اگر میں کمرے میں نہ جاتی تو نہ جانے کب تک ایسے پڑی رہتی--- انکی بات پہ وہ اس پہ گہری نظر ڈالتا ایک سانس بھرتا صوفے پہ بیٹھا---

میرا قصور مجھے پتہ نہیں چلا؟؟ اسنے مما کو جواب دیتے اسے فوکس میں رکھا جو انگلیاں چٹخاتی بھاگنے کو پرتول رہی تھی کیونکہ وہ بلکل اسکے قریب پڑے صوفے پہ بیٹھا تھا---

قصور یہی ہے کے آپ نے ایسا کچھ تو کہا ہو گا--- جس سے اسے لگا کہ آپ اس سے اکتا گئے اور کوئی پیار نہیں کرتے--- مما نے آخری خطرناک بمباری کی جسکا خاطر خواہ اثر ہوا---

رئیلی--- انہیں یہ شکایت مجھ سے؟ اسنے اب کے لودیتی نظروں سے اسے دیکھتے محظوظ انداز میں پوچھا--- جبکہ وہ کہیں چھپنے کو ایسا کونہ تلاش کرنے لگی جہاں اسکی نظروں سے چھپ سکے---

ڈونٹ وری مما یہ شکایت میں دور کر دونگا۔۔۔ آج انہیں بتاوں گا کہ میں کتنا پیار کرتا اب یہ ان پہ ڈیپینڈ کرتا کہ یہ کتنا پیار برداشت کر سکتی۔۔۔ آج انکی سب شکایتیں دور کرونگا۔۔۔ پہلا جملہ مما کو بول کے وہ ہلکا سا اسکی جانب جھکتا بات مکمل کرتا اسکے چھکے چھڑا گیا،، اسکی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔۔ جسم کا سارا خون سمٹ کے چہرے پہ آگیا۔۔۔

وہ بوکھلاتی کھڑی ہوئی،اتنی ہی تیزی سے جہان نے اسکا ہاتھ پکڑتے نرمی سے پیچھے کو بٹھایا۔۔۔

بیٹھ جائیں۔۔۔ اسنے آرام سے کہا۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں جہان آج کے بعد میری بیٹی کو رلایا تو میں ناراض ہو جانا۔۔۔ انہوں نے دھمکی دی۔۔۔

ڈیریسٹ مما جب ایسی شکل والے دیو کے ساتھ ایسی باربی کو رہنا پڑتا نا تو رونا خود بخود آجاتا۔۔۔ معاویہ نے اندر آتے ٹکرا لگایا تو اتنی ٹینشن کے باوجود اسکے ہونٹوں پہ ہنسی آ گئی جسے چھپانے کو وہ چہرا جھکا گئی۔۔۔

شرم کرو بڑا بھائی ہے تمہارا۔۔۔ مما نے لتاڑا۔۔۔

آپ میرے خیال سے اسے ڈانٹ رہی تھیں اب کیسے پارٹی بدل لی۔۔ اپنے ہسبیڈ کی بجائے آپکو سیاست میں ہونا چاہیے تھا ڈیریسٹ مما۔۔۔ اسکی اداکاری عروج پہ تھی جبکہ مما جھینپ گئیں۔۔۔

تمہاری حرکتیں دیکھ کے میں سوچ رہا زینی کی رخصتی لیٹ کروں۔۔ جہان نے اسکی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

خبردار ایسا سوچا بھی تو خود شادی شدہ لائف انجوائے کر رہے سب جبکہ میرا خیال ہی نہیں ۔۔۔ اسکے رد عمل نے سب کے لبوں پہ بے ساختہ ہنسی بکھیر دی۔۔۔۔

وہ مہرون شرٹ اور سکن کیپری میں ملبوس ڈریسر کے سامنے کھڑی بالوں میں جھنجھلاتی کنگھی کر رہی تھی جب دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔

لیکن وہ اپنے ہی مسئلے میں الجھی رہی اسکا دھیان تب بھٹکا جب اسے اپنے سمت آتے دیکھا۔۔۔ اسکے ہاتھوں کی حرکت مدھم ہوئی۔۔۔۔

وہ ہنوز اسکی طرف آرہا تھا۔۔۔اسے اپنی غلطی کا اب احساس ہوا تھا وہ کیوں اسکی بات کو بھول گئی اور جلدی سونے کو لیٹی نہیں۔؟ اب اسے اس غلطی کا ناجانے کیا خمیازہ بھگتنا تھا۔۔۔

اسنے شیشے میں ہی دیکھتے اپنا ڈوپٹہ تلاشا لیکن بے سود ۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ایسے موقعوں پہ کیسے بندش لگائی جاتی۔۔۔

اچھا بھلا سب مجھے ٹوکے دینے لگتے ہیں کیوں نہ کبھی سنے۔۔۔ ایک آدھ ہی سن لیتی۔۔ کیسے روکوں انہیں۔۔ اسکے ہاتھ پاوں ٹھنڈے ہوئے۔۔۔

اسنے ایک پل کو کچھ سوچا اور پھر رخ موڑتے اسے مسکرا کے دیکھا۔۔۔ یہ اسنے بندش لگاتے انجانے میں پیش قدمی کر دی۔۔۔۔

یہ نہ سمجھی کہ محبوب اور شوہر میں فرق ہوتا۔۔ محبوب مسکراہٹ پہ سب کچھ مان جاتا جبکہ احساس ملکیت بھی ہو ، ایسا ماحول بھی ہو، سامنے محبت ہو تو ایسی بندشیں پیش قدمیاں ہی بنتیں۔۔۔

تھک۔۔تھک گئے ہونگے۔۔آپ فریش ہو لیں، میں کپڑے۔۔۔ وہ الجھتی بولتی وارڈروب کی جانب لپکی جب اسنے اسے روکا، اسکی گرفت میں ایسی تپش تھی اسے لگا وہ جل کے خاکستر ہو جائیگی۔۔۔

نہ کریں میری جان۔۔۔ میرے بہکے جذبات کو مزید مت بہکائیں۔۔ برداشت نہیں کر پائینگی۔۔۔ اسکی بات پہ وہ پیچھے ہونے لگی لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔

،شش۔۔ ڈونٹ موو۔۔۔ہاں تھک گیا ہوں میں ۔۔ تھکن اتاریں میری ، سمیٹیں خود میں مجھے بہت تھک گیا ہوں میں۔۔۔ اسکے بالوں میں منہ چھپاتے وہ اسے کانپنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔

کک۔۔ کیا۔۔ کیا کر ۔۔۔۔۔رہے ہیں؟؟ اسنے اٹکتے پوچھا تو وہ سیدھا ہوا اور چمکتی سیاہ آنکھیں اسکی سبز آنکھوں میں گاڑھتا دھیمے سے بولا۔۔۔

آپ کی شکایت دور۔۔۔ لودیتے لہجے میں کہتا وہ اسکی جان اٹکا گیا۔۔۔ اسکا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات سے اسکی جان زلزلوں میں گرنے لگی۔۔۔ وہ پھر سے اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔۔

نن۔۔ نو۔۔نو ۔۔ مم۔۔ مجھے کوئی۔۔ شکایت نہیں ہے۔۔ بلکل نہیں ہے۔۔۔ اسنے کانپتے ہوئے اسے بتانا چاہا۔۔۔

لیکن اپنی بات کے جواب میں جب اسکے ہونٹ اپنی شہ رگ پہ محسوس ہوئے تو وہ تڑپ اٹھی اور اسکی شرٹ شولڈر سے جھکڑتی چیخی۔۔۔۔

شش۔۔شاہ مجھے۔۔پتہ آپ بہت پیار کرتے۔۔ مم۔۔۔مجھے کوئی شکایت نہیں پلیز۔۔۔ وہ بے ساختگی میں بول گئی۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے سر اٹھایا اور مسکراہٹ دباتے اسکے گرد بازو جماتا اسے ہلکا سا اٹھاتا اپنے قریب کرتا پاوں پہ کھڑا کر گیا۔۔۔

ایلے کہ علیزے کو لگا کہ ان دونوں کی دھڑکنیں ایک ہی سنگم میں دھڑک رہی ہوں---

Really u know that how much i love u.....

اس نے سنجیدگی سے پوچھا جب کے اسکی آنکھوں میں نا قابل برداشت چمک تھی۔ --

اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی اور فورا اثبات میں سر ہلایا----

جج--جی-- مجھے پتہ--- وہ جلدی سے بولی---

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی---
اسکی بات پہ اسکا دل کیا کہ وہ زور زور سے روئے-- وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اسے آج کیسے روکے؟
جو آج سارے بند توڑنے کے درپے تھا---

،وہ تو نارمل حالات میں اسکی قربت برداشت نہیں کر سکتی تھی کجا کہ اتنی شدید قربت دھڑکنوں کا تال میل، اسکی شدتیں۔۔۔ اسکی آنکھیں ضبط کرتے کرتے بھی نمی کھینچ لائیں تھی۔۔۔۔

آج آپکو یہ پتہ چل گیا ہے کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتا تو وہ دن بھی دور نہیں جب آپ اس محبت پہ اعتبار بھی کریں گی۔۔ اس رشتے کو اعتبار سونپیں گی۔۔۔

لیکن اسکیلیے کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔ اسکی ذومعنی باتیں اسکی دھڑکنیں اتھل پتھل کر گئیں۔۔۔

کیا؟ اسنے سراسیمگی سے پوچھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کمرے میں آ کے لیٹا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا اس نے دیکھا تو کوئی ان نون نمبر تھا۔۔۔ اسنے حیران ہوتے کال ریسیو کی۔۔۔

السلام علیکم دبیر۔۔۔۔ دوسری طرف سے آتی آواز نے اسے شاک میں مبتلا کر دیا۔۔۔

دبیر پلیز۔۔۔ اسکی ملتجی آواز آئی۔۔۔

آپ۔۔۔ وہ ابھی تک شاک میں تھا۔۔ یکلخت اسے موقع کی سنگینی کا احساس ہوا تو وہ حواسوں میں آیا۔۔۔

آپ کو کسنے نمبر دیا؟؟ اور میرا نام دبیر نہیں ہے؟؟ اسنے غصے سے جواب دیا۔۔

خدا کیلیے اتنے ظالم نہ بنو۔۔۔ مت ٹھکراؤ مجھے۔۔۔ وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔
اسکے آنسو اسکے دل پہ گر رہے تھے لیکن وہ بے مہر بنا رہا۔۔۔

اگر آپ نے خود کو اب کے روکا نہ تو۔۔۔ وہ اک مکے کو رکا

مجھے سر کو بتانا پڑے گا۔۔۔۔ اسنے بے رحمی کی انتہا کی۔۔۔

کیوں۔۔کیوں کر رہے ہو ایسا؟ کیوں ؟؟ وہ کرلائی جبکہ وہ اسکے آنسوؤں اور آہوں سے ڈرتا کال کاٹ گیا جبکہ وہ سسکتی رہ گئی۔۔۔۔۔

اسکے اس سوال پہ وہ اسکے ہونٹوں کو فوکس کیے جھکا تو وہ بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔

آپکو میری قسم۔۔۔ وہ جو اس سے بالشت بھر کے فاصلے پہ تھا اسکی اس بات پہ رکا، ٹھٹکا اور تھم گیا۔۔۔۔

سب کہتے ہیں آپ بہت معصوم ہیں لیکن کوئی مجھ سے پوچھے کے آپ کس قدر ظالم ہیں۔۔۔۔ اسکی پیشانی سے سر ٹکائے وہ سلگتے لہجے میں بولا تو وہ رو پڑی۔۔۔۔

بہت۔۔۔بہت برے ہیں آپ۔۔ وہ اسکے سینے پہ ہاتھوں سے کے مارتی وہ روتی اور بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ وہ پرسکون سا اس سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔

بہت گندے ہیں آپ--- خبردار آج کے بعد ایلے میری جان نکالی تو--- میں بات بھی نہیں کرونگی--- وہ روتی رہی تو وہ اسے سینے میں بھینچ گیا----

اوکے--- روئیں مت۔میری جان ۔ ایلے جان نہیں نکالوں گا---- آرام سے نکالوں گا---- اسنے آرام سے کہا تو وہ روتے ہوئے مزاحمت کرنے لگی تو مزید گرفت مضبوط کر گیا---

سوری-- ریلیکس ایلے رو کے مجھ پہ ظلم مت کریں --- اسکی کمر سہلاتا وہ اسے ریلیکس کرنے لگا تو وہ دھیرے دھیرے پرسکون ہونے لگی----

نہ نجانے کتنی دیر گزر گئی اسے ایلے اسکے ساتھ کھڑے لیکن کچھ لمحوں کے احساس کے بعد وہ جھجکتے ہوئے دور ہٹی----

سس--- سوری-- آپکی شرٹ خراب کر دی-- اسنے الٹے ہاتھ سے منہ صاف کرتے ہولے سے کہا تو وہ اسے دیکھتا اسکا چہرا ہاتھوں میں تھام گیا----

نہیں--- آپ نے میری آنکھیں خراب کر دی ہیں--- ہولے سے کہتا وہ اسکی آنکھوں پہ جھکا اور سلگتے لب ان پہ رکھے گویا ان سلگتی آنکھوں پہ مرحم رکھنا چاہا ہو----

اسکے اس اندازِ مسیحائی پہ اسکا دل کرلایا اسکا دل کیا وہ اس کے کندھے پہ سر رکھتی سب دکھ درد اسے دے دے لیکن پھر ضبط کرتی ہلکا سا کسمسائی۔۔۔۔

، وہ پیچھے ہٹتا اسکے سرخ چہرے پہ نظر ڈالتا بولا
جائیں جا کے فریش ہوں اور سب کچھ بھول کے آرام سے سو جائیں۔۔۔۔
اسے کہہ کے وہ سٹڈی میں چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی جب موبائل کی رنگ ہوئی تو اسکے ساتھ ساتھ جہان بھی جاگ گیا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کہ فون پکڑا تو نمبر دیکھ کے اسکی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔۔۔

تبھی جہان نے ہاتھ بڑھا کہ کال ریسیو کر لی۔

کیسی بے مروت بھابھی پلس بہن ہیں آپ؟ کال اٹھاتے ہی معاویہ کی افسوس بھری آواز گونجی---

اسکی بات سے وہ اک پل کو ہونق ہوئی کے آیا کہ رات کے اس پہر وہ یہ طعنہ کیوں دے رہا---

وہ جو آپ کا جلاد شوہر ہے، اس سے تو مجھے کوئی امید ہی نہیں تھی لیکن آپ کس خوشی میں مجھے وش کرنا بھولیں ہیں. .---- اسکی بات پہ وہ اپنی عقل کو ہاتھ مارتی رہ گئی----

اب چپ کیوں ہیں آپ؟ اور وہ دیو کہاں ہے؟ مجھے بتائیں وش کیوں نہیں کیا؟ اسکے سوال پہ اسکی بے ساختہ نظر پاس کھنی کے بل دراز ہوئے جہان سے ٹکرائی---

اسکا دل دھڑکا، اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس دیو نے چند پل کو اسے رات کو اپنے بس میں کر کے ساری دنیا سے بیگانہ سا کر دیا تھا-----

سوری بھائی--- مجھے یاد تھا لیکن مجھ--مجھے--- نیند آ گئی----- وہ بے ربطگی سے گویا ہوئی----

یہ کس خوشی میں تم رات کے اس پہر میری بیوی کو تنگ کر رہے ؟؟ اسکی خشونت بھری آواز پہ وہ گڑبڑائی جبکہ وہ چہک کے بولا۔۔

توبہ کرو جسکا تم جیسا ڈیول شوہر ہو گا وہ کیونکر کسی سے ڈرے گی ۔۔ ۔۔۔۔اسنے تپانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

افسوس کے بھابھی اتنی معصوم ہیں وگرنہ اتنے عرصے میں تو انہیں تم پہ بھی حکم چلانا چاہیے۔۔۔۔ اسنے پھر سے بک بک کی۔۔۔

بھآبھی۔۔۔۔ اسنے اسے پکارا۔۔۔

جج۔۔جی بھائی۔۔۔ وہ فورا بولی

آج کے بعد وعدہ کریں اس سے ڈرنا نہیں بلکہ اسے ڈرا کے رکھنا ہے۔۔۔ اوکے۔۔۔ اسنے وعدہ لینا چاہا۔۔

وہ تو بری پھنسی تھی اسے پتہ تھا وہ دونوں ایک پل کو دشمن بنے ہوتے اور دوجے پل ان سے اچھا دوست کوئی نہیں ہوتا۔۔ لیکن ابھی جو وہ اسے کہہ رہا تھا وہ گویا کنویں میں چھلانگ لگانے کے مترادف تھا۔۔۔

بولیں نا۔۔۔۔ اسنے اصرار کیا۔۔
اوکے۔۔۔ وہ کن انکھیوں سے اسے دیکھتی ہار مانتی بولی۔۔۔ جبکہ وہ ابرو اچکا کے اسے دیکھتا رہا۔۔"رئیلی"۔۔۔

وہ جھینپی لیکن اپنادھیان مکمل معاویہ کی طرف لگایا۔۔۔

گریٹ بھابھی ۔۔۔ اب چلیں مجھے وش کریں۔۔۔

ایویں ہی اب کیوں وش کروں؟ اور یہ کونسی وش ہے جو خود بول کے لی جا رہی۔۔۔ اسنے مسکراٹ دباتے اسے تنگ کیا۔۔۔

بھابھی ی ی۔۔۔۔ وہ صدمے سے چلایا۔۔۔۔

اوکے اوکے سوری۔۔۔ اسنے سیزفائر کیا جبکہ وہ پرسکون سا دونوں کی گفتگو ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

Wishing a very happy birthday bhai....

اسنے دھیمے سے گنگناکہ کہاکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسکی نگاہوں کے حصار میں ہے۔۔۔

ہو گیا تمہارا؟ چلا اب سو اور ہمیں بھی سونے دو۔۔۔ اسنے کہنے کے ساتھ ہی اسکے ہاتھ سے موبائل لیکر کاٹتے اسکی ساری باتوں کا بدلہ لیا۔۔۔۔

اسکے کال آف کرتے ہی وہ کمبل میں چہرہ چھپا گئی، اسکی اس حرکت پہ اسکے لبوں پہ مسکراہٹ بکھری۔۔۔

آپ کی یہ معصوم حفاظتی سرگرمیاں۔۔۔۔ اسکی گھمبیر آواز گونجی اسنے کمبل کو اور مضبوطی سے جکڑ لیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب بچوں کو ساتھ لیے انہیں ناشتہ کروا رہی تھی۔۔وہ جب سے ادھر آئی تھی یی اسکا معمول تھا وہ آدھے سے زیادہ ٹائم بچہ پارٹی میں صرف کرتی تھی۔۔۔

جہان آج بغیر ناشتے کے ہی اسکے سوتے ہوئے ہی کہیں جا چکا تھا جس سے وہ لاعلم تھی۔۔

بھائی بھی آ جائیں سپیشل ناشتہ کریں معاویہ کی برتھڈے کی خوشی میں کیونکہ وہ آج رات کو گھر نہیں ہوگا پپا نے کراچی بھیجنا اسلیے زرا ناشتے سے اسکا موڈ فریش کرنے گے۔۔۔ زینی نے پرجوش آواز میں آکے اسے بلایا کیونکہ وہ بچوں سے فارغ ہو چکی تھی اسلیے ڈائیننگ ٹیبل تک آئی لیکن میز پہ نظر ڈال کے وہیں رک گئی۔۔۔

حلوہ پوری، پراٹھے، پائے، چنے، اچار، آملیٹ اسی طرح کے لوآزمات سے میز بھری تھی گویا کے کافی دمدار ناشتے کا اہتمام تھا۔۔۔

آو بیٹا رک کیوں گئی؟ بیٹھو۔۔۔ ہھوپھو نے اسے بٹھایا اور پوری اسکے سامنے رکھی۔۔ تیل میں نچڑی پوری دیکھ کے وہ چکرا رہی تھی۔۔۔

میں ایسا ہیوی ناشتہ نہیں کر سکتی، آپ مجھے آملیٹ دیں۔۔۔ اسنے خود کو روکتے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا کھاو آج۔۔۔اپنی صحت اچھی ہو گی تب ہی کل کو بچے صحت مند ہونگے۔۔۔
انہوں نے اسکے چھکے چھڑوائے وہ کانوں تک سرخ پڑی، سبکا دھیان انکی طرف تھا۔۔۔۔

پھر زبردستی انہوں نے اسے ہر چیز کھلائی۔۔۔ وہ بمشکل کھا رہی تھی اسکا سر چکرا رہا تھا اور اسے لگ رہا تھا کہ اب کہ بس نہ ہوا تو وہ سب باہر اگل دے گی۔۔۔

بس میں کھا چکی۔۔ مجھے جوس دیں پلیز۔۔ وہ بمشکل بولی۔۔
جوس کے کچھ سپ لے کے وہ اٹھ گئی۔۔۔ کچھ قدم چلی ہو گی کہ چکراہٹ سے دونوں ہاتھوں سے سر تھام گئی۔۔۔

کیا ہوا علیزے؟ وہ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

پتہ نہیں مما!میرا سر چکرا رہا۔۔ وہ بھیگتی آواز میں بولی ، اس سے پہلے کے وہ اسے ساتھ لگاتی وہ بھاگتی واش بیسن پہ جھکی اور کھایا پیا سب اگل دیا۔۔۔
سب پریشان اسکی طرف لپکے جو حال سے بے حال ہوئی جا رہی تھی اور روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا میرا بچہ؟ ماما نے اسے ساتھ لگاتے پچکارتے پوچھا۔۔

ک۔۔کل سے ہی سر ایلے چکرا رہا اور ابھ۔۔۔۔ وہ ابھی بول رہی تھی جب انہوں نے جوش سے اسے بھینچا اور اسکا ماتھا۔۔

تو کل کیوں نہیں بتایا؟ یہ چھپانے والی بات نہیں ہے۔۔ اللہ نے بہت کرم کیا۔۔۔ وہ خوشی سے چور لہجے میں بولیں جبکہ وہ آنکھیں پھاڑے انکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ اس میں کونسی خوشی کی بات ہے۔۔۔

سچ میں بھابھی۔۔۔ مما نے پوچھا جبکہ باقی سب بھی خوشی سے لبریز چہرے لیے کھڑے تھے اک سوائے اسکے۔۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے اسنے میرے جہان اور علیزے پہ کرم کیا۔۔ اب میں دادو بنوں گی۔۔۔ انکی بات پہ اسے جھٹکا لگا۔۔۔

نن۔۔ نو ماما۔۔ اسنے بولنا چاہا لیکن نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا۔۔۔۔

بس آپ نے پریشان نہیں ہونا۔۔ میں ابھی جہان کو کال کرتی ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے یا اسے گھر بلاتے۔۔۔ آپ جائیں تیار ہوں . . .اسکی کچھ بھی سنے بغیر انہوں نے روم میں بھیجا۔۔۔

وہ پریشان سی کمرے میں چکر لگا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ انہیں کیسے سمجھائے کہ کل زیادہ رونے اور ابھی اس ہیوی ناشتے سے اسکی یہ حالت ہوئی ہے وہ پریشانی سے رونے لگی۔۔۔۔

اور پھر ایک خیال آتے ہی لپک کے موبائل پکڑتے ایک نمبر ملانے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج بہت خوش تھی اسلیے اسکے ایک بار کہنے پہ باہر لان کا چکر لگا کے آئی تھی بلکہ اسکے ساتھ پورا وارڈ بھی گھوم کے آئی تھی اور اب اسکے ساتھ بیٹھی گیم کھیل رہی تھی۔۔۔

میں اگر آپ سے کچھ کہوں تو آپ روئیں گی تو نہیں؟ اسنے اس سے اچانک پوچھا۔۔

خیریت۔۔ وہ مگن سی بولی۔۔

ہاں ایکچوئلی مجھ سے تمہیں روتا ہوا نہی دیکھا جاتا۔۔ اسکی بات پہ اسکا ہاتھ تھما اور ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔

نہیں آپ کریں بات۔۔۔ اسنے آہستگی سے کہا۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ ہولے سے تھامتا بولا۔۔۔

تھوڑا سا یاد کرنے کی کوشش کریں اپنا ماضی۔۔۔ کچھ ہلکا سا تو یاد ہو گا کسی کی کوئی پرچھائی۔۔۔ اسکے ہاتھوں پہ دباو ڈالتا وہ اسے اکسانے لگا۔۔۔

وہ سسکی لیکن اپنی آنکھیں بند کر لیں جب ہاتھوں پہ مزید دباو محسوس ہوا تو بڑبڑائی۔۔۔

ز۔۔۔ زی۔۔۔ زی پھوپھو۔۔۔۔ اسنے بلاخر ایک لفظ ادا کیا جسے سنتاوہ چونکا۔۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ملاتے فون کان سے لگایا اور گہری سانس لیکے خود کو پرسکون کیا---

السلام علیکم -- بھابھی میم !خان کی آواز گونجی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ شاید بزی ہے لیکن وہ اس وقت سب حد بندیاں ختم کیے بیٹھی تھی--

وعلیکم السلام ---- خان شاہ کدھر ہیں-- اسنے جلدی سے پوچھا کہ وقت کم تھا---

سر تو میٹنگ میں ہیں،-- وہ جواباً گویا ہوا---

مجھے بات کرنی ابھی--- وہ بھیگے لہجے میں بولی---
لیکن م---- اسنے کچھ کہنا چاہا تو وہ ہلکا سا چیخی---

خان پلیز-----

اوکے میم -- وہ فورا بھاگا۔

دروازہ کھول کے جب وہ اینٹر ہوا تو اسکے ماتھے پہ بل پڑے کیونکہ وہ کبھی بھی ایلے نہ آیا تھا۔۔۔ اسنے استفہامیہ انداز میں اسے دیکھا تو اس نے فون سامنے کیا اور چمکتی سکرین پہ اسکی پک دیکھ کے وہ فورا اٹھا اور ایکسکیوز کرتا باہر بھاگا۔۔۔

علیزے کیا ہوا؟ اسنے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

آپ کدھر ہیں؟؟ گھر آ جائیں پلیز ابھی۔۔۔ اسکی آواز پہ ضبط کھوتی وہ رو پڑی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟ اسکا دل پریشانی سے ڈوبا۔۔۔

آپ بس آ جائیں ، کسی کی کوئی بات نہیں سننی بس سیدھا میرے پاس آئیں۔۔۔ ابھی پلیز۔۔۔۔ وہ بولتی جا رہی تھی .اور اسکی باتوں نے اسے پریشان کر دیا۔۔۔۔۔

علیزے پلیز ہوا کیا ہے؟کیوں جان نکال رہی ہیں میری؟

وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

آپ بس گھر آئیں کسی کی بات نہیں سننی--- وہ ایک ہی بات کیے گئی--- اسنے خان کو اشارہ کیا کہ گاڑی نکالے---

اور آپ کسی کو کہنا مت کہ میں نے بلایا--- کال بند کرتے اسکی دھیمی آواز گونجی وہ اور پریشان ہوا اور باہر کو لپکا جب خان نے کچھ کہنا چاہا---

سر میٹنگ----- اسنے بات مکمل کرنی چاہی لیکن اسکی سرد آنکھیں دیکھ کے چپ چاپ چل پڑا کیونکہ جانتا تھا کہ وہ اب کسی بھی قیمت پہ رکے گا نہیں---

سب کو پیچھے کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا جبکہ خان اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ تھا-- اور پھر آندھی کی رفتار سے وہ دس منٹ میں مینشن پہنچا---

تیز قدموں سے وہ اندر کی جانب بڑھ رہا تھا جب آیت کو دیکھ کے بمشکل خود کو کمپوز کیا---

ارے جہان بھائی آپ؟ خیریت اس وقت؟ انہوں نے اچنبھے سے پوچھا--

جی مجھے فائل چاہیے تھے۔۔ انہیں جواب دے کے ایکسکیوز کرتا وہ جلدی سے سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کی طرف گیا۔۔۔۔

زی پھوپھو کون ہیں؟ اسنے خود پہ قابو پا کے پوچھا۔۔

میری پھوپھو ہیں۔۔۔ بہت پیاری ہیں، جو بھی انہیں دیکھتا وہ بس انکا دیوانہ ہو جاتا۔۔۔ مجھ سے بہت بہت پیار کرتی تھیں۔۔۔ لیکن پھر سب ختم ہو گیا اور مم۔۔ میں سب سے دور ہو گئی۔۔۔ اب۔۔اب میں نجانے ان سے ملوں گی کہ نہیں اگر ملی تو کیا وہ پہچانیں گے۔۔۔ وہ ٹرانس میں کہتی آخر میں سسکنے لگی۔۔۔
وہ بوکھلا گیا اور بے ساختگی میں اپنی پوروں سے اس کے بکھرے موتی چننے لگا۔۔۔ اسکے لمس سے کرنٹ کھا کہ اس نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پلیز ایم سوری لیکن ایلے روئیں مت۔۔ وہ اب بھی آپ سے ایلے ہی محبت کرتے ۔۔ میں وعدہ کرتا آپ کو ان سے ضرور ملواؤں گا۔۔۔ اسے محبت سے کہتا وہ اٹھا کے پھر سے بے اختیاری میں کچھ کر نہ دے۔۔۔

آپ ان کے ملنے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔ پشت سے آتی اسکی دھیمی آواز پہ وہ ساکت ہوا۔۔۔

دروازہ کھولتا جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ ٹہلتی نظر آئی اس پہ نظر پڑتے ہی وہ ضبط کھوتی بھاگ کے اسکے پاس آئی اور اسکے کندھے پہ سر رکھتی شدتوں سے رو دی۔۔۔

علیزے پلیز۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیا ہوا ہے؟
وہ خود کو بے بسی کی انتہا پہ محسوس کر رہا تھا لیکن وہ کچھ نہ بولی تو کچھ لمحے بعد اسنے اسے پکڑ کے سامنے کیا اور دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرا تھاما۔۔۔

ینے ک۔۔۔ کچھ نہ۔۔۔ نہیں کیا۔۔۔ سب۔۔ غلط سمجھ رہے۔۔ ایسا۔۔ایسا کچھ نہیں۔۔۔ وہ بے ربطگی سے بولی۔۔

مجھے پوری بات بتائیں۔۔۔ اب کہ اسکی آواز میں ناجانے کیا تھا کہ اسکے آنسو ٹھٹھرے اور وہ نظریں چراتی تھوڑا پیچھے ہٹی۔۔۔

وہ۔۔ میں کل بھی روتی۔۔ رہی تو سس۔۔ سر چکرا رہا تھا اور اب۔۔ابھی اتنا ہیوی ناشتہ۔۔تھا تو۔۔تو مجھے وومٹ ہو گئی۔۔۔۔ وہ رکی۔۔

ہوں۔۔۔ اسنے ہنکارا بھرا اور گویا آگے بولنے کا اشارہ دیا۔۔۔

اب مما کہتی ڈاک۔۔ڈ۔۔۔ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔ وہ پھر اٹکی۔۔۔

اس میں رونے والی کونسی بات؟ وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

نن۔۔ نہیں ماما غلط سمجھ رہے۔۔۔ وہ جلدی سے بولی۔۔۔

کیا؟؟ یک لفظی سوال آیا۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہی رہے؟ وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

آپ ٹھیک سے سمجھائیں ہوا کیا ہے کیوں رورہی آپ؟؟ اسنے سوال دہرایا۔۔۔

ماما۔۔۔ سمجھ۔۔۔ سمجھ۔۔رہے کہ۔۔۔آپ۔۔ میں میرا مطلب۔۔۔
وہ اس سے دور ہوتی سرخ چہرے کے ساتھ پلٹی۔۔۔

میں پپپ۔۔پر۔۔۔ آپ کو سمجھ نہی آ رہی؟؟ وہ جھنجھلائی۔۔۔

نہیں۔۔۔

انہیں لگتاکہ۔۔ وہ پھر اٹکی لیکن پھر آنکھیں بند کرتی ایک سانس میں بول گئی۔۔۔

کہ میں ایکسپیکٹ کر رہی۔۔۔ وہ بات مکمل کر کے کانپ رہی تھی
جب کہ اک پل کو شاکڈ رہنے کے بعد وہ ہوش میں آیا اور گہری سانس بھری۔۔۔

وہ دھیرے سے چلتا کچھ سوچتا ریک کے پاس گیا اور ایک فائل نکالی۔۔۔

آپ کو کمرے میں آئے کتنی دیر ہو چکی ہے؟ اسنے سنجیدگی سے سوال کیا اسکے بے موقع سوال پہ وہ حیران ہوئی لیکن پھر بول دی۔۔

آدھا گھنٹہ۔۔۔

اسکی بات کے جواب پہ اسنے دروازے کو دیکھا جو ادھ کھلا تھا کہ اندر کا سب منظر باہر کو نظر آسکتا تھا۔۔۔

اسکا مطلب کے وہ آپ کو بلانے والے ہوں گے۔۔۔ اسکی پرسوچ آواز گونجی ۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی باہر سے آوازیں آنے لگی۔۔ جسکا مطلب تھا اسے بلایا جا رہا تھا۔۔ اسنے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا جو آوازیں سن کے چوکنا ہو گیا تھا اور اس سے پہلے کے کوئی کمرے میں داخل ہوتا اس نے پھرتی سے اسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔
فائل کے سب پیپرز ہوا میں بکھر گئے جبکہ وہ اس اچانک افتاد پہ گھبرا گئی۔۔۔۔ اسنے اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر بیڈ پہ دھکا دیا اور خود اس پہ جھکا۔۔۔

وہ اس سب سچویشن پہ حواس کھونے لگی ان دونوں کی ٹانگیں بیڈ سے نیچے تھیں جبکہ وہ خود اس پہ جھکا تھا۔۔۔

کک۔۔کیا۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی اسنے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

شش۔۔ ڈونٹ موو۔۔۔ آپ نے باہر کی طرف نہیں دیکھنا جو بھی آے۔۔آپ کا سب فوکس کمرے میں ہونا چاہیے۔۔۔ اسکے ساتھ ہی اسنے اسکی گردن میں منہ چھپایا۔۔۔

جبکہ وہ ہکابکا رہ گئی کہ وہ جان بوجھ کے ایسا کیوں کر رہا لیکن جب اسنے دروازے میں کسی کو محسوس کیا تو ان سے اپنا چہرہ چھپانے کو بازو اپنے چہرے سے گزارتی اسکی گردن میں حمائل کر گئی۔۔۔

اسکی سانسیں اکھڑ رہی تھیں جبکہ ہارٹ بیٹ اتنی تیز تھی کہ اسے لگ رہا تھا کہ باہر کھڑے نفوس بھی سن لیں گے۔۔۔

جبکہ باہر کھڑے نفوس کا حیرت سے برا حال ہو رہا تھا ، انہیں یقین کرنے میں تامل ہو رہا تھا کہ واقع ہی یہ جہان ہی ہے اور اس طرح۔۔۔ انہوں نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے جھرجھری لیتے دروازہ آرام سے بند کیا اور نیچے دوڑ لگائی۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سن کے بھی اسکے حواس بحال نہ ہوئے وہ بے جان پڑی تھی۔۔ پھر آہستہ سے اپنا بازو اسکے گرد سے ہٹایا اور پھر ہولے سے بولی۔۔۔

بب۔۔بس۔۔ کریں۔۔۔ اسکی آواز پہ اسنے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں سے چھلکتے منہ زور جذبات نے اسے بوکھلا دیا اور اسی بوکھلاہٹ کو دور کرتی وہ اس پہ چڑھ دوڑی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کیا طریقہ؟؟ وہ اسکی طرف دیکھنے سے گریز کرتی بولی۔۔۔

کیسا طریقہ؟ اسکی پرسکون آواز نے اسے اور تپایا۔۔۔

ان کے سامنے یہ سب۔۔۔ وہ شرم سے بات ادھوری چھوڑ گئی۔۔
میں اب انکا سامنہ کیسے کرونگی؟؟ وہ شرمندگی سے بولی۔۔۔

رِیلیکس آپ عبایا یوز کر لینا زیادہ پرابلم ہوئی تو۔۔۔ اسکے اس مشورے پہ اسے طیش آگیا اسنے پورا زور لگایا گرفت سے آزادی کیلیے۔۔۔

آپ۔۔آپ بہت بے شرم ہیں۔۔اٹھیں۔۔ یہ ۔۔کک۔۔ کوئی طریقہ پرابلم سولو کرنے کا۔۔۔ وہ کڑھی۔۔۔

ایک اور آسان طریقہ بھی تھا۔۔۔ اسکی مزاحمت کو رد کرتا وہ اسکے چہرے پہ نظریں گاڑھتا بولتا۔۔۔

کونسا۔۔ اسنے اسکی شرٹ پہ نگاہیں جماہیں۔۔۔

وہ ہولے سے اسکے کان میں جھکا اور کچھ کہا جسے سنکے اسکے سارے وجود میں دھواں سا بن گیا اور جسم کا سارا خون چہرے پہ آسمٹا۔۔۔

وہ دلچسپی سے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ انتہائی ۔۔۔برے انسان ہیں۔۔۔ حیا سے لڑکھڑاتی آواز میں کہتی وہ پوری جان لگاتی اسے پرے کرتی اٹھی اور گہری سانسیں لینے لگی۔۔۔

مجھے برا بننے پہ آپ اکساتی۔۔ اسکے الزام پہ اسکی سبز آنکھیں پھیلیں۔۔۔جس میں اسے لگا کہ وہ مزید ڈوب جائیگا۔۔ اسی خطرے کے پیش نظر وہ نظریں ہٹاتا بولا۔۔۔

جآئیں جا کے ریڈی ہوں۔۔ میں سب ٹھیک کرتا۔۔۔ اسے کہتا وہ اٹھ کے باہر چلا گیا جبکہ خود کو سنبھالتی وہ بھی واشروم کی طرف گی۔۔۔

اسکے سوال پہ وہ کرنٹ کھا کہ پلٹا تو وہ شرمندہ ہوئی۔۔

نن۔۔ نہی میرا مطلب ہے کہ۔۔ مجھ سے ملیں گے۔۔ آپ جسطرح مجھے سب سے ملانے کی تگ ودو میں ہیں لگتا کہ۔۔ مجھ سے اکتا گئے اور مجھے انکے حوالے کر کے چھوڑنا چاہتے۔۔۔ وہ بات کور کرتی پھر سے اسی فیز میں جا پہنچی۔۔۔

اسکی باتیں سن کے وہ سنجیدہ تیوروں سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔

تم ہمیشہ نیگیٹو پہلو کیوں دیکھتی یا سوچتی؟ میں نے دوستی کی ہے نا تم سے؟ سب سے اچھی دوست ہو میری۔۔ میں کیسے جان چھڑا سکتا تم سے یا تمہیں بھول سکتا۔۔۔ اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے۔۔ جو تمہارے ساتھ ہوا وہ تم نے خود نہیں کیا اور دعا کیا کرو اپنے لیے اور شکر ادا کیا کرو کہ اسنے کرم کیا۔۔۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسکی باتوں کو دل میں اتارتی وہ اسکی دوست والی بات پہ رکی---

سمجھ رہی ہونا جو میں کہہ رہا--- اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کی--

جی-- اسنے اثبات میں سر ہلایا---

گڈ چلو--اب آرام سے سو جاو اور اچھی اچھی باتیں سوچا کرو اور اگر بور ہونے لگو تو مجھے کال کر لینا--- اوکے--
ہلکے پھلکے انداز میں کہتا وہ اسے ریلیکس سا کر گیا---

اوکے--- اسنے سر ہلایا---

کیا گفٹ دے رہی ہو مجھے زوجہ محترمہ؟ وہ کچن میں گلاس رکھنے آئی جب وہ پیچھے پیچھے آگیا---

وہ صبح سے سب سے گفٹ بٹور رہا تھا کہ رات کو میں گھر نہیں ہونا مجھے ابھی گفٹ دو۔۔۔ اور سب نے ایلے ایلے گفٹ دیے کہ اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی گفٹ کا نام نہ لیتا لیکن وہ معاویہ تھا۔۔۔ معاویہ ڈھیٹ۔۔۔۔

اور اب وہ مسلسل اسکے پیچھے پڑا تھا جسکا کہنا تھا کہ وہ گفٹ تو بھول چکی ہے انفیکٹ اسے تو یاد بھی نہی کہ آج اسکا برتھڈے ہے۔۔۔

آپ کیوں پیچھے پڑے۔۔ میں نے بتا تو دیا کہ میں نے گفٹ نہیں لیا۔۔ میں کیوں لیتی گفٹ؟؟ کوئی سپیشل بات تھوڑی ہے۔۔۔ اسے تپانے کو آرام سے کہتی وہ سب باتوں کا گویا بدلہ لے رہی تھی۔۔۔

ہیں۔۔۔۔ تم نے واقع ہی کوئی گفٹ نہیں لیا؟؟
وہ صدمے سے بھرپور آواز میں بولا۔۔۔

ہاں تو صبح سے کہہ رہی۔۔ کیا ہوا اردو سمجھ میں آنا بھول گئی؟؟
اسکے بھولپن سے کہنے پہ اسے آگ لگی لیکن پھر اس پہ نظر ڈالتے اسکی آنکھیں جگمگانے لگیں۔۔۔

اوہ۔۔ تو گویا آپ میرا گفٹ لینا بھول گئی۔۔۔ وہ دھیرے سے کہتا اسکی طرف بڑھا جو رخ موڑے گلاس سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

بلکل۔۔۔ اسنے گردن اکڑائی۔۔۔

کوئی بات نہیں میں اپنی مرضی کا گفٹ لے لیتا۔۔۔ اسکی بات پہ وہ ہلکی سی گردن موڑتی بولی۔۔۔

اچھاااااا۔۔۔ کیسا گفٹ؟ وہ تمسخرانہ بولی لیکن اسکی ہر بات دھری کی دھری رہ گئی جب وہ اسکا رخ اپنی طرف موڑتا اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے لبوں سے اسکی پیشانی اور رخسار چھو گیا۔۔۔۔

ایسا گفٹ۔۔۔۔ اسے آنکھ مارتا وہ پیچھے ہٹا جبکہ وہ سانسیں بحال کرتی آنکھیں پھاڑتی اسے تکتی گئی۔۔۔

ویلے یی سپیشل گفٹ تھا تھینک یو۔۔۔ معنی خیزی سے کہتا اس پہ ایک نظر ڈالتا وہ چلا گیا۔۔ جبکہ وہ پیچھے نیچے بیٹھتی اپنی بکھری سانسیں سنبھال رہی تھی۔۔۔۔

جب وہ تیار ہو کہ نیچے آئی تو وہ ماما کے پاس کھڑا تھا۔۔ اسنے آیت اور لاریب بھابھی سے نظریں چرائیں جو معنی خیزی سے اسے تک رہی تھیں۔۔۔

بہت دیر لگائی علیزے؟ انکی شریر آواز نے اسے شرمانے لجانے پہ مجبور کیا وہ چہرہ چھپاتی مما کے پہلو میں آ گئی۔۔۔۔

جلدی چھوٹ دے دی میاں جی نے۔۔۔ جبکہ انکے ارادے تو خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔ لاریب کی سرگوشی پہ اسکا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ دو قدم کے فاصلے پہ کھڑا وہ بھی اس سرگوشی سے مستفید ہوا تھا۔۔۔

بھابھی پلیز۔۔۔ وہ ملتجی ہوئی تو وہ ہنستے ہوئے گلے لگا گئی۔۔۔

کہیں جا رہے ہیں آپ لوگ؟؟ اسنے لاعلمی کا مظاہرہ کرتے پوچھا جبکہ اسکا دل دھک دھک کرنے لگا کہ نجانے کیا ہو گا۔۔۔

ہاں ہاسپٹل جا رہے ادھر سے آپ کیلیے سپیشل سرپرائز لیکے آئیں گے۔۔۔ ماما نے خوشی سے بتایا۔۔۔

تو ہاسپٹل انکو میں ہی لے جاتا اور ساتھ جا کے سرپرائز چیک کرتا۔۔۔ اسنے ایک نظر اسے دیکھتے بات مکمل کی۔۔۔۔

اوکے بیٹا جی آپ چلیں جائیں۔۔ ماما کی بات پہ اسنے تشکر بھرا سانس لیا تو وہ اسے اشارہ کرتا باہر نکلا جبکہ ماما اسے ہدایات دیتی گاڑی میں بٹھا گئی۔۔۔

اب۔۔۔ اب آپ کیا کریں گے۔۔۔ اسنے گاڑی گھر سے نکلتے ہی سوال کیا۔۔۔

میں اب بہت کچھ کر سکتا آپ بتائیں کیا کروانا ہے مجھ سے۔۔۔
جتنا اسکا بے تکا سوال تھا اس سے زیادہ اسکا جواب آیا۔۔۔ اسکی بات پہ وہ ہاتھ ملنے لگی اور پھر بولی

آپ پتہ نہی کیسی باتیں کرتے؟ میں اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔
وہ نروٹھے انداز میں کہتی رخ بدل گئی۔۔۔

تبھی اسکا موبائل رنگ ہوا اسنے فون کان سے لگایا۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔ ڈاکٹر سومرو۔۔۔ جہان شاہ سپیکنگ۔۔۔

میں ابھی آپکو جو میسج دیا اس کے حساب سے ایک رپورٹ فائل ریڈی کریں۔۔۔ اور پھر دوسری طرف کی بات سننے لگا۔۔۔

نہیں چیک اپ نہیں کروانا۔۔۔ آپ جسٹ ویکنیس کی فائل تیار کریں۔۔نل پریگنینسی کے ساتھ۔۔۔ اسنے سنجیدگی اور دوٹوک انداز میں بات پوری کرتے موبائل رکھا۔۔۔

اور وہ جو پوری توجہ سے اسے سن اور سمجھ رہی تھی اسکے موبائل رکھتے ہی رخ موڑ گئی۔۔ اسکی اس حرکت پہ وہ مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد جب وہ ہاسپٹل کی بلڈنگ کے پاس پہنچے تو وہاں پہلے سے موجود خان نے فائل اسے پکڑائی جسے تھامتا وہ علیزے کی گود میں رکھ گیا۔۔۔۔

اسنے گود میں رکھی فائل کو دیکھا جس پہ جعلی حروف میں لکھا تھا۔۔۔

Mrs.Jahan Haider Shah....

وہ کچھ پل مسمرائز ہوتی اس نام پہ ہاتھ پھیرتی رہی اور سپیڈ بریکر سے چونکتی وہ حواسوں میں آئی اور اسے کھول کہ دیکھا تو وہ اسکی میڈیکل فائل تھی۔۔۔۔

یی۔۔یہ کیسے؟ اسے سمجھ نہ آئی کہ کیسے پوچھے۔۔۔

یہ میں گھر میں ریڈی کروا چکا تھا لیکن ساتھ لانا اسلیے ضروری تھا کہ سب گھروالے تھے انہیں بھی ڈیل کرنا تھا۔۔۔ اسنے اسے بتایا۔۔۔

لیکن ہاسپٹل جائے بغیر یہ۔۔۔۔ وہ پھر اٹکی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ڈاکٹر کے چیک اپ سے ہی تو ڈر رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا۔کہ وہ ایلے چیک کر کے سوال کریں۔۔۔۔ اسنے دوٹوک انداز میں اسے سمجھانا چاہا تو اس نے تشکر بھرا سانس لیا اور ایک چور نظر اس پہ ڈالی جو بن کہے اسکی ہر بات سمجھ لیتا تھا۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔ اسنے دھیرے سے کہا جب اس نے اپنی نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

علیزے پلیز ہوا کیا ہے؟کیوں جان نکال رہی ہیں میری؟
وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

آپ بس گھر آئیں کسی کی بات نہیں سننی۔۔۔ وہ ایک ہی بات کیے گئی۔۔۔ اسنے خان کو اشارہ کیا کہ گاڑی نکالے۔۔۔

اور آپ کسی کو کہنا مت کہ میں نے بلایا۔۔۔ کال بند کرتے اسکی دھیمی آواز گونجی وہ اور پریشان ہوا اور باہر کو لپکا جب خان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

سر میٹنگ۔۔۔۔ اسنے بات مکمل کرنی چاہی لیکن اسکی سرد آنکھیں دیکھ کے چپ چاپ چل پڑا کیونکہ جانتا تھا کہ وہ اب کسی بھی قیمت پہ رکے گا نہیں۔۔۔

سب کو پیچھے کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا جبکہ خان اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ تھا۔۔ اور پھر آندھی کی رفتار سے وہ دس منٹ میں مینشن پہنچا۔۔۔

تیز قدموں سے وہ اندر کی جانب بڑھ رہا تھا جب آیت کو دیکھ کے بمشکل خود کو کمپوز کیا۔۔۔

ارے جہان بھائی آپ؟ خیریت اس وقت؟ انہوں نے اچنبھے سے پوچھا۔۔

جی مجھے فائل چاہیے تھے۔۔ انہیں جواب دے کے ایکسکیوز کرتا وہ جلدی سے سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کی طرف گیا۔۔۔۔

زی پھوپھو کون ہیں؟ اسنے خود پہ قابو پا کے پوچھا۔۔

میری پھوپھو ہیں۔۔۔ بہت پیاری ہیں، جو بھی انہیں دیکھتا وہ بس انکا دیوانہ ہو جاتا۔۔۔ مجھ سے بہت بہت پیار کرتی تھیں۔۔۔ لیکن پھر سب ختم ہو گیا اور مم۔۔ میں سب سے دور ہو گئی۔۔۔ اب۔۔اب میں نجانے ان سے ملوں گی کہ نہیں اگر ملی تو کیا وہ پہچانیں گے۔۔۔ وہ ٹرانس میں کہتی آخر میں سسکنے لگی۔۔۔

وہ بوکھلا گیا اور بے ساختگی میں اپنی پوروں سے اس کے بکھرے موتی چننے لگا۔۔۔ اسکے لمس سے کرنٹ کھا کہ اس نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پلیز ایم سوری لیکن ایلے روئیں مت۔۔ وہ اب بھی آپ سے ایلے ہی محبت کرتے ۔۔ میں وعدہ کرتا آپ کو ان سے ضرور ملواؤں گا۔۔۔ اسے محبت سے کہتا وہ اٹھا کے پھر سے بے اختیاری میں کچھ کر نہ دے۔۔۔

آپ ان کے ملنے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔ پشت سے آتی اسکی دھیمی آواز پہ وہ ساکت ہوا۔۔۔

دروازہ کھولتا جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ ٹہلتی نظر آئی اس پہ نظر پڑتے ہی وہ ضبط کھوتی بھا گ کے اسکے پاس آئی اور اسکے کندھے پہ سر رکھتی شدتوں سے رو دی---

علیزے پلیز--- کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیا ہوا ہے؟
وہ خود کو بے بسی کی انتہا پہ محسوس کر رہا تھا لیکن وہ کچھ نہ بولی تو کچھ لمحے بعد اسنے اسے پکڑ کے سامنے کیا اور دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرا تھاما---

مینے ک---کچھ نہ---نہیں کیا---سب--غلط سمجھ رہے-- ایسا--ایسا کچھ نہیں--- وہ بے ربطگی سے بولی--

مجھے پوری بات بتائیں--- اب کہ اسکی آواز میں ناجانے کیا تھا کہ اسکے آنسو ٹھٹھرے اور وہ نظریں چراتی تھوڑا پیچھے ہٹی---

وہ-- میں کل بھی روتی-- رہی تو سس--سر چکرا رہا تھا اور اب--ابھی اتنا ہیوی ناشتہ--تھا تو--تو مجھے وومٹ ہو گئی---- وہ رکی--

ہوں--- اسنے ہنکارا بھرا اور گویا آگے بولنے کا اشارہ دیا---

اب مما کہتی ڈاک--ڈ--- ڈاکٹر کے پاس جانا ہے-- وہ پھر اٹکی---

اس میں رونے والی کونسی بات؟ وہ سنجیدگی سے بولا---

نن-- نہیں ماما غلط سمجھ رہے--- وہ جلدی سے بولی---

کیا؟؟ یک لفظی سوال آیا---

آپ سمجھ کیوں نہی رہے؟ وہ روہانسی ہوئی---

آپ ٹھیک سے سمجھائیں ہوا کیا ہے کیوں رورہی آپ؟؟ اسنے سوال دہرایا---

ماما--- سمجھ--- سمجھ--رہے کہ---آپ-- میں میرا مطلب---
وہ اس سے دور ہوتی سرخ چہرے کے ساتھ پلٹی---

میں پپپ--پر--- آپ کو سمجھ نہی آرہی؟؟ وہ جھنجھلائی---

نہیں۔۔۔

انہیں لگتاکہ۔۔ وہ پھر اٹکی لیکن پھر آنکھیں بند کرتی ایک سانس میں بول گئی۔۔۔

کہ میں ایکسپیکٹ کر رہی۔۔۔ وہ بات مکمل کر کے کانپ رہی تھی
جب کہ اک پل کو شاکڈ رہنے کے بعد وہ ہوش میں آیا اور گہری سانس بھری۔۔۔

وہ دھیرے سے چلتا کچھ سوچتا ریک کے پاس گیا اور ایک فائل نکالی۔۔۔

اسکی نظروں سے گھبراتی وہ بولی۔ ۔۔

وہ۔ ۔وہ گھر میں۔ ۔ اسنے بات ادھوری چھوڑی۔ ۔

میں انفارم کر چکا وہ کچھ نہیں پوچھیں گے آپ ریلیکس رہیں۔ ۔۔ اسنے نظریں سامنے جماتے ہوئے کہا تو وہ پرسکون ہو گئی۔ ۔۔

کچھ لمحوں بعد اسے گھر چھوڑتا وہ باہر نکلتا چلا گیا، جب وہ اینٹر ہوئی تو سب لاونج میں ہی تھے وہ پزل ہو گئی کہ نجانے کیسا ری ایکشن ہو گا لیکن تب وہ ریلیکس ہوئی جب ماما نے ساتھ لگا کہ تسلی دی۔ --

کوئی بات نہیں بیٹا۔ ۔ خدا کی دین ہے -- پریشان نہیں ہونا ویلے بھی دیر ہی کتنی ہوئی ہے۔ -- انکی باتیں سنتی وہ شرم سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ --

---

وہ سب کے ساتھ بیٹھی تھی جب ہدیٰ اور علینہ ولی کی ساتھ آتے اسے خوشگوار سر پرائز دے گئے۔ --

انہیں دیکھ کے وہ بہت خوش ہوئی ---- سب بیٹھے گپیں لگا رہے تھے جب معاویہ کے جانے کا تذکرہ ہوا۔ --

میں اتنا سوچا تھا کہ معاویہ بھائی کی برتھڈے کو اچھا سیلیبریٹ کریں گے لیکن اب وہ ہوں گے ہی نہیں۔ -- سٹابری کو منہ میں رکھتی وہ افسردگی سے بولی تو سب نے چونک کے اسے دیکھا۔ --

آپ واقعی چاہتی کہ معاویہ نہ جائے۔ ۔ سب نے فورا پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی بولی۔ --

ہاں نا۔ -- اسکے بچوں والے سٹائل پہ سب مسکرانے گے۔ ---- ایک طریقہ ہے جسکے زریعے وہ نہیں جا سکتے۔ -- لاریب نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ --

اچھا کیسا طریقہ؟ اسنے اشتیاق سے پوچھا۔ --
ہے ایک طریقہ لیکن اسکیلیے آپکو ہماری ہیلپ کرنا ہو گی۔ -- مہرو نے سسپینس کرایٹ کیا۔
--

کیسی ہیلپ؟ اسنے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ ۔

آپ کو پتہ کہ معاویہ کا جانا ایک بندہ ہی کینسل کروا سکتا۔ ۔ زینی نے وقفہ دیا اور اسکی بات کو آیت نے کیری کیا۔ --

آور وہ بندہ آپ کا شوہر ہے اور اسے اس کام کیلیے آپ نے منانا۔ ۔۔ انہوں نے اسکے ہاتھوں کے چڑیاں طوطے اڑادئے۔ ۔۔

نن۔ ۔میں۔ ۔کیسے؟ میں نہیں۔ ۔ وہ میں کیسے۔ ۔۔ وہ الٹے سیدھے لفظوں میں انکاری ہوئی۔ ۔۔

اوہو علیزے بیوی ہو یار منواو تم۔ ۔۔ اپنی پاور استعمال کرو۔ ۔۔ علینہ نے اب کے اسے سمجھانا چاہا۔ ۔۔

کیسی پاور؟ اور کیسے؟ اسنے انکی طرف دیکھا اور سب انکی طرف سرکیں۔ ۔

ہم بتاتے کے بیوی کیسے بات منواتی۔ ۔۔ وہ سب اسکے کانوں میں گھسی۔ ۔۔

اور اسے ایلے ایلے مشورے دیے کہ وہ بدک گئی وہ کانوں تک سرخ پڑی۔ ۔۔

توبہ۔ ۔۔ کیسی باتیں کرتی ہیں آپ سب۔ ۔۔ اسنے کانوں پہ ہاتھ رکھے تو علینہ نے ہاتھ نیچے کھینچے اور پھر سب گھسر پھسر کرنے لگی۔ ۔۔

نہ۔۔۔ کبھی نہیں۔ ۔۔ وہ شرم سے گھبرا گئی۔ ۔۔

بس کریں بھابھی۔ ۔ اتنا سینسر کر کے سمجھایا اتنا تو سینسر بورڈ والے ری ایکٹ نہیں کرتے۔ ۔۔ زینی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن وہ بدستور انکاری تھی جب لاریب زور سے بولی۔ ۔

بس۔ ۔۔۔ ہم سب پیج پہ لکھ دیتے تم آرام سے یاد کر لو اور تمہاری سیفٹی کیلیے ہم ساتھ والے روم سے ٹیرس میں آ جائیں گے۔ ۔۔۔ اور آپ کوئی انکار نہیں کریں گی۔ ۔۔ اسنے اسکے کھلتے لبوں کو دیکھ کے کہا۔ ۔۔

بھابھی پلیززززززززز۔ ۔۔۔ سب نے ملتجی کہا تو اسے مانتے ہی بنی۔ ۔۔

لیکن آپ سب ساتھ ہوں گی۔ ۔۔ اسنے انہیں وارن کیا تو سب نے تسلی دی۔ ۔۔۔۔

اسے پتہ چلا تھا کہ اسکی طبیعت خراب ہے تب سے ہی بے چین روح بنی بھٹک رہی تھی۔

--

بھآبھی سے ہی پتہ چلا تھا کہ آج باہر بھی نہ گیا تھا وہ کروٹ پہ کروٹ بدلے جا رہی تھی۔ -- اسنے وقت دیکھا تو عصر کا وقت ہونے والا تھا مطلب سب بزی ہونگے۔ --

اسے کسی طور سکون نہ آیا تو وہ کمبل پھینکتی سب حدیں بالائے طاق رکھتی اٹھی۔ --

وہ ہولے سے سیڑھیاں چڑھتی سیکنڈ فلور پہ آئی اور لیفٹ سائیڈ پہ بنے تیسرے نمبر والے کمرے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ -- کچھ پل کھڑی اپنی ہمت جٹاتی رہی اور پھر دھڑکتے دل سے دروازہ کھول دیا۔ --

کمرے میں دھیمی سی روشنی پھیلی تھی -- پردے سب گرے ہوئے عجب خوابناک سا ماحول تھا۔ - وہ کمبل لپیٹے لیٹا تھا صرف اسکی پیشانی اور بکھرے بال نظر آ رہے تھے وہ دھیرے دھیرے چلتی اسکے قریب گئی اور پھر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی۔ --

وہ کافی دیر تک اسے دیکھتی رہی لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتی وہ ہاتھ شال سے نکالتی اسکی پیشانی کی طرف بڑھا گئی اور اسکے بکھرے بال سمیٹنے لگی۔ --

ٹھنڈے ہاتھ کا لمس گرم پیشانی پہ محسوس کرتا وہ فورا جاگا اور کچھ پل ماحول سمجھتا رہا اور جب آنکھیں ماحول سے مانوس ہوئی تو اسے بیٹھے دیکھ کے اسے جھٹکا لگا وہ فورا اٹھ بیٹھا۔ --

کیسے ہو دبیر؟ اسنے دھیرے سے کہا اور اٹھ کے پاس پڑی کرسی پہ آ بیٹھی۔ --

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ وہ ابھی تک بے یقین تھا۔ --

تمہاری طبیعت پوچھنے آئی تھی۔ -- اسنے بظاہر آرام سے کہا۔ --

ٹھیک ہوں میں۔ -- جائیں آپ یہاں سے۔ -- اسنے رخ موڑتے کہا۔ --

دبیر۔ -- وہ دکھ سے بولی۔ --

میں کہ چکا کہ میں دبیر نہیں ہوں۔-- وہ درشتگی سے کہتا کمبل پرے کرتا اٹھا۔ --

پلیز لیٹے رہو تمہاری طبیعت۔ -- وہ بوکھلا گئی۔ --

بدنامی سر پہ بیٹھی ہے اور میں لیٹا رہوں۔ -- اسنے اسے جھرکا لگایا۔ --

مم۔ -- میں بدنامی ہوں تمہارے لیے۔ -- وہ کرلاتے ہوئے بولی۔ --
وہ اسکی بات نظر انداز کرتا بولا۔ --

عورت کی عزت بہت قیمتی ہے بی بی۔ ۔ اسے بیکار مشغلے میں مت تباہ کریں۔ ۔ میں آپ کے معیار کا نہیں ہوں۔ ۔ اور آئندہ ادھر مت آیئے گا۔ -- اسے لہو لہو کرتا بیڈ پہ پڑی اپنا شال اٹھاتا وہ باہر نکل گیا۔ --

جبکہ وہ ساکت بیٹھی تھی۔ --

وہ کب سے یونہی پڑی تھی جب ان تینوں نے دھاوا بول دیا۔---

لو یہ میڈم ابھی پڑی ہے اور سب سے زیادہ یہی اکسائیٹڈ تھی۔ -- مینے نے آواز لگائی۔ --

او میڈم اٹھو نا۔ -- اسنے کمبل کھینچا لیکن اسکی چہرہ دیکھ کے ٹھٹک گئی۔ --
کیا ہوا؟ روتی رہی ہو؟ سب پریشان ہوئیں۔ --

نہیں یار سر درد کر رہا تھا گولی کھا کہ لیٹی تھی کہ اس ٹائم تک فریش ہو جاوں۔ -- اسنے نسبتاً ہشاش بشاش لہجے میں کہا۔ --

سچ بتاو وقعی درد ہی تھا؟ زینی نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔ -- تو وہ مصنوعی ہنسی ہنس دی۔ --

ہاں یار میں پہلے کبھی کچھ چھپایا۔ -- چلو چلیں ٹیرس پہ لالہ آنیوالے ہوں گے۔ -- وہ خود کو پرجوش ظاہر کرتی اٹھی اور سبکو ساتھ لیے باہر نکلی۔ --

---- ----------

وہ تھوڑا سا دروازہ کھول کے ہاتھ میں صفحہ لیے انکے ٹوٹکے رٹ رہی تھی اور ساتھ دھڑکنوں کو نارمل رکھنے کو آیت لکرسی بھی پڑھ چکی تھی۔ -- بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ آ تو نہیں گیا اور پھر تسلی کیلیے ٹیرس کی طرف بھی--- جہاں وہ سر کھڑکی سے لگائے کھڑی تھیں۔ --

وہ پوری طرح رٹنے میں مگن تھی جب باہر آہٹ ہوئی اسنے بیچ مٹھی میں دبوچا اور سانس بحال کرنے لگی۔ --

وہ دروازہ کھولتا اندر آیا تو پہلے قدم پہ ٹھٹھکا جہاں وہ سفید ساڑھی باندھے کھڑی تھی)وہ ساری زندگی لگی رہتی تو بھی ساڑھی نہ باندھ پاتی وہ تو جب سب نے فورس کیا کہ جہان کا فیورٹ ڈریس کونسا ہے تو وہ کچھ یاد کرتی بولی ساڑھی۔ -- تب ہی انہوں نے اسے مشکل میں ڈالا۔ --)

فل سلیوز کے وائیٹ ہی بلاوز اور وائیٹ ہی ساڑھی میں وہ اسے کوئی حور لگی۔ -- بلاوز کے پچھلے گہرے گلے کو چھپانے کیلیے بال بھی کھول رکھے تھے۔ -- اسنے جسطرح ساڑھی کا پلو پکڑا تھا اس سے اسکا اناڑی پن ظاہر ہو رہا تھا۔ ---

وہ اسکے ڈریس سے زیادہ اسکے چہرے کی مسکراہٹ سے حیران ہوا تھا جو تھوڑا قریب آنے پہ پتہ چلا کے زبردستی ہونٹوں کو پھیلایا گیا ہے۔ ۔۔

آپ۔۔آپ ۔۔۔ آ گئے۔ ۔۔ اسنے اسی مسکراہٹ سے پوچھا۔)اور سب ٹوٹکے دہرائے۔ ۔ مسکرا کے دیکھنا، پیار سے اندر بلانا، پانی کا پوچھنا۔ ۔۔ اور (۔۔ تو وہ فقط سر ہلا گیا۔ ۔۔

آ۔۔۔آئین نا ادھر کیوں کھڑے۔ ۔۔ اسنے اسکی جیکٹ پکڑ کے اسے جھٹکا دیا اور تھوڑا قریب کیا۔ ۔۔

کک۔ ۔ کتنی دیر۔ ۔۔ لگا دیتے۔ ۔۔ مم ۔ میں روز انتظار۔۔۔ کرتی آ۔ ۔آپکا۔ ۔۔ وہ زبردستی لبوں کو پھیلاتی اسکی شرٹ پہ نظریں جماتے بولی تو وہ ابرو اچکاتا گھڑی کی طرف نگاہ کرتا رہ گیا جسکے مطابق وہ آج جلدی آیا تھا لیکن۔ ۔۔۔

کک۔ ۔کتنی گرمی ہے۔ ۔کتنا کام ۔۔۔ کرتے آپ۔ ۔۔ اسنے دسمبر کے مہینے میں بھی گرمی کا کہتے اسکے چہرے سے نادیدہ پسینہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ ۔۔ وہ اپنے پاوں اچکائے پلو سے اسکا چہرہ یوں رگڑ رہی تھی گویا سالوں کی کلنک لگی ہو۔ ۔۔

اسی تگ ودو میں اسکا پیچ گر گیا لیکن وہ بے خبر تھی جبکہ جہان کی نظروں نے فوراً کیپچر کیا۔ ۔۔

اسنے چور نگاہ ٹیرس پہ ڈالی تو سب نے کیری آن کا اشارہ کیا۔ ۔۔ وہ تھوک نگلتی سانسیں کنٹرول کرتی بولی۔ ۔۔

آ۔ ۔آپ۔ ۔ بب۔ ۔ بہت اچھ۔ ۔اچھے لگ رہے۔ ۔ اسنے نظریں جھکاتے گویا جرم کا اعتراف کیا۔ ۔۔

،اب کے اسے یقین ہو گیا کہ یقیننا کوئی بات ہے اسنے ایک نظر خود پہ ڈالی۔ ۔۔ بلیک جینز وائیٹ شرٹ اور بلیک ویسکٹ اور لیدر جیکٹ میں وہ روز کے حلیے میں تھا پھر آج۔ ۔۔۔۔

اچھا۔ ۔۔شکریہ۔ ۔۔ اسکی بھاری آواز پہ اسکی سانسیں اتھل پتھل ہوئیں۔ ۔۔ اسنے بمشکل مسکراتے اگلا سین یاد کرنے کی کوشش کی) بہت ناز سے، اٹھلاتے ہوئے اپنی تعریف (کروانی

مم۔ ۔ میں کک۔ ۔۔ کیسی۔ ۔لگ رر۔ ۔ رہی؟ ؟

******

اسکے اس انداز پہ باہر کھڑی عوام نے سر پیٹ لیا جبکہ مہرو تو غش کھا گئی کہ اس سین کی پریکٹس اس نے ہزار بار کروائی لیکن وہ اب بھی ایلے بولی کہ جیسے بچہ ٹیچر کو کہتا میرا ٹیسٹ ٹھیک ہے----

ہائے بھابھی--- کب سیکھیں گی آپ یہ نزاکتیں-- وہ سب افسوس کر رہی تھی---

جبکہ وہ اس سے پوچھ کے سانس روکے کھڑی تھی جب اس نے اسکا بازو پکڑتے اسے کھینچتے اپنے پاؤں پہ کھڑا کر لیا اور اسکے گرد بازو حمائل کرتے اس کا چہرہ اپنے برابر کیا--- وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ کو کسی محلے پھیلانے کی کوشش کرتی جو اسکی ڈوبتی سانسوں کے ساتھ بکھر رہی تھی---

کیا پوچھ رہی تھیں آپ؟ اسنے سنجیدگی سے کہتے اسکے بال کان کے پیچھے کیے-- اسکا لمس کان پہ محوس کرتی اسکی دھڑکن تھمی اس نے بے چارگی سے ٹیرس کی طرف دیکھنا چاہا لیکن بے سود----

مم--- میں کیسی----؟؟ اسنے بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر سے اسکی سمت ہلکی سی نگاہ اٹھائی کہ حوصلہ ہو کہ آبیل مجھے مار والا کام تو اسنے خود کیا تھا---

آپ--اس وقت مجھے اپنی اور مکمل میری لگ رہیں ہیں----

اسنے سلگتے لہجے میں کہتے اسکی گردن پہ اپنا سر ٹکایا اور وہ جیسے وہاں تھی ہی نہیں---

جہان کو اس روپ میں آتے دیکھ کے وہ سب آنکھوں پہ ہاتھ رکھتی بھاگیں جبکہ وہ اسکی شرٹ پکڑے کھڑی تھی جب اسنے اسکے سر پہ بوسہ دیا اور بولا---

علیزے---- اسنے دھیمے سے پکارا--

ہوں---- اسکی سانسیں سپیڈوں میں تھی---

اچھی کوشش ہے----کیا بات ہے؟؟ اسکی بات پہ اسنے زبان دانتوں میں دبائی---اور جب اسے لگا کہ وہ سب جان چکا ہے تو وہ پیچھے ہٹنے لگی لیکن گرفت مضبوط تھی----

بتائیں--- اسنے ہاتھوں کا دباو بڑہایا---

وہ--- آپ پاپا کو منع کریں نا---کہ معاویہ بھائی کو آج نہ جانے دیں-- پلیز---- اسنے نظریں جھکاتے کہا---

آہاں--- مطلب اس کام کیلیے میری بیوی اتنی محنت کر رہی تھی--- اسکے متبسم لہجے پہ وہ شرمندہ ہوئی--

و--وہ بھابھی کہتیں کہ ش--شش---شوہر سے ایسے بات منواتے--- اسنے اٹکتے ہوئے کہا تو وہ قہقہ لگاتا اسے بھینچ گیا---

میری جان--- اگر میں نا مانوں تو----

تو--- میں آپ سے ب--بات نہیں کرونگی-- آپکو بات ماننی ہی ہو گی--- معاویہ بھائی نے کہا تھا کہ وہ ہمیں فارم ہاوس لیکر جائینگے اس لیے میں نے ضرور جانا--- اسکی بات پہ وہ اسکے سینے سے سر اٹھاتی غصے اور معصومیت سے بولی---

آپکو فارم ہاوس جانا ہے؟ اسنے بے یقینی سے پوچھا---

ہاں نا۔۔ اسکی بات پہ اسنے گہری سانس لی۔۔۔

میں آپکی بات مان لیتا ہوں۔۔ آپ مجھے اسکے بدلے کیا دیں گی۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔۔۔

کیا چچ۔۔ چاہیے آپکو؟ اسنے آنکھیں پھیلاتے پوچھا

یہ میں آپکو فارم ہاوس سے واپسی پہ بتاؤنگا۔۔۔ کہتے ہی وہ جھکا اور نیچے پڑا پیج اٹھایا اسکے ہاتھ میں موجود ورق دیکھ کے وہ شرم سے سر جھکا گئی۔۔۔

پپ۔۔ پلیز یہ میرا ہے۔۔ اسنے وو لینا چاہا لیکن تب تک وہ اسے کھول چکا تھا اور جوں جوں وہ پڑھتا جا رہا تھا اسکے چہرے پہ محظوظ کن مسکراہٹ تھی جبکہ وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔

پیار سے مسکرا کے ویلکم بھی ہو گیا۔۔ تعریف بھی ہو گئی۔۔۔ پلو سے چہرہ بھی صاف ہوا۔۔ اپنی تعریف بھی ہو گئی ۔۔۔ وہ بولتا رکا۔۔۔

لیکن یار اسکے بعد کے سینز۔۔۔۔ اسکے لہجے میں ناجانے کیا تھا کہ وہ اسکے لبوں پہ کپکپاتا ہاتھ رکھ گئی۔۔۔ اور پھر اسکی چمکتی آنکھوں کو دیکھتی باہر بھاگی۔۔۔۔

وہ جب باہر آئی تو وہ سب لاونج میں بیٹھی تھیں انہیں اپنی طرف دیکھتا پا کے اسے غصہ اور شرم ایک ساتھ آئی۔۔۔

چیٹ کیا آپ سب نے مجھے۔۔۔ اکیلے چھوڑ کے آ گئے۔۔۔وہ نروٹھے انداز میں بولی۔۔

ہائیں تو ہم تمہارے شوہر کو عمران ہاشمی بنتے دیکھتے رہتے؟؟
ہدیٰ کے شرارتی انداز پہ وہ بلش کرنے لگی اور ہاتھ مسلنے لگی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔ایس۔۔۔۔ ایسے نہیں ہیں۔۔۔۔ اسنے صفائی دی گویا۔۔۔

بھابھی آپ نے تو میرا دل توڑ دیا، اتنی پریکٹس کروائی کہ کیسے تعریف کروانی لیکن آپ۔۔۔۔
اسنے افسوس سے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

بب۔۔بس کریں نا اب۔۔۔ پرمیشن تو مل گئی نا۔۔۔ اسنے انہیں گویا خوشخبری دی۔۔۔

ہراااااا۔۔۔جیو بھابھی۔۔۔۔ انہوں نے نعرہ لگایا اور معاویہ کو سرپرائز دینے تاشے اوپر دوڑی۔۔۔

تین چار گاڑیوں پہ مشتمل قافلہ فارم ہاوس روانہ ہوا۔۔۔ ولی ہدیٰ، علینہ اور ژالے اور حمین بھی انکی پرزور فرمائش پہ ساتھ تھے۔۔۔

وہ جہان ، مہرو اور آیت کے ساتھ خان کی گاڑی میں تھے جبکہ باقی سب دوسری گاڑیوں میں تھے۔۔۔

خان نے بیک ویو مرر سیٹ کیا تو آج اسے اس میں جھانکتی دو سنہری آنکھیں دکھائی نہ دیں۔۔۔ گاڑی میں کوئی بھی ہو اسکی نظریں ہمیشہ مرر پہ لگی رہتی لیکن آج وہ بے نیاز ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

اور اس بے حسی اور بے نیازی کی وجہ وہ جانتا تھا اسی لیے لب بھینچتا وہ سر جھٹک گیا۔۔۔

وہ اسے کوئی تسلی یا تشفی کے جگنو نہیں پکڑانا چاہتا تھا کہ یہ ان دونوں کیلیے ہی ٹھیک نہ تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب دو گھنٹے کا سفر انجوائے کرتے فارم ہاوس کے قریب پہنچے۔۔۔ آج سب فکریں اور دکھ بھول کے وہ بھی اس سب کو انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

اور پھر کچھ ہی لمحوں بعد گاڑی ایک علیشان اور وسیع فارم ہاوس کے گیٹ کے پاس رکی۔۔۔

کے بعد دیگرے باقی گاڑیاں بھی آ پہنچی۔۔ شام کے اندھیرے کی وجہ سے وہ ابھی باہر کچھ دیکھنے سے قاصر تھی۔۔۔

خان نے اترتے پہلے جہان کیلیے دروازہ کھولا اور پھر پچھلی سائیڈ پہ آتا انکا دروازہ کھول کے سائیڈ پہ ہوا اور تبھی مہرو نے اترتے ایک زخمی نگاہ سے اسے دیکھا اور وہ وہیں ٹھر گیا کہ وہ نگاہ اسے اندر تک توڑ گئی تھی۔۔۔۔

مہرو کے اترنے کے بعد جب اسنے باہر نکلتے جائزہ لینا چاہا تو وہ پہلے پہ ہی ٹھٹھک گئی۔۔۔

تب اسے اندازہ ہوا کہ جہان نے اسے بار بار کیوں پوچھا تھا کہ وہ وقعی فارم ہاوس جانا چاہتی؟؟ تب وہ کیوں نا سمجھی کہ یہ وہی جگہ ہے۔۔۔

جہاں اسنے ایک دن میں اپنی زندگی کے حسین لمحات بتائے تھے اور اسی جگہ سے انکے درمیان فرقت کے لمحات آئے تھے۔۔۔۔

اسنے بے اختیار نظروں کی تپش سے گھبرا کہ اسکی طرف نگاہ کی۔۔۔۔۔۔

اسکی نظروں میں بھی بیتے دنوں کی یاد سلگ رہی تھی اسنے نظریں ہٹا ئیں۔۔۔

بھابھی آپ کے میاں کا فارم ہاوس ہے بتائیں کیسا ہے؟ اسے وہیں جمے دیکھ کے طلال نے شرارت سے کہا---

وہ چونکتی ہوئی بولی--- اچھا ہے--بہت---
وہ اس فارم ہاوس کا چپہ چپہ گھوم چکی تھی---

وہ سب اندرونی حصے کی طرف بڑھے--- رات کے ملگجے اندھیرے کو دور کرنے کو جلائی گئی لائٹس نے وہاں ایک خوبصورت سا منظر پیش کیا تھا---

سب چلتے بیش قیمت چیزوں سے سجے سٹنگ ایریا میں گئے اور سب دھڑام سے صوفوں پہ بیٹھے-- ...تب ہی کوئی بہت عجلت میں داخل ہوا وہ سب گردنیں موڑے اسے دیکھنے گے---

اس کو دیکھ کے سب کو سانپ سونگھ گیا اگر کوئی پرسکون بیٹھا تھا تو وہ جہان تھا----

زوریز۔۔۔۔ زینی چلاتی ہوئی اسکی طرف گئی تب ہی سب ہوش میں آتے اسکی طرف بڑھے۔۔ وہ تین سالوں سے ابروڈ تھا اور اب بغیر بتائے اسکی واپسی نے سب کو بےپناہ خوشی سے نوازا تھا۔۔۔۔

اسے دیکھ کے وہ ابھی تک ساکت تھی ابھی تقریبا چھ ماہ کے اس عرصے میں اس نے شاہ مینشن میں اس فرد کو تلاشنا چاہا تھا لیکن وہ اسے نا ملا اور وہ کسی سے پوچھنے سے بھی قاصر تھی حتیٰ کہ چاہ کے بھی جہان سے بھی نا پوچھ سکی۔۔۔

اور ابھی اچانک اسکو دیکھ کے وہ کوئی رد عمل نہ دے سکی۔۔۔

ہم تمہیں ایک سرپرائز دیں زوئی؟؟ ان سب نے اسکے آگے دیوار سی بناتے پوچھا۔۔

کیسا سرپرائز؟؟ براون جینز اور پیل کلر کی شرٹ اور براون ہی ہاف سلیوز جیکٹ پہنے اسنے پوچھا جسکے چہرے پہ سفر کی تھکان نہ تھی۔۔۔

مسز جہان سے ملنا چاہو گے؟؟ لاریب نے آنکھیں مٹکاتے پوچھا تو اسنے فورا نظریں گھماتے جہان کی طرف دیکھا جو بائیں طرف صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔۔اسکے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

سب نے اسے کہا تھا کہ شادی کی فوٹوز دیکھو گے لیکن اسنے انکار کر دیا تھا تب جہان نے ہی کہا تھا اسے انسسٹ مت کرو۔۔ وہ جب آئیگا تب ہی دیکھے گا۔۔ اسی لیے اسکے آتے آتے ہی وہ سب اسی موضوع کو لیکے کھڑی ہوگئیں۔۔۔

چلو یار میں بھابھی سے ملواتا ہوں یہ سب تو فضول میں سسپینس پھیلاتی ہیں۔۔کیا پتہ تمہیں دکھانے کے بہانے تم سے بھے پیسے ٹھگ لیں۔۔۔ زوریز کے کچھ کہنے سے قبل ہی معاویہ اور ولی نے اسے پکڑا اور بت بنی لڑکیوں کو شرارت سے پیچھے کرتے اسے علیزے کے سامنے کھڑا کر دیا۔۔۔۔

Meet your sweet bhabhi.... Mrs.Aleezy Haider shah....

دونوں نے ملکے کہا۔۔۔

اور علیزے پہ نظر پڑتے ہی اسکا زہن ہوا میں معلق ہو گیا اور وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے کبھی سامنے بیٹھی علیزے اور کبھی پرے بیٹھے جہان کو دیکھتا۔۔۔۔

اسکے ایلے ری ایکشن پہ وہ نروس ہو گئی اور ہتھیلیاں مسلنے لگی۔۔جبکہ باقی سب بھی حیران تھے۔۔

کیا ہوا بھائی بھابھی کو کیوں ڈرا رہے ہو منہ تو بند کرو۔۔۔۔

معاویہ نے اسے جھانپڑ مارتے ہوئے کہا تو وہ ہوش میں آیا اور تبھی کھڑی ہوتی علیزے کی طرف بڑھا۔۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔آپ ہیں بھابھی۔۔۔آپ نہیں جانتی میں۔۔میں کتنا خوش ہوا آپکو یہاں دیکھ کے۔۔۔اسے ساتھ لگاتے وہ شدتِ جذبات سے بولا۔۔۔۔

وہ اسکی محبت پہ جھینپتی مسکرا دی۔۔۔

رئیلی جے۔۔۔یہ پلیزنٹ سرپرائز تھا؟؟

وہ خوشی سے چہکتا بولا۔۔۔

تو وہ ہلکا سا سر خم کر گیا۔۔۔

تھینک گاڈ بھابھی یہ ہیں۔۔ نہیں تو میں جے کی مسز سے نہ بولنے کا عہد کر کے آیا تھا۔۔۔۔
اسنے شرارتی انداز میں کہا تو آیت بولی۔۔

تم علیزے کو پہلے سے جانتے ہو؟؟ اسکے سوال پہ علیزے کی سانس اٹکی اسنے جہان کی طرف دیکھا تو اسنے پرسکون سا اشارہ کیا۔۔۔

اسے دیکھتی وہ پرسکون ہوئی کیونکہ وہ اتنا تو جانتی تھی کہ وہ سب سنبھال لیتا تھا اور اس پہ کوئی آنچ نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔۔

ہاں ان کو میں نے ایک بار مال میں دیکھا تھا تب ہی میں نے سوچا تھا کہ جے کی مسز اگر بنے گی تو وہ یہی ہونگی۔۔ تو میری وش پوری ہو گئی۔۔۔
اسنے آرام سے کہا تو سب ہنسنے لگ گئے۔۔۔

وہ جہان سے بہت چھوٹا تھا لیکن جہان کی اس سے محبت نے اسے اس سے بہت اٹیچ کر دیا تھا وہ بہت کم عمری سے ہی اسے جے کہتا تھا۔۔۔

چلو تم نے اگر چینج کرنا ہے تو کر لو ہم رات کی تیاری کریں اب۔۔۔ موحد بھائی نے اٹھتے ہوئے کہا تو لڑکے انکے ساتھ باہر لان اور سوئمنگ پول کی طرف چل دیے جبکہ لڑکیاں کچن کی طرف۔۔۔
وہ بھی انکے پیچھے جانے لگی جب عقب سے آتی آواز پہ رکی۔۔

جب پانچ سال پہلے اسی جگہ پہ جے کے ساتھ آپکو دیکھا تھا تب سچوئیشن ایسی تھی کہ وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ کبھی پھر سے دیکھ سکوں گا لیکن آج پھر سے اسی مقام پہ جے کے ساتھ آپکو دیکھ کے بہت خوش ہوں۔۔۔۔

زوریز کی آواز پہ اسنے بہت کچھ اندر اتارتے مسکراتے ہوئے پلٹ کے اسے دیکھا۔۔۔

یہ تو مجھے بھی امید نہیں تھی لیکن آپکے بھائی ثابت قدم نکلے اور بتا دیا کہ جو کہتے وہ کرتے بھی۔۔۔ سو انہوں نے پھر سے ہمیں ملا دیا۔۔۔ آپکے بھائی کی ثابت قدمی پہ ساری قسمیں ہار گئیں۔۔۔

اسنے اسے دیکھتے شرارت سے کہا--

میرے۔بھائی کی صرف ثابت قدمی ہی--- محبت نہیں کہیں گی؟؟
اسنے شرارت کو اور طوالت دی تو اسکے چہرے پہ شرم کی لالی چھائی---

اسنے کن انکھیوں سے کچھ فاصلے پہ کھڑے کال سنتے جہان پہ نظر ڈالی--
وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ادھر متوجہ ہے یا نہیں یا اتنے فاصلے سے وہ کچھ سن سکتا تھا یا نہیں---

ہاں محبت بھی--- ہولے سے اسکے لب پھڑپھڑائے اور وہ بھاگ گئی----

---

معاز اور مہینہ اپنے بیڈروم میں بلکل ساکت بیٹھے تھے--- مہینہ کے چہرے سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بکھرتے جا رہے تھے وہ ساکت وجود سے بیٹھے بلکل بے جان محسوس ہو رہے تھے---

وہ ابھی بھی یقین کرنے سے تامل تھے کہ کچھ پل پہلے جہان نے انہیں جو خبر دی ہے کیا وہ سچ ہے یا کوئی الوژن ہے؟؟

آپکی ایک امانت ہے میرے پاس۔۔۔ لیکن آپکو دینے سے قاصر ہوں فلوقت لیکن جیسے ہی طبیعت و حالات سازگار ہوں گے میں آ جاونگا۔۔
لیکن تب تک آپ نے اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ یہ بات صرف آپ تک محدود رہنی چاہیے۔۔ صرف آپ تک کیونکہ یہ بات آپ بھی جانتے کہ اگر یہ بات پھیلی تو کیا کچھ ہو سکتا۔۔۔

میں جب تک منزل کے قریب نہیں پہنچ جاتا یہ بات صرف آپ دونوں تک رہے گی۔۔۔ اور ایک بات علیزے کو فلحال اس بات کی بھنک بھی نہیں لگنی چاہیے کیونکہ آپ جانتے تب کیا کچھ ہو سکتا۔۔۔
اور تھوڑا سا صبر کریں اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔۔ میری کوشش ہو گی کہ میں جلد ہی اس میس کو کلیئر کروں۔۔۔۔

انکے کانوں میں ابھی بھی اسکے نپے تلے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

مم۔۔۔معاز کک۔۔کیا یہ سچ ہے؟؟ مہینہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا تو وہ اسے دیکھتے ساتھ بھینچ گئے۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔ یہ سچ ہے اللہ نے کرم کیا ہے۔۔۔ مشکل کا وقت کٹنے والا ہے۔۔۔ تم دعا کرو کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔۔۔ انہوں نے خود پہ قابو پاتے کہا تو وہ خاموشی سے انکے سینے لگی آنسو بہاتی رہی جن میں تشکر کے آنسو نمایاں تھے۔۔۔۔۔۔

معاویہ اپنی بیگم سے کیا گفٹ لیا؟؟ وہ سب بیٹھے باربی کیو سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ دسمبر کی ٹھنڈی رات اور خو شگوار ماحول نے سب کو فریش کر دیا۔۔۔

، وہ اور جہان زوریز کی پرزور فرمائش پہ ساتھ بیٹھے تھے اسی وجہ سے وہ اس سب میں پزل تھی سیاہ شلوار سوٹ میں ملبوس سیاہ ہی شال اوڑھے بیٹھا وہ اسکی دھڑکنوں کو متزلزل کر رہا تھا۔۔۔

علینہ کے پوچھنے پہ معاویہ نے شرارتی انداز میں اسکی طرف دیکھا جو تپتے چہرے کو چھپانے کی کوششش میں لگی تھی۔۔۔

نہیں دیا ابھی۔۔۔ اسنے مصنوعی افسردگی سے کہا۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں اگر نہیں دیا تو میں اپنی مرضی اور پسند کا بعد میں لے لونگا۔۔۔ اسکی طرف معنی خیزی سے دیکھتا کہتا وہ اسکے چھکے چھڑا گیا۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ ہے میرے پاس میں لیکے آئی ہوں۔۔ وہ جلدی سے بولی تو اپنی سکیم پہ وہ قہقہ لگا اٹھا جبکہ اپنے بیوقوف بننے پہ وہ دانت کچکچاکہ رہ گئی۔۔۔

جے تم نے مجھے کوئی گفٹ نہیں دیا۔۔۔ اب اسنے رخِ سخن اسکی طرف موڑا۔۔

میرے خیال میں یہ آج تمہارا جانا کینسل ہوا ہے اسے ہی گفٹ سمجھ لو۔۔۔ اسنے اس پہ اچٹتی سی نگاہ ڈالتے کہا۔۔۔

نا جی اس سب میں زیادہ ہاتھ آپکی بیگم کا ہے اسلیے یہ گفٹ تو انکی طرف سے سمجھا جائیگا۔۔۔ اسنے احتجاج کیا تو وہ دھیمے سے سر جھکاتی مسکرا دی۔۔۔

بات تو ایک ہی ہے۔۔ ہم دو کب ہیں ایک ہی تو ہیں۔۔۔ اسکی گھمبیر پرتپش آواز پہ اسکی ہتھیلیاں نم ہوئیں جبکہ باقی سب ہوٹنگ کرنے لگے۔۔۔

لیکن وہ پھر سے پاس بیٹھے موحد اور حمین کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

جبکہ ان سے چند قدم پہ معاویہ، زوریز اور ولی کے ساتھ بیٹھے ہو اس وجود کا دھیان نا چاہتے ہوئے بھی بھٹک بھٹک کے اسکی طرف جا رہی تھی جو آج بے رخی برت رہی تھی اور اسے آج احساس ہو رہا تھا کہ جن آنکھوں میں اپنے لیے ہمیشہ چاہت دیکھی ہو ان میں اجنبیت دیکھنا کتنا تکلیف دہ ہے۔۔۔

چلو اب سب لیٹو اتنی رات ہو چکی ہے ۔۔ تین دن ہم ادھر ہی ہیں بعد میں انجوائے کر لینا۔۔۔ موحد اور حمین نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن وہ جو انکی طرف جھکی باتیں سن رہی تھی وہ سب بغیر نوٹس لیے لگی رہی۔۔۔

حد ہو گئی ہے علیزے اتنی محنت سے بات سن رہی ہو پوری لٹکی ہوئی۔۔ اٹھو جا کے سب ریسٹ کرو۔۔۔ حمین نے اب کے ڈپٹتے ہوئے کہا تو سب کو مانتے ہی بنی۔۔۔۔

وہ روم میں کھڑی کھڑکی سے سر ٹکائے اس جگہ پہ گزارے سب پل سوچ رہی تھی اور اسکے اندر آنسوؤں کی کن من ہو رہی تھی وہ ان سوچوں میں اتنی مگن تھی کہ اسے جہان کے آنے کا بھی پتہ نہ چل سکا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ کس کرب میں ہے اسی لیے وہ اسے بار بار پوچھ رہا تھا لیکن وہ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح اس کے اندر کا لاوا پھٹے وہ اپنی بھڑاس نکالے اسی لیے وہ کچھ سوچتا اسے لے آیا یہاں پہ اسی بیڈروم میں۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہیں؟ اسکی آواز پہ اسنے پلٹ کے دیکھا تو اسکی آنکھیں شدت ضبط اور کرب سے لال ہو رہی تھیں۔۔۔

پیرٹ اور پنک کنٹراسٹ کے ڈریس میں کسی بھی گرم چیز سے بے نیاز اس سردی سے بے نیاز کھڑی لڑکی جو اسے جان سے عزیز تھی جسکے کہنے پہ جسکیلیے اس نے اسکو ہی چھوڑا تھا۔۔ اسکی یہ حالت اسے تڑپا گئی۔۔۔

وہ اسکے قریب ہوا اور اسے تسلی دینے کو اسکا سر اپنے کندھے سے لگایا اور یہ انداز تسلی ہی غضب ڈھا گیا وہ اسے جھکڑتی اس شدت سے روئی کہ وہ پریشان ہو اٹھا۔۔۔

حح۔۔حیدر میں مر رہی ہوں پل پل۔۔ مم۔۔ جینا چاہتی لیکن اسکی آہیں مجھے سونے نہیں دیتی۔۔ مم۔۔ مجھ۔۔مجھے اس انسان کا۔۔۔اس وح۔۔۔وحشی کا خوف سونے نہیں دیتا۔۔ مم۔۔میں۔۔ بھی جینا چچ۔۔چاہتی۔۔مجھے بھی جینا آپ کے ساتھ۔۔۔
اسکے ساتھ لگی وہ اسکی شرٹ جھنجھوڑتی رو رہی تھی جبکہ اسکے ماتھے اور گردن کی رگیں غصے سے تن چکیں تھیں اسنے اسے اپنے ساتھ بھینچا اور اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتا اسکے سر سے سر ٹکا گیا۔۔۔

وہ اسی طرح ٹوٹی پھوٹی سرگوشیاں کرتی ماضی کی عمیق گہرائیوں میں کھو گئی۔۔۔۔

اس کے سینے سے لگی وو سسکیاں بھرتی ماضی کی عمیق گہرائیوں میں کھو گئی۔۔۔۔
💔💔💔💔💔💔

بھائی مجھے نہیں جانا۔ -- سولہ سالہ علیزے روتی ہوئی بولی۔ ۔ اسکا سپید چہرہ رونے سے سرخ ہو رہا تھا اور لب لرز رہے تھے۔۔

کیوں بیٹا؟ ؟ معاز نے اسکے گرد بازو حمائل کرتے پوچھا۔ ۔
بھائی آپ جانتے ہیں نا؟ میں نہیں جا سکتی۔ ۔ وہ سراسیمگی سے بولی۔ ۔

باقی سب خاموش تماشائی بنے انکی گفتگو سے مستفید ہو رہے تھے جبکہ ژالے ساتھ ساتھ ایک ماہ کی حور کی جھلا رہی تھی۔ --

نہیں بیٹا۔ ۔بس آپ پریشان نہ ہوں۔ ۔آپ کے ٹیچر نے خود کہا ہے آپ کو لیجانے کا۔۔۔اور سیکیورٹی بھی ہو گی۔۔۔ معاز نے اسے اصرار کرتے ہوئے کہا۔۔۔
لیکن بھائی۔۔۔۔ اسنے احتجاجا کچھ کہنا چاہا تو ولی بول پڑا۔۔۔ؐ

اوہو۔۔لیزے بس کر ٹرپ ہے اور تم ایلے ڈر رہی جیسے نجانے کیا ہونے لگا۔۔۔ چل کرو ڈیئر ۔۔۔ زیادہ پرابلم ہے تو مجھے ساتھ لے چلو تمہیں اور تمہاری فرینڈز کو کمپنی دے دونگا۔۔۔ "وہ نان سٹاپ شروع ہو گیا تو چٹخ گئی۔۔۔

بھائیییییییییی--- اسنے احتجاجا معاز کو پکارا جبکہ باقی سب نے بمشکل مسکراہٹ روکی---

اوہو--ہینے ایسا کیا کہ دیا جو ایلے اوور ری ایکٹ کر رہی'بھائیییییی 'کی کچھ لگتی؟؟ اسنے اسکی نقل اتارتے کہا تو وہ روہانسی ہو گئی--

کچھ پتہ ہے کہ ایلے ہینڈسم گائیڈز کتنے مشکل سے ملتے اور میں تمہارے لیے جا رہا اور تم----- اسنے جیسے افسوس سے سر ہلایا جبکہ وہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی اسکی شکل دیکھ کے معاز خود پہ کنٹرول کرتا کھنکھارا---

ولی--- اسنے تنبیہا پکارا تو وہ چپ کر گیا---

آپ جائیں بیٹا--جا کے پیکنگ کریں صبح نکلنا ہے آپ نے-- معاز نے دوٹوک انداز میں کہا اور اسے منہ کھولتے دیکھ کے آنکھیں دکھائیں تو وہ خفگی سے دیکھتی مڑ گئی---

معاز کیا اسکا جانا ٹھیک رہے گا؟؟ مہینہ نے دل کا ڈر زبان پہ لایا--

ہاں میں سیکیوڑٹی کا ارینج کر دیا ہے ہم ایلے اسے گھر میں نہیں رکھیں گے۔۔اسطرح اسکی سیلف گروتھ اور کنفیڈینس گروم نہیں ہو گا۔۔۔۔ انہوں نے کہا تو وہ سب تائیدی سر ہلا گئے جبکہ ایک خوف اور انہونی نے انکے دل میں پنجے گاڑے ہوئے تھے۔۔۔

وہ گیسٹ ہاوس کے باہر کھڑا جونیجو گروپ کے آنر کا ویٹ کرتے اکتایا ہوا تھا۔۔۔
پہلی بار اسے یہ سب کرنا پڑ رہا تھا اور یہ سب سہ ایک وعدے کی بنا پہ کر رہا تھا لیکن اب عادت سے مجبور اکتا گیا تھا اسی لیے اس کوفت سے بچنے کیلیے وہ گیسٹ روم سے نکل کے باہر کھڑا خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

مری کے خوبصورت مناظر دیکھ کے بھی اسکا چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اسکے ساتھ کھڑے خان کے ہمیشہ کی طرح دل میں یہ حسرت جاگی کہ کبھی تو اسکی زندگی میں کچھ ایسا ہو جس پہ یہ شخص نارمل ری ایکٹ کرے، اسکے چہرے پہ کوئی زندگی سے بھرپور تاثر ابھرے۔۔۔

اسنے ہمیشہ کی طرح اسے دیکھتے دعا کی۔۔۔ اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ دعا قبول ہوگی یا نہیں۔۔۔

لیکن کوئی یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اسکے دل سے اس وقت نکلی ہوئی دعا بہت جلد پوری ہونے والی تھی۔۔

کیونکہ وہ رب بہت بے نیاز ہے۔۔۔ بیشک۔۔۔

---------- ----------

وہ صبح چھ بجے کی گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔ اسے سب ٹیچرز اور فرینڈز پہ غصہ آ رہا تھا جنہوں نے اسکے گھر میں فرسٹ اور سیکنڈ ایئر کے ٹرپ کا بتایا اور اسے پھر مجبوراً آ پڑا تھا۔۔۔

وہ صبح سے روئے جا رہی تھی اور جانے کیلیے منع کر رہی تھی جب عادت سے مجبور ولی دوبارہ بولا۔۔۔

لیزہ یہ جو ابھی ٹسوے بہا رہی ہو نا تمہارا ادھر سے آنے کو دل نہیں کرنا تم پہنچ تو لو ادھر۔۔۔ اسکی بات پہ وہ اور زوروشور سے رونے لگی تو وہ بوکھلا گیا۔۔۔

بس کرو یار تم دیکھنا کتنا زبردست ٹرپ ہو گا۔۔۔ بہت یادگار۔۔ تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔۔۔ وہ اسے سینے سے لگاتا بولا۔۔۔۔

وہ بس کی کھڑکی سے ٹیک لگائے ان سب کی باتیں سوچ رہی تھی۔۔۔

ولی نے کہا تھا کہ اسکا یہ سفر یادگار ہو گا لیکن یہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسکی سوچ سے بھی زیادہ یادگار ہو گا۔۔۔۔۔

وہ ہوٹل کے باہر نکل کے ٹہل رہا تھا، وہ بہت غصے میں تھا جسکی وجہ سے اسکے گارڈز اور خان سب سہمے ہوئے تھے وجہ ڈیل کا لیٹ ہونا تھا۔ ۔۔

یونہی ٹہلتے ٹہلتے وہ برفیلے پہاڑوں کے نزدیک پہنچ رہا تھا جہاں نزدیک بہت گہری کھائیاں تھی۔ ۔۔

یونہی ٹہلتے ہوئے اسکی کچھ اونچائی پہ نظر گئی جہاں کچھ لڑکیاں ٹہل رہی تھیں۔ ۔انہیں دیکھ کے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ کوئی ٹرپ پہ آیا ہے۔ ۔۔

وہاں یہ سب دیکھ کے وہ اور زیادہ کوفت زدہ ہوا، اسی طرح بلیک ڈریس میں ملبوس ناجانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب اسنے دوبارہ اوپر نظر کی تو وہاں موجود اب رش کم ہو چکا تھا لیکن ایک لڑکی کی پشت نظر آرہی تھی جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

وہ لاشعوری طور پہ اسکی طرف دیکھتا رہا۔۔آہستگی سے وہ چلتی کناروں پہ پہنچی ہوئی تھی اسے ایسے دیکھ کے اسے تپ چڑ گئی کہ کیسی غائب دماغ لڑکی ہے جسے ہوش نہیں کہ وہ کدھر کھڑی ہے۔۔۔ کچھ پل وہ اسے دیکھتا رہا لیکن پھر وہ چونکا کیونکہ وہ سلپ کر گئی، اسکا پاوں رپٹا اور وہ نیچے کو لڑھکنے لگی۔۔

ایک لاشعوری قوت کے تحت وہ بھاگتا اس طرف لپکا اسکے بھاگنے خان بھی اسکے پیچھے لپکا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ نیچے کھائی میں گرتی اسنے اسے سنبھالا اسے سنبھالنے کی کوشش میں وہ بھی رپٹا لیکن پھر خود کو سنبھال گیا۔۔۔

وہ غصے سے اسکی طرف دیکھ کے کچھ کہنے لگا لیکن اسکے چہرے پہ نظر پڑتے ٹھٹک گیا۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھی اسکی عمر سولہ سترہ سے زیادہ نہ لگتی تھی۔اسکا سرخ و سپید چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

لڑھکنے کی وجہ سے اسکا سفید حجاب کھل چکا تھا اور اسکے براون بالوں کی آبشار بکھر گئی۔۔ وہ سفید لباس میں ملبوس تھی اور تب پہلی بار اسکے دل نے گواہی دی تھی کہ سفید رنگ اسنے آج ہی کسی پہ جچتے دیکھا ہے۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ اتنی ملائمت تھی کہ ایک پل کو اسکا دل کیا کہ وہ اسے محسوس کرے اور پھر اپنی سوچ پہ فورا عمل کرتے اسکے چہرے کہ طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

اور دھیرے سے اسکے آنسووں صاف کیے۔۔ اسکی اس حرکت پہ وہ سانس روک گئی اور آنکھیں پھاڑیں اسے دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں اتنا خوف تھا کہ وہ بھی حیران رہ گیا۔۔۔۔
جبکہ اسکی حرکت پہ خان بھی کچھ پل کو ساکت رہ گیا۔۔۔۔

وہ ابھی تک اسکے بازو کے حلقے میں قید تھی جب وہ تا دیر اسے پر تپش نگاہوں سے دیکھتا رہا تو وہ ہوش میں آ گئی۔۔۔

چھ--چھ---چھوڑ---چھوڑو مم--مج--مجھے----وہ ٹوٹتی آواز میں بولی تو وہ ہوش میں آیا----

---

وہ مسلسل سسک رہی تھی ---

مم-- مجھ---مجھے --- جا-- جانے دیں--- بب-- بھائی کو کال کریں---- وہ روتی کہتی جا رہی تھی--- وہ چپ سا اسے دیکھ رہا تھا-- وہ اسکی آنکھوں میں چھپے ڈر کو کھوج رہا تھا---

،نام کیا ہے آپکا؟؟؟ اسکی گھمبیر آواز گونجی--وہ تب سے اب بولا تھا
....اسکا سوال سن کہ بھی اسنے سر نہ اٹھایا وہ روتی جا رہی تھی

نام کیا ہے آپ کا ؟؟ ؟اسنے اب کے سرد آواز میں پوچھا تو وہ اچھل گئی اسنے چور نظروں سے اسے دیکھنے کی کوشش کی، وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈال رہا تھا--- بلیک پینٹ،بلیک شرٹ، بلیک ویسٹ اور بلیک ہی جیکٹ جسکے بازو فولڈ کر رکھے تھے میں ملبوس وہ شخص اسے پراسرار اور سحر انگیز لگا---اسکی شخصیت میں نجانے کیا محسوس ہوا کہ وہ سراسیمگی میں پہنچی---

اسکو پاکٹ ہاتھ ڈالتے دیکھ کے وہ ڈر گئی اور بولی۔۔۔

ع۔۔عل۔۔علی۔۔علیزے سس۔۔سکندر۔۔۔

ادھر کس کے ساتھ آئی ہیں؟ دوبارہ سوال ہوا تب ہی اسکا گارڈ اندر آیا اسے دیکھ کے وہ سمٹ گئی اور خوف سے بولی۔۔۔

ککلک۔۔کالج ٹرپ۔۔۔۔

دد۔۔دیکھو۔۔۔مجھے۔۔بھائی کے ۔۔پاس۔۔جانا ہے، میں۔۔۔کالج۔۔والوں سے دد۔۔دور ہو گئی۔۔۔ وہ۔۔پتہ نن۔۔ نہیں سب۔۔کدھر گئے۔۔۔ وہ روتی اٹکتی سانسوں میں بولی۔۔۔

کونسے کالج کے ساتھ آئی ہیں؟؟ اسنے سگریٹ سلگاتے سوال کیا شاید وہ دھویں سے اپنے تاثرات چھپانا چاہتا تھا۔۔۔

اسکے کالج کا نام سن کے وہ کچھ پل نجانے کیا سوچتا رہا اور پھر بولا۔۔۔

آپکے بھائی کا نام کیا ہے؟؟

مم۔۔معاز سکندر۔۔۔ نام سن کے وہ چونکا لیکن پھر قابو پاتے بولا۔۔

اوکے میں آپکے گھر اس شرط پہ کال کرونگا جب آپ اٹھ کے فریش ہونگی۔۔۔جائیں شاباش۔۔۔
اسنے اسے نرمی لیکن اسی سرد آواز میں کہاتو وہ انکار کرنے لگی تو اسکے بولنے سے پہلے وہ بولا۔۔۔

اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو آپ ادھر سے نہیں جائیں گی۔۔۔ اسکی بات سن کے وہ سرپٹ بھاگی۔۔۔

اسکے جانے کے بعد وہ خان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

خان۔۔۔

جی سر۔۔۔۔ وہ فورا بولا۔۔

پتہ کرو انکی فیملی کے بارے میں۔۔ہر ڈیٹیل ، انکے خوف کی وجوہات۔۔ اور یہ سب انکے پرنسپل کے پہنچنے تک ہو جانا چاہیے۔۔۔ رائیٹ؟؟ اسنے اسے ایک نظر دیکھا تو خان اسکے چہرے پہ نظر ڈالتا بولا۔۔۔

یس سر۔۔۔ آج اس چہرے پہ اسے ہلکی سی پرچھائیاں نظر آنے لگی۔۔شاید پتھر میں دراڑ جیسی۔۔۔

خان کے جانے کے بعد وہ خود اپنے موبائل پہ کوئی نمبر ملانے لگا۔۔۔۔

اسکے سامنے ایک بلیو فائل کھلی پڑی تھی۔۔۔ حکم کے مطابق دو گھنٹوں میں خان نے اسکی معلومات اسکے سامنے رکھ دی تھی۔۔۔

علیزے کو سکون آور دوا اسکی لاعلمی میں کھلا دی گئی تھی جوس میں ملا کہ۔۔۔ اسکی بڑی وجہ راستوں کا بلاک ہونا تھا جسکی بدولت اسکی کالج انتظامیہ اس تک پہنچنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

اب وہ فائل سامنے رکھے بیٹھا تھا اور پھر سب کچھ زہن سے جھٹک کے اسنے ہاتھ بڑھا کہ فائل اٹھائی۔۔۔

اسکے پہلے صفحے پہ اسکی بہت پیاری فوٹو لگی تھی سفید حجاب میں لپٹا چہرہ معصومیت سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

اسنے بے خودی سے اس چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور پھرنگاہ ابتدائی صفحے پہ ڈالی۔۔۔

نام۔۔۔۔ علیزے سکندر

والدین۔۔۔۔ سکندر علی۔۔مریم سکندر

عمر۔۔۔۔۔سولہ سال۔۔۔۔

وہ ورق بہ ورق اسکا ماضی کھنگھال رہا تھا۔۔۔

سکندر علی اور مریم سکندر نے پسند کی شادی کی جسکی وجہ سے انہیں مریم کے باپ اور سابقہ منگیتر لکی)جو کہ آسٹریا کے بڑے گینگ کا حصہ تھے (سے بھاگ کے وہ لندن جا چھپے جہاں انہوں نے اپنی زندگی شروع کی---

معاز، حمین، زجاح اور ولی کی پیدائش نے انکے آنگن میں خوشیوں کے پھول کھلا دیے--- انہوں نے بیٹی کی بہت حسرت کی لیکن شادی کے بارہ سال تک انکی یہ خواہش پوری نہ ہوئی--- ولی کی آمد کے بعد تو انہوں نے اس بات کی تمنا ہی چھوڑ دی تھی---

معاز اس وقت بیس سال کا تھا جب آللہ نے کرم کیا اور مریم پھر سے امید سے ہوئی---لیکن وہ سب سے شرمندہ تھی کہ اس عمر میں اور جوان بچوں میں ایلے وہ یہ سب نہیں کریں گی--- لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا-- مریم کی ڈلیوری میں ایک مہینہ تھا جب ناگہانی وجوہات پہ معاز کا نکاح مرہنہ سے کرنا پڑا---

انکی شادی کے ایک ماہ بعد انکے گھر علیزے کی شکل میں رحمت آئی--- علیزے سال بھر کی تھی جب معاز کے گھر ایک پری 'پریہان 'آئی--- اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ علیزے سارہ دن مرہنہ کے پاس جبکہ پری سارا دن مریم کے پاس ہوتی تھی----

علیزے چھ سال کی تھی جب انکی زندگیوں میں لکی کی صورت میں طوفان آیا۔۔
جسکی وجہ سے وہ سب کچھ چھوڑ کے پاکستان شفٹ ہو گئے لیکن وہاں بھی لکی پہنچ گیا اور ایک طلاطم مچا دیا اور سب سے بڑا طوفان علیزے کا اسکی نظروں میں آنا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دماغ تو ٹھیک ہے؟؟ معاز دھاڑا۔۔۔

ہاں ایس پی۔۔۔ تم خود چنو۔۔۔ ماں یا بہن؟؟
وہ خباثت سے بولا۔۔۔

اگر تم سیدھے طریقے سے نا مانے تو تمہاری ماں کی تصویریں اور یہ پیپرز میں میڈیا تک پہنچا دونگا۔۔۔۔۔۔ وہ سفاکیت سے بولا۔۔۔

تم میں مار ڈالوں گا کمینے۔۔۔۔ زجاح اسکی طرف لپکا لیکن لکی چوکنا تھا اسنے فورا دروازے سے اینٹر ہوتی علیزے کو اپنی طرف کھینچا تو وہ اپنی جگہ رک گیا۔۔۔

نہ---بچے رک جاؤ---تمہاری بہن کے ادھر ہی پرخچے اڑا دونگا--- جبکہ وہ اس ناگہانی آفت پہ چلانے لگی جب اسنے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا---

نہ جانے من---رونا نہیں--تمہیں میرے ساتھ رہنے جانا ہے--تم میری ہو--- میری پیاری----وہ خباثت سے بولتا جا رہا تھا جب وہ ہوش کھو بیٹھی---

اسکے ہوش کھوتے سب اسکی طرف لپکے جب اسنے اسے معاز کی طرف پھینکا اور خود سر پہ بم پھینکتا چلا گیا----

تم سب کے پاس ایک ہفتے کا وقت ہے سوچ کے بتا دو----نہیں تو بیٹی یا ماں---

---

وہ سب اس صورتحال سے حد درجہ پریشان تھے اور کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے وجہ اسکے پاس مریم کی تصویریں تھی---

پھر ایک خیال زہن میں آتے ہی وہ سب متفق ہوئے اور علیزے کو ایک ہفتے سے پہلے ہی معاز کے دوست کے ہاں بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن اس سے پہلے ہی ہونے والے واقعہ نے انکی زندگانیوں کو جلا کے بھسم کر دیا۔۔۔۔

وہ علیزے کو بچانے میں مصروف تھے جب وہ پری کو اٹھا لے گیا۔۔۔۔

اس گھر میں صف ماتم بچھی پڑی تھی۔۔۔ اس بات نے انکی برداشت کی حد ختم کر دی اسی وجہ سے سکندر علی اسکے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے گے۔۔۔ لیکن ایک مہینے بعد ہی کسی بھی کاروائی سے پہلے صبح کے وقت سکندر اور حمین کے ڈیڑھ سالہ بیٹے زارون کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔۔۔۔

پے در پے ہونے والے جھٹکوں نے انہیں ہلا کے رکھ دیا۔۔۔ ژالے بیٹے کی بے دردی سے چھلنی کی گئی لاش کو دیکھ کے سدھ بدھ کھو بیٹھی جبکہ علیزے اتنی عمر میں تلخ حقیقتوں سے روشناش ہوگئی جب عورتوں کی باتیں سنیں۔۔۔

بہن کی وجہ سے ہو رہا یہ سب۔۔۔ پہلے گھر کی بیٹی کو نجانے کہاں لے گیا۔۔اب باپ اور بیٹے کو بے دردی سے مار دیا۔۔۔۔

ایسی صورت سے اللہ بچائے جو مصیبتوں کی جڑ ہو۔۔۔ وہ کہتا ہے کہ اسے لیے بغیر جان نہی چھوڑے گا۔۔۔ نجانے ہے کون؟؟۔۔۔۔۔ .عورتوں کی گفتگو سنتی وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔ آٹھ سال کی عمر میں زندگی اسے تپتے صحراوں میں لے کھڑی تھی۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزر رہا تھا۔۔۔۔ ایلے ہی ڈر میں دو سال گزر گئے۔۔۔ وہ آتا رہتا تھا اور یاد کرواتا رہتا کہ میٹرک تک وہ انکے پاس ہے اسکے بعد وہ علیزے انہیں دے اور پری لے جائیں۔۔۔۔

وہ جولائی کا گرم ترین دن تھا جب گھر کے پاس ہی اسکا کلاس فیلو اسے ٹفن پکڑا رہا تھا جب لکی نے اسکے اسی ہاتھ پہ گولی چلائی۔۔۔ وہ چلا اٹھی۔۔۔

اس گولی کے بعد وہ رکا نہیں وہ کیے بعد دیگرے گولیاں چلاتا رہا جبکہ خوف سے اسکی آواز گلے میں گھٹ کے رہ گئی۔۔۔۔ گولیوں کی آواز سن کے اسکا بھائی آیا تو اسنے اسے بھی بھون کے رکھ دیا۔۔۔۔

وہ ہوش کھونے لگی جب اسنے اسے کھینچ کے اپنے پاس کیا اور چاقو سے اسکی شرٹ کندھے سے پھاڑ دی۔۔۔ اور اسکے کان میں پھنکارا۔۔۔

تمہیں بات سمجھ نہیں آتی ۔۔تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی مرد نہیں ہے۔۔۔ میرے علاوہ جس سے بات کرو گی مارا جائیگا۔۔۔ تمہارے جسم پی میرا حق ہے۔۔۔ تمہاری رگ رگ میری ہے۔۔۔ وہ صور پھونکتا رہا اور پھر غلاظت سے بھرا لمس اسکے گردن پہ رکھا۔۔۔

وہ چلانا چاہتی تھی لیکن آواز گھٹ کے رہ گئی اور پھر اس چاقو کو لائیٹر سے گرم کرتے گلی میں کھڑے ہی اسنے اسکے کندھے کی کھال ادھیڑنا شروع کر دی۔۔۔۔۔

لکھا L وہ چیخنے لگی کب وہ ہاتھ جما گیا۔۔۔ وہ اسکے کندھے پہ اپنا نام لکھنا چاہتا تھا اسنے ابھی تھا جب وہ درد، خوف، وحشت اور زلت سے حواس کھو بیٹھی۔۔۔۔۔

اسے ہوش کسی کے چیخنے چلانے سے آیا۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا روتے ہوئے چلا رہا تھا۔۔۔ اسنے ہولے سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت انکے لاونج میں کھڑی چلا رہی تھی۔۔۔

مار کیوں نہیں دیتے اس ڈائن کو؟؟ کھا گئی یہ سب کو۔۔۔ میرے بیٹوں کی قاتل ہے۔۔ اپنے ماں،باپ کی، بھتیجے اور بھتیجی کی قاتل ہے یہ۔۔۔۔ دے دو اسے اس شخص کو ۔۔نہیں تو سب کو کھا جائیگی یہ۔۔۔۔۔۔ وہ بین کیے جا رہی تھی اور وہ پہلی دفعہ کسی کی اتنی نفرت کو دیکھنے اور سمجھنے اور پھر اسے برداشت کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

سب کو مار کے آج ماں کو بھی مار گئی ہے یہ۔۔۔۔ لے جاو ادھر سے اسے نہیں تو میں مار دونگی۔۔۔۔ وہ اسکی طرف لپکی لیکن مرینہ اور ژالے نے بمشکل انہیں روکا۔۔۔۔ جبکہ اسکے سارے بھائی ایک طرف سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔

وہ سکتے میں آ گئی ماں کی موت کا سن کے اور تب اسے احساس ہوا کہ واقع اسکی زندگی کا فائدہ نہیں وہ اگر ایسے رہی تو سب کو مار دے گی۔۔۔۔

ماں کی موت کی خبر سن کے وہ چلانے لگی اور بازو میں لگی ڈرپ کی سوئی اتار کے پھینک دی---

وہ وحشیانہ اپنے بال نوچنے لگی---

سب بھائی اٹھ کے اسکی طرف آئے--معاز نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ چیخنے لگی---

نن-- نہیں--ہاتھ مت لگانا مجھے---مار --مار دے گا تمہیں--- دور ہو جاؤ -------- وہ اپنے بازووں میں چہرہ چھپائے چلائی تو سب اپنی جگہ کٹ کے رہ گئے----

بیٹا میں آپ کا بھائی ہوں--ادھر دیکھیں--- وہ خود پہ ضبط کرتا اسکی طرف بڑھا تو وہ حلق کے بل درد اور خوف سے بلبلا اٹھی---

نہیں ہے بھائی کوئی--- صرف وہ ہی ہے--- کوئی نہیں-- چلے جاو یہاں سے---
مم---میں سب کو مار دونگی--- سبکو----

میں نے مم--ماما کو مار دیا--- وہ سسکی بابا کو--- زاوی مر گیا---پری بھی---- سب مر گئے--- میں نے مار دیا سبکو--- میں نے مار دیا-----

وہ وحشیانہ اپنا چہرہ اور بال نوچنے لگی جبکہ وہ سب یوں کھڑے تھے گویا مٹی کے بت ہوں۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کے انہیں صحیح معنوں میں اپنے نقصانات کا ادراک ہوا جسکے بعد وہ جہاں کے تہاں کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

پھر ایک فیصلہ لینا انکیلیے ناگزیر ہو گیا وہ تھا پری کو رب کے حوالے کر کے اسلام آباد شفٹنگ کا تھا۔۔۔۔

دوسال گئے اسے نارمل ہونے میں وہ کسی لڑکے کو دیکھتی بھی نا حتیٰ کہ بھائی سے چھپ کے رہتی۔۔اسکی یہ حالت انہیں پل پل جینے اور مرنے پہ مجبور کر دیتی۔۔۔

جب جب وہ اپنے زخم کو دیکھتی تو ہسٹریائی ہو جاتی اور کندھا نوچنے کی کوشش میں زخم کو ناسور بنا دیا لیکن کسی ڈاکٹر کو نزدیک بھی آنے نہ دیتی۔۔۔۔

یونہی وقت گزرتا گیا مہینہ اور ژالے نے اسے کسی حد تک سنبھال لیا اور پھر ایک لمبے صبر آزما عرصے کے بعد وہ بھائیوں کو پہچاننے لگی انکے پاس جانے لگی وجہ لکی کا منظر سے غائب ہونا تھا اسکے بارے میں کوئی کچھ نہ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

سنبھلنے کے باوجود وہ کسی مرد کو قریب نا آنے دیتی اسکے دل و دماغ میں یہ خوف بیٹھ چکا تھا کہ اسکی زندگی میں اسکے سوا کوئی مرد نہیں آ سکتا جو بھی اسکی طرف آتا ہے مارا جاتا ہے۔۔۔

وہ گھر سے نکلنا کم کر چکی تھی کالج بھی ہدیٰ کے ساتھ جاتی تھی اسے اس فیز سے نکالنے کیلیے جب معاز سے ٹرپ کی بات کی تو اسے لگا اب ہی ٹھیک موقع ہے سو سب نے اصرار کر کے اسے بھیج دیا۔۔۔۔۔۔

--- ----------

فائل اسکے سامنے کھلی پڑی تھی جبکہ چہرہ ضبط کی گہری نشاندہی کر رہا تھا۔۔۔ آنکھوں سے گویا لہو ٹپکنے لگا ہو۔۔۔۔۔۔۔

یہ انفارمیشن کدھر سے لی؟؟ اسنے سامنے کھڑے خان سے سوال کیا۔۔

سکندر علی کی فیملی میں شروع سے ایک خاتون رہتی ہیں انابی۔۔ جو سب کی دیکھ بھال کیلیے انکے ساتھ رہتی ہیں۔۔۔ ان سے پتہ کیا سب۔۔۔
اسنے سر جھکائے جواب دیا اور پھر ایک چور نظر اسکے چہرے پہ ڈالی جس پہ ناقابل فہم تاثرات تھے۔۔۔۔

وہ اسی طرح کرسی سے ٹیک لگائے غیرمرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔۔۔ اسکا سرخ پڑتا چہرہ اسکے ضبط اور شدید غیض کی علامت تھے اور ایسی سچویشن میں اسکے قریب کوئی بھی نہ جاتا زارا شاہ بھی نہیں۔۔۔۔

تبھی کمرے کا دروازہ دھڑ سے کھلا اور اسکا رونے سے سوجا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔۔۔۔ وہ تب بھی متوجہ نہ تھا۔۔۔۔

مم۔۔مجھے۔۔۔گھر چھ۔۔چھوڑ کے آؤ۔۔۔۔
اسکی بپھرتی آواز نے گویا گہرے سکوت کو توڑا اسنے پرسکون انداز میں گردن موڑ کے اسے دیکھا تو اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کے وہ ڈر گئی جبکہ خان بھی دل میں اسکی عافیت کی دعا کرنے لگا

جسنے شیر کو آواز دی لیکن پھر عجب لمحہ آیا جسنے خان اور علیزے کے ساتھ ساتھ گویا وہاں موجود ہر شے کو ساکت کر دیا ہو۔۔۔

وہ دھیرے سے چلتا اسکی طرف بڑھا جبکہ وہ قدم بہ قدم پیچھے کو ہٹی لیکن پیچھے موجود دیوار راہ میں حائل ہوئی۔۔۔۔ اسکی آنکھوں سے خوف اور آنسو ٹپکنے گے اسے لگا وہ پھر سے کسی لکی کے ہاتھ لگ گئی ہے۔۔۔۔

اسکے روئے روئے سرخ چہرے۔۔۔ سبز نین کٹوروں۔۔اٹھی ہوئی گھنی پلکوں۔۔ اسکے بکھرے حجاب اور بالوں کو یک ٹک دیکھتا وہ اسکی طرف بڑھتا گیا۔۔۔وہ دھیرے سے اسکے پاس آکے رکا اور ایک ہاتھ اسکے دائیں طرف رکھا وہ خوف سے آنکھیں میچ گئیں اور سسکیاں بھرنے لگی۔۔۔ وہ ہلکا سا اسکے کان میں جھکا اور بولا۔۔۔

مجھ سے شادی کریں گی؟؟؟

خان دم بخود رہ گیا اسنے ہمیشہ دعا کی تھی کہ جہان کے چہرے پہ کوئی تاثر ابھرے اور آج اس ابھرنے والے تاثر نے اسے ٹھٹکا دیا۔۔۔

وہ اسکے چہرے پہ غصے، نفرت، اکتاہٹ، طیش جیسے تاثرات کی توقع کر سکتا تھا لیکن اس تاثر نے اسکو اپنی جگہ جما دیا۔۔۔

جبکہ وہ گویا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔ اسنے آنکھیں کھولیں اور اسکی طرف دیکھنے لگی وہ بالکل ساکت تھی جب وہ پھر سے جھکا اور دائیں ہاتھ کو ہٹا کے اسکی پشت سے اسکا رخسار سہلایا اور سرگوشی کی۔۔۔

Aleezy ! will you blessed me by accept my proposal???

اسکی سرگوشی اور سلگتے لمس نے اسکے اندر بلا کی مزاحمت بیدار کی اسنے کانپتے نازک ہاتھوں سے اسے پوری طاقت لگا کے پیچھے کو دھکا دیا اور بھاگتی باہر نکلی۔۔۔۔

وہ جو اس سے اس بات کی توقع نہ رکھتا تھا غیر ارادی طور پہ تھوڑا پیچھے ہوا اور جب اسنے اسکے تاثرات کو جانچا تو فورا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ اسکی توقع کے عین مطابق وہ ریسٹ ہاوس سے باہر جا رہی تھی۔۔۔ یہ تو شکر تھا یہ ہاوس اسکا زاتی تھا پبلکلی نہیں وگرنہ علیزے کیلیے مشکلات بن سکتی تھی۔۔۔

اسنے اسے راستے میں ہی جھکڑ لیا اور اسکا ہاتھ پکڑتااندر کو جانے لگا جب وہ چیختی رہی---

چھوڑیں--مجھے، برے ہیں--آپ--غلط باتیں کرتیں---چھوڑو مجھے--- بھائی--بھائی پاس جانا---سب برے ہوتے--- سب برے---- وہ روتے ہوئے بولتی گئی لیکن وہ کان بند کیے اسے پکڑے اندر کو گیا اور اسے روم میں لے جا کے اسکا ہاتھ چھوڑا اور سرعت سے مڑتے دروازہ بند کر دیا-------

دروازہ بند کرتے دیکھ کے اسکی جان حلق میں آ گئی--- وہ مڑ کہ اسکی طرف بڑھا تو وہ ہوش کھوتی نیچے کو آن گری-----------

---------------........ ------------

کسی کی نگاہوں کی تپش اسے ہوش کی وادیوں میں لیکر آئی--- اسنے دھیرے سے آنکھیں کھولیں----

گزرا لمحہ اسکے زہن میں گردش کرنے لگا---

اس انجان شخص کا اسے پرپوز کرنا۔۔۔اسکا وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں پکڑے جانا۔۔۔ اسکا اسے کمرے میں لا کے دروازہ بند کرنا اور اسکی طرف بڑھنا۔۔۔۔۔

اخری خیال کے زہن میں آتے ہی وہ پھرتی سے اٹھی لیکن سامنے نظر پڑتے ہی رک گئی، وہ صوفے پہ بیٹھا ایک ہاتھ تھوڑی پہ جمائے اسکی حرکات و سکنات ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

اس پہ نظر پڑتے ہی خوف کی ایک سرد لہر اسکے رگ و پے میں دوڑ گئی۔۔۔۔

وہ اٹھ کے دروازے کی اوڑ بڑھنے لگی جب اسکی پرسکون آواز نے اسکے قدم جما دیے۔۔۔

بھآگنے کی فضول کوششیں ترک کر کے میری بات سننے کی کوشش کریں تو شاید زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔ اسکی بات پہ تھم گئی اور طیش کی ایک لہر اسکے اندر دوڑ گئی۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں سنوں میں آپکی بات؟؟ کیا۔۔۔۔۔۔لگتے ہیں آپ میرے؟؟ جانے دو مجھے پپ۔۔پلیز۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولتی سسک پڑی۔۔۔

آپ کا کچھ لگنا ہی تو چاہتا ہوں--- اسلیے پھر سے وہی التجا ہے-- مجھ سے شادی کریں گی علیزے؟؟

اسکی گھمبیر آواز پہ وہ ساکت ہوئی لیکن پھر اتنے سالوں کا پکتا لاوا اسکے اوپر انڈیل دیا-----

نہیں--- نہیں کرونگی شادی--- جان سے -- جان سے مار دونگی میں اگر پھر سے یہی فضول سوال مجھ سے کیا تو--- نفرت ہے مجھے آپ سے، شادی کے نام سے--- جان لے لوں گی میں آپکی--- زندگی-- زندگی تباہ کر دی میری-- سس-- سب کو مار دیا--- دور ہو جاو یہاں سے--- جان چھوڑو میری--- وہ ہسٹرائیک ہو چکی تھی جب اسکے آواز پہ اسکا دل سہما----

!!خان

اسنے آواز دی تو وہ فورا نمودار ہوا اور اسے اشارے سے ریوالور سامنے رکھنے کو بول کے جانے کا اشارہ کیا تو وہ کسی انہونی کے احساس سے وہیں دروازے پہ رک گیا-----

اسے لگا شاید وہ اسے مارنا چاہتا ہو لیکن وہ کھڑی رہی شاید وہ چاہتی یہی تھی لیکن دل کہیں اندر خوف سے ٹھٹھرایا----

یہ لیں--- اور ماریں------اسنے ریوالور کی طرف اشارہ کیا تو وہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی----

سر---- خان نے کچھ بولنا چاہا تو اسنے ایک ٹھنڈی نگاہ اسکی طرف کی جسکی ٹھنڈک سے اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا اٹھی--اسکے بڑھتے قدم اور ابلتے الفاظ وہیں دم توڑ گئے-----

ماریں مجھے--- میں نے سب کو مارا ہے مجھے ماریں ہری اپ--- وہ پچکارتا بولا، وہ جانتا تھا اسکو اس کیفیت سے کیسے نکالنا ہے اسلیے وہ اپنی جان داؤ پہ لگا رہا تھا----

جلدی کریں---کیونکہ شادی مجھے آپ سے ہی کرنی ہے اور اس بات سے آپ مجھے کبھی بھی نہیں روک سکتی---- اسکی بات پہ اسے کرنٹ لگا تو اسنے گویا حفظ ماتقدم کے طور پہ لرزتے ہاتھوں سے پسٹل اٹھا لیا-----

مم--مجھے یہاں سے جج---جانے دو--میں مار دونگی واقعی---اسنے گویا اسے یقین دلانے کے ساتھ ساتھ خود کو یقین دلایا---

چلائیں اسے--- اسنے گویا اکسایا--

مارنا چاہتی ہیں تو سوچیں مت کیونکہ میرے جزبات آپ کی کسی مزاحمت سے نہیں رکنے۔۔۔۔ اسکی بات اسکے چلانے سے رکی۔۔۔

بند کریں۔۔۔یہ فضول باتیں۔۔۔نفرت ہے مجھے اس سے۔۔۔آپ سے۔۔۔۔ وہ چلائی۔۔۔

اسکی بات سے وہ کھڑا ہوا اور اسکی طرف بڑھنے لگا تو وہ فورا بولی۔۔۔

ر۔۔رک جائیں ادھر ہی۔۔۔ مم۔۔۔۔ وہ ابھی کچھ بولنا چاہ ہی تھی جب اسکا لرزتے ہاتھ کا شدت ضبط سے دباو ٹریگر پہ پڑا اور سامنے کھڑے وجود نے ایک جھٹکا کھایا۔۔۔۔۔۔

آپ کی علیزے سے بات ہوئی؟؟ مجھے بہت پریشانی لگی ہے اسکا نمبر مسلسل بند ہے؟؟ مہینہ نے فائل دیکھتے معاز سے پوچھا جہاں سب بیٹھے تھے۔۔۔

ہاں میرا رابطہ ہو چکا ہے۔۔۔۔ انہوں نے مبہم سا جواب دیا۔۔۔۔

میری بات بھی کروائیں اس سے--- وہ فوراً بولیں تو انہوں نے ژالے اور مہینہ دونوں کو کھانے کا بول کے منظر سے ہٹایا----

بات کرواتا ہوں پہلے آپ کھانا لگوائیں--- تو وہ خفگی سے اٹھ گئیں---

کیا بات ہے؟ کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟؟ زجاح نے پوچھا تو وہ ہولے سے بولے---

ہاں سب ٹھیک ہے--- راستہ بھول گئی تھی لیکن خبر یہ ہے کہ جہان شاہ کے پاس ہے تاکہ راستے بلاک ہونے کی وجہ سے کالج والوں تک پہنچا سکے --- میری بات ہوئی تھی جہان سے پریشانی کی بات نہیں ہے لیکن علیزے سے میں نے بات اسلیے نہیں کی کہ وہ ضد کریں گی حالات ٹھیک ہوتے تو رابطہ کر لیتا----- انہوں نے تفصیلی جواب دیا تو سب مطمئن ہو گئے وجہ جہان حیدر تھا-------

---

وہ زرد چہرہ لیے ساکت کھڑی تھی۔۔۔ وہ اسکے جسم کو دیکھنے لگی وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ ّ ہو گیا اور اب وہ بتدریج اسکے خون سے سرخ ہوتے بدن کو دیکھتی رہی وہ نہیں جانتی تھی گولی کہاں لگی ہے لیکن وہ اس پل مرنے لگی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں۔۔۔مجھے۔۔۔پتہ نن۔۔ نہیں۔۔کیسے۔۔۔۔میں جج۔۔۔جان بوجھ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ٹوٹتے الفاظ میں بولی اور ریوالور اسکے ہاتھوں سے پھسل کے نیچے جا گرا۔۔۔۔

تب ہی ساکت کھڑے خان کو ہوش آیا اور وہ اسکی طرف لپکا لیکن اسنے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا تو وہ بے بسی سے وہیں رک گیا۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی تک اسی طرح کھڑا تھا اسکی شرٹ بھیگتی گ ئی ی جبکہ وہ روتے ہوئے سہمی نظروں سے اسے دیکھتی رہی جو اب اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہونا چاہتی تھی لیکن پاوں کسی نے گویا جھکڑ رکھے ہوں۔۔۔۔ وہ اسکے قریب آیا اور پھر بہت قریب اور پھر وہ لڑکھڑایا۔۔۔۔

تب لاشعوری طور پہ اسنے اسے تھاما لیکن اسکو سنبھالنا اسکے بس کی بات نہ تھی ۔۔۔۔ اس لیے اسے سنبھالتی وہ اسکو تھامے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

خآن بے چین سا کھڑا تھا کہ اسکا ہاسپٹل جانا ناگزیر تھا لیکن آج وہ سب حدیں بھولے درد بھولے مسرور پڑا تھا۔۔۔۔

مم۔۔ مجھے ممم۔۔معاف کر دیں۔۔۔ مم۔۔میں۔۔۔جان کے نن۔۔پتہ نہیں کیسے ہوا۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی جب وہ اسکے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ گیا۔۔۔

شششششش۔۔۔۔ چپ۔۔۔۔ اسکے سلگتے لمس پہ وہ سن ہو گئی۔۔۔۔

آپ کو سفید رنگ میں دیکھ کہ ایک بات تو فائنل ہو گئی ہمارے نکاح کے دن آپکا ڈریس اسی رنگ کا ہو گا۔۔۔۔۔ اس سچویشن میں اسکی اس سرگوشی پہ جہاں کی تہاں رہ گئی دل کہیں ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی بمشکل اسکا ہاتھ ہٹا پائی جب اسکی آنکھیں اسنے بند ہوتی محسوس کیں۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔پپ۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔اد۔۔ادھر دیکھو۔۔۔۔پلیز مرنا نن۔۔ نہیں۔۔۔ آنکھیں۔۔بب۔۔بند مت کرنا پلیز۔۔۔ میں۔۔ مر جاوں گی۔۔۔۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ کیوں یہ سب کر گئی لیکن اسکے لرزتے لبوں سے یہ سسکتے الفاظ نکلے۔۔۔۔

شاید کسی کے خون سے ہاتھ رنگنے کا ڈر تھا یا کوئی پنپتا ہوا جذبہ لیکن اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کے وہ واقعی ادھ موئی ہونے لگی۔۔۔۔۔

اسکی آہ و زاری پہ اسنے بمشکل سلگتی آنکھیں کھولیں اور دھیمے سے مسکرایا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کی ناقابل برداشت چمک اور اسکی مسکراہٹ نے اسے اس وقت اُس مقام پہ کھڑا کیا تھا کہ وہ آج تک وہاں سے ہل نہ سکی۔۔۔۔

واللہ اب تو۔۔۔ موت کو۔۔۔روکنا پڑے گا۔۔بانہوں میں لیے آپ حکم دے رہی ہیں ۔۔۔کچھ تو پاسداری کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔ اسکی ٹوٹتی آواز اور مدہم ہوتی سانسیں محسوس کر کے خان سب احتیاط بالائے طاق رکھتا آگے بڑھا۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات سن کے دل اس اتنی گہرائی میں ڈوبا کہ ابھرنا مشکل تھا۔۔۔ اسے اپنی بانہیں ٹوٹتی محسوس ہوئیں جن میں وہ اسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

انکو دیکھیں پلیز۔۔۔۔انکو۔۔ ٹھیک کریں۔۔۔ خان کو دیکھ کے وہ فورا ہوش میں آئی اور بلک اٹھی تب اسکی آنکھوں میں نظر آنیوالے تاثر نے اسے منجمند کر دیا۔۔۔۔

اسے آنکھیں پڑھنا نہیں آتیں تھی لیکن اسکی آنکھوں میں نظر آنیوالے شکوے نے اسے لاجواب کر دیا۔۔۔ وہ اسکی بانہوں سے اسے آٹھا کے اسے لے گیا لیکن وہ اسی شکوے کے زیر بار وہیں زمین پہ بیٹھی رہی۔۔۔۔

منجمند،، ساکت۔۔۔۔۔

راستے بلاک ہونے کی وجہ سے وہ اسکا گھر ہی ٹریٹمنٹ کر رہے تھے۔۔۔خان کے ساتھ دو باڈی گارڈز کمرے میں گھسے تھے۔۔۔۔۔

اسکے کپڑے بلیک ہونے کی وجہ سے وہ یہ تک نہ جانتی تھی کہ اسے گولی کس جگہ پہ لگی ہے۔۔۔۔ اسکے خون سے بھیگے کپڑے اسکی نظروں میں گھوم رہے تھے اور اسکی سانسوں کا زیرو بم ٹوٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں ایک کونے میں بیٹھی مسلسل اس شخص کیلیے دعاگو تھی جسکا وہ نام بھی نا جانتی تھی۔۔۔۔ وہ دعا مانگتے خود کو، خدا کو، وہاں موجود ہر شخص کو۔۔۔اپنے دل کو یہی یقین دلانے کی کوشش میں تھی کہ اسکی یہ کیفیت صرف

اس ستم کا ازالہ ہے۔۔۔شرمندگی ہے جو وہ انجانے میں اس پہ کر چکی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نا جانتی تھی کہ اسکے خوف کے باوجود، مردوں سے نفرت کے باوجود۔۔۔اسکی شیطانی انسان کی وحشت کے باوجود محبت کہیں بہت اندر پنجے گاڑھ کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

جس سے وہ پانچ سال کے بعد بھی سمجھنے اور ماننے سے قاصر تھی۔۔۔۔

جب مزید خود پہ کنٹرول نہ رہا تو وہ خود کو گھسیٹتی باہر نکلی تب ہی دوسرے کمرے سے خان باہر نکلا۔۔۔ اسے دیکھ کے اسکا دل کسی انہونی کے خیال سے لرز اٹھا۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ؟؟ اسنے دھیمے سے پوچھا کہ وہ تب سے اب تک کمرے میں چھپی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ کیسے۔۔۔ہہ۔۔ہیں؟؟

ٹھیک ہیں۔۔۔ ابھی کچھ دیر تک آپ تک آپ کے ڈریسز پہنچ جاتے ہیں۔۔آپ چینج کر لیں سر کا آرڈر ہے۔۔۔۔۔ وہ نرمی سے بولا۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے ایک نظر خود پہ ڈالی تو اپنے کپڑے دیکھ کے تھم سی گئی۔۔۔۔

اسکے کپڑے خون آلود تھے۔۔۔

اسکا خون دیکھ کہ اسکا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔اسے محسوس ہوا کہ خون نہیں وہ خود لپٹا ہو اس سے۔۔۔ اس خیال کے زہن میں آتے ہی وہ مضطرب ہوئی اور فورا کمرے میں بھاگی۔۔۔۔۔

دس منٹ بعد ہی ایک بھیگی سی لڑکی کمرے میں ناک کرتی آئی اور خاموشی سے اسے کپڑے تھمائے -- اسنے بغیر دیکھے سوچے ایک سوٹ نکالا اور واش روم گھسی-----

وہ بس اس وقت اپنے کپڑے بدلنا چاہتی تھی اسکے احساسات سے چھٹکارا چاہتی تھی-------

---

اسے کمرے میں بیٹھے نجانے کتنی دیر ہو گئی جب دروازہ ناک ہوا اور خان اجازت لیتا اندر آیا-----

اسے دیکھ کے وہ فورا کھڑی ہو گئی---

آپ کو سر بلا رہے ہیں روم میں؟؟ اس نے پیغام دیا---

وہ--وہ ٹھیک ہیں؟؟ وہ ڈرتے ہوئے بولی----

جی۔۔۔ہوش میں ہیں۔۔۔۔ وہ دھیرے سے بولا اور ایک منٹ کے وقفے کے بعد پھر سے گویا ہوا۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے بھابھی میم۔۔۔۔ میں ہمیشہ کہتا تھا کہ سر کے چہرے پہ کوئی تاثر دیکھوں لیکن ہمیشہ ناکام رہا ۔۔۔۔۔بیس سال سے اسی تمنا میں رہا۔۔۔ یہ تمنا میری پوری ہوئی دو دن پہلے جب آپکو دیکھا۔۔۔ میں خوش ہوا، بہت خوش۔۔۔ لیکن آپ نے غلط کیا۔۔۔

مجھے برا لگا آپ پہ غصہ بھی آیا کیونکہ سر میرے لیے بہت اہم ہیں لیکن اب سر ٹھیک ہیں۔۔۔سوری میں تھوڑا روڈ ہو گیا۔۔۔۔۔ وہ جو اسکے "بھابھی میم" پہ منجمند تھی اسکی باتوں نے اسے شاک کر دیا۔۔۔۔

حیرانی۔۔۔شاک اور شرمندگی سب کیفیات نے اکٹھے وار کیا تھا۔۔۔۔۔

آ جائیں۔۔۔ آپ پلیز۔۔۔ سر سے بدظن مت ہوں۔۔۔وہ خود کو مات دے سکتے لیکن آپکو زخم نہیں پہنچائیں گے، یقین رکھیں۔۔۔۔۔ اسنے التجائیہ کہا۔۔۔

وہ یونہی کھڑی رہی تو وہ پھر بولا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ڈوبتے دل اور لرزتے قدموں سے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

کمرے میں مدھم سی روشنی پھیلی تھی لیکن اسکی موجودگی کو محسوس کرتے ہی لائٹس اون کر دی گئیں ۔۔۔اسنے ہولے سے نظریں اٹھائیں تو وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگاے شاید اسی کے لئے محوِ انتظار تھا۔ ۔۔

اس پہ نظر پڑتے وہ ٹھٹھک گیا۔۔۔ لائیٹ پنک کلر کے کرتے اور کیپری میں، سفید حجاب لپیٹے وہ ایک بار پھر سے اسے اسی ملے پہ لے گئی جو اسکی زندگی کا سب سے بھاری لمحہ تھا۔۔۔۔۔

اسکی گہری اور جذبات سے پر آنکھوں کا ارتکاز اسکی دھڑکنوں کی رفتار متزلزل کر گیا۔۔۔۔

اسکی پریشانی دیکھتے اسنے بمشکل نظریں ہٹائیں اور خود پہ قابو پاتا ٹھنڈے انداز میں بولا۔۔۔

آ جائیں۔۔۔ اسنے اشارہ کیا اور سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھنے کو کہا۔۔۔

تب ہی اسنے دیکھا کرسی کے سامنے میز پہ کھانا لگا تھا وہ وہیں رک گئی۔۔۔۔

کھانا کھائیں ریلیکس ہو کے ...اگر آپ نے کھانا کھا لیا تو میں معاز سے آپ کی بات کروا دونگا لیکن شرط یہ ہے کہ کھانا کھائیں۔۔۔۔۔ وہ زرد چہرے کے ساتھ مدہم آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔ اسکی مدہم آواز اسکی تکلیف کو ظاہر کر رہی تھی لیکن وہ پرسکون تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے کرسی پہ جا بیٹھی لیکن کھانے کو دیکھا تک نہ اور چاہنے کے باوجود اسکی خیریت بھی دریافت نہ کر پائی۔۔۔

جب وہ اسی طرح بیٹھی رہی تو وہ تکلیف کو نظرانداز کرتا اٹھ کے سٹڈی کی جانب چلا گیا کہ وہ اسکی موجودگی میں کبھی نوالہ بھی نہ لیتی۔۔۔۔

اسے منظر سے ہٹتے دیکھ کے وہ اسکی وجہ تلاش کرتی وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے یہاں سے لے جائیں ۔۔۔بھائی۔۔۔۔ میرا۔۔۔میرا دم گھٹ رہا۔۔۔ مم۔۔۔بہت غلطی کی۔۔۔پپ۔۔پلیز بھائی۔۔۔۔۔ موبائل فون سے لگاتے ہی وہ سسک اٹھی جبکہ وہ گلاس ونڈو کے پاس کھڑا خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھا رہا تھا۔۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔مجھے ادھر۔۔۔ نہیں۔۔ر۔۔رکنا۔۔۔مجھے لے جائیں۔۔۔۔اسکے تسلی دینے پہ وہ اور سسکی۔۔۔

بیٹا میں شاہ صاحب کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ کالج والوں سے کنٹیکٹ کر کے حالات بہتر ہوتے ہی آپکو ادھر پہنچا دیں۔۔۔ آپ جانتی ہو نا کہ راستے بند اسلیے میرا آنا مشکل۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ اسنے بے بسی سے تسلی دی کہ حالات کی وجہ سے وہ اس سے دور ہے۔۔۔۔

لل۔۔ لیکن۔۔ بھائی۔۔۔ اسنے کچھ بولنا چاہا۔۔۔

بھائی کی جان بھائی پہ یقین ہے نا ---تو پلیز میری بات سمجھیں---یہ آپکو نقصان نہیں پہنچائیں گے--- ریلیکس رہیں--- اسنے اب کے آرام سے سمجھایا تو وہ ہچکیاں بھرتی خاموش ہو گئی--- اور پھر خفگی سے کال کاٹ کے موبائل اسکے بیڈ پہ پھینکتی بھاگتی دوسرے کمرے میں چلی گئی----

جبکہ گلاس ونڈو کے پاس کھڑے ساکت وجود میں تب بھی کوئی ہلچل نہ ہوئی-----

---

اسے وہاں آئے ہوئے تین راتیں اور دو دن ہو چکے تھے لیکن ابھی تک حالات میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہ آئی تھی------

اسے موجودہ حالات سے زیادہ اس شخص کے جذبات سے ڈر لگتا تھا---وہ جو سمجھ رہی تھی خود پہ ہونے والے حملے کے بعد وہ اس سے متنفر اور بد ظن ہو جائیگا تو یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی بھول ثابت ہوئی تھی----

اسکے جذبات میں مزید شدت محسوس ہوتی تھی، اسکی آنکھوں میں اتنی شدت اور جنون تھا کہ وہ آنکھیں پڑھنے کے ہنر سے نابلد ہونے کے باوجود محسوس کر جاتی اسی لیے وہ اسکے ہزار کہنے کے باوجود اس کمرے سے باہر نہ نکلتی نہ اسکے آنے پہ کمرہ کا دروازہ کھولتی۔۔۔۔

اسکی خواہش کی تکمیل وہ مر کے بھی نہ کر سکتی تھی اور جب وہ لمحہ اسکی آنکھوں میں جاگتا تو وہ تڑپنے لگتی۔۔۔۔

مما آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں؟؟ اس واقعہ کے اگلے دن وہ اسکے روبرو تھا۔۔۔

کک۔۔۔کونسی ماما۔۔۔۔ وہ بوکھلائی۔۔۔

ہماری ماما۔۔۔ اسکی گھمبیر آواز پہ اسکی سانس کہیں اٹکی ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں کرنی۔۔ مم۔۔مجھے کسی سے بات۔۔۔۔ کیوں تت۔۔تنگ کرتے آپ مجھے۔۔۔۔جان چھوڑ دیں۔۔۔۔ وہ درد سے چلائی۔۔۔۔

وہ اسکے پاس آیا اور دھیرے سے اسے تھاما تو اسکی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن اسے ناکام بناتے وہ اسے سامنے کرتا وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گیا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔ رویا مت کریں۔۔۔۔ نہیں دیکھے جاتے ان میں آنسو مجھ سے۔۔۔ اسنے شہادت کی انگلی اسکے بھاری پپوٹوں پہ رکھی تو وہ سسکی۔۔۔

پپ۔پلیز۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔

آپ بات کرنا نہیں چاہتیں ۔۔کوئی بات نہیں۔۔لیکن شادی آپ ضرور کریں گیں۔۔۔یہاں سے جاتے سب سے پہلے ماما آپ کے گھر آئیں گی۔۔۔ اسنے اسکے سر پہ دھماکہ کیا۔۔۔۔

مینٹلی تیار رہیں میری ہونے کیلیے راپنزل۔۔۔۔ اسکے ساکت وجود کو دیکھتے اسنے جھکتے ہوئے ہولے سے سلگتی سرگوشی اسکے کانوں میں انڈیلی اور پھر اسکے سر کو ہولے سے لبوں سے چھوتا کمرے سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ وہ اسی طرح بے حس و بے جان کھڑی تھی۔۔۔۔ نہ اسکے لمس پہ ، نہ سرگوشی اور نہ ہی اسکی نگاہوں نے اسکے ساکت وجود کو متحرک کیا۔۔۔۔۔۔

تب سے ہی وہ کمرہ پوش تھی کچھ دیر پہلے خان اسے پرنسپل کے آنے کی اطلاع دے کے گیا تھا وہ انکے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد اس سحر انگیز شخص کی قید سے چھوٹے اسلیے جب سر آن موجود ہوئے تب وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی لاونج میں آئی لیکن اسے دیکھنے کی غلطی نہ کی۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی سر نے جانے کی اجازت لی تب بھی اسنے سر نہ اٹھایا۔۔۔۔

لاونج کا دروازہ پار کرتے دو سلگتی نگاہیں اسکی پشت پہ جمی محسوس ہوئیں تو اسکے قدم تھمے تب ہی وہ پلٹی۔۔۔۔۔

آپ۔۔آپکا نام کیا ہے؟؟
نہ جانے اسکی زبان سے یہ الفاظ کیسے اور کیونکر نکلے لیکن اب وہ خجل سی کھڑی تھی۔۔۔

اسکے سوال پہ وہ چونکا اور پھر ایک بے ساختہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا۔۔۔۔

اسکی ایسی جاندار مسکراہٹ پہ وہ ہڑبڑا گئی اور بے ساختہ منہ پھیر لیا۔۔۔۔

وہ مضبوط قدموں سے چلتا اسکے قریب آن ٹھہرا۔۔۔۔ہلکا سا اسکی طرف جھکا اسنے پیچھے ہونا چاہا لیکن ناکام رہی۔۔۔۔۔

جہان حیدر شاہ!!۔۔۔۔۔ اسنے سرگوشی اسکے کانوں میں انڈیلی۔۔۔۔۔

i wish you call me Haider.....

اسکی بات سن کے اسکی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔کہتی وہ دروازہ پار کر گئی لیکن رک گئی۔۔۔

تمہاری قربت کا ایک لمحہ۔۔
رفاقت۔۔۔کے ہزار لمحوں سے بہتر ہے۔۔۔۔

وہ ایک لمحہ----

جو دل کی ویران بستیوں کو---

حیات نو کے سورجوں کی

تمازتوں سے

اجالتا ہے---

وہ ایک لمحہ----

ہزار صدیوں سے معتبر ہے---

اس ایک ملحے کی حرمتوں کو

شمار کرنا---

سنبھال رکھنا---

وہ ایک لمحہ ----

استعارہ ہے

عقیدتوں کا---

عنایتوں کا---

محبتوں کا----

روایتوں کا----

اس ایک ملے کی عظمتوں کو---

شمار کرنا----- سنبھال رکھنا------

اسکا لفظ لفظ اسکے رگ و پے کو چیرتا ہوا گزرا--- اسے لگی سے زیادہ اس شخص سے خوف آیا----

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ وہاں سے کیسے آئی--اسکے حواس سلب ہو چکے تھے-----

---

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ اسکی خباثت سے بھرپور ہنسی پورے کمرے سے پھیلی اسے وحشت زدہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

دے دو مجھے۔۔۔۔دے۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔دے دو مجھے۔۔۔۔میں۔۔۔ مم۔۔۔مر جاونگی۔۔۔۔ وہ زمین پہ گری بلک رہی تھی۔۔۔ اسکے چہرے اور گردن پہ ناخن سے کھروچنے کے نشانات تھے۔۔۔وہ مسلسل اس سے تقاضا کر رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ فرعون بنا بیٹھا اسکی بے بسی کا مزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

نا میری جان۔۔۔ابھی تمیں مرنا نہیں ہے۔۔۔تم تو میرے لیے لکشمی طوطا ہو نن۔۔۔نا بلکہ مینا ہو۔۔۔اسکو بالوں سے جھکڑتا ایک ہاتھ اسکے چہرے پہ پھیرتا وہ شیطانی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

اور پھر جھٹکے سے اسے زمین پہ پھینکتے اسکے سامنے پڑا رکھتے وہ اٹھا اور دروازے کے پاس پہنچا اور پھر پلٹا۔۔۔۔۔

وہ ہر شے سے بے نیاز کانپتے ہاتھوں سے اپنی دوز لینے میں مگن تھی۔۔۔اسے اس حالت میں دیکھ کے وہ سفاکیت سے مسکرایا۔۔۔۔

ویلے اب تیری پھوپھو کے پر کاٹنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔بہت اونچا اڑ رہی ہے۔۔۔بہت اونچا۔۔۔۔۔ وہ مکروہ انداز میں کہتا چل دیا۔۔۔۔

جبکہ وہ ہر شے سے بے نیاز اپنے کام میں مگن تھی ۔ ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاں سے واپس آنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ وہ اسکی قید سے آزاد ہو کے بھی اسی کے زیراثر تھی۔۔۔۔۔ وہ یہاں انجوائے کرنے آئی تھی لیکن وہ کچھ بھی محسوس نہ کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اسکی زندگی میں لکی کے علاوہ کوئی نہیں آ سکتا لیکن وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ اس انجان شخص نے جو اسکے ساتھ دل لگی کی وہ اسکے لیے زندگی بھر کا روگ ہے جو دھیرے دھیرے ناسور بنتا جائے گا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی محبت کو دل لگی سمجھتے ہوئے کہیں بہت اندر اسکی محبت پہ ایمان بھی رکھتی تھی۔۔۔۔ وہاں سے آنے کے بعد بھی ہر پل وہ اسکی نگاہوں کے زیر حصار رہتی۔۔۔۔۔

اسکی حالت سے پریشان ہوتے سر نے ٹرپ منسوخ کیا اور پھر دو دن بعد انکی واپسی ہو گئی۔۔۔

جب انکی بس مری کی وادیوں سے نکلی تو اس بات سے انجان تھی کہ ایک انجان گاڑی ان کے مسلسل تعاقب میں تھی۔۔۔

اور وہ یہ بات کبھی نہ جان سکی کہ اسکے ہر اٹھتے قدم سے دس قدم پیچھے اٹھنے والے قدم آئندہ پانچ سالوں میں بھی اسکی حفاظت پہ مامور تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خان!!۔۔۔

یس سر۔۔۔۔ اسنے حسب معمول فورا جواب دیا۔۔۔۔۔

کیا خبر ہے؟؟ کہاں ہیں وہ اور اسکا مجرم؟؟؟ سوال کے شروع میں نرم لہجا اختتام پہ سپاٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔

سر ۔۔۔۔وہ دربدر ہوتا رہتا۔۔۔ چالاک ہے۔۔۔۔ نیشنیلیٹی کا فائدہ اٹھاتا اور جہاں تک محترمہ کی بات ہے انہیں لیے وہ کس کونے میں روپوش ہوتا یہ پتہ نہیں لگ سکا۔۔۔۔ اسنے نگاہیں جھکاتے گویا کسی جرم کا اعتراف کیا۔۔۔۔

دو دن پہلے پتہ چلا کہ آسٹریا لے گیا لیکن چیکنگ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دسٹریک کرنے کو خبر پھیلائی گئی۔۔۔۔۔ اسنے تفصیلاً آگاہ کیا۔۔۔۔

نیشنیلیٹی کا فائدہ اٹھاتا ہے تو چلو۔۔۔ اسکے وار کو اسی پہ پلٹے گے۔۔۔۔۔ اسنے اسی انداز میں کہا تو اسکے انداز میں چھپی سرد مہری نے خان لو اک پل لرزا دیا۔۔۔۔

اسے گھر آئے دو دن گزر چکے تھے ---وہ اس فیز سے باہر نہ نکلی تھی--گھر میں سب کو یہی لگا کہ شاید ادھر کے حالات کیوجہ سے یہ حالت ہے لیکن یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ اسے کیا ناسور لگ گیا تھا------

وہ تکیے پہ سر رکھے روتے ہوئے پری کی تصویر سینے سے لگائے لیٹی تھی جب اسکے موبائل کی میسج نوٹیفیکیشن ہوئی-----

اِیک----دو پھر تین-----

اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا--- اسنے بیزاری سے موبائل ہاتھ میں لیا اور میسج سین کیے----

نمبر ان-نون تھا لیکن-----

میسج پہ نگاہ جاتے اسکا دل انتہائی گہرائیوں میں ڈوبا اور بدن ساکت ہوا-------

اسکی آنکھوں کی پتلیاں موبائل کی سکرین پہ ساکت جمی تھیں---- اسکی نگاہیں اسکے میسجز پہ جمی تھیں----

ایک شہزادی ہے سرد مزاج کہانی میں----

!!!ایک شہزادہ ہے جو دل سے اس پہ مرتا ہے----

اسکا دل دھڑک دھڑک کے پاگل ہونے کو تھا--- وہ جسے خواب سمجھ کے بھولنے کی کوشش میں تھی وہ ایک حقیقت بنے اسکے سامنے منہ کھولے کھڑا اسے وحشت کی عمیق گہرائیوں میں لے ڈوبا-------

وہ جو دور رہ کے حرارت جان بنا ہوا ہے

وہ شخص میرے قریب ہوگا تو کیا ہوگا؟؟؟

اگلے میسج پہ نگاہ گئی---اسکی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی لڑی کی طرح پھسل رہے تھے-----

!!کاش کے تو سمجھ سکتا

میری عقیدت،میرا جنون، اپنا رتبہ--------

اسے لگا اسکا دل پھٹ جائیگا۔۔۔اسکے میسج ریڈ کرنے کا شاید اسے بھی علم ہو گیا تھا اسلیے فورا میسج آیا۔۔۔۔

اسکی چپ کی بھی لاکھ تفسیریں۔۔۔
میرا سارا کلام بے معنی۔۔۔۔

اسنے شاید اسکی خاموشی کو نشانہ بنایا تھا لیکن وہ حواس میں ہوتی تو کچھ ری ایکٹ کرتی۔۔۔۔

کیسی طبیعت ہے راپنزل؟؟ میڈیسن لیں صبح وگرنہ مجھے آپ کے پاس آنے پہ مجبور پائیگی۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ بھونچکا رہ گئی۔۔۔۔

وہ کیسے جانتا تھا کہ اسکی طبیعت خراب اور وہ مسلسل میڈیسن لینے سے منع کر رہی۔۔۔۔ اسنے کرلاتے دل کی آوازوں کو نظر انداز کرتے موبائل آف کر دیا۔۔۔ اور سسکتے ہوئے کروٹ بدل گئی۔۔۔۔۔۔

موبائل کی سکرین کو گھورتے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھی۔۔۔۔

انابی سے مسلسل خان کا کنٹیکٹ تھا جنہوں نے بتایا کہ اسکی طبیعت خراب ہے۔۔۔

مری سے واپسی کے بعد اور ادھر وہ اک پل بھی اس سے غافل نہ ہوا تھا۔۔۔۔وجہ اس سے شدید محبت تھی یا لکی سے اسکا خوف لیکن وہ وہ اس سے غفلت نہ برت سکا۔۔۔۔۔

وہ اسے پریشان نہ کرنا چاہتا تھا لیکن اسکی لاپرواہی کا سن کے وہ ضبط کھوتا اسے میسج کر بیٹھا۔۔۔

لیکن اپنے خوف کی وجہ سے اسنے کسی بھی قسم کا رسپانس نہ دیا بلکہ موبائل ہی آف کر دیا۔۔۔۔۔۔

بہت غلط کر رہیں آپ۔۔۔۔بہت غلط۔۔۔۔۔ بڑبڑاتے اسنے موبائل دیوار پے دے مارا تو سٹڈی میں کام میں مشغول)کہ اسکے روم کا کمپیوٹر خراب تھا تو وہ اسکے روم میں آگیا(معاویہ بھاگتا ہوا ادھر آگیا۔۔۔۔

جے !کیا ہوا؟ یہ سب؟؟ وہ کمرے کی حالت دیکھ کے بھونچکا رہ گیا اور اسکی شدید حیرانی کا باعث اسکی اپنی حالت تھی۔۔۔۔

لہورنگ آنکھیں، بکھرے بال، سلوٹ زدہ کپڑے اور چہرے پہ چھایا جمود۔۔۔۔۔۔

جے تم ٹھیک ہو؟؟۔۔وہ اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

Yes i am alright...you can go from here...please don't bother me....

اسکی کمپوزڈ آواز گونجی۔۔۔۔۔

بٹ جے۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

please-..go i dont want to talk anyone...please....

اسکی بات پہ وہ گہری سانس بھر کہ رہ گیا۔۔وہ جانتا تھا کہ اب اسنے کہہ دیا کہ وہ بات نہیں کریگا تو اب اسے کوئی بھی اس بات پہ مجبور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

دھیرے سے پلٹتا وہ سٹڈی میں چلا گیا۔۔جبکہ وہ ہنوز اسی حالت میں تھا۔۔۔۔۔

علیزے آپکا موبائل کیوں آف ہے؟؟
یہ اس سے تقریبا دو ہفتے بعد کی بات تھی وہ سب کے ساتھ رات کو بیٹھی گپ شپ کر رہی تھی جب زجاح نے سوال کیا۔۔۔

اسکی بات پہ اسے یاد آیا کہ اسنے اپنا موبائل اس رات سے بند کر رکھا تھا۔۔۔ اب اچانک بات ہوئی تو وہ گڑبڑا گی۔۔۔

ویلے ہی بھائی۔۔۔بات کسی سے زیادہ کرنی نہیں ہوتی۔۔۔ایک دن بیٹری کی وجہ سے بند ہوا تو میں اسکے بعد چارج ہی نہیں لگایا۔۔۔ اسنے ہلکے پھلکے انداز میں انکی تسلی کروائی۔۔۔۔

آپ کی بات ٹھیک ہے---یوز کم کر لیا کریں لیکن آن رکھیں ضرورت پڑ جاتی نا----- وہ جانتے تھے کہ اسے موبائل استعمال کرنے سے کوفت ہوتی اسلیے تسلی ہونے پہ اسے سمجھایا-----

جی بھائی---- اسنے انہیں کہہ کے دوبارہ ژالے کی طرف منہ موڑا-----

بھآبھی تیار کروائیں نا سپیچ اچھی سی---دو دن رہ گئے ہیں--- اسنے منہ بسورا تو سب مسکرا دیے----

ڈونٹ وری میری جان---ہو جائیگا---- اسنے اسے تسلی دی---

میں نے پرائز لینا ہے اوکے--- اسنے گویا انہیں لمٹ بتائی کہ تیاری ایسی ہو کہ پرائز لے-----اسکی بات پہ سب کے قہقہے ابل پڑے--------

---

بیڈ پہ لیٹتے اسکی نگاہ تکیے کے پاس پڑے موبائل پہ پڑی تو اسکو زجاح کی بات یاد آئی----

اسنے دھڑکتے دل اور کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑا اور اسے آن کرنے لگی۔۔۔۔۔۔اسکا دل یوں دھڑک رہا تھا گویا کوئی چوری کا کام کر رہی ہو۔۔۔۔

موبائل کے آن کرتے ہی اسکا خوف اور مبہم سا یقین ایک حقیقت بنے سامنے تھا۔۔۔۔ لاتعداد میسجز کی نوٹیفیکیشن بلنک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نجانے من میں کیا سمایا کہ اسنے ایک میسج کھولا تو دھک سے رہ گئی۔۔۔۔۔

یہ جو آپ نظر انداز ی کی موت مار رہیں ۔۔۔۔

بہت برا کر رہیں بہت برا۔۔۔۔

اس سے آپ میری محبت کو ختم کرنے کی بجائے اسے جنونیت اور وحشت دے رہیں۔۔۔۔

برداشت نہیں کر پائے گی اتنی محبت۔۔۔۔

آپکا نازک وجود اور دل یہ محبتوں اور وحشتوں کے منہ زور جذبات برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی اسنے باقی میسج پڑھے بغیر ڈیلیٹ کرتے موبائل پرے پھینکا گویا کوئی عفریت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو واقعی یہ سمجھ رہی تھی کہ اگنور کرنے سے سب ٹھیک ہو جائیگا یہ سب اسکی بھول ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ سب کیسے روکے؟ اسکے منہ زور جذبات پہ بند کیسے باندھے؟؟ یہ سب سوچتے وہ نجانے کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ خان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا موبائل پہ محو گفتگو تھا جس سے اسکی پیشانی کے بل گہرے ہو رہے تھے گویا گفتگو مزاج فروختہ تھی۔۔۔۔۔

اسکی گاڑی کے تعاقب میں معمول کے مطابق گارڈز کی گاڑیاں تھیں۔۔۔۔

اسکی گفتگو کشیدہ تر ہو رہی تھی جبکہ خان دل میں خیر کی دعائیں مانگتا رہا۔۔۔۔۔

بس کر دے لیزے۔۔۔تم تو یوں کر رہی جیسے محاز پہ جارہی ہو۔۔۔ایک زرا سی سیپچ ہے اور ت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی زبان کو بریک مرہنہ کے تھپر سے لگا۔۔۔۔۔

شرم کرو۔۔۔تسلی دیتا بندہ اور تم فضول باتیں کر رہے۔۔۔۔انہوں نے اسے لتاڑتے ہوئے روہانسی کھڑی علیزے کو گلے لگایا۔۔۔۔

فکر کی کوئی بات نہیں۔۔۔ہم سب دعا کریں گے اور بھائی بھی تو ساتھ جا رہے۔۔۔۔ اسنے تسلی کروائی تو وہ سب سے ملتی اور دعائیں لیتی حمین اور ولی کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔۔۔

کدھر جا رہے ہیں ہم؟؟ اسنے اسی موڈ کے ساتھ خان سے پوچھا۔۔۔۔

آپکو بتایا تھا نا کہ کالج کے فنکشن میں جانا ۔۔۔۔اسنے گویا اسے یاد دلانے کی کوشش کی تو وہ انتہائی کوفت زدہ ہوا۔۔۔۔۔

کونسے کالج جانا؟، اسنے اسی سرد سپاٹ انداز میں پیچھے کو ٹیک لگاتے سوال کیا۔۔۔۔

اسکے سوال پہ خان نے گہری سانس لی اور کن انکھیوں سے اسے دیکھتے دھیرے سے کالج کا نام لیا۔۔۔۔۔

اسکے نام سنتے ہی وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔

کونسے کالج؟؟ اسنے دوبارہ پوچھا تو اسنے نام دہرایا۔۔۔۔ اسکے منہ سے وہی نام پھر سے سن کے اسکی آنکھیں دہکنے لگیں۔۔۔۔

پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟ اسکی بات پہ خان حیران ہوا۔۔۔۔

سر آپکو میں نے چار دن سے بتایا ہوا۔۔۔ اسنے یاد دلایا تو وہ گہرا سانس لے کہ رہ گیا۔۔۔۔۔

خان تمہاری بھابھی میم نے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔۔۔چلو آج سارا بدلہ لیتے انکو سرپرائز دیتے انکی جان ہوا کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس طرح کی گفتگو بھی وہ اتنے سنجیدہ انداز میں کر رہا تھا کہ وہ عش عش کر اٹھا۔۔۔۔۔

بھابھی میم کے بھائی بھی ہیں انکے ساتھ۔۔۔شاید وہ بھی کچھ پیش کریں گی۔۔۔۔۔اسنے مزید اطلاع دی۔۔۔۔۔

چلو آج اپنے سالوں سے بھی ملاقات کرتے۔۔۔۔۔ وہ محظوظ ہوتا اسی انداز میں گویا ہوا تو خان نے بے ساختہ اپنی مسکراہٹ چھپائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنسپل کے آفس میں بیٹھا آج وہ ان فارمیلیٹیز سے جی جان سے کوفت زدہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ انتہائی ضبط کیے بیٹھا انتظار کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ چاہتا تو اس سے بغیر کسی تگ و دو سے مل سکتا تھا لیکن وہ اسے اسکی پرفارمینس کے بعد سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ اسے دیکھ کے وہ کچھ بھی نہیں کر پائے گی۔۔۔۔۔

خان اسکی کیفیت جانتا تھا اسلیے اس سے مسکراہٹ چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اسکی دبی دبی مسکراہٹ دیکھتے جہان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔۔۔۔

وہ بہت نرم اور پراعتماد لہجے میں "حجاب "کے متعلق دلائل دے رہی تھی جب بولتے بولتے اسکی نگاہ مہمان خصوصی کی نشستوں کی طرف گئی-----

اسکا لہجہ ایک دم سے لڑکھڑایا----

وہ بہت گہری اور سلگتی نگاہوں سے مٹھی ہونٹوں پہ جمائے اسکا نقش نقش حفظ کر رہا تھا-----

خود کو بمشکل قابو پاتی اپنا دھیان اپنے لفظوں اور بھائیوں کی طرف لگا دیا--- اور اپنی سپیچ کو مختصر کرتی وہ جلدی سے سٹیج سے اتری-----

یہ کدھر سے آ گئے؟ پہلے تو نہیں تھے----- وہ حد درجہ پریشان ہو چکی تھی---جلے پیر کی بلی کی طرح وہ ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی----

بیٹھ جاؤ علیزے---اچھا ہی رزلٹ آئیگا تم نے اچھی سپیچ کی ہے---- زوبی نے اسکی بے چینی کو اور ہی نگاہ سے دیکھتے سمجھتے اسے مشورہ دیا تو وہ خجل سی ہنس گئی-----

نہیں--وہ بس میں----وہ ہولے سے بمشکل مسکراتی بولی تبھی سارہ نے شور مچا دیا----

چلو چلو---باہر نتائج اناونس ہونے گے---وہ اسے گھسیٹتے باہر لے گئیں---دھڑکتے دل کے ساتھ وہ ایک سائیڈ پہ جا کھڑی ہوئی----

وہ جو اپنی سپیچ اور اسکے پرائز کے متعلق بہت کانشئس تھی لیکن اب وہ کسی عادی مجرم کی طرح سر جھکائے اسکی نگاہوں سے چھپی تھی---- وہ اسی طرح سوچوں کے بھنور میں الجھی تھی جب سارہ نے اسے جھنجھوڑ دیا----

لیزے مبارک ہو------ سیکنڈ نمبر پہ آئی ہو---- او مائی گاڈ---مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا-----وہ اسے گلے لگاتے خوشی سے گویا ہوئی----

کیا؟؟ وہ ابھی بھی بے یقین تھی---

ہاں یار جلدی کرو سٹیج پہ جاو----- وہ بات کرتی رکی---

امیزنگ۔۔۔یار چیف گیسٹ تو دیکھو۔۔۔بلا کا ہینڈسم ہے۔۔۔میں تو مر چکی یار۔۔۔یہ پہلے کیوں نظر نہیں آیا مجھے پورے فنکشن پہ۔۔۔۔
سارہ کی دہائیاں عروج پہ تھیں۔۔۔۔

اسکی بات سن کے وہ بغیر دیکھے جان گئی کہ بات کس کی ہو رہی ہے۔۔۔یہ سن کے کہ سٹیج پہ وہ ہے اسکی جان آدھی رہ گئی۔۔۔

یار تم لوگ چلی جاو۔۔۔۔ اسنے منمناتے کہا تو وہ بھنا گئیں۔۔۔

اتنا دیالو بننے کی ضرورت نہیں۔۔جلدی مرو تین بار بلا چکے۔۔۔۔۔
انکے ٹھوکا دینے پہ وہ لرزتے دل، کانپتی ٹانگوں کے ساتھ سٹیج کی طرف بڑھی۔۔۔ وہ خود کو اسکی پرتپش نگاہوں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے قریب آتی سفید حجاب کے ہالے میں لپٹے اسکے چہرے پہ ایک بھرپور نگاہ ڈالی۔۔۔۔

وہ ہولے سے سٹیج پہ اسکے قریب آئی اور بنا دیکھے شیلڈ پکڑنے لگی۔۔۔۔

جفائیں بہت کیں بہت ظلم ڈھائے
کبھی اک نگاہِ کرم اس طرف بھی
ہمیشہ ستاتے ہو جس طرح مجھ کو---
کسی غیر کو یوں ستا کر تو دیکھو------

اسکا سنجیدہ اور لودیتا لہجہ اسکے رویے پہ چوٹ کر رہا تھا--- اسکے لفظوں کی تپش پہ اسکے شیلڈ پکڑتے ہاتھ لرزے----

جنہیں اسنے غیر محسوس انداز میں اپنے مضبوط ہاتھوں میں جھکڑ لیا---ایسے کہ دیکھنے والے کو محسوس ہو کہ شیلڈ کو ہی پکڑا گیا ہے----

اسکے لمس پہ وہ لرز اٹھی اور بے ساختہ اسکی طرف دیکھنے کی غلطی کی----
اسکے دیکھتے ہی اس نے بھرپور انداز میں آنکھوں کو جنبش دی---جس سے اسکا نازک دل ہچکولے کھانے لگا----- اسنے سامنے نگاہیں مرکوز کیں جہاں فوٹوز بن رہیں تھی----

ہاتھوں میں ہاتھ ہیں---پہلو میں دنیا ہے--- سٹیج ہے--- واللہ یہ دل بہت انہونی خواہشات کر رہا---- اب کی بار کی گئی سرگوشی نے اسے وحشتوں میں انڈیل دیا---وہ فورا شیلڈ پکڑتی ہاتھ چھڑاتی سٹیج سے اتری------

---

وہ تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ رہی تھی جب کسی سے زور دار ٹکر ہوئی----اسکے سامنے ہفت و اقلیم گھوم گئے---اسنے بے ساختہ ماتھے اور ناک پہ ہاتھ رکھا اور غصے سے کچھ کہنے لگی لیکن-----

آپ آج ضرور مجھ سے کچھ ایسا کروانا چاہتی جو آپ بلکل افورڈ نہیں کر سکتی---- اتنا سنجیدہ لہجہ اور ایسی ذومعنی بات-------

اسکے حواس سنسنا اٹھے--جسم میں خون کی گردش تیز ہوئی------اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اسنے ولی اور حمین کو آتے دیکھا----

آ۔۔۔آپ بہت بیب۔۔۔بے شرم۔۔۔۔۔میں بھائی کو بتاونگی۔۔۔اسنے گویا دھمکی دی لیکن الٹا اثر ہوا۔۔۔

چلیں لائیں میرے سالوں کو۔۔۔۔میں ملنا چاہتا۔۔۔ اسنے اسی سرد انداز میں کہا۔۔۔۔

آپ ۔۔۔۔آپ۔۔۔میرے بھائی کو کیسے بلا رہے؟؟ اسنے انتہائی غصے اور صدمے سے کہا۔۔۔۔۔

ڈارلنگ۔۔۔۔رشتہ کلیئر کیا ہے۔۔۔آپ کے بھائی ہیں تو میرے سالے ہی ہوئے نا۔۔۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے کہا

اسکی بات پہ وہ ہونق سی ہو گئی۔۔۔۔
یہ کونسی کلیئرینس تھی اس سے پہلے کہ وہ کوئی وضاحت مانگتی وہ دونوں پاس آ گئے۔۔۔۔۔

انکے پاس آنے پہ جہان پرسکون سا مڑا تو دونوں کو خوشی آمیز حیرت نے گھیرا۔۔۔۔۔

انہوں نے باری باری اس سے گرم جوش معانقہ کیا۔۔۔۔

ارے۔۔۔آپ؟؟ جہان شاہ۔۔۔رائٹ؟؟؟ ولی پرجوش سا بولا تو وہ ہلکا سا سر خم کر گیا۔۔۔۔

رئیلی آئی وانٹ ٹو میٹ یو۔۔۔رئیلی امپریسڈ۔۔۔وہ بولتا چلا گیا تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

مجھے بھی آپ سے ملنے کا اشتیاق ہو رہا تھا۔۔۔ اسنے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو وہ چونک گئے۔۔۔

یہ محترمہ کہہ رہی تھیں کہ بھائی آئے ہیں سو ملنا چاہتا تھا۔۔۔ اسنے انکی استفہامیہ نظروں کے جواب میں کہا۔۔۔

اسکی اس جرات پہ اسکا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔اسنے ایک نظر اس پہ ڈالنی چاہی لیکن وہ اسکے کندھے پہ پہنچ کے واپس پلٹ آئی۔۔۔

او ہاں۔۔۔لیزے کو تو آپ جانتے ہیں نا؟ بھائی نے بتایا تھا مری میں ی۔۔۔۔۔۔۔۔ ولی اشتیاق سے بولا لیکن وہ بے چین ہوتی اسکی بات کاٹ گئی۔۔۔

چلیں بھائی۔۔۔۔۔ اسنے کہا تو اسنے ایک پرشکوہ اور گہری نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔

اچھا بیٹا۔۔۔۔اوکے شاہ صاحب بہت اچھا لگا مل کے۔۔۔گھر آئیے گا کسی دن۔۔۔۔۔ حمین نے اس سے الودائیں کلمات کہتے کہا تو اسکے چہرے پہ محفوظ کن تاثر پھیل گیا۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔۔گھر آنا تو بنتا ہے اب۔۔۔۔ اسنے ایک نگاہ اس بے پرواہ نظر آتے وجود پہ ڈالی جو اسکی بات پہ بے چین ہوتے پہلو بدل گئی۔۔۔۔۔۔

جہان سے اجازت لیتے وہ وہاں سے نکلے جبکہ وہ وہیں کھڑا اس راستے پہ نگاہ جمائے کھڑا تھا جہاں پہ وہ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

مما آپ اپنے چھڑے چھانٹ بیٹے کی شادی کب کریں گیں۔۔۔ترس آ جاتا بے چارے پہ مجھے۔۔۔۔ منہ میں مسلسل انگور رکھے وہ کافی افسوس میں لگ رہا تھا۔۔۔۔

اور تب اسکا منہ کی طرف ہاتھ جاتا تھما۔۔۔یہ کیا؟؟ اسکی ایسی بات پہ غصی اور غیض کی بجائے آج محظوظ کن تاثر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا کھایا گیا انگور بھی پھنس سا گیا۔۔۔۔

جے تم ٹھیک ہو؟؟ اسنے فوراً اسکے قریب کھسکتے اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا تو اسنے اسے ایک خشگمین گھوری سے نوازا۔۔۔۔

مما۔۔۔دال میں کچھ کالا ہے میں بتا رہا۔۔۔یہ آپکا منڈا خراب ہو چکا ہے اس اپنی پہلی بیوی کے ساتھ رہتے۔۔۔۔۔ اسنے خان کو آتے دیکھ کے اسے گھسیٹنے کی کوشش کی۔۔۔۔

ویلے یار جب سر آپکی بے عزتی کرتے تو مجھے بیچ میں لا کہ خود کو ٹھنڈا کرنے کی اب کوشش چھوڑ دیں اور یہ سوتنوں والے طعنے مجھے نہ سنایا کریں۔۔۔۔۔ خان نے اسے ایلے ٹکے انداز میں لاجواب کیا کہ سب کا چھت پھاڑ قہقہ اسے خفت زدہ کر گیا۔۔۔۔

جے سمجھا لو اسے۔۔۔۔۔کچھ اور سمجھ نہ آتے اسنے معمول کی کاروائی کی لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔۔۔۔۔

اچھا سب ختم کریں۔۔۔۔جہان آپ سنجیدہ ہو کے بتائیں بیٹا شادی کے متعلق۔۔۔۔آپکی عمر کے چار چار بچوں کے باپ ہیں۔۔۔۔ ہم پہ ترس کھائیں۔۔۔۔ ماما نے موقع دیکھ کے اسے ایموشنل کرنے کی کوشش کی جس پہ سب کے چہرے پہ دبی دبی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ اس بات چیت کا نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پاٹ ہونگے لیکن انہیں تب چار سو چالیس وولٹ کا جھٹکا لگا جب انہوں نے اسکی رضا مندی سنی۔۔۔۔۔

اوکے مما جیسے آپکی مرضی۔۔۔۔۔ اسنے اسی پرسکون انداز میں کہہ کہ سب کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کیا۔۔۔۔

کس سے کرنی شادی؟؟ انہوں نے اسے گہری تولتی نظروں سے جانچتے پوچھا۔۔۔۔۔ تو وہ گہری سانس بھرتا سب کو ایک نظر دیکھتا ہولے سے بولا۔۔۔۔

علیزے سکندر۔۔۔۔۔ اس نام نے انہیں حیرت زدہ نہ کیا تھا کیونکہ اس بات کا اندازہ انہیں مری کی فون کال سے ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

آئی ہوپ کے وہ آپکو پسند آئے گی۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتا بولا۔۔۔۔۔

اور اگر ایسا نہ ہوا؟؟ ان کے سوال پہ اسکے قدم مدہم ہوئے، وہ ان سے رخ موڑتے بولا۔۔۔۔

اپکو لگتا ہے کہ میری پسند آپکی پسند سے ہٹ کے ہو سکتی؟؟ یہ کہتا وہ وہاں سے نکلتا گیا۔۔۔۔

جبکہ اسکے جواب نے انکے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر دی کہ وہ جذبات کے اظہار میں کنجوسی کرتا تھا ایسا شاید اسکی نیچر میں تھا۔۔۔۔ لیکن جب کرتا تو اگلے کا دل ہلا دیتا تھا۔۔۔۔

وہ اظہار چاہے غصے کا ہو، نفرت کا، بیزاری کا یا پھر شدید محبت کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے قدم اصطبل کی طرف بڑھ رہے تھے جب اپنے نام کی پکا پہ رک گیا اور حیرت سے مڑا۔۔۔۔

خان۔۔۔۔خان۔۔۔۔۔

وہ دوڑتی اسکی طرف آ رہی تھی۔۔۔اسے اچنبھا ہوا۔۔۔۔

کیا بات ہے مہر ماہ بی بی؟؟ اسنے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔۔

جبکہ اسکے طرز تخاطب پہ وہ دل مسوس کے رہ گئی۔۔۔۔

یہ دیکھو نا۔۔۔میں نے ناک چھدوائی ہے۔۔۔کیسی لگ رہی؟؟ اسنے اپنی سرخ ناک کی طرف اشارہ کیا تو اسنے ایک سرسری نگاہ ڈالنی چاہی۔۔۔

لیکن وہ نگاہ اسکے چہرے پہ جا کے ٹھہر گئی۔۔۔۔اسکا جازبیت میں لپٹا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ اچانک کسی خواب سے جاگا اور اسکے چہرے سے نگاہ ہٹاتا رخ بدل گیا۔۔۔۔

یہ زنانہ سوال مجھ سے نا کیا کریں۔۔۔ اسنے ناگواری سے ٹوکا۔۔۔۔۔

پلیز خان بتاو نا۔۔۔۔ وہ ٹھٹکی۔۔۔۔

اچھی لگ رہی۔۔۔۔۔ اسنے مختصراکہتے قدم بڑھانے چاہے لیکن قدم تھم گئے اسکے سوال پہ۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیسی لگ رہی؟؟ اسکے سوال میں اور اسکے چہرے میں نجانے کونسے رنگ تھے کہ اسکے اندر خطرے کی گھنٹی بجی۔۔۔۔۔ اسنے اس گھنٹی کی آواز کو گھوٹنا چاہا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔میں نے غور سے نہیں دیکھا نا دلچسپی رکھتا۔۔۔دوٹوک اور سرد انداز میں کہتا وہ نکلتا گیا یہ جانے بغیر کے اسکے الفاظ نے پیچھے کھڑے وجود پہ کس کس انداز سے وار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کمرے میں آئی تھی۔۔۔تھکن سے چور بدن کو بیڈ پر گرنے کہ سے انداز میں پھینکا۔۔۔۔۔۔۔

اج کا دن بہت تھکاوٹ بھرا تھا اور آج ہونے والے واقعات نے اسے زہنی تھکاوٹ سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

پورے دن کو سوچتے اسنے آلکسی سے کروٹ لی تو ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا۔۔۔ اسنے سر اٹھا کہ دیکھا تو وہ خوبصورت گفٹ ریپر اور کارڈ میں لپٹا کوئی گفٹ تھا۔۔۔۔ وہ حیرانی سے سیدھی ہوئی اور گفٹ ہاتھ میں پکڑا۔۔۔۔

وہ بہت حیران تھی کہ یہ کس نے رکھا اور اسے بتایا بھی نہیں۔۔۔اسنے تجسس سے کارڈ کھولا۔۔۔۔

میرے لیے، میری زندگی کی سب سے قیمتی نعمت کے نام اسکی جیت کا تحفہ۔۔۔۔۔۔۔۔

کارڈ پہ لکھی تحریر نے اسے ساکت کر دیا۔۔۔ اسکا دل انتہائی گہرائیوں میں ڈوبا۔۔۔ اس پہ کوئی نام نہ لکھا تھا اور اسکی ضرورت بھی نا تھی لفظوں نے تعارف کروا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی یہ گفٹ اسکے کمرے تک کیسے آیا لیکن اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ اسکے گھر والے اس گفٹ سے بے خبر ہونگے۔۔۔۔

وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ ساکت بیٹھی تھی جب موبائل کی آواز نے اسکے اندر آگ لگا دی۔۔۔۔۔۔ اسنے جھپٹ کے بغیر دیکھے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔

کیوں ۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔ نہیں سمجھتے آپ۔۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے محبت آپکی۔۔۔۔۔ کیوں کروانا چاہتے اپنا عادی۔۔۔ نہیں کر سکتی میں یہ سب۔۔۔۔ محبت کی اجازت نہیں ہے مجھے۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔۔پلیززززززز۔۔۔۔مجھے ازیت سے نکال دیں شاہ پلیز۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ وہ مسلسل کرلا رہی تھی۔

جب دوسری جانب سے آتی آواز نے اسکی رگوں میں دوڑتا خون جما دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے واہ!میری پیاری میرے منظر سے ہٹتے ہی مجھے بھول گئی۔۔۔کس سے عشق معشوقی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔کس کی موت لکھوا رہی ہو؟؟؟
اسکی سفاکیت اور خباثت سے پر آواز نے اسکا خون خشک کر دیا۔۔۔۔۔۔

اب کیوں مر رہی ہو؟؟ بتاؤ کون ہے وہ ۔۔۔۔۔۔جس سے یہ سب کہہ رہی تھی۔۔۔بولو۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا تو وہ کانپ اٹھی۔۔۔۔

کک۔۔۔کو۔۔۔کوئی نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔اسنے حلق تر کرتے کرلاتے دل پہ پاوں رکھتے اسے جواب دیا۔۔۔۔۔

تم شاید بھول رہی ہو تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی نہیں آئیگا۔۔۔اور جو آیا وہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خباثت سے بات ادھوری چھوڑتے اسکا سانس حلق میں اٹکایا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔

وہ مارا جائیگا میری جان۔۔۔کیوں سبکی دشمن بنی ہو۔۔۔کیوں بھول جاتی کہ تمہارے لیے اس دنیا میں اکیلا مرد میں ہوں۔۔۔۔۔ سمجھی۔؟؟؟ وہ غرایا۔۔۔۔

وہ لرز اٹھی۔۔۔۔

جج۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔

کیا سمجھی؟؟ اسنے اسکے ضبط کا امتحان لیا۔۔۔۔

مم۔۔۔۔میرے لیے۔۔۔۔تت۔۔۔تمہارے علاوہ۔۔۔کوئی مم۔۔۔مرد نہیں۔۔۔۔۔۔۔ آہ و زاری کرتے دل کی دہائیاں پرے کرتے وہ بے حسی سے خود کو ضرب کرتی بولی۔۔۔۔

اسے لگا کہ شاید اس سے بڑی زلت کی کوئی اور بات نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ وہ آج خود کو ایک کٹھ پتلی سمجھ رہی تھی جسکی ڈور واقعی اس شخص کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔۔

شاباش۔۔۔۔۔۔چلو سب کو خوش کرتی ہو ابھی اپنے یار کو بھی کر رہی تھی۔۔۔۔اب اپنے ہونے والے شوہر کو بھی کرو۔۔۔۔کال کرو ویڈیو۔۔۔ حجاب اتار کے کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی اس غلیظ بات پہ اسکا رنگ لٹھے کی طرح سفید پڑا۔۔۔۔۔

اتنی زلت۔۔۔۔۔۔۔وہ مرنے لگی۔۔۔۔۔۔

جلدی کرو۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تو میں وہ کروں گا کہ تم یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔ تمہاری بھتیجی کی ایسی ویڈیو بناونگا کہ پناہ مانگے گی۔۔۔۔۔۔

تمہارے اس یار کو ایسی موت ماروں گا کہ تم کسی کو سوچنے سے پہلے سو بار سوچوں گی۔۔۔۔ اسنے اسے موت کے منہ میں انڈیلا۔۔۔۔۔۔۔۔

سوچو مت-- جلدی کرو----- وہ دھاڑا-----

وہ شق بیٹھی رہی------

جہان------ وہ حسب معمول تیزی سے باہر کو نکل رہا تھا۔ اسکے قدموں کی رفتار اسکی عجلت کو ظاہر کر رہی تھی جب احمد شاہ کی پکار نے اسے بریک لگائے------ جو لاونج میں زہرہ بیگم اور باقی سب بڑوں کے ساتھ بیٹھے تھے-----

جی پاپا--- اسنے استفہامیہ انداز سے انہیں دیکھا اور تھوڑا سا انکے قریب آیا----

اگر آپ سن لیں تو مجھے آپ سے ضروری بات کرنی----- انکی بات پہ وہ سر خم کرتا انکے پاس آتا صوفے پہ بیٹھ گیا-------

آپکی مما نے بتایا کہ آپ نے شادی کیلیے رضامندی دے دی ہے۔۔۔۔ انکی سب کے سامنے اس طرح کی بات نے اسے ایک پل کو جھینپنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔جو سب کیلیے سرپرائزنگ مومنٹ تھا۔۔۔۔۔

وہ سب سرپرائزنگلی اسے مسکراتے دیکھنے گے جسکی وجہ سے اس نے خود کو کمپوز کرتے جواب دیا۔۔۔۔

جی پاپا۔۔۔۔۔

سنا تو یہ بھی ہے کہ برخوردار کو لڑکی بھی پسند ہے تو ہمیں کب دکھا اور ملوا رہے ہو بہو سے؟؟؟ اسفی چاچو کی شریر آواز پہ وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

بہت جلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑا فیملی سے ریلیٹڈ بتا دیں نا آپ؟ زہرہ بیگم نے اسکا ماتھا چومتے کہا۔۔۔۔۔

ایس پی معاز سکندر کی بہن ہے۔۔۔سکندر علی کی بیٹی۔۔۔۔علیزے سکندر۔۔۔۔اسنے مختصرا بتایا۔۔۔۔

ارے یہ تو بہت زبردسر بات ہے۔۔۔آپ جلدی سے ہمیں بہو سے ملوائیں۔۔۔۔۔۔ انکی بات پہ اسنے ہلکا سا سر ہلایا۔۔۔۔۔

وہ ابھی تک بیٹھی تھی جب اسکی دھاڑ پہ اسکا دل لرزا اسنے حجاب پہ ہاتھ رکھتے کرلاتے ہوئے دل سے خدا کو پکارا۔۔۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سسکی اور خدا بہت مہربان ہے اور بڑا بے نیاز ہے

۔۔۔۔۔۔

اسکی جھنجھلاتی آواز آئی۔۔۔۔۔

تم سے بعد میں بات کرتا ہوں پہلے ان سالوں کو دیکھ لوں ہر مزے کے ٹائم کوئی نا کوئی منحوس خبر لے آتے۔۔۔۔۔۔۔ اسکی سنے بغیر اسنے کال کاٹی تو وہ وہیں شکر ادا کرتی موبائل پھینک کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔۔ مہینہ جو اسے دودھ دینے آئی تھی اسکی حالت دیکھ کے تڑپ اٹھی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری جان ۔۔۔ایلے کیوں رو رہی؟؟ اسنے اسے گلے لگاتے پوچھا تو وہ ضبط کھوتی چلا اٹھی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ کہتے کہ مجھ س۔۔۔سے محبت کرتے۔۔۔انہیں سمجھ کیوں۔۔۔ نہیں آتی مجھے محبت کی ۔۔۔کی اجازت نن۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھ سے نہیں کر سکتے محبت وہ۔۔۔۔۔ مر جاونگی میں۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ بتائیں اسے کہ مم۔۔۔میری زندگی میں کسی کی جگہ نہیں۔۔ محب۔۔۔ محبت کی نہیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ دل کا درد بہاتی بہت کچھ افشا کر گئی۔۔۔۔

کیسے کہہ دوں؟؟ انکی آواز گہری کھائی سے آئی۔۔۔۔۔

حیدر ۔۔۔۔حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر دھیرے دھیرے سسکتے ہر بات بتاتی چلی گئی۔۔۔۔۔ابھی کی لکی کال بھی۔۔۔۔جسے سن کے انکے جہان کا سن کے پرسکون ہوتے اعصاب پھر سے تن گئے۔۔۔۔۔۔

پریشان نہیں ہوتے اللہ سب ٹھیک کرے گا۔۔۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں جس سے اسکی سسکیاں مدہم پڑتی اسے نیند میں لیں گئیں۔۔۔۔۔۔

وہ کالج سے چھٹی کر کے لاونج میں ٹی وی لگا کہ بیٹھی در حقیقت مہینہ سے روپوش ہو رہی تھی وجہ اسکے سامنے راز افشا کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے دلی سے چینل بدل رہی تھی جب سب ہی پاس بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔

یار کہیں روک دو نا لیزہ۔۔۔۔ ژالے نے کہا۔۔۔۔

کرتی ہوں بھابھی۔۔۔دل بے چین۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے الفاظ لبوں پہ دم توڑ گئے وجہ سامنے نیوز چینل کی ہیڈ لائن تھی۔۔۔۔۔

معروف سیاستدان اور بزنس مین احمد شاہ کے بیٹے کی کار کا ایکسیڈینٹ۔۔۔۔۔۔۔ ریموٹ اسکے ہاتھ سے گر گیا۔۔۔۔۔

ہر دل عزیز جہان حیدر شاہ کی گاڑی ایک موٹر سائیکل کو بچاتے حادثے کا شکار۔۔۔۔۔۔۔۔

سکرین مختلف حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔۔۔جہاں اسکی گاڑی، اور بائیک کی صورتحال بھی بتا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ پھٹی نظروں سے سکرین دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ جہاں وجہ بتائی جا رہی تھی کہ بائیک کو بچاتے حادثہ ہوا۔۔۔۔

لیکن اسکے کانوں میں یہی الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔۔

تمہارے یار کو بہت ازیت ناک موت ماروں گا۔۔۔۔ مرے گا وہ میرے ہاتھوں۔۔۔۔۔

کیوں کسی کی موت لکھوا رہی میرے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دم گھوٹتی سرگوشیاں اسکے گرد پھیلی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس واقعہ کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا اور اس میں اس نے ایک بات تو سمجھ لی تھی کہ اسکی زندگی میں کسی کی کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اسنے کتنی بار موبائل اٹھا کہ رکھا لیکن پھر دل پہ پتھر رکھتی سب کچھ پس پشت ڈال گئی۔۔۔۔

لکی اسے مسلسل کال کر کے اذیت میں مبتلا کرتا اس کی رگ رگ میں یہ بات انڈیل رہا تھا کہ اسکے لیے بس وہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ مہینہ کے بہت بار کہنے پہ بھی اسنے اس سے رابطہ نہ کیا کیونکہ وہ اس بات کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکا ارادہ ٹوٹا۔۔۔بہت جلد ہی ٹوٹ گیا۔ اور اسے سب کچھ بھلا کے اسے کال کرنی پڑی۔۔۔۔ ایسی کال۔۔۔۔۔۔۔

جس نے انکی زندگانیوں کا ایک نیا موڑ دیا۔۔۔۔۔۔

ایک ازیت ناک موڑ۔۔۔۔۔ درد ناک موڑ۔۔۔۔۔

جس کی ازیت سے انکے پور پور آج بھی نیلے تھے۔۔۔۔۔۔

ڈسا ہے ہجر نے ہم کو۔۔۔۔۔۔
ہمارے سانس نیلے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر یہ صبح کیلیے کچھ رپورٹز ہیں ان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دسمبر کی ٹھٹھرتی ہوئی سرد رات کے بارہ بجے خان اسکے کمرے میں آتا بولا لیکن یکدم ٹھٹھکا ۔ ۔۔۔۔۔

اسکے رکنے کی وجہ اسکا غیر معمولی رویہ تھا . .اسے گھر آئے چار دن ہو چکے تھے--اسکی ضد پہ ڈاکٹر نے جلدی ڈسچارج کر دیا------اسنے بہت جلدی ری کور کیا تھا لیکن ابھی بھی ماتھے پہ بینڈیج لگی تھی-----

وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے اسے غیر معمولی نگاہوں سے گھور رہا تھا----- اسکے چہرے اور آنکھوں کی ایسی وحشت زدہ کیفیت سے وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا-----

اسے اندازہ ہوا کے اسکا انتظار آج بھی رائیگاں چلا گیا---آج بھی وہ ظالم بنیں تھیں اور کوئی مژدہ جان نہ سنایا تھا اور وپ ضبط کی حدوں کو چھوتا رہ جاتا-----

وہ جانتا تھا اسکیلیے اپنے زخموں سے زیادہ اسکی بے رخی کرب آمیز تھی------

خآن جانتا تھا اسکی کیفیت اس یلے اسکے روکنے پہ بھی نہ رکا اور فائل رکھ کے نکلتا چلا گیا---جبکہ وہ غیض بھری آنکھوں کو غیر مرئی نقطے پہ مرکوز کر گیا----------

---

وہ گہری نیند میں تھی جب موبائل کی تیز بپ پہ اسکی آنکھ کھلی----

اسنے مندی مندی آنکھوں سے موبائل پکڑ کے چیک کیا لیکن میسج نے اسکی نیند بھک سے اڑا دی----

بس بہت ہو گیا علیزے----ماما آ رہیں کل آپ کے گھر---تیار رہیے گا اور زیادہ تردد مت کرنا ماما آپ کیلیے آنا---- بس اب ختم کریں یہ ازیت---بہت جلد ملیں گے جب آپ مکمل میری ہوں گی راپنزل-----"

اسکی پھٹی نگاہیں پھسلیں----

راپنزل !آپ کیلیے ایک رنگ لی جو میں آپ کو میرج گفٹ دوں گا جب آپ میری ہوں گی میرے پاس-----
آپکی سونی کلائیاں دیکھ کے بریسلیٹ لیا لیکن افسوس یہ حد بندیاں----------

اسکے الفاظ اسکا دل بند کرنے کو تھے--- تبھی ان سرگوشیوں میں سفاکیت جاگی----

Pdf Novel Bank

کیوں مروانا چاہتی اسے۔۔۔۔مار دوں گا۔۔۔۔ یار مرے گا۔۔۔۔۔۔

مرے گا وہ۔۔۔۔۔۔

مرے گا وہ۔۔۔۔

مرے گا۔۔۔۔مرے گا۔۔۔۔۔۔

ان سرگوشیوں نے اسے ایک گہرے خواب سے جگایا۔۔۔اور تب اس نے ایک پل میں فیصلہ کیا اور اس پہ عمل کرتے موبائل پکڑا۔۔۔۔۔۔۔

-------- ....------------

اسنے کانپتے ہاتھوں سے موبائل کان سے لگایا بیل جا رہی تھی تب ہی اسکا گھمبیر لہجا گونجا۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔جہان حیدر شاہ اسپیکنگ۔۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

و---وع----وعلیکم السلام ------ اسنے ہولے سے کہا-----

کک---کیسے ہیں؟؟ بلا آخر آج دو ہفتے بعد اسنے پوچھ ہی لیا------

ہاتھ لگ جائیں اگر تیرے تو پھر جاناں
کوئی کافر ہو جو سر درد کا رونا روئے------

اسکا پرتپش جذبات سے چور لہجہ اسکے چھکے چھوڑا گیا-------

پپ---پلیز ------ اسنے التجائیہ پکارا------

ابھی سے---ابھی تو شدتیں باقی ہیں----- اسکا لہجہ----افففففف اسے لگا اسکا دل کانوں میں دھڑکنے لگا ہو------

ح---حیدر پپپ---پلیز------ وہ بے ساختہ بول اٹھی اور پھر دم بخود رہ گئی----

مگر تم جو پکارو جاناں

جان حاضر، انا بھول جاوں، پیار واروں--------

وہ شاید آج اسکی جان نکالنے کے درپے تھا----

مم---مجھے----نب----- بات کرنی؟؟ وہ کنٹرول کرتی ہمت سے بولی------

جی کریں----اسکا مخصوص لہجہ گونجا-----

مم---مجھے ----ملنا آپ سے----- اسنے اسکے حواسوں پہ بم پھوڑا----- وہ جانتا تھا ضرور کوئی بات ہے جو وہ اسے کال کر رہی لیکن یہ بات--- ۔۔

آپ----- اس نے کچھ کہنا چاہا-----

پپ---پلیز---کچھ مت کہیں----آپ---جگہ بتا دیں----میں سب بتا دوں گی---پلیز---- وہ بھرائی میں بولی--

آپ فارم ہاوس آ جائیے گا۔۔۔خان آپکو کل دس بجے لے لے گا۔۔۔۔۔کوئی پبلک پلیس افورڈایبل نہیں۔۔۔۔۔ وہ اسی پرسکون لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

تھ۔۔۔تھینک یو۔۔۔۔ اسنے فون رکھ دیا اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ پیشانی پہ بل لیے اس بات کو سوچ رہا تھا جس نے اسے یہ قدم اٹھانے پہ مجبور کیا۔۔۔۔لیکن کہیں دل خوش گمان بھی ہو رہا تھا کہ شاید اسکی محبت پہ اسے یقین آگیا ہوا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکی سوچیں بدستور جاری تھیں۔۔۔۔۔۔

ساڑھے نو ہوچکے تھے۔۔۔۔۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے ہونٹوں کو پہلی بار ڈارک ریڈ لپ اسٹک سے سجا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔تبھی مہینہ کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔

انہوں نے فل بلیک کپڑوں میں ملبوس علیزے پہ اک نظر ڈالی۔۔۔۔ وہ بہت خوبصورت ،لگ رہی تھی۔۔۔ لمبے آبشاروں کو ایک کیچر میں جھکڑے، سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ مسکارے سے بوجھل پلکیں، سیاہ رنگ۔۔۔۔ وہ حواسوں پہ چھا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی خوبصورتی پہ داغ لگاتی اسکی ویران اور وحشت زدہ آنکھوں نے انکا دل بے چین کیا۔۔۔۔۔

علیزے بتا دو۔۔۔کیا کرنے جا رہی۔۔۔۔میرا دل ہول رہا۔۔۔۔ وہ بے بسی سے بولی۔۔۔آج پہلی بار وہ ضدی ہوئی کہ آنے سے پہلے کچھ نہ پوچھیں۔۔۔۔

اسکے ملنے کا بھی صرف مرہنہ جانتی تھی۔۔۔۔۔

بھابھی آ کے بتاتی۔۔۔ یہ بتائیں کیسی لگ رہی؟؟ اسنے انہیں چونکایا کہ جو بال بھی خود نہ بناتی تھی اسکی آجکی تیاری کا کیا مقصد تھا۔۔۔۔۔

بہت پیاری۔۔۔۔۔ وہ پیار سے بولی تو وہ ہولے سے رخ بدل گئی۔۔۔ تب ہی اسکے موبائل کی رنگ ٹون ہوئی۔۔۔۔

جسکے ساتھ اسکا دل سکڑ کر ابھرا۔۔۔ اسنے ایک نظر موبائل کو دیکھتے کال ڈراپ کی اور سیاہ شال اور دوپٹہ اوڑھا۔۔۔۔اسکے بڑھتے قدم مرینہ کی آواز نے روکے۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی تم کیا کرنے جا رہی ہو لیکن یہ کہوں گی کہ ڈر کی وجہ سے دروازے پہ آئی محبت کو مت ٹھکرانا۔۔۔۔۔ دل کو توڑنا آسان ہے لیکن اسکے بعد کی ازیت جھیلنا مشکل۔۔۔۔۔ اور کسی کے عشق کو ٹھکرانا گناہ۔۔۔۔۔۔۔

انکے الفاظ نے اسکے دھڑکتے دل کو ساکت کیا لیکن پھر رنگ کی آواز نے حواسوں کو برقرار کیا۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتی خدا حافظ کہتی باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ من من بھر کے قدم اٹھاتی پھر کھڑی کالے شیشوں والی گاڑی کی طرف گئی جس کی وجہ وہ جانتی تھی اس کے پاس آتے ہی خان باہر نکلا اور اسے سلام کرتا اسکیلیے دروازہ کھولتا اسے بیٹھنے کا کہتے احترام سے دروازہ بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔۔

انکی گاڑی کے تعاقب میں حسب معمول گارڈز کی گاڑی تھی۔۔۔وہ زیادہ حیران نہ ہوئی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جس شخص کے پاس جا رہی یا جس شخص کی گاڑی میں وہ بیٹھی تھی وہ اتنا پروٹوکول ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل بے چینی سے ہاتھ مل رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ اسنے بھروسہ کر کے ٹھیک کیا یا نہیں لیکن کالے شیشوں سے مزین گاڑی اور خاموشی نے اسے وحشت زدہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی میم۔۔۔ریلیکس رہیں۔۔آپ سر کیلیے بہت قیمتی ہیں وہ آپکو زخم نہیں پہنچا سکتے اور آپ میرے لیے بہت محترم ہیں۔۔۔آپ سر کی محبت ہیں۔۔۔بھابھی میم ہیں آپ۔۔۔۔۔ اسکی باتوں نے اسے مسمرائز کیا اور دل کا درد حد سے سوا ہوا۔۔۔۔۔۔

پریشان نہ ہوں آپ۔۔۔۔ اسنے اسے تفصیلا تسلی دی۔۔۔وہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں میں تو۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔۔ وہ خجل ہوتی بولی۔۔۔۔۔
کچھ لمحوں کے صبر آزما انتظار کے بعد اسکی منزل آ گئی۔۔۔۔ مطلوبہ جگہ کو دور سے دیکھتے ہی اسکا سانس مدہم ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی رکی۔۔۔۔خان نے اسکی طرف کا دروازہ کھولتے اسے باہر آنے کا کہا۔۔۔۔۔

اسکا دل انتہائی ی گہرائیوں میں کہیں ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما ڈارلنگ۔۔۔۔۔ یہ آپکا لاڈلہ کدھر ہے؟؟ وہ بڑے دلربا انداز میں آتا انکے گلے میں بانہیں ڈالتا بولا۔۔۔۔۔

خیریت سن ان لاء۔۔۔۔ بڑا پیار آ رہا مدر ان لاء پہ اور تو اور سالے صاحب کا بھی پوچھ رہے؟؟؟ ماما نے مسکراہٹ دباتے شریر انداز میں اسے چھیڑا تو وہ ڈھیٹ بنا مسکراتے ہوئے زینی کو نشانہ بنانے لگا۔۔۔۔۔ جس سے اسکے نکاح کو زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکچوئلی میرا اپنی بیوی سے رومانس کا موڈ بن رہا تھا اسلیے بیوی کو پٹاتے میں سالے کی غیر موجودگی کنفرم کر رہا تھا کہ وہ رومانس میں بھنگ نہ ڈالے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بے باکی سے اسے گہری نظروں کی زد میں رکھتے کہا تو اسکی ایسی بے باکی پہ کافی ہو ہا مچی۔۔۔۔۔

ماما بھی جھینپ گئیں----بدتمیز----

جبکہ وہ سرخ قندھاری ہو گئی-----نکاح کے بعد سے سب کے کہنے پہ اسنے اس سے ڈرنا اور جھجھکنا کم کیا تھا لیکن جب وہ ایسی بے باکیوں پہ اترتا تو اسے کوئی کونہ نہ ملتا جہاں وہ خود کو چھپا سکے------

یار تم شروع سے بدتمیز تھے یا یہ خاص ڈپلومہ نکاح کے بعد لیا------- موحد نے اسے طنزیہ مار لگائی لیکن وہی ازلی ڈھیٹ پن------

آپ تو جلتے میرے ٹیلینٹ سے کہ آپکو آج تک اس ڈپلومے کا علم نہ ہو سکا جبکہ شادی کو اتنا عرصہ ہو گیا ہے----- جب کہ ہم تو---------- اسنے ان سب کی شکلیں دیکھ کے بمشکل مسکراہٹ روکتے بات روکی-------

بیوی----ذرا سامنے تو آؤ . .----- اسنے اب کہ ڈائریکٹ اسے نشانہ بنایا---

خبردار کوئی بدتمیزی کی تو۔ ------ اور یہ ایلے ناموں سے مجھے نا پکارا کریں میں---میں لالہ کو بتاؤ نگی------ وہ لال بھبھوکا ہوتی اسے اسکی بے باکی پہ ٹوک گئی------

وہ اسکی ایسی باتوں سے زچ ہو جاتی تھی----دل دھڑک دھڑک کے پاگل ہو جاتا لیکن وہ جب موڈ میں ہوتا تو اسکے چھکے چھڑوا دیتا----------

واللہ یہ ادائیں یہ دھمکیاں---- اکے اسکے لوفرانہ انداز کو ماما کی چپت نے بریک لگائی

ماما آپ یہ فضول باتیں چھوڑیں---یہ بتائیں کہ بھابھی کو دیکھنے کب جانا-----؟؟ مینے نے اشتیاق سے پوچھا---

جب آپکے لالہ کہیں--کیونکہ ابھی اسنے منع کر دیا ہے------ ماما نے مسکراتے کہا------

،ہائے لالے جلدی بتائیں---- ہم بھابھی کو دیکھیں---جلدی شادی ہو، ہم ہلا گلا کریں شاپنگ، بھابھی سے گپ شپ---------- وہ سب آنیوالے خوشنما وقت کیلیے منصوبے کرنے گے جبکہ-----

دور کھڑی تقدیر مسلسل انکے منصوبوں پہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی علیزے چلی گئی دوست کی طرف؟ ؟ وہ لاونج میں بیٹھی سوچ میں گم تھیں جب ژالے کی آواز پہ چونکیں۔ ۔۔۔

آں۔ ۔۔ہاں۔ ۔۔۔چلی گئی۔ ۔۔انہوں نے جواب دیا۔ ۔۔۔

کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہیں؟ اسنے قریب آتے پوچھا۔ ۔۔۔

نہیں تو علیزے کو ہی سوچ رہی تھی کہ شکر ہے آج باہر نکلی زرا فریش ہو۔ ۔۔۔ انہوں نے دانستا جھوٹ بولا کیونکہ در حقیقت وہ اسکیلیے پریشان تھیں۔ ۔۔۔کیونکہ انہیں ماں جیسے لفظ اور ممتا جیسے جذبے سے متعارف انکی اپنی بیٹی سے پہلے علیزے نے کیا تھا۔ ۔۔۔

اسلیے وہ انہیں اولاد کی طرح عزیز تھی اور آج وہ پریشان تھیں کہ وہ کچھ نہ جانتے ہوئے بھی انکا دل دہائی دے رہا تھا کہ وہ اپنے خوف اور جذباتیت کی وجہ سے غلط فیصلہ کرئے گی۔ ---

وہ فیصلہ جو کسی کی امیدوں کو ملیا میٹ کر دیگا۔ ۔وہ فیصلہ جو کسی کہ جذبات کا گلہ گھونٹ سکتا۔ ---- وہ مسلسل دعا کر رہیں تھیں کہ آج کچھ غلط نہ ہو۔ --کچھ بھی۔ -----

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شاید انکی دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہے۔ -----

کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک اور بہت بڑا بے نیاز ہے۔ --وہ جانتا ہے کب کسی کو کیا نوازنا ہے۔ --------

حوریہ سو گئی؟ ؟ انہوں نے ژالے سے اسکی بیٹی کا پوچھا۔ ----

ہاں شکر ہے سوئی۔ ---تگنی کا ناچ نچا دیتی جب سلانا ہو۔ ----انکی بے ساختگی پہ وہ ہزار ٹینشن کے باوجود مسکرا دی۔ ---------

---------- - - ----------

خان کی معیت میں وہ اس شانداز فارم ہاوس کی مضبوط روش پہ سر جھکائے چلتی اندرونی حصے کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔

مضبوط اور خوبصورت دروازے کو عبور کرتے وہ اسے ایک آراستہ ہال میں چھوڑ گیا۔۔۔ اس ہال کی زیب و آرائش اسکی بیش قیمت کی نمائندگی تھی۔۔۔۔۔

اسکے منظر سے غائب ہوتے ہی وہ گھبرا گئی اور اسے پکارنے کو گردن گھمائی تو نگاہ ہال سے ملحقہ سیڑھیوں پہ پڑی۔۔۔۔۔۔
اسکی نگاہ سیڑھیوں سے پھسلتی اوپر کی طرف اٹھی اور ٹھر گئی۔۔۔۔۔

وہ حسب توقع سیاہ رنگ کا شلوار سوٹ پہنے ، ڈارک سکن شال کندھوں پہ رکھے اوپری سیڑھیوں پہ ایستادہ تھا۔۔۔۔ اسکی نگاہوں کی تپش سے گھبرا کے اسنے نگاہ پھیری۔۔۔۔۔۔۔

تو جو نگاہ پھیرے مجھ سے۔۔۔۔۔۔
میرا قصہ۔۔۔۔ ختم شد۔۔۔۔۔۔۔

گھمبیر لہجے میں اسکی لاپرواہی پہ چوٹ کرتے وہ سیڑھیاں اترنے لگا------

Welcome to home Rapunzil.....

اسکے قریب آتا اسے نگاہوں کی زد میں رکھے اسنے دھیمے سے اسے خوش آمدید کہا-------

وہ حلق تر کرتی سر ہلا گئی------- وہ اسے اشارہ کرتا ہال سے ملحقہ سیٹنگ ایریے کی طرف بڑھتا چلا گیا------

آئیے----- اسے آگے کو چلنے کا کہہ کہ وہ ہولے سے اسکی پیروی کرنے لگا-------

پلیز------صوفے کی طرف اشارہ کرتا وہ اسے بیٹھنے کو کہنے لگا------

آ---آپ بیٹھے----پپ---پلیز پہلے----- اسنے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ وہ بمشکل سن پایا لیکن اسکے دوبارہ کہنے پہ بیٹھ گیا اور تب اسنے اپنی حیرانگی کو بمشکل کنٹرول کیا جب وہ بھی ایک فاصلہ رکھتی اسی صوفے پہ بیٹھ گئی-----

اسکا دل نجانے کیوں یکدم کسی انہونی کے خیال سے مدہم پڑا۔۔۔اسنے اسکے ملائمت سے بھرپور چہرے پہ نظر ڈالی لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ؟؟ اسنے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔۔۔۔

میں۔۔میں ٹھیک۔۔۔۔۔اسنے نظریں ادھر ادھر گھماتے کہا اور پھر ایک وقفہ بعد ہلکا سا ممنائی۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ کیسے؟

وہ بھرپور انداز میں بھنوؤں کا جنبش دیتا مسکرایا۔۔۔

آپ بتائیں کیسا لگ رہا؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کے ایک پل کو اسکا منہ کھلا رہ گیا۔۔۔پھر بات سمجھ آنے پہ اسنے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

آپ---آپ کی طبیعت پوچھی؟؟ اسنے نروٹھے انداز میں کہا-----

آئیں چیک کر لیں---- اسنے اپنا بازو اسکی سمت بڑھایا----

وہ بوکھلا گئی اور گڑبڑاتے اسے دیکھا تو وہ پوری سنجیدگی سے اسکی طرف متوجہ تھا---مزاق کی کوئی رمق بھی اسکے چہرے پہ نہ تھی----

وہ ہنوز بازو اسکی طرف کیے تھے----

ٹھ---ٹھیک لگ رہے آپ-------- اسنے نظریں سامنے دیوار پہ ٹکاتے جواب دیا تو وہ مسکراہٹ گھونٹتے رہ گیا-----

اسکا مطلب میرا چہرہ پڑھ لیتی ہیں آپ؟؟ اسنے گویا اسے آج زچ کرنے کا ارادہ کیا تھا یا وہ اسے سامنے دیکھ کے ضبط نہ رکھ پا رہا تھا-----

آپ ---آپ مہمانوں کی میزبانی سوالوں سے کرتے؟؟ اسنے اسے موضوع سے ہٹانا چاہا لیکن-----

مہمانوں کی نہیں کرتے لیکن جو میزبان ہوں گھر کے، حاکم ہوں دل کے انکے سامنے التجائیں
. . . .دی جاتیں---سوال چھوڑے جاتے
پرتپش لہجے میں دیے گئے جواب نے دھڑکنوں کو متزلزل کیا------

وہ بھاپ چھوڑتا چہرہ جھکا گئی-----

کیا لیں گی آپ؟؟ کیا پسند ہے آپکو؟؟
اسنے اب کے نارملی سوال کیا تو وہ چونک گئی اور خود کو نارمل کرنے لگی-----کہ جو کچھ وہ آج کرنے آئی تھی ، جو کچھ وہ آج مانگنے آئی تھی اسکیلیے اسے اسکے سامنے نارملی رہنا تھا-----

جوس------ اسکے مختصرا کہتے ہی اسنے انٹر کام اٹھاتے آرڈر دیا----

آ---آپ کو کیا پسند ہے؟؟ اسنے اٹکتے بمشکل پوچھا-----

مجھے یہ ان آنکھوں کا سبز رنگ------ اسنے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا-----

اسنے پوچھا کیا پسند ہے تمہیں---
میں دیر تلک اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا------

اسکے جواب پہ اسکی بمشکل کنٹرول کہ گئی دھڑکنیں اور سانسیں منتشر ہوئیں---- لہو چھلکاتا چہرہ دھواں چھوڑنے لگا---

اسکے چہرے کے رنگ اسکے ضبط کا امتحان لے رہے تھے ----ہر چیز گویا اس پل کے خوبصورت جذبات محسوس کرنے کو سانس روکے بیٹھی تھی---- فضا ایک خوش کن سا تاثر دے رہی تھی----

تب ہی دستک کی آواز نے ماحول میں انتشار پیدا کیا اور وہ اسکی طرف سے نظریں ہٹاتا بولا----

کم ان----- اسکے اجازت دیتے خان اندر آیا اور انہیں سرونگ کرنے لگا کہ آج اسکی موجودگی کی وجہ سے سب سرونٹس کا اس طرف داخلہ ممنوع تھا------

سرونگ کے بعد وہ فورا باہر نکلا----

یہ--یہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟؟ جوس کے سپ لیتے اسنے سوال کیا تو اسے خو شگوار حیرت نے گھیرا----

یہ میرا دوست ، بھائی سب کچھ ہے---
اسنے پہلی بار اسے ہلکا سا جذباتی ہوتے دیکھا ورنہ وہ جذبات کا اظہار بھی بہت مخصوص انداز میں کرتا----

آپ کو بہت پیار ہے ان سے؟ اب کے اسنے دلچسپی سے پوچھا----

ہاں کیونکہ یہ میرے پاس تب آیا جب میں سب سے کٹا تھا اور جب اسے سب کی ضرورت تھی اور اب یہ میری فیملی کا حصہ ہے---- اسنے عادت کے برخلاف تفصیلی جواب دیا---

یہ کب آئے پاس آپکے؟ اسکے چھوٹے چھوٹے سوال بڑھنے گے-------

آج پھر سے اس مخصوص کمرے سے کسی کی دلسوز چیخوں کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ آج پھر سے اس کمرے میں موجود نازک سے وجود پہ کوئی انتہائی بربریت کے ساتھ سگریٹ داغ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم میری تسکین کا باعث ہو۔۔۔ جب تک وہ پاس نہیں آئے گی۔۔۔۔ وہ تیرا زلیل باپ بہت اچھل رہا آجکل۔۔۔بہت سیکیورٹی دے رہا وہ لیکن میں اسے حاصل کر کے رہوں گا اور تب تک تجھ سے تسکین حاصل کروں گا۔۔۔۔۔۔ وہ شیطانیت اور بربریت کی حدوں کو چھوتا اسکے بازو اور گردن داغدار کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے ایک ایک لفظ سے غافل تھی۔۔۔انکی سمجھ سے نابلد تھی۔۔۔۔

اسکی چیخوں میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔درد اور جلن سے اسکی چیخیں بلند سے بلند تر ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہ یہ سب برداشت نہ کرتی بے ہوشی کی وادیوں میں کھو گئیں۔۔۔۔

ہوش میں آ کمینی۔۔۔۔ہوش میں رہ کے یہ درد برداشت کر۔۔۔۔۔ مجھے سکون تب ہی لے گا۔۔۔ اسے ہوش سے بیگانہ دیکھ کے وہ پاگل ہو گیا اور زیادہ شدت سے اس پہ اپنا دیوانہ پن انڈیلنے لگا۔۔۔۔

اسکے ہوش و حواس سے بیگانہ جسم سے خون دسنے لگا جبکہ وہ اسی طرح بے نیاز بنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

خان میری زندگی کا لازمی جزو ہے اور آج سے پہلے یہ سب میں کسی کو نہیں بتا سکا۔۔۔۔۔۔ خان کے بارے میں بتاتے وہ آخر میں بولا تو اسنے اپنی آنکھیں صاف کرتے بقیہ سوال خود میں دفن کر لیے۔۔۔۔۔

خاموشی کا ایک تکلیف دہ لمحہ انکے مابین رقص کرنے لگا۔۔۔ وہ اسکے چہرے میں نظریں جمائے بیٹھا تھا جو سر سر جھکائے اس سوچ میں گم تھی کہ بات کی شروعات کیسے کرے۔۔۔۔۔۔

خاموشی کے اس تکلیف دہ مخلے سے بچنے کو اسنے سگریٹ سلگایا گویا اس تکلیف سے چھٹکارا پانا چاہا ہو۔۔۔۔۔

سگریٹ کی سمیل سے وہ چونکی اور ایک نظر اسے دیکھا جسکا چہرہ سرد و سپاٹ تاثرات سے سجا تھا۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔کک۔۔۔کتنا۔۔۔پیار کرتے ہیں مجھ سے؟؟ دل کو مضبوط کرتے اسنے پہلی سیڑھی پہ پاوں رکھا۔۔۔۔۔

کیا ثبوت لینے آئی ہیں آپ؟؟؟ اسکے مخصوص لہجے میں کیے سوال پہ وہ دم بخود رہ گئی۔۔۔۔

تو گویا وہ جانتا تھا کہ اسکا ارادہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ کس۔۔۔۔حح۔۔۔حد تک ثبوت دے سکتے؟؟ اسنے اسے جانچنا چاہا۔۔۔۔۔

جس حد تک آپ چاہتی ہیں۔۔۔۔ اسکے جوابات۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں۔۔۔میں چاہتی کہ آپ یہ ملک، یہ شہر۔۔۔چھوڑ دیں۔۔۔۔۔ ہوا ایک دم۔۔۔ماحول ایک دم ساکن ہوا۔۔۔۔۔

!...میں تم کو بھول جاؤں گا

! . . نا تم کو یاد آؤں گا

، میں تم سے دور رہ کے بھی

! . . تمہیں جی کر دکھاؤں گا

، تمہیں معلوم ہے لیکن

، یہ سب میں کر نا پاؤں گا

، کے تم کو بھول جانے میں

.....ابھی کچھ دیر باقی ہے

ماحول میں ایک وحشت ناک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ اسکی طرف دیکھنے سے گریزاں تھی وہ سانس روکے اسکے رد عمل کی منتظر تھی لیکن ایک دم خاموش رد عمل نے اسکی سانسیں روکی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

اور پھر اچانک ماحول میں کسی شے کی جلنے کی سمیل پھیلنے لگی۔۔۔وہ کسی خواب سے چونکی اور بمشکل نظریں اٹھا اسکی طرف دیکھا تو اسکا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔۔۔۔

یی۔۔۔یہ کیا کر رہے؟؟ دھیان کدھر؟؟ وہ بے ساختہ جگہ سے اٹھ کے اسکے قریب ہوئی۔۔۔۔

جبکہ وہ سگریٹ سے جھلسے ہوئے ہاتھ سے بے پرواہ اس پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھو۔ میں ایسی بے یقینی اور وحشت تھی کہ اسے لگا کہ اسکا دل بند ہو جائیگا۔۔۔۔

تڑپتے دل کے ساتھ اسنے کانپتے ہاتھوں سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔۔ وہ جی جان سے چونکا اور اسکی طرف دیکھا جو ایک ہاتھ میں بمشکل اسکے مضبوط ہاتھ کو پکڑتے دوسرا ہاتھ اپنے بالوں کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟ وہ جو مگن انداز میں کھڑی چائے بنا رہی تھی اپنے بہت قریب سے آواز سنکے اچھل پڑی۔۔۔۔۔

وہ فورا سے پہلے مڑی اور پیچھے کھڑے وجود سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔اسکا بدن سنسنا اٹھا۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کیا کر رہے ادھر؟؟ وہ فورا سے پہلے پیچھے ہوئی تو سلیب سے ٹکرا گئی۔۔۔

میں چاہ کے ساتھ چائے پینے آیا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے عادت سے مجبور بڑھکتا ہوا جواب دیا جسنے اسکے چہرے کو سرخ کر دیا۔۔۔۔۔

آپ جج۔۔۔جائیں یہاں سے۔۔۔مم۔۔۔میں چچ۔۔چائے دیتی۔۔۔۔ وہ بوکھلا چکی تھی۔۔۔۔ سب کی موجودگی میں تو وہ اسے جواب دے لیتی تھی۔۔۔ڈانٹ لیتی تھی۔۔۔۔لیکن ابھی ایسی سچویشن۔۔۔۔

پہلے ہلکے اس چائے میں چاہ تو ملا لیں۔۔۔ اسنے اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا۔۔وہ سراسیمہ ہو گئی اور گڑبڑاتے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جائیں نا۔۔۔۔۔کوئی آ جائے گا، کچن ہے آپکا بیڈ روم نہیں۔۔۔۔۔ اب کے وہ ہلکا سا زچ ہو گئی۔۔۔۔ تو اسکی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔۔

چلو پھر بیڈروم۔۔۔۔۔۔ ابکے اسنے بے باکی کی انتہا کی تو اسے لگا اسکا چہرہ خون چھلکانے لگا ہو۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ اتنے رنگ بکھرے تھے کہ وہ خود پہ ضبط نہ رکھ سکا اور اسکی پیشانی پہ جھکتا اسے لبوں سے چھو گیا۔۔۔۔۔

اسکا رواں رواں کانپ اٹھا۔۔۔۔وہ لرزنے لگی۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔وہ سراسیمگی کی حدوں کو پہنچی۔۔۔۔

چائے میں چاہ ملائی ہے دیکھو کتنی مزے کی بنی ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے شریر انداز میں کہا تو وہ لجا گئی۔۔۔۔

زینی۔۔۔۔۔زینی۔۔۔۔۔۔ مہرو کی بلند آواز پہ وہ گڑبڑائی اور فورا اسے پرے دھکیلنا چاہا۔۔۔۔۔۔

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا۔۔ کیونکہ اس کے تمام جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں ۔۔

اسکے ہاتھ اسکے کندھوں پہ دھکیلنے کو جمے تھے جب وہ کچن میں آگئی۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔معاف کرنا۔۔۔میری گنہگار آنکھوں نے جو کچھ دیکھا وہ معاف کرنا۔۔۔۔لوگوں کو تو لحاظ نہیں۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھتی دہائیاں دینے لگی تو وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی اور اسے فورا اسے پرے کیا اور گھورنے لگی۔۔۔۔

کیا یار اچھی بھلی چاہ والی چائے بن رہی تھی تم رنگ میں بھنگ۔۔۔۔۔۔ وہ شریر مسکراہٹ کے ساتھ انہیں چڑاتا باہر نکلا تو انکا کا منہ کھل گیا۔۔۔۔

اچانک اسکا رخ اپنی طرف دیکھ کے زینی گڑبڑا گئی۔۔۔۔

یہ تم کیا کر رہی تھی؟؟ اسنے ابرو اچکا کے پوچھا۔۔۔۔

میں وہ چاہ۔۔۔۔میرا مطلب چائے۔۔۔۔ وہ جلدی سے کہتی چولہا بند کرتی اسکی سائیڈ سے نکلتی باہر بھاگی۔۔۔۔۔

سنو !

بھی تم ہو مصروف بہت
تو کہوں سچ بھی مجھے
ہیں کرنے کام سے بہت
ہے باقی تشکیک ابھی
ہے باقی تحقیق میری
ہیں ادھوری لیں غز کئی
ہے شکایت کو ماں مری
ہوں جاتی بھول کھانا میں
شکوہ الگ کو کتابوں
ہیں رہتی ترتیب بے کہ

نا ہو جانتے تم مگر !
صم گم میں یاد تمھاری
کر رہ بے عمل پھروں میں
ہوں سجاتی سپنے کئی
میں ہاتھوں ہاتھ تمھارے
ہوں دباتی سے دھیرے میں

میرے ہیں فرض جو ! سنو
ہوں نبھاتی سے توجہ

مگر یہ کیا؟
عمل بے بظاہر اور سردمہری یہ رہی
رینا
بھاتا نہیں بھی کو کسی

لیکن بجا کے سب لے گِ
ہے موقوف کیا ہی پہ سِ اِ فقط
ہوں کرتی یاد جب تمھیں
ہوں جاتی بھول کو سب میں
ہے گزارش اتنی اب بس
کی لمحوں چند گر تمھیں
ہو فراغت
سوچے بن کو کاموں کچھ تو
ہوں ضروری جو اتنے نہ
دینا رکھ پہ کل تم انہیں
آنا چلے خاطر مری
رہنا عمل بے یہ مرا
جاؤ کر موقوف تمہی

.....جاؤ کر مصروف مجھے

وہ ہاتھ بڑھاتی اپنے بالوں میں لپٹا سرخ اسکارف نما رومال نکالتی اسکے ہاتھ پہ لپیٹنے لگی۔۔۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت نکل رہے تھے۔۔۔۔۔

آپ۔۔آپ پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔۔۔۔

آپ مذاق کر رہیں تھیں نا۔۔۔بولیں علیزے آپ مذاق کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ وہ وحشت سے پاگل ہوتا اسکے کندھے تھامتا اسے جھنجھوڑ گیا۔۔۔۔

جب کہ وہ اسکے لمس اور اسکے لفظوں سے ادھ موا ہو گئی۔۔۔۔۔ لیکن برداشت اور بے حسی لازم تھی۔۔۔۔

مم۔۔۔میرا آپ سے مذاق کا کیا رشتہ؟؟ میں۔۔۔۔میں نے جو کہا سب سچ تھا۔۔۔۔
اسنے نظریں جھکاتے کہا۔۔۔۔ تو وہ بے یقینی سے اسکے سرخ ہونٹوں سے نکلتے ان ظالم لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین کی حد تک گماں تھا۔۔۔۔
وہ میرے سوا کسی کا ہو نہیں سکتا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔اتنی ظالم کیوں ہیں؟؟ یہ کانٹوں سے لیس ہو کہ میری ہستی کا شکار کرنے آئی ہیں۔۔۔۔۔
اسنے سلگتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ایک انگوٹھا اسے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پہ رگڑا تو اسکی لپ اسٹک ہلکی سی پھیل گئی۔۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ کا یہ سلگتا لمس اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتی اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔ اسنے اٹھنا چاہا لیکن اسکا ہاتھ کی حرکت اسکے عمل میں رکاوٹ بنی۔۔۔۔۔۔

کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا؟؟ اب کہ اسنے بے بسی سے پوچھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ مجھ سے کچھ نہیں پوچھیں لیکن اگر۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔ مم۔۔۔ مجھ۔۔۔سے ممم۔۔۔ محبت۔۔۔کی ہے تو اسکے صدقے میں۔۔کک۔۔کچھ مانگ رہی پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

وہ سسک اٹھی تو وہ تڑپ گیا۔۔۔۔

اگلہ لمحہ علیزے کی پوری ہستی ہلا گیا جب اسنے اس شاندار مرد کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھا۔۔۔۔

اتنی بڑی آزمائش مت لیں مجھ سے۔۔۔آپ مجھ سے پیار نہیں کرنا چاہتی نا کریں لیکن مجھے اپنی خوشبو سے محروم مت کریں۔۔۔مجھے ان راہوں سے محروم مت کریں جن راہوں سے آپ گزرتی ہیں۔۔۔میں ان ہواوں میں رہنا چاہتا جن میں آپ سانس لیتی ہیں۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

آپ کو یہ۔۔۔شہر ۔۔۔۔۔یہ ۔۔ملک چھوڑنا ہے۔۔۔۔۔ اسنے نظریں جھکاتے اس گڑگڑاتے شخص سے نظریں پھیرتے کہا۔۔۔۔۔

مت بنیں اتنی ظالم۔۔۔۔۔اسنے سسکتے ہوئے اسکی گود میں سر رکھا۔۔۔۔

وہ لرز اٹھی۔۔۔۔۔۔

ایسی اذیت مت دیں مجھے اور خود کو جسکا مداوا وقت بھی نہ کر سکے۔۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتا آپ سے دور۔۔۔۔مر جاوں گا میں۔۔۔۔۔ایسی آزمائش مت لیں خدارا۔۔۔۔۔۔ اسکی گود اسکے آنسوؤں سے بھیگتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ساکت بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہ اک عارضی سا تعلق
میری روح کی دھجیاں بکھیر گیا۔۔۔۔۔۔

اسکی گود اسکے آنسوؤں سے بھیگتی جا رہی تھی اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اسکی آغوش میں درد بھلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

پاگل تھا نا جس نے درد دیا اسی کے سائے میں سکون چاہیے تھا اسے۔۔۔۔۔

حج۔۔۔حیدر پلیز۔۔۔۔۔اسنے اسکے گھنیرے بالوں پہ اپنا کانپتا ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ وہ ٹھٹکا اور پھر چہرہ اٹھایا۔۔۔وہ دھک سے رہ گئی۔۔۔۔

شدت گریہ سے سرخ پڑتا چہرہ اور آنکھیں دل کا درد بیان کر رہیں تھیں لیکن اسے یہ سب برداشت کرنا تھا۔۔۔بے حدی کی حدوں کو چھونا تھا۔۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔اسنے ہاتھ جوڑنے چاہے تو اس سے پہلے اسنے اسکے ہاتھ تھامتے اس پہ اپنا چہرہ ٹکایا۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا مت کریں۔۔۔۔آپ جیسا کہیں گیں ویسا ہی ہو گا۔۔۔میں یہ شہر، یہ ملک چھوڑ دونگا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی اور آنکھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھتکار گیا جب وہ شخص مجھے---

تب دیکھا اپنی آنکھوں کا رنگ

حیران الگ----

پریشان الگ----

سنسان الگ----

بیابان الگ------

اسکی آنکھوں میں ایک ٹھہرا ہوا سکوت تھا جو سب نے آنیوالے پانچ سالوں میں جمود کی طرح دیکھا-----

وہ ہلکا سا رخ موڑتے اٹھ کھڑا ہوا جب وہ جھجھکتے ہوئے بولی-----

آ---آپ کسی سے شاد------ بات اسکے لبوں میں تھی جب وہ درشتگی سے مڑا اور اسکا بازو پکڑتے ہلکا سا قریب کیا-----

میں کروں گا شادی---- ضرور کروں گا لیکن آپ سے کروں گا جب بھی کروں گا----- اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے لفظ ادا کرتے اسکی سانسیں کھینچیں-----

آ۔۔آپ۔۔۔۔۔اسنے لب کھولنے چاہے لیکن اسنے اسکے ہونٹوں پہ انگلی جمائی۔۔۔۔

میں آج کے بعد یہ کلر آپ کے ہونٹوں پہ نہ دیکھوں۔۔۔جب تک مجھ سے دور ہیں اسے خود سے دور رکھیں۔۔۔ہاں کوئی بات منوانی ہوئی یا میرے پاس آناہوا تو اسے ہتھیار بنا لینا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف جتاتے لفظ انڈیلتے اپنے انگوٹھے سے اسکی لپ اسٹک مسل کے رکھ دی۔۔۔۔۔۔۔

سفید چہرے پہ پھیلی ہوئی سرخ لپ اسٹک ایک پر کیف سا منظر دیکھا رہی تھی اسنے نظریں جمائیں۔۔۔۔

اسکے لب کچھ کہنے کو لرزے۔۔۔جب وہ بولا۔۔۔

ابھی ایک التجا کروں تو مانیں گیں۔۔۔۔۔۔ اسنے سر جھکاتے پوچھا۔۔۔۔۔۔

آسنے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔اسکی نظروں میں چھپا خوف اسکو چیر گیا۔۔۔۔۔

یقین رکھیں۔۔۔آپ کی طرح ظالم نہیں ہوں آپکی زندگی نہیں چھینوں گا۔۔۔۔ لیکن آپکی زندگی کا یہ دن چھین کے اسے زندگی بنانا چاہتا۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔

یہ ایسا دن جس میں ہجر کا کوئی خوف نہ ہو۔۔۔جہاں صرف وصل ہو۔۔۔زندگی سے بھرپور دن۔۔۔جہاں بچھڑنے کا غم نہ ہو۔۔۔۔۔ایسا دن دے دیں آج مجھے۔۔۔۔پلیز۔۔۔

اسکے لفظ اس پہ قطرہ قطرہ زہر بنے اثر کر رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ اسکی طرف بڑھائے منتظر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر نجانے کیا سوچتی رہی پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔۔۔ وہ اب اسکی یہ امید نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔

جب سے علیزے کی کال آئی تھی کہ وہ لیٹ آئے گی تب سے وہ خوش گمان ہو چکی تھی کہ شاید سب ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکیلیے بہت خوشنما خواب بننے لگی۔۔۔لیکن وہ یہ نہ جانتی تھی کہ خواب تو شاید ٹوٹنے کیلیے ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہے یہ منظر۔۔۔۔۔۔ وہ اسے یلے فارم ہاوس کا کونا کونا گھما رہا تھا جب بائیں جانب بنے گازیبو کا خوبصورت منظر دیکھ کے وہ مبہوت رہ گئی اور بے ساختہ بولی۔۔۔۔

اسنے اسکے دمکتے چہرے پہ نظریں جمائیں۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہیں؟؟ اسکی نظروں کے ارتکاز سے گھبرا کے اسنے سوال کیا۔۔۔۔
آپکی نظر اتار رہا۔۔۔۔۔ اسکے جواب پہ وہ بلش ہوئی۔۔۔۔

بآندھ کر بازو پہ نظر کا تعویز۔۔۔
وہ خود ہم پہ نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

اسکے بے ساختہ کہنے پہ وہ بھرپور انداز پہ مسکرایا اور پھر اسکے قریب ہو کے اسکے کان کی طرف جھکا۔۔۔۔

یوں آکے نہ بیٹھیے۔۔۔
صبر تو صبر ہے لیکن ہر بار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

اسنے گویا اپنے لفظوں سے اسے ہی قصوروار ٹھہرا دیا۔۔۔۔وہ سرخ ہوتا چہرہ اور اتھل پتھل سانسوں کو سنبھالتی رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔

آپ ۔۔۔آپ۔۔۔بیت بازی بعد میں کیجئے گا۔۔۔مجھے گاڑیو دیکھنے دیں۔۔۔۔۔اسنے گویا اسے پٹڑی پہ لانا چاہا ہو۔۔۔۔۔

آپ اپنا کام کریں میں اپنا کام کرتا۔۔۔۔ اسنے اس پہ نگاہیں جمائے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ نا سمجھی کا تاثر دیتے ہوئے بھی اپنے چہرے پہ بکھرے رنگ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

چلیں آئیں لنچ کریں پہلے۔۔۔اسنے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

لیکن مم۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن اسکے چہرے کے تاثرات۔۔۔توبہ۔۔۔۔

وہ بڑبڑاتی آگے بڑھی۔۔۔۔۔

یہ ٹیپیکل بیویوں والے گٹس آپ نے کہاں سے سیکھے؟؟ میں تو آپکو معصوم سمجھتا تھا۔۔۔۔۔ اسکی مخصوص سنجیدہ آواز گونجی۔۔۔۔۔وہ مزاق بھی ایسے لہجے میں کرتا تھا کہ لگے کو غش آجائے۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسکے قدم تھمے لیکن آج کا یہ دن وہ سب بھول کے گزارنا چاہتی تھی سو خود کو کمپوز کرتی وہ اسکے ہمراہ ڈائننگ ہال میں آئی۔۔۔۔۔۔۔

جے۔۔۔۔۔جے۔۔۔۔۔۔وہ ابھی کھانے سے فارغ ہوئی تھی کہ کسی کہ زور سے چلانے کی آواز پہ اسنے ڈر کے فورا مقابل پڑی کرسی پہ بیٹھے جہان کے بازو کو جکڑتے اسکی طرف دیکھا تو اسنے فورا اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے گویا تسلی دی ہو۔۔۔۔۔۔

یہ لمحوں کی بے اختیاری تھی لیکن اس بے اختیاری کا اندازہ انہیں تب ہوا جب باہر سے آیا فرد ہال کے دروازے پہ بت بنا کھڑا دکھائی دیا۔۔۔۔۔

اسکے بیگ گرنے کی آواز پہ وہ چونکے اور پھر ہوزیشن کا خیال کرتے وہ فورا پیچھے ہوئی جبکہ وہ اسی طرح اپنے مخصوص انداز میں بیٹھا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ ۔

پلیزنٹ سرپرائز بھابھی۔۔۔۔۔وہ چہکتا ہوا قریب آیا۔۔۔۔

آپ کے چہیتے خان سے آپکی اور آپکی بیگم کی قسم دے کے آپکے بارے میں پوچھا تب جا کے اسنے بتایا۔۔۔۔۔ جہان کے گلے ملتا وہ پرجوش انداز میں بولا۔۔۔

اور پھر علیزے کے سامنے سر جھکایا تو وہ گھبرا کے پیچھے ہوتی نامحسوس انداز میں جہان کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔ اسکے ایسے رد عمل پہ وہ ہونق ہو گیا۔۔۔۔

جہان نے نرمی سے اسکا بازو پکڑتے اسے سامنے کیا۔۔۔۔

علیزے یہ زوریز ہے۔۔۔سٹڈی کیلیے لندن ہوتا شاید ابھی سیدھا ادھر آیا ہے۔۔۔۔۔ اسنے تعارف کروایا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

جبکہ وہ اندر سے پریشان تھی کہ نجانے وہ کیا سوچے اسکی وہاں موجودگی کو لے کر لیکن وہ بہت نارمل تھا اور کچھ دیر میں وہ اسے مکمل تعارف کروا چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے لیے صوفے پہ بیٹھا شاہ مینشن کے ایک ایک فرد بائے فوٹو تعارف و خصوصیات بتا رہا تھا جبکہ جہان خاموشی سے انہیں دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اسے اتنا دیکھا، جتنا دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔
مگر پھر بھی دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کا پرتپش ارتکاز اسکی توجہ بھٹکانے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شام کے ساڑھے چار ہو چکے تھے جب زوریز چلا گیا اور شاہ اسے لیے پھر سے ایک طرف چل دیا۔۔۔۔۔۔

ایک کمرے کے سامنے کھڑے ہو کے وہ اسکی سمت مڑا۔۔۔

میں چاہتا تھا یہاں ادھر میں آپکو تب لیکر آتا جب آپ پہ میری مہر لگ چکی ہوتی لیکن آج میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں کہ چپے چپے پہ آپکی یادیں نقش ہوں اسلیے یہاں لانا پڑا وقت سے پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نگاہیں سامنے دیوار پہ مرکوز کرتے لفظ ادا کیے اور کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

کمرہ کیا تھا گویا لگژری پیلیس تھا۔۔۔ سٹنگ ایریا اسکے بعد پرسنل ایریا۔۔۔۔۔نرم و گداز ڈارک کلر کے کارپٹ جس میں پاوں دھنسے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

کمرے میں بلیک اور گرے کلر کا کمبینیشن تھا تب ہی اسکی توجہ کمرے میں لگی اپنے انلارج سفید رنگ کے لباس میں تصویر پر گئی۔۔۔۔

اسے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ تصویر اسکی مری کی ہے۔۔۔۔۔۔۔اپنی تصویر کیساتھ لگی سیاہ لباس میں اسکی شاندار تصویر نے اسے بتایا کہ یہ کمرہ اس شاندار شخص کا ہے۔۔۔۔۔ ۔۔۔

یہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کبھی بھی خود سے دور نہ کریں۔۔۔اسے میری منت کا دھاگا سمجھیے گا۔۔۔۔۔۔۔ وہ تصویروں کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسکی آنکھیں جلنے لگی تبھی یہ سلگتی سرگوشی اسکے کانوں میں گونجی تو وہ چونک گئی اور دیکھا تو اسکے ہاتھ میں ایک خوبصورت چین لفظ کو اتنی خوبصورتی سے ڈیزائن کیے ہوئی تھی کہ H تھی۔۔۔۔جو ڈائمنڈ کے نگینوں سے سجی وہ ایک پل کو مبہوت رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے چین کا ہک کھولتے اسکی طرف منتظر نظروں سے دیکھا تو وہ سر جھکا گئی گویا اجازت دے دی گئی ہو۔۔۔۔ اور آج واقعی اس وقت جو کچھ وہ اس سے مانگ چکی تھی اسکے بعد وہ اسے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آسنے اسکی طرف جھکتے ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو اکٹھا کیا اور پھر دھیرے سے اسکی صراحی دار گردن کی زینت وہ چین کی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سلگتی انگلیوں کے لمس نے اسکے بدن میں پھریری سی دوڑا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

چین کا ہک بند کرتے وہ اسکی گردن پہ جھکا، اسکی سانسوں کی تپش سے وہ پگھلنے لگی۔۔۔۔

Thanks Rapunzil....

اور دھیرے سے اسکی کان کی لو اپنے ہونٹوں سے چھوتا سیدھا ہوا۔۔۔۔۔ وہ تڑپ گئی اور اسکی طرف دیکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی اسکے سلگتے لمس نے اسکی آنکھوں کو بوجھل سا کر دیا۔۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور اسکی تڑپتی آنکھوں پہ مرہم رکھا۔۔۔۔۔
اسکے لبوں کا سلگتا لمس اسے لرزنے پہ مجبور کر گیا اسنے اسکی شرٹ کندھے سے دبوچی۔۔۔۔۔۔

ح۔۔۔۔حیدر۔۔۔۔۔۔اسکی بھینچی سے آواز گونجی۔۔۔

یہ کون پکارا ہے عدم اتنی چاہ سے
احساس برتری سے میں خدا ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ کہتے اپنے لب اسکی دمکتی پیشانی پہ رکھتے گویا محبت کی مہر لگا دی۔۔۔۔۔۔

جو چیخ چیخ کے بیان کرے گی کہ تم چاہے محبت سے انکاری ہی کیوں نہ ہو یہ میری محبت کی مہریں تمہیں پل پل اس محبت کی یاد دلائیں گیں جو آپ دفن کرنے جا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی شرٹ دبوچے گویا اسی کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔۔اسکے اندر اپنے پاوں پہ کھڑے ہونے کی سکت نہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے سیدھا ہوا اور دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھاما اور بغور تکنے لگا گویا حفظ کرنا چاہا ہو۔۔۔۔۔۔اسکی پرتپش نظروں سے وہ قطرہ قطرہ پگھلنے لگی۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے اسکے چہرے پہ جھکا جب وہ بول اٹھی۔۔۔۔۔

گ۔۔گھر جانے۔۔۔کک۔۔۔کا وقت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی دھیمی لرزتی آواز اسکے دل کو چیر گئی۔۔۔۔۔

تو گویا وقت ہجر آن پہنچا تھا۔۔۔۔وصل کے لمحات اتنے مختصر تھے۔۔۔۔۔۔

تیری قربتوں کے مٹے پھولوں سے

اور پھولوں کی زندگی مختصر سی------

ہجر کا ہیولہ منہ پھاڑے اسکی خوشیاں نگلنے کو کھڑا تھا---اور وہ بے بس تھا-------- اسکا دل مٹھیوں میں جھکڑنے لگا--------

چاہنے کے باوجود زنجیروں سے جھکڑا ہوا---
وعدوں اور قسموں سے جھکڑا بے بس اور بد نصیب انسان کیونکہ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کہ

جدائی کا لمحہ آن پہنچا تھا------

!!!ذرا ٹھرو
مجھے محسوس کرنے دو
جدائی آن پہنچی ہے
مجھے تم سے بچھڑنا ہے
تمہاری مسکراہہٹ،گفتگو،خاموشیاں
سب کچھ بھلانا ہے
تمہارے ساتھ گزرے صندلیں لمحوں کو

اپنے دل میں بسانا ہے

تمہاری خواب سی آنکھوں میں اپنے عکس کی

پرچھائی کو محسوس کرنے دو

ذرا ٹھرو مجھے تنہائی کو محسوس کرنے دو

!!!ذرا ٹھرو

مجھے محسوس کرنے دو

تمہارے بعد کا منظر

دلِ ِبرباد کا منظر

جہاں پر آرزووں کے جواں لاشوں پر کوئی رورہا ہو گا

جہاں قسمت محبت کی کہانی لکھ رہی ہو گی

مجھے ان سرد لمحوں میں سسکتے درد کی گہرائی کو محسوس کرنے دو

زرا ٹھرو مجھے تنہائی محسوس کرنے دو-----

اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے وہ اپنا درد لفظوں کی صورت میں اسکے کانوں میں انڈیلنے لگا---

تب وہ ضبط کھوتی اسکے سینے پہ سر رکھے غبار نکالنے لگی----وہ تڑپ تڑپ کے روتی اسکی شرٹ بھگونے لگی-----

اسنے ہلکا سا سر جھکاتے اپنے سینے میں منہ چھپائے، اسکی شرٹ کو سختی سے جھکڑے اس نازک لڑکی کو دیکھا جو اسکی رگ رگ میں بسی تھی۔۔۔جس سے بچھڑنے کا احساس ہی جانلیوا تھا۔۔۔۔

وہ مسلسل ہچکیاں بھر رہی تھیں جب اسے اچانک اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔ اسنے اسے مضبوط بازووں کے شکنجے میں ایلے جھکڑا کہ اسے لگا کہ وہ اسکے سینے میں پیوست ہو جائیگی۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سسکاری لی تو وہ چونکا اور اپنی گرفت نرم کرتے اسے چھوڑے بغیر کچھ پل اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے اسے محسوس کرتا رہا اور پھر پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

پیچھے ہٹتے اسے یوں محسوس ہوا کہ گویا دل پہ پاوں رکھا ہو۔۔۔۔

اسنے ناچاہ کے بھی اپنے آنسووں سے اسے سب کچھ بیان کر دیا تھا جو وہ چھپاتی تھی اور اسکی نفرت کا دعوی بھی دھرے کا دھرا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اب کے لوٹا تو صدیوں کی عمر لاوں گا
کہ تیرے ساتھ مجھے مختصر نہیں رہنا----

اپنی تمام چیزیں سمیٹتی وہ اسکی طرف الودائیہ نظروں سے دیکھنے لگی----

کبھی سجا لوں تجھ کو آنکھوں میں
کبھی تسبیحوں میں پرویا کروں

جب اسکے لفظوں نے آنکھوں میں نمی سی بھر دی جسے چھپانے کو وہ رخ بدل کے بولی----

آپ شادی کے بغیر کک--- کبھی واپس نہیں آئیں گے----اور-----آ . . .--------اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی وہ آگے بڑھا اور اسکے ہونٹوں پہ اپنا انگوٹھا رکھا----

شششش---- بس--اتنی ظالم نہ بنیں--کچھ میری بھی سن لیں---میں شادی کرونگا ضرور کرونگا لیکن آپ سے کروں گا--- شششش----کیونکہ آپ کسی اور سے شادی کر ہی نہیں

سکتیں اگر ایسا کرنے کی کوشش بھی کی تو میں ہونے نہیں دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ گرم سانسوں کی گرماہٹ اور اسکی جنونی کیفیت نے اسے لرزا کے رکھ دیا۔۔۔۔

وہ لرز کے پیچھے ہوئی اور اس ساحر سے بچنے کو فورا خارجی دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

تو اچانک جو کسی دن مجھے مڑ کر دیکھے
.....میں تجھے عمر کا ٹھہرا ھوا لمحہ لکھوں

اسکے بڑھتے قدم ٹھٹکے، تھمے اور تھم کے رک گئے اور پھر گویا سب کچھ رک گیا جب۔۔۔۔۔۔

اسکے لفظوں کا پاس رکھتے اسنے بھرائی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

اسکا گھائل دل ان نین کٹوروں میں ہچکولے کھانے لگا اور پھر یکایک اسکی آنکھوں کے سامنے وہ پھسلتی ریت کی طرح اسکے ہاتھوں سے اسکی زندگی نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

!...میں تم کو بھول جاؤں گا

! . . نا تم کو یاد آؤں گا

، میں تم سے دور رہ کے بھی

! . . تمہیں جی کر دکھاؤں گا

، تمہیں معلوم ہے لیکن

، یہ سب میں کر نا پاؤں گا

، کے تم کو بھول جانے میں

ابھی کچھ دیر باقی ہے

نہیں علیزے کی طرف نہیں جانا--- مجھے کچھ عرصے کیلیے لندن جانا ایمرجنسی ---جب واپسی ہوئی تب جائیے گا-----لٹے پٹے انداز میں جب اسکی واپسی ہوئی تو سب سے پہلے پوچھے جانے والا سوال اسکیلیے آرے کی مانند تھا جو رگوں کو چیر گیا----

کوئی تو ہو جو رگوں میں بہتی ازیتوں کا

مداوا کرتے انکا غرور توڑ دے------

اسکی سرد آواز اور ویران آنکھوں میں چھپے تاثر نے انکے دل دہلا دیے----

لندن کیوں؟؟ سب کا بے ساختہ سوال---

کام ہے مجھے---پرسوں جا رہا ہوں آ کے ڈسکس کر لیجیے گا---- دوٹوک اور سرد آواز میں کہہ کہ شکستہ قدموں سے وہاں سے نکلا----

اور اسکے قدموں کی شکستگی نے انہیں انہونی کا احساس دلایا----

کہتے ہیں کسی انسان کے اٹھتے قدم اسکی کیفیات کی عکاسی کرتے ہیں--- خوشی میں سرشار قدم، غم میں نڈھال قدم لیکن اسکے قدم شکستہ تھے کیونکہ---

اسکی امید ٹوٹی تھی------

اور پھر وہ چلا گیا----

اس سے ٹھیک تین دن بعد جب اسنے یہ نیوز سکرین پہ دیکھی تو اسکا دل مٹھی میں جھکڑا گیا۔۔۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے سکرین کو گھورے جا رہی تھی جب مرینہ کی آواز پہ چونکی۔۔۔

جب یہ سب خود طے کر کے آئی ہو تو اب اسطرح ششدر کیوں ہو؟؟ سب کچھ خواہش کے مطابق ہی تو ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ پرسوں جب وہ مٹے میک اپ، بکھرے حلیے اور سرخ آنکھوں کے ساتھ گھر واپس آئی تو اسکی حالت دیکھ کے وہ سب سمجھ گئی لیکن کچھ نہ کہا۔۔۔۔

لیکن اب رہ نہ سکی تو بول اٹھیں۔۔۔۔۔

انکی بات سن کے اسکا دل سسک اٹھا، دل میں کہیں دور اسکی جدائی کا درد زور سے جاگا تھا۔۔۔۔

وہ بچھڑا تو یوں لگا۔۔۔

میری منت کا دھاگا ٹوٹ گیا۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔

کیوں کیا ایلے علیزے۔۔۔کیوں؟؟ یقین تو رکھتی؟؟ انکے سوال پہ وہ ضبط کھوتی چیخ اٹھی۔۔۔

کیا دیتا یہ یقین۔۔۔آپکو دیا اس یقین نے آپکی بیٹی کا ساتھ، ژالے کو ملا انکا بیٹا واپس؟؟ ماما بابا آ گئے واپس؟؟ اسنے انکی روح کھینچی۔۔۔۔

نہیں نا۔۔۔ اسنے استہزائیہ کہا۔۔۔

کچھ نہیں دیتا یہ یقین اور میں نہیں کر سکتی یہ سب۔۔۔نہیں بن سکتی کسی کی موت کا باعث کبھی نہیں۔۔۔ وہ چلائی۔۔۔۔۔

نفرت کرتی ہوں میں اس سے کیوں آئے وہ زندگی میں۔۔۔کیوں؟؟ نفرت ہے مجھے۔۔۔۔۔

وہ روتی چلاتی کمرے میں بھاگی۔۔۔۔۔

سکرین پہ ابھی بھی اسکی روانگی کے مناظر دکھائے جا رہے تھے۔۔ .سیاہ سوٹ، آنکھوں میں ویرانگی، گارڈز کا جھرمٹ فل سیکیورٹی لیکن وہ بے نیاز سا سامنے نظریں مرکوز کیے چلتا رہا۔۔۔ اسکی نگاہوں کا سرد تاثر اور ویرانی سب سے نمایاں تھی۔۔۔

میری قوسِ قزح کے رنگوں میں
آٹھواں رنگ ہے اداسی کا----

وہ سسکتی ہوئی بہتی آنکھوں سے نیوز کاسٹر کی آوازوں سے پیچھا چھڑاتی سیڑھیاں چڑھتی جا رہی تھی----

جان جاتی تھی جس کے جانے سے
اسکا جانا بھی ہم نے دیکھا ہے-----

کمرے میں آ کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی---اچانک نوٹیفیکیشن کی آواز پہ اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی----
نجانے دل نے کس کے ہونے کا سگنل دیا تھا----اسنے لپک کے موبائل پکڑا تو وائس تھا---اسنے لرزتے ہاتھوں سے وہ اوپن کیا تو آنیوالی اسکی آواز دل کے تار ہلا گئی------

تو سفر میرا، ہے تو ہی میری منزل
تیرے بنا گزارا اے دل ہے مشکل،--
تو میرا--------، تو ہی دعا میں شامل

تیرے بنا گزارا اے دل ہے مشکل

مجھے آزماتی ہے تیری کمی

"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

جنون ہے میرا بنوں میں تیرے قابل

تیرے بنا گزارا اے دل ہے مشکل-----

وہ بہتے آنسوؤں سے اسکو سنے جا رہی تھی---- اسکے کانوں میں زوریز کی آواز آئی "بھابھی آپ نے جے کو گاتے نہیں سنا--گاتے کم ہیں لیکن جب گاتے جان لے لیتے"---- اور ابھی اسے یونہی لگ رہا تھا------

یہ روح بھی میری، یہ جسم بھی میرا

اتنا میرا نہیں جتنا ہوا تیرا

تونے دیا ہے جو وہ درد ہی سہی

تجھ سے ملا ہے تو انعام ہے میرا---

میرا آسماں ڈھونڈھے تیرء زمیں

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی-----

زمین پہ نہ سہی تو آسماں میں آ مل

تیرے بنا گزارا اے دل ہے مشکل------

مانا کے تیری موجودگی سے یہ زندگانی محروم ہے
جینے کا جوئی دوجا طریقہ نہ میرے دل کو معلوم ہے
تجھ کس میں کتنی شدت سے چاہوں
،چاہے تو رہنا بے خبر
محتاج منزل کا تو نہیں ہے یہ ایک طرف میرا سفر
سفر خوبصورت ہے منزل سے بھی
میری ہر کمی ہے تو لازمی
ادھورا ہو کے بھی، ہے عشق میرا کامل
تیرے بنا گزارا اے دل ہے مشکل
مجھے آزماتی ہے تیری کمی
"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

اسنے شاید اپنے جذبات ان الفاظ کے زریعے اس تک ایسے طریقے سے پہنچائے تھے کہ وہ پاگل ہو گئی-----
موبائل وہیں پٹختی وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے فِرش پہ بیٹھی بلکنے لگی------

---

وہ جہاز کی سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا گزرے لمحوں کو سوچ رہا تھا جب جہان نے اسے ساتھ لے جانے سے منع کیا۔۔۔۔۔

تم کہیں نہیں جاو گے خان۔۔۔۔ تمہیں یہیں رہنا ہے سب کا خیال رکھنا ہے۔۔۔۔۔۔وہ تھما اور پھر رخ موڑتے بولا۔۔۔
علیزے کا خیال رکھنا ہے اسکی سیکیورٹی سب سے اولین کام ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔ اسنے تاثرات چھپاتے کہا۔۔۔۔

سر آپ نے ہی کہا تھا کہ آپ سے زیادہ بھابھی میم کی بات کو فوقیت دی جائے تو یہی سمجھیں کہ بھابھی میم کی بات کا مان رکھتے ہوئے میرا آپ کے ساتھ جانا ضروری ہے۔۔۔یہ انکی ریکویسٹ تھی۔۔۔۔ اسنے مؤدب انداز میں کہا تو وہ ساکت ہوا۔۔۔۔۔

لیکن پھر رک گیا اور سر جھٹکتے کچھ نہ پوچھا۔۔۔

ہوئے دل کے جب پاس پاس

تو ہم بچھڑ گئے----

اسے پھر سے گزرے ملے کی یاد تڑپا گئی کہ کیسے اسنے محبت ہوتے اسکی محبت کو آزمائش میں ڈالا-----

اور جہاں تک انکی سیکیورٹی کی بات ہے آپ کے کہنے کے مطابق اس کو اسکی نیشنیلیٹی کے زریعے ہی الیگل کام کرنے کے جرم میں اریسٹ کروا دیا ہے اب وہ پانچ سات سال سے پہلے نہیں نکل سکتا لیکن ہم اسے ٹارچر کر کے میم کی بھتیجی کا پتہ نہیں کروا سکتے اسکیلیے اسکا ہونا ضروری تو اسلیے اسے جسٹ اریسٹ کروایا ہے---- اسکی نقل و حمل ہمیں ان محترمہ تک لے کے جا سکتیں---

اسکے علاوہ بھابھی میم کی سیکیورٹی کیلیے سپیشل ٹیم ریڈی کر دی ہے اور انکے گھر کیمراز بھی لگوا دیے----- اسنے تفصیلا اسے بتایا --------

اس منظر کو سوچتے اسکی آنکھوں کے سامنے کا منظر یک لخت بدلا اور ایک نازک وجود اسکے سامنے ابھرا جو بھرائی آنکھوں سے سراپا التجا بنا کھڑا تھا------

خان تم کیوں جا رہے لالے کے ساتھ؟؟ روتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلی دفعہ تھوڑی جا رہے ہم مہرو بی بی اور آپ کیوں پوچھ رہیں ہیں یہ سب؟؟ اسنے بے حسی سے پوچھا۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے زخمی انداز میں اسے دیکھا وہ نظریں چرا گیا۔۔۔۔

خان لالے کیوں جا رہے اس طرح شادی کی بات چھوڑ کے؟؟ اسنے اب کے سوال بدلا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔ اسنے لاعلمی ظاہر کی جو بہت ضروری تھی۔۔۔

خان مت جاو۔۔۔۔۔ اسکا دل انہونی کے خیال سے ڈرا تھا یوں لگا کے اگر آج یہ چلا گیا تو لوٹ کے نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

آپ پاگل ہو گئی ہیں مہرماہ بی بی۔۔۔۔ اپنے وقار کو یوں مت ضائع کریں آپکو زیب نہیں دیتا اور آج کے بعد ایسی گفتگو سے پرہیز کیجئے گا۔۔۔۔۔

اسکے دل پہ چرکے لگاتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اور جہان شاہ اور علیزے سکندر کے ساتھ وہ تیسرا فرد مہرماہ شاہ تھی جسے وہ ہجر کا سانپ ڈسنے والا تھا۔۔ ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فریاد کررہی ہے ترستی ہوئی نگاہ
دیکھے ہوئے کسی کس بہت دن ہو گئے۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزرتا رہتا تھا۔۔۔۔۔ وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا دل کے زخم بھر دیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی خود کو کمپوز کر چکا تھا۔۔۔ اسے آئے ابھی ایک مہینہ ہوا تھا جب گھر سے واپسی کا پوچھا جانے لگا لیکن اسکے ایک جملے نے شاہ مینشن والوں کی زبانوں کو تالے اور دل پہ ضبط کی سلیں رکھ دیں۔۔۔۔

آج کے بعد کسی نے مجھ سے واپسی کا پوچھا تو میں کبھی واپس نہیں آونگا اور مجھے ملنے کیلیے اگر کوئی ادھر آیا تومیں ایسی جگہ جاونگا جہاں سے مجھے ڈھونڈنا آپ کیلیے مشکل ہوگا۔۔۔۔

اسکے ڈوٹوک انداز پہ سب چپ کر گئے ۔۔۔۔ لیکن سب یہ جان گئے کہ اسکے پیچھے بڑی وجہ "علیزے سکندر "ہی ہے لیکن وہ کچھ نہ کر سکتے تھے ۔۔

اسکے بعد کبھی کسی نے اس سے ایسی کوئی بات نہ کی تھی۔۔۔۔۔۔

دل چاہا تب بھی نہیں۔۔۔۔۔

تین سال کا طویل دردناک عرصہ گزر گیا۔۔۔۔ زجاح اور علینہ کی شادی بھی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ دسمبر کی ایک ٹھٹرتی ہوئی صبح تھی جب وہ جاگی اور معمول سے ہٹ کے اسنے موبائل پکڑا تو نوٹیفیکیشن پہ لاتعداد میسجز شو ہوئے۔۔۔۔۔

اسکا دل سکڑ کے پھیلا۔۔۔اسنے بے ساختہ تاریخ کو دیکھا اور پھر ٹھٹھک گئی۔۔۔۔ دل میں کہیں کسک جاگی۔۔۔۔۔

اسنے میسجز اوپن کیے تو توقع کے عین مطابق اسکی اور جہان کہ تصویریں تھیں----
آج کا دن انکی جدائی کا دن تھا اور اس دن جہان نے اسکے ساتھ اتنی تصویریں بنائیں کہ وہ پاگل ہونے لگی تھی----
اب گزشتہ تین سال سے اسکا یہ معمول تھا کہ وہ آج کہ دن اسے کچھ تصویریں بھیجتا تھا گویا یادیں تازہ کرتا تھا---- اور اسکی برتھڈے پہ گفٹ کورئیر کرتا تھا جسے وہ دیکھے بغیر الماری میں رکھ دیتی-----
وہ نہیں جانتی تھی مرہنہ نے ان گفٹ کا گھر میں کیا بتایا تھا لیکن اس سے کبھی کچھ نہ پوچھا جاتا------

ان تین سالوں میں انکا یہی تعلق تھا---- وہ اسے نہ بھول پا رہا تھا نہ بھولنے دے رہا تھا------

شدت عشق کے باوجود
تعلق صرف چپ کا ہے---------

تصویریں دیکھتی وہ اپنے سے زیادہ اسکے چہرے پہ نظریں جمائے ہوئے تھی اور اس بات سے انجان تھی کہ اسکی آنکھیں مسلسل گریہ و زاری کر رہی تھیں-----
اسکی نظر پھسلتی اسکے میسج پہ آئی-----

تیرا وصل بات نصیب کی، میرا بخت خاک میں لپٹا ہوا
کوئی زندگی کی سبیل کر مجھے انتظار ہی سونپ دے---

اسکا دل کرلایا وہ سدکنے لگی-------

کچھ لمحوں کے بعد وہ موبائل وہیں رکھتی بے دلی سے اٹھ گئی------

---

علیزے نہ کرو یار آج تو تم شاہ رخ کی موی بھی نہیں دیکھ رہی---ایک جگہ پہ رکھو نا----- مسلسل چینج کر رہی چینل--مزہ تو آنے دو-------
اسکی حرکتوں سے تنگ آتے علینہ چیخی تو وہ بے دلی سے مسکرائی-----

بھابھی یار دل بہت بے چین۔۔۔۔کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔ ایلے دل کو کوئی
جج۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے زاری سے بولتے جا رہی تھی جب ایک چینل پہ اسکے ہاتھ تھمے جبکہ
دل رک سا گیا۔۔۔۔۔۔۔

معروف شخصیت اور سیاسی رہنما احمد شاہ کے بیٹے جہان حیدر شاہ کا لندن میں خطرناک
ایکسیڈنٹ۔۔۔۔۔۔

جہان شاہ کی حالت انتہائی تشویشناک۔۔۔۔
لندن کے منسٹر کا فورا ہاسپٹل روانہ ہونا۔۔۔۔۔۔۔

پاکستانی چیف آفیسر کا لندن کیلیے فورا روانہ ہونا۔۔۔۔۔۔
انکے گھر والوں کی ان کے مداح کی حالت درد ناک۔۔۔۔۔۔

وہ سکرین کو ساکت نظروں سے دیکھے جارہی تھی جس پہ ہاسپٹل کا منظر دکھائی دے رہا
تھا۔۔۔۔۔ ہائی پولیس فورس کی نفری۔۔۔
اسکے گارڈز۔۔۔۔۔

ہلچل-------

جہان حیدر شاہ کا رات کے دو بجے انتہائی دھند میں رش ڈرائیونگ کرنا باعث بنا انکے شدید ایکسیڈنٹ کا---------- اسکی آنکھوں کے سامنے صبح کے میسجز گھومے جو بارہ کے بعد کے تھے----------

اسکی ایسی حالت پہ وہ سب تشویشناک ہوئیں لیکن وہ کسی کی سنے بغیر لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھی اور چل پڑی--------

اسکے کان سلگتی سرگوشیوں سے جل اٹھے--------

راپنزل-----میں چاہتا ہوں یہ زلفیں کسی دن مجھ پہ بکھرے-------
سفید رنگ پہنے دیکھ کے کنفرم ہو گیا کہ شادی کا ڈریس سفید ہو گا----
شادی کریں گی مجھ سے-----
مت کریں ایسا---مر جاوں گا میں------ اسکے وجود پہ اسکے سلگتے لمس جاگے------

اسکا بھیگتا چہرہ اسکے لمس سے پرتپش ہو چکا تھا--------

وہ سب سے بے نیاز لڑکھڑاتے اکھڑتے قدموں سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کیلیے بچھڑا ہے کوئی۔۔۔۔
جدائی گونجتی ہے جسم و جان میں۔۔۔۔۔۔

اسکی کیفیت نے انہیں لرزا دیا اور تب ان پہ انکشاف ہوا کہ کہیں یہ مریض عشق نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بھی دھڑکنوں کی زبان بولنے لگیں
اوجھل ہوا وہ شخص تو کہرام مچ گیا۔۔۔۔۔۔۔

مر نہ جاوں تھکن سے صاحب
سر پہ ماضی اٹھائے پھرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے میں آئی اور وہیں دروازے سے ٹیک لگائے نیچے کو بیٹھتی زور زور سے چلانے لگی۔۔۔۔۔۔ اسکا دل درد کی شدت سے پھٹنے والا ہو رہا تھا۔۔۔۔

مولاااااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی درد سے کرلاتی چیخ نے اوپر کو آتی مہینہ کا دل برچھی برچھی کر دیا۔۔۔۔۔

مولا میرا یار ملا دے۔۔۔۔۔۔۔

دل دیوے تینوں واسطہ پیار دا۔۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا اسکا دل غم کی شدت سے پھٹ جائیگا۔۔۔۔ اسکی نظروں میں سفید چادر میں لپٹا اسکا وجود گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

خان کا بے جان زرد مجسمہ اسکے اندر لرزاتی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ پل پل تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔
مہینہ کی آواز آئی لیکن وہ سدھ بدھ کھوئے بیٹھی تھی اسکے کانوں میں اسکی جان لیوا شرگوشیاں تھیں۔۔۔۔۔

شادی کریں گی مجھ سے؟؟

کرو گا میں ضرور شادی علیزے سکندر سے ہی کرونگا---

آپ کو ماننا پڑے گا میری محبت کو----

آپ اتنی بڑی سزا اور ازیت مجھے نہیں دے سکتیں-----

I want u call me Haider.....

HAIDER-..

haIDER-.....

اسکے کانوں میں اسکے لفظوں کی بازگشت تھی----

ہاں نہیں ہے میرے اختیار میں کچھ---

ہاں، نہیں بھلائے جاتے مجھ سے تم-----

اس نے بلکتے ہوئے گھٹنوں پہ سر رکھ دیا------
اسکا موبائل کب سے رنگ کر رہا تھا لیکن وہ بے نیاز بنی رہی لیکن پھر ایک دم سے اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی---- دھڑکنوں نے انتشار بھرپا کر دیا----

وہ لپکی اور اپنا موبائل پکڑا---نمبر دیکھ کے اسنے دھڑکتے دل سے کال پک کی-----

میں----- آپ سے کیا وعدہ وفا نہ کر سکا بھابھی میم----- میں انکا خیال نہ رکھ پایا---- میں انکے ساتھ ہوتا تو شاید غم کی شدت میں انکے ساتھ ایسا نہ ہوتا---- وہ یوں نہ پڑے ہوتے------ خان کی آواز نے اسے منجمند کر دیا------

خان-----وہ----- وہ ہکلائی---لفظ غائب ہوئے----

کھا گئی آپ کی یاد بھابھی میم -----آپ جانتی ہیں نا آج کے دن کو---- یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا------- خان کے شکوے نے دل کو کاٹ کے رکھ دیا-----

ٹوٹ جاتا ہے واسطہ خود سے
تجھ سے جب رابطہ نہیں ہوتا-----

مم۔۔۔۔۔۔ اسنے بولنا چاہا۔۔۔

دعا کریں گی نا۔۔۔۔ انسانیت کے ناطے ہی سہی۔۔۔۔۔ اب کے اسکی بات پہ وہ چلا اٹھی۔۔۔۔

بس کریں۔۔۔۔ خدا را بس کریں۔۔۔۔ مم۔۔۔آپ جانتے ہیں۔۔سب کچھ۔۔۔کیا آپکو عزیز نہیں وہ۔۔۔۔ وہ میرے پاس رہتے تو کہیں کے نا رہتے آپ کیوں نہیں سمجھتے؟ کوئی مجھے نہیں سمجھتا۔۔۔کوئی بھی۔۔۔۔۔

اسنے سسکتے ہوئے فون پٹخا اور بلکنے لگی۔۔۔۔۔۔

اڑتالیس گھنٹوں کے تکلیف اور صبر آزما انتظار کے بعد مرینہ نے اسے اسکے ہوش میں آنے کی اطلاع دی تو اسے لگا وہ پھر سے جی اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تب سے اب تک کمرے سے باہر نہ نکلی تھی نہ دروازہ کھولا لیکن اب مرینہ کی آواز سن کے اس نے دروازہ کھولا تو اسنے فورا اسے پانی پلایا۔۔۔۔۔

سب کو یہی تسلی دی کہ ایسا منظر دیکھ کے وہ اپنی نیچر کی وجہ سے پریشان ہے اسے تنگ نہ کریں سو سب پریشانی کے باوجود اسے کچھ نہ کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

اسکی ویران و سرد آنکھیں اپنے موبائل کی سکرین پہ جمی تھیں۔۔۔ اور یہ تب سے تھا جس دن سے وہ ہوش میں تھا۔۔۔۔۔

دل کے کسی کونے میں شاید یہ خیال یہ امید ابھرتی کہ وہ میسج کریں گی لیکن آج ساتواں دن تھا اسکا انتظار انتظار ہی رہا وہ حقیقت کا روپ نہ دھار سکا۔۔۔۔۔۔

تو مانگے مجھے گڑگڑا کے
میں میسر نہ آوں تو کیا تماشا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑتی جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

کرتی رہیں ہیں وہ فون جب تک آپ ہوش میں نہ تھے اسکے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خان نے اسکے سرد تاثرات دیکھتے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔۔۔۔۔

سر معاویہ کی کال آئی تھی وہ آنے کہ ضد کر رہے اور باقی سب۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے توقف کے ساتھ بتایا۔۔۔۔

معاویہ کو میں سمجھا لیتا اور باقی سب خود ہی سمجھ جائینگے کہ میری واپسی کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ اسنے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو وہ سر ہلاتا جانے کو پلٹا۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔تمہاری بھابھی میم نے تمہیں اس دن ایسا کیا کہا تھا کہ تم میرے ساتھ یہ ہجر دربدری جھیل رہے ہے ؟؟ اسکے سرد سوال نے اسے ساکت کیا۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد اسنے ہلکا سا مڑ کے دیکھا تو اسکی نظریں دیوار پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔

سوری سر لیکن میں بتا نہیں سکتا۔۔۔۔ اسنے تھوک نگلتے کہا اور فورا باہر نکلا۔۔۔۔

کتنی ظالم ہیں آپ۔۔۔۔۔ سود سمیت بدلے وصول کرونگا آپ سے۔۔۔۔۔۔ راپنزل۔۔۔۔ وال پیپر پہ سجی اسکی سیاہ لباس میں ملبوس تصویر کو دیکھتے وہ سرخ اور سرد آنکھوں ، بھینچے ہونٹوں سے بڑبڑایا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماں مر رہی ہے تمہاری بچے۔۔۔۔رحم کھاو اس پہ ، بستر مرگ پہ پڑی ماں کی التجاوں کا واسطہ ہے جہان ایک بار اسے چہرہ دکھا جاو پھر چلے جانا۔۔۔۔۔۔۔۔ زہرہ بیگم کی بھیگتی ملامتی آواز نے اسکے ساکت دل میں ہلچل مچائی۔۔۔۔

پانچ سال۔۔۔۔۔

پانچ سال کا طویل عرصہ گزر گیا تھا کہ اس کے گھر والوں نے اسکی آواز کے علاوہ اسکی تصویر تک نہ دیکھی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آج سنائی دینے والی دل دہلا دینے والی اس خبر نے اسکے پتھر دل میں شگاف ڈالے اور وہ وعدے کو جفا کرتا اسی ملک واپس جانے لگا جسکی نہ واپسی کیلیے اسنے کسی سے وعدے کیے تھے------

وہ نہیں جانتا تھا اسنے ٹھیک کیا یا غلط لیکن اپنی ماں کی ایسی حالت کا سن کے وہ رہ نہ سکا اور پاکستان پہنچ گیا وہیں اسی مقام پہ----------

اس سر زمین پہ قدم رکھتے ہی اس بے حس کی یاد نے غلبہ اوڑھ لیا۔۔ .اسکی رگ رگ میں اسکی لوشبو پھیلنے لگی۔۔ ۔ اسنے آج بھی اسکے اسکارف نما رومال کو ہاتھ پہ لپیٹا تھا جو پانچ سال تک اپنی اصل رنگت کھو چکا تھا لیکن یہ انکے پیار اور جدائی کی نشانی تھی اسلیے آج تک اسکے پاس تھی------

فریاد کر رہی ہے ترستی ہوئی نگاہ
دیکھے ہوئے کسی کو بہت دن ہو گے------

---------.... ----------

اسے پاکستان آئے چار دن ہوئے جب اسے علیزے کے اغوا ہونے کی اطلاع ملی۔۔۔۔

یہ اغوا علیزے کیلیے رکھی گئی خفیہ سیکیورٹی سروس کے ایک آفیسر کی غداری کی وجہ سے ہوا۔۔۔۔ لیکن اسکی وجہ سے وہ آپس میں پھر سے اس مقام پہ مل گئے جہاں پہ دونوں کی شروعات تھی۔۔۔۔۔

ااور تب اسے لگا کہ اسکیلیے اب اسکی زندگی اور عزت کا رسک لینا بہت مشکل ہے تو اسنے ایک فیصلہ کیا۔۔۔

انکی شادی کا فیصلہ۔۔۔۔ جس نے انکی زندگی بدل دی۔۔۔۔۔ اور وہ ہزار رکاوٹوں کے بعد بھی ایک تھے۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ ایک انجانے احساس سے کھلی۔۔۔۔۔ اسنے خمار آلود آنکھیں کھولتے ماحول کا اندازہ لگایا تو اسکا دماغ و دل بھک سے اڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے دماغ میں ہر سین جاگنے لگا۔۔۔۔۔

فارم ہاوس میں انکی آمد۔۔۔۔۔

اسکا سٹریس میں آنا۔۔۔۔

زوریز کی آمد۔۔۔۔۔

اسکا بیڈ روم میں آنا اور جہان کے سامنے وہ سب کہنا۔۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ کبھی اسکی نظروں کا سامنا نہیں کر سکتی لیکن تب اسے شاک لگا جب اسنے حواسوں میں آتے اپنے گرد ایک سخت حصار محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دیکھا تو اسکا ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد سختی سے حمائل تھا اور دوسرا ہاتھ اسکے باکوں کو گرد لپیٹے اسکے سر کے نیچے تھا۔۔۔

اسکی ایک ٹانگ اسکے اوپر پڑی تھی گویا وہ مکمل اسکے حصار میں مقید تھی۔۔۔۔۔۔

رات کی بے اختیاری اور اسکے انداز نے اسے شرم سے دوچار کیا لیکن اسنے اس شرم کو غصے کے پردے میں چھپایا۔۔ ۔۔

چھ۔۔۔چھوڑیں مجھے؟؟ اسکا بازو زور سے ہلاتی وہ مکمل زور آزمائی میں مگن تھی لیکن ٹس سے مس نہ ہو سکی۔۔۔۔اسنے زور سے اسکے بال کھینچے کہ وہ اسکی جانلیوا قربت اور سلگتے لمس سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔۔

اسکی زوردار آواز اور بال کھینچنے پہ اسنے اپنی سرخ نیند سے بھرپور آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں پہ شاعری لکھنے کو
کئی غزلوں کی جان لی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسکی خمار آلود آنکھوں نے اسکا دل دھڑکا دیا۔۔۔۔

وہ تافیر ان خوبصورت آنکھوں میں نہ دیکھ سکی تو سب بھولتی نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے، اتنی صبح میرے ساتھ یہ تخریب کاری کیوں؟؟ اسنے خاصے سنجیدہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

اسکی بات سن کے اسے بھی یاد آگیا کہ وہ کافی غصے میں تھی سو پھر سے مزاحمت کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔

اسنے سر سے پاوں تک زور لگایا لیکن بے سود۔۔۔۔۔

چھوڑیں نا۔۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔۔

صبح صبح ایلے جھکڑا ہے جیسے اندر لے جا کے کھانا۔۔۔۔ اسنے منہ میں بڑبڑاتے کہا تو اسنے بھنویں اچکا کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اندر لے جا کے کھانا ضروری نہیں یہ کام میں ابھی بھی کر سکتا۔۔۔۔

بھرپور سنجیدگی سے کہتا وہ ہلکا سا اسکی شہہ رگ پہ جھکا تو اسکے بدن میں سرد لہر سی دوڑ گئی---- چہرہ سرخ قندھاری ہو گیا----

چھچھ----چھوڑیں پلیز------ وہ بوکھلاتی پرے ہٹتی بولی--- بولنا مشکل ہو رہا تھا---

وہ اسی طرح ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے دوسرا اسکے گرد رکھے اسکی مزاحمت دیکھ رہا تھا-------

آپ جانتی ہیں میرے نام اور میرے وجود کی گرفت سے نکلنا آپ کیلیے ناممکن ہے تو اپنی یہ کوششیں ترک کر دیں------
اسے مخصوص انداز میں باور کرواتے اسکے بالوں کو ہلکا سا لبوں سے چھوتے وہ اسے چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا----

جبکہ وہ اسکے جملے کی معنی خیزیت اور حرکت سے ساکت چت پڑی تھی-----
وہ جانتی تھی کہ یہ اس نے کیوں کہا تھا-----

آپ ادھر کیا کر رہی ہیں مہرو بی بی؟؟

فجر کی نماز پڑھ کے دل کی بے چینی کی وجہ سے وہ ملگجے سے اندھیرے میں ہی کمرے سے باہر نکل پڑا۔۔۔۔

لان کے سنسان گوشے میں اتنی ٹھنڈ میں جب وہ باہر نکلا تو ایک پل کو کپکپا اٹھا۔۔۔ لیکن پھر اسے سکون آنے لگا ، وہ ہلکا ہلکا ٹہلنے لگا جب اسکی نگاہ بائیں جانب کرسی پہ بیٹھی مہرماہ پہ پڑی۔۔۔۔

سفید شال میں، سفید ملائم چہرے کی ویرانیت لیے وہ مجسمہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ تبھی وہ خود کو اسکے پاس جانے اور سوال کرنے سے نہ روک سکا۔۔۔

اسکی آواز پہ وہ بلا کا چونکی۔۔اسنے چونکتے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔

کیوں بیٹھنے پہ بھی پابندی ہے۔۔۔ اسنے اتنی تلخی سے کہا کہ وہ چپ سا رہ گیا۔۔۔

مہرماہ بی بی۔۔۔ آپ اندر چلیں باہر بہت ٹھن۔۔۔۔۔ اسنے کہنا چاہا لیکن ٹوک دیا گیا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں کہتی مجھے یہ ٹھنڈ، بہت سخت جان ہوں میں۔۔۔۔ رخ موڑتے جواب دیا تو اسکے لہجے کا زخمی پن اسے توڑ گیا۔۔۔۔۔

مہرو ب۔۔۔۔۔۔ اسنے بولنا چاہا جب وہ چلا اٹھی ۔ ۔۔۔

کیوں ہو رہی اب تمہیں میری فکر۔۔۔ مار تو دیا ہے تم نے مجھے اب یہ جو تمہارے سامنے کھڑی ہے یہ مہرماہ شاہ نہیں ہے۔۔۔بلکہ

اسکا لاشہ ہے کیونکہ جان تم نکال چکے ہو۔۔۔۔۔۔ اسکے گریان کو جھکڑتی وہ چلاتی اسے ساکت ہونے پہ مجبور کر گئی۔۔۔۔

اب اس لاشے کی شادی کے نام پہ ہوئی بربادی میں شامل ہو کے اس لاشے کے تابوت پہ آخری کیل ٹھونک دینا تم۔۔۔۔۔ اسنے روتے روتے اسکے سینے پہ سر ٹکایا لیکن اتنی ہی تیزی سے سر آٹھاتے اسکی آنکھوں میں اپنی سرد و زخمی آنکھیں جمائیں۔۔۔۔۔۔

میں اپنے یہ درد، یہ ظلم تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی دبیر خان--- کبھی نہیں---- اسکے گریبان کو جھٹکے سے چھوڑتی وہ اندر کو بھاگی جب کہ وہ اسی جگہ ساکت نظریں جمائے کھڑا تھا جہاں کچھ پل پہلے وہ تھی-----

---

بھابھی بہت دھیان سے کھیلنا ہے، لالے سے بلکل نہیں گھبرانا پلیز--------
مہرو اور زینی مسلسل اسے تسلیاں دے رہیں تھیں-----

انکا آپس میں میچ تھا لڑکے ایک طرف اور لڑکیاں ایک طرف علیزے اور جہان کو کپتان بنا یا----

اب ان سب کیلیے کے لیے ٹینشن کی بات اور بوائز کیلیے مزے کی بات یہ تھی کہ اب باری علیزے کی تھی اور باولنگ جہان نے کرنی تھی اسلیے وہ کہتی جا رہی تھی مجھے نہیں کھیلنا اسلیے اب اسے طفل تسلیاں مل رہیں تھیں-----

آپ---آپ نے مجھے آرام سے بال کروانی ہے---- سمجھ گئے نا----- وہ اسکے قریب پہنچ کے ہولے سے دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو پاس کھڑا زوریز کھکھلا اٹھا تو وہ جھینپ گئی------

وہ بہت نروس انداز میں بیٹ لیے کھڑی تھی جب کہ وہ بھی بلکل ریڈی کھڑا تھا-----

اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا--------

اسکے ہاتھوں میں پکڑا بیٹ کانپ رہا تھا----
اسنے تھوک نگلتے خود کو مضبوط ثابت کرنے کی کوشش کی-----

اور اسکی طرف دیکھنے کی کوشش کی جو بال کروانے کی پوری تیاری میں تھا لیکن اسکی طرف دیکھتے اسکی ساری ہمت ڈھے سی گئی-----

کم آن بھابھی----- زوردار چھکا----
لڑکیوں کی پرجوش آواز پہ اسنے پھر سے خود کو مضبوط کیا------

جہان نے بازو گھمایا اسنے بیٹ کو سیٹ کیا لیکن بیٹ اسکے ہاتھوں سے پھسلا۔۔۔۔۔۔ وجہ سامنے تھی۔۔۔۔

اسنے بال گھماتے ہوئے بڑے دلفریب انداز میں اپنے ہونٹوں اور آنکھوں کو اس انداز میں حرکت دی کہ اس کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ یکلخت سرخ پڑا اور بیٹ ہاتھوں سے چھوٹ کہ نیچے جا پڑا اور وہ ہونق بنی وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔

بھابھی یہ کیا کر دیا۔۔۔۔۔۔ انکی چیخ پہ وہ ہوش میں آئی تو دیکھا وہ چمکتی اور لپکتی آنکھوں سے لڑکوں کے جھرمٹ میں کھڑا اسے فوکس کیے تھا۔۔۔۔ اسکے دیکھنے پہ بھرپور انداز میں آنکھوں کو جنبش دی۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔۔

بس جی یہ کھیل شیل آپ لڑکیوں کا کام نہیں آپ بس چولہا چوکی کرو۔۔۔۔۔۔ معاویہ کی بات نے اسے آگ لگا دی اور پھر اسے پرانی علیزے بننے میں دیر نہ لگی۔۔۔ وہ پنجے گاڑتی اسکے پیچھے لگی۔۔۔۔۔

ہم کھیل سکتے۔۔۔یہ ان۔۔۔انہوں نے چیٹنگ کی ہے۔۔۔۔ اسنے لال بھبھوکا ہوتے اسکی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

ہیں کیسی چیٹنگ؟ اتنی سلو بال تو کروائی؟؟ اب کہ طلال بولا۔۔۔۔

انہوں نے۔۔۔انہوں نے۔۔۔ مم۔۔۔مجھے۔۔۔وہ بب۔۔۔کک۔۔۔ وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولتی اٹکی ۔۔۔۔

کیا کیا میں نے؟؟ بتائیے۔۔۔۔۔ اسنے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا تو اسکا چہرہ سرخ پینٹ کہ مانند ہوا۔۔۔۔

ہاں بھابھی کیا ہوا۔۔۔۔ ابکہ وہ سب بھی پوچھنے لگیں۔۔۔۔

یہ انہوں نے۔۔۔۔۔ اسنے بولنا چاہا لیکن فطری جھجھک اور اسکی پرتپش نظروں نے زبان کو تالا سا لگا دیا۔۔۔۔۔

آپ بہت برے۔۔۔ میں آپ سے کبھی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نہایت غصے سے اسے دیکھتے کہا تو وہ حیران ہوا جبکہ سب کہ چہرے پہ دبی سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے وہ چھپانے کی کوشش کرنے گے۔۔۔۔۔

اور خبرداز جو مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی یا پھر۔۔۔۔۔۔ وہ رکی اور تپے ہوئے لہجے اور چہرے سے بولی۔۔۔۔

رات کو میرے پاس کمرے میں بھی آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے بات ختم کرتے انگلی نیچے کی اور پیر پٹختی اندر کو لپکی۔۔۔۔۔۔

تو سب سے قہقہے ضبط کرنے مشکل ہوئے۔۔۔۔ جبکہ وہ وہیں کھڑا اسکی دھمکی سمجھنے کی کوشش میں تھا....

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔۔ اسکے اندرونی دروازے میں غائب ہوتے ہی پورا لان جناتی قہقہوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

اسنے انہیں انتہائی خوفناک سنجیدگی سے گھورا تو کچھ کے قہقہے ضبط ہوئے لیکن دبی سی مسکراہٹ ابھی بھی ہونٹوں میں مقید تھی۔۔۔۔

اوہ گاڈ جے۔۔۔۔ مطلب ہمارے گھر میں بھی ایک لیڈی ڈان آچکی ہے جو کہ جہان حیدر شاہ کو تڑیاں لگاتی ہے۔۔۔۔۔ اسکو قہقہے کے دورے پڑ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

بکواس نہ کیا کرو۔۔۔۔۔ وہ اب انکی شرارتی نگاہوں سے خجل ہونے لگا سو جھینپ مٹانے کو بولا۔۔۔۔۔

رات کو میرے کمرے میں آ جانا۔۔۔۔۔۔ وہ جو رخ موڑے کال سننے والا تھا اسکی شرارتی پکار پہ اسکے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے اسنے فورا چھپایا۔۔۔۔۔

چیٹنگ کر رہی آپ؟؟ اسکے شکوے پہ اسکا کھلکھلاتا قہقہ پھوٹا تو وہ مبہوت رہ گیا۔۔۔۔۔

دوستی میں تو سب چلتا نا۔۔۔۔ وہ پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

یہ دوستی کا بدلہ لے رہی؟؟ اسنے آنکھیں نکالتے پوچھا۔۔۔

بالکل۔۔۔ اسنے تائیدا کہا۔۔۔۔

وہ اب پہلے سے بہت بہتر ہو چکی تھی لیکن اب بھی جہان اور آریان کے علاوہ کسی کو پہچاننے سے قاصر تھی وجہ ہیوی ڈوز میں چھوٹی عمر سے ہی دی جانیوالی ڈرگز ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اب وہ فریلی اس سے باتیں کر لیتی تھی اور پراعتماد تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

چلیں پھر اس دوستی کا مجھے بھی فائدہ پہنچائیں ہاں زرا۔۔۔۔۔۔ اسنے آہستہ سے بات شروع کرتے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ دینے کی کوشش کی ۔۔ ۔

کیسا فائدہ؟ وہ مگن سی کارڈز اکٹھے کرتی بولی۔۔۔۔

میرے ساتھ میرے گھر چلیں ناں۔ . . .اسکی بات پہ اسکے تاثرات بدلے اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔۔۔۔

ماما آپ سے مل کے خوش ہوں گی میں نے بتایا میری بہت پیاری دوست ہے۔۔۔۔۔ بچے بھی ہیں گھر میں۔۔۔ تمہیں مزہ آئیگا۔۔۔۔۔۔ اسنے دانستا اسکو اگنور کرتے بات ختم کی ۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔آپ جاؤ۔۔۔ اسنے رخ موڑتے دوٹوک جواب دیا۔۔۔۔۔

آپ میری بات بھی نہیں مانیں گی۔۔۔۔ اپنے دوست کی بھی۔۔۔ اسکی مان سے بھرپور آواز نے اسے شش وپنج میں ڈال دیا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔وہ۔۔۔۔ اسے سمجھ نہ آئی انکار کیسے کرے۔۔۔۔

چلیں نا پلیز۔۔۔۔ اگر تمہیں اچھا نہ لگا تو فورا واپس آ جانا۔۔۔۔ اسنے حسب معمول آپ اور تم کے کامبینیشن سے بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔

ویلے بھی ادھر وہ انکل بھی ہیں تو تم انجوائے کرو گی۔۔۔ اب کے اسنے جہان کا لالچ دیا۔۔۔۔۔۔

وہ ہینڈسم انکل۔۔۔۔۔۔؟ اسنے اشتیاق سے پوچھا تو وہ جل بھن اٹھا۔۔۔۔۔

میرے علاوہ ساری دنیاہینڈسم لگتی۔۔۔۔۔ اسنے بڑبڑاتے کہا۔۔۔۔

کیا ہوا؟ اسنے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں ادھر ہیں وہ ہینڈسم انکل۔۔۔۔
اسنے چباتے ہوئے ہینڈسم بولا۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر کوئی ی بات ہوئی یا مجھے برا لگا آپ فورا مجھے لے کے آو گے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تنبیہاً کہا۔۔۔۔۔۔

اوکے ڈن۔۔۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ کن باتوں سے خوفزدہ ہے اسلیے اسے فورا تسلی دی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے دل سے گویا کوئی سل سی ہٹ گئی تھی ایک میجر ایشو حل ہوا تھا۔۔۔ ۔.اسے گھر تک لے جانے کی پہلی سیڑھی اج طے ہو گئی تھی۔۔۔۔

آپ ریلیکس رہیں۔۔۔۔۔ آپ کی طرف ابھی لے کے آنا سیف نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے رک کے دوسری طرف کی بات سنی۔۔۔۔۔

آپ کے ہاں زیادہ اٹینشن ہے، انکا زیادہ فوکس وہی گھر ہے اسلیے سکندر ولا کی بجائے انہیں شاہ مینشن لے کے جائینگے۔۔۔۔۔

اسکے بعد انشاءاللہ نیکسٹ سٹیپ لیں گے۔۔۔۔ اینڈ ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ اسنے انہیں گویا تسلی دی ہو ساتھ ہونے کا احساس دلایا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہیں وہ بھی۔۔۔۔ اب کے پوچھے جانے والے سوال نے چہرے کو پرسکون کیا۔۔۔۔۔۔

آوکے آپکا میسج پہنچ جائیگا۔۔۔ اسنے بات کہتے الوادائیہ کلمات کہتے موبائل رکھا تو مہرو چائے لیے پہنچ گئی۔۔۔۔۔

اسے چائے سرو کرتے وہ بھی وہیں بیٹھ گئی کہ ٹیرس کا ماحول بہت پرسکون تھا لیکن اسکے سکون میں ارتعاش اسکے سوال نے کیا۔۔۔۔۔۔

کسی کوپسند کرتی ہو مہرو؟؟ اسنے چسکیاں لیتے سامنے دیکھتے سوال کیا تو اسے گویا پھندا لگا۔۔۔۔۔۔

کک۔۔کیا۔۔۔مطلب؟؟ اسنے ہکلاتے پوچھا۔۔۔ ماتھے پہ شبنم سی چمکنے لگی۔۔۔۔

ماما نے بتایا ارمغان لغاری کا رشتہ آیا ہے لیکن آپ انکاری ہیں اسلیے پوچھا۔۔۔۔۔ اسکا انداز ہنوز وہی تھا لاپرواہ سا۔۔۔۔ درحقیقت بہت گہرا۔۔۔۔

میں خود بات کرنا نہیں چاہتا تھا کہ ٹاپک ایسا ہے لیکن کر رہا۔۔۔۔ اگر وہ ویسا ہے جیسا تم اپنے لیے ڈیزرو کرتی ہو یا تمہیں لگتا کہ وہ تمہیں وہ سب دے سکتا جو تم چاہتی ہو ہو تو وہ جو

بھی ہے اسکا مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔مجھے نہیں بتا سکتی تو علیزے کو بتا دو، مما یا آیت کسی کو بھی۔۔۔۔ اسنے اب کہ سمجھانے کے انداز میں بات تفصیلاً کی جو اسکا خآصہ نہ تھا۔۔۔۔۔

اسکا دل چاہا وہ چلا کہ کہے کہ مجھے آپکا چہیتا پسند ہے لیکن۔۔۔ .ہائے یہ دل کے کانچ۔۔۔۔

وِہ جس پہ مرتی تھی وہ سرے سے لاپرواہ تھا وہ کیسے اسکے آسرے پہ اسکے مان پہ اسکا نام لیتی۔۔۔۔۔

شآید وہ لکھ ہی دے تجھے مجھے تیرے حق میں
تو کاتب تقدیر سے زرا اصرار تو کر۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل کرلایا اور اس سے شکوہ کنا ہوا۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں تو لالے ایسی کک۔۔۔کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں ویلے ہی منع کیا ماما کو ابھی۔۔۔ابھی زینی کی شادی انجوائے کر کے کرونگی۔۔۔۔ اسنے بمشکل آنسو پیتے مسکراتے ہوئے اسے جواب دینے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اوکے ریلیکس۔۔۔۔اپنا کپ کدھر ہے؟؟ چائے نہیں پیو گی؟؟ اسنے دانستہ موضوع بدلا۔۔۔۔۔

نہیں لالے ابھی موڈ نہیں تھا۔۔۔۔ بات کے ختم ہونے پہ اسنے شکر کرتے جواب دیا تو وہ سر ہلا گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے آج میں تمہارے روم میں سو جاتی کیونکہ آج جہان کا داخلہ تو ممنوع ہے نا روم میں؟ آیت شریر انداز میں بولی تو اسکا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔۔۔۔۔۔

اسکا دل خوف سے متنشر دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت غصے میں نجانے کیا کچھ بول دیا لیکن اب اسکے غصے سے ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بھابھی مم۔۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔ آج میں آپ کے پاس سو جاتی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فق ہوتے کہا۔۔۔۔۔ وہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی جیسے یقین کر رہیں ہوں کہ آیا دن ٹائم یہی علیزے تھی۔۔۔ ۔۔۔۔

علیزے یار اتنا ڈر------ تم نے تو اسکا غصہ ابھی دیکھا ہی نہیں پھر بھی----- لاریب حیران ہوئی----

میں نے دیکھا انکا شدید غصہ جب------ اسکی زبان سے پھسلا------

کب؟ سب یک زبان بولیں---

کک---کچھ نہیں---- اسنے اٹھنا چاہا جب سب ایک ساتھ حملہ آور ہوئیں اور اسے پکڑ کے بٹھایا----

بتائیں نا------ انکے اصرار پہ اسکی آنکھوں کے پردے پہ وہ خوفناک منظر لہرایا------

یہ اسکی مری واپسی کے کچھ عرصے بعد کی بات تھی جب ایک دن کالج واپسی پہ گاڑی خراب ہو گئی اور ڈرائیور ٹھیک کرنے لگا اور وہ گھبراتی ہوئی باہر نکل کے کھڑی ہو گئی------

یہ اسکی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنے دھیان میں مگن کھڑی تھی جب اسے دھڑام کی آواز آئی تو دیکھا کہ ڈرائیور نیچے پڑا تھا۔۔۔۔ وہ بوکھلاتی انکی طرف آئی تو دیکھا کہ انکو پتھر مار کے بیہوش کیا گیا تھا اور یہ سب کرنے والے وہ تین شیطان سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

انکو دیکھ کے اسے سانپ سونگھ گیا اسے کچھ سمجھ نہ آئی کہ وہ اس سنسان سڑک پہ کیا کرے لیکن جب انہیں بتدریج اپنی سمت بڑھتے دیکھا تو وہ الٹے قدموں بھاگنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس سمت بھاگ رہی تھی لیکن اسے اپنی عزت بچانا تھی سو وہ بھاگتی رہی لیکن کچھ ہی لمحوں میں انہوں نے اسے جالیا اور اسکے گرد گھیرا ڈال دیا تبھی وہاں سے کچھ فاصلے پہ ایک گاڑی آ کے رکی تھی لیکن اسکی طرف انکا کوئی دھیان نہ تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سہمی ہوئی نظروں سے ان درندوں کو دیکھنے لگی جب اس میں سے ایک نے ہاتھ بڑھاتے اسکا حجاب کھینچا جسکی وجہ سے اسکے دائیں رخسار پہ بھی رگڑ آئی۔۔۔۔ ۔۔

فضا میں ایک نسوانی آواز گونج اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

اس آواز کے ساتھ ایک اس سے بھی درد ناک آواز آئی تو اس نے اپنی بلکتی نظریں آٹھائیں تو ساکت رہ گئ لیکن پھر حقیقت کا ادراک ہوتے ہی وہ بھاگتی اسکے سینے میں جا چھپی گویا خود کو محفوظ کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔

اسنے اسکے گرد مضبوط حصار قائم کرتے اسکو تحفظ کا احساس دلایا اور ایک خون آلود نگاہ ان پہ ڈالی اور لب بھینچتے اس کو خود سے الگ کرتے اپنی جیکٹ اسکو پہناتے اسے سائیڈ پہ کیا اور انکی طرف لپکا۔۔۔۔

اور اگلے لمحات گویا قیامت کے تھے۔۔۔۔ وہ ان پہ ٹوٹ پڑا۔۔۔۔۔۔ باقی دو کو تو مار کے انکی ہڈیاں توڑ کے اسنے انہیں گارڈز کی سائیڈ پہ کر دیا لیکن جسنے حجاب کھینچا تھا وہ مسلسل اسکی ٹھوکروں اور مکوں کی زد میں تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا ایسا جنون دیکھ کے اسکے پاوں میں سکت نہ رہی۔۔۔۔خان ایک پل کو آگے بڑھا لیکن اسکے ہاتھ کے اشارے پہ رک گیا۔۔۔ لیکن جب اس لڑکے کی حالت زیادہ خراب ہوئی تو وہ اسکی طرف مڑا۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی میم پلیز سر کو روکیں۔۔۔۔ وہ مر جائیگا۔۔۔۔۔ اسکی التجا پہ وہ ہوش میں آئی اور .....کانپتے قدموں سے اسکی طرف بڑھی --

رک جائیں شاہ آپکو۔۔۔آپکو میری قسم۔۔۔۔ اسنے اسکے بازو کو پکڑتے کہا تو وہ ایک دم سے رکا اور ایک ٹھوکر مارتے اسے لیئے شدید غصے میں گاڑی میں جا بیٹھا اور زور سے دروازہ دے مارا وہ اپنی جگہ سے اچھل کے رہ گئی۔۔۔۔۔

آپ کو چھوا تھا اسنے اور آپ نے مجھے روک دیا۔۔۔ اسنے اسٹیرنگ پہ زور سے ہاتھ مارا وہ دبک سی گئی۔۔۔۔۔

جو بھی آپکو غلط نیت سے چھونے کی کوشش کرے گا اسکے ہاتھ کاٹ ڈالوں گا میں ۔۔۔۔ اسکی غراہٹ پہ وہ منجمند ہو گئی۔۔۔۔۔

جے میرا آج دروازہ کھلا ہی ہو گا تو اگر کمرے میں منظوری نہ ہوئی تو آ جانا۔۔۔۔ اسکا ہاتھ ہینڈل پہ اسکی شریر آواز سن کے رک سا گیا۔۔۔۔۔

اسنے پلٹتے اسکو مخصوص گھوری سے نوازا تو وہ دانت نکالتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

وہ جب دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تو اسکے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو برش کرتے برش چھوٹ کے نیچے جا گرا۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے فق چہرے کو دیکھتا اسکی طرف بڑھا تو وہ پیچھے ہونے لگی لیکن ڈریسنگ کیوجہ سے رک سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو اسکے قریب پہنچ چکا تھا اور پھر بہت قریب۔۔۔۔۔۔

. . اسنے ایک دم سے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔

اسکے چہرے کو نظروں کے فوکس میں رکھے وہ اسکے بے حد قریب کھڑا تھا ،اتنا کہ اسکی سانسیں اسکے چہرے پہ محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔وہ اسکی سانسوں کی تپش سے مرنے کو ہو گئی تھی۔۔۔

کانپتے ہونٹ، لرزتی پلکیں، شبنم سے بھیگا چہرہ، مدہم سانسیں، دلفریب اورنج و سبز لباس میں ملبوس وجود اسکے اندر کی آگ کو بڑھا گیا۔۔۔۔

یہ انداز تو اپیل کرنے والے ہیں۔۔۔پھر شکوہ کیسا؟؟ اسکے اندر کی ساری تپش اسکے زو معنی لہجے میں سمٹ آئی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں اسکی بات سن کے پٹ سے کھل گئیں۔۔۔۔لیکن اسکی نظروں کا سامنا کرتے ہی وہ نگاہیں چرا گئی۔۔۔۔

یہ مخمور آنکھیں جو بدلی ہوئیں ہیں
کبھی ہم نے ان کے ہیں صدقے اتارے۔۔۔۔۔

اسکا سلگتا لہجہ اسکے دل کی دھڑکن بڑھا گیا اور پھر یکلخت وہ دھڑکن تھمی جب اسنے بڑھتے ہوئے اسکی بدلتی آنکھوں پہ اپنے سلگتے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔
اسنے سانسیں روکے اسکی شرٹ کو دبوچا گویا خود کو سہارا دیا ہو۔۔۔۔۔

ڈرنا تو مجھے چاہیے لیکن ڈر آپ رہیں ہیں۔۔۔ اسکی آواز پہ اسنے آنکھیں اور زور سے میچیں۔۔۔۔

نہ کریں علیزے۔۔۔صبر تو صبر ہے ہر بار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔
اسکے معنی خیز لہجے پہ اسنے فوراً آنکھیں کھولیں اور سرعت سے پیچھے ہوتی سائیڈ سے نکلتی گئی۔۔۔

اسکا چہرہ سرخ انگارہ ہو رہا تھا، بدن لرز تھا۔۔۔

آ۔۔آپ۔۔۔آپ ایسی۔۔۔بب۔۔باتیں مجھ سے نہ کیا کریں۔۔۔اور دد۔۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔۔ اسنے بمشکل بات ختم کی۔۔۔

اسکی بات پہ اسکی بھنویں تن سی گئیں، چہرہ شدت سے سرخ پڑ گیا۔۔۔ وہ آگے بڑھا اور اسکا بازو زور سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا وہ سیدھی اسکے مضبوط سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔

وہ حواس باختہ سی اسکے چہرے کو دیکھنے لگی جس پہ غیض و غضب پھیلا تھا۔۔۔

آج کے بعد اگر کبھی دور جانے کی بات کی تو میں جان لے لوں گا آپکی بھی ------ اور اپنی بھی-----

اسکی غیض سے بھری آواز پہ وہ کانپی----

یہ ازیتیں دینا اور لینا بند کریں----میرے ضبط کا امتحان مت لیا کریں جس دن یہ ٹوٹا آپ بری طرح پچھتائیں گیں کیونکہ میں ایک ایک مٹے کی ازیت کا بدلہ لوں گا سود سمیت-------- . .وہ اسکے کان کی لو کو ہلکا سا چھوتا ہوا بولا----اسکے لفظوں نے اسکے اندر سراسیمگی کی لہر دوڑا دی--------

اسکا دل پھوٹ پھوٹ کے رونے کو کرنے لگا کہ اس سے کیسے بچے جو آج اسکیلیے ایک سلگتا امتحان ثابت ہو رہا تھا-----

سس---سوری---آج کے بعد---نن---نہیں روکوں گی کمرے میں آنے سے----آپ پلیز پیچھے ہوں نا-------- اسنے التجا کی----

اسکی التجا کا الٹا اثر ہوا وہ اور قریب ہوا اور دونوں بازووں سے جھکڑا، اسکا دل حلق میں اٹکا۔۔۔۔

غلطی کی ہے سزا تو لے گی۔۔۔۔۔۔ مخمور لہجے میں کہتے اسنے بازووں کا شکنجہ مضبوط کیا وہ تڑپ گئی۔۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔آہ۔۔۔۔شاہ۔۔۔

مم۔۔۔۔م۔۔۔مجھے بب۔۔۔بھوک لگی۔۔۔۔ وہ بوکھلاہٹ میں نجانے کیا بول گئی۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ہوا اور بھنویں اچکاتے اسے دیکھا اور پھر اسے چھوڑا۔۔۔۔۔

جائیں کھائیں کھانا۔۔۔۔۔اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ سرپٹ بھاگی۔۔۔۔۔۔

بے ہنگم قہقہوں اور چیخوں کے اس ناگوار ماحول میں وہ سگریٹ کے کش لیتا انکو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

زِمین کھا گ ئی ی اسے، گئی کہاں وہ سالی جو تم لوگ اسے ڈھونڈ نہیں پا رہے؟؟
اسکا غصہ آسمان کو چھونے لگا اور وہ غلیظ گالیاں بکنے لگا۔۔۔۔۔

ہم نے پوری کوشش کی ہے سر لیکن اسکا کہیں پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔۔ ایک نے بولنے کی ہمت کی۔۔۔۔۔

تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔۔یہ کون ہے جو پیچھے پڑ گیا پہلے میری جیل، اسکے بعد اسکی رہائی اور پھر اس زلیل عورت کی شادی۔۔۔۔۔۔ اسنے دانت پیسے۔۔۔

اتنے دنوں سے بس اسکی شادی کی خبر دی، ایک منٹ کہیں یہ سب اسکا شوہر تو نہیں کر رہا۔۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔۔

سر نہیں پتہ۔۔۔۔۔

پتہ کرو دو دن میں پتہ کرو، اسکی شادی کس سے ہوئی، کیا کرتا وہ؟؟

اسنے انہیں آرڈر دیتے ہوئے فارغ کیا۔۔۔

جبکہ خود ایک نمبر ملا کے کال میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

آج دو دن بعد انکی فارم ہاوس سے واپسی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے جب مما کی آواز پہ سب چونکے۔۔۔۔۔۔

مہرو بیٹا صبح آپ ریڈی رہنا۔۔۔ ارمغان کے گھر والے آئیں گے۔۔۔۔۔ انکی آواز پہ جہاں اسکا دل تھما وہیں اندر آتے خان کے قدم بھی رک سے گئے۔۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔ مہرو کی شادی؟؟

کب ہو گی یہ شادی؟؟

مما کس سے ہے شادی؟

اور کب؟

ہماری بہنا بنے کی دلہنیا-------

سب کی مختلف آوازیں ڈگمگانے لگیں----

وہ ناقابل فہم نظروں سے مما کو دیکھے گئی----

لل---لیکن---مما--میں نے بتایا-----
اسنے کچھ کہنا چاہا جب جہان کے اشارے پہ رک سی گئی اور نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن اسکا دل اندر ہی اندر لرزتا دہائیاں دینے لگا وہ سب سے ایکسکیوز کرتی باہر کو بھاگی لیکن وہاں کھڑے خان سے نظریں جا ٹکرائیں-----

مگر تم سے سیکھا محبت بھی ہو تو

دغا کیجئے گا، مکر جائیے گا۔۔۔۔۔۔۔

لفظوں کے تیر چلاتی وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے زخمی کرتی باہر کو بھاگ گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔۔مجھے کل بھائی کی طرف جانا ہے؟؟ وہ جو لیٹنے کی تیاری میں تھا کچھ فاصلے سے آتی ملائم آواز پہ رکا۔۔۔۔۔

اوکے خان لے جائیگا صنخ اور شام کو لے آئیگا۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے رکنا ادھر بہت سے دن۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولی۔۔۔

صبح جائیے گا اور شام کو واپسی ڈیٹس اٹ۔۔۔۔ اسنے پرسکون انداز میں کہا اور دراز ہو گیا۔۔۔۔۔

کیوں؟ مجھے نہیں پتہ میں نے رکنا۔۔۔۔۔ وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔۔

کیونکہ مجھے آپ ہر شام میری واپسی پی گھر چاہیے۔۔۔ اسنے سکون سے اسے بے سکون کیا۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتہ میں ضرور رکوں گی۔۔۔ وہ ضدی لہجے میں بولی ۔ ۔

اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا علیزے۔۔۔ اسلیے ضد کرنا بیکار ہے۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے رسان سے کہا۔۔۔۔

دیکھیں گے۔۔۔۔ وہ اسی لہجے میں بولتی لیٹ گئی۔۔۔۔۔اس میں آج وہی علیزے فٹ ہوئی تھی جو بھائیوں سے ضد کر کے کام کرواتی تھی۔۔۔۔

اگلی صبح ناشتے کرنے اور اسکے جانے تک وہ پرسکون رہی اور جانے کی بات تک نہ کی لیکن اسکے روانہ ہوتے ہی وہ دادو اور مما کی طرف آئی۔۔۔۔

ماما وہ بھائی کی طرف چلی جاوں؟؟ ان سے اجازت لے لی؟؟؟ وہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔

ہاں بیٹا ضرور جائیں۔۔۔۔ وہ پیار سے بولیں ۔۔ ۔

وہ۔۔۔ماما میں ادھر کچھ دن رکنا بھی ہے۔۔۔۔۔ وہ ہولے سے بولی۔۔۔

اچھا بیٹا آپ تیار ہوں میں زوریز کو کہتی وہ آپکو چھوڑ آتا۔۔۔ اسے شفقت سے کہتی وہ مسکرائیں تو وہ پرسکون ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی شاہ مینشن کے سامنے آ کے رکی تو وہ سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تو وہ مسکرایا گویا تسلی دینے کی کوشش کی گئی ہو۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ آپ انجوائے کرو گی۔۔۔سب تمہارا انتظار کر رہے۔۔۔ اسنے اسے تسلی دی۔۔۔۔

اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اسکی سائیڈ پہ آیا دروازہ کھولتے اسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

اسنے بوکھلاتے ایک نظر اسکے چہرے پہ اور پھر ایک نظر سامنے پھیلے ہاتھ پہ ڈالی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا نازک ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھ میں دیا تو وہ دوستانہ انداز میں اسے تسلی دینے کو مسکرایا۔۔۔۔
اور پھر آرام سے اسکا ہاتھ تھامے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

اسکے اندر کی طرف جاتے قدم لرز رہے تھے وہ سہمی نظروں سے اردگرد کو دیکھتی اندر کی جانب اسکے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

لاؤنج میں آتے ہی اسکی نظر سامنے بیٹھی بہت پروقار اور سوبر سی خواتین پر پڑی۔۔۔جن میں سے ایک اسے دیکھتے ہی اٹھی اور نرم مسکراہٹ سے اسکی طرف دیکھتے بڑھی اور اسے گرمجوشی سے گلے لگایا۔۔۔۔

یہ میری بہت سویٹ سی ماما ہیں ، وہ مما ہیں اور یہ سویٹ اینڈ بیوٹیفل سے دادو ہیں۔۔۔۔۔
اسنے چلبلاتے انداز میں انکا تعارف کروایا۔۔۔

اور وہ رہی ینگ سی چچی جو پتہ نہیں چاچو کو کیسے مل گئیں؟؟

اسنے شریر انداز میں اندر آتی عائشہ کو دیکھتے ٹکڑا لگایا تو وہ اسے گھورتے اسے ملنے لگیں۔۔۔۔

اینڈ آل سویٹ لیڈیز۔۔۔۔یہ میری بہت پیاری سی دوست ہیں۔۔۔

پریہان سکندر"۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کا نام لو لیزے!اور کچن سے واپس آ جاؤ۔۔۔۔
ولی نے معمول کے مطابق دہائی دی جسے وہ آرام سے نظر انداز کر گئی۔۔۔۔

مگن سے انداز میں لوز ٹراوزر اور ٹی شرٹ پہنے،گلے میں مفلر لپیٹے بالوں کا جوڑا بنائے وہ مسلسل کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نجانے اسکے من میں کیا سمائی تھی کہ بیٹھے بیٹھے کچن میں آ گئی اور سب کو منع کر دیا کوئی اینٹر نہ ہو اور اب کچن کی ابتر حالت دیکھ کے وہ سر پکڑ کے بیٹھیں تھیں باہر۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں ہمارے معدوں پہ ظلم کرنا چاہتی ہو؟؟ ہم نہیں کھا سکتے یہ؟؟ وہ شاید اسے زچ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

اپ کیلیے کچھ بھی نہیں بن رہا اسلیے چپ کر کے بیٹھیں۔۔۔ اسنے تنک کے جواب دیا۔۔۔

انکی نوک جھونک پہ باہر سر پکڑ کے بیٹھی وہ تینوں بھی مسکرا دیں۔۔۔

ہائے تو کیا یہ خطرناک اپنے ہاتھوں کی بنی میکرونیز اور سینڈوچ خدانخواستہ جہان بھائی کو بھیجنے کا تو نہیں ارادہ؟؟
اسنے اب کے مصنوعی حیرت سے استفسار کیا۔۔۔۔

اسکے کام کرتے ہاتھ تھمے اور دل پوری قوت سے سکڑا۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔۔ اسنے دھیمے انداز میں کہا۔۔۔

یہ سب میں اپنے لیے اور بچوں کیلیے بنا رہی ۔۔۔رائیٹ شہری؟
اسنے ساتھ گئے شہری سے پوچھا۔۔۔

یس پھوپھو۔۔۔۔ اسنے فورا کہا۔۔۔

بس پھر اللہ خیر کرے۔۔۔۔ معزز خواتین ! مجھ غریب کو کچھ کھلانے کا ارادہ ہے یا نہیں۔۔۔ بھوکا آیا ہوں۔۔۔۔
اسنے اب کے روئے سخن انکی جانب موڑا۔۔۔۔

سوری ہم کچھ بھی کرنے سے قاصر ہیں۔۔۔کچن میں داخلہ ممنوع ہے اس وقت۔۔۔۔ علینہ نے بے چارگی سے جواب دیا۔۔۔۔

مطلب میں پیٹ پہ قل پڑھ لوں۔۔۔۔ اسنے اس بے ساختگی سے کہا کہ سب کہ قہقہے چھوٹ گئے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویلکم لٹل اینجل۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی خان کے ساتھ گھر میں اینٹر ہوا تھا جب اسکی نظر تاشے کے ساتھ آتی نروس سی پری پہ پڑی تو عادت کے خلاف نرم لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اسے دیکھ کے وہ پرسکون ہوئی اور مسکرا کے اسے دیکھا۔۔۔

کیسی ہو؟ بور تو نہیں ہوئی؟؟
اسنے یکلخت پوچھا۔۔۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔
وہ سب کو دیکھ کے گڑبڑا گئی۔۔۔

اویں بور ہونا۔۔۔اتنی اچھی کمپنی ملی۔۔۔ہم بور ہونے ہی نہیں دیں گے۔۔۔ زینی نے اسے پاس بٹھاتے کہا۔۔۔

ہاں سب کیلیے کمپنیاں کھلی ہیں۔۔۔ایک اس غریب شوہر کا خیال نہیں کہ اسے چائے پانی ہی پوچھ لو۔۔۔۔ اسکا فقرہ اچکتے ہوئے اسنے موقع کا فائدہ اٹھایا۔۔۔

سب کی دبی دبی سی مسکراہٹیں پھیل گئیں وہ خجل ہونے لگی-----

سب کے سامنے بالخصوص جہان کی موجودگی میں اسکی فضول گوئی پہ وہ تپ سی گئی اور اسے گھورنا چاہا تو اسنے فورا اپنی بائیں آنکھ دبائی تو وہ شرم سے لال ہو گئی------

دیکھا ماما--- اپنی پھوہڑ بیٹی کے کام--- میری عزت نہیں اسکی نظر میں---- اسکی نظرانداز ی دیکھ کے اسنے اپیل درج کروائی-----

وہ پاس بیٹھی انکی نوک جھونک سے محظوظ ہوتی ہولے سے مسکرا رہی تھی اور اسے مسکراتا دیکھ کے آریان پرسکون ہو رہا تھا----

بیٹے ڈئیریسٹ آپ جیسے تنگ کرنے والے شوہر کے ساتھ ایسے ہی ہوتا------ انہوں نے اسکا کان کھینچتے کہا تو وہ چیخ اٹھا------

آپ کے اندر کب سے اپنے ہٹلر بیٹے کی روح آگئی----- اسنے دہائی دی---سب کے قہقہے اور اسکی زبردست گھوری بے ساختہ تھی---- ۔

علیزے کدھر ہیں؟؟ جب وہ اسے کافی دیر تلک نظر نہ آئی جبکہ پری بھی ادھر تھی تو اسنے آیت سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو گھر گئیں ہیں صبح سے رہنے کیلیے۔۔۔۔ آپکا دل نہیں لگ رہا جو اتنی جلدی بے چین ہو گئے۔۔۔۔۔۔
. انکی پہلی بات سن کے اسکی رگیں تن سی گئیں اور وہ انکی شرارت پہ مسکرا بھی نہ سکا۔۔

.

علیزے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے اندر غصے کا جوار کا پھٹنے لگا۔۔۔ وہ ایکسکیوز کرتا چینج کا کہتے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے کھولتے اسنے کمرے کا دروازہ زور سے بند کیا اور ٹہلنے لگا۔۔۔۔۔۔

بہت غلط کر رہیں ہیں آپ۔۔۔۔ میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہیں۔۔۔۔ اسنے زور دار پنچ دروازے پہ دے مارا۔۔۔۔۔۔

علیزے یہ کال ہے تمہاری۔۔۔۔ وہ جو مگن سی اپنے اول جلول حلیے میں تین کمبل لپیٹے فلور کشن پہ بیٹھی پاپ کارن کا باول ہاتھ میں لیے مووی دیکھنے میں مگن تھی انکے آواز دینے پہ بلکل بھی متوجہ نہ ہوئی۔۔۔۔

حسب معمول بچہ پارٹی اردگرد براجمان تھے جبکہ سب صوفوں پہ بیٹھے اسکی تسلی کی خاطر بے تحاشا بار بار دیکھی گئی"مائی نیم از خان "شاہ رخ کی وجہ سے دیکھنے پہ مجبور تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ اسکی موجودگی میں اگر اسکی کوئی مووی لگی ہو تو مجال ہے کہ کوئی اور دوسرا چینل لگائے یا دیکھے نا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کال۔۔۔۔۔۔ انکے انہوں نے جھنجھوڑا تو وہ چونکتی ہوئی نپاہت کوشت سے بغیر انکے چہرے پہ بکھری مسکراہٹ کو دیکھے موبائل پکڑا اور جھلاتے ہوئے کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔ پاپ کارن منہ میں ہونے کیوجہ سے اسکی مبہم سی آواز نکلی لیکن دوسری طرف سے آتی آواز پہ اسکی ساری بے نیازی بھک سے اڑی اور پاپ کارن اسکے ہاتھ سے چھوٹ کے پرے جا گرے۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ؟؟ اسکی گھمبیر سی آواز گھونجی۔۔۔۔۔

آواز اسکے حلق میں ہی دم توڑ گئی لیکن سب کی نظریں خود پہ محسوس کر کے وہ حلق تر کرتی بولی۔۔۔۔

مم۔۔میں۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔آپ؟؟ اسنے بمشکل پوچھا۔۔۔۔

میں بہت خراب۔۔۔۔آپکی یاد میں سلگتا ہوا۔۔۔ بے چین مخمور۔۔۔۔۔۔اسکی آنچ دیتی آواز آئی۔۔۔۔

جج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔ وہ حیرت زدہ سی بولی کیونکہ سب کی نظریں اس پہ تھیں۔۔۔۔۔۔

کس سے پوچھ کہ آپ گئیں ہیں۔۔۔وہ بھی رکنے کو۔۔۔۔ اسکی سرد آواز پہ اسکی دھڑکن مدہم ہوئی اسنے سب کو دیکھا اور تھوک نگلتے بولی۔۔۔۔

جج۔۔۔جی سب ٹھ۔۔۔ٹھیک ہیں۔۔۔۔ اسکی اس بات پہ اسنے موبائل کو گھورا۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔ اسکے نروٹھے انداز تخاطب پہ اسکا دل سرپٹ دوڑنے لگا۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ابھی رکنا۔ ہے۔۔۔جی ٹھیک۔۔۔ اوکے اللہ خافظ۔۔۔۔ اسنے خود سے ہی بولتے سبکی نظروں سے بچتے فون بند کر دیا۔۔۔۔

اب وہ دھڑکتے دل سے آنے والے محلے کا سوچ کے ہی جان جاتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔
میسج کی بپ پہ وہ ڈر کے اچھلی اور ڈرتے ہوئے موبائل دیکھا تو وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔۔۔۔

بہت ہو گیا علیزے۔۔۔۔اب حساب بے باک کرنے کا وقت ہے۔۔۔تیاری کر لیجئے۔۔۔ ان سب پلوں کا حساب جب جب آپ نے تڑپایا ہے۔۔۔مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی اور سب کچھ سود سمیت لوں گا۔۔۔آپ آج تیاری کیجئے۔۔۔۔۔۔ اسکے پرتپش زومعنی الفاظ نے اسکے اندر ایک سرد سی لہر دوڑا دی وہ بوکھلاتی ہوئی موبی چھوڑتی اٹھی۔۔۔۔۔

نیند آ گئی بہت زیادہ۔۔۔۔ سونے لگی۔۔۔گڈنائیٹ۔۔۔۔ انکی حیرت زدہ نگاہوں کو نظرانداز کرتی وہ کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔

وہ گہری نیند میں مگن خوابوں کے جہاں میں تھی------

جب اسکی آنکھ کسی کی پرتپش سانسوں اور سلگتے کمس سے کھلی-----

اسکو اپنا چہرہ اور گردن جلتی محسوس ہوئی تو اسنے نیند سے بھری آنکھیں کھولنے کی کوشش کی-----

اسکی نگاہیں خود پہ مکمل جھکے وجود سے ٹکرائی تو حیرت اور خوف کی زیادتی سے پھٹنے کو ہو گئیں--------

اسکا سانس رکنے لگا-----

اور آنکھیں پھٹنے والی ہو گئیں---- اسنے کچھ بولنا چاہا لیکن آواز جیسے حلق میں ہی دم توڑ چکی تھی-----

وہ جان چکا تھا کہ وہ جاگ چکی ہے اسلیے اسکی گرفت میں اور شدت آ گئی۔۔۔۔ اسنے جھکتے ہوئے شدت سے اسکی بون کالر پہ اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے اس پرزور لمس پہ تڑپ اٹھی اور بولنے کی کوشش کی۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔ اسنے بولنا چاہا تو اسنے سر اٹھاتے اسکی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

اسکی سرخ آنکھوں سے نجانے کونسے جذبات لپک رہے تھے کہ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔پپ۔۔۔پچ۔۔۔پیچھے ہوں۔۔۔۔۔۔ اسنے بوکھلاتے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اسکی یہ مزاحمت اسکے حق میں بہت غلط ثابت ہوئی وہ اسکی دونوں کلائیاں پکڑ کے تکیے سے لگاتے اس پہ جھکا اور اب کی بار اسکا ہدف اسکا کندھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ تڑپ اٹھی اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی اپنی بے بسی پر۔۔۔۔۔۔

ششش۔۔شاہ۔۔۔۔۔۔ اسکے وحشت سے چلانے پر وہ جو اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے جھکا تھا زرا ٹھٹھکا۔۔۔۔۔لیکن پرے نہ ہٹا۔۔۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ میرا سس۔۔۔سانس بند ہہ۔۔ہو جائیگا۔۔۔۔۔۔ اسنے سسکتے ہوئے التجا کی تو اس پہ جھکا وہ وجود سیدھا ہوا نائٹ بلب کی مدہم روشنی میں اسے دیکھا۔۔۔۔

لرزتا بدن، کانپتے لرزتے ہونٹ، بھیگی پلکیں ہوئیں آنکھیں، سرخ پڑتا چہرہ۔۔۔۔۔۔۔ لوز ٹراوزر شرٹ میں ملبوس وہ سراپا اسکے ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔لیکن اسکی تیز سانسوں نے اسے اسکی کیفیت کا اندازہ لگایا وہ ہولے سے لب بھینچتے اسکے اوپر سے اٹھا لیکن بیڈ پہ ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔

اسکے پرے ہٹتے ہی وہ وہیں چت لیٹی خود کو اس کیفیت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔ پھر یکلخت سرعت سے اٹھ کے بیٹھ گئی اور بیڈ سے اترتے ہوئے لائیٹ آن کی۔۔۔

وہ بھیگتی آنکھوں سے اسے کچھ پل دیکھتی رہی جو وائیٹ شرٹ اور بلیو جینز میں ملبوس تھا۔۔۔شرٹ کی سلیوز فولڈ، بلیو واسکٹ، بکھرے بال سرخ آنکھیں۔۔۔۔۔۔

اسے نجانے کیا ہوا کہ وہ روتی ہوئی اسکے سینے سے آ لگی اور ایک ہاتھ سے اسکے کندھے پہ مسلسل کے مارنے لگی جبکہ وہ ویسے ہی کھڑا سکون سے اسے ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ککک۔۔۔کیوں آئے ایسے؟ مم۔۔۔میری۔۔۔جج۔۔۔جان نکال کے رکھ دی؟ وع۔۔۔وعدہ کک کریں ایسا نہیں کریں گے آئندہ۔۔۔ مم ۔۔میرا سس۔۔۔سانس بند ہونے لگا تھا۔۔۔۔ .
مم۔۔۔آپ . . .۔۔۔۔ اسکی بوکھلاتی اٹکتی زبان تب تھمی جب اسنے اپنی پسلیاں ٹوٹتی محسوس کیں۔۔۔۔

اسنے اسکی باتوں کے جواب پہ اسکے گرد اپنے بازوؤں کا ایسا حصار قائم کیا کہ وہ مچلنے لگی۔۔۔۔

اسنے فقط اسکے بالوں میں منہ چھپائے اتنا کہا۔۔۔۔

کیوں آئی ہیں آپ ایسے؟ ترس کیوں نہیں آتا آپکو مجھ پہ؟کیسے رہوں میں آپ کے بنا؟ اٹکنے لگتیں ہیں میری سانسیں،---- مجھ سے رہا ہی نہیں

جاتا----پلیز----------

وہ ساکت کھڑی اسکے سینے سے لگی اپنی اور اسکی دھڑکنوں کا سنگم محسوس کرنے لگی---------

---

"جہان حیدر شاہ"

اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے اسکی؟؟ اسنے فق چہرے کے ساتھ سامنے کھڑے اپنے ساتھیوں سے پوچھا----

جی سر----- ایک نے جواب دینے کی کوشش کی تو اسکا زوردار تھپڑ اسے دھول چاٹنے پہ مجبور کر گیا-----

وہ اس انسان سے شادی کر کے مجھ سے بچ کے بیٹھی ہے اور تم سبکو علم ہی نہیں۔۔۔۔۔
تم جانتے ہو یہ انسان کون ہے؟؟ وہ جسے ملک سے باہر جانے سے روکنے کیلیے آرمی چیف نے اسکی منتیں کی تھیں۔۔۔جو انڈر ورلڈ کے ساتھ کنیکٹڈ ہے، اسکیلیے ہر برے انسان کو مسنگ کروانے سے کوئی روک بھی نہیں سکتا اورتم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے پھر سے سامنے کھڑے بندے کو مکا رسید کیا۔۔۔۔

اور تم گھاس چرتے ہو جو تم لوگوں کو علم ہی نہیں۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ میری ناک تلے ۔۔۔۔۔ سے اس کو بھی وہی نکال کے لے گیا اور میری گرفتاری کے پیچھے بھی یہی تھا۔

اسنے بالوں کو پریشانی سے نوچنے والے انداز میں سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے چوبیس گھنٹوں کے اندر پتہ کر کے بتاو انکی شادی کیسے ہوئی۔۔۔یہ ایک دوسرے کو کیسے جانتے؟؟ اسنے سرخ آنکھوں سے گھورتے کہا۔۔۔

اسکی کوئی کمزوری ڈھونڈو، ہر ایک کا کوئی ویک پوائنٹ ہوتا۔۔۔ اسکا بھی ہو گا۔۔۔مجھے ڈھونڈ کے بتاو مجھے یہ دونوں لڑکیاں چاہیے کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔۔۔ اسنے وہسکی کی بوتل سامنے گے شیشے پہ دے ماری۔ ۔۔۔۔۔۔۔

اور انہیں دفع ہوجانے کا کہہ کہ وہ گھونٹ گھونٹ مشروب گلے میں اتارتا نجانے کیاسوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو پری کے ساتھ لان میں اسے گھمانے آئی تھی وہاں کھڑے خان کو دیکھ کے اسکے قدم اور دل ایک دم سے مدہم ہوئے لیکن پھر اسنے نظر انداز کرتے پری کو لیے مخالف سمت میں قدم بڑھا دیے۔۔۔۔۔۔

یہ کون ہیں مہرو آپی؟؟ وہ جو اسے اور اسکی نظر اندازی کو دیکھ چکا تھا پری کے سوال پہ ان دونوں کے قدم ایک ساتھ تھمے۔۔۔۔

اسکے سوال پہ اسنے مڑ کے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور سفاکی سے بولی۔۔۔۔

یہ جہان لالہ کے باڈی گارڈ ہیں۔۔۔ اسکی بات پہ اسکی آنکھوں اور دل میں کرچیاں سی چبیں جبکہ وہ اسی طرح زخمی آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔

اور میرا قاتل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر سے نشتر چبوتی وہ حیران سی پری کو آگے لیے بڑھ گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ اسکے زہریلے لفظوں کے حصار میں وہیں کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ جہان لالہ کا باڈی گارڈ۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا قاتل۔۔۔۔

قاتل۔۔۔۔۔

قاتل۔۔۔۔۔۔۔

لفظ کہنے والوں کا کچھ نہیں جاتا

. . . . سہنے والے کمال کرتے ہیں

آپ کک۔۔۔کیسے آئے ادھر اس وقت؟؟ اسنے بیڈ پہ نیم دراز اس شانداز شخص پہ ایک چور نگاہ ڈالتے پوچھا۔۔۔۔۔

آپ کو کہا تھا نہ بات نہ ماننے کی صورت میں خمیازہ بھگتنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔تو وہیں آپکو محسوس کروانے آیا تھا۔۔۔۔۔

اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے اتنے سنجیدہ انداز میں اتنی زومعنی بات کی کہ وہ ایک پل کو ہونق رہ گئی اور جب اسکی بات کا مفہوم سمجھ میں آیا تو کان کی لووں تک سرخ پڑ گئی۔۔
وہ دلچسپی سے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ مم۔۔۔میرا مطلب کے لاک تھا تو۔۔۔۔۔ اسنے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ یہ فضول دیواریں یا حد بندیاں مجھے آپ تک آنے سے روک سکتی ہیں؟؟
اسکے سوال پہ اسکا دل دھڑکا اور وہ دل کی ایسی بغاوت پہ اسے تھپک کے رہ گئی۔۔۔۔۔۔

سو جائیں ادھر آ کے۔۔۔۔وعدے کا پابند کر چکی ہیں جو میں نے کیا نہیں۔۔۔لیکن یقین کے ساتھ ادھر آ کے سوئیں۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے اسے بلایا تو وہ دہل کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ شروع سے اسکے ساتھ ہی بیڈ شئیر کر رہی تھی لیکن آج کی اسکی بے اختیاری نے اسے دہلا کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

آج اسکی گرفت اور لمس میں اتنی شدت تھی کہ اسکا دل ابھی تک معمول تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔مجھے انتہائی قدم اٹھانے پہ مجبور مت کیا کریں۔۔۔۔
اسنے مخصوص سرد انداز میں کہا تو اچھل کے کھڑی ہوئی اور بیڈ کی طرف آتے فورا بولی۔۔۔۔۔

آ رہی ہوں۔۔۔ناراض کیوں ہو رہے؟؟ میں نے اور کدھر جانا۔۔۔ادھر ہی تو سونا۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے غصے سے خائف ہوتی بوکھلاتے بہت کچھ بولتی گئی۔۔۔۔۔

اور جلدی جلدی لیٹ کے کمبل اوڑھتے اسکی طرف دیکھا، گویا بتانا چاہ رہی ہو کہ میں لیٹ گئی لیکن جب اسکی طرف نگاہ گئی تو وہ بہت گہری نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا۔----

اسکی دھڑکنیں متنشر ہوئیں اسنے فورا کمبل منہ پہ ڈالا اور مٹھیوں میں بھینچ لیا۔--------

------------------------------ --------------

علیزے کو بتایا اسکی موجودگی کا؟؟ اندر سے آتی آواز پہ اسکے قدم ٹھٹکے--------

اسکے قدم وہیں ٹھٹھک گئے--- وہ متجسس سی ادھ کھلے دروازے کی اوٹ میں ہو گئی کہ کیا جواب ہوتا۔---- لیکن بھول گئی جو اندر موجود ہے وہ اسکی خوشبو کو اندر تک بسائے بیٹھا ہے تو وہ کیسے اسکی موجودگی سے بے خبر رہتا۔------

علیزے اندر آ جائیں--- اسکی ٹھنڈی پرسکون آواز گونجی وہ ماتھا پیٹ کے رہ گئی اور شرمندگی سے آنکھیں میچیں وہاں سے سیدھی دوڑتی کچن میں جا کے رکی----

کیا ہوا علیزے؟؟ مرینہ نے جب اسے کرسی پہ بیٹھے لمبے لمبے سانس لیتے دیکھا تو حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا جہان بھائی سے واسطہ پڑا ہے۔۔۔۔ علینہ کی آواز پہ وہ جھینپ سی گئی اور اسکی شریر سی نظروں سے بچنے کو رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔
وہ اسے صبح سے ہی ان نظروں سے زچ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جب صبح جاگی تو معمول کے مطابق آدھی جہان کے اوپر تھی جبکہ وہ سگریٹ سے کلیجہ جلانے کے ساتھ ساتھ اسے گہری نظروں کی زد میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

اسنے جلدی سے بکھرے سراپے کو سمیٹا اور جو سوٹ ہاتھ لگا اسے لیے اسکو دیکھے بغیر وہ واش روم بھاگی۔۔۔۔

جب وہ باہر نکلی تو وہ کال سننے میں مصروف تھا، اسنے موقع غنیمت جانا اور الٹے سیدھے بالوں میں برش کرتی نیچے کو بھاگی۔۔۔۔

مجھے سات رنگوں میں رنگ ڈالا

تیرا عشق بڑا رنگ سازپیا۔۔۔۔۔۔

وہ آخری سیڑھی پہ جب علینہ کی آواز پہ اسکے قدم تھمے، اسنے نگاہ اٹھاکہ اسے دیکھا تو وہ مسکراتے ہوئے معنی خیز انداز میں اسے اشارہ کرنے لگے۔۔۔۔

وہ یکلخت سرخ پڑی۔۔۔

اسنے بڑی زومعنی نظروں سے اسکے بھیگے بالوں اور کپڑوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔ اسکے اشارے پہ اسکا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا اسے اب اندازہ ہواکہ اسنے اتنی جلدی کر کے کیا غلطی کی۔۔۔۔۔۔

کیسی گزری رات؟؟
ژالے کے سرگوشی نما سوال پہ اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔

مجھے تو اسکی ٹیبشن ہو رہی، میاں اتنا دیوانہ نکلاکہ ایک رات بھی کاٹنا مشکل ہوئی اسلیے پیچھے آ گئے تو خود سوچے رات کیسی گزر سکتی اور اسکے کیسے ہوش ٹھکانے لگے۔۔۔۔۔۔۔
اسکی بجائے علینہ نے پھر سے زومعنی ٹکڑا لگایا تو وہ شرم سے لرزنے لگی۔۔۔۔

بب۔۔۔ بھابھی پلیز۔۔۔۔۔۔۔ اسکی لجاتی آواز پہ اسنے مسکراتے ساتھ لگایا اور پھر بولی۔۔۔۔۔

کب جان بخشی ہوئی؟؟ مجھے تو لگتا ابھی ہی ہوئی بہت بھیگی بھیگی سی اور میوٹ میوٹ ہے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک آنکھ دباتے شرارت سے کہا تو وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے شرم سے پیچھے کو مڑی تو پیچھے کھڑے جہان سے ٹکرا گئی جو نجانے کب آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جو پہلے ہی شرم سے مر رہی تھی اس جاندار تصادم پہ اسکا دل پوری قوت سے سرپٹ دوڑنے لگا اور رنگ سرخ قندھاری ہوا۔۔۔۔۔۔

کافی مشکل سے ہی جان بخشی ہوئی انکی کیونکہ انکا جرم بہت بڑا تھا اور میرے جذبات سمندر کے جیسے تلاطم خیز۔۔۔۔۔۔

اسنے کافی سکون سے انہیں جواب دیا تو وہ جہاں شرم سے زمین پھٹنے پہ اس میں سمانے کا سوچ رہی تھی وہیں وہ سب اسکی ایسی جرات اور بے باکی اور اس سے بڑھ کے اتنے سنجیدہ انداز میں کہے بات پہ عش عش کر اٹھیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ انکی نظروں کا سامنا نہ کرتے ہوئے فورا بے بی روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

تب سے لیکے ابھی تک وہ سب اسے زچ کیے جا رہیں تھیں جبکہ وہ دل ہی دل میں اس سے ناراض تھی جس نے اسے ایلے پھنسایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں جہان آتا تو اس سے بھی ڈسکس کر لو تو زینی اور مہرو دونوں کی شادی کر دیں۔۔۔۔۔۔ زہرہ بیگم نے اپنے تینوں بیٹوں اور بہووں سمیت بیٹی سے مخاطب ہوتے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ طلال اور موحد بھی بیگمات کے ساتھ براجمان تھے۔۔۔۔

اماں بہت خوشی کی بات ہے لیکن دونوں ابھی پڑھ بھی رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ اسفی چاچو نے تذبذب ہوتے کہا تو سب نے انکی بات سے اتفاق کیا۔۔۔۔۔

تو کونسا کہیں اور جا رہیں ہیں اسی گھر میں ہی رہنا تو ضرور پڑھیں کون روک رہا۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اعتراض رد کیا۔۔۔۔۔۔۔

اماں زینی کا تو طے ہے لیکن مہرو کیلیے تھوڑا پریشان ہوں۔۔۔۔۔
جے نے منع کر دیا ہے آفاق لغاری کے بیٹے کیلیے اور کہتا کہ میں خود رشتہ دیکھ کے بتا دونگا۔۔۔۔۔۔ زارا شاہ نے پریشانی سے بتایا۔۔۔۔

تو بیٹا پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟ اسکی کونسی عمر نکلی جا رہی اسنے کہا ہے تو کچھ اچھا ہی کرے گا نا۔۔۔۔۔ انہوں نے تسلی دیتے کہا۔۔۔۔

جی اماں مجھے جہان پہ پورا بھروسہ ہے لیکن کبھی پریشان ہو جاتی۔۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے کہا۔۔۔۔

اللہ سب ٹھیک کریگا۔۔۔۔۔ اگر تھوڑا لیٹ بھی ہوا تو معاویہ کی کر دینگے مہرو کی بعد میں کر لیں گے بیٹے اور تاشے کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہتے ہوئے سب کو دیکھا تو سب نے انکے فیصلے کی تائید کی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے ساتھ گاڑی میں محوِ سفر تھی۔۔۔ اور مسلسل اسے اگنور کیے جا رہی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ اس سے ناراض تھی اور یہ خفگی اور زیادہ بڑھ رہی تھی کیونکہ وہ نادانستگی میں اسکے منانے کی منتظر تھی لیکن اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔

وہ مسلسل خان کیساتھ اور موبائل پہ محوِ گفتگو تھا۔۔ساتھ ساتھ کلیجہ جلانے کا سامان بھی ہاتھ میں تھا۔۔۔ اسنے ایک کینہ توز نگاہ اسکے ہاتھ میں تھمے سگریٹ پہ ڈالی اورپھر غصے سے پہلو بدل گئی۔۔۔

کچھ کھائیں گی؟؟ اچانک گاڑی میں اسکی گھمبیر آواز گونجی تو غیر متوقع بات سن کے اسے غصے کے ساتھ رونا آگیا۔۔۔

اسنے اسکی بات کو مکمل اگنور کرتے رخ پھیر لیا اور آنکھیں میچ گئی۔۔۔ وہ کافی دیر اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

وہ جو اسکے اصرار اور ضد کی منتظر تھی اسکی طرف سے مکمل خاموشی پا کے ایک آنکھ تھوڑی سی کھولے اسے دیکھا تو وہ موبائل پہ لگا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر ایسے ہی ادھ کھلی آنکھ سے اسے دیکھتی رہی لیکن اسے اچانک رخ بدلتے دیکھ کے وہ جلدی سے آنکھ میچ گئی۔۔۔۔ کیونکہ وہ چوری پکڑانا نہیں تھی چاہتی۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی پل بعد اسے اپنے چہرے پہ گرم سانسیں محسوس ہوئیں۔۔۔ اسکا دل دھڑکا۔۔۔۔

وہ جھکا اور اسکی اسی آنکھ کو لبوں سے چھو کہ سیدھا ہو گیا۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھی دھڑکنیں شمار کرتی پٹ سے آنکھیں کھول کے اسکی پشت کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

کیا کوئی کام میرا اس شخص سے چھپا ہوا بھی رہ سکتا؟؟ وہ دھڑکتے دل سے سوچتی چلی گئی

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیں ملتے میں خوابوں چلو
ہیں لیتے بانٹ نیندیں کہ
ہیں آتے گھوم کر جا دور سے نظر کی زمانے

ہیں بساتے دنیا نئی

لاوا روکنے کوئی نہ جہاں

ہو لاوا ٹوکنے نہ
کا دنیا خوف کوئی نہ
کا زمانے ڈر کوئی نہ
کی محبت بارش جہاں
جائے کر مدہوش ہمیں
ہوں میں سامنے تمہارے
ہو تم سامنے ہمارے
میں زندگانی اس چلو
کو کہانی اپنی کرلیں امر
ہیں ملتے خوابوں پھر تو

...!! ہیں لیتے اوڑھ محبت

کیسی ہیں آپ؟؟ وہ ابھی جہان اور علیزے کو گھر لے کہ پہنچا ہی تھا کہ اسے وہ نظر آ گئی۔۔۔ ان دونوں کے آگے بڑھنے کے بعد وہ جب آگے بڑھنے لگی تو اسکے سوال پہ اسکے قدم رکے۔۔۔۔

اسنے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا اور بولی۔۔۔۔

میں اجنبیوں کو حال نہیں بتایا کرتی مسٹر خان۔۔۔۔۔ وہ چبا چبا کے بولی۔۔۔۔

میں آپ کیلیے اجنبی تو نہیں۔۔۔۔ وہ شکوہ کن ہوا۔۔۔۔

آپ میرے اپنے بھی نہیں ہیں۔۔ یہ خیال رکھیں۔۔۔۔ وہ تنبیہ کرتی قدم اٹھا گئی۔۔۔۔۔

مہرماہ پلیز۔۔۔۔۔ اسکے لب بے ساختہ پھسلے۔۔۔۔ اسکے لبوں سے ایسا سننا تھا کہ وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پہ جھپٹی۔۔۔۔

ہاو ڈئیر یو۔۔۔۔ہمت کیسے کی مجھے ایلے بلانے کی؟؟ وہ اسکا گریبان پکڑتی چلائی تو وہ بس اسے دیکھتا رہا جسکی نگاہیں یکایک پانی سے لبریز ہو گئیں۔۔۔۔

منتیں کرتی رہی۔۔ترستی رہی تمہارے لبوں سے اپنا نام سننے کیلیے لیکن تمہیں ترس نہ آیا اور آج۔۔۔۔ آج کیوں؟؟ وہ پھوٹ پھوٹ کے روتی اسکے کندھے پہ سر ٹکا گئی جبکہ وہ ساکت کھڑا خود کو اسکے آنسوؤں سے جلتا محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

نجانے کتنی پلوں کی صدیاں گزریں کہ کرنٹ کھاتے پیچھے ہٹی اور جیسے بے یقینی سے اسے دیکھا

نفرت کرتی ہوں میں آپ سے اور نفرت کرتی ہوں میں خود سے جس نے آپ سے محبت کی-----دور ہو جائیں میری نظروں سے چلیں جائیں-------- وہ بلکتی ہوئی پچھلی طرف سے بھاگتے اپنے کمرے کو لپکی جبکہ وہ وہیں منجمند کھڑا تھا------

یہ دنیا نہیں ہے میرے پاس تو کیا
میرا یہ بھرم تھا میرے پاس تم ہو----------

----------. ----------

وہ چمکتی نظروں سے سامنے پڑی فائل کو دیکھ رہا تھا جس میں اس کی چاہت کے مطابق ہر معلومات اسے دی جا چکی تھی-------

مطلب کہ یہ سب مری میں سٹارٹ ہوا----- واہ گریٹ---- اسنے خباثت سے کہتے تالی بجائی----

بڑا جگرا نکالا علیزے بی۔بی۔۔۔۔۔ عشق معشوقی کرتی رہی اور ہم بے خبر رہے۔۔۔۔۔۔ اسکے ولیمے کے دن میڈیا کو دیے جانے والے خصوصی پوز کی تصویر ہاتھ میں پکڑے وہ بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر اب کیا حکم ہے؟ کب لے کہ آنا اسے یہاں؟؟ اسکے ایک کارندے نے اسے کام سے خوش ہوتے دیکھ کہ پوچھا۔۔۔۔۔۔

نا۔۔۔میری جان اسے نہیں یہاں لانا۔۔۔جو دوسرا پلان کہا اسے عمل میں لاؤ۔۔اسکو تو یہاں میں گھنٹے سے پہلے لے آؤ نگا۔۔۔۔ اسکو چھوڑ دو ہواؤں میں اڑنے دو۔۔۔ایلے پر کترنے کا اپنا ہی مزہ آنا۔۔۔۔۔۔۔ وہ تصویر کے ٹکڑے کرتا خباثت سے قہقہے لگاتا اس بات سے انجان تھا کہ

یہ تصویریں ڈھونڈھی نہیں گئیں تھیں بلکہ انہیں دی گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی سب سے ملکے بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے جبکہ وہ اسکو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ آنے والا لمحہ اسکیلیے قیامت کا لمحہ ہونا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ پہچان سکتی کہ اسنے ہر ہر موقع پہ تصویریں دکھائیں تھیں فقط ازیت دینے کو۔۔۔ اسلیے وہ اب اسکے ردِ عمل کے متعلق سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ زوریز کی بات پہ قہقہ لگاتے ہنس رہی تھی جب لاونج میں آتے آریان کے ساتھ آتے وجود کے چہرے پہ اسکی نظر تھم سی گئی۔۔۔۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ سانس روکے اسکے رد عمل کے منتظر تھے۔۔۔سبکے دلوں کی دھڑکن تیز تھی، وہاں اگر کوئی مطمئن تھا تو وہ جہان اور زوریز تھے۔۔۔۔۔

یہ چہرہ تو اسکے دل و دماغ میں نقش پا تھا، یہ چہرہ تو خوابوں خیالوں میں ہر پل تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے بارہا اسے دیکھا گویا یقین کرنا چاہا ہو۔۔۔۔وہ سرعت سے اٹھی اور ہلکا سا لڑکھڑا گئی۔۔۔۔۔۔

یہ---پ----شاہ---یہ----پری------ وہ ہکلاتی اٹکتی بولتی آگے کو بڑھنے لگی لیکن ایک دم سے حواس کھوتی شدت سے لڑکھڑائی----

اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی جہان کے مضبوط بازووں نے سرعت سے سنبھالا--------

اسکو ہوش آیا تو سب سے پہلی نظر اسی چہرے پہ گئی جسکو دیکھتے وہ حواس کھو بیٹھی تھی----

اسکو پھر سے دیکھ کے وہ فوراً اٹھی اور سرعت سے اسکی طرف لپکی جسے آریان کچھ سچائی بتا کہ ریلکیس کر چکا تھا---- وہ اسکے نزدیک جاتے ہی اسےگلے لگائے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی-----

پری---تم----پپ----تم کہاں چلی گئی---- وہ روتے روتے سسکنے لگی---- دونوں کے اس دردناک ملاپ نے سب خواتین کو افسردہ کر دیا----

آیت آگے بڑھی اور ان دونوں کو الگ کرتے پانی پلانے لگی-----

اللہ معزز خواتینوں اتنا پانی آنکھوں میں کدھر سے لائی ہو؟؟ کراچی والوں کو ہی ٹرانسفر کر دو۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے ماحول کی کشیدگی کو کم کرنے کیلیے چٹکلا چھوڑا تو وہ جھینپ گئی اور بولی۔۔۔۔

بھآئی جانتے؟؟ اسنے آہستہ سے پوچھا۔۔۔

جی وہ جانتے۔۔۔آج رات کو آئیں گے ملنے۔۔کیونکہ ابھی ادھر جانا بھی پاسیبل نہیں اور دن کو ایسی نقل و حمل بھی۔۔۔۔۔۔ موحد نے اسے جواب دیا تو وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔۔۔

وہ سب سے لے کے ابھی تک پریہان کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔ اسکے دل میں گہرا سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ اس شخص کا کس کس طرح سے شکریہ ادا کرے جو اس پہ ایلے بنا بتائے احسانوں کی بارش کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی پری کی بازیابی، اسکے چیک اپ اور اسکی اس گھر میں آمد کے پیچھے صرف وہی تھا جس نے اسے بتایا جتایا تک نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل نرم لوتھڑے کی طرح پگھلتا جا رہا تھا۔۔۔۔ اس وقت رات کے ایک بج رہے تھے۔۔۔۔۔

سکندر ولا سے سب آ کے اسے مل کے جا چکے تھے، وہ جو یہ سمجھتی تھی کہ اسکی اتنے سالوں کی قید اور گھر سے غائب رہنے کی وجہ سے سب اس سے نفرت کریں گے اسی لیے وہ سب سے ملنے سے گریزاں تھی۔۔۔ انکی اتنی محبت پہ وہ بھی پرسکون ہو چکی تھی کہ ماں باپ کی محبتوں کا کوئی نعم لبدل نہیں ہوتا ۔۔۔۔

لاریب، مہرو، تاشے اور ردابہ پری کے ہی روم میں محفل جما کہ بیٹھے تھے کہ اسے تقریبا ڈیڑھ بجے جہان کا میسج ملا۔۔۔۔۔

Aleezy come in your room with in five minutes.....

اسکے اس حکمیہ میسج پہ وہ پزل ہوئی اور ایک چور نگاہ سب پہ ڈالی۔۔۔۔ وہ سب اسکی طرف متوجہ تھیں انہیں اپنی سمت دیکھتا پا کہ وہ بے وجہ مسکرائی اور موبائل رکھتی دوبارہ سے ان سے گپ شپ میں مگن ہو گئی۔۔۔ لیکن دھیان اب بھٹک چکا تھا۔۔۔۔

پانچ منٹ-----

دس----

بیس----

پچیس-----

تیس-----

اور پھر آخر کار گھنٹہ گزر گیا اسکو اسے میسج کیے لیکن وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی بے حسی کے ریکارڈ توڑنے پہ قائم تھی------

کیوں آخر کیوں؟؟ مجھے ہی کیوں یہ تپش ملی یااللہ؟؟ کیوں یہ آگ مجھے جلاتی ہے؟؟ انہیں کیوں احساس نہیں ہوتا۔۔۔ کیوں نہیں پہنچتی اس آگ کی تپش ان تک۔۔۔۔۔۔ وہ سرخ ہوتی آنکھوں، بھینچے لبوں اورغصے بھرے دماغ سے شوچتا جا رہا تھا اور اسکا درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی 'ع 'لکھوں تو سوچے مجھے
ابھی 'ش 'لکھوں تیری نیند اڑے
ابھی 'ق 'لکھوں تجھے کچھ کچھ ہو
میں "عشق"لکھوں تجھے ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل بلکتا ہوا فریاد کن تھا۔۔۔۔۔۔

آہستگی سے دروازہ کھولتی وہ اندر کو بڑھی تو پہلی نظر میں ہی جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔

کمرہ سگریٹ کے دھویں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔ سینٹرل ٹیبل سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ خود حسب معمول سیاہ ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس الٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔
وہ اندازہ لگانے سے قاصر تھی کہ آیا وہ سو رہا ہے یا نہیں ۔۔۔۔اسنے نگاہ اٹھا کہ گھڑی کو دیکھا تو وہ صبح کے پانچ بجا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھی اور ایک ہاتھ بڑھاتے اسکا کندھا ہلانے کو تھی کہ نجانے کیا سوچتے جھجھک کہ رک گئی۔۔۔۔۔

وہ چاہ کہ بھی اس کو دیکھ نہ سکی کہ وہ کس کنڈیشن میں تھا۔۔۔کثرت سے کی گئی سگریٹ نوشی نے جو حال کیا وہ سوچ کہ ہی اسکا دل دہل رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے رہ رہ کہ اپنی لاپرواہی پہ افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اسکے میسج سے لاپرواہی کیوں برتی وہ بھی سب جانتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ اسکے دل و دماغ میں گزشتہ راتوں کی سرگوشی جاگی۔۔۔۔۔

کیوں جاتی ہیں دور۔۔۔۔جب آپ سامنے نہ ہوں سانسیں ٹوٹنے لگتیں ہیں میری۔۔۔میں مرنے لگتا ہوں۔۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے اسکی آنکھوں میں شدت سے نمی آئی وہ پلکیں جھپکتی واشروم کی جانب بڑھی کہ نماز کا وقت تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیار کرتی ہو اس سے؟؟ اسکے اس غیر متوقع سوال پہ وہ جو نظریں جمائے کھڑی تھی ایک دم سے لڑکھڑائی۔۔۔۔۔

اسنے سہم کے اسکی طرف دیکھا جو نرم نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس سردی کے موسم میں بھی اسکے چہرے پہ شبنم کے قطرے سے پھوٹ پڑے۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔؟؟ آپ۔۔۔نن۔۔۔نہیں تو۔۔۔۔ اسنے عجب انداز میں اسکی نفی کی۔۔۔۔۔۔

مجھ سے محبت کے بارے میں بھول نہیں ہو سکتی کہ میں ایک ایسے شخص کی محبت ہوں جو اسکی معراج تک پہنچا ہوا ہے، جس نے مجھے عشق کی ساری رمزیں سکھا دی ہیں۔۔۔ مجھ

سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ مجھے غلط فہمی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے غیر مرئی نقطے پہ نظر جمائے اسے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اس محبت کی معراج اور رمزوں کو جانتی ہیں تو پھر آزمائش کیونکر؟؟ اسکا سوال بہت سے معنی لیے ہوئے تھے جو اسکو اندر تک گھائل کر گئے۔۔۔۔۔۔

آزمائش قسمت میں لکھی اور اس پہ کوئی زور نہیں۔۔۔۔ وہ آزمائش میری نہ تھی بلکہ قسمت کی طرف سے تھی جسکی پٹی میں بہت سے لوگ پس گئے اور یہ آج احساس ہوا کہ ان لوگوں میں تم بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بات ختم کی۔۔۔۔۔

وہ مٹھے بہت صبر آزما تھے، خاموشی بہت سے معنی پوشیدہ کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

محبت کرتی ہو نا اس سے؟؟؟ اس نے پھر سے سوال دہرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا جواب درد بن کے آنکھوں سے بہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے یہ سب؟؟ اسکے ساتھ گارڈن کے پچھلے حصے میں چہل قدمی کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔۔۔

اچھا لگ رہاہے۔۔۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ مینے اپنی زندگی میں اس امید کو ہی نکال دیا تھا کہ میں کبھی گھر والوں کو دیکھوں گی یا ان سے ملوں گی۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اسی لیے تو کہتے ناامیدی بہت بری چیز ہے۔۔۔۔اللہ کے در سے ناامید نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی ناک دباتے ہوئے کہا تو وہ خود پہ قابو پاتی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اس سب میں میرا سات۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتی اس نے ہاتھ اٹھاتے اسے چپ کروایا۔۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ دوست ہوں میں آپکا۔۔۔اتنا تو کر سکتا نا۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے بات مکمل کی۔۔۔۔

چھوڑو یہ سب یہ بتاو کہ جب گھر چلی گئی تو۔۔۔۔ مجھے مس کرو گی؟؟ اسنے اب کہ سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

وہ جو دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی اس سے باتوں میں بھی مشغول تھی اس کے سوال پہ یک دم سے لڑکھڑائی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ منہ کے بل گرتی اسنے فورا دایاں بازو پکڑتے اسے سہارا دیا۔۔۔۔۔

اسکے سوال اور سب سے بڑھ کہ اس کے اس بولتے ہوئے لمس پہ اسنے متوحش انداز میں اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معنی خیز خاموشی کا لمحہ طویل تر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں کرتی ہوں میں محبت ، نفرت بھی کرتی ہوں میں۔۔۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ قاتل ہے . . . .----------وہ روتے روتے بلک اٹھی--------

وہ جو اسکا جواب پہلے سے جانتی تھی پھر بھی اسکے انکشاف پہ ایک پل کو چپ سی رہ گئی-----

اس بے حسی اور نفرت کی وجہ؟؟ اسنے ٹھرے ہوئے لہجے میں استفسار کیا---- وہ کچھ نہ بولی بلکہ منہ پھیرتے آنسو پونچھنے لگی-----

میں بات---- اسنے کچھ کہنا چاہا جب وہ چیخ گئی----

کبھی نہیں---آپ اس شخص سے میرے لیے کبھی بھیک نہیں مانگیں گی--- کبھی نہیں---- وہ بھڑک گئی----

اوکے ریلیکس نہیں کرتی میں کچھ---- اسنے اسے ریلیکس کرنے کو کہا جبکہ ذہن مسلسل کسی سوچ میں مگن ہو چکا تھا-----

اسکا اگلا ٹارگٹ اس سے بات کر کے کنفرم کرنا تھا پھر نیکسٹ ایکشن لینا تھا--------

---

پھوپھو------ وہ ہادی کے پاس بیٹھی اسکی باتیں انجوائے کرتے اسے کام کروا رہی تھی جبکہ باقی بچہ پارٹی بھی پاس تھی جب پری اسکے پاس آئی----

جی------ اسنے گردن موڑتے اسے دیکھا-----

انکل کدھر ہیں؟؟ اسنے بے چینی سے استفسار کیا-----

کون سے انکل؟ اسنے اسکی کاپی پہ کلرنگ کرتے بے دھیانی میں پوچھا-----

جہان انکل------ اسنے زرا خفگی سے جواب دیا----
اسکے نام بولنے پہ اسکا ہاتھ لڑکھڑایا------

اوہو---- دولہن مامی---- کلرنگ گندھی کر دی آپ نے تو----- ہادی خفگی سے بولا تو وہ چونکی----

سوری بیٹا۔۔۔۔ اسنے بمشکل مسکراتے کہا ۔۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔۔ پری ٹھنکی۔۔۔

وہ پتہ نہیں۔۔شاید کسی کام سے گئے۔۔۔ وہ اب اسے کیا بتاتی کہ اسنے اسے پانچ دن سے نہیں دیکھا۔۔۔۔

اس دن اسکے جاگنے سے پہلے وہ بغیر ناشتے کے نکلا اسکے بعد سے لیکر اسنے اب تک نہیں دیکھا۔۔۔ نہ کیسی سے پوچھنے کی ہمت کی کہ اس میں اپنے پہ سوالوں کا خدشہ تھا۔۔۔۔۔

مجھے اتنے دن سے نظر نہیں آئے مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔۔ وہ سخت خفا تھی۔۔۔۔

آ جاتے ہیں وہ تم پریشان نہ ہو۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکراتی اسے تسلی دینے لگی۔۔۔

نہیں آپ میری ابھی بات کروائیں ان سے۔۔۔ اسنے ضدی لہجے میں کہا تو ایک پل کو ہونق ہوئی۔۔۔

مم۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ اسنے یوں کہا جیسے اسنے ننگی تاروں کو ہاتھ لگانے کا کہا ہو۔۔۔۔۔۔

جی آپ کروائیں ابھی۔۔۔۔۔ اسنے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کہ چپ کر گئی اور کانپتے ہاتھوں سے اسکا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔۔۔

اسکا دل رنگ کے ساتھ دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

السلام علیکم !آواز آئی۔۔۔وہ چونکی۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ خان کیسے ہو؟؟ اسنے خود کو پرسکون کرتے پوچھا۔۔۔۔

الحمداللہ ۔۔۔آپ کیسی ہیں؟ اسنے جوابا استفسار کیا۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔۔ وہ ہولے سے بولتی رکی۔۔۔

وہ۔۔۔تمہارے سر کدھر ہیں ؟؟ اسنے کمپوز کرتے سوال پوچھا تو کچھ پل کی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔۔ اس خاموشی کو اسکی گھمبیر آواز نے توڑا۔۔۔۔۔

اسکی آواز سن کے اسکی اتنی دیر کی سانسوں اور دھڑکنوں کی ایکسرسائز بھاڑ میں چلی گئی۔۔۔ اسکا دل سرپٹ دوڑنے لگا۔۔۔

و۔۔۔وعلیکم السلام ۔۔۔۔۔ اسنے اتنا آہستہ جواب دیا کہ وہ بمشکل سن پایا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے خاموشی کا تکلیف دہ لمحہ بیچ میں آیا۔۔۔

شدتِ عشق کے باوجود
تعلق صرف چپ کا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کبھی بھی اتنا پریشان نہ ہوتی لیکن آخری لمحات میں جو کچھ ہوا وہ اسے شرمندگی کی عمیق گہرائیوں میں لے ڈوبا۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیسے۔۔۔۔میرا مطلب۔۔۔کک۔۔۔کہاں ہیں آپ؟؟ وہ اس انداز میں بولی کہ پاس بیٹھی پری سر پیٹ کہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔

خیریت۔۔۔۔ اسنے اسی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

اتنے دن سے نہیں آئے تو۔۔۔۔۔۔ اسنے چور نظروں سے پری کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔

یاد کر رہی ہیں؟؟ اسنے نہایت سنجیدگی سے جواب
دیا۔۔۔۔ اسکا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ وہ بوکھلائی۔۔۔۔۔

ایسے سوال نہ کریں۔۔۔۔مجھے آپ پہ کسی اور ٹائپ کی بیوی کا گمان ہونے لگے گا اور پھر میں اس ٹائپ کا ہزبینڈ بنا تو آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔۔ احتیاط کریں۔۔۔۔۔۔ اسکی مخصوص سنجیدہ ٹھنڈی آواز آئی۔۔۔۔۔

موبائل اسکے ہاتھوں سے چھوٹنے لگا۔۔۔اسکے زومعنی لفظوں سے اسکے ہاتھ پاوں سنسانے گے۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔یہ پری سے بات کریں۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے فون پری کو دیا اور خود وہاں سے کچن میں بھاگی اور پانی کا گلاس پیا۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟ اسکی اچانک آواز پہ وہ جو نیم دراز سی بے پرواہ انداز میں لیٹی مووی دیکھ رہی تھی جھٹکا کھا کہ اٹھی۔۔۔۔۔

اسنے بوکھلا کہ اسے دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔ اسنے ہاتھ مارتے دوپٹہ تلاشنا چاہا تو یہ دیکھ کہ دھک سے رہ گئی کہ وہ تو کہیں بھی نہ تھا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کیوں آئے ہیں ادھر۔۔۔۔؟ اسنے غصے سے پوچھنا چاہا لیکن آواز لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھنے۔۔۔۔ اسنے آنکھ دباتے جواب دیا اور ایک قدم اسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

وہ پیچھے کو سرکی۔۔۔اور خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

یہ۔۔۔کیا طریقہ آنے کا؟؟ ناک۔۔۔ناک کر کے آتے؟؟ وہ بظاہر غصے سے بولی۔۔۔۔

بیوی کے کمرے میں آنے سے پہلے کون کافر ناک کرتا۔۔۔۔ اسنے نہایت شریر لہجے میں کہتے بدستور اسکی سمت قدم بڑھائے اور وہ دم سادھے بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی۔۔۔۔۔

وہ جھکا۔۔۔ وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔یہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں نمی سی مچلنے لگا۔۔۔

اسکو کندھوں پہ لمس سا محسوس ہوا اسنے انکھیں کھوکیں تو وہ اسے ڈوپٹہ اوڑھا رہا تھا۔۔۔ اسکے آنکھیں کھولے پہ وہ ہلکا سا جھکا اور ہولے سے اسکے کان کی لو لبوں سے چھو کر بولا۔۔۔۔۔

نکمی لڑکی اٹھو مجھے چائے بنا کے دو۔۔۔۔۔۔ اسے کہتے پھر سے اسے لمس سے سلگاتے وہ سیدھے ہوتے پلٹا۔۔۔۔

وہ جو اسکے لمس پہ سانس روکے بیٹھی تھی اسکی بات پہ کرنٹ کھا کہ سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

آُپ نہایت خراب انسان ہیں۔۔۔۔ وہ خفگی سے چیخی۔۔۔۔۔
تو کمرے سے نکلتا معاویہ مسکراہٹ دباتے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔شاہ کدھر ہیں؟؟
وہ جو خان کو دیکھ کے کمرے سے نکلی تھی کہ اسے وہ ابھی بھی دکھائی نہ دیا تھا آٹھ دن ہوچکے تھے تو خان کو دیکھ کے لپک کہ آئی۔۔۔۔۔

خیریت بھابھی میم۔۔۔۔۔۔۔ خان نے ادب سے شرارت کی تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔۔

لیکن ایک دم سے مائنڈ نے کچھ کلک کی تو دوبارہ بولی۔۔۔۔۔

ہاں وہ مما پوچھ رہے کہ مہرو کہ رشتے والوں کا بتا دیں کہ کب تک آنا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے چہرے کو نظروں میں رکھتے کہا۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ یکایک پھیکا پڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ ادھر ہیں ابھی آ جاتے۔ ۔۔۔ اسنے بمشکل جواب دیا اور جانے کو پلٹا۔ ۔۔

خان۔ ۔۔۔ اسنے پھر سے پکارا تو وہ رکا اور پلٹ کے اسے استفہامیہ انداز میں دیکھتے بولا۔ ۔۔

۔۔۔

جی! بھابھی میم۔ ۔۔۔۔

ایک سوال پوچھوں مائنڈ تو نہیں کرو گے؟ ؟

اسکی بات پہ وہ تھوڑا حیران ہوا کہ وہ کبھی بھی ایسے فضول بات نہیں کرتی تھی۔ ۔۔۔ شاید جہان سے جھجھک کیوجہ سے وہ اس سے بھی ریزورڈ رہتی تھی۔ ۔۔۔

جی بھابھی میم پوچھیں۔ ۔۔۔ اسنے احتراماً کہا جبکہ اندر تجسس ٹھاٹھے مار رہا تھا۔ ۔۔۔

اگر کبھی اپنے سر اور اپنی محبت کے درمیان کسی ایک کو چننا ہوا تو کسے چنوں گے؟ ؟
اسنے نہایت سوچ سمجھ کے نپاتلا سا سوال کیا۔ -----

بھآبھی مم۔ ۔میں کس سے محبت کرسکتا؟ ؟
اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا جبکہ دل میں پکڑ دھکڑ جاری تھی۔ ---

جنرل کوئسچن ہے کہ محبت ہو تو سکتی نا تو کبھی ایسا موقع آیا تو تمہاری ترجیح کیا ہو گی۔ ----
اسنے نسبتاً لہجے کو بے پرواہ بناتے پوچھا۔ -----

سر کو۔ ------ اسنے بغیر کسی توقف کے جواب دیا۔ ----

وہ جو لاشعوری طور پہ اسکا جواب جانتی تھی اسکی بات سن کے اسے سب سمجھ آگیا۔ ---

ایسا موقع کبھی اگر آیا تو سر کو ترجیح دوں گا محبت ک۔ ------
وہ بات کرتے کرتے رکا تو اسنے اسکے اچانک پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھ کے کسی انہونی کے خیال کے مڑ کے دیکھا تو مہرو کو سامنے کھڑے پایا۔ ----

اسکی حالت پتہ دے رہی تھی کہ وہ سن چکی ہے، اسے اس سے دلی ہمدردی محسوس ہوئی کہ جو کچھ خان کہہ چکا تھا وہ اسکیلیے کسی پھاہے سے کم نہ تھا۔ -----

اسنے بوکھلاتے ہوئے مڑ کے خان کو دیکھنا چاہا تو چکرا کہ رہ گئی کہ خان کے مقابل جہان خوفناک سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کھڑا تھا۔ -------

وہ بری طرح خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اسکے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کتنا کچھ سن چکا ہے؟ ؟

ایک عجب سی صورتحال بن چکی تھی وہ سب خاموش تھے۔ ---- اسنے حلق تر کرتے کچھ بولنا چاہا لیکن اسکیلیے یہ سچویشن آگے کنواں پیچھے کھائی والی تھی۔ -----

آ۔ --آپ کک۔ --کب آئے۔ -؟؟ اسنے بمشکل لبوں کو کھینچتے بولا۔ -----

ابھی۔ --- آپ سب کیوں ادھر ایلے کھڑے ہیں؟ ؟ اسنے اسی لاپرواہ مگر سرد لہجے میں کہا تو وہ اندازہ نہ لگا سکے کہ وہ کتنا کچھ سن چکا ہے۔ -----

وہ۔ ۔۔وہ میں آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔ ۔۔۔۔۔۔خان سے پوچھا آپکا۔ ۔۔۔۔۔ اسنے بوکھلاتے الٹا جواب دیا تو اسکی آنکھیں ایک دم سے دہکنے سلگنے لگیں۔ ۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کی ایسی تپش سے اسے اندازہ ہوا کہ وہ کیا بول گئی اور کس کے سامنے بول گئی۔ ۔۔۔ اسکا رنگ یکلخت سرخ پڑا۔ ۔۔۔۔۔۔۔

رئیلی، ۔۔۔۔۔۔؟ اسنے استفہامیہ ابرو اچکائے۔ ۔۔۔۔ اسکا دل ڈولا۔ ۔۔۔

ایک تو وہ اتنا شاندار شخص، اسکی محبت میں پور پور ڈوبا ہوا، جسکی جنونیت اور دیوانگی کی وہ گواہ تھی اوپر سے اس کے انداز۔۔۔۔۔۔ وہ گھائل ہونے لگتی تھی۔ ۔۔۔

اسنے فورا سٹپٹا کے نظریں چرائیں اور مہرو کو لیے اندر بڑھ گئی۔ ۔۔۔۔۔۔

سر یہ اتنا اچھا موقع تھا۔ ۔۔وہ اتنے دن گھر سے غائب تھا ہم چاہتے تو آسانی سے اپنا ٹارگٹ اچیو کر سکتے تھے۔ ۔۔۔۔ اسکے رائیٹ ہینڈ نے کف افسوس ملا۔ ۔۔۔۔

جبکہ وہ مکروہ انداز میں مسکراتا رہا۔ ---

سر آپ ایسے مسکرا کیوں رہے؟ ؟
اسنے مشقوق انداز میں اسے دیکھتے پوچھا۔ ----

جبار یار اتنی جلدی کیوں مچا رہے ہو۔ ---- اسنے اسے دیکھتے پوچھا جبکہ ڈرگز سے بھرا سگریٹ منہ میں ہی تھا۔ -----

گرم کھانے میں خدشہ ہو سکتا میری جان۔ ---- ہم آرام سے ٹھنڈا کر کے اسکا شکار کریں گے۔ ---- اسکی آنکھوں میں شیطانی چمک آ گئی۔ -----

سر ہمارا حصہ۔ ----؟؟ اسنے اسکا موڈ دیکھتے احتیاط پوچھا۔ -----

لے گا سب لے گا کیونکہ اسنے غداری کر کے بہت برا کیا اپنے ساتھ اسلیے ایسی زندگی عبرتناک زندگی دینی اسے کہ وہ روز مرے گی۔ ------- اسکا چہرہ کسی خوفناک وحشی درندے کا سا لگ رہا تھا۔ ------

ویلے بھی اسکے ہزبینڈ کو بھی بتانا نا کہ اسنے کس کے منہ سے تر نوالا چھینا ہے۔ --- تو یہ سب تو تبھی پاسیبل ہے جب۔ ----------
اسنے سفاکیت سے بات ادھوری چھوڑتے سگریٹ کا کش لیا اور پھر یکایک اس تاریک اور وحشت ناک کمرے میں ان دونوں کے قہقہے گونجنے گے۔ ----------

---

علیزے !جہان بھائی اتنے دنوں بعد آیا ہے کوئی اہتمام، کوئی سنگار، کوئی سجاوٹ۔
---------- رات کو سب کے کھانا کھانے کے بعد وہ اسے یلے اسکے کمرے میں لے آئیں۔ -----

وہ انکے انداز اور کھینچا تانی سے بالکل انجان تھی لیکن اسے بیڈ پہ بیٹھا کے آیت بھابھی نے دھماکہ کیا وہ سٹپٹا گئی اور ایلے بچے کے انداز سے اسے دیکھا گویا بچے سے ٹیچر کوئی ایسا کام کرنے کو بولے جو اس کیلیے نیا ہو۔ -------

کک۔ --کیسی سجاوٹ؟ ؟ اسنے آنکھیں پھاڑتے پوچھا۔---

کمرے کا رنگ روغن۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اسکی نا سمجھی پہ لاریب جل کے بولی تو سب کے دبے دبے قہقہے چھوٹ گئے۔ ۔۔۔۔۔

وہ میں نے تو نہیں نا کروانا۔ ۔۔۔ ویسے بھی وہ ٹھیک ہے۔ ۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکا لہجہ سمجھے بغیر اسکی بات کو سیریس لیتے ہوئے کمرے میں نگاہیں گھماتے گرے اور بلیک پینٹ سے سجیں دیواریں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ صحیح معنوں میں سر پیٹ کہ رہ گئی۔

۔۔۔۔۔

یار جہان کے ساتھ کیا کرتی ہو؟ ؟ اسکے بھی رومانٹک موڈ کا یونہی ستیاناس مارتی ہو؟ ؟ یا جہان سٹارٹ لینے سے پہلے سمجھا دیتا، سکھا دیتا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انکی بات پہ وہ پہلے تو ہونقانہ انداز سے اسے دیکھنے لگی لیکن جونہی دماغ نے اسے جانچا پرکھا سمجھا وہ اسی حساب سے سرخ پڑی اور فورا آیت کے کندھے میں منہ چھپایا۔۔۔۔۔۔

وہ سب جو لاریب کی بات سن کے دبے دبے انداز میں مسکرا رہیں تھیں ، اسکے ایسے رد عمل پہ انکے قہقہے ابل پڑے۔ ۔۔۔۔۔۔

چلیں اٹھیں ہم آپ کو ریڈی کریں۔ ---- زینی اور تاشے کمر کسے کھڑی ہوئیں۔ -------

نن۔ -- نہیں۔ --- اسنے ہاتھ اٹھاتے منع کیا اور فورا پیچھے کو کھسکی۔ ----

ایسی کی تیسی نہیں کی۔ --- میں ڈریس دیکھتی کوئی تم لوگ انہیں قابو کرو۔ ----- لاریب مردمار انداز میں کھڑی ہوتی اسکی وارڈروب کی طرف بڑھی۔ ------

جبکہ وہ انکے رحم و کرم پہ بیٹھی تھی۔ -----

وہ اسکے ڈریسز دیکھنے میں مگن تھی جب ایک بند پیکٹ پہ نظر پڑی اسنے اٹھایا اور اسکی طرف مڑی۔ -----

یہ کیا ہے علیزے؟ ؟ اسنے پیکٹ اسکے سامنے کیا۔ ---

یہ۔ --پتہ نہیں۔ --میں نے کبھی نہیں دیکھا اسے ---- وہ واقعی پیکٹ دیکھ کے حیران ہوئی تھی کہ اسنے کبھی وارڈروب کو ٹھیک طرح سے نہ دیکھا تھا بس جو سامنے ڈریس آگیا وہی پکڑ کے پہن لیا اسلیے وہ پیکٹ سے لاعلم تھی۔ -------

لآریب نے پیکٹ کھولا تو ان سب کی نگاہیں پھٹی رہ گئیں۔ ------

وہ نیوی بلیو کلر کا نیٹ سے مزین نائٹ ڈریس تھا، وہ اس کو دیکھ کے شرم سے پانی پانی ہوئی بالخصوص زینی، تاشے اور مہرو کی موجودگی کیوجہ سے۔ -----

ارے یہ تو شادی والے دن کا لیا ہوا نائٹ ڈریس ہے، تم نے ابھی تک کھول کے بھی نہیں دیکھا۔ ------ پہلا فقرہ حیرت سے جبکہ دوسرا فقرہ خونخوار انداز میں پوچھا گیا۔ -----

وہ۔ --وہ۔ --یہ ---پلیز اسے بند کریں۔ ----- اسنے التجائیہ کہا۔ -----

کبھی نہیں۔ ---- ہمارے اتنے شاندار دیور پلس بھائی کو کتنا ستاتی ہو۔ --کیا ہوا جو وہ تمہارے عشق میں ڈوبے ہوئے ہیں کچھ حق تو ان کا بھی ہے جاؤ جلدی سے یہ پہن کے آو۔ ------- وہ جو اسکی بات کے شروع سے جھینپ رہی تھی اسکی آخری فرمائش پہ اسنے کرنٹ کھا کے شاکڈ حالت میں اسے دیکھا۔ --------

کیا۔ ---------- اسنے آنکھیں پھاڑتے اسے دیکھا۔ ---------

ڈارک بلیو پینٹ اور ہاف وائیٹ شرٹ اور بلیو ویسکٹ اور بلیک گن ہولڈر کمر پہ ٹکائے کامن سٹڈی روم میں براجمان اس شخص کے تاثرات آج بھی دیکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

شرٹ کے سلیوز فولڈ کیے ایک ہاتھ چیئر کے ہتھے پہ ٹکائے اور دوسرا ہاتھ تھوڑی پہ جمائے وہ اسکی بتائی گئی تفصیلات سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ کے کہے کے مطابق کام ہو رہا ہے،۔۔۔۔۔ ہر کام کی رپورٹ جا رہی ہے۔۔۔۔۔اسنے بات جاری رکھی اور دل ہی دل میں خیروعافیت کیلیے کلمات بھی جاری تھے کہ کچھ ایسا نہ نکل جائے جو اسکو ڈیول بننے پہ مجبور کر دے۔۔۔۔۔۔

ہمنہ۔۔۔۔۔ اسنے سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

سیکیورٹی بھی ایک ایک بندے کی متعین کر دی ہے۔۔۔۔۔۔۔اور جو چپس آپ نے بولا تھا وہ بھی آج آ گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اور میم ک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ ہوئی اسکی فاش ترین غلطی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اپنی سرخ نگاہیں اٹھا کے اسے ایسے انداز میں دیکھا کہ پاس کھڑا خان بھی دہل گیا اور اسکیلیے خیر کی دعا مانگنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

سس۔۔۔۔۔سوری سر۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔۔ وہ لرز کے دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔۔۔

اسکیلیے کس نے آرڈر دیا کہ تم کچھ منگواو چاہے وہ چپ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

سس۔۔۔۔ سر وہ ۔ ۔ ۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے کچھ بولنا چاہا لیکن آواز دب سی گئی۔۔۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

اسکی دھاڑ پہ وہ سرپٹ جان بچی سو لاکھوں پائے کہ مصداق دوڑا۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سر میں مسلسل انگلیاں چلاتے اپنا غصہ ضبط کرنے لگا کہ اسکے اغوا کے بعد سے وہ کسی بھی ملازم پہ اس کے حوالے سے ٹرسٹ نہ کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ خان خاموشی سے کھڑا اسکی کیفیات کو سمجھتے ہوئے اسکے نارمل ہونے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ڈریس پہن کے خود کو آئینے میں دیکھا تو وہ پسینے سے نہا گئی اسے سمجھ نہ آئی وہ یہ ڈریس پہن کے کیسے باہر جائے۔۔۔۔۔۔

ڈھیلا ڈھالا سا نیٹ کا ڈریس جسے مخملیں ڈوریوں کی مدد سے بدن پہ ٹکایا ہوا تھا جو ٹخنوں سے تھوڑا تھوڑا اوپر تھا۔۔۔ اسکے بازو اور کندھے مکمل نیٹ سے بنے تھے ایلے ڈریس میں اسے ان سب کے سامنے جانے میں دانتوں تک پسینہ آگیا تھا۔۔۔۔

اور جہان۔۔۔۔۔۔

اسکا اس پوائنٹ پہ آ کے سانس مدہم ہوا۔۔۔۔ اسنے بے بسی سے اردگرد دیکھا تو پاس اپنا ڈوپٹہ نظر آیا اسنے تشکر سے اسے پکڑا اور اچھی طرح سے لپیٹ لپاٹ کے بمشکل باہر نکلی۔۔۔۔۔

جہاں اب صرف لاریب اور آیت محو انتظار تھیں جبکہ وہ تینوں شاید خود وہاں سے جا چکیں تھیں۔۔۔۔۔

اسکو تو اتارو۔۔۔ کیوں اتنے اچھے ڈریس پہ لے لیا۔۔۔۔ آیت نے شرارتا کہا تو وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ہمارے سامنے مت اتارو۔۔۔ ادھر آو تھوڑی ڈینٹنگ پینٹنگ کریں تمہاری پھر تسلی سے اسکے سامنے اتارنا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مدہم پڑتی سانسوں سے اسکی طرف گئی اور اس ملحے کو کوسنے لگی جب انکے ہتھے چڑھی۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ دھڑکنیں شمار کرتی سر جھکائے انکے سامنے بیٹھی رہی جب کچھ دیر کے بعد انکے کہنے پہ آئینے کو دیکھا تو ٹھٹک گئی۔۔۔۔۔

اسکے بالوں کو نیچے سے ہلکا سا کرل کر کے انہیں کھلا چھوڑ رکھا تھا اور چہرہ فل ڈارک بلڈ لپ اسٹک سجائی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں اسکی تنبیہ گونجی۔۔۔۔۔

آج کے بعد ایسی لپ اسٹک سجا کہ میرے سامنے مت آیئے گا میرا ضبط آزمانے کا حرجانہ بری طرح سے بھگتیں گی۔۔۔۔۔ وہ جھرجھرا کے ہوش میں آئی۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کوئی لائٹ شیڈ لگا دیں نا لپ اسٹک کا۔۔۔۔۔ اسنے فورا کہا۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔اتنا برائٹ کلر ہے تمہارا بھی اور ڈریس کا بھی تو یہی پیاری لگ رہی۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے ایک نا سنی اور جانے کو اٹھیں۔۔۔۔۔۔

گڈ لک۔۔۔۔۔۔۔اور جہان کے ہوش قائم ودائم رہے یا نہیں۔۔۔۔ اسکے بارے میں صبح ضرور بتانا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں دھیرے سے سرگوشی کرتے وہ کمرے سے نکل گئیں جبکہ وہ دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ پلوں بعد وہ ہوش میں آئی اور بیڈ کی طرف لپکی لیکن موبائل کی رنگ ٹیون پہ جھنجھلا گ ئی ی دیکھا تو ولی کی کال تھی اسنے گہری سانس بھرتے کال پک کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کونسے چینل پہ ہے اور کیا نیوز ہے پلیز اب تو بتا دو۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے جب کمرے کا دروازہ کھولا تو اسکی جھنجھلائی سی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے جب پلٹ کے دیکھا تو نگاہ ٹھٹھک گئی۔۔۔۔۔۔۔۔ نیوی بلیو نائٹ ڈریس پہ بکھرا سا دوپٹہ لیے۔۔۔۔۔ اسکا توبہ شکن بے پرواہ سراپا اسکے اندر جذبات کا طوفان ابھارنے کا باعث بننے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی آمد سے بے خبر بے پرواہ انداز میں چینل سرچنگ میں مگن تھی ایک ہاتھ سے موبائل کان سے لگایا ہوا تھا۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں کے مصروف ہونے کی وجہ سے دوپٹہ سرکتا ہوا اسکے سراپے کو نمایاں کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گن ہولڈر اور گھڑی والٹ وغیرہ رکھتا اسکی طرف بڑھا جو اسکی طرف پشت کیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔یہ دکھانے کیلیے آپ نے مجھے آدھے گھنٹے سے مسلسل سرچنگ پہ لگایا ہوا۔۔۔۔۔۔۔ جب مطلوبہ چینل سامنے آیا تو اس پہ لگی ریسلنگ دیکھ کہ وہ صدمے سے چیخ اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ولی کی بات سنتی اسکے ہاتھ سے موبائل لے لیا گیا۔۔۔۔ اسنے چونکتے ہوئے پلٹ کے دیکھا تو جیسے روح پرواز کر گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھٹی آنکھوں اور ساکت ہوتی سانسوں سے اسے یوں دیکھنے لگی جیسے ملکوالموت دیکھ لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم تو ویسے بھی گھائل ہیں پھر ان کیل کانٹوں سے لیس ہونے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟ اسنے اسکے انتہائی قریب آتے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے لبوں پہ لگی لپ اسٹک بکھیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کی تپش، سلگتی سانسوں کی گرمائش ، اسکا لمس اور اسکے لفظوں نے اسکے رگ و پہ میں سنسنی سی دوڑا دی۔۔۔۔ وہ لرز سی گئی اور پیچھے کو ہٹنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔

جب اسنے اسکی کمر کے گرد لپٹی ان مخملیں ڈوریوں کو دونوں ہاتھوں سے کھینچتے اپنے قریب کیا تو وہ بے جان سی اسکی سمت کھینچتی اسکے فولادی سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ اس وقت جذبات کا ایسا سمندر ٹھاٹھے مار رہا تھا کہ اسکا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔

.....آ۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے دبا دبا سا احتجاج لفظ نکلا لیکن کچھ بول نہ سکی

اسنے جھکتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

ایسا کیوں آج۔۔۔۔۔ کیا سمجھوں میں اسے؟؟کوئی تاثر، کوئی اشارہ؟؟۔۔۔۔یہ اہتمام
،،،کیوں۔۔۔۔۔۔ بندہ بشر ہوں ایسے جھ ؔکوں پہ بہک بھی سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔
اسکی سانسوں کی تپش سے اسکا کان جلنے لگا۔۔۔۔۔۔

ی۔۔یہ۔۔۔ بھاب۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔لفظ پھنس پھنس کے نکلے۔۔۔۔

اتنا اہتمام کیا ہے، ایسا استقبال۔۔۔۔۔۔۔ میں بہت مہمان نواز بندہ ہوں۔۔۔۔ایسا دلپزیر اہتمام ہے،۔۔ تمہاری جان کی قسم خاطر داری میں کوئی کسر نہ چھوڑو گا۔۔۔۔

اسکی آواز خمار آلود ہو رہی تھی اور علیزے کو لگ رہا تھا کہ اسکے دل و دماغ کی حرکت بند ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

ایلے اہتمام کرنے والوں کیلیے تو دل و دماغ میں بہت جگہ ہوتی اور جب بات آپ کی ہو تو اسے تو انعام بھی شاندار لے گا۔۔۔۔۔ بولیں پھر بنیں گی اس دل کی سیاہ و سفید کی مالکن۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ رفتہ رفتہ اسے اسکے کان میں ساحریت پھونک رہا تھا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ شش ۔۔۔۔۔ شاہ۔۔۔۔ اسنے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن پاوں جیسے زمین نے جھکڑ لیے تھے۔۔۔۔۔ اسکی پیشانی پہ شبنم پہ قطرے چمکنے گے۔۔۔دل مدہم سا دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

ممم۔۔مجھے۔۔۔۔جج۔۔۔جانے۔۔۔۔دیں۔۔۔۔ اسنے التجا کی اسکی آواز پھٹ رہی تھی۔۔۔۔

کیسے جانے دوں میری جان۔۔۔۔کالی اور سرد رات میں آپ کو جانے دوں تو خود کدھر جاوں۔۔۔۔؟؟ اسکی گردن میں منہ چھپائے بولتا وہ اسے دہلا گیا۔۔۔۔۔

اسکی دھڑکنیں، اسکا لہجہ ، اسکی آنکھیں اسکی آواز دھڑکتی خواہشات اور جذبات کی شدت سے بوجھل ہو رہی تھیں اور وہ مخمور سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور علیزے مر جانے کو تھی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی سی چمکنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکے بالوں میں ہولے سے ہاتھ اٹکاتے اسکا چہرہ اوپر کیا۔۔۔۔۔

وہ شبنمی سا، ملائم چہرہ اسکے سامنے تھا۔۔۔ بھیگی سی آنکھیں۔۔۔۔ ستواں ناک، مڑی ہوئی بھیگی پلکیں، سرخ رخسار اور سرخ پھیلی ہوئی لپ اسٹک سے سجے ہونٹ اسکے دل میں جذبات کا ایسا منہ زور طوفان لا رہے تھے کہ وہ پاگل ہونے لگا۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ پھسلتی ہوئی اسکی شفاف و بے داغ گردن سے ٹکرائی۔۔۔۔

وہ جھکا اور نرمی اور محبت سے اسکی شفاف گردن پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔۔۔ وہ مرنے لگی۔۔۔۔ اسکی قربت اور لمس میں اتنی شدت تھی کہ اسکی سانسیں اٹکنے لگیں۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے وہ استحقاق جما رہا تھا۔۔۔ اسنے مزاحمت کی کوشش کی لیکن وہ اسکی سبھی فرار کی راہیں مسدود کیے اس پہ مکمل چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

جب کسی طور بس نہ چلا تو اسکی آنکھوں سے آنسو ایک لڑی کی صورت بہنے گے۔۔۔۔

اسکے آنسو دیکھ کے وہ رکا لیکن اسے گرفت سے آزاد نہ کیا۔۔۔۔۔

میری جان آپ جانتی ہیں آپ جس حالت میں ہیں، یہ حالت مردوں بالخصوص شوہروان کو بہت اپیل کرتی ہے۔۔۔۔ اور اس شوہر کو تو ایلے جیسے آگ پہ تیل۔۔۔۔۔
اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسکی جان لبوں پہ اٹکائی۔۔۔۔

اسکے آنسو اور تیز ہوئے وہ اسکو دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی اور ہلکا سا پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ایس۔۔۔ایسا نہ کریں۔۔۔ مم۔۔۔۔مجھے نن۔۔۔۔۔ نہیں رہنا
آپ۔۔۔کک۔۔۔کے سا۔۔۔ساتھ۔۔۔ مم۔۔۔۔ مجھ۔۔۔مجھے عادی۔۔۔۔ مم۔م۔۔۔۔۔ لفظ اسے لبوں میں تھے جب اسنے وحشت سے اسے کھینچتے اسکی پشت اپنے سینے سے لگائی۔۔۔۔

اسکاایک بازو اسے اپنے سینے پہ ایلے مضبوط پتھر و سنگلاخ زنجیر کی مانند محسوس ہو رہا تھا کہ اسکا سانس دبنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے مجبور مت کریں کہ میں ایسا کروں کہ آپ میرے سے جدا ہونے کا سوچ بھی نہ سکیں۔۔۔۔یہ جو آپ کو ٹائم دیتا اسکا ناجائز فائدہ مت اٹھائیں۔۔۔۔۔۔مجھے وحشی اور جنونیت کا مظاہرہ کرنے پہ مجبور مت کیا کریں۔۔۔۔۔،،، اسنے اسکا دماغ ٹھیک کرتے درشتگی سے اسکے کندھے پہ لگی ڈوری کھینچی تو اسکے کندھے پہ لگی نیٹ کھسک گئی۔۔۔۔۔۔

اور تب اسکی نگاہ ٹھٹھکی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔لالے کو بول دیں میں شادی کے بعد سٹڈی کر سکتی، وہ جہاں چاہے شادی کر سکتے میری وجہ سے زینی کی بھی لیٹ ہو رہی۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو دادو سے انکی چیک اپ کی ڈیٹ پوچھنے آیا تھا ایک دم سے دروازہ کھلنے پہ پلٹ کے دیکھا تو وہ دشمن جان سامنے بکھری حالت میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اور پھر اسنے ادھر ادھر دیکھے بغیر ماما تک بات پہنچائی تو ماما اسکی بات اور حالت پہ سر پیٹ کے رہ گئیں۔۔۔۔۔

اسکے ایلے پیغام پہ اسکا دل انتہائی ی گہرائیوں میں ڈوب گرا۔۔۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہائے تو ایسی کیا آفت آن پڑی جو آدھی رات کو یہ بتانے آ گئی بیٹا ؟؟ کل نہیں ہونی تھی کیا؟؟۔۔۔ ماما نے تاسف سے پوچھا۔۔۔

نہیں کیا پتہ کل صبح تک میرا ارادہ بدل جاتا بڑی مشکل سے تو خود کو منایا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے کہتے خود پہ مکمل قابو پاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا ریلیکس ہوں۔۔۔میں صبح کہوں گی جہان سے۔۔۔۔تمہارا اور زینی کا ایک دوسرے کے بغیر کھانا نہیں ہضم ہوتا ایسا دن کیسے اکیلے اکیلے گزار سکتی یہی سوچ نے فیصلہ بدلوایا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دادو کی بڑبڑاہٹ نما آواز پہ اس نے چونکتے ہوئے انہیں دیکھا تو۔۔۔۔۔۔

نگاہ پتھرا گئی۔۔۔۔۔۔

اسکے علیزے کو دیے گئے جواب پہ اسکی سب ہی امیدوں کے دیے بجھتے چلے گئے اور پھر ایک فیصلہ ہوا بہت اچانک فیصلہ۔۔۔۔۔۔

وہ جو بمشکل خود کو مضبوط کیے بیٹھی تھی اسکے سبھی ارادے بھربھری ریت سے بننے گے تو فورا دادو کو اوکے کہتے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ فرلانگ کے فاصلے پہ ہی تھی کہ پیچھے سے آتی آواز پہ رکی لیکن پلٹی نہیں۔۔۔۔۔۔

کافی جلدی فیصلے لیتی اور بدلتی ہیں آپ؟؟؟
اسکی آواز میں نجانے کیا کچھ محسوس کر کے وہ چٹختی ہوئی پلٹی اور اسکی آنکھوں میں دیکھتی اسکے دل کے پرخچے اڑا گئی۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ صحیح جانا کیونکہ کچھ فیصلے پچھتاووں اور زلت کے سوا کچھ نہیں دیتے اسلیے اب صحیح فیصلہ کیا کہ اب کسی کی محبت اور پیار بھی دیکھنا۔۔۔۔۔۔ سنا ہے اس کو ترجیح دو جو پیار کرتا ہو سو پیار لینے کا فیصلہ کیا ہے اس سے جو دل کا ، ارمانوں کا، خوابوں کا قاتل نہ

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کرلاتے دل کی آہوں کو نظرانداز کرتے بے حسی سے لفظوں سے تیر انڈیلے۔۔۔۔۔۔

امید ہے مسٹر خان۔۔۔۔۔اب آپ کبھی بھی میرے راستے میں آنے کی ہمت نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ کہتی پلٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ وہیں ساکن حالت میں وہیں نظریں جمائے کھڑا تھا جہاں کچھ پل قبل وہ کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس لمحے اسے احساس ہوا، اس نے یہ جاناکہ شاید آج، اس پل، اس لمحے۔۔۔۔۔

اس نے مہرماہ شاہ کو کھو دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان شاہ "کی زندگی میں ایسے مواقع بہت ہی کم آئے تھے جو اسکو چونکانے کا باعث بنے" ہوں لیکن ۔۔۔۔۔

اس ملحے "علیزے شاہ "کے کندھے پہ بنے اس نشان نے اسے چونکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پہ انگلی پھیری۔۔۔۔۔ وہ L اسنے اسکے کندھے پہ جلے ہوئے زخموں کے نشان سے بنے کانپنے لگی۔۔۔۔۔

یہ نشان اسنے اس سے چھپانے کی دل و جان سے کوشش کی تھی ۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکا داغدار بدن دیکھے اور اس سے نفرت کرے۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکے بدن پہ گے اس کربناک داغ کو دیکھ کے اسکے بارے میں طرح طرح کے گمان کرے۔۔۔۔۔۔لیکن آج اس کے ناچاہنے کے باوجود اسکی اتنی مزاحمت کے باوجود وہ اسکی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اسنے کیا؟؟؟؟ وہ جانتی تھی یہ سوال نہیں ہے تبھی اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے اور وہ ہلکا سا سر ہلا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے رد عمل کی منتظر تھی کہ کب وہ اسے دھتکارے گا۔۔۔۔اسکے ایلے رد عمل کا سوچ کے ہی اسکا سانس تھمنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آنیوالا لمحہ اور رد عمل اسکی سوچوں سے برعکس تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور نہایت احترام سے اسکے زخم پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔اسکا دل تھم سا گیا۔۔اسنے آنکھیں میچتے دونوں مٹھیوں میں اپنی شرٹ دبوچی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے گلے میں آنسووں کا پھندا سا آٹکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ شخص کیوں اسے لاجواب سا کر دیتا تھا۔۔۔۔کیوں وہ اسکی محبت کے آگے بے بس ہو جاے ی تھی کیوں وہ اسکی محبت کی معراجوں کو چھو نہیں پاتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل قطرہ قطرہ رونے لگا جب اسنے اسکا رخ اپنی طرف موڑتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جس نے یہ کیا، اسنے اپنے ساتھ بہت غلط کیا؟؟
اسکی آواز میں ایسی شدت اور نفرت تھی کہ وہ دہل سی گئ ۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں خوف دیکھ کہ وہ پھر سے جھکا اور لب کندھے پہ رکھے اور اسکا دل پگھلتا پگھلتا اسکی آنکھوں سے اسکے درد بہانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضبط کھوتی اس سے بچنے کیلیے ہی اسی کے سینے میں چہرہ چھپائے شدتوں سے رو پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسے اسکے دور رہنے، اسکے مزاحمت کرنے اور اس سے فاصلہ رکھنے کی صحیح وجہ آج پتہ چل چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے روتی ہوئی علیزے کے سر پہ ہولے سے لب رکھے اور اسکے گرد بازووں کا مضبوط سا حصار کھینچ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل روتی اسکا سینہ آنسوؤں سے تر کرنے لگی۔۔۔۔۔۔کافی دیر گزر گئی جب اسے اسکی گہری سانسوں کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔ اس نے تصدیق کیلیے جھک کے اسکا چہرہ دیکھا تو وہ نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی صبح آنکھ کھلی تو اسکی نگاہ خود پہ بکھری ہوئی علیزے کے چہرے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔

وہ جو اس سے ہر وقت کترائی رہتی تھی سوتے میں اس قدر بے پرواہ ہوتی تھی کہ اسکا چین و سکون اس طرح سے تباہ کرتی تھی کہ وہ خود پہ کڑے پہرے ہی بٹھاتا رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔

گہرا سانس لیتے اسنے اسکے بکھرے بال سمیٹ کے اہک سائیڈ پہ کیے اور ہلکے سے اسکا چہرہ تھپتھپایا۔۔۔۔۔۔۔

لیزے۔۔۔۔۔۔اٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔۔

اسکی یہ لاپرواہیاں اسکے اندر پھر سے طوفان مچانے لگیں۔۔۔۔۔اسنے بمشکل اسکے نیٹ کے بنے ڈریس سے نمایاں ہوتے سراپے سے نگاہ چرائی اور ہولے سے اسکے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کی تپش تھی کہ لمس کی گرماہٹ اسنے کسمساتے آنکھیں کھولیں تو خود پہ چھائے ہوئے جہان سے نگاہ ٹکرائی۔۔۔۔۔۔

وہ بوکھلاتے ہوئے فورا اٹھی لیکن اسی دم ہی کراہتی ہوئی دوبارہ سے لیٹ سی گئی۔۔۔۔۔۔

اسکے ایک دم سے ری ایکٹ کرنے پہ اسکا سر خود پہ جھکے جہان کے فولادی سینے سے ٹکراتا اسے دن میں تارے دکھا گیا۔۔۔۔اسکے دماغ کی سبھی چولیں ہل گئیں صبح صبح اس تصادم پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ۔۔۔۔۔پتھر فٹ کیا سینے میں کیا؟؟ صبح صبح مجھے چوٹ لگ گئی؟؟
اسنے منہ بسورتے ماتھا مسلتے ہوئے اس سے شکایت کی۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اسکے انداز اور لبوں کی حرکت پہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کہتے کہ پیار کرتا لیکن ہر دفعہ چوٹ پہنچا دیتے،۔۔۔۔ کوئی پیار نہیں آپکو۔۔۔۔۔۔۔ اسے شاید زیادہ زور سے لگی تھی تبھی وہ بڑبڑاتی بھرائی آنکھوں سے کہتی اپنی شامت کو دعوت دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسکی آنکھوں پہ عجب سی چمک آ گئی۔۔۔۔ ہولے سے اسکا ماتھا مسلتا ہاتھ تھاما اور دھیرے سے اسکے کان کی طرف جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل کا بوسہ تو مٹ گیا ہو گا----

کہو تو نیا نشان چھوڑ دیں ہم--------؟؟؟

اسکی سرگوشی پہ وہ درد بھول بھال کے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی------

کک---کیا مطلب؟؟؟ وہ ہکلائی----

اسنے مانگی تھی محبت کی نشانی

اسکے ہونٹوں پہ نشان چھوڑ آیا ہوں---------

اسکی بات سن کے اسنے بے ساختہ دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پہ رکھ لیے اور خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی---------

اسکی ایسی معصومیت بھری ادا پہ وہ قہقہ لگاتا ہنس پڑا جبکہ وہ بہت حیرت اور دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی کہ وہ بہت کم ہنستا تھا--------

میری جان۔۔۔۔آپکی یہ معصوم سی حفاظتی حد بندیاں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے جھک کے اسکے ہونٹوں کو ڈھکے ہوئے ہاتھوں پہ ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس گستاخی پہ اسکا چہرہ سرخ قندھاری ہوا اور حالت رونے والی ہو گئی تو وہ ترس کھاتا پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی کریں اس سے پہلے کہ میرا موڈ بدل جائے۔۔۔۔۔۔جلدی فریش اپ ہو کہ آئیں مجھے کہیں جانا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے عجلت میں اٹھایا مقصد اسے اس کیفیت سے نکالنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے واش روم میں جاتے ہی اس نے موبائل اٹھاکہ مطلوبہ نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

مارننگ خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہلکا سا سر ہلاتے کہا۔۔۔۔

آج ہر صورت اسکی موجودگی کنفرم کرو۔۔۔۔۔۔ اسکا آج کا جرم بہت سنگین ہے جسکی سزا لازم و ملزوم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور----

وہ بھی میرے ہاتھوں---------- اسکی آواز میں اتنی وحشت تھی کہ دوسری طرف خان بھی جھنجھنا اٹھا----------

---

اس تاریک کمرے میں مدہم سی روشنیاں پھیلی ہوئیں تھی------ عریانیت اور بے باکی کا منظر عام تھا---------

قہقہے اور آہوں کے ساتھ سگریٹ کی سمیل پھیلی تھی-------- شراب کی بوتلیں کھلی بکھری پڑی تھیں----- ہر ایک کے ہاتھ میں تھاما گلاس شراب سے بھرا پڑا تھا----------

ہر ایک اپنی دنیا میں مگن نظر آ رہا تھا------- وہ کہیں سے بھی ایک مسلم ملک کے باشندے نہ لگ رہے تھے--------

اور پھر اچانک ماحول بدل سا گیا-------

سر باہر آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا خاص کارندہ بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف ہل چل سی مچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔بھگدڑ سی مچ گئی۔۔۔۔

وہ جو پاس بیٹھی لڑکیوں کی طرف متوجہ فل خمار میں تھا اسکی بات سن کے اسکا خمار بھک سے اڑا۔۔۔۔۔۔

کیا بک رہے ہو؟؟ وہ غصے سے بلبلا اٹھا۔۔۔۔

سر باہر سب کچھ جل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کانپتے ہوئے بتایا تو وہ فورا باہر کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب؟ تم سب کہاں مرے ہوئے تھے؟؟ وہ کف مل تہا تھا اسکا غصہ اور افسوس آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب مطلوبہ جگہ پہ پہنچا تو آگ کے شعلوں نے ہر طرف سے بلڈنگ کو گھیر رکھا تھااور یہ آگ اب آگے کو پھیلنے والی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے کچھ بھی کہنے کے قابل نہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی تک اس صدمے سے ہی نہ نکلا تھا کہ اسے اپنی گردن ایک سخت سے شکنجے میں مقید ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جسے تم نے لاوارث سمجھ کے دکھ پہنچائے ہیں وہ جہان حیدر شاہ کی بیوی اور اسکا جنون اور عشق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنی وحشت سے بولا کہ اسکا کان پھٹنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس تکلیف سے ہی نہ نکلا تھا کہ اسنے کندھے سے شرٹ پھٹتی محسوس کی۔۔۔۔۔۔۔

اور تب اسے اپنی جلد جھلستی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نجانے کدھر سے ایک کوئلے کی طرح تپتا راڈ اسکے کندھے میں گاڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کندھے میں وہ دھنستا اسکا گوشت تک ادھیڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی چیخوں سے ماحول کانپ اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماحول گوشت کی سمیل سے بھرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم پل پل اس تکلیف میں تڑپو گے۔۔۔۔تمہیں ایسی موت لے گی کہ تڑپو گے۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکو سیدھا کرتے اسکے منہ پہ مکا رسید کیا جب خان عجلت میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر میم کی کال ہے۔۔۔۔۔۔ ایمرجنسی بات کرنا چاہتی ہیں اور پولیس بھی پہنچ چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا پیغام سن کے اسنے ادھ موئے اسکے مکروہ وجود کو پرے پھینکا اور ایک زوردار ٹھوکر اسے رسید کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آگیا وہ شاہکار جسکا شدت سے انتظار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے معاویہ نے چہکتے ہوئے اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔لیکن فورا ہی منہ بناتے پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔۔

کیا گندی سمیل آرہی تم سے جے۔۔۔۔۔۔۔؟ کیا جلا کے آئے ہو؟؟ اسنے برا سا منہ بناتے پوچھا تو وہ اسے گھورنے لگا تو وہ ڈھیٹ بنا مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری بیگم شدت سے تمہاری منتظر ہیں۔۔۔یہ نظروں کے تیر ان پہ چلاو ۔۔۔۔۔۔ اسنے مہارت سے بات انکی طرف موڑی تو علیزے جھینپ سی گئی۔۔۔۔۔۔

کتنے جھوٹ بولتے آپ معاویہ بھائی؟۔۔۔۔۔۔آپ نے کہا کہ کال کر کے فورا گھر بلائیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خفگی سے اسے جتایا تو وہ چچ چچ کرنے لگا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توبہ توبہ جے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تو بھابھی کو بہت معصوم سمجھتا تھا لیکن یار یہ تو ہمارے گھر کی ان چلاک لومڑیوں کے ساتھ رہتے ان جیسی ہی ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پاس بیٹھی لڑکیوں پہ ایسا وار کیا کہ وہ بلبلا اٹھیں۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اسکی بات پہ صدمے سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چیخ اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

چلا کیوں رہی ہو سب ؟؟ سچی بات کسے اچھی لگ سکتی؟؟ اسنے مصنوعی معصومیت سے کہا تو جہان کے ہاتھ کا پنجہ اسکی گدی پہ پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ظالم۔۔۔۔۔۔ ہاتھ ہے کہ ہتھوڑا؟؟ قسم سے بھابھی پہ دل و جان سے ترس آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے بے باکی سے تبصرہ کیا تو وہ اس کی ایسی بے باکی سے شرم سے پہلو بدل کے رہ گئی اور اس سے پناہ مانگنے لگی جس کے نشانے پہ وہ آج تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دانت اور سر پیارا ہے نا اپنا؟؟ اسنے ڈھکے چھپے انداز میں دھمکی دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے میں ڈرتا نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔ اس نے بھڑک ماری تو وہ سر ہلاتا اپنے مائیکرو فون کے بٹن کو پریس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لے جاو انہیں عزت سے باہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اندر داخل ہوتے گارڈ کو اشارہ کیا تو وہ معاویہ کی طرف بڑھنے گے تو اچھل کے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب؟؟ اسنے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تمہارے سر اور دانتوں کی دیکھ بھال کرنے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آرام سے جواب دیا تو وہ اسکے بازو پکڑ کے لی جانے گے جبکہ سب کہ قہقہے چھوٹنے گے۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی کیسی بہن ہیں آپ؟؟ اپنے شوہر کے ظلم سے بچائیں مجھے۔۔۔۔۔۔ اسنے چیختے ہوئے دہائی دی تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ترس نہیں آتا آپکو اپنے اس معصوم بھائی پہ۔۔۔۔۔۔بچائیں مجھے اس جلاد سے۔۔۔۔۔۔ اسنے چیختے ہوئے کہا اور گارڈ کے ساتھ گھسیٹنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی دہائی پہ وہ ہوش میں آئی اور اسکی طرف دیکھا جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اسنے ڈرتے ہوئے نگاہ پھیری۔۔۔۔۔۔

رکو سفیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے گارڈ کو آواز لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی پکار پہ اس نے فورا قدم روکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی میم۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مودبانہ کہا۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں بھائی کو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے حکمیہ کہا۔۔۔۔

میم وہ سر------ وہ تذبذ کا شکار ہوا---------

سر کو چھوڑو جو میں کہہ رہی وہ کریں-------
اسنے حتی الامکان اسے دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے کہا تو اسنے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے اسے چھوڑا اور سر جھکاتے باہر نکل گیا-----

ہائے جگ جگ جیو بھابھی----دودھو پھولو پھلو نہاو----کچھ ایسا ہی ہوتا نا--------اسنے دعا کے ٹکڑے کرتے اسے چہرہ چھپانے پہ مجبور کر دیا---------

اسکے ایلے شرم سے سرخ پڑتے ہوئے چہرہ چھپانے پہ سب کے چھت پھاڑ قہقہے ابل پڑے----------

---

مہرو کیلیے کوئی رشتہ دیکھا ہے آپ نے؟؟ وہ جو لیٹنے کے موڈ میں تھا کچھ فاصلے پہ دراز وجود کی آتی آواز پہ ٹھٹکا--------

اسنے اسکی طرف دیکھا تو وہ اسی کی طرف متوجہ تھی ، اسکے دیکھنے پہ گڑبڑا گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خیریت؟؟

اسنے یک لفظی سوال کیا۔۔۔۔۔۔اور جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زور دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ابھی فائنل تو نہیں کیا لیکن۔ایک دو گھر ہیں مائنڈ میں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے نظروں میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آپ ان گھروں کو چھوڑو۔۔۔۔ مم۔۔۔میرے مائنڈ میں ایک رشتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دھڑکتے دل سے اسکے جواب کا انتظار کیا۔۔۔۔۔

کونسا رشتہ؟؟ اسنے ابرو اچکاتے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

خان کا رشتہ مہرو کیلیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالآخر اسنے بم پھوڑتے ہوئے دم سادھ لیے۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھے لیٹے ہوئے اس کے رد عمل کی منتظر تھی جو خاموش نظروں سے اسے گھورے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ رشتہ کس کی منشا کے مطابق ہو رہا؟؟

مہرماہ شاہ کی۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

یا۔۔

دبیر خان کی۔۔۔۔۔؟؟؟

اسکا ایسا ٹھنڈا جواب آیا کہ وہ ایک پل کو ہونق رہ گئی۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کس کا نام لے کیونکہ وہ دونوں تو پاگل بنے ایک دوسرے کو اذیت دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے لگا کہ اس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کا بھی نام لیا تو شاید وہ اسکے غیض سے بچ نہ سکیں اسلیے اب وہ اسکے رد عمل سے ڈرتی فورا بولی۔۔۔۔۔۔۔

مم-----میری-----

اوہ رئیلی------ اسنے گویا محفوظ ہوتے آنکھوں کو جنبش دی--------

آ---آپ کو خان اچھا نن--- نہیں لگتا؟؟؟
اسنے معصومیت سے سوال کیا------

گویا وکالت کی سیڑھی پہ پاوں رکھا------

لگتا ہے تبھی تو ساتھ رکھاہے---- اسنے بے پرواہ انداز میں کہتے سگریٹ لبوں میں دباتے اسکو آنچ دکھلائی------

نہیں---میرا یہ مطلب نہیں-----
اسکی بات پہ وہ سٹپٹائی----

پھر کیا مطلب ہے؟؟

اسنے اسکی طرف دیکھتے دھواں اسکی طرف بکھیرا تو وہ کھانسنے لگی۔۔۔۔

ایک تو اس سوتن کی جان نہیں چھوڑنی۔۔۔کلیجہ جلانے کیلیے۔۔۔۔۔۔۔
اسنے جھنجھلاتے ہوئے بڑبڑاہٹ کی۔۔۔۔۔

اسکی بڑبڑاہٹ پہ اسنے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا لیکن وہ متوجہ نہیں تھی بلکہ ہاتھ ہلاتے دھویں کو بکھیر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایکچوئلی آپ کو ٹھیک طرح سے وکالت کرنا نہیں آ رہی سو دلائل اچھے سے یاد کیجیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے لاپرواہی سے کہتے اسکے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔کس۔کی۔۔۔۔۔وو۔۔۔وکالت؟؟؟ وہ ہلکلاتی بوکھلاتی بولی۔۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے آپ کے اس سوال کے جواب دینے کی مجھے ضرورت ہے؟؟؟
اسنے اسکی نظروں میں جھانکتے اسکو اپنی تیز دھار سی چمکدار آنکھوں سے گویا اسے چت کرنے کی کوشش کی جس میں وہ خاطر خواہ کامیاب رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کو کک۔۔۔کیسے۔۔ی۔۔۔یہ سب پتہ؟؟؟ اسنے بمشکل سوال کیا۔۔۔۔۔۔

میرے سامنے لفظوں کے ٹکڑے کرنے اب تو بند کر دیں با خدا۔۔۔۔۔
اسنے اسکی گڑبڑاہٹ اور سٹپٹانے پہ چوٹ کی۔۔۔۔۔۔

اسنے اسے خفگی سے گھورتے اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا۔۔۔۔۔؟؟؟

مجھے تب سے ۔۔۔۔جب وہ بھی نہیں جانتے تھے۔۔۔۔۔
اسنے بے پرواہی سے کش لگاتے جواب دیا تو وہ ٹھٹھک گئی۔۔۔۔۔۔۔

تو آپ نے انہیں سمجھایا کیوں نہیں؟؟ اسنے حیرت سے اسے سوال کیا۔۔۔۔۔

کیا سمجھاتا؟؟؟ جوابا سوال آیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے ناراض ہیں ---- تو--- آپ----- اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ اپنی بات کو کیسے اس تک پہنچائے-----

اسنے گہری نظروں سے اسے دیکھا-----

محبت میں زور زبردستی سے اظہار نہیں کروایا جا سکتا اور کبھی کبھی بے جا ضد کا بھی احترام کرنا پڑتا-- ..------- تو ایسے لوگوں کو سمجھایا نہیں جاتا---انکیلیے بہترین سبق انکی محبت کی شدت اور وقت ہوتا ہے---------- اسنے غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں مرکوز کیے گھمبیر لہجے میں جواب دیا تو وہ اپنی جگہ ساکت سی رہ گئ---------

اسے لگا اسکے یہ لفظ اس کہ منہ پہ ایسا طمانچہ تھے کہ وہ کرلا سی گئی------ اسے محسوس ہوا جیسے اسنے یہ لفظ ان دونوں کے متعلق نہیں بلکہ اسکیلیے کہے ہیں------

وہ خاموش سی ہو گئی اسے بھول چکا تھا کہ وہ بات کیا کر رہی تھی ؟؟؟کسکی بات کر رہی تھی-------

اسنے اسکی طرف دیکھا تو وہ جیسے گہرے خواب سے جاگی-------

آ۔۔۔آپ اب کیا کرنا چاہتے ؟؟ اسکی آواز کسی گہری کھائی سے آئی۔۔۔۔۔۔

کیا کرنا چاہیے ؟؟؟
اسنے الٹا سوال کیا تو وہ جھنجھلا گئی۔۔۔۔۔

آپ اتنے ٹھنڈے کیوں ہیں ؟؟ آپ پہ اتنے سیریس ٹاپک کا بھی اثر نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ سخت خفگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

تب ہی اسنے اسے اپنی طرف گھسیٹا اور اسکے اوپر ہلکا سا جھکا تو وہ گڑبڑا گئی۔۔۔۔۔

میرا ٹھنڈا ہونا ہی آپ کیلیے بہتر ہے کیونکہ مجھے پرجوش حالت میں آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنے ذومعنی انداز میں بات کی کہ اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔مہرو۔۔۔۔۔۔ مم۔۔۔خان۔۔۔۔۔ اسنے لبوں سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کے نکلے۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟؟ مجھ سے کیا چاہتی ہیں آپ؟؟ اسنے اسکی پیشانی پہ اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہتے اسکی دھڑکنیں مدہم سی کر دیں------

آ---آپ انکی شادی کر دیں--------
اسنے اتنی آہستہ آواز میں کہا کہ بمشکل سن پایا------

اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو وہ بولی-----

آ---آپ نے بھی تت---تو کی نا-----آپ سے بھی بب--برداشت نہ ہوا تو -----ان----کیلیے کک---کیسے ہو گا تت---تو آپ کر دیں نا----------
اسنے دھیرے سے کہا----

اسکی بات سن کے وہ بے ساختہ مسکرایا----

ریئلی اٹیک ٹو ہرٹ------

اسنے ایلے انداز میں کہا کہ وہ جھینپ سی گئی اور نچلا لب دانتوں میں دباتی خود پہ کنٹرول پانے لگی------

اسنے اسکی اس حرکت پہ اسے گہری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھاتے اسکا لب اسکے دانتوں کے شکنجے سے چھڑایا------

اتنا ظلم مت کریں----یہ حق میں ابھی آپ کو نہیں دوں گا کہ ان کو ابھی تک میں نے بھی محسوس نہیں کیا---------- اسنے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ اسکی ایسی سرگوشی اور لمس پہ شرم سے تپ سی گئی-----

مم----مجھے نن---نیند آ گئی------
اسنے آنکھیں میچتے کہا تو وہ سیدھا ہوتے پیچھے ہٹ گیا تو اسنے فورا کمبل میں منہ چھپاتے دھڑکنوں پہ قابو پانے کی کوشش کی-------

---

سر یہ---یہ کس نے کیا؟؟؟ ----- ہاسپٹل کے اس سرد کمرے میں تیرتی سرد فضا کو اسکی ڈرتی ہوئی آواز نے توڑا------

وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹا نجانے کیا سوچ رہا تھا---- اسکے سوال پہ پٹ سے آنکھیں کھول گیا------

کیا یہ بھی اسی ن----------

اسکی آنکھیں سرخ ہونے لگیں---- اسنے درندگی و وحشت سے پاس پڑی ٹیبل الٹ دی اورچیخنے لگا------

نام مت لینا میرے سامنے اس کا---- وہ پچھتائے گا----بہت بری طرح سے---- وہ جس بیوی کے جسم پہ گئے ایک داغ کو وہ برداشت نہ کر سکا اسکے بدن کو اتنا داغدار کروں گا کہ وہ مرنے کو ترسے گی--------

اور اسکا نام نہاد شوہر منہ چھپاتا پھرے گا پل پل تڑپے گا-------- اسکی آواز میں سانپ سی پھنکار تھی، چہرہ انتہائی مکروہ دکھائی دے رہا تھا-------

تم فورا پلان پہ عمل کرو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھتے آرڈر دیا۔۔۔۔۔۔

لیکن سر۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا ۔۔۔۔۔

بکو۔۔۔۔۔

سر وہ جو بلڈنگ کا بلاس ہوا۔۔۔۔۔
اسنے اسکی حالت کے پیش نظر اسے آرام سے بتایا۔۔۔۔۔

سارے نقصان بھاڑ میں جائیں مجھے اپنے اوپر گے ان زخموں کے نقصان کا حساب چکتا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔ اسنے بے مروتی سے حکم دیا۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا؟؟؟ اسکی ایسی انہونی سی بات سن کے کمرے کے اس سکوت میں ڈوبے ماحول کو حسن شاہ کی تحیر نما آواز نے توڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کے دس بجے زہرہ بیگم کے کمرے میں ہونے والی اس میٹنگ میں شاہ مینشن کے سب بڑے اور شادی شدگان افراد جمع تھے۔۔۔۔۔۔۔

اور اس میٹنگ میں ہونے والی اس دھماکہ خیز گفتگو نے سب کے دل دھڑکا دیے تھے وہاں اگر کوئی پرسکون تھا تو وہ جہان اور زہرہ بیگم تھیں۔۔۔۔۔۔۔

کیوں یہ کیوں نہیں ہو سکتا؟؟؟ اسنے جوابا دھیمے لہجے میں کہتے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کبھی بھی کسی سے بے ادب نہ ہوتا تھا لیکن اسکی بات کا انداز اسے سب سے منفرد کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں چھپے مفہوم اور دلائل کے انداز اسے ہر میدان میں کامیابی سے ہمکنار کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا یہ سوسائٹی؟؟؟ اب کہ احمد شاہ کی آواز آئی۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا تھا کہ کبھی آپ بھی سوسائٹی کو مخالفتی پیش بندی کے طور پہ یوز کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں ایک خفیف سا محظوظ کرنے والا طنز تھا۔۔۔۔۔۔۔

جس نے اس ماحول میں بھی سب کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر دی جسکی وجہ سے پاپا جھینپ سے گئے اور اسے ہلکا سا گھورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔آپ کو لگتا ہے میں مہرو کیلیے کوئی غلط قدم اٹھا سکتا ہوں؟؟ مجھے امید ہے وہ وہاں خوش رہے گی اور میرے خیال میں ہمارے لیے پہلی ترجیح انکی خوشی ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نپے تلے انداز میں بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان شاہ ایک بات تو بتائیں؟؟؟ زائرہ شاہ کی آواز پہ وہ انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

یہ شادی ان میں سے کس کی خوشی پہ ہو رہی؟؟؟ انکے سوال نے ماحول کو تناؤ زدہ سا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے دل ہی دل میں درود اور آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوال مہرو اور خان پہ نہیں اٹھا بلکہ یہ سوال مجھ پہ اٹھا ہے کیونکہ خان یہاں میرے لیے ہے اور آپ کو لگتا کہ میرے ہوتے کچھ ایسا ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی بات کی تائید و تردید کیے بغیر ایسا پر دلیل لہجہ اختیار کیا کہ سب پرسکون ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں بیگم آپکا کیا خیال ہے اس بارے میں؟؟؟ اب کے احمد شاہ نے سارا ملبہ زہرہ شاہ پہ گرایا۔۔۔۔۔۔

تم لوگ ماں باپ ہو بہتر فیصلہ کر سکتے لیکن میرے خیال میں تو اس رشتے میں کوئی قباحت نہیں، وہ ساری زندگی نظروں کے سامنے رہا ہے اور دوسری بات یہ کہ اپنا بیٹا ضامن بن رہا باقی جو تم لوگ چاہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے فیصلہ سناتے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آگر مہرو نہ مانی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما کی آس و نراس میں ڈوبی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے کیا اعتراض ہونا، خان تو سب کا فیورٹ ہے ویسے بھی میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آیت کی چلبلاتی آواز پہ سب اسکی سمت متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ موضوع کسی فیصلے پہ پہنچے بغیر جوں کا توں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی پیاری اور معصوم سی بچی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ لان میں دھوپ سے لطف انداز ہوتیں زہرہ بیگم نے پاس بیٹھی زائرہ اور زارا شاہ سے سامنے نوجوان پارٹی کے ساتھ کھلکھلاتی پری کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں اماں بیگم ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ زائرہ شاہ نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب جہان کہتا ہے کہ اسے گھرواپس بھیجنا تو دل اداس ہو جاتا دل کرتا ادھر ہی اسے پاس رکھ لوں۔۔۔۔۔ علیزے کی طرح کیا من موہنی بچی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتیں پیار سے کہتیں جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو میری بہو کی بھتیجی ہے پیاری تو ہو گی ہی نا۔۔۔۔۔۔۔۔زارا شاہ نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی ایک طریقہ ہے آپ اسے یہاں رکھ سکتیں ہیں۔۔۔۔۔۔ فوزیہ چچی اور آسیہ پھوپھو نے اچانک اٹیک کیا انکے لبوں پہ شرارتی مسکان تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے؟؟؟ انہوں نے مسکراتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی بہو کے روپ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آسیہ پھوپھو کی بات پہ ایک پل کو ماحول ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔
لیکن پھر مما نے خود کو کمپوز کرتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

میں تو کل کی بناتی آج بنا لوں۔۔۔۔۔ لیکن بات صرف میری نہیں ہے۔۔۔۔ دو خاندانوں کا فیصلہ ہے یہ اور سب سے بڑی بات ان بچوں کا فیصلہ ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مکمل بات سمجھائی۔۔۔۔

بات تو آپکی ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔۔۔چچی نے تائید سے سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

آپ بات کر تو سکتی ہیں۔۔۔اگر آپ واقعی ایسا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔ پھوپھو نے پھر سے کہا۔۔۔۔۔۔

ہتھیلی میں سرسوں نہ جماوّ بیٹا۔۔۔۔ اسطرح اسکے والدین سوچیں گے کہ ہم نے اس نظریہ سے گھر میں جگہ دی۔۔۔۔۔۔۔۔ دادو نے انہیں دوسرا پہلو بھی سمجھایا تو سب نے تائیداً سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے ژالے۔۔۔۔اپنے اس تھرڈ کلاس دیور کو سمجھا لو۔۔۔۔۔۔۔ ہدیٰ کی چنگاڑتی ہو ئی آواز پہ اسنے افسوس سے سر ہلایا کہ اب پھر سے تیسری جنگ عظیم کا افتتاح شاید ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ فورا باہر کو بھاگی جبکہ علینہ اور دریہ کے لبوں پہ محظوظ ہوتی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

ہوا کیا اب؟؟ ژالے نے باہر آ کے پریشانی سے پوچھا------

یہ میرے ساتھ------ ر----وہ----- وہ بات کرتے کرتے اٹکی-----

ہاں کیا تمہارے ساتھ؟؟ کیا کیا ہے میں نے؟؟ پیچھے سے آتے ولی نے ٹانگ اڑائی-----

تم---- تم بس چپ کر جاو----- وہ لال بھبھوکا ہوئی----

ان دونوں کی آپسی بمباری جاری ہو چکی تھی--- وہ کبھی اسے کبھی اسے دیکھ رہی تھی اور وہ دونوں بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر رہیں تھیں------

یار ایلے تو نہ کرو----- اتنا معصوم منگیتر ہوں ناکسی کا؟؟ اتنی بدصورت اور خوف صورت منگیتر پہ گزارا کر رہا ہوں رومانس کے بغیر-------- اسنے خباثت و شرارت سے بات مکمل کی تو وہ شرم اور غصے سے لال پیلی ہو گئی------

جبکہ ژالے کا منہ کھل گیا اسکی فضول گوئی سن کے------

دیکھا آپ نے؟؟ یہ شخص مجھے بدصورت کہہ رہا ہے۔۔۔ خود تو جیسے پرنس ویلیم ہے۔۔۔۔۔
وہ جل کے بولی تو سب کے چھت پھاڑ قہقہے نکلے۔۔۔۔

کوئی شک میری جان،۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ڈھیٹ پن سے کہتے اسے آگ لگائی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن پیچھے سے آتی آواز پہ خوشی سے کرنٹ کھا کہ پیچھے کو پلٹی۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ لیزے۔۔۔۔۔۔ پری۔۔۔۔ وہ خوشی سے چیختی انکی طرف لپکی۔۔۔۔

اور گرم جوشی سے انکے گلے لگ گئی جب کہ وہ سب اسکی اتنی محبت پہ مسکرا دی۔۔۔۔

کب آئی اور کس کے ساتھ آئی؟؟ دریہ نے ملتے ہوئے پوچھا تو ولی نے انکو اشارہ کرتے لقمہ دیا۔۔۔

یار بھابھی یہ بھی پوچھنے والی بات ہے؟؟ اپنی علیزے جب بھی آتی ہے اتنی گاڑیاں اور سیکیورٹی ساتھ ہوتی ہیں قسم سے یہی لگتا کہ کوئی پالیٹیکل پرسن آیا ہو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے باہر کھڑی گاڑیوں اور گارڈز کو دیکھتے اسے تنگ کرنے کو کہا۔۔۔۔۔۔

کوئی شک ہے میرے پالیٹیکل پرسن ہونے میں۔۔۔۔۔ میرے سسر پالٹیکس میں، میرے ہسبینڈ اس سے لینکڈ ہیں۔۔۔ میرے ہسبینڈ کے بھائی اس فیلڈ کو بھی رن کرتے۔۔۔ابھی بھی آپکو شک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے چڑتے بغیر علینہ کے کندھے سے لٹکتے ہوئے اسے چڑایا تو سب ہنسنے لگیں۔۔۔۔۔۔

اکیلی آئی ی ہو دونوں؟؟

مہینہ نے دونوں سے ملتے پھر سے پوچھا تو وہ چڑ گئی۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔ شاہ ساتھ آئے ہیں۔۔۔ وہ چلے گئے چھوڑ کے۔۔۔سب اتنا پوچھ رہے آئندہ نہیں آنا ہم نے۔۔۔۔۔۔ اسنے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

اتنی خوشی کہ خبر دور ہو کہ کیوں دے رہی ہو ڈئیر؟؟ ولی نے مصنوعی خوشی سے بے حال ہوتے کہا۔۔۔۔۔

ولی چاچو ادھر آپ اور ادھر معاویہ انکل پھوپھو کی ناک میں دم کر دیتے۔۔۔۔۔۔۔
پری نے محظوظ ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔

صرف معاویہ انکل ہی نہیں سب ہی جہان انکل کیوجہ سے پھوپھو کو بہت تنگ کرتے۔۔۔۔
اسنے مزید ٹکڑا لگایا تو سب کے قہقہے پہ وہ سرخ پڑتی جھینپ گئی۔۔۔۔۔۔

آپ چھوڑیں یہ سب۔۔۔۔ یہ بتائیں ولی کی شادی کب کرنی؟؟ اسنے بھابھی سے پوچھا۔۔۔۔

ہائے ظالم کیا بات کر دی؟؟ شرم سے برا حال ہونے لگا ہے کیونکہ مجھے اپنی منگیتر کے حصے کا بھی شرمانا ہے کیونکہ اسے یہ کام نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے قریب بیٹھی ہدیٰ کا لپکتے ہوئے دوپٹہ پکڑ کے شرمانے کی ایسی شاندار ایکٹنگ کی کہ وہ جل گئی اور فورا غصہ سے دوپٹہ کھینچا۔۔۔۔

جبکہ ان سب کے اسکی بات سے نکلتے قہقہے اسکے در عمل پہ کانوں کے پردے پھاڑنے کو تھے۔۔۔۔۔۔۔

----------. ----------

سر جو آپ نے لوکیشن بتائی تھی ادھر سے تو ہم نے ڈیلنگ رکوا دی ہے لیکن---------- پاس کھڑے نمائندے نے بات ادھوری چھوڑی------

لیکن------ اسنے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا-----

لیکن سر ہم ڈیلرز تک پہنچ نہیں سکے----- اسنے نگاہیں جھکاتے اپنی نا اہلی کا اعتراف کیا-----

ہاں کیونکہ وہ پہلے ہی پکڑے جا چکے ہیں----- اسنے اسی لہجے میں جواب دیا تو وہ کچھ پل کو کچھ بول نہ سکا کہ وہ ان سے پہلے سب کچھ کر چکا ہوتا تھا------

سر نیکسٹ کیا ٹارگٹ ہے؟؟ اسنے کچھ لمحوں بعد سوال کیا------

اگلا سارا پلان اور ورک خان سمجھا دے گا------- اسنے خان کہ طرف اشارہ کرتے بات مکمل کی-------

وہ سر ہلاتا باہر کو نکلا تو وہ خان کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

خان شادی کب کر رہے ہو؟؟ اسنے سگریٹ سلگاتے بے پرواہی سے بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔

جی سر؟؟؟ اسکا غیر متوقع سوال سن کے ایک پل کو ہونق ہو گیا۔۔۔۔۔۔

مشکل سوال تو نہیں جو سمجھ سے بالاتر ہو۔۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ابھی کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔ اسنے سر جھکاتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

کوئی چوائس یا پسند؟؟ اسنے گہری نظروں سے اسے تولتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں سر۔۔۔۔۔ اسنے نگاہیں چراتے جواب دیا تو اسکی تیوری چڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

کسی کو بیچ راستے بغیر کسی تسلی کے چھوڑ دینا محبت کا سب سے بڑا جرم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اماں کہتی ہیں محبت میں کسی کو چھوڑ دینا قتل کرنے کے برابر ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اپنی سرخ نگاہیں اس پہ گاڑتے کہا تو وہ سن ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب سر؟؟ اسنے گھومتے سر سے پوچھا تو اسکا ملنے والا جواب اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔وہ سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات اسنے دھاڑتے ہوئے کاٹی۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔۔۔۔۔۔ اگر میں تم سے اپنی محبت کی وجہ سے مجبور نہ ہوتا تو آج میں کوئی انتہائی قدم اٹھالیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بے رخی سے بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن میں اپنی اس محبت و لگاؤ کی وجہ سے مجبور ہوں جو تم سامنے کھڑے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اب آگے ہر ہونے والا قدم تم میرے کہے پہ اٹھاؤ گے کیونکہ تم میرا اعتبار کھو چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے تھپڑ پہ تھپڑ لگائے۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خشک ہوتے حلق کے ساتھ سر جھکایا اور اسکی ہدایات سننے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما مہرماہ کو کل ریڈی رکھیے گا۔۔۔۔۔۔ کل اسے دیکھنے کیلیے میرے جاننے والے آ رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے لاونج میں سب کے بیٹھے ہوئے میسج ڈیلیور کیا تو چند ایک نفوس کے علاوہ سب خوشی سے چلا اٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔

کون کون آئے گا ؟ کوئی آئیڈیا؟؟ انہوں نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتا شاید بہنیں اور بہنوئی آئینگے کہ پیرینٹس نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے بات مکمل کی اور پھر پتھر بنی مہرماہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

بیٹا صبح گھر رکیے گا، کالج سے آف کر لینا اور بی کیئر فل۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہدایات دیں تو وہ بمشکل سر ہلا پائی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے میسج دیتے وہ پلٹ کے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔ اسکے پلٹتے ہی کچھ دیر پہلے خان کی ہمراہی میں واپس آئی علیزے ہوش میں آئی اور اسکے پیچھے کمرے میں بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دماغ مہرو کی حالت دیکھ کہ غصے سے پھٹنے والا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔آپ ایسا کیسے کر سکتے انکے ساتھ سب جانتے بوجھتے؟؟؟ دروازہ دھڑ سے کھولتے وہ غصے سے چلائی لیکن اس پہ نظر پڑتے اپنی جگہ منجمند رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ منجمند سی اسکو آنکھیں پھاڑے دیکھے گئی۔۔۔۔۔۔

وہ جو ایلے دروازہ کھلنے پہ غصے سے پھٹنے والا ہوا تھا اسکو دیکھ کے گہری سانس بھر کے رہ گیا اور ہولے سے مڑتے بیڈ کی طرف جھکا۔۔۔۔۔

جب اسنے اسکی کانپتی آواز سنی۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کک۔۔۔کیا ہوا؟؟ اسکے سوال پہ اسکا شرٹ اٹھاتا ہاتھ رکا لیکن کہا کچھ نہیں۔۔۔۔۔

جب وہ اسکی اس نظراندازی کو برداشت نہ کرتی اسکے قریب آئی اور اسکا بازو جھٹکے سے کھینچتی بمشکل اسکا رخ اپنی طرف موڑتی پھٹ سی پڑی۔۔۔۔۔۔۔

آپکو سمجھ کیوں نہیں آ رہا؟؟ یہ ہوا کیا؟؟ اسنے اسکے خون سے رنگے کندھے کی طرف اشارہ کیا جس پہ وہ کچھ پل پہلے شاید دوائی لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔ اسنے نرمی سے کہتے اپنا بازو چھڑوانا چاہا لیکن وہ تو جیسے ہر چیز سے بہرہ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ کس نے کیا؟؟ کک۔۔۔کیا اس نے؟؟ اسکی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ اسنے اب کی بار بھی تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا؟؟ آپ ۔۔۔۔ آپ مجھے کچھ بتاتے کیوں نہیں۔۔۔۔آپ کہتے کہ پیار کرتے لیکن جھوٹ بولتے آپ۔۔۔۔ یہ سب میں کیسے دیکھوں؟؟۔۔۔۔۔۔۔ اسنے روتے روتے اسکے سینے پہ سر ٹکایا جبکہ وہ ویسے ہی لب بھینچے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مر جاوں گ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے سینے سے سر اٹھاتی وہ بولنے کو تھی جب اسکا سانس رکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اِیک ہاتھ اسکے بالوں میں الجھائے اور دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر کو سہارا دیے وہ اسکے لبوں پہ سختی سے جھکا اسکے سارے الفاظ ، غصہ اور ناراضگی سب اپنے لبوں میں سمیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں کی پتلیاں پھیلائے اپنے ساتھ ہوئی اس اچانک کاروائی کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو بہکتے بہکتے بھی سنبھل جاتا تھا۔۔۔۔ وہ توبہ شکن مراحل میں بھی خود پہ کڑے پہرے بٹھا لیتا تھا، آج اسطرح اس حالت میں ایسے موقع پہ یہ بے باکی کیوں؟؟؟ اور اس بے باکی کی اتنی شدت؟؟؟

وہ ابھی تک اس سب کو سمجھ بھی نہ سکی کہ اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ سے اسکی بنیان کو مٹھی میں دبوچا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ٹانگوں میں سکت ختم ہو رہی تھی اسے محسوس ہوا کہ وہ گرنے لگی ہو تبھی اسکے گرد حائل بازو نے اسے سہارا دیتے پاوں پہ کھڑا کیا۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ اتنی دیر بعد بھی پرے نہ ہوا تو سانس رکنے سے اسے لگا کہ وہ مر نہ جائے۔۔۔۔۔۔ اسنے دوسرے ہاتھ سے اسکے کندھے پہ پے در پے کئے مارے لیکن اس مزاحمت کا الٹا اثر ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اسکے گرد جمائے ہاتھوں کی گرفت اور سخت ترین کر دی اور اسکے انداز میں بھی اور شدت اور آ گئی۔۔۔۔۔۔

وہ اس آگ لگاتے لمس سے ادھ موئی ہو رہی تھی۔۔۔۔ اسکی شدت اور گرفت کیوجہ سے اسکا سانس مدہم تر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی شاید اسے اس پہ ترس آیا کہ وہ ہولے سے پیچھے ہٹا لیکن اسے اپنی گرفت سے آزاد نہ کیا۔۔۔۔ جو بھیگے لبوں اور آنکھوں سے گہری سانسیں لیے خود کو نارمل کرتی اسی کے سینے پہ سر کو ٹکا گئی۔۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ کیا رد عمل دے ، اسکا سانس نارمل ہی نہیں ہو رہا تھا---- وہ مسلسل گہری سانسیں لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی جب اسکی اتنی دیر کی جدوجہد ملیامیٹ ہوئی جب اسنے اسکے کان کے گرد اسکے بالوں کی آوارہ لٹوں کو کرتے ہوئے سرگوشی کی-------

کتنا بولتی ہیں آپ؟؟ اور وہ بھی فضول ترین----- اسکی سرگوشی پہ کسمساتے اسنے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا اور لرزتی آواز میں بولی-----

بب---بہت برے ہیں آپ----- گندے ہیں----- اسنے چہرہ چھپائے چھپائے کہا------ ہاتھ ہنوز اسکی بنیان اور کمر کو جھکڑے ہوئے تھے-------

ایک مشن پہ تھا وہاں انجر ہوا یقین رکھیں---- اور جہاں تک مہرو کی بات ہے آپکو لگتا کہ میں ان دونوں کے ساتھ کچھ غلط کر سکتا---------؟؟؟
اسنے گھمبیر لہجے میں کہا تو اسنے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھنا چاہا لیکن دیکھ نہ سکی-----

یقین کرتی ہوں میں آپ پہ یہ تو نہ کہیں کہ میں نہیں کرتی----------

اسنے یوں کہا جیسے کسی جرم کا اعتراف کیا ہو۔۔۔۔۔۔

آئی ایم بلیسڈ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے بالوں پہ لب رکھتے کہا تو ایک سکون سا اسکے رگ و پے میں سرائیت سا کرتا گیا۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ زخم دیکھ کے مجھ پہ ایسی کرم نوازیاں ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے زو معنی لہجے پہ وہ کرنٹ کھا کہ پیچھے ہٹی اور ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالی جہاں جذبوں کا طوفان برپا تھا۔۔۔۔۔

وہ جھینپتے ہوئے اسکا حصار توڑتی پلٹی لیکن اسکے آواز دینے پہ رکی۔۔۔۔۔۔

ایسی سچویشن میں شوہر کو شرٹ پہناتے ، میڈیسن دیتے۔۔۔۔۔ اسنے آنکھوں کی چمک سے اسے نروس کرتے سنجیدہ انداز میں کہا تو وہ اسکو دیکھتی رہ گئی کہ یہ بندہ اپنے اس انداز کو پرے رکھ کے بات کیوں نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھی اور اسکی شرٹ اٹھاتی اسے پہنانے لگی۔۔۔ شرٹ پہناتی وہ اسکی سمت دیکھنے سے مکمل گریزاں تھی کہ جو وہ کر چکی تھی یا جو واردات وہ آج اسکے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد وہ کم از کم اسکی چمکتی آنکھوں کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

ماشااللہ . .۔۔۔۔۔۔ بھابھی آپ بہت پیاری ہیں۔۔۔۔ سی گرین اور آف وائیٹ کنٹراسٹ کا سوٹ پہنے مہرو کے کان میں اسکی ہونے والی چھوٹی نند گھسی تو وہ چونکتے ہوئے زہر آلود خیالات کی زد سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

اور بمشکل اسکی طرف دیکھتے مسکرائی۔۔۔۔۔

اسکی ویران آنکھوں میں وہ وحشت تھی کہ سب پریشان تھے لیکن پھر بھی نظر انداز کیے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

دادو ہمیں تو بھابھی بہت پسند آئی ہیں۔۔ بھائی کے ساتھ جوڑی زبردست گے گی۔۔۔۔۔

بھائی کو آپ نے دیکھا ہوا تو پلیز جلدی سے کوئی اچھا سا فیصلہ سنائیں کہ ہم نے اسی مہینے کے آخر میں شادی کرنی۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑی بہن پرجوش سی بولتی اسکا سانس سینے میں اٹکا گئی۔۔۔۔۔۔

کیا وہ اتنی جلدی یہاں سے چلی جائے گی؟؟ کیا وہ اسے دیکھنے سے بھی جائے گی؟؟ کیا اب اسکی آنکھوں کو کبھی قرار نہیں آئیگا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل قطرہ قطرہ کرلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنی حالت سے گھبراتی وہ فورا اٹھی اور پھر احساس ہونے پہ انکو دیکھتی بمشکل اپنے لبوں کو کھینچتی بولی۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں زرا کچن سے ہو کہ آئی۔۔۔۔۔۔ اور انکا جواب سنے بغیر وہاں سے نکلتی اپنے کمرے کو بھاگی جب اسکا سر کسی چیز سے زور سے ٹکرایا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے سر تھامتے بھیگی نظریں اٹھائیں تو اس دشمن جان سے نظر جا اٹکی۔۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دیکھتے ہی خنجر چلایا۔۔ جو اندر تک اٹک گیا۔۔۔۔۔اسنے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

سنا ہے اسی مہینے ہو رہی ہے شادی؟؟؟ اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو وہ پھٹ پڑی-----

میری شادی کے معاملات میں دلچسپی لینا چھوڑ دو---اٹس نان آف یور بزنس------ اسکو غراتے ہوئے کہتے وہ اسکی سائیڈ سے نکلتی جانے لگی جب جھٹکا کھا کہ رکنا پڑا---------

یہ آپکا نہیں میرا بھی معاملہ ہے مہرماہ شاہ------
اسنے اسکے بازو کو جھٹکا دیتے اپنے سامنے کیا تو وہ بے ساختہ اس سے ٹکرائی------- وہ ابھی تک اسکی اس بے باکی پہ ہی سنبھل نہ سکی کہ اسنے اسے مضبوط گرفت میں قید کیا---------

چھوڑو مجھے------ وہ تڑپی-----

ابھی نہیں چھوڑ سکتا----- دھوکہ دے ہی دیا آپ نے----بڑی جلدی راستہ بدل کہ کسی اور کی سیج سجانے کو تیار بیٹھی ہیں------ جو کہ ہونا پاسیبل نہیں-----

اسنے اسکے چہرے کی اور جھکتے ہوئے کہا تو وہ غضب کی مزاحمت کرتے اپنے آپ کو آزاد کرتی چیختی------

اپنی غلط فہمی دور کر لو دبیر خان------مر جاونگی لیکن اب کبھی تمہارے خواب دیکھنے کی کوشش نہیں کروں گی اور تم کتنی ہی گھٹیا باتیں ہی کیوں نہ کر لو تمہاری سیج نہیں بلکہ اسی کی سیج سجاوں گی جس کا آج رشتہ آیا ہے------------ اسکی آنکھوں میں دیکھتے چیلینجنگ انداز میں کہتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی----------

----

مجھے گھر جانا ہے رہنے کیلیے؟؟؟ اسنے اسے کوٹ پہناتے ہولے سے کہا تو وہ اسکی طرف دیکھنے پہ مجبور ہوا------

خیریت؟؟؟ اسنے ابرو اچکائی----

ولی اور ہدیٰ کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنی اور شادی کی تیاریاں بھی کہ مہماہ کی شادی کے بعد اسکی بھی شادی ---------- اسنے سر جھکاتے جواب دیا------

نہیں رکنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ وہ ریوالور چیک کرتا گن ہولڈر میں رکھتا بولا۔۔۔۔ ۔۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا جب اسنے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا اور اسکے لفظ اسکے لبوں میں ہی مقید رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ چیک اپ کب تک کروانے ہوں گے مجھے؟؟؟ سڑک پہ رواں دواں چلتی کار میں بیٹھے ہوئے اسنے آریان سے سوال کیا تو وہ چونکا۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

خیریت؟کیا ہوا؟؟ اسنے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ویسے پوچھا۔۔۔۔ تنگ آ گئی اس سب سے۔۔۔۔۔۔ اسنے بیزاری چھپاتے کہا۔۔۔۔۔۔

بس کچھ ہی سیشن رہ گئے ---پریشان مت ہوں---- اسنے مسکراتے ہوئے تسلی دیتے ہاسپٹل کی پارکنگ میں گاڑی روکی----------

لیکن میں ادھر کیوں نہیں رک سکتی---- وہ دبے دبے انداز میں بولی-----

اسکی نظریں جھکی ہوئیں تھیں---اس دن کے واقعہ کو اتنے دن ہو چکے تھے لیکن وہ آج بھی اسکی نظروں کا سامنا کرنے سے کتراتی تھی-----
اور خود کو لعنت ملامت کرتی رہی کہ اسکے سامنے اتنی کمزور کیونکر ہو گئی کہ اسے کچھ کہہ بھی نہ سکی اور پورے استحقاق سے اس پہ اپنا حق جما گیا-----

کیونکہ میں کہہ رہا-----
اسنے بھرپور سنجیدگی سے کہتے گویا اسے چڑایا-----

میں بھی تو رہتی نا آپ کے بغیر ؟؟ خود آج آپ پانچ دن بعد گھر آئے اور میرا بھی تو دل نہیں لگت--------- اسنے دانتوں تلے زبان دبائی لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا------

ریٹلی،-------؟؟ اسنے مڑتے بھر پور حیرت کا مظاہرہ کرتے اسے چمکتی آنکھوں سے دیکھا تو اسکا رنگ خفت سے سرخ پڑ گیا---- رخسار شرم سے تپنے لگے------ اس کو کوسنے لگی کہ یہ سب کیونکر ہو رہا تھا--------

اسکی نگاہوں کی خیرہ کن چمک اور تپش کو برداشت نہ کرتی وہ دروازے کی طرف پلٹی-----

آج کے بعد جتنے دن خود غائب رہے گھر سے میں بھی اتنے دن گھر جاؤں گی------ اسکی خود سے کہ گئی دھیمی سی بڑبڑاہٹ جب اسکے کانوں تک پہنچی تو اسکے لبوں پہ محظوظ کن مسکراہٹ تھی-------

----

تجھے جانا ہے پیا کے گھر-----

آوہ گوری

تجھے جانا ہے پیا کے گھر-----

ان سب کے دھاوا بولنے اور ایسے بے ہنگم گانے پہ اسکا دل انہونی کے خیال سے لرزا۔۔۔۔۔

آج شاہ مینشن کی خواتین اور کچھ مرد اسکے گھر گئے تھے اور اسکے دل میں یہ مہوم سی امید تھی کہ شاید اس رشتے سے انکار ہو جائے لیکن۔۔۔۔۔

شاید اسکی دعائیں رنگ نہیں لائیں تھیں۔۔۔۔شاید زندگی کو اس سے اور بھی امتحانات لینے مقصود ہیں۔۔۔۔۔۔

ارے بنو بنے کی دلہنیا۔۔۔۔۔۔

ان سب کے لہک کے گانے کیوجہ سے وہ چونکہ اور انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

مبارکاں ڈیئر۔!رشتہ فائنل ہو گیا۔۔۔۔۔۔ وہی ہوا جسکا اسے خدشہ تھا۔۔۔۔

اس ماہ کی اٹھائیس تاریخ کو تمہاری ڈولی اٹھے گی۔۔۔۔۔۔۔ وہاں زبردست سی ہو ہا مچ گئی جبکہ اسکا رنگ سپید پڑ گیا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا مہرو؟؟ زینی نے بے ساختہ پوچھا-----

اتنی جلدی کی ڈیٹ---لالے نے کچھ----- اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن آنسوؤں کے گولے نے اسے بات مکمل نہیں کرنے دی-----

اوہو پریشان مت ہو----- بہت سویٹ ہیں ہمارے برادر ان لاء---ہم آج مل کے آئے ہیں تم بہت خوش رہو گی---- ڈونٹ وری-----
ہمیں بہت پسند آئے یار کیا شاندار دلہا ہے تمہارا------ وہ سب اسے تسلی دینے میں لگ گئیں لیکن وہ وہاں ہوتی تو سنتی نا---، اسکے دماغ میں زہریلی سرگوشیاں محو رقص تھیں------

مہرو بی بی قابو رکھیں خود پہ آپ پہ یہ سب زیب نہیں دیتا------

مجھے مجبور مت کریں بی بی کہ میں سب سر کو بتاوں-------

اپنی عزت کو یوں پامال کرنا چھوڑ دیں----

بہت جلدی راستے بدلتی ہیں آپ-----

آپ کسی اور کی سیج کبھی نہیں سجا سکتی----

آپ یوں راستے میں نہیں جا سکتی----

میں جانے نہیں دوں گا-----

نہیں دونگا------

ان سرگوشیوں سے گھبراتی وہ ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپ گئی-----

وآٹ ہیپینڈ مہرو؟؟؟ وہ سب اسکی طرف بڑھے جسکا چہرہ سفید پڑ رہا تھا------

میرا سر درد کر رہا اور تم لوگ شور------ ان کے پوچھنے پہ اسکے آنسو پھسلے اور بے ساختہ بہانہ سوجھ گیا اور وہ نظریں چراتی بول پڑی------

اوہ سوری یار تم ریسٹ کرو ہم چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ زینی نے سب لڑکوں اور لڑکیوں کو ساتھ لیتے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

جبکہ وہ وہیں پیچھے کی اوڑ بیڈ پہ گر سی گئی۔۔۔آنکھوں سے آنسووں کہ جھڑی مسلسل جاری تھی۔۔۔۔

ہجر کا احترام تو دیکھو۔۔۔۔
میرے آنسو ایک ترتیب سے نکلے۔۔۔۔۔۔

وہ جو وعدہ کر رہی تھی خود سے کہ کبھی اسکے خیالات کو اب دماغ کی گلیوں سے گزرنے نہ دے گی پھر سے اس وعدے کو توڑ بیٹھی۔۔۔۔۔

اور ابھی تو اتنے کٹھن مراحل باقی تھے وہ کیسے اس سب کا سامنا کرے گی اور اس سے جان چھڑائے گی۔۔۔۔۔۔ اسکی جان حلق میں آن سمٹی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا اگر سب ایسا ہی رہا تو وہ اسکی یاد اور بے رخی سے مر جائے گی۔۔۔۔۔ یہ سب سوچتے وہ ٹوٹنے لگی۔۔۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو دبیر-----آئی ہیٹ یو------ پھوڑ پھوٹ کے کہتی وہ تکیے میں منہ دیے بلکنے لگی-------

---

میں گھر کب جا سکتی؟؟ چاچو کی شادی ہے تو------ اسنے اسے دیکھتے بات ادھوری چھوڑ دی-----

تو شادی میں گھر جانا ضروری ہوتا؟؟-- اسنے لاعلمی کا مظاہرہ کیا-----

ہاں تو ویلے شادی کیسے اٹینڈ ہو سکتی--- اسنے الٹا سوال کیا------

جیسے بھابھی اٹینڈ کریں گی تم بھی ساتھ کر لینا اس میں کیا ایشو------- اسنے لاپرواہی سے سامنے دیکھتے جواب دیا-------

یہ میری پہلی شادی ہے آپ جہان انکل سے بات کریں نا کب بھیجنا مجھے میں اچھی طرح سے انجوائے کرنا چاہتی------- اسنے پرجوش انداز میں کہا-----

اور اگر آپ کے جہان انکل نے منع کر دیا تو۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے دیکھتے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔

تو آپ انہیں کہیں نا اب ادھر ہی تو نہیں رہنا نا؟؟؟ وہ اسے دیکھتے بولی۔۔۔۔

کیوں ادھر کیوں نہیں رہ سکتیں آپ؟؟؟
اسنے گہری نگاہوں سے دیکھتے اسے جواب دیا تو کچھ پل کو لاجواب سی ہو گئی۔۔۔۔

اچھا نہیں لگتا کیا ادھر؟؟؟
اسنے پھر سے سوال کیا تو اسنے رخ بدلتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

اچھا لگتا ہے بہت۔۔۔۔۔۔۔ آواز بہت دھیمی تھی۔۔۔۔۔

تو جب سب اچھا لگتا ہے تو پھر رہنے میں کیا پرابلم۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ بے سکون ہوئی۔۔۔۔۔

،،کیا یہ صرف بات تھی
کوئی امید؟؟

کوئی اشارہ؟؟
کوئی کرن؟؟؟

یا کوئی اقرارو اظہار کی کوشش؟؟؟

یہ سب سوچتی وہ دھڑکنیں شمار کرتی چپ سی رہ گئی------

سر تین بچیاں ہیں اور چار بچے ہیں------ اسنے موبائل دیکھتے اسے اطلاع دی--------

ان کے ساتھ چھ گارڈز ہوتے---- دو سکول کے اندر جاتے باقی چار سکول کے اردگرد اور گیٹ پہ متعین رہتے------- اسنے سر جھکاتے اٹھاتے اسے بریفنگ دینا جاری رکھا-------

گاڑیاں کتنی ہوتیں؟؟؟ مختصر سوال آیا۔۔۔۔

سر دو گاڑیاں ہوتیں۔۔۔ ایک میں ایک گارڈ اور ڈرائیور کے ساتھ بچے اور دوسری گارڈز کی گاڑی۔۔۔۔۔۔ اسکی نظریں اپنے موبائل کی سکرین پہ جمع شدہ معلومات پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔۔۔

سر سیکیوڑٹی کا سسٹم تو کافی ہائی الرٹ لگتا۔۔۔ہمارے لیے ٹارگٹ کو اچیو کرنا کافی ٹائم ٹیکنگ اور مشکل ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ڈرتے بات مکمل کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہیں نا کہیں یہ بات اسکے مائنڈ میں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تصویریں دکھاو سب بچوں کی؟؟ اسنے آرڈر دیا۔۔۔۔۔۔

اسنے فورا موبائل اسکے سامنے میز پہ رکھا تو اسنے فورا نظریں سکرین پہ جمائیں اور گہری نظروں سے تصویروں کا معائنہ شروع کر دیا اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ-----یہ بچی ٹارگٹ ہو گی ہمارا---اس بچی پہ فوکس شروع کر دو، بہلا پھسلا کے اپنی طرف کرنے کی کوشش کرو یا کچھ بھی لیکن یہ بہت زبردست مہرہ ہے ہمارے لیے اسلیے اسکا شکار دھیان اور ہوشیاری سے کرنا ہے----------- اسنے ایک تصویر پہ انگلی رکھتے کہا تو وہ سر ہلا گیا-----------

جبکہ اسکی شکاری نظریں ابھی بھی اس معصوم تصویر پہ جمیں تھیں---------

------ ...-------------------------------

جی جی یہ آ گئے ہیں آپ کر لیں ان سے بات----- سٹڈی سے خان،موحد اور معاویہ کی ہمراہی میں باہر نکلتے اسکی مدہم آواز سنی تو اسکی سمت متوجہ ہوا-------

جو اسکے ساتھ سب کو دیکھ کہ تھوڑا نروس ہو گئی کہ وہ انکی موجودگی سے لاعلم تھی---- اسنے جھجھکتے ہوئے موبائل اسکی سمت بڑھایا------

یہ بھا بھی بات کرنی----- وہ اتنی مدہم آواز میں بولی کہ وہ بمشکل سن سکا جبکہ معاویہ کا قہقہ چھوٹ گیا-------

توبہ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں؟؟ قسم سے آپ کے صرف آپکے سگے، اصلی والے ،شرعی و قانونی شوہر ہیں۔۔۔کھل کے بات کریں۔۔۔۔۔۔

اسکی گل افشانی پہ اسنے جھینپتے اسے گھورا تو بمشکل قہقہ ضبط کیے خان اور موحد کمرے سے نکل گئے جبکہ اسکے تاثرات انجوائے کرتا وہ بھی کھلکھلاتا باہر کو نکلا تو وہ اسکی سمت متوجہ ہوئی جو محو گفتگو تھا۔۔۔۔۔

الحمداللہ سب ٹھیک ہے۔۔۔پریہان بھی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ اسکی نپی تلی آواز گونجی تو وہ مزید متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

آپ سے ایک ریکویسٹ ہے جہان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بات کا آغاز کیا تو اسکا دل دھڑکنے لگا ، وہ پریشانی سے ناخن چبانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بھابھی کہیں۔۔۔۔۔ اسنے فورا کہا۔۔ ۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔علیزے کو تو کچھ دن ادھر چھوڑ جائیں ، بہت یاد آ رہی ویلے بھی تھوڑا کام بھی ہے تو پھر مہرو کی شادی تک آ جائے گی جلد ہی۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسکی خاموشی سے گھبرا کے لمبی سی تفصیل مہیا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ انکی پہلی بات سن کہ ہی اسنے بے ساختہ پلٹ کہ اسکی طرف دیکھا تو وہ سٹپٹا گئی

۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظروں میں ایسے شعلے نکل رہے تھے کہ وہ نظریں جھکانے پہ مجبور ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اندازہ ہوا کہ وہ کتنی فاش غلطی کر چکی ہے۔۔۔۔۔

اوکے میں بھیج دیتا انہیں۔۔۔۔۔ اسکے دوٹوک انداز میں کہنے پہ اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ . . .۔۔۔۔۔ مرینہ متشکر ہوئیں اسکے اتنی جلدی مان جانے پہ۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی جان لبوں پہ اٹکی ہوئی تھی کہ اب نکلی کہ تب۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔ اسنے نپے تلے انداز میں روکا اور الودائیہ کلمات کہتے موبائل رکھتے اسکی جانب پلٹے بغیر حکم جاری کیا۔۔۔۔۔۔

پیکنگ کریں اپنی خان چھوڑ آتا۔۔۔۔۔۔ اسکے سرد لہجہ میں اتنی ٹھنڈک سی تھی کہ اسکا رواں رواں سرد پڑا۔۔۔۔۔

شاہ پلیز لسن۔۔۔۔۔۔ اسے باہر نکلتے دیکھ کے اسنے بے ساختہ پکارا اور اسکا اٹھایا گیا قدم اسکی پکار پہ وہیں رک گیا۔۔۔۔۔۔۔

مگر تم جو پکارو۔۔۔۔

جان حاضر ، انا بھول جاوں ، غرور واروں۔۔۔۔۔

میں نے بھابھی کو کچھ نہیں کہا؟؟؟ وہ فورا اسکے سامنے آتی بولی۔۔۔۔۔

اوکے ۔۔۔ آپ پیکنگ کریں اب۔۔۔ اسنے اسی انداز میں کہا تو اسکا دل ہچکولے کھانے لگا۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ ایسا کیوں کر رہے ؟؟۔۔۔ وہ بھیگتی آنکھوں اور رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

وہ جو لاشعوری طور پہ اسکی دیوانگی، محبت و جنونیت کی عادی ہو چکی تھی اسکیلیے اسکا یہ لب و لہجہ، یہ ناراضگی و بے رخی جان نکالنے کے درپے تھے۔۔۔۔۔

اسکی بات کے جواب میں اسنے ایسی کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا کہ اسکا دل گہری کھائیوں میں جا گرا اور آنکھیں جل تھل ہو گئیں۔۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ بھابھی پوچھا آنا یا نہیں۔۔۔م۔۔مم۔۔۔میں نے کہا کہ شش۔۔۔شاہ کہتے دن کو جانا رات نہیں رکنا۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھے تنگ کرنے کو ایسا کیا۔۔۔۔ پپ۔۔۔۔پلیز۔۔۔ وہ بے ساختہ اسکے سینے پہ سر ٹکاتی رو پڑی۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کک۔۔۔کچھ۔۔۔ نہیں کیا۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔میرے سس۔۔ساتھ ایسا نہ کریں۔۔۔۔ مم۔۔۔مجھے آپ کک۔۔۔کی ناراضگی مار ڈالے گی۔۔۔۔۔ پلیز شاہ۔۔۔۔۔۔۔
وہ جو اسکی ناراضگی کا سوچ کہ ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی ضبط کھوتے نجانے کون کونسے انکشافات کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ یوں ہی بھینچے لبوں اور سرخ آنکھوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔ایسا نہیں کریں۔۔۔۔۔ ممم۔میں نے کہیں نہیں جانا کبھی بھی ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کے ساتھ رہنا۔۔۔پلیز شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بلکتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
اسکے لمس اور تسلی کیلیے تڑپتی بولی اسکا ایسا رویہ اسکیلیے جان لیوا تھا۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ہوش کھوتی اسے اپنے گرد ایک سخت سا شکنجہ محسوس ہوا جو اسکے رگ و پے میں اترنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم پرسکون ہوتی چلی گئی گویا کہ یہ لمس اسکے ہر مرض کی دوا ٹھہری ہو۔۔۔۔۔۔

تو آپ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے گھمبیر لہجہ میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

جج۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔
اسنے لرزتی آواز میں کہتے اسکے سینے میں چہرہ چھپایا تو اسکے کھلے گریبان سے ٹکراتا اسکا ملائم چہرہ جہان کے اندر جذبات کا ایک ایسا سمندر لے آیا جسکے اندر وہ سرشاری و خماری کے ساتھ ڈوب رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسی سرشاری و خماری میں بہکتے ہوئے اسنے بازو مزید بھینچے تو اسے لگا وہ اسکے سینے میں پیوست ہو جائیگی۔۔۔۔۔۔۔

ساری دنیا سے کٹ کہ رہ سکتیں ہیں؟؟؟ اسکا لہجہ لمحہ بہ لمحہ آنچ دینے لگا۔۔۔۔۔۔

اسکے حصار میں، اسکی گرم سانسوں کے دائرے میں قید وہ کانپتی اور ڈھڑکتی سانسوں کے ساتھ بمشکل کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی دروازے پہ ہوئی زوردار دستک نے ان فسوں خیز لمحوں کا فسوں توڑ سا ڈالا۔۔۔۔۔۔

اسکے ماتھے پہ شکنوں کا جال سا بچھنے لگا اور چہرے پہ غصے کی سرخی چھانے لگی۔۔۔۔

دستک سن کے اسنے اس سے پرے ہٹنا چاہا لیکن گرفت مضبوط تھی ابھی بھی۔۔۔۔۔۔

اسنے چہرہ اٹھا کہ بمشکل اسے دیکھنا چاہا جب آنکھوں پہ ایک سلگتا سا لمس اسکی بوجھل پلکوں کو مزید بوجھل سا کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکو ازیت دینا بند کریں ورنہ سود سمیت حساب لیا جائیگا کہ یہ سب آپ کے پاس میری امانت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی لو کو چھوا تو وہ لرز سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا اٹھی۔۔۔۔۔۔

ابھی آپکی بھابھی سے پرامس کیا ہے آپ جانے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔۔۔ اسے حصار سے آزاد کرتے وہ بولا تو اسنے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔۔

اوکے وہ بعد میں فائنل کرتے لیکن ابھی آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا وہ چیخ پڑی اور دروازے پہ بھی زوردار دستک ہوئی پھر سے۔۔۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا آپ کیوں نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز بھیگنے لگی ۔۔۔۔۔۔

اوکے اسکے بارے میں آ کے بات کرتے اور رونے کی کوشش بھی مت کیجئے گا ورنہ میں وہ کروں گا کہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سرد زومعنی انداز میں دی گئی دھمکی پہ اسکا چہرہ قرمزی سا ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا چہرہ صاف کیا اور بوکھلاتی رخ بدل گئی۔۔۔۔۔۔۔

کتنا مشکل کام ہے یہ شاپنگ۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آتے ہی شاپنگ بیگز صوفے پہ پھینکتے ہوئے دہائی دیتے بغیر سب کو دیکھے وہیں صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ساتھ آتی ژالے، دریہ اور علینہ سٹپٹا سی گئیں لاونج کی صورتحال دیکھ کے۔۔۔۔۔۔۔

میں تو کہتی کہ شاپنگ ساری دولہا دلہن خود جا کے کریں۔۔۔۔۔قسم سے باقی سب فضول میں تھک جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے ہانک لگائی۔۔۔۔۔۔

ایلے کہہ رہی جیسے ادھر شاپنگ ہوآئی مخلوق کرتی یا تم بغیر شاپنگ کہ رہتی؟؟؟

علینہ نے اسکی آنکھیں کھلوانے اور سیدھا بٹھانے کو اسے چپت لگاتے کہا لیکن وہ جو حقیقتاً تھکی ہوئی تھی اسی طرح لیٹی رہی۔۔۔۔۔۔۔

تھینک گاڈ ہمارے گھر موسٹلی شاپنگ گھر بیٹھے ہی ہو جاتی باقی مما لوگ خود ہی کر آتے اور میری شاپنگ اللہ بھلا کرے میرے میاں اور ساس بہت پیاری کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے انہیں چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بے پرواہی پہ سب نے کف افسوس ملا اور دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگیں۔۔۔۔۔۔

یبلو فلیپر اور مہرون اور آف وائیٹ شارٹ شرٹ میں ملبوس بالوں کو عجیب و غریب سا جوڑا بنائے)انفیکٹ بالوں کا کچومر بنائے جس میں سے آدھے بالوں کی لٹیں باہر نکلیں تھیں (وہ بے پرواہی سے دوپٹہ یلے صوفے پہ ٹانگیں پھیلائے وہ نیم دراز سی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ نیند میں ڈوبنے ہی والی تھی جب اسے چہرے پہ گہری پرتپش سی نگاہوں کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔
اسنے سرخ بوجھل آنکھیں کھولتے اردگرد دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

دائیں جانب کو دیکھتے ہی اسکا دل بے تحاشا دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صوفے پہ اپنی شاندار شخصیت سمیت براجمان تھا۔۔۔۔۔۔ اسکی چمکتی نگاہیں اسی پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔

وہ جھجھکتے ہوئے سیدھی ہوئی اور اسے دھیمے لہجے میں سلام کیا۔۔۔۔۔

اور ایک کھا جانے والی نظر سب بھابھیوں پہ ڈالی گویا یہ سب انکا ہی قصور ہو جیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کب آئے؟؟؟ اسنے دھیمے سے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے تو خیال میں تینتیس ، پینتیس سال ہو ہی گئے ہیں باقی یہ بہتر جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر آتے ولی نے اسکا سوال اچکتے ہوئے اسے جواب دیا تو وہ دانت کچکچا کہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سے کس نے پوچھا؟؟؟ اس نے غصے سے اسے گھورا جو جہان سے مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

توبہ کیا زمانہ آگیا ہے شوہر کے آتے ہی بھائی کو پرایا کر دیا۔۔۔۔۔چچ۔۔۔۔چچ۔۔۔۔۔

اسنے گویا گہرا افسوس کیا------

اسکے اس جملے پہ وہ سٹپٹا سی گئی----

ویلے لیزے کبھی کبھی خیال تو آتا ہو گا کہ کتنا بڈھا شوہر ہے میرا-----؟؟؟
اسنے آنکھوں میں بھر پور شرارت لیے سنجیدہ لہجے میں اس سے سوال پوچھا تو سب کہ لبوں پہ مسکراہٹ سی مچلنے لگی جو بمشکل روکی گئی-------
اسکا سوال سن کے اسکا منہ حیرت سے کھل گیا .--------

کون ہے بوڑھا؟؟؟ وہ تو نہیں ہیں آپ خود ہونگے------اور

آ-----آپ----- جائیں یہاں سے ----خبردار جو میری دوست سے شادی کی،---- جا کے کریں خود کسی بڈھی سے شادی----------
وہ لال بھبھوکا ہوئی------

تو سبکا مشترکہ چھت پھاڑ قہقہ اسے خجل سا کر گیا--------

واللہ جہان بھائی آج آپ کی بیگم میں پکی بیویوں والی روح آن سمائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے پھر شرارت کی تو اب کی بار اسنے کچھ کہنے کی بجائے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تو سب بے ساختہ ہنس دیے۔۔۔۔۔۔۔

علیزے ریڈی ہو جاؤ جہان آپکو لینے آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مرینہ نے اطلاع دیتے حکم بھی دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ بھی اسنے اسکی طرف دیکھنے کی غلطی نہ کی وہ جانتی تھی وہ اسکی آنکھوں کی شدت برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔۔۔۔

اوہ تو آپ اس نیک مقصد کیلیے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکا پھر سے چٹکلہ آیا جو اسے آگ لگا گیا لیکن اسنے اسکی موجودگی کیوجہ سے کنٹرول رکھا۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔انفیکٹ کچھ دن تک مہندی کا فنکشن ہے تو انکی موجودگی لازم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے مخصوص انداز میں جواب دیا تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔۔۔۔

بہت اچھا کیا سر۔۔۔۔۔۔میں تو تنگ آ گیا تھا اسکی وجہ سے اپنی ہونے والی نصف بہتر سے بات بھی نہ ہو پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا اور وہ جو اٹھ کے اوپر جانے لگی تھی وہ پلٹی اور دونوں مٹھیوں میں اسکے بال اتنی زور سے کھینچے کہ وہ کراہ اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے بتایا نہیں اپنے آنے کا؟؟؟ اسنے باہر دیکھتے اس سے سوال کیا کہ انکی کل رات کو ہی بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اچانک پروگرام بنا۔۔۔۔ رکنا تھا آپ نے؟؟؟ اسنے اسکی طرف دیکھتے اسے جواب دیتے جوابا سوال کیا تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔میں نے ویسے پوچھا۔۔۔۔لیکن بولنے کے بعد اپنی بے ساختگی پہ خجل سی ہو گئی تبھی گاڑی ایک خوبصورت سے فارم ہاوس کی طرح کے ایریے میں جا رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کونسی جگہ ہے؟؟ اسنے فورا پوچھا۔۔۔۔۔

باہر تو آئیں پھر بتاتا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف آتے کہا۔۔۔۔۔

وہ باہر آئی تبھی ایک اور گاڑی وہاں آ کے رکی اور خان باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم بھابھی میم کیسی ہیں آپ؟؟؟
اسنے اس سے پوچھا تو وہ مسکرا کہ سلام کا جواب دیتی بولی۔۔۔۔

الحمدللہ آپ کیسے؟؟ اسکے سوال پہ وہ اثبات میں سر ہلا گیا اور جہان کی طرف متوجہ ہوا اور اسکے کان میں دھیمی آواز میں نجانے کیا کھسر پھسر کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

ہم ادھر کیا کرنے آئے؟؟
جب انکی گفتگو لمبی ہو گئی تو اسنے اکتاتے ہوئے بے چینی سے اپنا سوال دہرایا تو جہان فورا متوجہ ہوا اور خان کو کچھ کہتے اسکی طرف پلٹا اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھتے بولا۔۔۔۔۔

کسی نے یہ جگہ لینی اور کسی نے یہ جگہ دینی تو اسے دیکھنے آئے؟؟؟ اسنے مختصرا بتایا تو وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔۔۔۔

کوئی کیوں اتنی پیاری جگہ دینا چاہتا؟؟؟
سب کچھ گھومنے کے بعد جب وہ پچھلے ایریے میں آئے تو وہ افسوس سے بولی تو وہ ٹھٹکا۔۔۔۔۔۔۔

اپ کو یہ جگہ پسند آئی؟؟؟ اسکی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

ہاں بہت۔۔۔۔۔ وہ سامنے پھولوں کو دیکھتے مسمرائز سی بولی۔۔۔۔۔۔

اوکے تو یہ جگہ ہم خرید لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسکو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے وہ بولا۔۔۔۔۔۔

لیکن ہم ادھر کیوں؟؟؟ . . .اسکے لمس سے کسمساتی وہ بولنے کو تھی جب اسنے اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپاتے سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔۔

ہم یہ ہالی ڈیز پوائینٹ کیلیے لیتے ناکہ چھٹیوں میں اپنے چوبیس چھبیس بچوں کو لے کہ آیا کریں گے۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے کرنٹ کھا کہ اسے دیکھا ۔۔۔۔۔ یہ سب اسکی سوچ اور پلاننگ میں دور تک نہ تھا اسکا دل یوں دھڑکنے لگا گویا سینہ توڑ آنے کے درپے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

چھ۔۔۔۔چھب۔۔۔ چھنیں بچے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ ہمارے چھ۔۔۔۔۔ چھبیس بچے؟؟؟؟ اسکے حلق سے لرزتی کانپتی آواز تصدیق کرنے کو نکلی۔۔۔۔۔

اسکا رنگ سرخ ترین ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بلکل ہمارے بچے کچھ آپ جیسے کچھ میرے جیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بھرپور سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو اسکا دل سکڑ سا گیا گویا کہ اسنے انکے بے رنگ سے رشتے میں رنگ بھرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔اتنے ز۔۔۔۔۔اتنے بچے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈر کے کہتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔۔

چلیں یہ ڈیسائیڈ کر لیں گے بٹ میرا ارادہ یہی ہے۔۔۔۔۔۔ ۔۔اسکی بات پہ اسکے پسینے چھوٹ گئے اسنے بوکھلاتے اسے دیکھا لیکن اسکا چہرہ مکمل سنجیدگی لیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسسے پہلے کہ وہ کچھ کہتی کسی کہ کھنکھارنے پہ گڑبڑائی -------

سر اس سے زیادہ کچھ دیکھنا سننا میرے لیے برداشت سے زیادہ ہو گیا ہے------- خان کی مسکراتی شریر آواز نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیے وہ سرخ چہرے کے ساتھ انکی سائیڈ سے نکلتی اندر کو بھاگی----------

---

آج معاویہ زینی اور مہرو کی کمبائن مہندی کا فنکشن تھا اور ساتھ ہی نکاح کی تقریب بھی تھی------

اورنج شرارے ، بلیو اوریلو شرٹ کے ساتھ گرین ڈوپٹہ لیے وہ آج پہلی بار اس گیٹ اپ میں آئی تھی-------

دونوں ہاتھوں میں میچنگ بھر بھر کے چوڑیاں پہنے اور گجرے سجائے ، لائٹ سے میک اپ میں ، لمبے بالوں کی چٹیا بنائے اور ان میں موتیے کہ پھول لگائے جب وہ سجی سی باہر کو نکلی تو پہلا ٹکراو مما اور چچی سے ہوا۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ آج لگ رہی ہے میری بہو سہاگن ۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے اسکی پیشانی چومتے ڈھیروں دعاوں کے ساتھ اسے گلے لگایا تو وہ جھینپ گئی رنگت میں سرخیاں گھلنے لگیں۔۔۔۔۔۔

آج ہمارے بچے کی خیر نہیں۔۔۔۔۔۔۔بیگم نے انہیں بہکانے کی فل تیاری کر رکھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
چچی کی زومعنی بات پہ اسکی پلکیں لرزنے لگیں۔۔۔۔۔

نجانے کس احساس کے تحت اسنے پلکیں اٹھائیں تو دل تھم سا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے ہی وائیٹ شلوار سوٹ پہنے گلے میں بلیک شال لپیٹے اسے پرشوق و گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں سے گھبراتی ناداستہ طور پہ وہ مما کے پیچھے چھپی----

وہ کل رات کا غائب ہوا ابھی اسکی نگاہوں کے سامنے آیا تھا----- جسکی ناراضگی دکھانے کو لاشعوری طور پہ مما کے پیچھے چھپی-----

ارے جہان------- چچی کی نگاہ اس تک گئی تو اسے فورا آواز دی-------

آسے آتا دیکھ کے اسکے دل کو پتنگے لگ گئے وہ بھاگنے کو پرتولنے لگی----

کدھر غائب ہو کل سے اتنی پیاری بیگم کو چھوڑ کے؟؟ انہوں نے آتے ہی کان کھینچے-----

چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انفیکٹ کچھ دیر منظر سے ہٹا تھا---- ابھی کیلیے حکم؟؟؟
نگاہیں اسی پہ مرکوز کۓ لیے اسنے سوال کیا جو انگلیاں چٹخاتی بے چین کھڑی تھی-------

علیزے پیاری-----؟؟ اس سے پہلے کہ وہ کچھ ایساویسا بول کے اسے اس سے پوری تقریب میں بچنے و چھپنے پہ مجبور کر دیتی وہ بول اٹھی-------

مما میں مہرو اور زینی کو دیکھ کے آتی؟؟؟ اور پھر انکا جواب سنے بغیر وہاں سے نکلی اپنے عقب پہ اسے چچی کی شریر آواز سنائی دی۔۔۔۔

جہان ابھی تک علیزے تم سے شرماتی افسوس ہے تم پہ۔۔۔۔ انہوں نے مصنوعی افسوس کا اظہار کیا۔۔۔۔

جہان کا جواب سننے سے پہلے وہ کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔چشم بدور یہ پریاں کدھر سے اتریں ہیں آج۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں کو دیکھ کے وہ بے ساختہ بولی لہجے میں بزرگانہ سی شرارت تھی۔۔۔۔۔

نہ کریں بھابھی آج آپ سے پکی والی بھابھی کی فیلنگ آ رہی۔۔۔۔۔ زینی نے جھینپتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھاپھا کٹنی بھابھی کی۔۔۔۔۔۔ مہرو نے اپنے خول سے باہر نکلتے ٹکڑا لگایا تو وہ ایک پل کو جھینپی۔۔۔۔۔

ان فیکٹ اسی کی تیاری کر رہی ۔۔۔۔ اس نے شرارت جاری رکھتے کہا۔۔۔۔

علیزے ان کو لے آئیں باہر۔۔۔۔۔۔ آیت نے آواز دی تو اس نے انہیں کھڑا کیا اور سب سیٹ کیا۔۔۔۔۔

پھر اچانک باہر سے موحد، آریان، طلال اور زوریز آ گئے اور انہیں زرتاری آنچل کے سائے میں انہیں باہر لے جانے گے تو ایک دلہن کا دل خوش کن خیالات کی زد میں تھا جبکہ۔۔۔۔۔

مہرو کہ حسیات گویا مردہ ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اور تب اس کے احساسات کرلانے گے جب اس نے سامنے سٹیج کے بائیں جانب نیچے کھڑے ملگجے سے حلیے میں خان کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اسکی نظریں اسی پہ جمی تھیں۔۔۔۔

اسکے قدم لڑکھڑائے------

ایک پل کو اسکا دل چاہاکہ وہ سب کچھ بھولتی اسکے سینے سے جا کے لپٹ جائے اور سب دکھ درد اسے کہہ سنائے لیکن----------

وہ ہولے سے چلتا انکی جانب آیا اسکی دھڑکنیں بڑھنے لگیں--------

اور تب اسکا دل ڈوب گیا جب وہ سبکی پرواہ کئے بغیر اسکی جانب بڑھا اور اسکے کان میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا--------

شادی مبارک ہو مہرماہ شاہ------- بلکہ یہ مبارک نہیں ہوگی کیونکہ یہ کسی اور کیلیے سجائی گئی ہے------

مہرماہ شاہ اس جرم کیلیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا---------
آج وہ شاید ساری مصلحتیں پار کرنے کو تھا-------

اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے ایک ہی گردان سے------

شادی مبارک ہو مہرماہ شاہ----

مہرماہ شاہ

مہرماہ شاہ-----

وہ جو اسکی منت سماجت پہ بھی اسے ایلے مخاطب نہ کرتا تھا--آج اس موڑ پہ-------؟؟

کیوں----؟؟

اسکا دل نوحہ کن ہوا-------

اسے نہیں پتا اسکے بعد کیا ہوا ، کس نے سٹیج پہ بٹھایا کون کون پاس آیا----؟؟؟

وہ تو سب حسیات، ہوش و دل و جان کچھ فاصلے پہ کھڑے اس بے مہر کو سونپ آئی تھی------

---

بہت پیاری لگ رہی۔۔۔۔۔ وہ جو بہت پرجوش سی پہلی دفعہ اس رونق کو دیکھ رہی تھی بائیں کان میں ہوئی سرگوشی پہ بوکھلا کہ پلٹی تو پاس کھڑے آریان سے نظر ٹکرائی۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ جھینپ گئی اور رخ پلٹتے خود کو کمپوز کرتے بولی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔۔ اسکی جانب سے رخ پلٹے بھی اسکی نگاہیں خود پہ محسوس کر رہی تھی جو اسکی دھڑکنیں بڑھا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

نکاح کب تک ہو گا؟؟؟ اسکو خود سے بے گانہ کرنے کو اسنے دوسری جانب توجہ کروائی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر ہو جاتی ۔۔۔ لالے کی پتہ نہیں کیا لوجک کہتے کہ پہلے یہ رسم کریں نکاح لیٹ نائٹ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی پرابلم سمجھتے اسکی جانب سے نظریں ہٹا کے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے میں مما کی طرف جا رہی۔۔۔۔۔ وہ اسکا جواب سنے بغیر مرینہ اور زہرہ بیگم کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

تقریب کا اہتمام شاہ مینشن کے وسیع لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ رسم کا آغاز دادو کر چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

جہان کے سٹریکٹ آرڈر کیوجہ سے معاویہ کو زینی سے پرے کر کے بٹھایا گیا تھا کہ یہ زینی کی فرمائش تھی کہ لالہ وہ تنگ کرتے انہیں سائیڈ پہ بٹھانا اسلیے وہ مہرو کیساتھ تھی جبکہ معاویہ زینی کی بائیں جانب منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سب رسم پوری کرتے ہلا گلا کر رہے تھے یہ سب شور شرابہ بھی اسے ماحول کی جانب لے کے نہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے اب آپ آؤ ادھر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو بھابھی کے پاس کھڑی کھلکھلا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔ مما کی آواز پہ انکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

چلیے محترمہ سہاگن ہونے کا فرض نبھائیے کچھ۔۔۔۔۔۔۔ لاریب بھابھی نے کندھا تھپتھپاتے کہا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔

سٹیج پہ قدم رکھتے وہ رکی جب جہان کو وہاں براجمان دیکھا۔۔۔۔۔ یہ بات اسکے مائنڈ سے نکل چکی تھی کہ انہیں ایک کپل کی طرح یہ رسم پوری کرنی تھی۔۔۔۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے زینی کے ساتھ بیٹھتے لاریب کی ہدایات کے مطابق رسم شروع کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔
جب معاویہ کو مٹھائی کھلانے کی باری آئی تو سب کی چیخ و پکار پہ وہ ڈر سی گئی۔۔۔۔۔

معاویہ بڑی بھابھی ہے زور سے کاٹنا ان کے ہاتھ پہ۔۔۔۔۔۔ سب اسی طرح کے مشورے دے رہے تھے اور وہ ہاتھ بڑھانے سے ڈر رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ جہان کی طرف دیکھا گویا مدد کی التجا ہو تو اسنے کھلانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔معاویہ نے منہ کھولا ہی تھا کہ اسے اپنے کندھے پہ زوردار دباؤ محسوس ہوا ۔۔۔۔۔۔

وہ لتاہ کہ رہ گیا اور اس دباو کی چھپی دھمکی سمجھ گیا اور شرافت سے سویٹ کھا کے پیچھے ہٹ گیا تو اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا یار معاویہ یہ کیا کیا؟؟؟ سب نے افسوس کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔

کیا بات کرتے ہو یار ایک تو انکے ہٹلر شوہر کو ساتھ بٹھا دیا پھر یہ بھی ڈیمانڈ کے انکی بیگم کو کاٹوں ؟؟ نہ مجھے اپنی جان بہت پیاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے جل کے کہنے پہ سب کہ قہقہے چھوٹ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا یہ ادھر سائن کریں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ساکت بیٹھی تھی ایجاب و استقاب ہو چکے تھے اور وہ اس طرح ساکت وہ بے حس بیٹھی تھی ۔۔۔۔ یہ تک نہ جانتی تھی کہ جس کے ساتھ پوری زندگی کر دی وہ ہے کون۔۔۔؟ کیسا ہے؟؟؟

وہ یونہی بیٹھی تھی جب جہان کے دوبارہ کہنے پہ ایک روبوٹ کی مانند جھکی اور سائن کرتی چلی گئی۔۔۔۔۔ اسی طرح جہان نے ہی زینی سے سائن لیتے انہیں دعاوں سے نوازا۔۔۔۔۔۔۔

بارات پرسوں تھی کل مہرو کے دلے کی مہندی لے کر جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی علیزے کدھر ہیں؟؟؟ وہ جو مولوی صاحب کو الوداع کہہ کے بمشکل معاویہ سے جان چھڑا کے آیا تھا اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہوتے ہوئے اسنے پاس سے گزرتی لاریب سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں شاید روم میں ہو یا کہیں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بمشکل مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے جواب دیا اور وہاں سے بھاگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچنبھے کا شکار ہوا کہ رسم کے بعد سے وہ اسے کہیں دکھائی نہ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے وہ پلٹا تو ساکت سا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جسے ڈھونڈتے وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔ وہ اسکی آمد سے بے خبر ٹیبل پہ جھکی موم بتیاں روشن کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

موم بتیوں کی روشنیوں میں اسکا ملائم چہرہ دمک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مہرون لانگ فراک پہنے جسکا سینے سے اوپر تک کا حصہ نفیس جالی سے مزین تھا اور اگلا اور پچھلا حصہ باریک ڈوریوں کی مدد سے آپس میں ملا تھا پہنے وہ اس وقت اسکے دل کے تاڑ چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کمرے کا خوابناک ماحول ، پھولوں کی مہک ، مدہم روشنی اور سب سے بڑا ملکیت سے احساس جگاتا سامنے کھڑا وجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے چلتا اسکی جانب بڑھا اور تبھی وہ موم بتیاں جلاکہ سیدھی ہوتی پلٹی تو ایک دم سے اسے دیکھ کے ماچس اسکے ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے جا گری۔۔۔۔۔

وہ ہولے سے چلتا اسکے قریب آن ٹھہرا بہت قریب۔۔۔۔۔۔ اتنا قریب کے اسے اسکی گرم و تیز سانسیں اپنی سانسوں میں گلتی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔

قتل کا ارادہ ہے کیا؟؟؟ اسکی گھمبیر سرگوشی پہ اسکا دل لرزنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔ہی۔۔۔ہیپی برتھڈے۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل کہا تو وہ بھرپور انداز میں چونکا۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج کا دن بھول چکا تھا لیکن اس زبردست سے سرپرائز نے اسے خوشگوار حیرت میں ڈال دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی جانب بڑھا جب وہ بوکھلاتی پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیک کاٹیں نا۔۔۔۔۔۔ اسنے نظریں چراتے اشارہ کیا تو وہ چپ چاپ کیک کاٹنے لگا اور پھر اسکی جانب پیس بڑھایا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ ہلکا سا منہ کھولتے تھوڑا سا کیک کھایا۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔آپ نہیں کھائیں گے؟؟

اسنے اسکا دھیان بٹانے کو پوچھا لیکن جواب چھکے چھڑا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کھلائیں مجھے بلکہ آئیں میں خود کھا لیتا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے لرزتے بلڈ ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو فوکس میں رکھتے ہوئے کہا تو وہ بدک سی گئی۔۔۔۔۔۔

سر سے پاوں تک جھنجھنا اٹھی اور رخ بدلنے کو تھی جب اسنے ہولے سے اسکا بازو پکڑتے اسے اپنی اوڑ کھینچا تو وہ اس اچانک حملے سے نا سنبھلتی ہوئی اسکے کشادہ سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج یہ دل اس دوری کیلیے آمادہ نہیں ہے اسلیے یہ فضول کوشش مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے کندھے پہ جھکتے کہا تو وہ دہل سی گئی۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔شاہ ۔۔۔وہ۔۔۔مم۔۔۔میں۔یہ۔۔۔۔۔۔ وہ بوکھلائی۔۔۔۔۔۔

آپ بس میرے پاس رہیں۔۔۔۔۔۔۔اسکے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے بولنے سے باز رکھتے ہوئے گھمبیر سی فرمائش آئی جس نے اسے سر سے پاوں تک مشکبور سا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکا گفٹ ؟؟؟ وہ بمشکل بولی جب اسنے اسکے بالوں کو ایک سائیڈ پہ کرتے سرگوشی کی

وہ میں اپنی مرضی سے لونگا---------- اسنے جھکتے ہوئے اسکے شولڈر پہ سلگتے لب رکھے تو وہ لرزنے لگی--------

کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آج بہت قریب آ کے یہاں ------اسنے اسکے ہونٹوں پہ انگلی رکھی--------
ان ہونٹوں سے آپکی جان نکالوں؟؟؟ اسکی اجازت لیتی اس پرتپش سرگوشی پہ اسکی جان ہزار طوفانوں کی نظر ہوئی-------

وہ اتنا قریب نہ آیا تھا لیکن اسکی جان لبوں پہ آ سمٹی تھی-------

وہ اسکی اجازت کا منتظر آج بھی کھڑا تھا---اور تب ہی اسنے بے تحاشہ جھجھکتے لرزتے اپنی باہیں اسکے گلے میں حمائل کرتے اسکے سینے پہ سر ٹکا دیا------

اسکی اس پیش قدمی پہ اسنے اسکے سر پہ لب رکھتے اسے زور سے بھینچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے ہلکا سا علیحدہ کرتے وہ جھکا اور اسکے کانوں سے آویزے اتارنے لگا۔۔۔۔۔۔۔اسکی کانوں کی سرخ ہوتی لووں کو اپنے ہونٹوں سے تسکین پہنچائی۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب میری امانت ہے انہیں تکلیف نہ پہنچایا کریں۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاتھوں پہ لمس چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔آنکھیں سلگنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔ انکو معتبر کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لرزنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہونٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے دانتوں سے کچلتے لبوں کو انگوٹھے سے آزاد کرتے اسے ایسی نگاہوں سے دیکھا کہ وہ ہزار رنگوں میں نہانے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور اسکے لبوں کو اپنے پیار سے رنگنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی گرفت میں اتنی شدت تھی کہ اسکی جان اٹکنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سانسیں الجھنے لگیں۔۔۔۔

اسکے اندر تلک اسکی سانسوں کی مہک اترنے لگی۔۔۔۔۔ اسنے اس کے کندھے پہ دباو ڈالا گویا کہ اسے رکنے کا اشارہ دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ تب پیچھے نہ ہٹا لیکن جب اسے محسوس ہوا کہ اسکی بانہوں میں مقید وہ حواس کھونے کو ہے تو وہ اس سے پیچھے ہٹتا سیدھا ہوا۔۔۔۔۔۔

اور پھر گہری پرشوق تپش بھری نگاہوں سے اسکا سرخ ہوتا تپتا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھیگے ہوئے لرزتے لبوں اور میچیں ہوئیں آنکھوں کے ساتھ اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی اور گہری سانسیں لیتی خود کو پرسکون کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ پھر سے اسکے کندھے پہ جھکنے لگا تو وہ جھٹکے سے پرے ہٹی۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ مم۔۔۔ چینج۔۔۔وہ یہ۔۔۔۔۔واش۔۔۔۔۔۔ وہ بوکھلاتی اٹکتی جانے کو پرتولنے لگی۔۔۔۔
اسکی ایک ہی شدت بھری گستاخی پہ اسکے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اسنے چاہا کہ کسی طور اسکو روک سکے حالانکہ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب اسکی پیش قدمی کی وجہ سے اس طغیانی کے سمندر پہ بندھ باندھنا اسکے بس کی بات نہ تھی نہ اس میں ہمت تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے اس بہانے پہ اسنے بازو تھامتے اسے روکا اور اسکے کان میں جھکا۔۔۔
اسکی سرگوشی پہ اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔ اسنے خون چھلکاتے چہرے کو جھکا کہ اسکی نظروں سے محفوظ کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ اسکے کندھوں پہ جمے تھے اسکے پیچھے ہٹنے کی کوشش میں اسنے اسکے کندھے پہ لگی ڈوریوں کو ہلکا سا کھینچا۔۔۔وہ سانس روکتی اپنی جگہ پہ رکی۔۔۔۔۔۔

اگر وہ پیچھے کی جانب ہوتی تو ڈوریاں فراک سے نکلتی چلی جاتیں۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکی جانب دیکھنے کہ کوشش کی جب اسنے ان ڈوریوں کی مدد سے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ کھنچی چلی آئی۔۔۔۔۔۔

اسکے ڈوریاں کھینچنے کیوجہ سے اسکا فراک ڈھلک کے اسکے نشیب و فراز نمایاں کر رہا تھا جسکی بناء پہ وہ اس سے نظریں ملانے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ خوابناک سا ماحول دونوں کے دھڑکنوں کے سنگم سے تال میل کرتا ایک پر فسوں سا منظر کھینچ رہا تھا۔۔۔۔۔ جسمیں ڈوبتے وہ دونوں بہک رہے تھے۔۔۔۔

اسی سرشاری و خماری کے ہاتھوں بہکتے اسنے بکھری سی علیزے کواپنے بازؤوں میں اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے بڑھتے قدموں سے اسکا دل اچھل کے حلق میں آن ٹکا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے جھکڑا۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔ ممم۔۔۔مجھے۔۔۔نن۔۔۔ نہیں۔۔۔جانا۔۔۔۔بب۔۔۔بیڈ پہ,۔۔۔۔۔ وہ نروٹھی سی بدحواس سی بول اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا یہی میری بانہوں میں رات گزارنی؟؟؟ اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ ہونق سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اسکی کھلی آنکھوں پہ لب رکھتا وہ انہیں بوجھل کر گیا اور اسی بات کا فائدہ اٹھاتے اسنے اسے بیڈ پہ لٹایا۔۔۔۔۔۔

اسنے اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ کے چہرہ فورا ہاتھوں میں چھپایا۔۔۔۔۔۔

ایسی خطرناک اداوں پہ کنٹرول کریں وگرنہ میں حساب بے باک کرنے پہ آیا تو برداشت کرنا مشکل ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی گھمبیر زو معنی سرگوشی پہ اسکی دھڑکنوں نے وہ شور مچایا کہ سارا ماحول رقص کر اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکے چہرے سے تکیہ کھینچتے اسکے چہرے پہ جھکتے پھولوں کی برسات کی۔۔۔ جسکی جل تضل میں وہ پاگل سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

بب۔۔۔بس ششش۔۔۔شاہ بس میں پاگل ہو جاونگی۔۔۔۔۔۔ اسنے چہرہ چھپاتے رخ بدلا۔۔۔۔۔۔ اسکی سانسیں تیز سے تیز ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔

دل گویا ہاتھوں میں دھڑک رہا ہو۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی چند جسارتوں پہ ہی پاگل ہو اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ خود کو کمپوز کرنے میں مگن تھی جب اسنے اپنی کمر سے فراک سرکتے محسوس کی۔۔۔۔۔ اسکی سانس تھمی۔۔۔۔۔

کیے بعد اسنے سلگتے لبوں کا لمس محسوس کیا۔۔۔۔۔۔ اسنے دونوں مٹھیوں میں فراک کو دبوچا اور زور سے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔۔۔۔

ششش . . .۔۔۔شاہ مم۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔۔۔۔ اسکی ڈوبتی آواز ابھری۔۔۔۔ اسکیلیے اس خوابناک ماحول کو برداشت کرنا مشکل ترین کام تھا۔۔۔۔۔۔

لگنا بھی چاہیے کیونکہ یہ میرے تقریبا چھ سالوں کے حساب بے باک کرنے کا وقت ہے------ پانچ سال میں آپ سے دور تڑپتا رہا اور ایک سال آپکے پاس رہ کے میں سلگتا رہا----- ...اسنے ماتھے پہ لب رکھے----

تو اب یہ ان چھ سالوں کے حساب سود سمیت وصول کرنے کا وقت ہے---------- اسکے لبوں نے رخساروں پہ پھول کھلائے-------

یہ وقت ہے اس جنونیت و دیوانگی کے اظہار کا جسمیں میں تڑپ رہا------- اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اسکا چہرہ ہلکا سا اٹھاتے اسکے لرزتے لبوں اور لرزتی پلکوں کو دیکھتے کہا------

یہ وقت ہے محبت کے اظہار کا---------- لب اسکے کندھے سے ہلکا سا نیچے ثبت ہوئے----

اسنے بے ساختہ اسے تھاما-------

یہ وقت ہے عشق کی معراجوں کو چھونے کا----------

اسکا دل ایک پل کو ساکت ہوا اور پھر یوں دھڑکا کہ اسے لگا کہ اسکے قریب جھکا وہ بھی اسکی دھڑکنیں سن سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا مدہوش ہونا جائز تھا۔۔۔۔

وہ سارا شراب جیسا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھایا اور لیمپ بجھاتا اسکی اوڑ جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکہ انگلیوں میں انگلیاں گھساتا وہ اسکے کان میں جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت شکریہ میری جان اس اعزاز اور پیش قدمی کیلیے۔۔۔۔۔۔میری محبت کو قبولیت دینے کیلیے۔۔۔ابھی میری محبت کے مظاہرے برداشت کرنا آپکی مجبوری ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے بدن پہ جا بجا پھول کھلاتا وہ اسے معتبر کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں۔۔۔۔۔۔یہ ایسا بقا ہے جسے زوال نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

--میرے لیے میری زندگی کی سب سے قیمتی چیز ہیں آپ---------- اسنے محبت کی انتہا کر دی---------

اسکی شدت نے اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی بھر دی-------- اسکی شدتوں کے ساتھ اسکی سانسیں اور دھڑکنیں تیز اور مدہم ہو رہیں تھیں-------

یہ رات انکے ملن کی رات تھی....انکے صبر کا پھل تھا---بہت صعوبتوں اور مشکلوں کے بعد انکیلیے ایک تحفہ تھی------ جس میں لمحہ بہ لمحہ وہ بھیگتے جا رہے تھے اور جہان اسے محبتوں کے تلاطم خیز سمندر میں ڈبوتا جا رہا تھا اور وہ بے بس سی ڈوبتی بھیگتی چلی گئی----------

---

وہ جو بمشکل کچھ دیر پہلے ہی نیند کی وادیوں میں اتری ہی تھی کہ کسی کے پرتپش لمس کی وجہ سے اسکی آنکھ پٹ سے کھلی-----

اسنے اندھیرے میں دیکھنا چاہا تو سامنے نظر آتے چہرے کو دیکھ کہ اسکے حلق سے چیخ نکلی جسے اسکے مضبوط ہاتھ نے حلق میں ہی دفنا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلائیے مت محترمہ۔۔۔۔۔۔بدنامی کا خوف آپکو ہو گا مجھے نہیں۔۔۔۔۔ اسکی سرد آواز اسکے رگ و پہ میں سنسنی ڈورا گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھا جو اسے پل پل اجنبی بن کے مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور ابھی اسکی اسکے کمرے میں آدھی رات کو موجودگی اسکیلیے باعث خوف اور بدنامی تھی۔۔۔۔۔

وہ کسی انہونی کے خیال سے لرزنے لگی اور التجائیہ اسے دیکھنے لگی کہ اسکے لبوں کو اس قید سے چھٹکارا دے ۔۔۔۔۔ تو اسکی سمت سے مطمئن ہوتا وہ ہتھیلی اٹھا گیا۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا کرنے آئے ہو اس وقت؟؟؟ نکلو ابھی یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اپنے خوف اور کمزوری پہ قابو پاتی غصے سے دبی دبی سی چیخی۔۔۔۔۔۔

مبارک دینے آیا ہوں نکاح کی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے بالکل قریب جھکتے ہوئے بولتا وہ اسکی جان لبوں پہ اٹکا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ پل ساکت رہنے کے بعد وہ جیسے کسی خواب سے جاگی اور اسے بمشکل دھکا دیتی خود پھرتی سے اٹھی اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اترتی اسنے اسکا بازو جھٹکے سے کھینچتے اسے بیڈ پہ گھسیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کیلیے دفع ہو جاؤ یہاں سے نہیں چاہیے مجھے تمہاری کوئی مبارک۔۔۔۔ نہیں دکھاو مجھے اپنے یہ روپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پھٹ سی پڑی جب اسکی باتوں کہ جواب میں وہ اسکے ماتھے پہ جھکا اور محبت کی مہر ثبت کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی مبارک ہو مہرماہ آفندی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں صور پھونکتا وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ وہیں ہاری سی شل بیٹھی رہی کہ جیسے سب کچھ لٹا چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ میکانکی انداز میں اپنی پیشانی پہ گیا جہاں ابھی بھی اسے جلتا انگارہ سا محسوس ہو رہا تھا اور اسی احساس کے پاتے ہی وہ اوندھے منہ چہرہ چھپاتی رو پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔اب کیوں یہ داغ دے گئے مجھے۔۔۔۔۔ساری زندگی کی کسک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا بلکنا اب شاید زندگی بھر کیلیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح بہت روشن اور بہت سے خوش کن رنگوں سے سجی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں ضدی تھا۔۔۔۔

انا پرست تھا۔۔۔۔۔

لیکن تمہاری محبت نے مجھے دیوانہ بنا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے کروٹ بدلتے دھیمی سی آنکھیں کھولتے ماحول دیکھنا چاہا لیکن پھر نیند کے ہاتھوں مجبور ہوتی دوبارہ پلکیں موند گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نیند تب بھک سے اڑی جب اسنے اپنی گردن پہ وہی سلگتا لمس محسوس کیا جس نے اسے ساری رات اپنے سائے میں رکھا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے آنکھیں کھولتے دیکھنا چاہا تو اسے خود پہ جھکا مگن پایا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اتنی صبح یہ دیکھ کہ مرنے لگی کہ یہ سب برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔۔۔

مارننگ۔۔۔۔اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کے وہ اسکی طرف دیکھتا بولا تو وہ ہلکا سا بولتی اٹھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیٹی رہیں ابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے دلکش رنگوں سے سجے شرم سے لپٹے چہرے پہ نگاہ ڈالتے کہا جبکہ وہ اب اسکے سامنے لیٹنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی اسی لیے اسکے اٹھتے ہی فورا خود کو سمیٹتے اٹھ کے بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکی اس بھاگنے کی کوشش کو ناکام بناتے وہ اسکا بازو تھامتے اسکی پشت سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اونہوں یہیں رہیں فلحال۔۔۔۔۔۔۔ اسنے چہرہ اسکے بالوں میں چھپاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

نن---نیچے جانا---شش .------شادی کا ماحول ہے ، لیٹ ہونا اچھا نہیں ہہ---ہوگا------ اسنے بمشکل بات مکمل کی ---اسکیلیے اسکی نظروں کا سامنا اس بے تحاشہ قربت میں جان جوکھوں کا کام تھا------

اتنی سیانی باتیں خیر ہے نا---------- اسنے اپنے مخصوص انداز میں اسے چھیڑا تو وہ بے ساختہ بول اٹھی------

بھابھی کہتی ہیں جو بیوی شوہر سے پیار کرتی اور گھر سے پیار کرتی وہ سیانی ہو ہی جاتی------ اسکے انداز میں اتنی بے ساختگی اور معصومیت تھی کہ وہ خود پہ ضبط کھوتا اسکی گردن پہ لب رکھتا بولا--------

نہ کریں علیزے نہ کریں--------ورنہ میں بھول جاونگا کہ صبح ہے یا رات ہے---------اسکی گھمبیر سرگوشی کی تہہ میں اترتے ہی وہ بدکتے ہوئے بکھرے لباس کی پرواہ کیے بغیر واش روم کی سمت بھاگی جبکہ پشت پہ اسکا دھیما سا قہقہ سنائی دیا---------

---

جب تک وہ شاور لیکر نکلی وہ موبائل پہ مصروف تھا۔۔۔ اسکی مصروفیت کو دیکھتے اسنے تشکر کا سانس لیتے تولیے سے بال آزاد کرتے برش اٹھایا ہی تھا کہ پیچھے کھڑے عکس کو دیکھ کہ برش چھوٹ کے نیچے جا گرا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں اسکے شبنم کے قطروں سے سجے چہرے پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔۔ بھیگی زلفوں کے جھرمٹ میں اسکا بھیگا سا چہرہ اسکی توجہ سمیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا اور اسکے بال ہولے سے مٹھی میں جھکڑتا بولا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں ہیں آپ میرے لیے لازم و ملزم؟؟ کیوں آپکو دیکھ کے زندگی کا احساس ہوتا؟؟؟ کیوں ؟؟
اسکی جان لیوا سرگوشیاں اور پرتپش قربت اسکی سانسیں اکھاڑنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو اسکی رات کی جنوں خیزیوں سے گھبرائی ہوئی تھی ابھی پھر سے اسی قربت کا احساس اسے دہکا سا گیا۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکے ستارے گردش میں لاتا دروازے پہ ہوئی دستک پہ اسنے شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔۔

دستک کی آواز پہ وہ تشکر کا سانس لیتی اس سے دور ہٹی اور رخ بدلتی متغیر دھڑکنوں کو اعتدال میں لانے لگی۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔مما نیچے بلا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ اسکے رسپانس کرنے سے پہلے ہی باہر کھڑے خان نے دروازہ کھلنے کا انتظار کیے بغیر اسے میسج دیا اور پلٹ گیا۔۔۔۔۔

اسکے پلٹنے پہ جب وہ دوبارہ اسکی سمت متوجہ ہوا تھا کہ وہ بوکھلاتی بول اٹھی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔مجھے بھوک لگی میں نن۔۔۔نیچے جانے لگی۔۔۔۔ وہ دوپٹہ اٹھاتی لب کچلتی غائب ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اسی حلیے میں جائیں گی۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے گہری لو دیتی نگاہوں سے اسکے بھیگے سراپے کو سر تا پا دیکھا۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکے بھیگے بالوں اور بھیگتی شرٹ کی طرف اشارہ کیا تو وہ شرم سے گلال ہونے لگی-------

اسکی نظروں اور ان میں سجے رنگوں کی بناء پہ وہ مشکبور ہو گئی-----

آ---آپ جائیں مم---میں---آتی----- وہ گڑبڑا کے کہتی ڈریسنگ روم میں گھسی-------

---

ماشاءاللہ------
ماما اور دادو اسے دیکھتے ہی بے ساختہ بول اٹھیں-------

اسکے گیلے بال، مشکبور سراپا---- لجایا سا انداز---اسکے بدن سے آتی کسی دوسرے بدن کی خوشبو محسوس کرتے آج انہیں پہلی دفعہ ایسا لگا کہ وہ میریڈ ہے اور اپنے شوہر کے پہلو سے اٹھ کے آئی ہے--------

انکے اس بے ساختہ پیار پہ وہ جھینپ گئی اور نظریں چرانے لگی۔۔۔اسے لگا کہ وہاں بیٹھا ہر شخص اسکے چہرے پہ چھائے اس گزری رات کے خوش کن رنگ دیکھ لے گا۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی آج آپ بہت گلو کر رہی ہیں خیریت؟؟؟ زوریز نے معمول کے انداز میں تبصرہ کیا۔۔۔۔۔

لیکن اسے اسکی بات پہ ایک زوردار اچھو لگا۔۔۔۔۔۔۔ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس چھلک سا گیا۔۔۔۔۔۔۔

سامنے بیٹھے شخص کی نظریں اور پھر ایسا تبصرہ وہ روہانسی سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

کس وقت جائیں گی آپ رسم کیلیے؟؟ اسکی گھبراہٹ دیکھتے ہوئے اسنے موضوع بدلا۔۔۔۔۔۔

میرا تو خیال ہے کہ سات بجے تک چلے جائیں۔۔۔فاصلہ کافی زیادہ ہے تو جلدی فارغ ہو کے واپس آ جائیں گے۔۔۔۔۔انہوں نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

خواتین میں سے کچھ کو مہرو اور زینی کے پاس ٹھہرائیے گا۔۔۔۔ اسنے احتیاطاً کہا۔۔۔۔۔۔

آپ چلیں گے۔۔۔۔ ؟؟ انہوں نے پوچھا کہ وہ گیدرنگ سے چڑتا تھا۔۔۔۔

کوشش کرونگا۔۔۔ابھی مجھے کہیں جانا ہے خان کے ساتھ اگر جلدی فارغ ہو گیا تو کوشش کرونگا۔۔۔۔۔ اسنے شش و پنج میں ڈالتی گفتگو کی۔۔۔۔۔

کوشش کیجئے گا بیٹا۔۔۔۔۔۔ مما نے تائیداً کہا تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ بھابھی کو لے کہ جا سکتے نا آپ کے بغیر۔۔۔۔۔؟؟ تاشے کے سوال پہ وہ جو دانستہ اسے ریلیکس کرنے کو اس سے نگاہیں ہٹائے بیٹھا تھا، اسکی نگاہیں اسکی سمت گئیں۔۔۔۔

اسکے سوال پہ اسنے گھبرا کہ تاشے کو دیکھا گویا چپ رہنے کا اشارہ دیا ہو۔۔۔۔۔۔

آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟ بھابھی کو لیکے جانا یا چھوڑ کے جانا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسی پہ بات ڈال دی۔۔۔۔

آف کورس لیکے جانا ہے ہمیں۔۔۔۔ اتنی پیاری بھابھی ہیں۔۔۔اتنی سویٹ بھابھی ہمارے سارے سرکل میں نہیں ہے انہیں لے کہ جا کے تھوڑی شوخیاں ماروں گی کہ بھابھی تو میری ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے اتنے بچگانہ انداز میں کہنے پہ وہ ہلکا سا ابرو اچکاتے اسے دیکھنے لگا جبکہ سب ہنس دیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو اس سچویشن میں بمشکل خود کو سنبھالے بیٹھی تھی ان سب کی باتوں پہ اسکا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اسے یہ سب کیری کرنا انتہائی جان جوکھوں کا کام لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

فطری شرم و حیا نے اسے بے جان سا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

توبہ کیا زمانہ ہے اپنی بدصورتی کو کسی اور کی خوبصورتی سے کور کرنے کا یہ شاندار طریقہ کہاں سے سیکھا؟؟؟

زوریز نے انتہائی معصومیت سے سوال کیا تو وہ جل اٹھی جبکہ ادھر آتے معاویہ کے چھت پھاڑ قہقہے نے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ دونوں بہت برے ہیں۔۔۔۔۔ وہ روہانسی سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ بم باری ہوتی پری اور زینی لاریب کے ساتھ آتی دکھائی دیں۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کی قدرت ہے ، دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور یہ راہ اور چاہ کسی اور کے دل میں ایسی لگی کہ میرے پہنچتے ہی وہ بھی قدم رنجہ فرما دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زینی کو دیکھ کے حسب معمول اسکی رگِ ظرافت پھڑک اٹھی۔۔۔۔۔۔

اسکی سب کے سامنے کی گئی اس فضول گوئی پہ وہ شرم اور غصے سے لال ہونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناجانے جب اللہ شرم باٹ رہا تھا تو یہ لڑکا کدھر گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ لاریب نے اسے دیکھتے مصنوعی تاسف سے سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو موحد بھائی کو ڈھونڈنے گیا تھا لیکن وہ آپ کے ساتھ بزی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے معصومیت اور ڈھٹائی کے ریکارڈ توڑتے انکی اور انکے میاں کی ٹانگ بیک وقت کھینچی۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ جھینپ اٹھی جبکہ موحد کھانسنے لگا۔۔۔۔۔۔

خدا کا نام لو بھائی مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو-------؟؟ انہوں نے پناہ مانگتے کہا-------

سب کے لبوں پہ ایک محظوظ کن مسکراہٹ تھی-------

مہرو نہیں آئی؟؟؟ اٹھتے ہوئے اسنے سوال کیا جبکہ اسکے نا آنے کیوجہ سے وہ واقف تھا--------

وہ جو عشق کی رمزوں سے واقف تھا اسے اندازہ تھا یہ ہجر کی گھڑیاں اس نازک جان پہ کیسی گراں ہیں----لیکن پھر بھی نا چاہتے ہوئے بھی اسے یہ فیصلہ لیتے اسکا نکاح کرنا پڑا----------

نہیں لالہ سو رہی ہے------کہتی لیٹ سوئی----- زینی نے مختصر جواب دیا تو وہ سر ہلاتا پلٹا---------

تو جانم یہ بتائیں کیسا لگ رہا ہے میرے ساتھ--آہ-------- اس سے پہلے کہ وہ اپنے گل افشانی پوری کرتا مما کہ کان کھینچنے پہ کراہ کہ رہ گیا------

کیوں تنگ کر رہے میری بیٹی کو------؟؟ انہوں نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا-------

مما قسم سے آج پوری اس ہٹلر کی اماں لگ رہیں ہیں-----جے کی روح کدھر سے آ گئی-----؟؟ اسکی دہائیاں عروج پہ تھیں اور اسکی مسخریوں سے سب کے لبوں پہ جاندار مسکراہٹیں تھیں------

بنو مت جو پوچھا وہ بتاو-------؟؟ انہوں نے مسکراہٹ ضبط کرتے سوال دہرایا------ کان ہنوز ہاتھ میں ہی تھا--------

کیا بتاو مما -----گزشتہ پانچ چھ سالوں سے آپ لوگوں نے خود ہی اپنی بیٹی جو کہ میری اب سب کچھ لگتی ہے کو تنگ کرنے کا پرمٹ مجھے دیا تھا----------
اسنے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تو وہ شرم سے سر جھکا گئی جبکہ اسکی بات پہ مما بھی افسوس ملتی اسکا کان چھوڑتے پیچھے ہٹیں---------

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا بچے تم لا علاج ہو---------- زینی گڈ لک بیٹا-------- ان کے تاسفانہ انداز پہ بلند و بانگ قہقہے ابلے----------

---

کیوں ستا رہی ہو اتنی؟؟؟ وہ اسے مسلسل آہ و زاری کرتے پریشان ہورہی تھیں----

لالہ کو بلائیں بھابھی پلیز------اسکی مسلسل ایک ہی رٹ تھی------

کیسے بلائیں اسے وہ صبح سے غائب ہے------- وہ زچ سی ہو گئیں---------

آپ بس انہیں بلائیں------- اسنے تکرار جاری رکھی تو وہ آگے بڑھی---------

کیا بات ہے مہرو مجھے بتاو؟؟ اسنے مخصوص دھیمے لہجے میں سوال کیا----------

بھابھی لالہ--------- اسنے اسے دیکھتے بھیگتے لہجے میں کہا------

مجھے بتا دو-----میں کرتی ہوں انہیں کال------- اسنے پھر سے اصرار کیا--------

مجھے۔۔۔مجھے یہ شش۔۔۔شادی نہیں کرنی ابھی۔۔۔۔۔۔ اسنے ان سب پہ ہفت و اقلیم گرائے۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ ان سب کے کان سائیں سائیں کرنے گے۔۔۔۔۔۔

میں یہ سب ایکسیپٹ نہیں کر پارہی اتنی جلدی۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔بھابھی لالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اندرونی فیلنگز کو چھپاتے بہانہ بنانا چاہا جب اسنے لرزتا ہاتھ اسکے لبوں پہ رکھا۔۔۔۔۔۔۔

پلیز مہرو چپ کر جاو۔۔۔۔۔۔ اس وقت ایسا کچھ مت کہنا جو یہاں سب کی امیدوں پہ پانی پھیر دے۔۔۔۔۔۔۔اسنے التجائیہ کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ مدہوش حال میں ان باتوں کو بھی ظاہر کر دے جو اسکیلیے اور سب کیلیے دھچکے کا باعث ہوں۔۔۔۔۔۔

بھابھی مم۔۔۔۔میں اتنی جلدی۔۔۔۔نئی جگہ۔۔۔۔۔ مم۔۔۔اسے جانتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل کرلا رہا تھا پیشانی پہ اچانک سے ایک سلگتا لمس جاگنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مہرو یار ڈرا ہی دیا۔۔۔تمہارا مسٹر بہت اچھا ہے تم بہت خوش رہو گی۔۔۔اور نئی جگہ کچھ نہیں کہتی دیکھو تو ہم لوگ خاص کر یہ علیزے بھی تو ایک فلی اجنبی جگہ اور لوگوں میں آئی ہے۔۔۔۔نکاح کے بولوں میں بہت طاقت ہوتی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیت نے ہلکے پھلکے انداز میں بات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دماغ صرف ایک ہی بات پہ اٹک گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کے بولوں میں طاقت ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا اسے اپنے شوہر سے جسے وہ جانتی نا تھی محبت ہو جائیگی؟؟؟ کیا وہ اس دشمن جان کو بھول سکے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دم پیشانی کا وہ سلگتا لمس اسے ندامتوں کی عمیق گہرائیوں میں دھکیل گیا کہ کسی کے نکاح میں ہوتے اس نے اسے یہ جرات کرنے کیوں دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں وہ اس مقام پہ آ کے اس پہ مہر ثبت کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکا دل قطرہ قطرہ پگھلتا سلگتا زہر سا بھرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دروازہ بند کرتے فورا اسکا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ مہرو کی کیفیت سے پریشان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اسکیلیے اسے بتانا نا گزیر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا نمبر بند جا رہا تھا ۔۔۔۔۔۔اس نے جھلاتے ہوئے خان کا نمبر ملانا چاہا تبھی اسکا موبائل رنگ کرنے لگا اسنے دھیان دیے بغیر کال پک کرتے فون کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہآ۔۔۔۔۔۔مسز جہان حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری جانب سے آتی مکروہ آواز اسکی روح تک کھینچ سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آواز سن کہ وہ جیسے کسی خواب سے جاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ سے کسی آسیب کی مانند اسکی زندگی میں آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ وہ کیونکر بھول گئی تھی کہ اسکی زندگی میں ایسی خوشیوں کی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کیوں ان لمحات میں کمزور پڑی۔۔۔۔کیوں وہ اسکے قریب آ گئی جبکہ وہ یہ بات جانتی تھی کہ یہ سب اسکیلیے نہیں ہے۔۔۔۔

کیوں وہ یہ بھول گئی کہ اسکی زندگی کیلیے اسکا اس سے دور رہنا بہت ضروری تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آواز نے اسے وحشت و خوف کے ایلے سمندر میں پھر سے جا انڈیلا جہاں وہ آٹھ سال کی عمر میں جا پہنچی تھی اور شاید اسکی بڑی وجہ اسکی جہان سے نزدیکی اور وہ بے پناہ محبت تھی جسے تو وہ ابھی ٹھیک طرح سے محسوس بھی نہ کر پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی نام ہے نا تمہارے اس شوہر نامدار کا۔۔۔۔۔ جہان حیدر شاہ۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بے ہنگم قہقہ لگاتے اسکی بے بسی کا مزہ لیا۔۔۔۔۔۔

کیسی گزر رہی زندگانی۔۔۔۔۔۔۔سنا ہے بڑی شادیاں ہو رہیں۔۔۔۔۔ اسنے سفاکیت سے کہتے گویا دھمکی دی۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔نہی۔۔۔۔۔اسکے لبوں سے سرسراتی آواز نکلی۔۔۔۔۔۔

بے فکر رہو جانم ۔۔۔۔۔میں کچھ نہیں کرتا یار۔۔۔۔ویسے یہ اطلاع بتانے کو فون کیا تھا کہ تمہارے شوہر کی بھتیجی تمہاری بھتیجی سے بھی کمال ہے اور کافی مالدار ہے تمہاری سسرال بچی بہت مہنگے سکول پڑھتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس پہ منوں برف انڈیلتے وہ فون کاٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا وہ دھمکی دے رہا تھا؟؟؟

اسکی نگاہوں میں محرم کا معصوم چہرہ گھومنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

😝 تو کیسا لگا صبح صبح کا سر پرائیز 😍 کمنٹ میں ضرور بتائیں

اور کون کون لکی کو مس کررہا تھا😰 لو اب وہ آگیا 😱 کیا کرنے والا ہے یہ 😢 بس علیزے کوئی ی بیوقوفی نہیں کردے 😬 اچھے اچھے کمنٹس دیں آج سب اور ہوگ ئی ی نہ شکایت دور کے میں سرپرئی یز نہیں دیتی 😝 اگلی قسط رات کو ان شاء اللہ 11 بجے کے بعد#نوٹ 👈 کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا

"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

از حوریہ ملک

EPISODE#50(part 3);

وہ ہاری ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

تو کیا زندگی پھر سے ایک امتحان اسکیلیے تیار کیے بیٹھی تھی؟؟؟

ایک بہت بڑا سوالیہ نشان اسکا منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

بھابھی وہ م۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے زہریلے خیالات کی سوچ کو زوریز کی تیز آواز نے توڑا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بھابھی؟؟؟ آپ اتنی زرد اور پریشان کیوں لگ رہیں ہیں۔۔۔۔؟؟؟ اسکو اپنے ہاتھ پاوں چھوڑے بیٹھے دیکھ کے وہ پریشان ہوا اور اسکے قریب آتا بولا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکا کانوں میں صرف وہی مکروہ آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہلکے سے اسکا کندھا ہلایا۔۔۔

آ۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زور سے چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

بھابھی کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ اب کہ اسکی نگاہوں میں تشویش سی دوڑنے لگی۔۔۔۔۔

و۔۔۔ محرم۔۔۔۔؟؟؟ اسکا دماغ اسی نقطے پہ آ کے منجمند ہوا۔۔۔۔۔۔

وہ تو بھابھی کے پاس ہے کیا ہوا؟؟؟ اسنے اچنبھے سے پوچھا تو وہ جھرجھراتی ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

ہاں بس وہ ---ویلے میں آپکے بھائی کو کال کرنے لگی تھی------- اسنے ڈرتے ہوئے ایک نظر فون پہ ڈالی-----

ہائے تو کیا جے اتنے ڈروانے ہیں کہ آپ کال کرتے اتنی حواس باختہ ہو رہیں ہیں------ اسنے اسکی کیفیت کو نشانہ بناتے حفیف سی شرارت کی------

وہ چاہ کے بھی اسکی شرارت پہ کھل کے مسکرا نہ سکی بلکہ اسکا نام اسکیلیے ایلے پھاہے کی مانند بن رہا تھا جسے چھونے سے درد سرائیت کرتا جائے---------

نہیں بس-------آپ کو کوئی کام تھا----؟؟؟ اسنے اس سے پوچھا کیونکہ وہ شاید حواس باختہ ہونے کیوجہ سے دستک کی آواز اور اسکی وجہ نہ سن سکی تھی------

ہاں مما نیچے بلا رہے ، جلدی سے ڈیسائیڈ کریں جانے سے ریلیٹڈ بڑی والی بہو ہیں آپ ----- شارٹ ٹائم نوٹس ہے---------- اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو بمشکل لبوں کو کھینچتی مسکرانے کی کوشش کرنے لگی--------

ہاں چلیں۔۔۔۔۔ اسنے اٹھتے ہوئے قدم اٹھائے جب رنگ ٹیون کی آواز پہ اسکے قدم لرز اٹھے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے انتہائی خوفزدہ نظروں سے بیڈ پہ پڑے فون کو دیکھا گویا کہ کوئی عفریت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیں آگیا آپکے صاحب بہادر کا فون۔۔۔۔۔۔ زوریز چونکہ اس سے تھوڑا پیچھے تھا اسلیے اسکی نگاہ سکرین پہ پڑ گئی تو اسنے شرارتی انداز میں اسے مطلع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک پل کو اسکا خوفزدہ دل پرسکون سا ہوا لیکن دوسرے ہی پل اسکی وحشت ناک آواز اور حقیقت نے اسے منہ کے بل سا گرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کریں بات میں چلتا۔۔۔۔۔۔ وہ آنکھ دبا کے کہتا وہاں سے چلتا بنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتی مسلسل بجتے اس موبائل کے پاس آئی اور چند ملے موبائل کی سکرین دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔

کچھ نام آپ کیلیے لائف لائن ہوتے ۔۔۔۔۔۔۔ اسکیلیے بھی سکرین پہ بلنک کرتا "حیدر شاہ "کا نام بھی لائف لائن تھا ایسی لائف لائن جسکیلیے وہ اس سے دور رہنے کو بھی تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب۔۔۔۔۔؟؟؟

کیا پھر سے وہی سب دہرایا جائیگا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اور کیا

وہ اس سب کیلیے ایگری ہو جائیگا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

مسلسل بلنک کرتے نام کو دیکھتے اسنے بہت سے آنسو اندر اتارتے کال پک کی۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔۔جہان شاہ اسپیکنگ۔۔۔۔۔۔ اسکی بھاری مدہم آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔

ایک سکون سا رگ و پے میں اترنے لگا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔۔کدھر ہیں آپ؟؟؟ مدہم سی آواز گونجی۔۔۔۔۔

یاد کر رہی ہیں۔۔۔۔؟؟ اسکی آنچ دیتی آواز پہ اسکے گلے میں آنسوؤں کا گولہ سا بننے لگا۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں میچتے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ وہ بمشکل سن پایا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اچانک اسے پکارا جو اسکیلیے الارمنگ تھا۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے کہا۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہوا جو آپکو آنسو پینے پہ مجبور کر رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے سوال پہ اسکے اندر اترتے آنسو ابلتے ہوئے پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکل آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔؟؟ کیسے وہ اس شخص سے دور رہ کہ زندہ رہ سکے گی جو فاصلوں پہ بھی اسکے چھپے آنسو دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں میں اسکے زہریلے اور سفاک لفظوں میں بجھا میسج لہرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بھیگتی لرزتی آہ پہ دوسری جانب کھڑا وجود کانپ اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے خان کو اشارہ کرتے میٹنگ ڈسمسڈ کا اشارہ کرتے بھاگتے قدم باہر کو بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خان بھی پریشان سا اسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔۔۔۔میرا دل بہت پریشان ہے۔۔۔۔۔۔۔اسکی آواز میں اتنا درد تھا کہ وہ پریشان ہو اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

اور اس بات کی دنیا گواہ تھی کہ جہان شاہ کہ سارے جذبات و احساسات صرف علیزے شاہ کے حوالے سے ہی شو ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو مشکل سے مشکل سچوایشن میں جذبات پہ قابو رکھتا تھا اسکیلیے پریشان ہو اٹھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے ریلیکس۔۔۔۔۔۔ مما کدھر ہیں؟؟ اسنے اسے ریلکیس کرنے کو پوچھا لیکن تب تک وہ فون کاٹ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

موبائل ڈیش بورڈ پہ پھینکتے اسنے گاڑی ہواؤں میں آڑائی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا خان خیر کے کلمات پڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی پرتشویش آواز ابھی تک اسکے کانوں کے پردوں پہ لہرا رہی تھی اور وہ دل کے دل سے بے حال ہوتی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ دھڑ سے کھلا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے چونکتے ہوئے نگاہ اٹھائی تو ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔۔

گرے شرٹ ، فولڈ سلیوز، بلیک ویسٹ و ہولڈر اور بلیک جینز میں بکھرے بالوں اور تنے نقوش کے ساتھ وہ سات منٹ بعد اسکے سامنے موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ قدم بہ قدم چلتا اسکے نزدیک آیا اور اس کی بکھری حالت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ چہرہ جو صبح کو شرمائے جا رہا تھا اس وقت پرسان حال لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے علیزے؟؟؟ اسنے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے دھیرے سے اسکے سوجے پپوٹوں پہ شہادت کی انگلی پھیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے تھمے آنسو پھر سے رواں ہونے لگے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسے بازو سے کھینچتے اپنے سینے سے لگایا اور شکنجے میں جھکڑتے ہوئے اسکے بالوں پہ بوسہ دیا اور اسے غبار نکالنے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔میں بہت۔۔۔۔پپ۔۔۔پریشان۔۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگ

ر۔۔۔رہا۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔آ۔۔۔آپ کے ساتھ ہی رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مم۔۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنا خوف نکالا لیکن چاہ کے بھی اس موقع پہ کچھ کہہ نہ سکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس ڈارلنگ میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔یہ رونا بند کریں جلدی سے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بازووں پہ دباو ڈالتے گویا اسے رونے سے روکا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں گہری سوچ کہ پرچھائیاں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

بس کریں علیزے۔۔۔۔۔۔۔ دیکھیں اتنی پیاری آنکھوں کا کہ کیا حالت بنا ڈالی ہے۔۔۔۔۔ سزا شدید اور سخت ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے ہولے سے علیحدہ کرتے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامتے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی طرف نروٹھے انداز میں دیکھنے لگی جب اسنے دھیرے سے جھکتے ہوئے اسکی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس مسیحائی کے لمس کی تاثیر اسکے رگ رگ میں اترتی اسکیلیے گہرے سکون کا باعث بننے لگی

کچھ لمحوں کے بعد وہ ہولے سے سیدھا ہوا تو اسکے ویران سے چہرے پہ رنگوں کو بکھیر سا گیا----------

اس نے نظریں چراتے اسکے سینے پہ سر رکھ دیا اور خود کو تحفظ سے ہمکنار کرنے لگی---------

علیزے اسکے علاوہ کوئی اور بات تو نہیں؟؟؟ اسنے اسکی گہری اور سرد سنجیدہ آواز سنی--------

اسکا دل پوری قوت سے سمٹا----------

نہیں------ اسنے اسکے گریبان میں چہرہ چھپایا--------

Pdf Novel Bank

جبکہ وہ اسکو بازووں کو بھینچتے کسی ایسی سوچ میں گم تھا جس سے اسکے چہرے پہ خشونت بھرے تاثرات تھے اور سرخ انکھیں بیڈ پہ پڑے موبائل پہ مرکوز تھیں----------

----

سر بہت خوش لگ رہے آپ----؟؟؟ اسنے اسے گلاس پہ گلاس انڈیلتے پوچھا------

اسکا بلندو بانگ بے ہنگم سا قہقہ اس خوفناک سے ماحول میں گونج اٹھا-----------

کیوں تم نے کیسے جانا-------؟؟ اسنے محظوظ ہوتے گلاس سے سپ لیتے اس پہ سرخ نظریں گاڑیں-----------

کافی دنوں بعد ایسے آپکو ڈرنک کرتے اور ایسے چہرے اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا---------- اسنے خوشامدانہ کہا----------

آہا-------- بات ہی کچھ ایسی دل کو خوش کر دینے والی ہے میری جان-------اسنے پھر سے گلاس بھرتے قہقہ لگایا---------

pdfnovelsbank.blogspot.com

کہیں اسکا پتہ تو نہیں مل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بھی مکوہ انداز میں حصہ لیا کہ اسے بھی یہ امید دلائی گئی تھی کہ وہ بھی اسکے ساتھ کچھ پل گزار سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ بھی چل گیااور ایک ایسا پتہ بھی پھینک دیا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے میری آغوش میں آ گرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔ تب میں اس کے اس شوہر کو پل پل تڑپاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکو ایسی عبرتناک سزا دونگا کہ اسکا وہ یار تڑپ تڑپ کے مرے گا۔۔۔۔۔اسکا وہ حال کرونگا کہ وہ موت کو سسکے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا وہ اپنے شوہر کو نہیں بتائے گی؟؟؟ اسنے اسکو دوسری طرف کا رخ دکھایا۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا کہ میں کچی گولیاں کھیلتا۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے آنکھیں گھمائیں تو اسکی بات کا مطلب سمجھتے اور بات کی تہہ تلک پہنچتے اسکے چہرے پہ بھی مسکراہٹ سی چھا گئی اور دوسرے ہی پل کمرہ شیطانی قہقہوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----------. ---

بھآبھی آپ ادھر لالہ اور اپنی دونوں کی جگہ پہ رسم کرنی اسلیے تگڑی دم ہو کے سٹیج پہ جائیے گا---------- سی گرین اور گولڈن فراک میں ہلکی پھلکی سی تیاری کہ ساتھ سجی علیزے کو مینے اور معاویہ نے تیار کیا-------

کیوں مینے کونسا ایٹم بم تیار کرنا سٹیج پہ اپنے اور اپنے میاں کی جگہ پہ------؟ اسنے مصنووی معصومیت سے پوچھا تو سب اسے گھورنے گے----------

اوہو بڑی بھابھی ہیں اتنی آسانی سے تو مٹھائی نہیں کھلانی نا---تھوڑا رنگ شنگ کے آئیے گا----------آریان نے ہولے سے اسے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی--------

اوہو ادھر کان لائیے---------- معاویہ نے ادھر ادھر دیکھتے ساری سچویشن اسے سمجھائی تو اسکی بھی آنکھیں مسکرانے لگیں----------

اوکے ڈن----------

کیسے ہیں نندوئی صاحب؟؟؟ اپنی باری پہ سٹیج پہ آتے اسنے شرارتی انداز میں اسے پوچھا تو ہو ہا مچ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی دولے کی رسم اصل ہو گی کہ مسز جہان شاہ تو ابھی آئی ہیں۔۔۔۔سب نے ہوٹنگ مچا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا دے رہی ہیں سپیشل نندوئی کو؟؟؟ مہرو کے سسرالیوں سے کسی نے شرارتی ہانک لگائی۔۔۔۔۔۔۔

یہ خود سٹیج پہ بیٹھی ہیں یہی سپیشل گفٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔معاویہ نے سب کا دھیان اپنی طرف کرنے کو ٹکڑا لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے نظر بچاتے ہتھیلی مہندی سے بھری اور اسکی سمت ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔۔

جب اسکا ہاتھ پیچھے سے کسی کی مضبوط گرفت میں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بے ایمانی نہیں چلے گی--- . .--------بھاری گہری آواز پہ اسنے کرنٹ کھاتے پلٹ کے دیکھا----------

جاری ہے----------
اگلی قسط کل رات کو🌹 #نوٹ👈 کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں--ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا

"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

از حوریہ ملک

EPISODE#50(part 4);

وہ مسکراتی روشندار نظروں سے اسکے ملائم چہرے کو تک رہا تھا------

آ---آپ---؟؟ وہ اسے یہاں دیکھ کے کافی حیران ہوئی تھی------
کیونکہ وہ انکے کہنے پہ انکے ساتھ نہیں آیا تھا وجہ شاید یہی تھی وہ لڑکے والوں کہ طرف سے شریک تھا-------

جن پہ تھا تکیہ وہی پتے ہوا دینے گے۔۔۔۔میری بھابھی کہ ساتھ تو یہی سب ہو گیا، شوہر چیٹر نکل آیا۔۔۔ معاویہ نے مصنوعی افسوس سے تیل چھڑکا۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔۔۔۔ اسنے خفگی سے ہاتھ کھینچا لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی ویلے آپ اتنی خطرناک لگتی تو نہیں لیکن آپ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے سے آتی شریر آواز پہ اسنے جھینپ کے کچھ گھور کے دولے کو دیکھا۔۔۔

گویا خفت مٹانے کا ارادہ ہو۔۔۔۔۔ اسکو اسکے ہاتھ پکڑنے نے شرمندہ سا کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل زور آزمائی میں لگی تھی لیکن مقابل کی گرفت خاصی مضبوط تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں نا میرا۔۔۔۔۔ اسنے بے بسی سے معاویہ لوگوں کی سمت دیکھا تو اسنے چوری سے اک اشارہ کیا تو اسنے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اس نے دوبارہ سے اسے نظریں بچاکہ سمجھایا تو خوفزدہ سی ہوئی لیکن پھر خفت کی وجہ سے وہ اس کام کیلیے ایگری ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکی سمت دیکھا لیکن وہ ٹیک لگائے مگن سا اسکی کاروائی ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔۔

بھآبھی جے رومینٹک ہونے کی کوشش کر رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زوریز کے چٹکلے پہ قہقہوں کی برسات ہوئی۔۔۔۔۔۔

میں رومینٹک ہونے کہ کوشش نہیں کر رہا۔۔۔میں ہوں، اپنی بھابھی سے کنفرم کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آخری جملہ اسکے کان میں انڈیلتے کہا تو وہ سر تا پا سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔

اسنے بازو کو جھٹکا دیا تو اسکا دوپٹہ اسکے چہرے کو ڈھک سا گیا اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے دوسرا ہاتھ مہندی سے بھرا اور مٹھی سائیڈ پہ کر لی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑنا کہ نہیں۔۔۔۔۔؟؟ اب کہ اسنے پرسکون ہوتے کہا۔۔۔۔۔

چھڑوا لیں۔۔۔۔۔ اسنے شان بے نیازی سے کندھے اچکائے۔۔۔۔ دوسرا لمحہ اسکیلیے حیرت انگیز تھا۔۔۔۔۔۔

اسکا نازک سا مہندی سے لتھڑا ہاتھ اسکے چہرے پہ نقش و نگار بناتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نامحسوس طریقے سے اسکی گرفت زرا ڈھیلی پڑی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا ہاتھ چھڑایا اور وہ ہاتھ شاکڈ بیٹھے دولہے کہ چہرے پہ بھی مل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور فورا اسٹیج سے بھاگی کہ اب وہ رسم ایلیے تو بالکل نہ کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

محفل ایک دم زعفران سی بن گئی۔۔۔۔۔۔

چھا گئی ہیں بھابھی ویلڈن۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان سب نے وہ چیخ و غل مچایا کہ خدا کی پناہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی تک ششدر تھا، وہ کم از کم اس سے اس حرکت کی توقع نہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویلے کیسا فیل ہو رہا کسی کی رسم حنا میں اپنی رسم ہو جانا وہ بھی بیگم کے ہاتھوں------؟؟ حنین سکندر نے ہلکے سے مسکراتے اسے چھیڑا تو وہ ہلکا سا جھینپ گیا---------

آخر کو بیگم کہ بھائی ، بیگم کی حرکت پہ کٹ لگا رہے تھے محترم کا یہ ری ایکشن تو بنتا تھا-------

آج کی اس فنکشن کی کوئین ہیں ہماری بھابھی محترمہ جنہوں نے ایک دیو کو رنگا رنگ کر دیا--------تالیاں---------- معاویہ کی پھلجھڑی نے محفل کو پردونق سا کر دیا---------

----

شال بازو پہ لپیٹ کے رکھے وہ ڈھیلے قدموں سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا------

دھیان کے دھاگے سارے موبائل کی سمت تھے جہاں وہ کینسل کی گئ میٹنگز کی ڈیٹیل چیک کر رہا تھا----- جب اسکی نگاہ ایک نوٹیفیکشن پہ آکہ ٹھٹھکی-----

اسنے فورا میسج اوپن کیا تو اسکے روشن و کشادہ ماتھے کہ بلوں پہ بے پناہ لکیروں کا اضافہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ناراض مت ہوئیے گا۔۔۔ مہرو ڈسٹربڈ ہے میں آج رات اسی کے پاس رکوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مختصر لفظوں کی اس اطلاع نے اسکے دماغ میں سائرن سا بجا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسی کیا بات تھی جو ایسی رنگوں سے سجی رات کے بعد بھی اسکا گریز سامنے آ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہو گیا اس ایک ہی دن میں کہ وہ اس سے گریزاں ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اسکے دماغ میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔۔۔۔۔ وہ بیوقوف نہیں تھا جو اسکے دن کو اس بری طرح سے رونے کو اسطرح سے نظر انداز سا کر دیتا۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ کچھ تو ایسا ہوا جو وہ پریشان ہے لیکن وہ اسے ٹائم دینا چاہتا تھا کہ وہ اسے خود سے بتائے کیونکہ وہ یہ بات جان چکا تھا چھ سال پہلے ہی کہ انکے درمیان محبت تو ہے ہی

لیکن اب وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اعتماد کا رشتہ بن چکا لیکن رشتہ بننا زیادہ اہم نہیں جتنا اس رشتے کو نبھانا سو وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اسے سب بتائے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکا ایسے منظر سے ہٹنا، اسکے سامنا کرنے سے گریز کرنا وہ دن کے بعد اسکے سامنے فنکشن میں کچھ پلوں کو آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دکھتے سر کو تکیے پہ پٹخا اور بنا چینج کیے آنکھیں موندیے سوچ کی دھاریں بکھیرے نجانے کیا سلجھاتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ دن آ ہی گیا جسکا سب کو شدت سے انتظار تھا۔۔۔۔۔۔

شاہ مینشن کی رونق عروج پہ تھی۔۔۔۔۔

ہر طرف شور و غل مچا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ملازمین کی دوڑیں لگیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ دن اگر بہت سے لوگوں کیلیے امنگوں اور خوشیوں کا دن تھا تو------

وہیں یہ دن کسی کیلیے قیامت سے کم نہ تھا-----

سکن کلر کی نفیس سی شال اوڑھے وہ ویران چہرے کے ساتھ صبح سے نجانے کتنے چکر لگا چکی تھی------

اسکے چہرے پہ اس وقت اتنی ویرانیت تھی کہ کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کچھ گھنٹوں تک اسکی رخصتی ہے--------

کیا بات ہے مہرو کیوں ٹانگیں تھکا رہی میری بچی----آرام کرو جا کے--------- دادو نے اسے اس طرح رقص بسمل دیکھا تو بے ساختہ اسے پیار کرتے بولیں-------

دادو-----وہ-----؟؟ وہ اٹکی----

کیا بات ہے میرا بچہ------؟؟ انہوں نے پچکارا-----

وہ خان کدھر---------- بالآخر دل کی دہائی زبان پہ آ گئی---------- اسکا نام لبوں پہ آتے دل نے کرلانا شروع کر دیا----------

دادو جی جان سے چونکیں------

خان سے کیا کام پڑ گیا اس وقت---------- یہاں ہی ہو گا یا جہان کے کسی کام سے نکلا ہو گا کہیں---------- انہوں نے لاپرواہی سے جواب دیا----------

تم اسے چھوڑو جاو جا کہ آرام کرو--------- انہوں نے کمرے کی سمت بھیجا تو وہ تھکے تھکے قدموں سے کمرے کی سمت بڑھنے لگی---------

کہاں ہو تم----------؟؟؟ ایسی سزا تو مت دو--------- ایک صرف ایک بار نظر آ جاو---------- اسکا دل مسلسل دہائیاں دے رہا تھا--------- آنکھیں بتدریج سرخ پڑتی جا رہیں تھیں---------

---

آج دھرتی پہ دلوں کا سنگم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلڈ ریڈ اور پنک و لائٹ گرین کنٹراسٹ کے لہنگے پہنے اگر دلہنیں چاند کو شرمائے جا رہیں تھیں تو دلہے بھی مہرون شیروانیوں پہ کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تقریب کا اہتمام ہائی الرٹ سیکیورٹی کے ساتھ شہر کے بہترین بینکویٹ میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھینچے لبوں کے ساتھ وہ کھڑا پاپا اور معاز سے محو گفتگو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
برداشت اور ازیت سے اسکے دماغ کی رگیں پھٹنے والی ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں وہ اس طرح سے پردہ نشین ہے کہ ان دونوں کیلیے مشکل بنا رہی کیوں وہ پریشانی بتا نہیں رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے جلتی نگاہیں اٹھائی۔ تو وہ رائل بلیو شارٹ شرٹ اور سکن کیپری میں ملبوس کھلکھلاتی آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی کی پرتپش نظروں کے احساس سے اسنے چونکتے ہوئے دیکھا تو اسکا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا--------

وہ اس سے بچنے کی مسلسل کوشش میں تھی-----کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس کے سامنے رہی تو وہ کمزور لمحوں کی زد میں آ جائے گی جو .اس وقت وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی اور وہ سب کچھ جان جاتا وہ وہ نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسکا جاننا جو تباہی لاتا وہ روکنا بہت مشکل کام----------

اسی لیے وہ اسکے سامنے آنے سے گریز کر رہی تھی لیکن اس وقت اسکی نظروں میں جو ناراضگی و ازیت تھی وہ اسکا دل ہلا سی گئی------- اسنے بے ساختہ قدم انکی سمت بڑھائے ---------

کیسے ہیں بھائی----؟؟ اسنے معاز سے گلے ملتے ان سے پیار سے پوچھا تو وہ مسکراتے ہوئے اس سے باتیں کرنے گے---------

وہ باتوں میں مگن تھی اسل ئی ے جان ہی نہ سکی کہ کب وہ وہاں سے چلتا گیا۔۔۔احساس ہونے پہ اسنے بھائی سے معزرت کی اور اس کونے کی سمت بڑھی جہاں اسے اسکی سیاہ کپڑوں میں لپٹی پشت نظر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیسی لگ رہی میں؟؟؟ اسنے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے بمشکل دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی قسط ان شاء اللہ کل ۔۔۔۔

برائے مہربانی شورٹ شورٹ کی رٹ مت لگائی یئے گا مجھے پتا ہے کہ شورٹ ہے ۔۔۔ بٹ آج رائیٹر بہت بزی تھی اسلیئے میں نے بہت مشکل سے انسا اتنا بھی لکھوایا ہے یہ سوچتے ہوئے کہ کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے ۔۔۔#نوٹ 👈کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا

"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

از حوریہ ملک

EPISODE#50(part 5);

اسکی لرزتی آواز پہ اسنے پیچھے مڑتے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا تو وہ دہل سی گئی۔۔۔۔۔۔

اس نے لب بھینچتے اسے بازو سے کھینچتے اسے سائیڈ پہ لے جاتے دیوار سے لگایا اور دونوں ہاتھ اسکے اطراف میں رکھے گویا حصار میں مقید کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کر رہیں ہیں ایسے؟؟؟ اسنے سرد آواز میں پوچھا تو اسکا دل سینے میں سر پٹخنے لگا۔۔۔۔۔

شش۔۔۔شاہ مم۔۔۔۔۔۔ اسکے لب لرزے۔۔۔۔۔۔

کیوں کر رہیں ہیں ایسے؟؟؟ کیوں مجھے تڑپا رہیں ہیں؟؟؟ کیوں۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے وہ سلگتے لہجے میں بولاتو اسکی آنکھیں جھلملانے لگیں۔۔۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ پلیز۔۔۔۔ مم۔۔۔مہرو کی وجہ سے۔۔۔۔۔ مم۔۔۔میں پریشان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ڈر۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل آدھی ادھوری بات کی۔۔۔ ۔۔

آج کے بعد آپ نے میرے سامنے آنے سے گریز کیا تو میں جان لے لوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اسے زور سے بازو بھینچتے اسے ٹھنڈے لہجے میں کہاتو اسکا دل اچھل کے حلق میں آ گیا۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے اندر جانا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے التجائیہ اجازت لی تو اس نے ہولے سے اسے خود سے علیحدہ کرتے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھاما۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی گہری نظروں کے ارتکاز سے نروز ہوتی جا رہی تھی جب وہ دھیرے سے جھکا اور اسکی آنکھوں پہ لب رکھے۔۔۔۔۔ اسکا دل ہاتھوں میں دھڑکنے لگا، چہرہ خون چھلکانے لگا۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔ اسنے اسے روکنا چاہا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا اور لب اسکی پیشانی پہ رکھے۔۔۔۔۔۔

وہ لمحہ اسے صدیوں کی ٹھنڈک اور سکون سا دے گیا۔۔۔۔۔ اسکی رگ تگ میں وہ پھوار بن کے اترنے لگا۔۔۔۔۔ وہ ابھی اس لمحے کو محسوس کر رہے تھے جب کلک کی آواز پہ چونکے۔۔۔۔۔۔۔

واہ واہ کیا پوز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ اور ولی ہاتھوں میں موبائل پکڑے کمنٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی اور سرخ چہرہ لیے ادھر سے نکلنے کے پرتولنے لگی لیکن وہ سامنے راستہ روکے کھڑے تھے۔۔۔۔

رئیلی جے۔۔۔۔۔۔؟؟ ڈونٹ بلیو کہ تم بھی ایسے کام کر سکتے پبلکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مصنوعی حیرت سے کہا۔۔۔۔

وہ شرم سے دہری ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

یہ خاص الخاص پوز کمرے کی فرنٹ وال کی زینت بنے گا۔۔۔۔۔۔۔ یہ تو کنفرم ہو گیا۔۔۔۔۔ ولی نے تنقیدی نظروں سے تصویر دیکھتے ایسی سنجیدگی سے کہا جیسے مسئلہ کشمیر زیر غور ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بکو مت تم دونوں ۔۔۔۔ہٹو یہاں سے۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں جھڑکتے کہا لیکن انکے ہاتھ تو پوائنٹ لگ چکا تھا۔۔۔۔۔

انہیں مزید پھیلتے دیکھ کے اسنے انہیں پرے دھکیلا اور اندر کو بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔.....

تمہارا مین ٹارگٹ سکول کا بیک ڈور ہو گا۔۔۔۔۔۔ اسنے میز پہ کھلے نقشے پہ مارکر سے دائرہ لگاتے ہدایت دی۔۔۔۔۔۔

لیکن سر بیک کیسے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اچنبھے سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

فرنٹ ڈور پہ ٹائیٹ سیکیورٹی کی وجہ سے یہ امپاسیبل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مارکر بند کرتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

تو میں بیک ڈور تک کیسے اسکو ٹارگٹ کروں گا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سوال کیا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری جبار۔۔۔۔ تمہیں پرسوں گیارہ بجے تک وہ ڈور پہ لے گی۔۔۔ تم سیفٹلی سے یہاں لے آنا کہ وہ ہمارے لیے طلسمی طوطا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سگریٹ لگاتے قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ محترمہ۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی نظروں میں وہ چاندنی سا سراپا لہرایا تو اسکا دل للچانے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ بھی پرسوں ہمارے پاس ہوگی اور اس دن کے بعد وہ باقی دنیا سے پرے اور اس قید میں محصور ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے شیطانی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

سر اگر وہ کسی کو بتا دے تو۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے ممکنہ خوف کو مدنظر رکھتے سوال کیا۔۔۔۔۔

اول تو وہ بتا نہیں سکتی لیکن اگر بتا بھی دے تو بھی ترپ کا پتہ تو ہمارے پاس ہی ہے نا۔۔۔۔۔۔ اسنے سفاکیت سے بات مکمل کرتے بے ہنگم قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

کیسی ہیں زوجہ محترمہ؟؟؟ اسکی شریر آواز پہ اسکا جھکا مزید جھک سا گیا۔۔۔۔

دونوں دولہوں کو جب دونوں کے ساتھ بٹھایا گیا تو جیسے چاند سورج کی جوڑی مکمل ہو گئی۔۔۔۔

کیسا لگ رہا؟؟؟ اس نے جواب نہ پا کے دوبارہ اسے تنگ کرنے کو پوچھا تو وہ زچ ہوتی دبی دبی سی بولی۔۔۔۔

اگر تنگ کیا تو میں نے لالہ کو بتانا۔۔۔۔۔۔ اسکی پرانی دھمکی کو سن کے اسکا بلند و بانگ قہقہ اسے خجل سا کر گیا۔۔۔۔

تم کیوں کولگیٹ کے اشتہار بنے ہوئے ہو؟؟؟ ولی نے اسے فوکس میں رکھتے جملہ کسا تو ایک اور قہقہ ابلا۔۔۔۔

اسنے خفگی سے اپنی ہیل اسکے پاوں پہ زور سے مارا تو اسکا ابلتا قہقہ ایک دم سے تھما۔۔۔۔۔۔۔

یہ میوٹ بٹن کدھر سے پریس ہوا۔۔۔۔۔؟ سب نے اسکا ایک دم سے خاموش ہونا محسوس کیا۔۔۔۔۔

یار خواتین کی پاور کا اندازہ لگاؤ نا بیگم ساتھ ہیں تو بولتی اور ہنسی بند ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حماس کی پیشین گوئی پہ محفل زعفران سی بن گئی۔۔۔۔۔

مہرو اور اسکا دولہا دونوں میوٹ سٹیشن پہ گئے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ انکا رخ دوسری طرف مڑا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سن سی ساکت بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکی نگاہیں نیچے کو جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں پورا دن اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ نگاہوں کو جھکائے دم سادھے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پاس آ کے بیٹھے وجود کی گرمائش نے بھی اسکے برف ہوتے جذبات پہ اثر نہ کیا۔۔۔۔۔

فوٹو گرافر کے بارہاکہنے پہ بھی اسنے اپنی نگاہیں نا اٹھائیں، اسکی جھکی نگاہوں میں کسی کا عکس جھلملا رہا تھا۔۔۔۔۔اسکی جھکی نگاہیں بے چین تھیں کہ ایک پل صرف ایک پل کو وہ نظر آجائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے آئے گا سکون ان آنکھوں کو۔۔۔۔۔
کس کو دیکھوں کہ نیند آ جائے۔۔۔۔۔۔؟؟

اور پھر ایک آنسو اسکے ضبط کا شیرازہ بکھیرتا اسکی ہتھیلی کی پشت پہ جا گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکو جھٹکا تب لگا جب اسکے ساتھ بیٹھے نفس نے ہاتھ بڑھا کہ اسکی ہتھیلی پہ گرا آنسو پونچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا سانس ایک پل کو تھما لیکن اگلے ہی پل اسنے بھیگتی آنکھوں سے ہاتھ کھینچتے اپنی مٹھیاں بند کرتے بھینچ سی لیں اور خود پہ قابو پانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہرو کو رخصت کر کے گاڑیاں شاہ مینشن کو دوبارہ مڑیں لیکن اس سے پہلے ہی جہان کہ گاڑی ایک مخالف سمت کو مڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما شاہ کدھر جا رہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ بے ساختہ اسنے پاس بیٹھی مما سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آجکل تو ویلے بھی دل کو جھٹکا سا لگا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

کام ہے کوئی کہتا تھوڑی دیر تک آ جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے تسلی دیتے بتایا تو وہ تھوڑا پرسکون ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر میں آ کے مختلف رسموں کے بعد اسے معاویہ کے روم میں پہنچا دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرخ و سفید فریش پھولوں سے سجا کمرہ اسکے احساسات کو گھمبیر جذبات کی مہک سے مزید بوجھل سا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کمرے میں بار ہا آ چکی تھی ، نکاح کے بعد بھی آتی تھی لیکن آج اسکے احساسات مختلف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کانپی تھی کہ انکی شادی مکمل معاویہ کی پسند سے ہوئی ہے اور یہی بات آج اسکے کمرے میں بیٹھے اسکے ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو نارمل حالات میں بھی اسے تنگ کرتے ازکے ہوش ٹھکانے لگا دیتا تھا اور ابھی تو وہ مکمل اسکی دسترس میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوش کن خیالوں میں کھوئی وہ اتنی مگن ہوئی کہ اسے نیند کے ہچکولے آنے گے اور اسنے دھیرے سے بیڈ کراون سے ٹیک لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر کھڑی سب چڑیلو۔ سے بمشکل جان چھڑاتا وہ اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کرتے ایک طویل گہری سانس بھری اور واپس پلٹا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھیں اور لب مسکرانے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھنے کے سے انداز میں لیٹا ہوا وجود اسے مخمور سا کر گیا۔۔۔اسکا دل شوخیوں پہ آمادہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی زندگانی کو بے چین سا کر کے وہ بہت مدہوش سی پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لائٹ گرین ڈوپٹہ بکھرا سا پڑا اسکو لپیٹے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماتھے پہ سجی بندیا اور ناک پہ سجی نتھ اپنی جگہ سے ہٹ چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میک اپ اور خوش کن خیالوں سے سجا چہرہ بلڈ ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ اسکے ضبط کا امتحان لینے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے اختیار جھکا تبھی وہ کسمسائی تو وہ بمشکل خود پہ قابو پاتا پیچھے کو ہٹا ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں وا کرتے دیکھا تو اسے خود کے بہت قریب پایا۔۔۔۔۔۔ وہ فورا اٹھی اسکے رخساروں پہ حیا کی لالی چھانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری میں لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اتنا دھیما منمنائی کہ وہ بمشکل سن سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹس اوکے یار تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی بندیا ہٹاتے جواب دیا تو وہ لرزتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔میں چینج۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل واپس آن گری۔۔۔۔۔۔۔

یار ابھی تو میں نے دیکھا بھی نہیں یہ ظلم تو مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے چاند چہرے پہ موجود نتھ کو ہٹاتا وہ بوجھل سا بولتا اسکی دھڑکنیں بڑھا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کمرے میں آج تمہیں پا کے میں مالا مال ہو چکا ہوں ، آج مجھ سے بڑھ کے یہاں کوئی صاحب دولت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے کانوں کو زیور سے آزاد کرتا گھمبیر سرگوشی میں بولتا اسکے رخسار اپنی سانسوں سے دہکا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ہر صبح کا حسین خواب ہو تم مسز معاویہ شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے گلے میں اپنی پیار کی نشانی ڈالتا وہ ہولے سے بولتا اسکی پیشانی پہ پیار کی پھوار کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لمحہ بہ لمحہ اسکے نزدیک آتا اسکے دھڑکنیں بڑھاتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاویہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب اسکی گستاخیاں اور وارفتگیاں برداشت کرنا مشکل ہو گیا تو وہ بمشکل بولی ۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہیں محسوس کرنا ہے ، یقین کرنا ہے کہ تم میرے پاس ہو ، میری ہو چکی ہو ۔۔۔۔۔

مسز مجھے محسوس کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں خمار اتر رہا تھا، محبت بول رہی تھی۔۔۔۔ اسی سرشاری کے ہاتھوں بہکتے اسنے اسے بانہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے سات رنگوں میں رنگ ڈالا

تیرا عشق بڑا رنگ ساز پیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی مبارک ہو مہرماہ شاہ۔۔۔۔ .اسکے کانوں میں یہی آواز زہر گھول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بہت غیر مانوس انداز میں اس اجنبی کمرے کا گھونگھٹ تلے سے جائزہ لے رہیں تھی جو ابھی اسکی نند اسے ناک تک اوڑھا کہ گئی تھی اسنے کوئی رد عمل نہ دیا۔۔۔۔وہ بس ساکت سی ہر ہونے والی کاروائی کو دیکھ رہی تھی لیکن نہ ہوتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ساری حسیات تو بس وہ اک شخص لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی طبیعت اور چپ کو دیکھتے ہوئے رسموں کو انتہائی مختصر کرتے اس کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چپ سی قسمت کہ اس وار پہ حیران تھی کہ جس شخص سے وہ واقف نہ تھی جسے دیکھا تک نہ تھا۔۔۔اسی کے نام پوری زندگی لکھ دی گئی اور وہ اسی کہ بستر پہ بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے چونکنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔قدموں کی چاپ پہ اسکا دل مٹھی میں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کیا دے گی وہ اس شخص کو۔۔۔۔۔۔؟؟
کیسے سامنا کرے گی۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اس شخص کی محبت تو اسکے خدوخال سے نمایاں ہوتی تھی۔۔۔۔وہ اسکی رگ و پے میں اترا تھا اس سچویشن میں وہ کیسے جی سکے گی۔۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ دھیرے سے چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا دل مدہم سا ہوا۔۔۔۔۔۔پوری قوت سے سکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں اسے گھونگھٹ اوڑھے بھی اپنے آر پار ہوتے محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل ایک دم ساکت ہوا جب اسنے اسکے ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں جھکڑے اور اسکی ہتھیلیاں کھولے انکو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل سینے کی دیواروں سے ٹکراتا پاگل ہونے کو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل چیخ رہا تھا اس شخص کا لمس نجانے اسے کس ان دیکھی آگ میں دھکیل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے دل نے شدت سے کسی شخص کے نام کی صدا لگائی اسے اندازہ ہوا کہ یہ سب کس قدر مشکل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے کب سے رکے آنسو بے قابو ہوئے اور اسکے ہاتھوں میں تھامیں اسکی ہتھیلیوں پہ جا گرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی مبارک ہو۔۔مہرماہ افندی۔۔۔۔۔۔ اسکے سر پہ ہفت و اقلیم ٹوٹ پڑے۔۔۔۔۔۔۔

یہ آواز۔۔۔۔۔۔؟؟

اسکا دل تھما۔۔۔۔۔۔

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل ڈوب کے انتہائی گہرائیوں میں جا گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے فطری شرم و حیا اور تقاضے بھاڑ میں جھونکتے گھونگھٹ پلٹا اور تب اسکی آنکھیں صدمے اور حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔

تت۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لب پھڑ پھڑائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی قسط ان شاء اللہ کل ۔۔۔ اور ہاں آج تو ریویو دینے کے لیئے الفاظ ہیں نہ آپ سب کے پاس 😝 تو چلیں شروع ہوجائیں 😍 #نوٹ👈کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے

پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا

"میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

از حوریہ ملک

EPISOdE#50(part6);

وہ اپنی خوبرو شخصیت کے ساتھ اسکے سامنے اسی کے ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اسکی نظریں اسی سمت میں ساکت ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔دماغ ماوف ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت اسکے کمرے میں اس حالت میں کیا کر رہا تھا۔۔۔؟؟؟

وہ اسے پورا دن اپنے سامنے اک نظر دیکھنا چاہتی تھی لیکن وہ اسے اس وقت یہاں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔
اسے یہاں دیکھ دیکھ کے اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔۔۔

تت۔۔۔ تم یہاں کک کیا کر رہے۔۔۔۔۔؟؟؟ اسکے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔۔۔۔۔

تو میں اور کہاں جاتا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے جوابا سوال کیا تو وہ خوف اور غصے سے چیخ اٹھی۔۔۔۔۔۔

چلے جاو یہاں سے کیوں دیکھنے آئے اب میری بے بسی کا تماشا ۔۔۔۔کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔؟؟ اسکا دل انہونی کے خیال سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آنے کیلیے کسی وجہ کی ضرورت تو نہیں ہوتی مہرماہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نرم لہجے میں کہتے بم پھوڑا۔۔۔۔

اپ۔۔۔اپنا کمرہ۔۔۔۔ اسکے لب پھڑپھڑائے۔۔۔

یہ تت۔۔۔۔تمہارا کمرہ۔۔۔۔؟؟؟ اسکے لہجے میں آنے والوں سماعتوں کے اندیشے لرز رہے تھے۔۔۔

ہاں میرا کمرہ مہر۔۔۔۔۔۔ اسنے کہتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو چھونا چاہا جب وہ تڑپ کے ہاتھ چھڑاتی کمرے پہ نظر ڈالنے لگی۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ دوڑتے ہوئے ایک منظر پہ جا کے اٹک سی گئیں۔۔۔۔

انکے نکاح کہ تصویر کا پورٹریٹ شان و شوکت سے دیوار کی زینت بنا تھا۔۔۔۔۔

وہ چونکہ اپنے ہی غم میں مگن تھی اور اب دھیان کرنے پہ پتہ چلا کہ جابجا کمرے میں اسکی تصویریں تھیں۔۔۔۔۔۔

اسکی پتھریلی آنکھیں اس تک پلٹی۔۔۔۔

اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔۔؟؟ اسکی دھیمی آواز گونجی۔۔۔۔

کیوں کیا اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ ایک دم چلا اٹھی۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کے سائیڈ پہ پڑا لیمپ اٹھا کہ زمین پہ پٹخ دیا۔۔۔۔۔۔

مہرماہ پلیز۔۔۔۔ اسنے آگے بڑھ کے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ غرا اٹھی۔۔۔۔۔

وہیں رک جاو دبیر خان جان لے لوں گی اپنی میں------ اسکی آواز پھٹ رہی تھی------

کہاں سے آ گئیں یہ تمہاری بہنیں جبکہ میرے کہنے پہ تو تم ہمیشہ لاوارث بنتے تھے-----
کیوں کیا ایسے بتاو مجھے-----؟؟؟ صدمے سے پاگل ہوتی وہ اسکا گریبان جھنجھوڑتی چلا رہی تھی------

مہر پلیز یہ سب میں-------- اسنے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اسے سمجھانا چاہا----- لیکن وہ بپھر سی گئی-----

ہاتھ مت لگانا مجھے ------- وہ حلق کے بل چلائی----

اسکے اس رد عمل پہ وہ خاصا پریشان ہوا .-----
وہ جانتا تھا اسکا رد عمل شدید ہو گا جبکہ اتنا شدید رد عمل وہ خائف ہو گیا تھا-------

مذاق اڑایا تم ---- تم سب نے ملکے میرا---میری محبت کو ہی تماشا بنا دیا------ وہ ہذیانی ہو رہی تھی--------

اس سب کی بڑی وجہ تم بھی ہو مہرماہ شاہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بھی شکوہ کیا تو وہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔۔

ہاں میری ہر بربادی کے پیچھے کی وجہ تمہاری محبت ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے بھرپور تنفر سے جواب دیا۔۔۔۔۔

میری محبت بربادی کی وجہ ہے۔۔۔۔۔ اسنے آگے بڑھتے زبردستی اسکے شانوں پہ دباو ڈالا۔۔۔۔۔۔

ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا جب وہ لفظ اچکتے بولا۔۔۔

جواب دو مجھے۔۔۔۔۔؟؟ اسکے لہجے میں نجانے کیا تھا اسکا دل خوفزدہ ہوا۔۔۔۔

ہاں تم ہی ہو وجہ۔۔۔۔۔ اسنے دل پہ پاوں رکھتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے مہرماہ دبیر میں بھی اس محبت کو تہہ میں دباتا صرف شوہر بنتا۔۔کیونکہ دھوکا ہے یا اصلیت نکاح تو میرا تم سے ہو چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں کے زہر سے اسکا دل دہلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے علیزے کی چچی ساس نے ایک بات کی ہے۔۔۔۔۔؟؟ ایک نظر کتاب پڑھتے معاز پہ ڈالتے انہوں نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

کیسی بات۔۔۔؟؟نظریں ہنوز کتاب پہ تھیں۔۔۔۔

اس کتاب کو تو نیچے رکھیں۔۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلائیں۔۔۔۔۔

جی فرمائیے اب بیگم۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کتاب رکھتے جس انداز میں کہا وہ جھینپ اٹھیں

۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے پری کے رشتے کے بارے میں بات کی ہے۔۔۔۔ انہوں نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

کیسا رشتہ-----؟؟ اب کے انہوں نے بھی سنجیدگی سے پوچھا----

اپنے بیٹے آریان کا---جو ڈاکٹر ہے----
انکی بات پہ اک پل کو وہ چپ سے رہ گئے-----

آپ نے کیا جواب دیا----؟؟ انہوں نے رائے لینی چاہی---

میں نے کیا رائے دینی تھی---بات تو ساری پریہان اور آپ کی ہے . .----- انہوں نے سارا ملبہ ان پہ ڈالا----

پریہان تو راضی نہیں ہو گی----- انکی خودکلامی پہ معاز نے چونک کہ انہیں دیکھا------

میں سب سے مشورہ کر کے--جہان اور علیزے سے بات کر کے کنفرم بتاونگا------ انہوں نے کچھ سوچتے بات مکمل کرتے کتاب اٹھالی تو وہ سر ہلا گئیں------

---

وہ کروٹ پہ کروٹ بدلتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یاد تم اس طرف بھی آتے ہو
میں نے کروٹ بدل کے بھی دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت بری طرح سے اسکی عادی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ اسے یہ سب نہیں کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل اسکیلیے محو انتظار تھی ۔۔۔اسکی نگاہ گھڑی تک گئی جہاں رات کے اڑھائی بج رہے تھے لیکن وہ ہنوز غائب تھا۔۔۔۔۔۔

اب اس پہ غصہ بھی حاوی پو رہا تھا۔۔۔۔تب ہی اسنے اسکی گاڑی کی آواز سنی۔۔۔۔اسکا دل اچانک دھڑکا۔۔۔۔

اسنے فورا نائٹ بلب آن کیا اور کمبل زور سے اوڑھتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

اسکے شدید انتظار کے باوجود وہ اسکا سامنا کرنے کی متحمل نہ تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی اسکے دل کی دھڑکن بتدریج بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسنے ایک نظر اسکے کمبل میں محفوظ سراپے پہ ڈالی اور نائٹ ڈریس دیکھتا چینج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت سی محسوس کرتی اسکی کاروائیاں ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔۔

اسکی سانس مدہم پڑی اور کمبل دونوں ہاتھوں میں دبوچا جب اسنے بیڈ کی دوسری جانب اسے بیٹھتا محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے حواس قابو ہی نہ کر پائی جب اسنے ہاتھ بڑھاکہ اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔۔۔۔۔۔

سونے کا بہانہ کر کہ میری حرکات پے نظر رکھنے اور میرا انتظار کر کے بھی مجھے ویلکم نہ کرنے پہ سزا تو بنتی ہے نا-------؟؟؟

اسکے کان کی لو کو لبوں میں ہولے سے دباتا وہ اسکی روح تک کھینچ گیا-------

شش--- مم--- میں---- اسنے کچھ کہنا چاہا جب اسکے لب اپنی شہہ رگ پہ محسوس کر کے اسکے لب اسکے حلق میں ہی دم توڑ گئے-------

بتائیں کیسی سزا تجویز کروں آپ کیلیے-----؟؟ اس پہ جھکتے وہ گھمبیرتا سے کہتا اسے حواس باختہ کر گیا------

اسکی مخمور نظریں اسکے سندریں چہرے کا جائزہ لے رہیں تھیں----مٹے مٹے سے میک اپ سے سجے نقوش اس مدہم روشنی میں عجب نکھار بکھیر رہے تھے کہ وہ بہک رہا تھا-------

مم--- میں انتظار نن--- نہیں کیا----- وہ بمشکل بولی----

سجی سنوری لیٹی میرے آنے کے انتظار میں آپ لائٹ جلاِے تھیں علیزے شاہ۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکراتے اسکی چوری پکڑی تو وہ اسی سے بچنے کو اسکے سینے میں خود کو چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

ش۔۔شاہ پلیز۔۔۔۔۔۔ اسکی شرمندہ سی لرزتی آواز پہ اسنے مسکراتے ہوئے اسے زور سے بھینچا۔۔۔۔۔

میری زندگی کی قسم میری زندگی ہو آپ علیزے حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔ اسنے محبت سے کہتے اسکے بالوں پہ اپنے لب رکھے تو وہ بھی سب کچھ بھولتی اسکی اس محبت و دیوانگی کے سمندر میں ڈوبتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کہ نائٹ بلب بجھاتے اسکے بدن پہ جابجا محبت کی مہریں ثبت کیں اور پھر اچانک شریر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔

دن بدن میٹھی ہوتی جا رہیں ہیں میری طلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انتہائی زومعنی لب و لہجے میں کہا تو بری طرح خجل ہوتی اسکے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھتی کانپتی آواز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ انتہائی برے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ اسکا زوردار قہقہ گونجا تو وہ وہ بھی اسکے کندھے میں چہرہ چھپائے مسکرانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ دور کھڑی زندگی اداسی سے مسکرا دی کہ یہ ان دونوں کے درمیان آنے والی شاید آخری پرسکون محبت بھری رات تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ تقدیر نجانے کونسا پلٹا کھانے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔ نجانے کونسا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔؟؟ اسنے سراسیمگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

. وہی جو سمجھا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا ڈھلکتا ڈوپٹہ اٹھا کہ بیڈ پہ رکھا تو وہ لرز اٹھی۔۔۔

خان تم۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل تھمنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

جاو مہر چینج کر کے لیٹ جاو۔۔۔۔۔ اسنے اسے گرفت سے آزاد کرتے کہا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے بے یقینی سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔۔۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو جو کہا ہے وہ کرو یہ نہ ہو کہ میں ضبط کھو کہ وہ کر بیٹھو جس پہ میں اور تم دونوں پچھتائیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی کھلی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے سنجیدگی سے کہتے اسے دہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تت۔۔۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔۔۔۔؟؟ وہ بپھری ہوئی شیرنی بنی۔۔۔۔۔

اس نے گہری نظروں سے اس شعلہ جوالہ بنی لڑکی کو دیکھا جو ضد میں سب کچھ گنوائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے یہ تک احساس نہ ہوا غصے میں کہ وہ کس حالت و حلیہ میں اور کس کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بمشکل اپنے منہ زور ہوتے جذبات کو تھپک تھپک کے سلایا کہ اس وقت اسے چھیڑنا گویا اسے توڑنے کے مترادف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو مرضی سمجھ لو۔۔۔۔۔ اسکا یہ بے پرواہ انداز اسکے اندر آگ لگا گیا۔۔۔۔۔۔

وہ بپھرتی ہوئی آگے بڑھی اور اسکے سینے پہ کے مارتی چلانے لگی-----

تم مجھے دھمکی دو گے ہاں----میں---میں جان لے لوں گی تمہاری----- میری بے بسی کا تماشہ دیکھتے رہے اور اب----ابھی---------- وہ سسکنے لگی تو اسنے اسکے گرد بازو حمائل کرتے اسے سینے میں بھینچا تو وہ مچلنے لگی---------

چھوڑو مجھے تم--------- لیکن گرفت قابل ستائش تھی-----

بہت مشکل سے پکڑا ہے چھوڑنا مشکل ہے----- اسکے زومعنی لہجے نے شرم و غصے دونوں کو بیک وقت دعوت دی------

دبیر چھوڑو مجھے------ اسنے اسے زوردار دھکا دیتے خود کو گرفت سے آزاد کروایا-----

مجھے چھونے کی غلطی مت کرنا دبیر خان----کیونکہ وہ مہرماہ مر چکی ہے جو کبھی تم پہ مرتی تھی-------- اس پہ زہر میں بجھے تیر برساتی وہ اسے دیکھے بغیر اندازے سے ہی ڈریسنگ روم میں گھس گئی---------

---

شاہ---------- اسنے پردے ہٹاتے ہوئے تکیہ میں منہ چھپائے لیٹے جہان کو آواز دی-------

بمشکل ایک گھنٹہ پہلے منت سماجت کرتے اسنے اس سے جان بخشی کرواتے اٹھ کے نماز ادا کی-------

اسکی گفتگو یاد کرتے اسکے لبوں پہ ایک لجاتی و خوش کن سی مسکراہٹ پھیل گئی--------

شاہ----اٹھ جائیں------ اسنے زوردار آواز لگائی لیکن ندارد-------

اسنے بے بسی سے اسے دیکھا اور پھر تھوڑا سا قریب ہوتے آواز لگائی-----

اٹھ جائیں نا-------- اسنے زور سے پکارا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا--------

اب کے اسکی آنکھیں شرارت سے مسکائیں۔۔۔۔ وہ ہولے سے اسکے قریب بیٹھی اور اسکے کان پہ جھکتی دھیمے سروں میں گویا ہوئی۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی مشکبور آواز نے کمرے کے ماحول کو محسور سا کر دیا۔۔۔۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نتیجہ حسب توقع تھا۔۔۔۔۔۔

اٹھنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ آج ریسیپشن ہے سب کا۔۔۔۔۔۔اسنے اسے آگاہ کیا لیکن وہ جوں کا توں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر اٹھیں نا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہنوز اس پہ جھکتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے میری جان۔۔۔۔۔۔ !!اسکی مخمور اور نیند سے بوجھل آواز گونجی۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے طرز تخاطب پہ اسکی پلکیں لرزیں۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں نا آپکی ان اداؤں پہ میرا کیا حال ہوتا ہے۔۔۔۔بہکنے لگتا ہوں میں تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے کہ گھمبیرتا نے اسکیلیے خطرے کی گھنٹی بجائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہوتی وہ اسے اپنے شکنجے میں لیتے بیڈ پہ لٹا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ بے ساختہ بوکھلاتی چلائی۔۔۔

اب ہر بار تو آپکی نہیں نا چلنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے نکھرے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا اس پہ جھکا جب وہ گڑبڑائی۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔شاہ وہ مم۔۔مما۔۔۔۔۔ اسکے ہونٹ پھڑپھڑائے۔۔۔۔۔۔۔

آہاں پہلے مما کے بیٹے پہ توجہ دیں۔۔۔۔۔ اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چھوتے وہ بولتا وہ اسکے چہرے پہ پھول کھلاتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ پاگل ہوتی دھڑکنوں سے بے حال ہوتی چلا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی اس زوردار چیخ پہ وہ اسے دیکھتا پیچھے ہٹا تو وہ پھرتی سے اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بکھری حالت دیکھ کے اسکے لبوں پہ بہت جاندار مسکراہٹ آئی جسے وہ بہت مہارت سے چھپا گیا۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں اب کبھی بھی آپکو نہیں جج۔۔۔جگاوں گی۔۔۔۔۔ وہ دھیمے مگر خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

می۔ بھی یہی چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے جگانے پہ میری نیت خراب ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نہایت سنجیدگی و بے باکی سے کہا تو اسکی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔اپ انتہائی گندے اور برے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے واش روم جاتے جہان کو دیکھتے شرم سے ڈوبتے بے بسی سے کہا تو وہ ہلکا سا پلٹا اور بولا۔۔۔۔۔۔۔

Yes I am.....

اسکا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔۔

ریسیپشن کی تقریب میں جہاں معاویہ اور زینی کے چہرے پہ سجے رنگ انکی خوشگوار زندگی کہ ابتدا کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔۔

وہیں مہرو اور خان کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی وہاں پہ موجود انکے اپنوں کیلیے پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اماں بیگم میں تو مہرو کو دیکھ کے ہول رہی جانتے بھی ہیں سب اسکی طبیعت کو پھر بھی اس سے یہ سب چھپایا۔۔۔۔۔۔۔۔ زائرہ شاہ نے زہرہ بیگم سے بات کی۔۔۔۔۔۔

بھو آپ پریشان مت ہوں۔۔۔مجھے امید ہے خان سب ٹھیک کر لے گا کچھ دنوں تک۔۔۔۔۔ویسے بھی محبت کرتی ہے اسے تو سب کچھ پہلے جیسا ہو جائیگا۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے انہیں بھرپور تسلی دی۔۔۔۔۔۔

مہرو تم نے بتایا نہیں خان نے کیا تحفہ دیا منہ دکھائی میں۔۔۔۔۔؟؟ علیزے نے اس سے پہلے کا کیا سوال دہرایا تو وہ پہلو بدل کے رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو تحفہ سب نے مل کے دیا وہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نروٹھے انداز میں گویا ہوئی کہ وہ اس سے بھی خفا تھی کہ اس نے بھی کچھ نہ بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب خان تمہارے لیے بذات خود ایک تحفہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علیزے نے اسکی بات سے اپنی مرضی کے معنی اخذ کرتے معصومیت سے کہا تو جہاں محفل زعفران ہوئی وہیں وہ دانت کچکچاکہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اپنے شوہر کی خیر خبر بھی لے لیں بھابھی محترمہ وہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے دور اشارہ کرتے تیلی لگائی تو وہ بے ساختہ مڑ کے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

جہاں وہ بلیک ساڑھی میں ملبوس کی آتش جوالہ سے کھڑا محو گفتگو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات اس کیلیے باعث حیرت تھاکہ وہ کسی عورت سے مسکراکہ محو گفتگو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا کتنا ہنس ہنس کے باتیں کر رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب کہ ولی اور طلال نے بھی بات کو بڑھایا تو وہ انہیں گھورتے بولی۔۔۔۔۔۔

فکر مت کریں میرے علاوہ ساری دنیا کی عورتیں انکیلیے بہنیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں اک نامحسوس سا مان اور غرور تھا اور یہ وہاں موجود ہر فرد جانتا تھا کہ یہ مان بے جا نہ تھا یہ کسی کا بخشا گیا مان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا اعتماد اچھا نہیں بھابھی جائیں ناپتہ تو کریں ہیں کون وہ خوبصورت لیڈی۔۔۔۔؟؟ معاویہ کہ کہنے پہ پاس بیٹھی زینی نے زور سے ہیل ماری تو اسے احساس ہوا کہ اسکے پاس نئی نویلی اسکی دلہن بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری میرا مطلب دیکھیں تو سہی اس خوبصورت چڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے کہنا چاہا جب اس سے زوردار جھٹکا ملا تو اسکی زوردار چیخ پہ سب اسکے ساتھ ہوئی واردات سمجھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم اس چڑیل کو چھوڑو یہ دیکھو کہ پاس کون بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔ ولی نے خوب مزاق اڑاتے جملہ کسا تو قہقہے ابلنے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ان سب کے اصرار کی وجہ سے اس جگہ ائی جہاں وہ ابھی تک گفتگو میں مگن تھا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے پکارا۔۔۔۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔۔ اسنے پلٹ کے دیکھا۔۔۔۔۔۔

وہاں بلا رہے سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے نظرانداز کرتے جہان سے کہا تو وہ اسکا ہاتھ پکڑتے اپنے برابر لایا۔۔۔۔۔۔

میٹ مائی وائف علیزے حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سامنے کھڑی اس خوبصورت چڑیل سے اسکا تعارف کروایا تو اسنے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسنے تکلفا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔۔

علیزے یہ میری فیلو ہیں زرنش ملک۔۔۔۔۔۔ اسنے تعارف کمپلیٹ کیا تو اسنے ہولے سے مسکرانے پہ اکتفا کیا۔۔۔۔۔۔

چلیں ادھر۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے اسکے کوٹ کو جھٹکا دیتے پوچھا۔۔۔۔۔

اوکے زری پھر ملتے ۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے کہا اور علیزے کو لیے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

علیزے شاہ یہ کیا تھا۔۔۔۔۔؟؟ اسنے حیرت سے کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ سب ادھر کہتے کہ آپ کو لے کہ آوں آپ کب سے باتیں کر رہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔۔۔۔

میری بیوی جیلس بھی ہوتی مجھے آج پتہ چلا۔۔۔۔۔۔ اسنے بھوپور سنجیدگی سے کہا تو اسنے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زور و شور سے نفی کرتے اسے وہیں چھوڑتے دوڑ لگائ اور ان سب کے پاس آ گئی۔۔۔۔۔۔

ولی اب تم بتاو کب کر رہے شادی----؟؟؟ یہ انکے ولیمے سے اگلا دن تھا جب سب اکٹھے بیٹھے تھے جب معاویہ نے ڈرائی فروٹس کی مٹھی منہ میں ڈالتے پوچھا-------

اسکے سوال پہ پاس بیٹھی ہدیٰ تپ سی گئی----

نہ کر یار مجھے شرم آتی------ اسکی اس فضول ایکٹنگ پہ جل جل گئی-----

ہاں بس یار اب تو لڑکوں کو لڑکیوں سے زیادہ شرم آتی------ معاویہ نے ہمدردانہ انداز میں کہا تو وہ بھبھک اٹھی------

لیزے سمجھا لو اپنے چھچھورے دیور اور بھائی کو---------

لو چور کی داڑھی میں تنکا ، ہم نے تمہیں کچھ کہا------؟؟ انہوں نے معصومیت کی انتہا کی-----

نہ کریں نہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علیزے نے دونوں سے کہا لیکن نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا۔۔۔۔۔۔

محفل اسی طرح سے عروج پہ تھی جب لاونج میں رکھے فون کی بیل ہوئی۔۔۔۔۔۔

آریان نے ریسور کان سے لگایا۔۔۔۔۔

نجانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا کہ وہ فورا سیدھا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے پاسیبل اتنی سیکیورٹی میں ۔۔۔؟؟ کب ہوا ایسے؟؟ لالے کو اطلاع دو فورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے کال کٹ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کسکا فون تھا۔۔۔۔۔؟؟؟ سب نے اسکی طرف دھیان کیا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ ساکت بیٹھی تھی۔۔۔۔۔تو وہی ہوا جسکا خدشہ تھا وہ جسے اسکی دھمکی سمجھی تھی کہ اتنی سیکیورٹی میں یہ نہیں ہو سکے گا لیکن ایسا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اریان نے جواب دیے بغیر موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

لالے . .۔۔۔۔۔۔۔۔اطلاع ملی آپکو۔۔۔۔؟؟؟ اسنے چھوٹتے ہی پوچھا۔۔۔
جی۔۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے ۔۔۔اوکے لالہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سر ہلاکے کہتے موبائل بندکیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا بتاتے کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟؟ مما نے اب کہ غصے سے کہا۔۔۔۔۔۔

محرم غائب ہے سکول سے ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سب کے سروں پہ دھماکہ کیا۔۔۔۔۔۔ ۔

آیت کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ کہ نیچے جا گرا . .۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پریشان مت ہوں لالے نے کہا کہ تھوڑی دیر تک ا جاتی ۔۔۔۔گھر سے کوئی باہر نہ نکلے۔۔۔۔۔۔ اسنے جہان کا پیغام جوں کا توں پہنچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا موبائل وائیبریٹ ہوا اسنے چونکتے ہوئے دیکھا اور میسج دیکھ کے وہ اونچی گہرائیوں سے نیچے جا گری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور تب اسنے ایک فیصلہ لیا۔۔۔۔۔۔

ایسا فیصلہ جو انکی محبت کی فصلیں ہلاکہ رکھ دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا فیصلہ جو شاہ مینشن کے درودیوار ہلاکہ رکھ دے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہولے سے اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔۔

کہ اس آتش فشاں فیصلے پہ عمل کا وقت تھا۔۔۔۔۔۔۔

گلاس والز سے سجے اس آفس نما کمرے میں وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پہ چیتے کی طرح چمکتی نگاہیں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں اپنے ٹارگٹ پے فوکس تھیں اور وہ پل بھر کو بھی اس سے غافل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پاس بیٹھا خان ٹارگٹ کی لوکیشن کو مسلسل ٹریس کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس جدید مشینری سے سجے آفس میں اسکے ہائی کوالیفائڈ آفیسرز اسکے انڈر مشن پہ ورک آوٹ کر رہے تھے-----

سر ٹارگٹ ہماری توقع کے مطابق وہیں گیا جدھر ہم نے کہا--------آفیسر کہ اطلاعی آواز اسکے موبائل کی آواز میں دب سی گئی-----

اسنے انتہائی کوفت سے موبائل کی طرف دیکھا لیکن معاویہ کا نمبر دیکھ کے اس نے ائیر پیس کا بٹن پریس کیا اور مصروف انداز میں گویا ہوا--------

جہان اسپ---------- اسکے الفاظ اسکی زہریلی اطلاع نے جھکڑ لیے------

کیا------؟؟ اسکی سرسراتی آواز پہ خان نے سر اٹھایا تب تک وہ لیپ ٹاپ پرے پھینکتا بجلی کی سی تیزی سے سب کچھ اگنور کرتا آفس سے باہر نکلا----

کتن---کتنی دیر ہو چکی----؟؟ اسکے الفاظ بمشکل نکلے----

اسکے قدم آفس کے کاریڈور میں تیز تر ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا اسکی زندگی اسی کے ہاتھوں میں پھسلتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی زندگی میں ایسا موقع تب آیا تھا جب اسنے علیزے کے اغوا کی اطلاع سنی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن آج ایسا کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

اسنے پل بھر کو آنکھیں میچیں اور اسکے کانوں میں وہی صور پھونکتی اطلاع گونجی۔۔۔۔

جے بھابھی گھر میں کہیں نہیں ہیں۔۔۔کمرے سے دیکھا تو پچھلے دروازے سے نکلی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گاڑی میں بیٹھتے ساری حدیں توڑتے سپیڈ بڑھائی اور ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسکی چین میں گئے ٹریسر کو چیک کیا لیکن ناکامی نے منہ دکھایا ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے موبائل پھینکتے سپیڈ اور تیز کی۔۔۔۔۔ خان نے چونک کہ اسے دیکھا کہ آج آخر ایسا کیا ہوا کس نے جہان کے چہرے پہ پریشانی اور ازیت بکھیر دی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ آج کیا کچھ کھونے جا رہا تھا اور کس کے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گھنٹے بھر کا فاصلہ بیس منٹوں میں طے کرتے گاڑی مینشن کے سامنے روکتے بھاگتے قدموں سے بیرونی گیٹ سے اندرونی دروازے تک کا فاصلہ طے کیا۔۔۔۔۔

دروازے سے اینٹر ہوتے ہی اسنے ایک امید کے تحت سب کو دیکھا کے شاید اسکو دی گئی اطلاع جھوٹ ہو کسی کی شرارت ہو۔۔۔۔ وہ ابھی کسی کونے سے پلکیں جھکاتی سامنے آ جائیگی۔۔۔۔۔

لیکن ان سب کے چہروں سے چھلکتی پریشانی اور وحشت اسکی سانسیں گھوٹنے کو تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑے کا کھڑا دم بخود رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی مسلسل محو سفر تھی جبکہ اسکی نظروں کے سامنے گزرے لمحوں کی ساعتیں بھٹک رہیں تھیں-----

کمرے میں آنے تک اسکا دماغ اسکے میسج میں ہی گھوم رہا تھا-------

اگر اس بچی کی عزت اور جان چاہتی ہو تو جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو اور اگر اپنے شوہر کو بتانے کی کوشش کی تو اس بچی کی دھجیاں بکھیر کے رکھ دوں گا----------

اسنے ڈبڈبائی نظروں سے سامنے گے اس شاندار پورٹریٹ کو دیکھا اور دھیرے سے چلتی اسکے قریب گئی اور ہولے سے جہان کی فوٹو پہ سر رکھ دیا-------

مم---مجھے معاف کر دیجئے گا---لی . .---لیکن یہ بہت ضروری---- میں کک-- کبھی آپ کے لیے بنی ہی نہ تھی یہ بات میں بھول گئی----- مم--- مم---مجھے معاف-------
وہ سسکتے ہوئے بولتی چلی گئی نجانے کتنی باتیں کرتی رہی----

پھر ہولے سے پیچھے ہٹتی وہ اسکے سرہانے کی طرف آئی اور اپنے بدن کو اسکے دیے گئے ان محبت بھرے ثبوتوں سے آزاد کرنے لگی جبکہ اپنے وجود پہ لگی اسکی مہر کو مٹا نہ سکی------

اسکے دیے گئے ہر تحفہ کو اسنے جسم سے اتارتے اسکے سرہانے رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر شال اوڑھتی وہ سب کی نظروں سے بچتی پچھلے دروازے کی طرف آئی جہاں اسکی گاڑی اسے جہنم میں لے جانے کی منتظر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس زلت بھرے سفر کا اختتام ایک کھنڈر نما ایریے میں ہوا۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں کپڑا باندھ کے اسے اس وحشت ناک کمرے میں لایا گیا۔۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی اسنے اسکے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔

ویلکم ٹو مائی لینڈ میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی شیطانی مکروہ آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔۔۔۔

اسنے زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔کندھے میں گے زخم سے یکدم سے ٹیسیں اٹھنے لگیں۔۔۔۔۔۔

تت۔۔۔تمہارے کہنے پہ آ چکی ہوں میں ادھر۔۔۔ اب تم چھوڑ دو محرم کو۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ بے ہنگم سا قہقہ لگاتا اسکا دل دہلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

اتنا پیار اپنے شوہر کی بھتیجی سے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے طنز کیا وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔

ویلے میری جان کیا بیت رہی ہو گی اس وقت تمہارے شوہر پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اب کہ اسکے دل پہ پاوں رکھا اور ایسی شدت سے رکھا کہ وہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا اب ان سب سے کوئی واسط نہیں ہے۔۔۔۔۔تمہارا مجھ سے واسطہ تھا میں تمہارے سامنے ہوں۔۔۔۔۔ اسنے کرلاتے لہجے میں کہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اگر میں اس بچی کو واپس نہ بھیجوں تو۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے سفاکیت سے کہا تو وہ لرز سی گئی۔۔۔۔۔

وعدہ فراموشی مت کرو کیونکہ وہ اسکو ڈھونڈ نکال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چہرے پہ پڑنے والے اس زوردار تھپڑ نے اسکے لفظوں کو نگل لیا۔۔۔۔۔۔

نام مت لینا اس نام نہاد شوہر کا اب میرے سامنے------ اسکے بال مٹھی میں دبوچتا وہ اسے گہری اذیت سے دوچار کرتا چلا گیا----------

---

کمرے کا دروازہ ہولے سے کھولتا وہ اندر داخل ہوا----- اسکے قدموں کی لڑکھڑاہٹ اسکے حال کا پتہ دے رہی تھی----------

جہان خود کو سنبھالو بیٹا------ مما نے پیچھے آتے بھیگتی آواز میں کہا لیکن وہ جیسے ان سنی کر گیا------

سب کہتے کہ جہان کسی سے نہیں ہارتا----- وہ سب سیٹ کر لیتا----اسے ہرانا مشکل لیکن کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے ہرانے والی اسکی رگ و جان میں بستی ہے------ --- وہ بیڈ پہ بکھرے اپنے تحائف کی ایسی توقیری پہ تڑپ اٹھا اور ٹوٹتے لہجے میں بولا------

مجھے چھ سال پہلے بھی اس شخص سے ہرانے والی میری اپنی زندگی تھی اور آج پھر سے وہ مجھے وہی درد دے گئی----------

وہ وہیں زمیں پہ دوزانو ہو کہ بیٹھ گیا--------

اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ پڑ چکیں تھی گویا خود پہ قابو رکھا ہو--------

اسکی حالت دیکھ کہ وہ فورا آگے بڑھیں جبکہ باقی سب دروازے میں سمٹ سے گئے------

جہان---------- انکی ممتا کرلائی---

کیوں ماما کیوں وہ مجھے سمجھ نہیں پائی----میری محبت پہ یقین نہ رکھ پائی----کیوں یہ زخم دیا مجھے کیوں------؟؟؟ انکے سینے میں منہ چھپائے وہ بلک اٹھا تو وہاں کھڑے ہر فرد نے خود کو آنسو بن کے بہتا محسوس کیا--------

کیوں یہ زلت دی اس نے مجھے -؟؟ کیوں میری محبت کو میرے لیے طعنہ بنا دیا----------

اسکی کرلاتی شکایات و دہائیاں سن کے مما کے آنسو بے قابو ہو کے بہتے جا رہے تھے--------

--- ------ ------------------------

ایک بار پھر سے وہ چلتی گاڑی میں اسی کیفیت میں ملفوف تھی------

کانوں میں بیتے دنوں کی سرگوشیاں ہلکورے لے رہیں تھیں------

شادی کریں گی مجھ-----؟؟؟

سفید رنگ میں بہت خوبصورت لگتی ہیں آپ---نکاح کے دن کا سوٹ سفید رنگ کا ہی ہو گا-----؟؟؟

اسکا بدن کپکپانے لگا-----

راپنزل

میری خواہش ہے کہ میں بالوں کو خود پہ بکھرتا دیکھوں------- اسنے بالوں میں کسی کا لمس محسوس کیا----

آئی وش ڈیٹ یو کال می حیدر---------

مما بات کرنا چاہتی ہیں------

کیسا ثبوت چاہتی ہیں آپ------؟؟؟

مت کریں مجھ پہ یہ ظلم ---مت لیں اتنی بڑی آزمائش------- اسکی گود میں نمی سی جاگی------

میں چاہتا ہوں یہ اس پیار کی نشانی ہمیشہ آپ کے گلے کی زینت بنی رہی---------
اسنے گلے پہ ہاتھ مارا اسکا دم گھٹنے لگا----------

اگر تم نے اب اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسلام آباد کے کتوں کو کھانے کو تمہاری لاش تک نہ ملے گی---------- اسکی غراتی آواز یاد آتے ہی اسکے دل سے بے ساختہ ایک دعا نکلی-------

آئی ایم بلیسڈ ٹوڈے راپنزل------

میرے لیے سب سے قیمتی چیز ہو آپ راپنزل--------

راپنزل آج کے بعد میں بال بندھے نہ دیکھوں------

ایسی ادائیں رکھی گی تو شکوہ کیسا-------- اسکے چہرے پہ کسی کا لمس جاگنے لگا--------

بہت میٹھی ہوتی جا رہی ہیں آپ--------

زندگی کی قسم میرے لیے زندگی ہو آپ علیزے----
اور بہت قیمتی ہو آپ----------

گزرے لمحات ایک فلم کہ طرح اسکی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے----------

آنسو قطار در قطار اسکی آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے---------

کبھی مجھ سے دور جانے کی بات کی تو میں جان سے مار ڈالوں گا اور مر جاوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسکی سرد سرگوشی گونجنے پہ اسکا دل سکڑا اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے
لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب نہیں علیزے۔۔۔۔۔۔اسنے یک دم سے چہرہ اٹھاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہر بار نہیں۔۔۔۔۔جو آگ آپ نے لگائی ہے اس میں آپ کو بھی جلنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے
خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اچانک سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوان کے سرد و تپش زدہ تاثر نے وہاں کھڑے ہر فرد کا دل لرزا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یو مسٹ پے فار اٹ علیزے شاہ۔۔۔۔۔۔۔مسٹ پے فار اٹ۔۔۔۔۔۔اسنے اسی انداز میں
باہر قدم اٹھائے جب مما کی لرزتی التجائیہ آواز پہ اسکے قدم تھمے۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان کچھ شدید یا غلط کرنے سے پہلے یہ مت بھولنا کہ وہ علیزے جہان شاہ ہے۔۔۔۔۔۔جہان حیدر شاہ کہ محبت و دیوانگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انکے لفظوں نے گویا واسطہ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکے لفظوں نے اسکے اندر لگی آگ کو بھڑکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

مر چکی ہے علیزے شاہ ،اسکی محبت میں لپٹا جہان شاہ اور وہ محبت بھی مر چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دل کو انتہائی گہرائیوں میں پھینکتے ہوئے اسکے لفظوں نے وہاں کھڑے نفوس پہ گویا کھولتا ہوا پانی پھینک دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے لفظوں کے زہر نے وہاں کھڑے ہر فرد کو ساکت سا کر دیا۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ سب کو اگنور کرتا خوفناک تاثرات کے ساتھ اپنی گاڑی کہ سمت بڑھ گیا اور گاڑی میں بیٹھتے ہی دروازہ زوردار آواز سے بند کرتے بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔۔۔

ڈرآئیور کی موجودگی کا رسک نہ لیتے ہوئے وہ خود گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ ساتھ بیٹھا خان چپ چاپ اسکی انسٹرکشنز کا فالو کر رہا تھا کہ اس وقت اسے کچھ کہنا گویا اسے توڑنے کے مترادف تھا۔۔۔۔۔۔

تم میسج بھیجو انہیں اور انکی کال آتے میری بات کرواو۔۔۔۔۔۔۔اسنے لٹوکہ طرح سٹیرنگ گھماتے اسے ہدایت دی۔۔۔۔۔

اسنے سنجیدگی سے فورا عمل کیا تو کچھ ہی لمحوں میں آنے والی کال پہ اسنے موبائل اسکی طرف بڑھایا۔۔

جہان اسپیکنگ۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بھاری آواز گونجی۔۔۔۔

مجھے آج کی ساری فلائٹس کی رپورٹس چاہیئے وداان ٹونٹی منٹس۔۔۔۔ساری مطلب ہر ایرئیے کی۔۔۔۔۔۔ اسنے حکم جاری کیا۔۔۔۔۔۔

اور اسکے بعد کوئی فلائٹ فلائی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔ اسکا اگلا حکم اسکے طبق روشن کر گیا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف کی بات سن کے اسکی پیشانی کے بل گہرے ہونے گے۔۔۔۔

جو کہا ہے اسے فالو کرو۔۔۔۔ایڈمینسٹریشن میری زمہ داری ہے۔۔۔۔۔اور بیس منٹ مطلب بیس منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دوٹوک انداز میں کہتے موبائل واپس خان کی طرف بڑھایا جو باقی ہدایات دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے سب سمجھانے کے بعد اسنے دوسرا نمبر ملاتے ہی فورا اسکی سمت موبائل بڑھایا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔۔۔۔

مجھے ساری شپس کی انفارمیشن چاہیے اور اس کے بعد کوئی بھی شپ کہیں سے بھی روانہ نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

اور ہائے وے تک آنے اورجانے والے سب روڈز بلاک کیئے جائیں پانچ منٹ کے اندر۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی ایک آفس کے سامنے روکتے وہ مسلسل انسٹرکشنز دیتے ہوئے نیچے اترا اور وہ دونوں بھاگتے قدموں سے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

نہیں روڈ اسطرح سے بلاک ہوں کہ یہ نہ گمے کہ خود سے کیے گئے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دوسری طرف کی بات سنتے فورا کہا۔۔۔۔۔۔۔

جعلی ایکسیڈنٹ کا نام کر دو۔۔۔۔۔ کچھ بھی مگر ہر جگہ ریزن چینج ہونی چاہیے۔۔۔۔۔۔ اسنے سرد انداز میں بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹس کے اندر اندر یہ سب ہونا چاہیے صرف پانچ منٹ۔۔۔۔۔۔ اسنے آرڈر جاری کرتے موبائیل پٹخا تب تک خان اسکی چیزیں نکال چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ آگ کے شعلوں میں لپٹا ایک سرد سا تاثر تھا اور ان دونوں کیفیات کا مجموعہ دیکھنے والے کو حراساں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

خان نے ہلکے اسکی تیاری مکمل کروائی وہ دونوں ٹیم کو ریڈی کر رہے تھے جب خان کے ٹریسر کا بزر بجا۔۔۔۔۔۔

آسنے چیک کیا تو اسکی آنکھیں ایک پل کو چمکیں۔۔۔۔۔

سر یہ نمبر آن ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ خوشی سے کہا۔۔۔۔

کونسا نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

اسکے راٹ مین کا نمبر جو ٹریس کر رہے تھے مگر وہ آوٹ آف کوریج تھا مگر ابھی وہ آن ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مسلسل ٹریسر کو دیکھتے اطلاع دی تو وہ بھی فورا متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

سر یہ انکی لوکیشن بتا رہی کہ وہ ابھی ہائے وے سے نہیں نکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات ابھی مکمل نہ ہوئی جب گھر سے آنیوالی کال پہ وہ چونکے۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔ خان نے اسے دیکھتے کال پک کی جسکی بھنویں تن چکیں تھیں۔۔۔۔۔

کب۔۔۔۔کسکے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟ وہ بھرپور انداز میں چونکا۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ اسنے بات سن کے کال بند کی اور اسے دیکھتے اطلاع دی۔۔۔۔۔۔۔

سر محرم آ گئی ہے گھر ایک گاڑی چھوڑ کہ گئی۔۔۔۔۔۔ اسکی بات سن کے وہ چونکے بغیر بولا۔۔۔

جانتا ہوں کہ محرم فقط مہرہ تھی۔۔۔۔۔ تم گھر کے باہر گئے کیمرے میں چیک کرو جو گاڑی چھوڑ کہ گئی اسکا نمبر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسی سرد انداز میں کہا تو وہ فورا چیک کرتا نمبر آفیسر کو دینے لگا۔۔۔۔۔

آفیسر نے تین منٹ تک اسے انفارمیشن دی تو اسکی آنکھیں دہکنے لگیں۔۔۔۔۔

اوکے لیٹس موو۔۔۔۔ اسنے انہیں ریڈی کیا اور مکمل گیٹ اپ میں وہ اپنے مشن کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔

انہیں سفر کرتے نجانے کتنی دیر ہو گئی کہ اسے کچھ اندازہ نہ ہوا لیکن پھر ایک دم سے گاڑی جھٹکا کھا کہ رک سی گئی۔۔۔۔۔۔۔

کیا موت پڑ گئی ہے۔۔۔۔؟؟ اسکی چنگاڑتی آواز کان پھاڑنے لگی۔۔۔۔۔

سر روڈ بلاک ہے شاید ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے ڈرتے ہوئے کہا تو وہ جھلایا۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے مڑتے دوسرے روڈ کی طرف مڑو ہمارا گھنٹے میں یہاں سے نکلنا بہت ضروری۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آرڈر دیا۔۔۔۔۔۔۔

آسنے فورا گاڑی موڑی اور دوسرے روڈ کی طرف موڑا لیکن دس منٹ بعد ہی دوبارہ گاڑی رک گئی۔۔۔۔۔

اب کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ وہ چلایا۔۔۔۔

سر یہ بھی روڈ بلاک شاید دھرنا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے آگے سے اطلاع لیتے کہا تو ساکت بیٹھی علیزے کا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا مصیبت ہے ۔۔۔۔۔ وہ جھلایا۔۔۔

سر بقیہ روڈز بھی بلاک ہیں۔۔۔۔۔ اسنے موبائل پہ اطلاع لیتے اسے بتایا تو اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے پاسیبل ایک وقت میں سارے روڈز بلاکس۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ سوچتے کہا۔۔۔۔۔۔

سر کہیں یہ اسکی سازش۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات ادھوری رہ گئی جب اسکی دھاڑ سنی۔۔۔۔۔۔

اتنا سورما نہیں ہے وہ کہ بیس منٹ میں ہی یہ سب کر سکے۔۔۔۔۔۔ اسکا دل تھوڑا سا پریشان ہوا جبکہ اسکا دل دھڑک دھڑک کہ پاگل ہو اٹھا۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی کہ یہ سب کیا تھا۔۔۔۔ اسکا دل خون کے آنسو رونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم جلدی سے گاڑی واپس ٹھکانے کی طرف موڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے حکم دیتے جلدی سے اسے گاڑی موڑنے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔

سر گاڑی کی ٹریسنگ لوکیشن مل چکی ہے ---------- اسکے ٹیم آفیسر نے اسے دیکھتے اطلاع دی تو اسنے اسکی طرف آنکھیں گھمائیں گویا پوری بات بتانے کو کہا ہو-------

گاڑی دو بلاکس کے پاس رکی ہے لیکن ابھی گاڑی واپس مڑ چکی ہے------- سپیشل سروسز کی گاڑی میں بیٹھا وہ مسلسل اسے اطلاع دے رہا تھا---------

وقت ضائع کیے بغیر گاڑی اسی کے پیچھے موڑ لو----- اسکی سرد آنکھیں مزید سرد ہوتی چلی گئیں------

---

اسکی پریشانی سے چمکتی پیشانی بلوں سے بھر چکی تھی--------

یہ ساری لڑکیاں کوشش کرو کہ تم روانہ کر دو-------- اسنے کہا تو ملنے والی اطلاع نے اسے غصے سے پاگل کر دیا---------

سر ہر طرح کا سفر بند ہو چکا ہے بحری بری سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بال نوچتا ایک کرسی پہ بندھی علیزے کہ طرف بڑھا جو دل ہی دل میں محو حاجات تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے بتایا اسے زلیل عورت۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پہ مارا اسکا ہونٹ پھٹتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں مے نن۔۔۔۔۔۔۔درد نے اسے بولنے نہ دیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے بال مٹھی میں جھکڑتا بولا جب وہ چلا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

اتنی جلدی پاسیبل نہیں تھا اسکا مجھے ڈھونڈنا ۔۔۔۔۔۔ وہ پاگل ہوتا اسے ازیت پہنچانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں۔۔۔میں نے کہا تھا وہ ڈھونڈ نک۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بولنے کی جرات کی جب اسکا خمیازہ بھگتنا پڑا۔۔۔۔۔۔

وہ لگاتار اسکے چہرے میں تھپڑ برساتا شیطانی انداز میں غرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

بناو ویڈیو۔۔۔۔۔اس سورما کو تڑپانے کا وقت آگیا ہے ۔۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں کیسے بچاتا ہے وہ تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکا ڈوپٹہ دور پھینکتے کہا تو وہ لرز سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نں۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔وہ خود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ایسا زخم ہو گا جو تمہارے اس عاشق کو مار ڈالے گا۔۔۔جو میرے ہر زخم کا مداوا ہو گا۔۔۔۔۔پھینک دے گا وہ تمہیں جب وہ یہ نوچا ہوا بدن دیکھے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویڈیو کیمرہ آن ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ وحشی درندے کی مانند اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔ اسکی رنگت سفید پڑنے لگی۔۔۔۔۔۔

جب اسنے اسکی شرٹ کندھے سے پکڑتے کھینچ ڈالی اور خود اسپہ جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سانسیں اٹکنے لگیں اور دل نے بے ساختہ کسی کو پکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے مکروہ ارادے سے ہاتھ اسکے گریبان کی سمت بڑھایا ہی تھا کہ پوری بلڈنگ گولیوں کی تڑ تڑ سے گونجنے لگی۔۔۔۔۔۔

اسکا دل سینے میں ڈوبنے لگا۔۔۔۔ جبکہ وہاں کھڑے نفوس اپنی جگہ منجمند تھے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی کاروائی کرتے اس ایریے کا آہنی دروازہ توڑتے وہ فل سیاہ لبادے میں گن پکڑے وہاں داخل ہوا اس کے پیچھے پیچھے اسکے سارے آفیسرز ہتھیار سے لیس تھے۔۔۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی جو بلیک جینز، بلیک ہاف سلیوز ٹی شرٹ کے اوپر بلیک فُل سلیو جیکٹ پہنے، چہرے پہ سیاہ کالک کے نشانات سجائے وہ بہت خوفناک تاثرات سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

بہت کوئیک سروس ہے تمہاری ماننا پڑے گا۔۔۔۔ اسے دیکھ کہ ایک پل کو پریشان ہونے کے بعد لکی خود کو سنبھالتا گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ٹیم بکھر کے وہاں محصوم لڑکیوں کو آزاد کروا رہی تھی اور کچھ نے وہاں موجود لوگوں کو گھیر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ایسا بیوروکریٹ جو گھر بیٹھے ہر منسٹری کو انگلیوں پہ نچا لیتا، ایسا آفیسر جسکے آرمی اور آئی ایس آئی کے ساتھ خفیہ تعلقات ہیں ۔۔، افسوس وہ اپنی چہیتی بیگم کی رکھوالی نہ کر سکا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے علیزے کی طرف قدم بڑھاتے خباثت سے کہا تو اسکی آنکھیں لہو ٹپکانے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

ماننا پڑے گا تمہاری اپروچ کو دس منٹ میں ہر طرح کی موومنٹ سٹاپ کروا بیٹھے۔۔تمہاری بیوروکریسی کو سلام۔۔، لیکن صد افسوس کہ اپنی بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے مکروہ الفاظ اسکے لبوں میں ہی اٹکے تھے جب وہ پھرتی سے آگے بڑھتا اسکا چہرہ جھکڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

اسکی موومنٹ اتنی تیز رفتاری سے ہوئی کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکا کیونکہ وہ خوش فہمی میں تھا کہ وہ علیزے کو ڈھال بنا کے یہاں سے نکل سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میری بائیو گرافی اور پروفیشن کو جاننے کے بعد بھی تم نے حماقت کی کہ تم میری بیوی یا میری فیملی تک جا پہنچے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اتنی زور سے غرایا کہ درودیوار جھنجھنا اٹھے۔۔۔۔۔۔

اسکی وحشت اسکے دل لرزا رہی تھی۔۔۔۔ وہ اسے منہ کے بل زمین پہ پٹختے اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دیکھنا قیامت ڈھا گیا اسکی آنکھوں سے نیز بہنے گے لیکن وہ بے نیاز بنا آگے بڑھا لیکن اسکی نظریں اور قدم وہیں شل ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔اسکی خون چھلکاتی نظریں اسکے چاک شدہ بازو اور خون آلودہ ہونٹوں پہ تھے

وہ تڑپتے قدموں سے آگے بڑھا اور کمر کے گرد لپٹی فل سلیوز جیکٹ اتار کے اسکے کندھوں پہ ڈالتے وہ اسکو کھولتا کھڑا کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ سنگلاخ پتھروں کی نشاندہی کر رہا تھا اور بے نیازی روح تڑپاتی تھی۔۔۔۔

اسے قدموں پہ کھڑا کرتے اسنے اسے خان کی طرف دھکیلا اور خان کو ہاتھ میں تھامے ریوالور سے ہی اشارہ کرتے وہ خونخور قدموں سے اسکی طرف پلٹا۔۔۔۔۔۔

وہ خان کے ساتھ گھسیٹتی باہر کو جا رہی تھی جب وہ دونوں ایک دردناک چیخ پہ رکے۔۔۔۔۔۔

وہ لکی کے دونوں بازو توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

میں وارن کر چکا تھا تمہیں لیکن۔۔۔۔۔۔ یہ تمہاری زندگی کہ سب سے سنگین غلطی ہے۔۔۔۔۔ وہ اسے مسلسل ہٹنگ پوزیشن میں لیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

باقی کے سب لوگ اریسٹ ہو کے کچھ کو لے کہ ٹیم جا چکی تھی کچھ اس ایریے کی کوریج کیئے جا رہی تھی کچھ انہیں گھیرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ مکمل تیاری کے ساتھ میدان میں آترا تھا۔۔۔۔۔

اسے منجمند دیکھ کے خان نے اسے ہلایا اور چلنے کا اشارہ کیا لیکن اسکے قدم چلنے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھے جا رہی تھی جو جنونی انداز میں اسے ایلے پیچ و خم سے مار رہا تھا کہ اسکی ہڈیاں ٹوٹتی جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

اسکو دیکھتیں اسکی نگاہیں تھمیں اور بے ساختہ ایک چیخ بلند ہوئی۔۔۔۔۔۔
اسکی چیخ پہ سب نے حیرت سے دیکھا تو لکی کا رائیٹ ہینڈ جہان پہ ریوالور تانے کھڑا تھا جبکہ وہ لکی کی گردن کے گرد شکنجہ کسے سخت نظروں سے خان کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لے کہ جاو انہیں یہاں سے۔۔۔۔ اسنے غصہ سے کہا تو خان نے بوکھلاتے اسکا بازو ہلایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔۔

خان اسے یہ تک نہ کہہ سکا کہ جس محبت کہ مان پہ وہ یہاں رکی ہے وہ ایک دبی چنگاری کی طرح ہو چکی تھی جو اب بمشکل ہی شعلہ بھڑکائے گی جب تک اس کو سلگایا نہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خان گو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ ہلایا لیکن وہ بے بس تھا کہ وہ چلنے پہ آمادہ نہ ہوئی۔۔۔۔۔

مم---میں نہیں---وہ ہہ------ اسنے لب کھولے تو اسکا اشتعال بلندیاں چھونے لگا-------

آئی سیڈ موو-------- وہ غرایا تو لرز اٹھی لیکن چاہ کے بھی اس ریوالور سے نظریں نہ ہٹا سکی--- ...

اسکی ضد پہ اسکا اس پہ پہلے سے موجود غصہ عود کر آیا---وہ چاہتا تھا کہ وہ اسکی طرف دیکھے مت ورنہ وہ اس اشتعال انگیز کیفیت میں نجانے کیا کر بیٹھے گا لیکن اسکی یہ ہٹ دھرمی جلتی پہ تیل کا کام کر گئی-----

اسنے نامحسوس انداز میں نیم مردہ لکی کی مخصوس نس دبائی اور پلک جھپکنے سے پہلے اپنے دائیں طرف کھڑے اسکے رائیٹ ہینڈ کا ریوالور پکڑتے اسی کی ٹانگ کا نشانہ لیا اور ریوالور خان کی طرف پھینکتے گویا ہوا-----

ان سب کو لے کہ فورا پہنچو اور خود تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا اور اسکا بازو کھینچتے باہر کو نکلا-----

اسکی ہاتھ کی سختی سے اسے یوں محسوس ہوا کہ اسکا بازو جڑ سے اکھڑ جائیگا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی جب اسنے گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے سیٹ پہ پٹخا اور خود بھی بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا انداز اتنا خوفناک تھا کہ اسکی سانسیں مدہم تر ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر روڈ پہ چار سے پانچ گاڑیاں ہوا کی سپیڈ سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے یونہی گھسیٹتے وہ لاونج میں لایا تو وہاں موجود شاہ مینشن اور سکندر ولا کے مکینوں نے اپنے دل تھام لیے۔۔۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ اتنا سرد اور پتھریلا لگ رہا تھا کہ انکے دل دہلنے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

لاونج میں پہنچتے ہی اسنے ایک زوردار تھپڑ اسکو رسید کیا--- وہ فٹ پیچھے جا کھڑی-------

اسکے تھپڑ کی شدت اتنی شدید تھی کہ اسے حلق میں خون گھلتا محسوس ہوا اور ہونٹ پھٹنے لگا---------

اسکی اس حرکت نے وہاں موجود نفوس کے سروں پہ آسمان گرا دیے---------

جبکہ وہ حیرت سے اسے تک رہی تھی---اس تھپڑ کی گونج ابھی تک اسکے دماغ میں تھی-------

جہان---------- ماما کی سنسناتی آواز آئی لیکن اسکی دھاڑ نے انہیں ساکت سا کر دیا--------

خبردار کوئی ایک بھی بندہ آگے نہیں بڑھے گا ورنہ میں اس شخص سے قطع تعلق کر لوں گا---------

اسکا سرد دوٹوک انداز اسکے دل پہ برچھیاں چلا گیا-------

اسکی منجمند نظریں اسکے سنگلاخ چہرے پہ تھیں------

کیوں----کیوں کیا ایلے ---؟؟؟ وہ زور سے بولا لیکن وہ چپ تھی بلکل چپ یونہی فرش پہ اسی کیفیت میں پڑی تھی--------

بولیں علیزے کیوں کیا ایلے----------؟؟؟ وہ پھٹ پڑا----اسکی تیز آواز نے سب مکینوں کے دل دھڑکا دیئے تبھی وہ حواسوں میں آئی------

اور ہولے سے سیدھی ہوتی وہ بولنے لگی------

مم---میں یی---یی سب آپ---- محر---------- اسکے الفاظ اسکے لبوں میں تھے جب پڑنے والے تھپڑ اور دھاڑ نے اسے گھما کہ رکھ دیے-------

سب آگے بڑھے لیکن اسکا اشارہ سب کے قدم روک گیا---سب خواتین کے آنسو بہتے جا رہے تھے------

بکواس بند کریں آپ۔۔۔۔ مار ڈالا آپ نے مجھے ،،مار ڈالا مجھے علیزے سکندر۔۔۔۔۔۔ اسکا مدہم دل کو چیرتا لہجہ سب کو رلا سا گیا جبکہ اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے سکندر

علیزے سکندر

علیزے سکندر

تو کیا وہ اس سے اسکا حوالہ چھین رہا تھا اسے علیزے حیدر شاہ سے علیزے سکندر بنا دیا۔۔۔۔۔۔

اسکا دل رکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حج ۔۔۔حیدر۔۔۔۔۔۔ اسنے کانپتی آواز میں کہا تو وہ چلا اٹھا۔۔۔۔۔۔۔ؐ

مر چکا ہے حیدر۔۔۔مار ڈالا آپ نے اسے کچھ گھنٹوں پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لفظ اندر تک اجاڑ گئے۔۔۔۔۔

وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگی------

چھ----چھ سال علیزے چھ سال-------ان چھ سالوں میں محبت نہ سہی مجھے اعتبار ہی سونپ دیتیں-------- اسکا ٹوٹا لہجہ اسے تڑپا گیا--------

وہ انسان جو کبھی کسی سے نہیں ہارا اسے ہرا گئیں ہیں آپ-------چھ سال پہلے بھی آپ نے ہرایا تھا لیکن اب آپ نے مجھے توڑ دیا---میری محبت کو توڑ دیا----------

وہ محرم کو---------- اسکی آواز پھڑپھڑائی----

کیا لگتا ہے آپکو---؟؟ وہ میری فیملی کی طرف ٹارگٹ کرے گا اور مجھے پتہ نہیں چلے گا----وہ پھر سے چلایا------

اسکو محرم ایز اے ٹارگٹ دی گئی تھی، محرم کے گرد سیکیورٹی زیادہ کر کے اسے شو کروایا گیا تھا کہ وہ میری کمزوری ہے----اسکی ہر موومنٹ کی رپورٹ اسے خود پہنچائی گئی تھی--------

لیکن آپ۔۔۔۔ کیوں گئیں تھیں آپ۔۔۔۔؟؟؟ کیوں بھروسہ نہیں آپکو سب پہ۔۔۔۔؟؟؟

حیدر مم۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے پکارا لیکن اسکے الفاظ اسے کیا وہاں کھڑے ہر فرد کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل گئے۔۔۔۔۔۔۔

،نہیں علیزے ہیئر از نو مور حیدر فار یو۔۔۔ایوری تھنگ از فنش بیٹوین اس۔۔۔۔۔۔ لو ٹرسٹ، فارمیلیٹیز ایوری تھنگ از اوور۔۔۔۔۔ہیئر از نو مور پلیس اینڈ اینی تھنگ وٹ یو وانٹ فار یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(here is is no more haider for you ...everything is finish between us... love , trust,formalities everything is over.....here is no more place and anything what you want for you)

ایوری تھنگ از اوور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے اندھیرے کال کوٹھڑیوں سے کٹہرے میں کھڑا کیے وہ اسے سزا سنا کے پلٹ گیا۔۔۔

ایسی سزا جس نے وہاں کھڑے ہر مردوعورت کو منجمند سا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت سی کھڑی اسکے زہریلے لفظوں کے حصار میں کھڑی اسکی گاڑی کی آواز سے جیسے جاگی اور ننگے پاوں وہ باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔وہ چلائی۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔ لیکن سننے والا بنا سنے جا چکا تھا شاید اسکی پہنچ سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو اس واسطے چپ تھا کہ تماشا نہ ہو
تو سمجھتا ہے مجھے تجھ سے شکایت نہیں کوئی۔۔۔۔۔۔

پولیٹیشن اور بیوروکریٹ فیملی کے چشم چراغ جنکی شخصیت سب کیلیے ایک معمہ تھی وہ ہوئے آج بے نقاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیوز اینکر چیخ چیخ کے بول رہا تھا------

وہ سب لاونج میں ہی نیوز سن رہے تھے وہ دادو کی گود میں سر رکھے ویران سی بیٹھی تھی---------

سب کے دلعزیز جہان حیدر شاہ نے آج ایسا کیا ہوا کہ دس منٹ کے اندر اندر پورے شہر کیا ملک کی کاروائی بلاک کر دی---ہر طرح کی ٹریولنگ روک دی-------

اس سب کے پیچھے کی مین وجہ تو ابھی پوشیدہ ہے لیکن اس سے ایک بات ثابت ہو گئی کہ وہ صرف اس فیملی سے تعلق ہی نہیں رکھتے بلکہ وہ خود ایک بہت بڑے بیوروکریٹ ہیں جو ملک کی ہر منسٹری کی زنجیریں ہلا سکتے--- آرمی سے انکا تعلق، انکی آرمی چیف سے میٹنگز بھی ایک معمہ ہیں جسے آج تک کوئی حل نہ کر سکا لیکن کوئی----------

وہ چیخ چیخ کے بتا رہا تھا جبکہ سب نے افسوس سے سر ہلایا کہ وہ کتنی فاش غلطی کر چکا ہے جسکا خمیازہ اسے ابھی کچھ ہی دیر میں بھگتنا ہے ----------

ان سے میلوں کے فاصلے میں آفس میں بیٹھا وہ کوفت سے بول رہا تھا--------

خان اس اینکر کو لے کر آو اور پتہ کرو کہ اسکے پیچھے کسکا ہاتھ ہے اور اس چینل کو بند کر کے نیوز ہر جگہ سے نکلواو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مخصوس انداز میں حکم دیا تو وہ ہولے سے سر ہلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی زیادتی ہو گئی تمہارے ساتھ شادی بھی ٹھیک طرح سے انجوائے نہیں کی۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدہ سے لہجے میں ہی اسے چھیڑا تو وہ جھینپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تم کچھ دنوں کا آف لو اور انجوائے کرو ورنہ وہ جان کو آ جائیگی اور اسے منانا تھوڑا مشکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے سمجھاتے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کانپتے قدموں کے ساتھ مما اور آیت کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل اسکے ہاتھوں میں دھڑکنے لگا ----------

وہ چلتی بیڈ کے قریب آئی تو وہاں موجود اسکے رکھے تحائف جوں کے توں پڑے اسے تڑپا گئے-------

وہ وہیں دوزانو بیٹھ کہ دھاڑیں مار کے رونے لگی--------

مم---میں نے انہیں---ا--اپنے ہاتھوں سے کھو دیا---------وہ کرلائی----------

اسکی ایسی بکھری اجڑی حالت دیکھ کے ماما بےتاب ہوتی آگے بڑھیں اور اسے سینے سے لگایا-----

ان کا سہارا پاتی وہ اور زیادہ سسکنے لگی----

مم---ماما میں جج----جان بوجھ کے نہیں کیا----وہ ایلے کک---کیسے کہہ سکتے---؟؟؟ وہ ایلے کیسے مم---مجھے چھوڑ کے جا سکتے-----؟؟؟ اسکا صدمہ عروج پہ تھا-----

نہیں بیٹا۔۔۔وہ کہیں نہیں گیا آ جاتا۔۔۔۔جہان کبھی علیزے سے خفا و جدا نہیں رہ سکتا فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بھرپور انداز میں تسلی دی۔۔۔۔۔

لیکن وہ یونہیں سسکتی رہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ کدھر ہیں خان۔۔۔۔۔؟؟؟ اسکے واش روم کی جانب بڑھتے قدم ایک دم ساکت ہوئے۔۔۔۔۔۔

وہ اسکی موجودگی ابھی اس صورتحال میں یہاں ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ شاید اسکے وارڈروب سے کپڑے لینے کے دوران کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

اسنے پلٹ کے اسکی جانب دیکھا۔۔جو سکن کلر کے ایمبرائیڈڈ ڈریس میں کہیں سے نوبیاہتا نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔۔؟؟ اسکی جائزے لیتی نگاہوں سے جھنجھلا کہ وہ گویا ہوئی۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے گہرا سانس خارج کیا اور غائبانہ جہان کو سنائیں جس نے اسے گھر بھیج دیا کیا وہ اپنی لاڈلی کو جانتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ کام میں بزی ہیں۔۔۔۔ اسنے مختصراً بتاتے قدم واپس موڑے لیکن۔۔۔

ایسا کونسا کام ہے جو گزشتہ پانچ دنوں سے ختم نہیں ہو رہا اور وہ اپنا چہرہ چھپائے بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی تلخ آواز گونجی تو اسنے لب بھینچے۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ تو ایسا نہیں ہوا ، وہ پہلے بھی تو غائب رہتے۔۔۔۔۔۔ اسنے جتایا تو وہ فورا بولی۔۔۔۔۔

تو پھر تم ادھر کیا کر رہے ہو کیونکہ تم بھی تو ساتھ ہوتے۔۔تو آج ایسا کیوں۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے بھی جوابا طنزیہ انداز میں جتایا۔۔۔۔۔

مجھے انہوں نے بولا کہ جاو گھر میں نئی نویلی بیوی محو انتظار ہو گی جا کے انجوائے کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں نے اسکی آنکھیں چوپٹ کھول دیں۔۔۔۔

وہ جو اتنے سنجیدہ مسئلے میں گھری اس سے ناراضگی پس پشت ڈال کے محو گفتگو تھی۔۔۔اسکی ایسی بے باق گفتگو نے اسکے حواس تک جھنجھنا دیے۔۔۔۔۔

تت۔۔۔۔ تم نہایت گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔۔۔۔ وہ دانت پیستے شرم و غصے سے کہتی پلٹنے کو تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مڑتی اسنے پھرتی سے اسکی کلائی اس انداز میں کھینچی کہ وہ اسکے سینے سے آن ٹکرائی۔۔۔۔۔

اسکے مضبوط جسم کا لمس اسکے اندر بجھی ہوئی راکھ میں چنگاری بڑھکانے لگا۔۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے کوئی گھٹیا پن دکھا ہی دوں۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اسکے کان میں جھکتے ہوئے سنجیدگی سے سرگوشی کی تو وہ بھبھک اٹھی۔۔۔۔۔

تت۔۔۔تم د۔۔دھمکی دے رہے۔۔۔۔؟؟؟ اسکی آواز ہزار کوشش کے باوجود لڑکھڑائی۔۔۔۔

وجہ اسکی حد درجہ قربت تھی۔۔۔جو اسکی ہزار کوششوں کے باوجود ختم نہ ہوئی تو وہ بے بسی سے چلائی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔۔۔

دھمکی نہیں دے رہا یار۔۔۔۔۔میں تو عمل کرنے کو بے چین و بے تاب ہوں۔۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔ اسکی جرات نے اسکے ہاتھ پاوں پھلا دیے۔۔۔۔۔۔۔

اس کا سانس اٹکنے لگا جب اسنے اسے اپنے چہرے پہ اسے جھکتے محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ نفرت کا پرچار کرتی بھی اسے پرے نہ دھکیل پا رہی تھی۔۔۔۔۔

جائیں اچھا سا تیار ہو کے آئیں ۔۔۔شوہر اتنے دنوں بعد گھر آیا اسکے دل بہلانے کا سامان کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کان کی لو کو دانتوں میں دباتا وہ اسکا دل ہلا گیا۔۔۔۔۔

وہ سر سے پاوں تک سنسنا اٹھی اور شرم سے بھڑکتے پیچھے ہٹی جبکہ وہ پرسکون انداز میں اسکی اٹینشن ڈائیورٹ کرتا واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

اس وحشت ناک کمرے میں کسی کہ پرسوز چیخیں فضا کو عجب وحشت زدہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

جبکہ وہ بہت پرسکون انداز میں آنکھوں میں سرد سی کیفیت لیے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ معمول کی طرح اپنی سزا بھگت رہا تھا۔۔۔۔ جو سزا اس نے علیزے کیلیے سوچنے کی غلطی کہ تھی وہی سزا اسے جہان اس درد ناک انداز میں دیتا کہ وہ تڑپنے لگتا۔۔۔۔۔۔

روز اسکے بدن کو جھلسایا جاتا اور پھر اسے زخم خوردہ بدن کو ایلیے دیو ہیکل آدمیوں کے حوالے کر دیا جاتا جو اسکے بدن کی دھجیاں بکھیر دیتے، اسکا بدن نوچ گھسوٹ دیتے۔۔۔۔۔۔

اتنی کڑی سزا بھی جہان کہ اندر لگی آگ کو ٹھنڈا نہ کر پا رہی تھی۔۔۔۔

اس واقعے کو پندرہ بیس دن گزر چکے تھے لیکن وہ ابھی تک اسکے بعد گھر نہ گیا تھا نہ کسی سے رابطہ کیا۔۔۔۔۔۔

وہ فلوقت اس کنڈیشن میں ہی نہ تھا کہ کسی کا سامنا کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اپنی پٹی میں جھکڑے ہاتھوں پہ نظریں جمائیں)علیزے کو ازیت دینے کے بعد یہ اسکی خود کو دی جانیوالی ازیت تھی(۔۔۔۔۔۔

وہ نجانے کیا کچھ سوچتا جا رہا تھا جب رنگ ٹیون پہ اسنے موبائل کو دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔

مہینہ معاز کا بلنک کرتا نمبر اسے کشمکش میں ڈال گیا لیکن وہ اتنی عزت تو کرتا تھا کہ چاہ کہ بھی انکی کال اگنور نہ کر سکا اور ہولے سے کال پک کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔۔

الحمداللہ ۔۔۔آپ کیسی ہیں؟؟؟ اسنے جوابا استفسار کیا۔۔۔۔

فارمل گفتگو کے بعد وہ انکی کال کا مقصد جانچنے لگا جب انکی بات نے اسے سکتے میں ڈال دیا۔۔۔۔۔۔

کچھ اور نہیں ریکویسٹ کر رہی ہوں کہ بیشک علیزے کو سزا دیں لیکن ایسی سزا دیں جو اس جدائی سے ہٹ کے ہو۔۔۔۔۔۔۔پلیز گھر لوٹ جائیں۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ جان سے جائے۔۔۔۔۔۔ اسکی بات نے اسے ایک دم ساکت کر دیا وہ کچھ کہنے کااہل نہ خود کو پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکے اندر بھڑکتی آگ مزید شعلہ فشاں ہوئی۔۔۔۔۔۔

معاویہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے لاونج سے نکلتے معاویہ کو آواز دی تو وہ فورا رکا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے فورا مڑ کے اسے دیکھا جو اجڑے ہوئے ویران حلیے میں نجانے کتنے دنوں کا ملگجا سا سوٹ پہنے ماتم زدہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔۔ اسنے نظریں چراتے پوچھا کیونکہ وہ اسکا سوال جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ کدھر ہیں۔۔۔۔؟؟؟ معمول کا سوال آیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ بھابھی کام میں بزی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بھی معمول کا بہانہ تراشنا چاہا جب وہ دکھ سے پھٹ پڑی۔۔۔۔

کیسا کام ہے یہ جو ختم نہیں ہو رہا۔۔۔کیوں جھوٹ بول رہے سب۔۔۔خدا کیلیے انہیں بلا لائیں۔۔۔مم۔۔میں مر جاوں گی۔۔۔۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتا وہ لہراتی ہوئی زمیں پہ آن گری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شی از ایکسپیکٹنگ۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کی آواز نے ان سب پہ ایک خوبصورت انکشاف کیا۔۔۔۔

جبکہ اسکی آنکھوں سے دو آنسو نکلتے تکیے میں جزب ہو گئے۔۔۔۔۔۔

پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ویکنیس اور ٹینشن سے یہ حالت ہوئی ہے۔۔۔انکی ڈائٹ اور ریلیکسیشن کا خیال رکھیں۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بولتا جا رہا تھا جبکہ وہ خوشگوار حیرت میں کھڑے سن رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ ساکت لیٹی اس انکشاف کو سنتی اس بے مہر کی یادوں میں کھوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یس سو مچ ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔۔ موحد نے سب سے پہلے حواسوں میں آتے ڈاکٹر کو کہا تو سب انکی آواز پہ چونکے۔۔۔۔۔

شاہ صاحب کدھر ہیں۔۔۔؟؟؟ ڈاکٹر کا پوچھے جانے والا سوال اسکے دل پہ چھریاں چلا گیا۔۔۔۔

بے آواز آنسو بہتے چلے گئے۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ایز یوژل اپنے کام میں بزی بٹ ابھی کال کر دی ہے۔۔۔۔۔۔۔
طلال نے اسکے بہتے آنسوؤں سے نظریں چراتے گویا اسے بہلایا ہو۔۔۔۔۔۔۔

مما اسکی حالت دیکھتے فورا اسکی طرف آئیں جبکہ آریان اور طلال ڈاکٹر کو سی آف کرنے نکلے۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔۔۔ مما نے اسکی پیشانی چومتے فرط جزبات سے کہا تو وہ سب بھی کودتے ہوئے اسکے پاس چڑھ گئیں۔۔۔۔

ڈئیرسٹ بھابھی۔۔۔۔مبارکاں۔۔۔۔۔۔ سب نے کورس میں کہا تو وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔۔۔۔۔

ایلے خوش نما موقعے پہ بھی اسکے چہرے پہ شرم اور خوشی کا کوئی رنگ نہ جلملا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بھابھی ایک راز کی بات بتاوں مانیں گیں۔۔۔۔۔۔۔ ان سب نے وہیں ڈیرہ لگاتے گویا اسے اس فیز سے نکالنے کی ٹھانی۔۔۔۔۔

معاویہ کی راز بھری سرگوشی پہ اسنے بغیر چونکے اسے دیکھا۔۔۔

میری تصویریں لگا لیں روم میں۔۔۔ہمارا جونئیر بہت ہنس مکھ اور ڈیشنگ ہو گا میری طرح۔۔۔۔۔ اسنے کالر کھڑا کرتے کہا تو سب کو غش پڑ گیا۔۔۔۔۔

خبردار !بھابھی یہ کام مت کیجئے گا۔۔۔۔۔۔ زینی نے فورا کہا تو اس نے آنکھیں پھیلاتے اسے دیکھا۔۔۔۔

زوجہ محترمہ۔۔۔۔۔آپ کیوں ٹانگ اڑا رہی ہیں جانم۔۔۔۔آپ اور ہم ایک ہی تو ہیں۔۔۔۔۔ اسنے آنکھ میچتے کہا تو ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ پھیل گئی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ انتہائی فضول ہیں۔۔۔۔۔ اسنے جھینپتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اتنے فاصلے پہ رہ کہ بھی یہی الزامات سننے تو اس سے اچھا ہے کہ میں پاس ہی آ جاؤ۔۔۔۔۔۔ وہ اچکتے ہوئے اسکے قریب جا بیٹھا تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی اس بوکھلاہٹ کو دیکھتے سب کہ لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

آپ انکو چھوڑیں بھابھی۔۔۔بتائیں کس کی فوٹو لگائیں گیں۔۔۔۔۔۔تاشے کی بات پہ سب کی ہیں۔'ہیں شروع ہو گئی جبکہ سب جانتے تھے کہ جواب کیا ہو گا۔۔۔۔

وہ سب کو دیکھتی ہلکی سی مسکرا رہی تھی جب ولی نے شوشا چھوڑا۔۔۔۔۔۔

لیزے شاہ رخ کی فوٹو لگانے کا تو نہیں ارادہ ؟ کہ تمہارا بیٹا رومینٹک ہو۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔ اسکا سنجیدگی سے کیا گیا سوال جہاں اسے خفے زدہ کر گیا وہیں قہقے چھوٹنے گے۔۔۔۔۔۔

کیوں لیزے جہان بھائی رومینٹک نہیں ہیں کیا جو شاہ رخ کا بندوبست کرنا۔۔۔۔۔؟؟؟ لاریب کے پوچھے جانے والے سوال پہ اسکی مسکراہٹ سمٹی جبکہ آنکھوں کے پردے پہ ایک خوشکن سا منظر لہرانے لگا۔۔۔۔۔۔

ایک ایسا منظر جسے وہ سوچنے سے بھی ڈرتی تھی۔۔وہ منظر جو وہ آج تلک کسی کو بھی بتا نہ سکی۔۔وہ منظر جس نے اسکے اندر جینے کی امنگیں پیدا کیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ آیت نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ چونکتی ہوئی متوجہ ہوئی----

بتائیں نا بھابھی کسکی فوٹو لگانی----؟؟ سب نے استفسار کیا تو وہ دھیمے سے لہجے میں سر جھکاتے آنسو پیتے بولی-------

جو لگی ہے وہی ٹھیک ہے----- ایک نظر اسنے سامنے سجے سیاہ سوٹ میں ملبوس اسکے پورٹریٹ پہ ڈالتے کہا تو سب نے وہ ہو ہامچائی کہ وہ گھبرا سی گئی----------

---

وہ ہتھیلی بند کیے اسے تھوڑی پہ جمائے سامنے نظر آتے بدن ٹھٹھرا دینے والے منظر پہ یوں نظریں جمائے بیٹھا تھا گویا اس سے دلکش نظارہ اسے پوری دنیا میں نہیں نظر آنا--------

اسکی چیخیں اسکے دل پہ زرا اثر انداز نہیں ہو رہیں تھیں----بلکہ اسکے کانوں میں کسی کی روتی بلکتی سرگوشیاں گردش کر رہیں تھیں-------

گزشتہ شب کا وہ دلسوز منظر یاد آتے ہی اسکی آنکھیں سرخ ہونے لگیں--------

شش۔۔۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔ معاویہ کے نمبر سے آنیوالی اس کال کو غلطی سے پک کرنے پر جو آواز اس کے کانوں میں پڑی اس نے اسے پل بھر کو ساکت سا کر دیا۔۔۔۔۔۔

خدا کیلیے شا۔۔۔۔شاہ۔۔۔پلیز۔۔۔۔شاہ بب۔۔۔بولیں۔۔۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔مم۔۔۔مر جاوں گگ۔۔گی۔۔۔۔۔۔ اسکی سسکتی آواز کے گردش کرتے سوچیں اسنے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے یہ سزا مت دیں۔۔۔پپ۔۔۔پلیز ایک۔۔۔ایک بار سامنے آ جج۔۔۔جائیں۔۔۔۔ اسکی التجائیہ آواز آئی لیکن اسکے لبوں پہ لگا قفل نہ ٹوٹا۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔میں آ۔۔۔آخری بار کک۔۔۔کہہ رہی اگر آپ اسی ہفتے گھر نہ تتت۔۔۔۔تو میں جج۔۔۔جان لے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نجانے کیا کہنے جا رہی تھی جب اسکی دھاڑ پہ سہم سی گئی۔۔۔۔۔۔

بند کریں یہ سب . . .۔۔۔۔خبردار آج کہ بعد یہ لفظ میں کبھی مت سنوں۔۔۔۔اگر خود کو کچھ کیا تو میں پاتال سے بھی کھینچ نکال کہ اپنی پل پل کی اذیت کا حساب لوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی جان لینے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کی بات کا زہر اسی پہ انڈیلتے اس نے موبائل زور سے سامنے دیوار پہ دے مارا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی جان لرز گئی تھی اسکی بات پہ جسے سنتے وہ غیض و غضب سے پاگل ہو اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دلسوز چیخ کی پکار پہ اسنے خود کو خیالات کی زد سے باہر نکالا اور سامنے دیکھا۔۔۔۔۔

جہاں اسکے کچھ دیر پہلے سے جھلسے بدن کو وہ وحشی مرد نوچ گھسوٹ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

یہی سزا مقرر کی تھی اسنے کہ وہ پل پل مرنے کو ترسے، ایسی زلت بھری سزا جو اسکیلیے عبرتناک ہو۔۔۔۔

روز اسکے بدن کو جھلسایا جاتا) شاید لاشعوری طور پہ علیزے کے اس زخم کا بدلہ لیا جاتا (اور پھر اسی جھلسے ہوئے بدن کو وہ دیوہیکل سے وحشی مرد نوچ گھسوٹ جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بلند سے بلند تر ہوتی چیخوں کو سنتے وہ اٹھا اور ڈھیلے قدموں سے اس وحشتناک ماحول سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا کب؟؟؟ بھابھی کیسی؟؟؟ وہ سٹڈی سے باہر نکلا جب اسکے خوشی سے لبریز سوالوں پہ چونکا۔۔۔۔۔۔۔

میں ابھی آتی۔۔۔۔۔ میں آ کے ملتی انہیں۔۔۔۔۔ وہ خوشی اور جوش سے کہتی کال بند کرتی مڑی تو اسکے کشادہ سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔انسان ہو کہ دیوار۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سرخ چہرے کے ساتھ دھڑکتے دل پہ قابو پاتے اس پہ چڑھائی کی تو اس نے آبرو اچکاتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

خیریت کافی خوش لگ رہیں تھی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے سہارا دیتے پوچھا تو وہ سب کچھ بولتے بولتے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بات ہی بہت خوشی کی ہے۔۔۔۔بھابھی پپ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے اٹکی۔۔۔۔چہرے پہ شرم کی لالی چھانے لگی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا بھابھی کو؟؟؟؟ وہ فورا پریشان ہوا۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں وہ ٹھیک ہیں ایکچوئلی۔۔۔۔وہ پپ۔۔۔۔۔۔۔ وہ پھر رکی کچھ سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے جب وہ روانگی سے بول اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں پھوپھو بننے والی۔۔۔۔۔۔ اسنے سرخ چہرے کے ساتھ کہا تو وہ بہت ایکسائیٹڈ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔بہت خوشی کی خبر ہے۔۔۔بھابھی میم ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟
اسنے پوچھا تو اسنے تسلی دیتے جانے کی بابت استفسار کیا تو اسنے تیار ہونے کا کہتے اسے اجازت دی۔۔۔۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے جاتی ہوئی مہرماہ کو آواز دی تو وہ رکی اور پلٹ کے اسے دیکھا جو اسے گہرہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی نظروں نے اسکے ہاتھوں میں سنسنی سی دوڑا دی-----

کیا ہے------ اسنے نگاہ چراتے پوچھا تو اسنے مسکراہٹ دباتے سوال پوچھا---- ----

تم کب پشمینہ)خان کی چھوٹی بہن (کو پھوپھو بننے کا شرف بخش رہی---؟؟؟ اسکے انتہائی سنجیدگی سے پوچھے جانیوالے سوال پہ پل بھر کو وہ ہونق رہ گئی لیکن جب بات شعور تک پہنچی تو اسی حساب سے وہ سرتا پا رنگوں میں نہا گئی--------

تت---تم---بب--بہت گھٹیا ہو گئے ہو------- اسنے گڑبڑاتے لجاتے کہتے باہر قدم بڑھائے جبکہ اسکے بلند قہقہے نے چہرے کے رنگوں کو دوبالا کر دیا----------

----

ایک مہینہ گزر چکا تھا اس خبر کو لیکن اسکی کوئی خبر تک نہ آئی تھی------

اسکے نمبر بند تھے رابطے کا کوئی زریعہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔ اسکی اس بے خبری پہ وہ جوگن بنی نچڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مما دادو پاپا سب کے بے پناہ کہنے پہ بھی وہ چند نوالوں سے زیادہ کچھ نہ لیتی تھی ۔۔۔۔وہ بھول رہی تھی اسکے ساتھ اب ایک اور زندگی جڑ چکی تھی۔۔۔۔

اسکی سوچوں اور خیالوں کا مرکز بس وہی تھا۔۔۔جو اسے محبتوں کا عادی بنا کے نجانے کہاں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی یہ حالت شاہ مینشن اور سکندر ولا دونوں گھرانوں کیلیے تشویش کا باعث تھی۔۔۔۔۔۔

وہ سب اسکی حالت دیکھتے کڑھ رہے تھے جب وہ ایک دن اچانک لوٹ آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی واپسی نے انکے مرجھائے دل کھلا سے دیے۔۔۔۔۔۔۔

بلیک لیدر جیکٹ کو بازو پہ ڈالے، لائٹ بلیو شرٹ کے کف فولڈ کیے وہ بکھرے سے حلیے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ چھائی گہری سنجیدگی کیوجہ سے سب نے اس سے سوالوں سے گریز کیا کہ یہ پاپا کا بھی آرڈر تھا کہ فلوقت اس سے کچھ نہ پوچھا جائے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت نارملی انداز میں سب سے مل رہا تھا، گفت و سنید کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے غلطی سے بھی علیزے کے متعلق استفسار نہ کیا جو زینی اور لاریب کے ساتھ اپنے کمرے میں پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دو گھنٹوں سے بھی اوپر کا وقت ہونے لگا تو مما کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جہان بیٹا چلیں تھوڑا فریش ہوں پھر کھانا بھی کھانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انکی بات پہ وہ پل بھر کو رکا لیکن کسی کی مان بھری آواز کے زہن میں آتے ہی اسنے سر جھٹکا اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی کہ آپ نے کیا سوچا ہے یا آپ کہاں تھے؟؟؟ ابھی کس بات نے آپکو پلٹنے پہ مجبور کیا؟؟؟--- اسکے ساتھ سیڑھیاں چڑھتے مما نے سپاٹ چہرے کے ساتھ سنتے جہان سے بات کا آغاز کیا----------

لیکن اب بیٹا کوئی انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے جان لو کہ---------

اب یہ تم لوگوں کی زندگی کا ہی معاملہ نہیں بلکہ اب اب تم دونوں کے ساتھ ایک ننھی سی جان جڑ چکی ہے---------- مما کے کیے گئے دھماکے پہ وہ دم بخود دروازے پہ کھڑا رہ گیا----------

اسکی آنکھ کسی کی پرتپش نظروں کے احساس سے کھلی----
اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا تو سامنے بیٹھے نفس کو دیکھ کہ اسکی نیند اور آنکھیں کھلیں-----

آ---آپ------؟؟؟ اسنے حددرجہ حیرانگی و خوف سے مکمل سیاہ لبادے میں ملبوس اس شخص کو دیکھا جسے وہ بمشکل ہفتہ پہلے زہن سے کھرچنے کی کوشش کر رہی تھی------

سیاہ شلوار سوٹ اور سیاہ شال کو گلے میں لپیٹے وہ سگریٹ سلگاتا اسکی سراسیمگی کو ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیوں۔۔۔کک۔۔۔کک۔۔۔کیسے آئے۔۔۔؟؟؟ اسنے ہکلاتے ہوئے پوچھا اور ایک نظر بند دروازے اور بند کھڑکی پہ ڈالی۔۔۔۔.....

وہ چپ چاپ سا لائٹ پنک کلر کی لوز سے شرٹ اور وائیٹ فلیپر میں ملبوس ، بال بکھرائے اسکے دبے ہوئے جزبات کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے سرخ و سفید چہرے پہ اس وقت چھائے سراسیمگی کے رنگ اسکے چہرے کو مزید جلا بخش رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے خوف میں یہ تک نہ محسوس کر پائی کہ وہ بناء دوپٹے کے اسکے سامنے کس حلیے میں بیٹھی ہے۔۔۔۔۔۔

جج۔۔۔جاو یہاں سے بب۔۔بھا۔۔۔۔۔۔ اسنے چلانا چاہا جب اسکے سرد ٹھٹھرتے سوال پہ اسکی زبان لکنت زدہ ہوئی۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ---؟؟؟ اسکے خوف اور مختلف سوالوں کے جواب میں اسنے اتنا ٹھنڈا اور پرسکون سوال پھینکا کہ وہ دم بخود سی رہ گئی-------

جج---جائی----- اسنے پھر سے کہنا چاہا لیکن اسکے لفظ ٹوٹنے گے جب اسنے اسے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسے اپنی طرف آتے دیکھا-----

وہ اپنی جگہ سمٹنے لگی اور خود پہ پڑے بلینکٹ کو دونوں ہاتھوں میں دبوچا------

اسکے سبز نین کٹورے پھیل سے گئے جب اسنے اسے اپنے بیڈ پہ بیٹھتے دیکھا------

اس نے حرکت کرنا چاہا لیکن وہ اس سے قاصر تھی--- وہ مسلسل اس شخص کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی------- وہ یہ سمجھتی تھی کہ ایک ہفتہ پہلے کا واقعہ اس جیسا امیر زادہ بھول جائے گا لیکن اسکے سامنے موجود ہونا اسکے سب ارادوں کے الٹ تھا------

ایسے مت دیکھیں کہ میں ضبط ہار بیٹھوں----- اسکی گھمبیر آواز گونجی-----

وہ اسکی بات کی زومعنیت تک تو نہ جا سکی لیکن پھر بھی گڑبڑاتی نظریں چرا گئیں-----

آ۔۔۔آپ پپ۔۔۔پلیز چچ۔۔چلے۔۔جائیں۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں میں آنسو بھرتی بولی۔۔۔

اسکی جان حلق میں اٹکی تھی کہ کوئی اگر آگیا تو نجانے کیا طوفان آئے گا۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپکا کمرہ اچھا ہے۔۔۔۔۔۔ اسکی بات اپنے سوال کے الٹ سن کے وہ ایک دم غصے میں آئی اس سے پہلے کہ وہ کوئی ری ایکٹ کرتی اسکی اگلی بات نے اسکے سر پہ گویا جمتا پانی انڈیل دیا ہو۔۔۔۔۔۔

آپ چائلڈہڈ میں زیادہ پیاری تھیں یا ابھی یہ تو بتانا مشکل۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی تین سالہ تصویر پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن میری دعا ہے کہ ہماری پہلی اولاد بیٹی ہو اور بلکل آپ جیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بات کمپلیٹ کی تو وہ ششدر رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ کم عمر تھی لیکن ناسمجھ نہیں کہ اس اوپنلی کی گئی بات کو بھی نہ سمجھ پاتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت سی بیٹھی تھی آہستہ آہستہ اسکا چہرہ سرخ پڑنے لگا اور پھر کمرے میں ایک لرزتی آواز گونجی-----

چٹاخ-------

اسکے کانپتے ہاتھ کا تھپڑ گو بھاری نا تھا لیکن پھر بھی اس تھپڑ نے کمرے کا ماحول خوفناک سا کر دیا-------

جذباتیت میں اٹھائے گئے اس قدم کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ کیا کر بیٹھی تھی اسلیے اسنے خوفزدہ ہوتے دونوں ہتھیلیاں لبوں پہ جمائیں-----

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہا تھا جسکی آنکھوں سے نیر بہتے جا رہے تھے------

سس--- سسس--- سوری---- مم--- میں ----پپ---پتہ نن--- نہیں کیسے----

سوری----پپ---پلیز------

....وہ روتے پوئے بولتی چلی گئی----

شش۔۔۔میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسی بات پہ تھپڑ پڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکے ملائم چہرے پہ بکھرے آنسوؤں کو سمیٹتے کہا تو اسکا چہرہ خوف و شرم سے سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کر کہ آپ نے میرے ارادے کو اور مضبوط کر دیا ہے، یہ تھپڑ مجھے زادراہ لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسکے تھپڑ مارنے والے ہاتھ کو ہولے سے تھام کے کہتا وہ اسکو منجمند کر گیا۔۔۔۔۔

اسنے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا تو اسنے دھیرے سے اسکے سرخ پڑتے بھیگے ہاتھ کو لبوں سے چھوتے اسکی سانسیں تک اٹکا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ سسکی۔۔۔۔

اگر آپ کہ جیسی سبز کٹوروں والی بیٹی ہوئی ہماری تو اسکا نام میں "ہالے نور حیدر "رکھوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر مجھ جیسا کوئی کھڑوس سا بیٹا ہو گیا تو اسکا نام آپ رکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔آپ سے ملنا چاہتا تھا۔۔آپ کو پریشان کرنا نہیں۔۔۔۔۔ خیال رکھیں اپنا۔۔۔کیونکہ میرے لیے سب سے انمول چیز ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ اسکی پیشانی پہ مہکتا ہوا لمس دیتا وہ ہوا کے جھونکے کی مانند غائب ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کمرے سے باہر نکلتی زینی کی پرجوش آواز سن کے وہ ماضی کے خوش کن خیالات سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کب آئے۔۔۔؟؟؟ وہ اسکے گلے لگتی خوشی سے بھیگتے لہجے میں بولی۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی۔۔۔۔۔ اسنے خود کو کمپوز کرتے جواب دیا جبکہ نظریں سامنے ادھ کھلے دروازے پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔۔

بھآبھی اتنی پریشان ہیں۔۔۔اور کانگریجولیشن آپکو۔۔۔۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے بات بدل گئی۔۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔ اسنے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسکی نگاہ سامنے پڑے وجود پہ پڑی تو اک پل کو ساکت رہ گئی------

پیلے رنگ کے ملگجے سے سوٹ میں، بکھرے بالوں اور اجڑی رنگت اور حالت کے ساتھ لیٹی تھی------

اسکی آنکھیں بند تھیں تبھی لاریب کی نگاہ اس پہ پڑی تو اسکی پکار نے اسکے وجود میں بھونچال سا لا دیا-----

جہان بھائی------ وہ خوشی سے بولتی اس سے ملنے لگی تو اسکی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں-----

وہ چند پل ساکت سی اسکے ہونے کا یقین کرنے لگی----- اور جب آنکھوں کو یقین آنے لگا وہ سرعت سے اٹھی اور بلکتے ہوئے اسکے کشادہ سینے سے آ لگی----------

---

جھوٹ بولتے ہو تم ہمیشہ مجھ سے-----؟؟؟ وہ اس پہ بگڑتے ہوئے بولتی چلی گئی-----

محترمہ میرا قصور---؟؟ اسنے معصومیت کی انتہا کی تو وہ مٹھیاں بھینچتی اسکی طرف لپکی------

تمہارا سب سے بڑا قصور یہ تمہاری سو کالڈ معصومیت ہے----- جھوٹ کیوں بولا کہ لالہ کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں پتہ------ بالآخر اسنے اگل دیا----------

اوہ اچھا-------- اسنے کافی لمبا کھینچتے کہا تو وہ گھورنے لگی------

یار مجھے واقعی نہیں پتہ تھا، دیکھو میں تو ادھر گھر تھا نہ---------- اسنے صفائی دینے کی کوشش کی--------

پھر سے جھوٹ----؟؟ میں تمہارے موبائل پہ لالہ کے میسج دیکھے-------- اسنے سچ بتایا تو وہ سر کھجا کہ رہ گیا--------

ٹیپیکل بیویوں والی خصوصیات آ رہی آپ میں۔۔۔۔اسنے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ اسکا منہ کھل سا گیا۔۔۔۔۔۔۔

میں جو کہہ رہی اس پہ دھیان نہیں اور یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دانت پیستے کہا۔۔۔۔۔۔

اوکے اوکے سیزفائر۔۔۔۔ تم جانتی ہو سر کو؟؟ پھر بھی مجھ سے شکوہ؟؟؟ اسنے اب کہ سنجیدگی سے کہا تو وہ دھیمی پڑتی بولی۔۔۔۔

ہاں لیکن تم مجھے تو بتا دیتے۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں نامحسوس انداز میں ایک مان بھرا شکوہ سا جھلکنے لگا۔۔۔۔۔۔

اس حادثے نے انکے رشتے پہ کوئی اچھا اثر نہ سہی لیکن کم از کم اتنا اثر ڈلا تھا کہ وہ بات چیت کرنے لگ گئی تھی خواہ وہ نوک جھونک ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں آپکو بتاتا تو مہر بیگم تم نے سب سے پہلے بھابھی میم کو بتانا تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے طنزیہ کہا تو وہ بھڑک اٹھی۔۔۔۔

بیگم کس کو بولا؟؟؟ اسکے بپھرتے سوال پہ وہ پل بھر کو ہونق ہوا۔۔۔۔۔۔

تمہیں بیگم لگتی میں۔۔۔اتنی بوڑھی لگتی میں۔۔۔۔۔ اسنے مزید کہا تو وہ بمشکل ہنسی دباتا گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

نہیں یار تم تو بہت سویٹ اینڈینگ ہو۔۔۔۔میری مسز ہو تو اسلیے بیگم بول دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا شریر لہجہ پرتپش ہوا تو وہ رخ موڑتی فقط اتنا ہی بول سکی۔۔۔

بہت فضول بولتے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر اسکی مسکراتی نظروں کا سامنا نہ کرتے ہوئے وہ کمرے سے ہی نکل گئی۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کہاں چلے گئے مم۔۔مجھے چھ۔۔۔۔چھوڑ کے؟؟م اتنی۔۔۔اتنی بڑی سزا۔۔۔؟؟؟ کک۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔ وہ اسکے سینے پہ سر ٹکائے سسکتے ہوئے بولتی چلی گئی جبکہ وہ یونہی لب بھینچے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ آیا اس پہ اسکے الفاظ یا آنسو اثر انداز ہو رہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کک۔۔۔ کبھی مت چھوڑ کے جج۔۔۔جائیے گا مجھے۔۔۔کک۔۔۔ کبھی نن۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے گرد حصار سخت کرتی بولتی حواس کھونے لگی جب اسنے بے ساختہ اسے تھاما۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی حالت نے ایک کرب آمیز لہر اسکے اندر دوڑا دی۔۔۔۔۔۔

وہ اسے تھامتا بیڈ پہ بٹھاتا پانی کا گلاس بھر کے اسے دیتا وہاں سے اٹھتا رخ بدل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی لرزتی آواز نے اسے قدموں کو روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔

ہالے نور حیدر "کے آنے کی خبر کی مبارکباد نہیں لیں گے۔۔۔؟؟؟ اسکے سوال نے اسکے پیروں میں زنجیریں ڈالیں۔۔۔۔۔۔۔

اسے آئے ایک مہینہ ہونے کو تھا، انکے کمرے کے اندرونی حالت کا اندازہ کوئی نہیں لگا پایا تھا۔۔۔۔

لیکن علیزے کی بجھی بجھی سی نگاہیں کبھی کبھی مما کا دل دھڑکا دیتی۔۔۔۔۔۔۔ اسکو خوش رکھنے کو پورا مینشن جی توڑ کوششیں کیے جاتا۔۔۔۔۔۔

میں کچھ دن پہلے آپ سے آریان اور پریہان کے رشتے کی بات کی تھی۔۔۔؟؟؟ وہ روم میں اینٹر ہوئی تو اسکی گھمبیر آواز گونجی جو گویا دادو سے محو گفتگو تھا۔۔۔۔

وہ ہولے سے چلتی مما کے پہلومیں جا بیٹھی۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے فیصلہ بتا دیں کہ میرا ارادہ تو یہی ہے کہ اگر آپکو اچھا لگے تو ولی کے ساتھ ان دونوں کی بھی شادی کر دیں۔۔۔۔۔۔۔

اسے کام کرتے نجانے کتنی دیر گزر گئی جب اسکے کام میں خلل پڑا۔۔۔۔

کھٹکے کی آواز پہ اسنے سر اٹھاکہ دیکھا تو دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے ہی بنا دوپٹے کے مندی آنکھوں کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اسکے قریب آئی اور لڑکھڑاتے ہوئے اس پر جھکی۔۔۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھاکہ اسے گود میں گھسیٹا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ سونا چاہتی ہے۔۔۔وہ اسکے لمس کو ترس رہی ہے۔۔۔، اسی لیے اسنے اسے گود میں بٹھایا تو وہ دونوں ہاتھوں سے اسکی گردن کے گرد حصار سا بنایا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی گردن کے گرد بازو حمائل کیے اور اسکے گردن میں چہرہ چھپائے وہ سو گئی۔۔۔۔۔

وہ ہولے سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اور گہری سوچوں میں کھونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں کرنی مجھے ایسے شادی----؟؟؟ وہ کرب سے کہتی رخ موڑنے لگی-----

وجہ کیا ہے بیٹا---؟؟؟ حمین نے پریشانی سے پوچھا----

آپ جانتے ہیں سب کچھ----- وہ رخ موڑتے بولی----

کیا؟؟؟ مہینہ نے سنجیدگی سے کہا----

میں شادی کرنا ہی نہیں چاہتی---جو کچھ ہو چکا ہے اسکے بعد میں یہ سب نہیں کر سکتی---- اور اسے آپ کیوں مجبور کر رہے؟؟؟ اسے بہت سی مل سکتی ہیں میرا خیال نکال دیں----- وہ اذیت سے کہتی نکل گئی----

وہ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے گے لیکن معاز نے انہیں جو کچھ کہا اسے سن کے وہ پرسکون ہونے لگی-------

وہ انکار کر کے کمرے میں پڑی سسکتی جا رہی تھی جب کمرے میں ہونے والی آواز پہ وہ چونکی------

اسنے چہرہ صاف کرتے سامنے دیکھا تو نگاہ ٹھٹک گئی۔۔۔۔وہ بہت سنجیدہ تیوروں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم کب آئے۔۔۔؟؟؟ دوپٹہ خود پہ پھیلاتے اسنے نظریں چراتے کہا ۔ ۔۔۔۔

شادی سے انکار کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟ غیر متوقع ڈائریکٹ سوال سن کے وہ پل بھر کو چپ سی رہ گئی۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو سب کچھ۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر اسے دیکھتے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

کیا جانتا ہوں میں۔۔۔۔؟؟ پریہان سکندر کب تم نے میری باتوں سے ایسی سطحی سوچ کا اندازہ لگایا کہ میں یہ سط سوچ سکتا۔۔۔۔؟؟؟ تمہیں کبھی آنکھوں میں چھپی محبت نظر نہیں آئی اور یہ سب تم سوچ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا تو وہ چونک اٹھی۔۔۔۔۔

تم جزباتی ہو رہے ہو۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے بہتر مل سکتی جسکا کردار اور ماضی بے داغ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

بند کرو یہ فضول کی باتیں۔۔۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے کوئی اور۔۔۔۔۔ یہ بات ہمیشہ دماغ میں رکھنا۔۔۔۔ اور خود کو مائینڈلی پریپئیر کرو دس دن تک شادی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے دوٹوک انداز میں کہتے ششدر چھوڑ کے وہ واپس پلٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو اسکی آغوش میں پڑے دیکھ کے چونک گئی۔۔۔۔۔۔

وہ چونکہ نیند میں تھی اسلیے وہ نہ جان سکی کہ وہ رات کو خود یہاں تک آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اسکے چہرے کو دیکھا جو بے تاثر تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوری رات اسے یونہی بٹھائے بیٹھا رہا یہ خیال آتے ہی اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کب جاگے۔۔۔؟؟؟ اسنے بات کا آغاز کرنا چاہا۔۔۔۔

ابھی۔۔۔ یک لفظی جواب آیا۔۔۔۔

مم۔۔۔۔مجھے نیند نہیں آتی۔۔۔۔ اسنے اسکی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیلتے آہستہ آواز میں کہا تو اسنے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ سی اسکی خاموشی کا فائدہ اٹھاتی بولتی چلی گئی کہ وہ کم از کم آج اسکے سامنے موجود تو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے۔۔۔سس۔۔۔سلاتے ہی نہیں آپ۔۔۔۔۔۔ لل۔۔۔لیٹ آتے۔۔۔۔۔۔ اسنے لب بسورتے شکوہ کیا۔۔۔۔

وہ چپ چاپ اسکا جائزہ لیتا رہا جو بے پرواہی سے بیٹھی اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آ۔۔آج۔۔۔آجکل اتنی نیند آتی لیکن آپ پپ۔۔۔پاس نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے مبارک بب۔۔۔ بھی نہیں دی۔۔۔۔ اسکے لب لرزے۔۔۔

اتنی ططـ۔۔۔۔ طبیعت بھی خراب ہوتی لیکن آ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ اب پپپ۔۔۔پیار۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں کو گرہ اسکے سلگتے ہونٹوں کے پرشدت لمس نے لگائی۔۔۔۔۔۔

اسکے بالوں کو مٹھی میں دبائے وہ ایک ہاتھ اسکے سر اور ایک ہاتھ اسکے کمر پہ جمائے وہ جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ قطرہ قطرہ اپنی کیفیات ، غصہ، بے بسی، پیار، مجبوری ، محبت سب اسکے اندر انڈیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سگریٹ اور کولون کی ملی جلی مہک اسکی سانسوں میں اترتی اسکی سانسیں اکھیڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی------ اسنے کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ کھینچتے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی------

اسکو لگا وہ اسکی سانسیں تک کھینچ رہا ہے ، اسے فضا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی-------

وہ حواس کھونے کو تھی جب اسنے ترس کھاتے اسے چھوڑا تو وہ حواس بحال کرنے کی کوشش میں اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی-------

لیکن کان میں پڑتی اس شعلہ پرور سرگوشی نے اسے ساکت سا کر دیا--------

آج کے بعد میرا ضبط آزمانے کی کوشش مت کیجیئے گا اور

وہ مزید جھکا

میری بیٹی میرے جیسے ہونی چاہیے --- آپ جیسی سنگدل نہ ہو پل پل مارنے والی ---------- اسکا دل ڈوب کے ابھرا----

اسکی آنکھوں میں نمی جاگنے لگی۔۔۔اسکی ازیت اور درد کو محسوس کرتے اسکا دل رونے لگا۔۔۔۔۔ ۔

اسنے اسے بازووں سے تھامتے کرسی پہ بٹھایا اور جھکا۔۔۔۔۔

ہالے نور کی آمد مبارک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کان کی لو کو اپنے لمس سے سلگاتے وہ چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ وہ اسکے لفظوں کے حصار میں وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔

. . میری بیٹی۔۔۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹائم بہت کم ہے حسن شاہ۔۔۔۔ دو شادیاں نہیں بلکہ چاروں شادیاں اپنی ہیں اسلیے پہلے کی طرح سب کو گھر بلواؤ اور آرڈو لکھوا دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دادو اپنے مخصوص پرشفقت انداز میں پپا کو بولیں۔۔۔۔۔۔

اماں بیگم فکر مت کریں۔۔۔۔۔ ہو جائیگا سب کچھ تیار۔۔۔۔۔۔ انہوں نے تسلی دی۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ علیزے کو بھی ادھر پہنچاو بچی کب سے گھر نہیں گئی۔۔۔۔ بھائی اور بھتیجی دونوں کی شادی ہے۔۔۔ کچھ دن رہ آئے اپنے گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے علیزے کو دیکھتے کہا لیکن اس سے پہلے کہ پپا کچھ کہتے لاونج میں آتی گھمبیر آواز نے اسکے کانوں میں گویا حیرت انگیز انکشاف کیا۔۔۔۔۔

وہ اس مقام پہ کبھی بھی یہ توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

علیزے فلحال کہیں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ جب جانا ہوا لے جاونگا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دوٹوک انداز میں کہتا چلا گیا جبکہ دادو پیچھے سے بڑبڑاتی چلیں گئیں۔۔۔۔۔

جبکہ وہ حیران تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ جو اس سے منہ پھیرے رکھتا ، نظرانداز ی کی مار مارتا تھا۔۔۔۔۔ اسکا یہ حکم اسکیلیے باعث حیرت تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن حیرت کے سمندر سے باہر نکلتے اسکے لبوں پہ مسکراہٹ کھلنے لگی۔۔۔۔۔

تو کیا وہ اسے آج بھی نگاہوں سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔۔؟؟

کیا وہ آج بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا کہ اس میں کمی وہ دونوں ہی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اسکا دل خوشی کے جھولے میں ہچکولے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادو کی بڑبڑاہٹ جاری تھی جبکہ وہ سر جھکائے بس یہی سوچتی رہی کہ۔۔۔۔۔

کیا اس کی یہ سزا ختم ہونے والی ہے جو اسنے خود اپنی بیوقوفی کیوجہ سے لی۔۔۔۔۔؟؟؟

کیا وہ پھر سے اسے عشق کی معراجوں پہ لے کہ جائیگا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

کیا وہ پھر ست محبت نثار کرے گا---- ؟؟؟

بھآبھی چلیں اب آپ بھی کچھ سنائیں ہمیں------ وہ سب اس وقت اکٹھے ہو کہ لاونج میں ڈھولک رکھے بیٹھے تھے------

میں-----؟؟؟ اسنے حیرانگی سے اپنی سمت اشارہ کیا جیسی نجانے کیا انہونی ہوئی ہو-------

جی آپ------- چلیں جلدی سے سنائیں----- ان سب نے جلدی مچائی تو وہ بوکھلا گئی------

مم----مجھے---تو کچھ نہیں آتا---- اسنے گڑبڑاتے کہا-------

ہائے تو مطلب میرے بیچارے دیور کو کیسے مناتی جب وہ روٹھتا----؟؟؟ آیت کے مصنوعی حیرت سے پوچھے جانیوالے سوال نے اسکے چہرے پہ گلال سا بکھیر دیا-----

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ کبھی اس سے روٹھا ہی نہ تھا کہ منانے کی نوبت آتی۔۔۔۔۔

لیکن اب کی بار وہ ایسا روٹھا ہوا تھا کہ اسے منایا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

یا یوں کہہ لیں کہ اسے منانا نہیں آتا۔۔۔ وہ جو نازبرداریوں ک عادی بنا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کک۔۔۔ کبھی ناراض نہیں ہوتے۔۔۔۔اسنے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔۔۔

چلو پریکٹس کر لو کبھی اگر ناراض ہو گیا تو کیسے مناو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سب کمر بستہ ہو کہ اس کے پیچھے پڑ گئیں۔۔۔ ۔۔۔

وہ نروس سی اسکے گھیرے میں تھی جب اسنے ہال کے داخلی دروازے سے اسے پروقار چال چلتے آتے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ بے ساختہ خوشی چھلکی۔۔۔۔ وہ فورا اٹھنے کو لپکی جب انہوں نے دونوں بازو پکڑتے بٹھایا۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھ جائیں------ سب نے آنکھیں دکھائیں تو وہ چپکی رہ گئی-----

جہان-------- ردابہ شاہ نے اسے آواز دی تو وہ ڈھیلے قدموں سے چلتا انکی طرف آیا-------

السلام علیکم ------
وہ ہولے سے کہتا صوفے پہ ٹک گیا------ انداز بہت پرتکلف تھا کہ ایسی محفلوں سے اسکی جان جاتی تھی------

وعلیکم السلام --- یہ تمہاری بیگم کو ہم نے قبضے میں کر لیا ہے بتاو چھڑوانے کیلیے کیا کر سکتے ہو---؟؟؟ اس نے اسے بازو کے شکنجے میں لیتے کہا----

انکی بات پہ اسنے گھمبیر نگاہوں سے انکے گھیرے میں پزل سی ہوتی اپنی بیگم کو دیکھا--------

کیا کروانا چاہ رہی تم مجھ سے--؟؟؟

اسنے صوفے کی پشت سے کمر ٹکاتے سہولت سے خود سے دو سال چھوٹی اپنی بہن کو دیکھا جو بیٹے کی پیدائش کے بعد سے بڑی بڑی ہو گئی تھی اور اس سے بھی کھل کے بات کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کیا کر سکتے بیگم کو کسی کی قید سے آزاد کروانے کیلیے۔۔۔۔؟؟ انہوں نے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

قتل بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسکے جواب نے سب کے چہرے ایک پل کو فق کر دیے۔۔۔۔۔

جبکہ اسکا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔ اسے بے اختیار خیال آیا کہ جو کچھ اسکے ساتھ ہوا اسکے بعد ان سب کا حال کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔۔۔

لیکن اب اسکے اس جواب نے اسے سب سوالوں کے جواب دے دیے۔۔۔۔

اور آج پہلی بار اسکا دل چاہا کہ وہ سب کچھ بھولتی، پاس موجود لوگوں کو بھولتی اسکے سینے سے سر ٹکاتے اپنی اس سے محبت کو معتبر کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھئی ہم نے قتل جیسا آسان کام نہیں کروانا ہمیں کچھ اور کر کے دکھاو۔۔۔۔۔۔۔۔ موحد نے بات سنبھالتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

کیا کر کے دکھاوں؟؟۔۔۔۔۔ اسنے اسے ایک نظر دیکھتے کہا۔۔۔۔

تم اور تمہاری بیگم جب تک کوئی گانا نہیں سنائیں گی تب تک معافی کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔ ردابہ نے فورا کہا۔۔۔۔۔...

کوئی زبردستی۔۔۔۔؟؟؟ اسنے ابرو اچکایا۔۔۔

بالکل۔۔۔۔۔ سب نے کورس میں کہا۔۔۔۔۔۔

بیگم آپکے قبضے میں ہی ہے، سن لیں گانا۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹا گئی۔۔۔۔۔

سنائیں جی اب۔۔۔۔ سب نے فورس کیا۔۔۔۔

حتی کہ چچی اور آسیہ پھوپھو کے ساتھ ماما بھی اصرار کرنے گے تو وہ بے بس ہونے لگی۔۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھا جو اسی کی طرف نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔۔اسکا دل دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

دل کی نمازیں جا کے پہنچیں فلک سے آگے
تو جا کہ پایا تجھ کو میرے رہنما۔۔۔

اسنے دھیمے سروں سے گانا شروع کیا۔۔۔۔سر جھکائے اسکے چہرے پہ بہت الوہی مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔۔

بانہوں سے آگے تیری دنیا نہیں ہے میری۔۔۔
رکھ لے یہیں تو مجھ کو میرے رہنما۔۔۔۔۔

اسنے ایک نظر اسے دیکھتے پھر سے دہرایا۔۔۔۔

بانہوں سے آگے تیری دنیا نہیں ہے میری

دکھ لے یہیں تو مجھ کو میرے رہنما۔۔۔

تو جو ملا سب مل گیا۔۔۔۔

اسکی دھیمی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

وآہ زبردست ۔۔۔۔آوٹ کلاس۔۔۔آپ تو چھپی رستم نکلی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس طرح کمنٹس ملنے پہ اسکا چہرہ شرم سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے شرماتے ہوئے چہرہ آسیہ پھوپھو کے کندھے میں چھپایا تو لاونج قہقہوں سے حونج اٹھا۔۔۔۔

آپ بھی سنائیں اب۔۔۔۔۔ اب انکا رخ جہان کی جانب ہوا جس نے ہری جھنڈی دکھائی۔۔۔۔

میں گانے صرف بیگم کو سناتا ہوں۔۔۔اسے کمرے میں بھیجیں میں سنا دونگا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہتے سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھائے ۔۔۔۔

ان سب کے منہ حیرت جبکہ اسکا شرم سے کھل گیا-------

-------------------------- ---------------

جہان---- اسکے اٹھتے قدم مریم بیگم)ردابہ کی ساس (کی آواز پہ رکے----

جی----- اسنے پلٹ کے انہیں دیکھا----

ادھر آئیں نا زرا---ہم آپ کے سامنے آپکی بیگم سے پوچھیں کہ آپ کچھ سناتے یا نہیں کیونکہ ہمیں کیاپتہ کہ سناتے ہو یا نہیں------- انہوں نے شرارت سے کہا تو وہ سٹپٹا گئی-----

اب وہ پچھتا رہی تھی کہ جہان جلدی کیوں آیا ہے اس کہ آنے پہ سب اور پھیل گئے تھے-----

آپ میری غیر موجودگی میں ہی پوچھ لیجئے گا۔۔زیادہ اچھا رسپانس ملے گا۔۔۔۔ ایک نظر اسے دیکھ کہ اسنے نپے تلے انداز میں کہتے جانے کو قدم بڑھائے۔۔۔۔

نہیں بھئی ہمیں آپ کے سامنے پوچھنا کہ اگر کوئی کمی ہو تو ابھی سن لیں۔۔۔۔۔۔ انکے اصرار پہ اسنے ناچاہتے ہوئے بھی واپس قدم پلٹے کہ وہ ردابہ کی ساس تھیں۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اپنی شامت آنے پہ دل مسوس رہی تھی۔۔۔

جی پوچھیے آپ۔۔۔۔ اسنے ڈھیلے سے انداز میں بیٹھتے کہا تو ہوہا مچ گئی۔۔۔۔

یہ بہت گھنا میسنا ہے قسم سے۔۔۔۔ معاویہ نے جیسے اطلاع بہم پہنچائی۔۔۔۔جبکہ زینی نے فضول گوئی پہ زبردست گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

،ہاں تو بتائیے بھابھی بیگم۔۔۔ کبھی سنائے کوئی مہکتے ہوئے الفاظ ہمارے اس خوبرو ، کھڑوس سڑیل اور۔۔۔اور ڈیشنگ سے برادر نے آپکو۔۔۔۔۔۔؟؟؟

زوریز شاہ نے جس انداز میں پوچھا وہ اسے چہرہ چھپانے اور سب کو قہقہ لگانے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔

اسکی لو دیتی نگاہیں اسکے خون چھلکاتے چہرے پہ مرکوز تھیں جبکہ وہ انگلیاں مسلتی جا رہی تھی۔۔۔۔

. .بتاو نا۔۔۔۔۔۔۔۔ عائشہ چچی کے ٹہوکا دینے پہ وہ اور پزل ہوئی

نہیں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ایک۔۔۔ایک بار وا۔۔۔وائس کلپ پہ۔۔۔۔۔۔ اسنے گڑبڑاتے ہوئے سر جھکا کہ دھیرے سے بتایا تو وہ شور مچا کہ الامان۔۔۔۔۔۔

بس وائس کلپ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟
معاویہ اور آریان سمیت سب لڑکوں نے یوں آنکھیں پھیلا کے پوچھا جیسے نجانے کتنا بڑا انہونا کام ہو گیا۔۔۔۔۔

انکی آنکھیں واپس اپنی حالت میں جہان کی گھوری پہ آئیں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ اسنے انکے ری ایکشن پہ حیران ہوتے یک لفظی جواب دیا۔۔۔۔

چچچچچ۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اتنا افسوس ناک ہنکارا بھرا کہ وہ ہونق ہو گئی جبکہ خواتین نے مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔۔۔

جہان بھائی آپ سے یہ امید نہ تھی۔۔۔۔ہمیں کچھ اور کہہ رہے جبکہ بیگم کو بھی وائس پہ ٹرخا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابکہ لاریب میدان میں اتری۔۔۔۔۔۔

گانے کو بعد میں سنتے پہلے یہ پوچھو کہ وہ وائس کیااور کب بھیجا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

آسیہ پھوپھو شرارت سے دوڑ کے کڑی لائیں تو سب کو ایک اور دلچسپ موضوع مل گیا۔۔۔۔۔۔

اور وہ تو جیسے آخری لمحات میں ہو، وہ گہری نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

جو قرمزی رنگ کے سوٹ اور ہمرنگ دوپٹے میں ملبوس نروس سی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔اسکی نظروں کی حدت سے اسکی رنگت گہری سرخی مائل، آنکھیں تھرتھرا رہی تھیں اور لب مسلسل دانتوں کے شکنجے میں تھے۔۔۔۔۔ ۔۔۔

وہ جانتا تھا ایسی سچویشن اسکیلیے بہت جان لیوا تھا اور سونے پہ سہاگہ کہ وہ بھی سامنے موجود تھا۔۔ ۔ ۔

ان سوالوں کے جواب چاہیے یا سانگ سننا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکی جان خلاصی کروانے کو انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔۔

دونوں کام۔۔۔۔۔۔۔ سب نے کورس میں کہا۔۔۔۔

ایک کام میں مرضی سے کر رہا اگر دونوں کی ضد کی تو ایک بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے صاف الفاظ میں چڑایا تو سب چڑ بھی گئے۔۔۔۔۔۔۔

دھمکی دے رہے ہو۔۔۔۔مجھے۔۔۔ بھولو مت میں اب تمہارا دوست اور کزن ہی نہیں جیجا بھ۔۔۔۔۔۔۔

گدی پہ پڑنے والے زوردار پنچے نے اسکے لفظ قابو کر لیے جبکہ اسکی بنتی درگت سے سب محظوظ ہونے گے۔۔۔۔۔۔

خدا کی پناہ بیگمات شوہروں کو ایسے ظالم بھائیوں سے بچاتیں یہاں ہماری بیگم خوش ہو رہیں۔۔۔۔۔ اسنے زینی نے دانت دیکھ کہ جل کہ کہا تو وہ غصے سے تڑخی۔۔۔۔۔

خبردار میرے بھائی کو ظالم کہا تو۔۔۔۔۔۔ اسنے تڑی لگائی کہ وہ ابھی بھی جہان کے شکنجے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ بھابھی بیگم۔۔۔ میری پیاری بہنا۔۔۔آپ ہی جلاد شوہر سے بچاو کرواو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہر بار کی طرح اپیل ادھر پہنچائی جہاں افاقہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سب کے سامنے خجل ہو گئی کہ وہ اب جس موڈ میں ہوتا تھا وہ نجانے اب کیا کرتا۔۔۔۔۔۔

وہ انگلیاں چٹخاتی کچھ سوچتی رہی اور پھر جھجھکتے ہوئے دھیرے سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

آپ گانا سنا رہے تھے وہ سنائیں۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسے بچانے کو ترپ کا پتہ کھیلنا چاہا جبکہ وہ نہیں جانتی تھی اسکے الفاظ اسے سب کہ سامنے چہرہ چھپانے پہ مجبور کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسکی گرفت ڈھیلی پڑی تو وہ موقع غنیمت جانتا فورا پرے ہوا۔۔۔۔۔۔

بالکل اب تو گانا بنتا۔۔۔۔اب تو ہماری بہو نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ زائرہ شاہ نے شرارت سے کہا تو اسنے ہلکا سا سر خم کیا۔۔ . . .۔۔۔اور اپنی دلکش آواز میں لفظ بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں
کہنا چاہوں بھی تو تم سے کیا کہوں۔۔۔
کسی زبان میں بھی وہ لفظ ہی نہیں
کہ جن میں تم ہو کیا تمہیں بتا سکوں۔۔۔۔

اسکی خوبصورت آواز سر بکھیرتی جارہی تھی جبکہ اسکی رنگت اسکے کپڑوں کے ہمرنگ اور دل کی رفتار تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں اگر کہوں تم سا حسیں کائنات میں ہے نہیں کہیں
تعریف یہ بھی تو سچ ہے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ان لفظوں کا ادا کرنا تھا کہ پورا لاونج سیٹیوں اور ہو ہا سے گونج اٹھا جبکہ وہ سب سے بے نیاز اسے اپنی نگاہوں کی تپش سے پگھلائے جا رہا تھا-----

، شوخیوں میں ڈوبی یہ ادائیں
سحر سے جھلکی ہوئیں ہیں
زلف کی گھنی گھنی گھٹائیں---
شان سے ڈھلکی ہوئیں ہیں

لہراتا آنچل ہے جیسے بادل
بانہوں میں بھری ہے جیسے چاندنی، روپ کی چاندنی------

میں اگر کہوں یہ دلکشی ہے نہیں کہیں،نہ ہوگی کبھی
تعریف یہ بھی تو سچ ہے کچھ بھی نہیں-- .------

اسنے لرزتے ہوئے چہرہ پھوپھو کہ سینے میں چھپایا۔۔۔۔ اسکا دل چاہا وہ اب اسے وہیں روک دیں۔۔۔۔اسے لگ رہا تھا اسکا دل دھڑکتے ہوئے سینے کی دیواروں سے باہر آگرے گا۔۔۔۔ ۔۔

پھوپھو نے ہنستے ہوئے اسکے لرزتے وجود کے گرد حصار قائم کیا۔۔۔۔۔۔۔

تم ہوئے مہربان، تو ہے داستان
اب تمہارا میرا ایک ہے کاروان۔۔۔۔۔۔
تم جہاں میں وہاں۔۔۔۔

میں اگر کہوں ہمسفر میری
اپسرا ہو تم یا کوئی پری۔۔۔۔۔
تعریف یہ بھی تو سچ ہے کچھ ہے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گانا ختم کیا تو وہ ویلے ہی چہرہ چھپائے اپنی دھڑکنوں کو اعتدال پہ لانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ وہ سب اسے سراہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

جے !ایک کینڈل لائٹ ڈنر اور انوئرمینٹ کہ شدید کمی محسوس ہوئی مجھے تمہارے گانے کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ کے بظاہر اسکے کان میں کیے گئے اس شریر تبصرے کا جب دخل علیزے کہ کانوں میں ہوا تو اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔۔۔

اور وہ سب کی باتیں اگنور کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھ کے بھاگی۔۔۔۔۔

بس جہان ثابت یہ ہوا کہ تمہاری بیگم وائس پہ ہی سانگ سن سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما کی پیشن گوئی نے اسکا پیچھا کیا تو اسکا چہرہ شرم سے اور سرخ پڑا جبکہ لاونج قہقہوں سے ابل پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تانیہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟ وہ تولیے سے سر جھٹکتا ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا جب اسکی تلخ آواز پہ کرنٹ کھا کہ پلٹا اور اسکے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کہ کراہ کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

سر آپکا تو اللہ ہی بھلا کرے، اپنی لڑاکا بہن کو جانتے بوجھتے آپ نے مجھے ایسا کام سونپ دیا--- اسنے دل ہی دل میں جہان کو کوسا------

کک---کون تانیہ----؟؟؟ اسنے گھبراہٹ میں الٹا اسی سے پوچھ لیا تو وہ اسے مزید تپ چڑھی-----

میری سوتن------ اسنے منہ بھر کہ کہا تو وہ اسکا لال چہرہ دیکھ کہ رہ گیا-------

کون تھی یہ جو اتنے پیار سے تمہیں بلا رہی تھی-------- اسنے پھر سے سوال کیا تو اسکے انداز پہ اب کہ اسنے غور سے اسکے تاثرات ملاحظہ کیے-------

جہاں تک مجھے یاد پڑتا دبیر کہنے کا حق تو مجھے بھی نہیں تھا---اب یہ کون محترمہ ہیں جو اتنے حق سے کہہ رہی تھی کہ وئیر آر یو دبیر--------- اسنے جلتے ہوئے نقل اتاری تو وہ بمشکل ہنسی دبا گیا اور اسکو دیکھا گویا کہ وہ جلن کا شکار تھی----------

ہاں یہ میری جاننے والی ہے-------- اسنے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے برش اٹھایا-----

کونسی جاننے والی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے تلخی اور غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہے ایک ، بہت اچھی ہیں یہ محترمہ، ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے لال بھبھوکا بپھرے چہرے پہ آئینے سے نگاہ ڈالتے بات جاری رکھی۔۔۔۔۔۔۔

بہت پولائیٹ، انوسینٹ، ینگ، سم۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکی اور نادیدہ خوبیاں گنواتا اسنے جھٹکے سے اسکا بازو کھینچتے اسے متوجہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

دبیر خان وہ جتنی بھی اچھی کیوں نہ ہو مجھے دھوکا دینے کی کوشش مت کرنا میں سب کشتیاں جلا کہ تم تک پہنچی ہوں اسلیے مجھے چیٹ کرنے کی کوشش کی تو جان لے لوں گی۔۔۔۔۔
اسنے انگلی اٹھاتے اسکی آنکھوں میں نم آنکھیں گاڑتے اس انداز میں کہا کہ وہ عش عش کر اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری جان چلو اپنی جان ایک کر لیتے پھر جان لینے دینے کی نوبت نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔۔
اسکے کمر کے گرد دونوں بازو حمائل کرتے اسنے نرمی سے اسکے کان کی لو چھوتے کہا تو اسکا بدن سنسنا اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ مزاحمت کی لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

سزا ختم نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اسکے چہرے پہ جھکتے ہوئے کہا تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ سی اسے چہرے پہ جھکتے دیکھتی رہی اور پھر اچانک اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔گویا پناہ کی تلاش تھی۔۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پہ ایک پل کو وہ ٹھٹکا اور پھر مسکراتے ہوئے اسکے بالوں پہ لب رکھے اسے محسوس کرنے لگے۔۔۔۔۔ اسکے لمس پہ وہ تڑپی اور دھڑکتے دل سے مزاحمت کرتی بولی۔۔۔۔

مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسکی دھیمی آواز پہ اسنے مسکراتے ہوئے گرفت ڈھیلی کی تو وہ فورا پرے ہوئی۔۔۔۔

جلدی سے میری سزا ختم کر کے میری پناہوں میں آ جائیں وگرنہ میں تمہاری سوتن کو یہ آپشن دے دونگا۔۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے اسنے شرارت سے کہا تو وہ بیڈ کی طرف جاتی رکی اور غصے سے اسے دیکھا لیکن پھر کچھ سوچ کہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری۔۔۔۔وہ اب تمہیں منہ نہیں لگاے گی کہ میں اسے شادی کی تصویر اسے سینڈ کر چکی۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسنے اسے سکتے میں ڈالا اور بیڈ کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ دانت پیس کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔

.....

اسنے فق چہرے کیساتھ جہان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

آج تم میرے ہاتھوں سے گنجے ہو جاو گے دبیر خان، کچھ پیٹ میں بھی چھپا لیا کرو، واش روم جانے کا بھی میرے لالہ کو بتایا کرو۔۔۔۔ آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے مہرماہ شاہ۔۔۔۔۔ اسکے تخریب کار خیالات کو جہان کی سرد آواز نے روکا۔۔۔۔۔

ہاں---جج---جی لالہ---- وہ گڑبڑائی---

میں پوچھ سکتا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا----؟؟؟ اسنے مخصوص انداز میں پوچھا تو اسنے بے بسی سے علیزے کہ طرف دیکھا تو وہ اسکی شکل دیکھ کہ بول پڑی----

کیا ہوا؟؟ ایلے کیوں انویسٹیگیٹ کر رہے؟؟؟ اسکی بے بسی دیکھ کے اسنے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ دیا-----

اسنے سر گھما کے اسے دیکھا تو وہ سٹپٹا گئی-----

اتنا درد کبھی میرے لیے دل میں اٹھا لیا کریں بہت سوں کا بھلا ہو سکتا------- اسنے اتنے ٹھنڈے لہجے میں طنز کیا کہ وہ ہونق سی ہو گئی-----

ایسی سچویشن میں بھی مہرو نے سر جھکا کہ مسکراہٹ ضبط کی----

اور جب اسکی بات سمجھ میں آئی تو اسکی آنکھوں میں خفگی سی اترنے لگی۔۔۔وہ منہ پھلائے چت لیٹ گئی اور کمبل میں چہرہ چھپا لیا۔۔۔۔۔

اسکی تمام حرکات کو سنجیدگی سے ملاحظہ کرتے وہ دوبارہ مہرو کی طرف متوجہ ہوا تو وہ روہانسی پوتی بول اٹھی۔۔۔۔۔

لالہ وہ اسے مسلسل کال کر رہی تھی مجھے غصہ آگیا۔۔۔۔۔۔

اور غصہ آنے پہ تصویر سینڈ کر دی۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے ٹکڑا لگایا۔۔۔۔

اپنی گھونگٹ والی کی ہے بس خان کی کلئیر کی ہے کہ اسے پتہ چلے کہ میریڈ ہے۔۔۔۔۔ اسنے اس انداز میں کہا کہ اسکے لبوں پہ مسکراہٹ آنے لگی جسے وہ بمشکل کنٹرول کر پایا۔۔۔۔۔۔

تو نکاح نامے کی کاپی سینڈ کر دیتی . . .۔۔۔۔۔ نجانے طنز تھا کہ مشورہ وہ سمجھ نہ سکی اور چپ سی کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو پتہ کتنا بڑا بلنڈر کیا آپ نے۔۔۔خان کو میں نے ہی کہا تھا اس سے کنٹیکٹ میں رہنے کو۔۔ہمارے مشن کا مین ٹارگٹ اور مہرہ تھی وہ اور آپ کے جزباتی پن نے اسے الرٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولتا جا رہا تھا۔۔۔

اور سب سے بڑا میس یہ کری ایٹ کیا کہ پک سینڈ کر دی، اگر آپ کا فیس ڈھکا نہ ہوتا تو میری فیملی کو ہٹ کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے نپے تلے انداز میں سمجھایا تو وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔۔۔

لالہ وہ اسے کال کر رہی تھی۔۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے منہ بسورتے کہا۔۔۔۔

نیکسٹ ٹائم کسی قسم کا شبہ ہوا تو مجھ سے کلئیر کر لینا۔۔۔۔جذباتی ہو کہ کام خراب نہیں کرتے۔۔۔ اسنے اسے کہا تو وہ خجل ہو گئی۔۔۔۔۔

شک کرنے کی عادت پرانی ہے ویلے خواتین کی۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر کمبل میں لپٹے وجود پہ ڈالتے جملہ کسا تو مہرو مسکراہٹ دباتے بولی۔۔۔۔۔۔

کبھی ایسا کام آپکی بیگم کی طرف سے ہوا------؟؟ اسنے بھی کمبل کی طرف اشارہ کرتے پوچھا تو اسنے ابرو اچکاتے اسے دیکھا-----

نہیں آپکی بھابھی کو میں اس قابل نہیں لگتا کہ مجھے کوئی لڑکی دیکھ سکے-------- اسنے اس قدر سنجیدگی سے کہا کہ وہ کمبل پھینکتی کرنٹ کھا کہ اٹھی-----

میں نے ایسا کب کہا یا سوچا------؟؟؟ اسنے کچھ کچھ غصے سے کہا تو مہرو نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا-----

اوہ مائے سویٹ اینڈ اینوسینٹ بھابھی------ اسنے چٹاچٹ اسکے گال چومے تو وہ جہان کے سامنے اس التفات کے مظاہرے پہ خجل سی ہو گئی-----

اسنے اسکی گہری نظروں کو نظرانداز کرتے مہرو کے پیچھے ہٹتے ہی کمبل کو جائے پناہ سمجھتے اس میں خود کو چھپایا----------

---

سر نیکسٹ کیا پلان کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے گرے پینٹ اور بلیک ویسکٹ کوٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس جہان کو دیکھا جسکی سنجیدہ نگاہیں لیپ ٹاپ کہ سکرین پپ جمیں تھیں جبکہ بھینچے لب زہنی خلفشار اور غصے کی نمائندگی کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کال ملاو نیاز چوہدری کو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نگاہ اٹھائے بغیر اسے آرڈیننس جاری کہا۔۔۔۔۔۔

اسنے فورا اسکے کہے پہ عمل کرتے نمبر ملاتے سپیکر آن کرتے سیل اسکے سامنے رکھا۔۔۔۔۔۔

رنگ مسلسل جا رہی تھی مگر کوئی رسپانس نہ تھا اور اسی حساب سے اسکے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

خآن نے دوسری اور پھر تیسری بار نمبر ملایا۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے کے خطرناک تاثرات اور رنگ دیکھ کہ خان اور آفیسرز کا دل دہل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تیسری بار بیل جا رہی تھی جب چوتھی پانچویں ٹیون پہ دوسری جانب سے ہیلو کہا گیا۔۔۔۔۔

جہان سپیکنگ------ اسنے سرد آواز میں کہا تو اسکی گھگی سی بندھ گئی------ --

جی شاہ صاحب حکم----- اسکا خوشامدی لہجہ ابھرا-----

نیاز چوہدری اتنا مت بوو کہ کاٹنا مشکل ہو جائے----- مجھ سے بے نیازی برتنے کا انجام شاید تمہیں پسند نہ آئے------- اسکی دھاڑ پہ پاس کھڑے افراد دو دو قدم پیچھے کو ہٹے------

شاہ صاحب آپ سمج---------- اسنے کوئی بہانہ تراشنا چاہا جب وہ دوٹوک انداز میں بولا------

مجھے منسٹری تک جانے پہ مجبور مت کرو---- چھتیس گھنٹے، صرف چھتیس گھنٹوں کے اندر مجھے وہ لڑکی وڈ ڈیٹیلز چاہیے----------

وقت بہت کم ہے شاہ جی-------- اسنے ممنناتے کہا-----

چونتیس گھنٹے----- اسکا مخصوص سرد انداز کا لب و لہجہ گونجا--------

اسکی اس خاموش دھمکی پہ دوسری جانب کا فرد لب بستہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

یور ٹائم سٹارٹس ناو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

ا۔۔۔اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔ اسکا مرجھایا لہجہ سننے سے پہلے ہی وہ کال کٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چوہدری کی انفارمیشن آنے تک اب تک کی حاصل کہ گئی انفو سے ان پہ اٹیک کی تیاری کرو۔۔۔۔۔۔۔ ..اسنے اسے سب سمجھاتے کہا ۔۔۔۔۔۔۔گرے شرٹ کی آستینیں فولڈ کیے وہ وہاں موجود مردوں کی نظریں ٹھہرنے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سب نے کورس میں اسے پلان کی سیکسیس فل ہونے کی پلاننگ سنائی۔۔۔۔۔۔۔

سر وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ خان نے اسے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ اسنے ہلکی سی گردن گھما کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر اسکی کنڈیشن آج زیادہ خراب ہے تو۔۔۔۔ اسنے اسکے اچانک پتھریلے تاثرات سے سجنے والے چہرے کو دیکھتے بات جاری رکھی۔۔۔۔

تو اسکا کیا کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی نگاہوں میں اسکا جھلسا ہوا بدبودار بدن لہرایا تو بے ساختہ اسے کراہیت کیساتھ دکھ اور ترس نے گھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں کرنا اسکا۔۔۔۔جس حالت میں ہے ویسے رہنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل لہجہ کنٹرول کیے کہا کہ سامنے اب دوست اور ماتحت ہی نہیں بلکہ اب اسکا بہنوئی بھی تھا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سر ہلاتے قدم موڑے تو وہ بے ساختہ پکار گیا۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔ وہ فورا رکا۔۔۔۔

آج گھر جاتے ہیلمٹ پہن لینا۔۔۔۔ایکچوئلی میں نے اپنی بہن سے اسکی نہ ہونیوالی سوتن کا پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مخصوص انداز میں اسے بتایا تو وہ زچ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

سررررررررر۔۔۔۔۔۔ اسنے کراہ کہ کہا تو وہ بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ چھپانے کو سسٹم پہ جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج سب سکندر ولا جانے کی تیاریوں میں گے تھے کہ آج کچھ ہلا گلا ادھر کرنا تھا۔۔۔۔

کیونکہ پرسوں مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔۔۔۔

سب ادھر جانے کی تیاریوں میں تھے جبکہ وہ مسلسل پوسٹ مارچ کرتی اسکا انتظار کر رہی تھی کہ وہ تین دن سے غائب تھا۔۔۔۔۔...

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نگاہ سبز کلر کہ فراک زیب تن کیے مہرو کی پشت سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

یہ اسکی گہری نظروں کہ تپش کا احساس تھا کہ کچھ اور وہ پلٹی----

اسنے غصے سے اسے دیکھنا چاہا لیکن اسکی نگاہوں میں ایسی پرجوش لپک تھی کہ اسکی پلکیں لرز کہ دوبارہ آنکھوں کی سیج پہ جا بیٹھیں-----

کدھر کو چل پڑی ہو چھریوں کانٹوں سے لیس ہو کے-------؟؟؟ اسنے اسکے سجے سنورے وجود پہ بھرپور نگاہ ڈالتے پوچھا تو اسکا خون چہرے پہ آ سمٹا--------

اسے بھول چکا تھا کہ وہ اس سے ناراض تھی یا اس سے لڑائی کرنا چاہ رہی تھی---------

اسکی نگاہوں کے دلفریب رنگ اسے دنیا خرد سے بے نیاز کرنے کو تھے----

وہ اسکے رنگ بدلتے چہرے پہ نگاہ جمائے بڑھا اور انگلی سے اسکے چہرے پہ لٹکتی لٹ کو پیچھے کان کے اڑسا تو اسکے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی--------

میرے انتظار میں تو نہیں کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مخمور لہجے میں کہتے اپنے ہی پاوں پہ کلہاڑی ماری۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ جھرجھری لیتی ماحول میں واپس پلٹی اور غصے سے اسے گھورتی فاصلے پہ ہوئی تو اسے بھی سچویشن کا اندازہ ہوا اور وہ کف افسوس ملتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لالہ کو کیوں بتایا اس ہوتی سوتی کا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے تیکھے چتونوں سے پوچھا تو وہ سر کھجا کہ رہ گیا۔۔۔۔۔

یار ان سے کچھ چھپا کب رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بات اسی پہ الٹی اور بازی جہان کی جانب موڑنی چاہی۔۔۔۔۔۔۔

دبیر خان تم میرے ہاتھوں سے گنجے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا جب زوریز ادھ کھلے دروازے سے داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدآ کا واسطہ ہے مہرماہ۔۔۔۔۔۔اس بیچارے پہ تو ترس کھا لیا کرو جو بد قسمتی سے تمہارا شوہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ نکلو یہاں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے انگلی اٹھاتے کہا۔۔۔۔

ابھی تو تم بھی نکلو کہ ہم سب تیار ہو کہ کھڑے۔۔۔پوری رات تم لوگوں کے پاس ہو گی۔۔گنجے کل ہو لینا تم لوگ۔۔۔۔۔ اسکا بازو کھینچ کہ لے کہ جاتا وہ دونوں کو چھیڑنے سے باز نہ آیا تو وہ اسے صلواتیں سنانے لگی جبکہ

وہ خجل سا سر میں ہاتھ پھیرتا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں چھوٹی بھابھی محترمہ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ سب لڑکے جب سے آئے تھے پری کے گرد ڈیرا جمائے اسے زچ کیے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

آپ میرا نام لے لیں بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زچ ہوتے کہا۔۔۔۔۔

ہآئے میں آپکو اتنا بدتمیز لگتا کہ آپکا نام بلاوں گا میں تو اتنا معصوم ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
معاویہ نے مصنوعی سنجیدگی سے بات مکمل کرنی چاہی جب موحد راستے میں ہی جملہ اچکتے بولا۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو اتنا معصوم ہے کہ اپنی بیوی کو بھی باجی کہہ کہ مخاطب کرتا۔۔۔۔۔۔ اسنے ایسا دل جلا جملہ بولا کہ وہ جل جل اٹھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ پورا ہال جناتی قہقہوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اے خبردار۔۔۔۔۔۔جو ہمارا رشتہ خراب کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے رد عمل نے سب کو قہقہے لگانے پہ مجبور سا کر دیا۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں سب کو ہم بھابھی کو گانا سناتے۔۔۔۔۔۔۔ اب کہ زوریز نے شوشا چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہمارا اتنا اسٹیمنا نہیں کہ اپنے کانوں پہ یہ ظلم برداشت کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تاشے اتنے آرام سے بولی کہ وہ جل بھن اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیں جی مینڈکی کو بھی زکام ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ انس)کزن (نے اسے نشانہ بنایا تو اسنے غصے سے اسکی طرف نشانہ باندھا جب ژالے بیچ میں کودی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سیز فائر۔۔۔۔

سیز فائر۔۔۔۔۔ہماری کڑی کو گانا سنا دو بس۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں روکتے کہا تو ہو ہا سی مچ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھآبھی صاحبہ آپ پہلے بتاتیں کہ گانا سننا ہم ڈاکٹر صاحب)آریان (کو لے آتے وہ ڈاکٹری نسخوں کے ساتھ ایک پھڑکتا ہوا کلام سناتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے پھر سے پھلجڑی چھوڑی تو اسکا چہرہ تپ سا گیا۔۔۔۔ رخسار گویا خون چھلکانے کو تھے اور اسکی لن ترانیاں سنتے وہ سب محظوظ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گانا سنانا کہ ہم کڑی لے کے بھاگ جائیں اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاریب اور دریہ نے مصنوعی غصے سے کہا تو لڑکا پارٹی ڈھول اور طبلہ لے کہ بیٹھ گئی اور گانے کی سر کی ایسی ٹانگیں توڑنے گئے کہ اگر علیزے ہال میں موجود ہوتی تو آٹھ آٹھ نہیں سولہ سولہ خون کے آنسو روتی۔۔۔۔۔۔۔

مہندی لگا کہ رکھنا، ڈولی سجا کہ رکھنا
لینے تجھے او پری آئینگے تیرے ڈاکٹر----------

انہوں نے شرارت سے آغاز کیا----------

تو اک چھوٹی کڑی، وہ اک جوان منڈا------
وہ دل مچل گیا تو اسکا قصور کیا ہے---------
لینے تجھے او پری آئینگے تیرے ڈاکٹر----------

اوہو---اوہو---------اوہووووووو----------

انکی بے سری راگیں جاری تھیں جب سب کے صبر کے پیمانے لبریز ہو گئے اور وہ چلا اٹھیں---------

با ـــــــــــــــــــس-------انہوں نے زوردار آواز میں کہا تو وہ ایک دم رک گئے------

کہوں روکا ہمیں ؟؟ اتنا اچھا گا رہے تھے سارا ردھم خراب کر دیا۔۔اب سٹارٹ سے گانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔ طلال اور زوریز اتنی سنجیدگی سے گویا ہوئے کہ جیسے واقعی میں بہت بڑے سنگر ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس ہمارے ہاتھوں کی طرف دیکھو اور اپنی بیچاری بھابھی کو بھی دیکھو کتنی پریشان ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے ہونق بیٹھی پری کی طرف اشارہ کیا جو واقعی انکے سروں پہ حیران پریشان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیں جی ایک اور ناقدری روح کا اضافہ ہو گیا شاہ مینشن میں جسے اتنے اچھے ٹیلنٹ کی قدر ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔ انکی بہت شاندار اداکاری عروج پہ تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

جسے دیکھتے وہ کچھ کچھ محظوظ ہوتے سر دھن رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا پہلی اولاد بہت قیمتی ہوتی ہے۔۔۔۔ عورت ہر بار ہی لیکن پہلی دفعہ میں زندگی و موت کے درمیان ڈولتی رہتی ہے۔۔۔۔احتیاط بہت لازم شے ہے کہ یہ ایسی کمی ہوتی ہے جسے دنیا

کی کوئی شے پوری نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ذائرہ شاہ، زارا شاہ اور آسیہ شاہ کے ساتھ مہینہ سکندر جنکی گود میں سر رکھے وہ لیٹی انکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آہستہ سے سر ہلایا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔کھانا کیوں نہیں کھاتی ہو۔۔۔۔۔ابھی کچھ نہیں کھاؤ گی تو بچے کیسے صحتمند ہونگے۔
۔۔۔۔۔۔انہوں نے اسکی دوسری بڑی نا اہلی کہ طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی بات پہ اسکا چہرہ سرخ پڑا۔۔۔۔۔

دل نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے گود میں چہرہ چھپاتے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں دوائی ی سمجھ کہ کھایا کرو۔۔۔۔۔ انکی بات پہ اسنے سر اٹھاکہ خفگی سے انہیں دیکھا ۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ کہتی پشمینہ اسکا موبائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

بھآبھی لالہ کی کال ہے-------

اسکی اطلاع پہ اسکا دل زوروں سے دھڑک اٹھآ----------

اس نے دھڑکتے دل کیساتھ ہاتھ بڑھاکہ موبائل پکڑا اور ایک جھجھکتی ہوئی نگاہ پاس بیٹھی خواتین پہ ڈالی-----

اسنے موبائل کان سے لگایا-----

السلام علیکم ----جہان اسپیکنگ--- اسکی گھمبیر آواز گونجی تو اسکا دل کانوں میں دھڑکنے لگا------

وعلیکم السلام ---- اسنے دھیمے لہجے میں میں جواب دیا----

کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟ اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا----

ٹھیک ہوں-----

وہ حیران تھی کہ وہ اس طرح کیوں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ساتھ کن انکھیوں سے ان مشتاق خواتین کو دیکھا جو لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ سجائے اسے پزل کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اوکے اچھا سا ریڈی ہو جائیں کہیں جانا ہے۔۔۔۔۔ اسنے حکمیہ کہا۔۔۔۔

کہاں؟؟؟ اسکا دل اور حیران ہوا۔۔۔

کہاں جانا چاہتی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟ اسنے الٹا اسی سے سوال کیا۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے؟؟؟ مجھے تو کہیں نہیں جانا۔۔۔۔ وہ کنفیوژڈ ہوئی۔۔۔۔

اوکے پھر چھ بجے تک ریڈی رہیے۔۔۔۔۔۔ اسنے دوبارہ آڈر دیا تو وہ گڑبڑاتے بول اٹھی۔۔۔۔

کیسے ریڈی ہوں۔۔۔۔؟؟ اسنے اتنا الٹا سیدھا سوال کیا کہ وہ سب ماتھا پیٹ کہ رہ گئیں۔۔۔۔

وآٹ۔۔۔۔۔؟؟

اسنے ابرواچکاتے موبائل کو کان سے ہٹاکہ دیکھا اور پھر کچھ سمجھتے مخصوص انداز میں کہتے اسکے چھکے چھڑوائے۔۔۔۔۔۔

اوکے آپ کچھ مت کیجئے گا میں خود آکہ تیار کر لوں گا اپنی پسند اور مرضی سے۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ اسکے ہاتھوں سے موبائل چھوٹنے لگا۔۔۔۔۔

جی؟؟؟ اسنے ہونق پن سے پوچھا لیکن تب تلک وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

اسنے حیرانگی سے ٹوں ٹوں کرتے موبائل کو دیکھا اور پھر دبی دبی ہنسی کی آواز پہ اسنے دیکھا تو سب خواتین چہرے پہ شریر مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

انکی ایسی مسکراہٹ سے اسکا خون خشک ہوتا چہرے پہ آ سمٹا اور وہ شرم سے روہانسی ہوتی بول اٹھی۔۔۔۔۔

ناکریں مما پلیز۔۔۔۔۔ آپکے بیٹے کیا کم تنگ کرتے جو آپ سب کر رہے۔۔۔۔۔۔ اسنے خفگی سے کہتے غلط سلط بول دیا۔۔۔ احساس تب ہوا جب زائرہ شاہ نے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سچ میں بہت تنگ کرتا میرا بیٹا۔۔۔؟؟ انہوں نے مسکراہٹ دباتے پوچھا لیکن اسنے دھیان نہ دیا بلکہ ووٹ لینے کو زورو شور سے بولی۔۔۔

ہاں نا بہت۔۔۔ صبح و شام تنگ کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے زور دیتے کہا تو سب کے قہقہے چھوٹ گئے جبکہ آیت جو دروازے پہ تھی وہ سر پیٹ کہ رہ گئی۔۔۔۔

مطلب میرا بیٹا بہت ہی تنگ کرتا۔۔۔۔۔ اب کہ بات سمجھ میں آنے پہ وہ جی جان سے خجالت کا شکار ہوئی لب کچلنے لگی۔۔۔۔۔

نں۔۔۔ نہیں میرا مم۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔۔۔ وہ گڑبڑائی۔۔۔

ڈونٹ وری بچے۔۔۔۔اس نے تنگ کیا تو اسکا رزلٹ بھی تو مل رہا اتنا پیارا۔۔۔۔۔۔۔ آسیہ پھوپھو کو وہ کنگیوژڈ سی اتنی پیاری لگی کہ انہوں نے شرارت کی انتہا کر دی۔۔۔۔۔

انکی بات کا مطلب سمجھتی وہ شرم سے دوچار ہوتی لرزتی اٹھی اور ڈریسنگ روم میں جا گھسی۔۔۔۔۔

اس نے ڈائجسٹ سے آنکھ اٹھا کہ بیزاریت سے بجتے موبائل کو دیکھا------

منہ بند کر لے پلیز-------- اسنے ٹریجک سین سے بمشکل نظریں اٹھا کہ اس منحوس کو دیکھتے التجا کی ---

لیکن اسکی فریاد کا الٹا اثر ہوا وہ اور زوروشور سے چیخنے لگا------

اسکا غصہ عود کر آیا----- ایک تو آجکل ویلے ہی غصہ ناک پہ دھرا رہتا تھا اور ایک اب سٹوری کہ اتنے مزے کے سین پہ اس منحوس مارے موبائل نے اینٹری مار دی------

خدا کیلیے بس پانچ منٹ-------- اسنے تقریبا ہاتھ باندھتے موبائل کے سامنے فریاد کی اور نگاہیں رسالے پہ ہی مرکوز رکھیں-------

جب وہ اسکے غصے، منت ، فریاد پیار کسی کو بھی سمجھ نہ سکا تو اسنے طیش سے بنا دیکھے موبائل پکڑا اور کان سے لگاتے ہی نان سٹاپ شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے، ساری دنیا کہ ویلی عوام اس نکمے آلے کو پکڑے باقیوں کی جان عزاب بنائے جاتی ہے۔۔۔۔ خبردار اب مجھے اس رسالے کے پڑھنے کے دوران ڈسٹرب کیا۔۔۔۔۔ نہیں تو میں اس منحوس مارے کے اندر گھس کہ جان سے مار دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اسکی نان سٹاپ فضول گوئیوں کو اسکی آواز نے بریک لگائے۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسکی سنجیدہ مگر محظوظ آواز ابھری۔۔۔۔۔

اسکی آواز سن کہ وہ اک پل کو ساکت رہ گئ لیکن اسکے دوبارہ پکارنے پہ جیسے گہری نیند سے جاگی۔۔۔۔

اوہ شٹ۔۔۔۔۔۔ وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔۔۔۔

میں نے پوچھا کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟ اسنے دوبارہ زور دے کہ پوچھا تو اسنے بے بسی سے ہاتھ میں تھامے رسالے کو دیکھا اور گہری سانس بھرتی بولی۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مختصراً کہا۔۔۔۔۔

میرا نہیں پوچھو گی۔۔۔۔۔؟؟ اسکا ہلکا سا متبسم لہجہ گونجا تو وہ ہلکا سا خجالت کا شکار ہوئی لیکن اس پہ فورا قابو پاتی بولی۔۔۔۔۔

آپکو کیا ہو سکتا؟؟ آپ تو ڈاکٹر ہیں آپ تو ٹھیک ہی ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنی معصومیت اور بے نیازی سے کہا کہ وہ بمشکل اپنے بے ساختہ قہقہے کو روک پایا۔۔۔۔۔۔

مطلب آپکا کہنا ہے کہ ڈاکٹر حضرات کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بات بڑھاتے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے بے پرواہی سے کہا کیونکہ وہ اس سے سخت خفا تھی۔۔۔۔۔۔۔

پرسوں مہندی لگا رہی ہیں میرے نام کی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی پرتپش آواز آئی تو اسکا دل ایک پل کو زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زبردستی کی مہندیاں نام کی مہندیاں نہیں ہوتیں۔۔۔۔ اسنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔۔۔۔۔

زبردستی آپکو لگ رہی۔۔۔۔۔ اسنے بے پرواہی سے کہتے اپنے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے کی تبھی لگ رہی۔۔۔۔یہ جو ہمدردی جسے آپ محبت کا نام دے رہے نا اسکا بھوت بہت جلد سر سے اتر جائیگا جب لوگ کہیں گے کہ بیوی اتنے سال گھر سے باہر کیوں اور کس کے پاس رہی ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے اذیت سے کہتے اپنے دل پہ کچوکے لگائے۔۔۔۔۔

پری پلیز۔۔۔۔تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی مجھے۔۔۔؟؟؟ اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔

آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔آپ کو مجھ سے ہزار درجے بہتر لڑ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے کچھ کہنا چاہا جب وہ غصے سے دھاڑ اٹھا۔۔۔۔۔

باسسسسسس۔۔۔آپ کی سوئی وہیں اٹکی ہے۔۔۔ نہیں کرنی مجھے کسی ہزار درجے بہتر لڑکی سے شادی۔۔۔ سمجھتی کیوں نہیں ہو تم۔۔۔۔؟؟سوچا تھا سب کچھ ابھی کلئیر کر دوں

مگر اب سب کلئیر تب ہی ہو گا جب تم میری سیج پہ آ بیٹھو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دوٹوک انداز میں کہتے موبائل رکھ دیا تو وہ غصے اور بے بسی سے دانت پیس کہ رہ گئی۔۔۔۔۔

اور غصے سے موبائل اور رسالہ دونوں پرے پھینکتی اوندھے منہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے نظریں گھما کہ ایک نظر ساتھ بیٹھے وجود پہ ڈالی۔۔۔۔۔۔۔۔

وآئیٹ نیٹ اور ایپلک سے سجے فل لانگ ٹیل فراک ، وائیٹ نفیس سی شال کندھوں پہ اوڑھے، لمبے گھنے بالوں کو ہلکا سا کرل کر کہ ایک بروچ لگا کہ کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

میک اپ کے نام پہ ریڈ لپ اسٹک سے کیکپاتے ہونٹوں کو سجائے وہ اس وقت گھنیری پلکوں سے سجی آنکھوں کو شیشے پہ مرکوز کیے انگلیاں مسلتی شاید خودد کو کمپوز کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے بار بار کچھ دیر پہلے کا منظر گردش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا فراک مٹھیوں میں دبوچے سیڑھیوں سے اترنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ شاید پانچویں چھٹی سیڑھی پہ پہنچی تھی کہ اسکا فراک اسکی ہیل میں اٹکنے کو تھا۔۔۔۔

مہرو یہ کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟ اسکی جھنجھلائی زوردار آواز گونجی تو ہال میں موجود نفوس یک دم چپ ہوئے جبکہ وہ سب لڑکیاں بھی اسکی طرف بڑھنے لگیں لیکن ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا جھکی فراک سلجھانے کی کوشش میں تھی جب وہ ہال میں اینٹر ہوا اور نگاہ اوپر سیڑھیوں کہ جانب اٹھی تو اٹھی کی اٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ نازک سا وجود اس وقت ایک کریٹیکل سچویشن میں قید اپنا فراک ٹھیک کرنے میں مصروف تھا، ہلکا سا جھکا ہونے کہ بدولت اسکے بال اسکے دائیں کندھے کی طرف آن جھکے تھے جس سے اسکا چاند چہرہ جیسے بادلوں کی زد میں آگیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہولے سے آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔ سب یوں سانس روکے کھڑے تھے کہ شاید شو ہو اور وہ مس نہ کر دیں۔۔۔۔۔۔۔

اسکے بڑھتے قدموں کی آواز پہ اس نے بھی چونک کہ سر اٹھایا اور اس شانداز مرد کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کہ اسکا دل سینے کی دیواروں سے ٹکرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا اور تب سب نے حیرت کن منظر دیکھا۔۔۔۔۔

وہ اپنا دایاں گھٹنا موڑتا اس سے نچلی سیڑھی پے بیٹھا۔۔۔۔۔

اور بڑی سہولت سے اسکا فراک آزاد کروایا، اس بات سے بے خبر کہ معاویہ ہمیشہ کی طرح کیمرہ آن کیے ان لمحات کو کیپچر کیئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکا دل ہاتھوں اور پاوں کے رستے گویا باہر نکلنے کو تضا۔۔۔وہ لرزنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اسکا فراک آزاد کرواتے وہ اٹھا اور اسکے بالوں کو سمیٹتے اسکے کان کے پیچھے اڑسایا۔۔۔۔۔۔۔
اسکی ایسی کرم نوازیاں کہ اسکا دل دھڑک دھڑک کہ پاگل ہوتا ساکت ہونے کو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راپنزل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے پرحدت لبوں سے سرگوشی نما لفظ نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ رہ گ ئی ی کہ بہت عرصے کہ بعد اسنے یوں پکارا تھا۔۔۔۔۔

اسکی حالت یوں ہونے لگی کہ اب گری کہ تب گری۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔۔ وہ تھوڑا پیچھے ہوتا ہاتھ اسک جانب بڑھاتا بولا لیکن اسکے سارے حواس تو وہ سلب کر چلا تھا اسلیے وہ فوری کوئی رد عمل نہ دے سکی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ایک نظر اسے دیکھا اور اسکی کیفیت سمجھتے وہ لگلے ہی پل جھکا اور کسی کو بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ اسے اپنے توانا باززوں میں چھپا چکا تھاساتھ ہی معاویہ کا کیمرہ فل موو میں آ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورا ہال سیٹیوں کی آواز سے گونج رہا تھا اور وہ بے نیاز بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے بازووں کا لمس محسوس کرتے ہی وہ ہوش میں آئی اور سچوہشن سمجھتے ہی چلا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔نیچے اتاریں مجھے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سب کی ہنسی سنتے روہانسی ہو کہ چلا کہ کہا لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل چاہا کہ وہ شرم سے ڈوب مرے اور اسی شرم کے ہاتھوں مرتی وہ اسی کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گئی اور آنکھیں زور سے میچ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ایک نظر سر جھکائے ایک نظر اسے دیکھا تو ایک بے ساختہ روشن سی مسکراہٹ اسکے عنابی لبون پہ دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے نرمی سے خان کے گاڑی کے کھلے دروازے سے اسے اندر بٹھایا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا جو یونہی آنکھیں میچیں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ آنکھیں کھول سکتی ہیں اب۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے پرلطف انداز میں کہا تو اسنے چونک کہ آنکھیں کھولیں تو نگاہیں اسکے خوبرو چہرے سے ٹکرا گئیں۔۔۔۔۔۔

اسکا سارا خون اسکے چہرے میں آن سمٹا، اسنے خفگی سے منہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا اور تب سے اب تلک وہ یونہی لب سیے بیٹھی تھی اور چاہ کہ بھی اس سے پوچھ نہ سکی کہ وہ اسے کہا لے کہ جا رہا جہاں خان اور گارڈز الگ گاڑی اور سول ڈریسز میں تھے--------

وہ یونہی بے نیاز بنی بیٹھی تھی جب گاڑی ایک متوسط علاقے میں داخل ہوئی اور پانچ منٹ کے فاصلے کے بعد گاڑی ایک چھوٹے مکان کے سامنے جا رکی----------

اسنے حیرانگی سے اپنے سامنے نظر آتے اس گھر پہ نظر ڈالی اور پھر دوسری نگاہ آف وائیٹ شلوار سوٹ اور سکن شال میں ملبوس اس بے نیاز شخص پہ ڈالی-----

جب وہ خود سے کچھ نہ بولا تو وہ خود ہی جھنجھلاتی بول اٹھی-----

ہم کدھر آئے ہیں----؟؟

اس کے سوال پہ اسکا دروازہ کھولتا ہاتھ تھما لیکن وہ اسکے سوال کو نظر انداز کرتا دروازہ کھولتے باہر نکلا------

اسنے ناراضگی سے اسے دیکھا۔۔آجکل پتہ نہیں کیوں غصہ پن اور چڑچڑاپن عود کر آتا تھا اس میں۔۔۔۔۔

اسنے ونڈوسکرین سے اسکی پشت کو خفگی سے دیکھا اور پکارا۔۔۔۔۔۔

حیدر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز سے خفگی چھلک رہی تھی۔۔۔۔

اسکی پکار پہ اسکے لبوں پہ دھیما سا تبسم ایک جھلک دکھلا کہ چھپ سا گیا۔۔۔۔۔

وہ اسکی طرف آیا اور دروازہ کھولا اور ہاتھ اسکی طرف بڑھایا لیکن وہ خفگی سے منہ پھیر گئی۔۔۔۔۔

نہ کریں علیزے، نہیں تو میں جس طریقے سے لے کہ جاونگا آپکو آکورڈ گے گا۔۔۔۔۔۔
اسنے انتہائی سنجیدگی سے اتنی زومعنیت سے لبریز بات کی کہ اس کا چہرہ شرم کی سرخی سے تپ سا گیا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ بہت .....اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کہا کے اسلیے غصے سے اسکا ہاتھ نظر انداز کرتی باہر نکلی۔۔۔۔۔

اسکے اس انداز پہ اسنے ابرو اچکا کہ اسے ملاحظہ کیا اور ہاتھ بڑھا کہ اسکی کلائی تھامی۔۔۔۔۔

وہ جو غصے کی زیادتی سے آگے بڑھ رہی تھی ، ہاتھ کو جھٹکا لگنے سے ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔۔۔

اسنے حیرت سے ایک نظر اسکے مضبوط ہاتھ میں جھکڑے اپنے ہاتھ پہ ڈالی اور پھر دوسری نظر اسکے چہرے پہ ڈالی لیکن وہ اسے کچھ کہنے اور سمجھنے کا موقع دیے بغیر ناک کہ سیدھ میں چلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے کے تاثرات اتنے سرد لگ رہے تھے اسلیے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے اور وہ اسکے ساتھ کھینچتی چند قدم دور دروازے کی طرف چلتی گئی۔۔۔۔۔۔

اسنے دروازے کے سامنے رک کہ ہولے سے اسکے باہر لٹکتی کنڈی کو ہلایا اور پھر کچھ پل رک کہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسکی سرگرمیاں دیکھتی رہی اور کبھی کبھی پیچھے کھڑے گارڈز پہ بھی نظر ڈال لیتی-----

اسے اکیلے گاڑی میں دیکھ کہ اسے یہی لگا کہ گارڈز اسکے ساتھ نہیں ہوں گے----- لیکن جہان کے نا چاہنے کے باوجود اسکے بیوروکریسی میں ہونے کی وجہ سے یہ گارڈز اسکی مجبوری تھے جو اس چھوٹے مگر خوبصورت گھر کے گرد پھیلے کھڑے تھے-------

السلام علیکم -----ماں صدقے میرا بچہ آیا-------
وہ ایک نفیس اور مترنم بوڑھی آواز پہ چونکی اور نگاہ دروازے کی جانب موڑی تو تقریباً ستر سال کی ایک خاتون جہان کے سر اور چہرے کو دیوانہ وار چوم رہی تھیں-------

وعلیکم السلام ----اماں کیسی ہیں آپ؟؟؟
اسنے ہلکا سا مسکراتے کہا تو وہ حیرت سے مرنے والی ہو گئی-----

اپنے بچے کو دیکھ کہ میں چنگی بھلی ہو گئی------
انہوں نے محبت سے جواب دیا---

انکی نگاہ اب تک علیزے کی طرف نہ گئی کہ وہ دروازے کہ بند پٹ کی طرف کھڑی تھی------

اماں آپ کی بہو------ اسنے اسے ہلکا سا کھینچتے اپنے سامنے کیا تو وہ خوشی سے اسے ساتھ لپٹا گئیں-----

ماں صدقے، ماں واری------ میری بہو، میرے بچے کا چاند، میرے بچے کہ دل کا سکون----------
وہ اسے ساتھ لپٹائے مسلسل گرمجوشی سے پیار کرتی بولتیں گئیں-----

اور وہ سرخ چہرے کے ساتھ ایک الوہی مسکراہٹ سجائے جس سے وہ خود بے خبر تھی ان سے لپٹی کھڑی تھی-------

اندر آو میرے بچو-----میرے گھر بھی چانن کرو----- انہوں نے دونوں کو کہتے اندر کی طرف قدم بڑھائے تو وہ دونوں کی ہمقدم ہوئے----------

---

اماں کھانا بہت اچھا ہے ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔۔۔۔
اسنے حیرت سے مچھلی کھاتے جہان کو تعریف کرتے دیکھا۔۔۔۔

وہ حیران تھی کہ وہ فش نہ کھاتا تھا، اور ابھی ایک نوالہ لیتے ہی وہ بول اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ کھانا کھاتے نگاہ اٹھاتے اسکی پھٹی آنکھوں میں جھانکا تو وہ شرمندہ ہوتی گڑبڑا کہ نگاہیں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔

وہ فورا جھکی اور نوالہ منہ میں رکھا اور چبانے لگی۔۔۔۔۔

واو!یہ بہت مزے کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک لقمہ لیتے ہی فورا کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فش واقعی بہت اچھی اور ایک الگ ٹیسٹ سے بنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میرے بچوں کو پسند آئی تو بس مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے کہا تو اسے لگا کہ انکے اس چھوٹے سے کمرے نما گھر میں انکے مسکرانے سے ہی روشنی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ بہت پیاری ہیں۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ معصومیت سے کہا تو وہ ہنس دیں۔۔۔۔۔

میرے جہان سے پوچھو پیارا کون ہے؟؟؟ انہوں نے جس انداز میں کہا وہ جھینپ گئی۔۔۔۔

آف کورس اماں آپ پیاری ہیں۔۔۔۔۔ اسنے سر اٹھائے بغیر کہا، وہ پوری رغبت کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

نہ بچے ماں سمجھ کہ نہیں دیکھو، ویلے بتاو نا سب سے پیارا کسکا چہرہ لگتا۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے زور دیتے کہا تو اسکا چہرہ شرم سے تپنے لگا، نوالہ حلق میں ہی اٹکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی بات پہ اسکا نوالہ لیتا ہاتھ تھما اور اسنے ایک پرحدت، بھرپور گہری نگاہ اسکے سرخ چہرے پہ ڈالی اور وہاں موجود اک اک شے کو اندازہ ہو گیا کہ وہ اک نظر اتنی شدت بھری اور دیوانگی و جنونیت سے لبریز تھی کہ انہیں اندازہ ہو گیا کہ۔۔۔۔۔۔

سآمنے بیٹھا وہ خوبرو مرد جس کے قدموں کی دھمک لرزاتی تھی، وہ بہت سوں میں سے شاندار تھا، جس کے سامنے کوئی زیادہ دیر کو ٹک نا پاتا تھا ، جسے زیر کرنا ناممکنات میں سے تھا وہ-----

سامنے بیٹھی اس نرم و نازک سے چہرے والی اس لڑکی کا دیوانہ ہے----------

ام---اماں آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟؟ اسنے اس ماحول کو بدلنے کو پوچھا-----

اکیلی کہاں میرا بچہ، یہ سب گلی کہ بچے میرے بچے ہی تو ہیں----ہر وقت میرے پاس ہی رہتے ہیں------ انہوں نے نرمی سے کہا-----

میرے جہان کا بچہ کب تک آئے گا------؟؟
انہوں نے اچانک کہا تو وہ بوکھلا گئی اور لرزتے ہاتھوں سے نادیدہ بال چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی------

انکے سوال کے انداز سے اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ اس بارے میں جانتی ہیں--------

بہت جلد اماں آپ بس دعا کریں۔۔۔۔اسنے اچانک اٹھتے ہوئے کہا اور اماں کو کندھوں سے تھامے اٹھایا جبکہ وہ وہیں کچھ دیر کو بیٹھی دھڑکنیں سلجھاتی رہی۔۔۔۔۔۔

اپنے لالہ کو دیکھ کہ ہی کچھ سیکھ لو زوجہ محترمہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تولیہ سے بال رگڑتی زینی کو دیکھتے جملہ کسا تو اسکی بات کا مطلب سمجھتی وہ شرم سے اپنی جگہ پہ گڑھ کہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکا۔۔۔؟؟؟ اسنے شرم کو تیکھے پن کے پردے میں چھپاتے کہا۔۔۔۔۔

اتنی نالائق شادی سے پہلے تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مصنوعی حیرانگی سے کہا تو پل میں کنفیوژڈ ہوئی۔۔۔۔۔

کیامطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی کہ اتنی آسان لفظوں میں بات کی تم پھر بھی مطلب پوچھ رہی۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں شرارت سے چمک رہیں تھیں۔۔۔

اسکی بات کا مطلب سمجھ میں آتے ہی اسنے خفگی سے اسے گھورا اور رخ بدل کہ بال سلجھانے لگی۔۔۔۔۔۔

یہی تو میں سمجھا رہا ہوں مسز۔۔۔۔ نئی والی شادی ہے ہماری لیکن تم تو اسطرح دور بھاگتی ہو، تھوڑے انداز سیکھو اپنے لالہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے پیچھے ہی سے اپنے حصار میں لیتے نرمی سے اسکے کان میں سرگوشی کی اور آخر میں اسکا لہجہ شرارت آمیز ہو گیا۔۔۔۔۔

جب سے جہان علیزے کو سب کے سامنے لے کہ گیا تھا، اسنے اسکی تصویریں بنانے کے بعد باری باری ہر بندے کو زچ کیا کہ یہ روڈ نظر آنیوالا بندہ بہت گھنا میسنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکی بات پہ جھکی لرزتی پلکیں اٹھا کہ بمشکل اسے غصے سے گھورنا چاہا تو وہ ہنستے ہوئے اسکے کندھے پہ لب رکھ گیا۔۔۔۔۔۔

لالے سے زیادہ تو آپ ایلے موڈ میں رہتے، ہر وقت عمران ہاشمی بن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے طنزیہ کہتے دانتوں تلے زبان دبائی اور پھر جھجکتے ہوئے اسکے حصار سے نکلنے لگی۔۔۔۔۔۔

لیکن اسنے گرفت مضبوط کرتے اسکے بالوں میں چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔۔

اسی لیئے تو کہتا آئیں مجھ سے کچھ سیکھیں۔۔۔۔۔۔۔ اسکی گھمبیر آواز پہ اسکا دل اچھل لے حلق میں آن اٹکا اور ٹانگیں بوجھ اٹھانے کے قابل نہ رہیں۔۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ اسکی آواز اسے بہکی کیفیت میں دیکھ کہ حلق میں ہی آٹکنے لگی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔معاویہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب اسنے اسے اپنے بازووں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھنا چاہا تو وہ بے ساختہ پکار اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کوئی معافی نہیں، آج آپکو سکھاتا ہوں کہ پیار کیسے کرتے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے بیڈ پہ لٹاتا شرارت سے گھمبیر آواز میں گویا ہوا اور اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی ہاتھ بڑھا کہ لیمپ گل کرتا اسکی گردن پہ جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ حیدر کو کب سے جانتیں ہیں-------؟؟؟ اسنے خدیجہ اماں سے پوچھا جو اس وقت اسے ساتھ لیے تخت پہ براجمان تھیں----

جبکہ وہ نجانے باہر کیا کرنے گیا تھا------

اب تو کافی عرصہ ہو گیا ہے، اب تو یہی لگتا ہے میرا اپنا بچہ ہے------- انہوں نے چمکتی آنکھوں سے کہا-----

بارہ سال پہلے میں اسے سڑک کے کنارے ملی رستہ بھول گئی تھی تب یہ میرا بچہ آگیا اور اسنے مجھے گھر تک پہنچایا------
تب سے اب تلک آتا ہے، جب تمہیں دیکھا تھا تب تو روز روز ہی آتا تھا اور تمہاری باتیں کرتا آدھی آدھی رات یہاں گزار دیتا تھا------

پھر پانچ سال کیلیے وہ کبھی نہ آیا،-----انکی بات پہ اسکی پلکیں لرزکہ رہ گئیں اور دل دھڑکنے لگا کہ نجانے وہ کیا کچھ جانتی ہیں-----
اپنے لوگوں کے زریعے میری خیریت دریافت کرتا رہتا تھا اور راشن وغیرہ ڈلواتا تھا-----

لیکن اب الحمداللہ میرا بچہ ہمارے پاس اور اپنے عشق کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسکی پیشانی چومتے کہا تو ایک نرم سی مسکراہٹ نے اسکے چہرے پہ چھب دکھلائی۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگتا ہے میرا بیٹا۔۔۔؟؟ انہوں نے اس سے پوچھا تو ایک پل کو بوکھلائی۔۔۔۔۔۔

اچھے ہیں۔۔۔اسنے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

صرف اچھا۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مصنوعی حیرت سے پوچھا تو وہ فورا گڑبڑاتی بولی۔۔۔۔

نہیں تو بہت اچھے ہیں، بہت پیارے لیکن بہت روڈ ہیں، بہت غصہ کرتے، ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی جلدی بولتی ان سے شکایتیں لگاتی جا رہی تھی جب پیچھے سے آنیوالی آواز پہ ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

میری بقیہ تعریفیں مجھے گھر جاکہ سنائیے گا ابھی میرے خیال سے نکلتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنے سنجیدہ سے لہجے میں طنز کیاکہ اسکا دل چاہا وہ وہیں شرم سے کہیں چھپ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہیں چپکی سر اور نگاہیں جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔

اچھا اماں نکلتے ہیں۔۔۔اجازت دیں۔۔۔۔۔ اسنے سر جھکایا اور ان سے الودائیہ ملنے لگا۔۔۔۔۔

اللہ خوش رکھے، سدا جیو، حاسدوں سے بچو۔۔۔۔۔ انہوں نے دعائیں دیتے کہا۔۔۔۔

سدا سہاگن رہو، دودھو نہاوپوتو پھیلاو۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مخصوص انداز میں دعا دیتے اسے گلے لگاتے پیشانی چومی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اپنے ہاتھوں سے کڑھی ایک نفیس سی شال اسے تھمائی اور انہیں دروازے کی طرف رخصت کرنے کو بڑھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔آگئے محبتوں کے راجدلار، رومینس کے بادشاہ، ہیر کا رانجھا اورپیار و محبت کا پیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہال کے داخلی دروازے سے اندر قدم رکھتے ہی معاویہ کے للکارتے لفظ سنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے لفظ اسے شرم کی عمیق گہرائیوں میں دھکیل رہے تھے اسکا چہرہ قندھاری انار کی مانند دہکنے لگا۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسنے اپنی خشمگین نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خبردار۔۔۔۔تم اب مجھے ان نظروں سے مت دیکھو، تم تو شادی شدہ ہو ہی لیکن اب میں بھی شادہ شدہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اسکی مسخری اداکاری عروج پہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بکواس کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟چچی نے ہنستے ہوئے ایک چپت اسے رسید کی جبکہ باقی سب اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش میں تھے۔۔۔۔۔۔۔

کدھر ڈیٹ منا کہ آ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مسلسل شرارت سے جملے کستے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ انکے قریب آتا علیزے کا ہاتھ چھوڑتا اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔خبردار میرے قریب آئے تو، تمہارا بہنوئی ہوں میں اور میری عزت

کک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکو اپنی سمت بڑھتے دیکھ کہ اسنے فورا پینترا بدلا لیکن تب تلک اسکی گردن اسکے ہاتھوں میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی ایسی درگت پہ سب لوٹ پوٹ ہونے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

ویری گڈ لالے۔۔۔۔۔ زرا زیادہ زور لگا کہ پکڑے نا۔۔۔۔۔۔۔ میشے نے ہنستے ہوئے ٹکڑا لگایا تو اسنے اسے گھورا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی اللہ کا بندہ۔میری بے پرواہ بیگم کو بلا کہ لائے کہ اسکے شوہر کی جان خطرے میں ہے، فورا سے پیشتر آ کہ مجھے بچائے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی دہائیاں عروج پہ تھیں جبکہ کسی کو اسکی دہائیاں امپریس نہیں کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اور تو اور اسکی بھابھی بیگم بھی آج اسے نظر انداز کیے اپنی ساس کو تازہ تازہ ہوئی خدیجہ اماں سے ہونیوالی ملاقات کا احوال سنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تجھے تیری بیگم کا واسطہ میری جان چھوڑ۔۔۔۔۔۔۔ وہ چلایا تو اسکی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔۔

وہ فورا اٹھ کہ وہاں سے علیزے والے صوفے کے پاس آن بیٹھا اور غور سے اسے تکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے؟ کیا دیکھ رہے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ جھنجھلائی۔۔۔۔۔۔۔

یہی دیکھ رہا کہ آپ میں کتنی طاقت ہے اور تو اور آپکے نام میں بھی بہت طاقت ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہتے آنکھیں گھمائیں تو اسکی بمشکل نارمل ہوتی رنگت میں پھر سے سرخیاں گھلنے لگیں۔۔۔۔۔۔

ہائے یہ سرخیاں، یہ ادائیں۔۔۔۔۔۔ میرا بھائی دیوانہ ہو رہا ہے، کوئی تو روک لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے جہان کہ طرف نظریں جماتے کہا جو بے دھیانی میں اسکے ملائم چہرے پہ نظریں جمائے بیٹھے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے مسلسل شرارتی جملوں پہ وہ بوکھلاتی اٹھی اور کمرے کی طرف بھاگنے کے انداز میں لپکی۔۔۔۔۔۔۔۔

جائیں بیٹا آپ بھی چینج کر لیں۔۔۔ مما نے اسے بھی اٹھنے کو کہا۔۔۔۔۔۔

بھآبھی کمرے میں دھیان سے جائیے گا اور غور سے دیکھیے گا اپنا کمرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دونوں کو جاتے دیکھ کہ پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

لیکن وہ نظر انداز کرتی سیڑھیاں عبور کرتی چلتی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پہ وہ بھی موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے کمرے کا دروازہ کھولتے جونہی قدم اندر رکھا تو نظر اندر کے منظر سے ٹکرائی تو وہیں جم کہ رہ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرانگی سے اپنے سامنے موجود کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

یکایک اسکے لبوں پہ ایک الوہی سا تبسم چھلکنے لگا جبکہ چہرہ شرم کی سرخی سے دہکنے لگا۔۔۔۔۔

اسکے چہرے کی سرخی دیکھ کہ اسکے پیچھے آتا جہان اچنبھے سے آگے بڑھا۔۔۔۔ سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کہ وہ بھی محظوظ ہوا اور پرتپش نظروں سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں محسوس کر کہ وہ بوکھلائی اور اسی بوکھلاہٹ کو مٹانے کیلیے جلدی سے بولتی آگے بڑھی۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ تصویریں کتنی پیاری ہیں؟؟

اسنے اپنی اور جہان کی تصویریں دیکھتے کہا، وہ حیران تھی کہ آج ان دونوں کی یہ سپیشل تصویریں اسنے اتنی جلدی پورٹریٹ بنوا کے کمرے کی زینت بنا دیں تھیں۔۔،۔۔۔۔۔

وآئیٹ ڈریس میں ملبوس علیزے اور آف وائیٹ میں جہان کی خوبصورت تصویریں اس وقت کمرے کی زینت بنی تھیں۔۔۔۔۔۔

جہان کا نیچے پاوں کے پل جھک کہ اسکا فراک الجھانا۔۔۔
دھیرے سے اسکے بال پیچھے کرنا۔۔۔

اسکے کان کی طرف جھکنا۔۔۔

جہان کا علیزے کو بازووں میں اٹھانا---

اسکا بانہوں میں اٹھائے سیڑھیاں اترنا-----

اسکا گاڑی میں بٹھانا----

گآڑی میں بٹھاکہ اسکا فراک سمیٹنا-----

ان کے ہر اک محلے کہ پوز اس خوبصورتی سے لے کہ پورٹریٹ کروائے گئے تھے کہ نظر مبہوت سی رہ جاتی تھی-----

ان تصاویر کی سب سے بڑی خوبصورتی یہی تھی کہ اس میں وہ دونوں ایک جیسے ڈریسز پہنے اس قدر مکمل لگ رہے تھے کہ نظر ٹھہر ٹھہر جاتی تھی------

اسنے جلدی سے اسے تصاویر کی خوبصورتی کا بولا لیکن اسکی معنی خیز نظروں کی تپش نے اسے اس بات کا احساس دلوایا تو وہ لب دانتوں تلے کچلنے لگی-----

اسنے اسکی اس حرکت کو قدرے ابرو اچکا کہ دیکھا اور قدم بہ قدم اسکی سمت بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

اسنے جب اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو اگلے قدموں پیچھے ہٹنے لگی ، نگاہیں ہنوز اسکے گریبان پہ اٹکیں تھیں جس سے اسکا کشادہ سینہ تھوڑا سا جھلک رہا تھا۔۔۔۔

وہ قدم بقدم چلتے رہے جب پیچھے دیوار آنے کی صورت میں وہ جھٹکا کھا کہ رکی لیکن اسکے قدم نہ تھمے۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھیلائے لب کچلتے تیز ہوتی دھڑکن سمیت اپنی سمت آتے دیکھتی رہی۔۔۔۔

وہ اسکے قریب، بہت قریب آن ٹھہرا اور اپنی گہری نظریں اسکے لہو ٹپکاتے چہرے پہ ٹکائے اسنے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

اسکی سانس اٹکنے لگی۔۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھایا اور اسکے دانتوں کی اس پرشدت قید سے اسکے نازک لبوں کو آزاد کروایا۔۔۔

اسکی اس حرکت پہ وہ لرزتی اپنا رخ بائیں جانب کو موڑ گئی------

اسکی سانسیں تیز تر ہو رہیں تھیں-----اسنے اسے اپنے کندھے کی سمت جھکتے دیکھا تو فورا ہڑبڑاتی بول اٹھی------

میری طبیعت --- خراب ہے میں---میں نے آپ پہ وومٹ کر دینی----- اسنے اپنے تئیں دھمکی دی لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ سامنے کون موجود ہے-------

رئیلی------؟؟ اسنے تیکھے چتونوں سے پوچھا-----

ج--جی------ اسنے بمشکل خود کو کمپوز کرتے جواب دیا----

علیزے شاہ---یہ دھمکیاں مجھ پہ اثر نہیں کر سکتیں، اپنی بیٹی کیلیے یہ سب برداشت کرسکتا ہوں------ اسنے سنجیدگی سے کہا-------

صرف آپکی بیٹی-----؟؟ اسنے خفگی سے اسے دیکھا----

ہاں میری بیٹی---کیونکہ میرا بھی تو عمل دخل زیادہ ہے نا-------- اسنے جس انداز میں کہا تو وہ کانپنے لگی----

آ---آپ------؟؟ اسنے کچھ کہنا چاہا---

شششش---- ہاں وہ کچھ کچھ آپکی بھی بیٹی ہے------ اسنے شرارت سے کہتے ایک شدت سے بھرپور لمس اسکے کندھے پہ چھوڑا اور چینج کرنے چل دیا---

جبکہ وہ وہیں کھڑی دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئیں-----

اسکا تکیہ اٹھاتا ہاتھ موبائل کی سکرین دیکھ کہ تھما اور غصے کی ایک لہر شدت سے اسکے اندر جاگی----

اسنے سٹڈی کا دروازہ زور سے کھولا اور دھڑ سے بند کیا تو وہ بیچارہ مسکین سا اسکا شوہر ٹھنڈی سانس بھر کہ رہ گیا کہ اب کونسی دفع نافذ ہونے والی ہے-------

جی فرمائیے کیا ہوا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اپنے سامنے موجود سسٹم کو بند کرتے اسکی طرف چیئر کا رخ موڑتے بیلو کلر کے ایمبرائیڈڈ سوٹ میں ملبوس نارمل سے حلیے میں غصے سے تپتے چہرے کیساتھ کھڑی اپنی بیگم پہ نگاہ ڈالی۔۔۔۔۔

تانیہ تو چلو میرے لالے کے مشن کا حصہ تھی۔۔۔ لیکن اب یہ تسکین کون ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکا موبائل اسکے آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔۔۔

وہ جی جان سے چونکا اور حیرانگی سے اسکے ہاتھ میں جھکڑے موبائل پہ نگاہ ڈالی۔۔۔

کون سی والی تسکین۔۔۔؟؟ اسنے حیرت میں ایک انتہائی بونگا الٹا سوال پوچھ لیا۔۔۔۔۔

اسکے نتھنے پھولے گے۔۔۔۔

مطلب اتنی زیادہ ہیں تسکین کہ نمبر بھی رکھے لیکن بدقسمتی سے اسنے مجھے اپنا لکی کوڈ نمبر نہیں بتایا۔۔۔۔ پھولے نتھنوں اور بھرے چہرے کیساتھ وہ طنزیہ بولی۔۔۔۔۔

وہ کراہ کہ رہ گیا۔۔۔

میرا مطلب ہے کہ کون تسکین میں تو کسی کو نہیں جانتا۔۔۔۔۔ اسنے وضاحت دیتے بولا۔۔۔

تو پھر یہ کون ہے جو پچھلی ڈیٹ کا احوال اور تصویروں کا مطالبہ کر رہی ہے۔۔۔۔ اسکے طنز ہنوز جاری تھے۔۔۔۔

جبکہ وہ حیران تھا کہ اب یہ آخر ہے کون۔۔۔۔؟؟

خان۔۔۔۔۔ !تم اسکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکنے لگا۔۔۔۔

مہرو پلیز۔۔۔۔۔ اسکا آنسو دیکھ کہ وہ تڑپ کہ آگے بڑھا۔۔۔۔

ایسے شک کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔، ؟؟ ساری زندگی تمہاری نظروں کے سامنے گزری ہے اتنا بھی اعتبار نہیں ہے۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کہ تکلیف سے پوچھا۔۔۔۔۔

تمہیں جانتی ہوں تبھی تو دکھ ہو رہا۔۔۔پہلے یہ سب نہیں تھا اب کیوں ہے۔۔۔۔۔؟؟ مجھے تنگ کرنے کیلیے یا بدلہ لینے کیلیے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بگڑے لہجے میں پوچھا۔۔۔

میں بدلہ لے رہا تم سے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے زور سے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پہ گاڑتے سرد آواز میں پوچھا۔۔۔۔ اسکی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ پڑنے لگیں۔۔۔۔۔۔

اسکو اس روپ میں آتے دیکھ کہ اسکی سانسیں مدہم پڑنے لگیں۔۔۔۔۔

بتاو میں بدلہ لے سکتا تم سے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ زور سے چلایا تو وہ کانپنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں چھاجوں چھاج برسنے لگیں۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے کہا۔۔۔۔

میں تم سے کیسے بدلہ لے سکتا۔۔۔ اگر بدلہ لینا ہوتا تو پہلے دن لیتا اور آج تم میرے سامنے یوں نہ کھڑی ہوتی۔۔۔۔۔۔ اسنے سرد آواز میں کہتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو اسکا سل ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔۔۔

میں محبت کرتا ہوں تم سے ، تمہارا یقین کیسے توڑ سکتا میں۔۔۔۔۔۔؟ وہ خود کلامی کے سے انداز میں گویا ہوا تو وہ سسکتی ضبط کھوتی اسکے کشادہ سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔۔۔

اسے ایک جھٹکا سا لگا اسکی اس حرکت سے اور اسکے اس شدت سے رونے پہ غصے بھی جھاگ کہ مانند بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

میں تمہارا یقین کرتی لیکن مم۔۔۔میں کیا کروں جب بھی کسی کو تمہارے اردگرد بھی دیکھتی تو میرا دل جلنے لگتا۔۔۔۔سانسیں الجھنے لگتیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی بولتی جا رہی تھی جبکہ وہ خوشگوار حیرت سے اسے بولتا سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے کندھے پہ بازو پھیلاتے اسے پکارا۔۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔تم غصہ کرتے مجھے اچھے نہیں لگتے بلکل بھی۔۔۔۔۔ وہ بے ساختگی میں اسکی خفگی کے ڈر سے بولتی جا رہی تھی جبکہ وہ محظوظ سا ان خوش کن لمحوں کہ خوش کن الفاظ اپنی سماعتوں میں انڈیل رہا تھا۔۔۔۔۔

ارے میری ہٹلر بہن۔۔۔۔۔۔ زوریز اور معاویہ کی زوردار پکار پہ وہ چونکتی ہوئی اس سے علیحدہ ہوئی اور شرم سے سرخ پڑتی اپنا چہرہ صاف کرتی اس سے چھپتی فورا باہر کو بھاگی۔۔۔۔۔۔

روتی رہی ہو کیا مہرو۔۔۔۔۔۔ دونوں اسکا چہرہ دیکھ کہ چونک پڑے۔۔۔۔۔

نہیں تو تم لوگ تو جانتے ہو کہ الرجی ہے مجھے ڈسٹ سے اور خان سموکنگ کر رہا تھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا نارمل ہوتے بہانہ تراشا تو وہ اس مدعے پہ آئے جس کیلیے اس وقت اینٹری ماری تھی۔۔۔۔۔۔۔

تو یار اگر سموکنگ نہیں چھوڑتا تو گنجا کر دو۔۔۔۔۔ اسنے پیچھے کھڑے خان کو دیکھتے شرارت سے لقمہ دیا۔۔۔۔

ویلے یار ہم تو توقع کر رہے تھے تسکین کہ میسج پڑھنے کہ بعد اب تک اسے گنجا کر چکی ہو گی لیکن تم بھی نا۔۔۔۔۔۔۔ زوریز نے کف افسوس ملا۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ کچھ اور نہیں سن رہی تھی وہ تو بس تسکین کہ نام پہ اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اپ لوگ کیسے جانتے تسکین کو یا اس بات کو کہ اس کے میسج آئے۔۔۔۔۔۔ اسنے تیکھے چتونوں سے انہیں پوچھا۔۔۔۔۔

خان بھی دروازے کی ٹیک چھوڑتا سیدھا ہوا اور حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔۔۔

دیکھو ہم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔پوچھو اپنے شوہر سے کل اسنے ہمارے ساتھ لنچ کیا تھا اور پکس بھی بنائیں تھیں۔۔۔۔ تو ہم نے صرف وہی سب پوچھا اور مانگا بس یہ ہے کہ نام بدل لیا اپنا کہ تسکین نام بہت پسند۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے چمکتی شرارتی آنکھوں کیساتھ اسے کہتے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔۔

دل تھا کہ تم جو گنجا کرنے کہ دھمکی دے رہی تھی آج عمل کر لوں گی لیکن بہت نکمی نکلی تم۔۔۔۔۔معاویہ نے افسوس سے کہا جبکہ آنکھوں کی شرارت ہنوز ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہونق بنی انکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی اور سمجھ میں آتے ہی وہ دونوں بازو چڑھاتی ان کے پیچھے لپکی اور اب منظر یہ تھا کہ وہ دونوں پورے مینشن میں اس کو پیچھے لگائے چکر لگوا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج شاہ مینشن کی رونقیں عروج پہ تھیں کہ آج آریان اور ولی کی کمبائن مہندی کا فنکشن تھا-----

ہر طرف رنگ برنگے آنچل اور ہلچل مچی ہوئی تھی-----

بیٹا آج آپ لہنگا پہننا----- مما نے علیزے کو کہا تو وہ گڑبڑائی-----

نہ کبھی نہیں ماما---- وہ فورا نفی میں سر ہلاتی بولی-----

کیوں بیٹا-----؟؟ انہوں نے سامنے پھیلے بلیو لہنگے، ڈارک سکن شرٹ اور لائٹ گرین نیٹ کے ڈوپٹے کے ڈریس کو دیکھتے پوچھا-----

ماما اب مجھ پہ پیارا نہیں گے گا۔۔۔۔دیکھیں نا میں کتنی موٹی ہو رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تین منتھ کی پریگنینسی میں جسم کے بلکل ہلکا سا بھرا ہونے کو اتنا موٹا ہونے کا نام دے دیا۔۔۔۔۔۔۔

مما اور دادو ہنسنے لگیں۔۔۔۔۔

کس نے کہا بیٹا کہ آپ موٹی ہو گئیں ہیں۔۔۔۔۔؟؟ میری بیٹی تو اور زیادہ پیاری ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے ماتھا چومتے کہا۔۔۔۔۔

آج آپ یہی ڈریس پہننا۔۔۔۔ لڑکیاں تو لاسٹ منتھ میں بھی اتنے ہیوی ڈریسز پہن کے گھومتی اور آپ سٹارٹنگ پہ ہی جھجھک رہیں ہیں۔۔۔۔ انہوں نے اسے سمجھاتے ڈریس تھمایا تو وہ بوکھلائی۔۔۔۔

وہ اب انہیں کیا بتاتی کہ اسے اس ڈریس یا اپنے آپ سے پرابلم نہ تھی بلکہ اسے مسئلہ انکے بیٹے سے تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے مسئلہ انکے بیٹے کی پرتپش نگاہوں سے تھا جو اسے نظر بھر کہ دیکھتی ہیں تو وہ نظر اسے دنیا سے بیگانہ کر دیتی تھی------

وہ نظر اسے بتاتی تھی کہ وہ خوبصورت تھی، وہ نظر اسے بتاتی تھی کہ وہ سب سے بڑھ کہ ہے-----

وہ نظر اسے بتاتی تھی کہ اس دنیا میں کوئی ہے جو اسے دنیا جہاں سے زیادہ چاہتا تھا------
وہ نظر جو اسے رنگوں سے نکھار دیا کرتی تھی----

وہ نظر جو اسے بتاتی تھی کہ وہ بہت خاص ہے--------

وہ ڈریس ہاتھوں میں تھامے اسے سوچتی سیڑھیاں عبور کرتی جا رہی تھی جب اسکی نگاہ ٹھٹھکی------

----

پری اور ہدیٰ کی مہندی کا فنکشن بھی ولی اورآریان ساتھ ہی ارینج کر لیں۔۔۔۔۔۔؟؟ مہینہ سکندر نے ان سب سے مشورہ لیا جو سب اس وقت ہال میں اکٹھے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن تو اکٹھے کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ دن ٹائم دونوں کا نکاح کر دیں اور رات کو کمبائن مہندی کا فنکشن کر لیں۔۔۔۔۔ حمین سکندر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس سے سب نے ہی تائیدا سر ہلایا۔۔۔۔

میرے خیال میں حمین ٹھیک کہہ رہا ہے اسطرح بارات کو جلد فارغ بھی ہو جائیں گے اور بچے ریلیکس ہو کہ مہندی اور بقیہ فنکشنز بھی انجوائے کر لیں گے۔۔۔۔۔۔ ژالے نے بھی انکی بات کی تائید کرتے کہا تو سب نے معاز کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اوکے میں کرتا ہوں حسن انکل)جہان کے والد (اور شجاع انکل)ہدیٰ (سے بات۔۔۔۔۔ یہ سب باتیں آج آپکو عین موقع پہ یاد آرہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ انہوں نے قدرے خفگی سے کیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے میرا خیال ہے کہ دن ٹائم نکاح سے بہتر ہے کہ اب رات کو مہندی کی رسم سے پہلے نکاح کر لیں گے۔۔۔۔۔ ابھی سب کی تیاریاں بھی کرنیوالی ہیں۔۔۔

ابھی دونوں گھروں میں بتا دیتے اور رات کو فنکشن سے پہلے یہ کر لیں گے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے انکے بیان میں تھوڑی سی ردوبدل کرتے کہا تو سب انکی بات سے متفق ہو گئے۔۔۔۔۔

یہ ولی کو تو کال کریں اتنے اہم دن پہ بھی وہ گھر سے غائب ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے اٹھتے ہوئے زجاح سے کہا تو اسنے سر ہلاتے موبائل پکڑتے اسکا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔۔۔

آریان یار تمہاری ساس کتنی زبردست ہیں۔۔۔ قسم سے تمہارا کتنا احساس ہے کہ میرا داماد مہندی اپنی بیگم کیساتھ انجوائے کرے اس لیے نکاح کی رسم پہلے کرنے کا ارادہ۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے جب سے سنا تھا کہ نکاح کی رسم پہلے ہو گی تب سے آریان کو تنگ کیے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ کیوں جیلس ہو رہے ہو۔۔۔۔۔یہ بتاو میری بھابھی پلس پھوپھی ساس کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟ اسنے شرارت سے کہا تومعاویے نے تنکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ منہ اور مسور کی دال۔۔۔۔۔۔۔ہم کیوں جلنے گے الحمداللہ۔۔۔ہمارا نکاح بھی پہلے ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بہت فخریہ کہا جیسے یہ اسی کا کارنام ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ بھی کچھ پوچھا تھا۔۔۔فضول باتیں سن لیتے کام کی بات کا بھی جواب دے دیا کرتے۔۔۔۔۔ اسنے منہ بگاڑتے کہا تو اس سے پہلے کہ معاویہ پھر کوئی پھڑکتا جملہ کہتا زینی سیزفائر کرتی بولی۔۔۔۔۔

بھابھی ابھی مماکہ روم سے ڈریس لے کہ اوپر کی طرف گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے وہاں سے دکھائی نہ دینے والی سیڑھیوں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی اٹھی ہوئی نگاہ اوپری سیڑھی پہ جم کہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ساکت نظروں سے اپنے سامنے اپنے خیال کو مجسمِ سراپا بنے دیکھا تو اسکا دل ایک دم سے سکڑ کے پھیلا۔۔۔۔۔۔ اسے لگا کہ وہ اسکے چہرے پہ بکھرے رنگوں سے اسکے دل کا حال جان لے گا۔۔۔

اسی لیے اس نے دل کا چور چھپانے کو اپنا سرخ چہرہ نیچے کا جھکایا۔۔۔۔۔

وہ اسے یونہی ایک جگہ جمے دیکھ کہ ہولے سے قدم بقدم نیچے اترتا اسکے سامنے آن رکا۔۔۔۔

اسکے سامنے آنے سے اسکے مضبوط سراپے کے آگے اسکا نرم و نازک گڑیا کی مانند سراپا ایک دم سے چھپ سا گیا۔۔۔۔۔

اسنے اسکے آ کے کھڑے ہونے پہ بمشکل نظریں اٹھاتے اسکے چہرے پہ نظر ڈالنی چاہی لیکن اسکے چہرے تک جانے سے پہلے ہی اسکی پرحدت نظر کی بدولت وہ نظر لرز کے جھک گئی۔۔۔۔

پریہان اور ہدیٰ کو کچھ دیر تک میں ادھر لے آتا ہوں۔۔۔ مہندی کا کمبائن فنکشن مینشن میں ہی ہو گا اور اس سے پہلے نکاح کی رسم ہو گی تو آپ جلدی سے ریڈی ہوں۔۔۔ٹائم شارٹ ہے۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے تفصیل بتائی تو وہ کافی حیران ہوئی ۔۔۔۔

کمبائن فنکشن ادھر کیوں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اتنی بے ساختگی سے پوچھا کہ اسنے دایاں ابرو اچکاتے ایک ہاتھ براون جینز کی پاکٹ میں ڈالے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیونکہ ادھر آپ ہیں۔۔اور اگر فنکشن ادھر نہ ہوا تو آپ ولا جائینگی اور میرا آپ کے بغیر دل نہیں گے گا اسلیے ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنی سنجیدگی سے نظریں اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے کہا کہ وہ سمجھ نہ سکی کہ یہ طنز تھا کہ سچ۔۔۔۔۔

لیکن اسے یہی لگا کہ وہ طنز کر رہا تھا سو اسکی آنکھوں سے خفگی چھلکنے لگی۔۔۔۔

اسنے بات بمشکل ہضم کرتے ناراضگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

بلکل جیسے پہلے تو آپ میرے گھٹنے سے لگ کہ بیٹھے ہوتے۔۔۔۔ اسنے لفظ چباتے ہوئے اسکے گھر سے غائب رہنے پہ طنز کرتے اسکے طنز کا جواب دیا۔۔۔

کیسے دیوانے کے سے خواب دکھا رہیں ہیں۔۔۔۔ اسنے سلگتے لہجے میں کہتے ایک قدم اور نچلی سیڑھی پہ رکھا۔۔۔

وہ بے ساختہ تھوڑا سا پیچھے سرکی یوں کہ سیڑھی کہ کنارے پہ آ ٹکی۔۔۔۔

اور ایسے جملے شوہروں کے سامنے کبھی نہیں کہتے خاص طور پے مجھ جیسے شوہر کے سامنے جو کسی عرصہ میں آپکا دیوانہ رہا ہو۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں برف کی سی تپش تھی۔۔۔۔۔

وہ سر سے پاوں تک جھنجھنا اٹھی ان جملوں کی زومعنیت سے۔۔۔۔۔ اسے سر سے پاوں تک نظروں سے لرزاتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

---------- ----------

آہاں میری پیاری بہنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ولی نے اچانک آکہ اسے دونوں باززوں سے تھامتے گھمایا۔۔۔۔۔۔

ولی بھائی نو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چلائی کہ اسکا سر گھومنے لگا تھا اور جی متلانے لگا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو نا میں تم سے کتنا پیار کرتا۔۔۔۔۔؟ اسنے اسے زور سے اپنے ساتھ لگاتے بتانے والے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے حیرت سے محبت کے اس مظاہرے کو ملاحظہ کیا۔۔۔

وہ ابھی اس جھٹکے سے ہی نہ نکلی تھی کہ آریان نے اسے فورا ولی کے شکنجے سے چھڑاتے اسے صوفے پہ بٹھاتے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا اسے اچنبھے میں ڈال گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہیں نا بھابھی آپ۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے پوچھا تو وہ کرنٹ کھاتی اچھلی۔۔۔۔

سب کہ لبوں پہ دبی دبی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ سب اس مسخری کہ پیچھے کی کہانی سے واقف تھے۔۔۔

ہاں میں ٹھیک۔۔۔۔۔آپ نا دبائیں۔۔۔۔۔ وہ روہانسی بول اٹھی۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں۔۔۔۔۔یہ بتائیں کچھ کھانے کو دل تو نہیں کر رہا۔۔۔میں لے کہ آوں۔۔۔۔۔؟؟؟
اسنے اتنے آرام سے پوچھا جیسے اس سے بڑھ کہ اسکا خیال رکھنے والا کوئی نہ ہو۔۔۔۔۔

نہیں ریان تم کچھ اور آرڈر کرو۔۔۔۔۔ویلے جس کی بیوی کو تم لالچ دے رہے چیزوں کا
وہ۔۔۔۔۔۔۔ پشمینے نے بات ادھوری چھوڑتے اسکا دل کلیجہ سب جلایا۔۔۔۔۔

چھوڑو لیزے اسکو تم میری بات سنو۔۔۔۔۔ ولی اسکے دوجے گھٹنے سے آ لگا۔۔۔۔۔

وہ بے بس سی حیرانگی سے انکو دیکھتی رہی کہ وہ اب تلک انکا مدعا سمجھ نا پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی میری۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

نو لیزے میری۔۔۔۔۔۔ چہرہ بائیں طرف مڑا۔۔۔۔۔

پھوپھو ساس میری۔۔۔۔۔۔ دائیں طرف۔۔۔

Pdf Novel Bank

لیزا میری------ بائیں جانب موڑا گیا---

دائیں----

بائیں-----

دآئیں---

بآئیں-----

سب حیرانگی سے اسکے چہرے کی موومنٹ دیکھتے انکو روکنے کیلیے الفاظ ڈھونڈنے کی کوشش میں تھے لیکن کچھ بولا نہ گیا کہ انکا انداز اسقدر دلچسپ تھا-----

بآس------- اسنے دونوں ہاتھ اٹھاتے بلند آواز میں کہا----

ایک دم سے سناٹا چھا گیا-----

pdfnovelsbank.blogspot.com

حد ہے لیزے ہمیں سنائی دیتا ہے اتنا زور سے کیوں بولی کان درد کرنے لگا۔۔۔اب اپنی بیوی کی باتیں کیسے سنوں گا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ ولی نے مصنوعی معصومیت سے پوچھا۔

میں نے بھائی کو بتانا کتنا تنگ کرتے مجھے آپ۔۔۔۔۔۔ اسنے ولی کو دیکھ کہ تنک کہ دھمکی دی اور رخ آریان کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

اور آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھائی۔۔۔۔

اسے کہیں بھابھی کہ تمہارا بھائی مجھے بہت تنگ کرتا۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے اسکی بات کاٹتے انتہائی سنجیدگی سے اتنا ذومعنی لقمہ دیا کہ محفل زعفران ہو گئی جبکہ اسکی رنگت ایک دم سے قرمزی سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی آپ اسکی اسکے بھائی سے شکایت کریں کہ یہ آپ کو تنگ کرتا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پینترا بدلتے کہا۔۔۔۔۔

بہت بدتمیز ہے یہ۔۔۔۔۔بھابھیوں کو کون تنگ کرتا۔۔۔۔؟؟ وہ بھی اس بھائی کی بیگم کو جو اتنا سویٹ اور کیئرنگ ہو۔۔۔۔۔۔۔ سب منہ کھولے اسکی گل افشانیاں سننے پہ مجبور تھے۔۔۔۔۔۔

میں تو ایلے تنگ کبھی بھی آپ کو نہ کروں۔۔۔آپ تو میرے بہت محترم بھائی، سالے اور دوست کی مسز ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ ہیں نا۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سوال کے بعد تائیدا پوچھا تو وہ حیرت کی زیادتی سے سر بھی نہ ہلا سکی۔۔۔۔۔۔

انکی حیرت جہان کو دیکھ کہ ختم ہوئی اور انہیں اسکے ٹریک بدلنے کی سمجھ آئی۔۔۔۔۔۔

ہیلو جے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خوشدلی سے اسے ہاتھ ہلایا گویا کہ ابھی ہی دیکھا ہو اسے۔۔۔۔۔۔

اسنے سر ہلاتے اسکے ہیلو کا جواب دیا۔۔۔۔۔

تم دونوں کیوں ایلے نیچے بیٹھے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ولی اور آریان کو دیکھتے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئے۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ہم وہ۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بولنا چاہا۔۔۔۔۔

جے یہ بھابھی کو تنگ کر رہے تھے لیکن جے بھابھی کو تنگ کرنا تو تمہارا کام ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آنکھوں میں شرارتی چمک لیے اسے معصومیت سے چھیڑنے کی انتہا کر دی۔۔۔۔۔۔

بڑوں کی موجودگی کہ باعث وہ ایسی بات پہ ایک پل کو جھینپ سا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکیلیے اسکا یہ لمحہ بہت خوش کن حیرانی کا سبب تھا کہ جہان کو جھجھکنے پہ تھوڑا مجبور کرنا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سر تا پا رنگوں میں نہاتی اسکی مجودگی کے باعث شرم سے لرزنے لگی۔۔۔۔۔۔

بکواس کم کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنی خجالت مٹانے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے جے اور معاویہ کی باتوں کا فائدہ اٹھاتے اسے پکارا تو اسنے انکے پاس سر جھکاتے کان قریب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں اپنی ہونیوالی بیگمات سے ملنا------ انہوں نے اسکا ڈوپٹہ دانتوں میں دباتے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرتے اسکے کان میں یک زبان سرگوشی کی-------

کہ کچھ دیر پہلے ہدیٰ اور پری پہنچ چکیں تھیں اور ابھی مہرو ، آیت اور خان سمیت دریہ بھابھی کیساتھ علیزے کے روم میں تھیں-----

دو گھنٹے رک جاو----نکاح کے بعد وہ تم لوگوں کے پاس ہی ہوں گی فنکشن میں-------
جہان کی ٹھہری سنجیدہ آواز پہ وہ بہت شرمندہ ہوئے------

لالے لڑکیوں والی خصوصیات آپ میں کدھر سے آگئیں ہیں------؟؟ ریان نے سنجیدگی سے اسکے سرگوشی سننے پہ کہا------

خبردار ہم لڑکیوں پہ کوئی حملہ کیا تو-------- زینی چمک کہ بولی------

بیگم اب آپ لڑکیوں کی کیٹگری سے نکل آئیں۔۔۔۔شادی شدہ ہو چکیں ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔
معاویہ نے جملہ کسا تو وہ جلتے بھنتے اس پہ حملہ آور ہونے کو اٹھی جبکہ پورا ہال قہقہوں سے گونج رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پریہان سکندر ولد معاز سکندر حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت آپکو آریان شاہ ولد احمد شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

قاضی کی آواز پہ اسکا دل سکڑ کہ پھیلا اسنے پاس سبز رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس علیزے کا ہاتھ مضبوطی سے جھکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظروں کے سامنے اپنی پوری زندگی کسی فلم کی طرح گزرنے لگی اور آنسو اسکی خوبصورت آنکھوں سے بہنے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

آف وائیٹ سمپل سوٹ پہنے اور ریڈ دوپٹے اوڑھے دونوں دلہنیں مکمل سادہ حلیے میں چہرے چھپائے بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔۔

کہ کچھ دیر میں مہندی کا فنکشن تھا اسلیے سب ہینادل حلیے میں تھے۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کے کندھا ہلانے پہ وہ چونکی اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایجاب و استقاب کے بعد ولی کا نکاح کرنے کے بعد دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے گئے تھے کہ۔۔۔۔۔۔۔

ایک سپیشل فورسز کی ٹیم کی گاڑی مینشن کہ پورچ میں آن رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

دو آفیسرز اس میں سے نکلے اور مینشن کہ بارودی ملازم کو اپنے آنے کا عندیا پیش کرتے اندر جانے کی اجازت طلب کی تو اسنے انہیں ہال کے داخلی دروازے تک جانے تک رہنمائی فراہم کی۔۔۔

وہ داخلی دروازے پہ رکے ہی تھے کہ خان کی نظر ان پہ پڑی وہ لپک کہ ان تک پہنچا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔آفیسرز خیریت۔۔۔۔۔؟؟ اسنے فورا پوچھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔یس ایوری تھنگ از گڈ۔۔۔بٹ پلیز وی وانٹ ٹو میٹ جہان سر۔۔۔۔۔ انہوں نے نارملی انداز میں کہتے جہان سے ملنے کہ اجازت لی لیکن تب تلک سب کا دھیان ان کی طرف مرکوز ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔ انہوں نے فورا سلیوٹ کرتے سلام کیا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے انہیں دیکھا گویا اگلی بات کہنے کا اشارہ دیا ہو۔۔۔۔

جبکہ باقی سب خاموش تماشائی بنے انکی طرف دیکھتے رہے۔۔۔۔۔۔۔

ایک آفیسر اسے دیکھتے دھیمی آواز میں ساری انفارمیشن دیتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جوں جوں وہ بولتا گیا اسکے ماتھے کے بل گہرے ہوتے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ساری بات سنتے آفیسرز کو جانے کا اشارہ کیا اور خود انکی طرف مڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے ایمرجینسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں دیکھتے نارمل انداز میں اطلاع پہنچائی۔۔۔۔۔

وہ دھک ہوتے دل سے اسے ساکت دیکھنے لگی کہ آیا جو سنا وہ سچ ہے وہ بھی ایسی سچویشن میں ایسا کیا کام کہ وہ سب کو چھوڑ کہ جا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتا تھا ایسی صورتحال میں انکیلیے یہ خبر بجلی کی طرح ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا گھر میں فنکشن ہے۔۔۔شادی ہے۔۔۔۔ مما تو بس حیرت اور پریشانی سے بس اتنا ہی بول سکیں۔۔۔۔۔۔۔

میں انشاءاللہ جلدی آ جاوں گا مے بی آج کچھ دیر تک ہی۔۔۔آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے بے پرواہی سے انہیں تسلی دی اور انکی طرف دیکھنے سے پرہیز کیا کہ وہ خود بھی جانتے تھے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔۔۔۔ دادو نے کچھ کہنا چاہا جبکہ حسن اور احمد شاہ خاموشی سے اسے دیکھتے رہے کہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ اس طرح کہ موقع پہ بھی جا رہا تو وہ جانا کتنا ضروری ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس دادو۔۔۔پہلی بار نہیں جا رہا کہیں۔۔۔۔دعا کیجئے گا۔۔۔۔
اسنے سنجیدگی سے کہتے انکے سامنے سر جھکاتے اجازت لی۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔۔ ایک بھرپور اور گہری نگاہ اسنے سبز کپڑوں میں ملبوس اپنی رگِ جاں اور رمزِ عشق پہ ڈالی جو ساکت نینوں سے اسے دیکھتی اسکے دل اور قدموں کو روک رہی تھی لیکن وہ اس نگاہ کو سمیٹتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ساکت نظروں سے اپنے سامنے اپنے خیال کو مجسمِ سراپا بنے دیکھا تو اسکا دل ایک دم سے سکڑ کے پھیلا۔۔۔۔۔۔ اسے لگا کہ وہ اسکے چہرے پہ بکھرے رنگوں سے اسکے دل کا حال جان لے گا۔۔۔

اسی لیے اس نے دل کا چور چھپانے کو اپنا سرخ چہرہ نیچے کا جھکایا۔۔۔۔۔

وہ اسے یونہی ایک جگہ جمے دیکھ کہ ہولے سے قدم بقدم نیچے اترتا اسکے سامنے آن رکا۔۔۔۔

اسکے سامنے آنے سے اسکے مضبوط سراپے کے آگے اسکا نرم و نازک گڑیا کی مانند سراپا ایک دم سے چھپ سا گیا۔۔۔۔۔

اسنے اسکے آ کے کھڑے ہونے پہ بمشکل نظریں اٹھاتے اسکے چہرے پہ نظر ڈالنی چاہی لیکن اسکے چہرے تک جانے سے پہلے ہی اسکی پرحدت نظر کی بدولت وہ نظر لرز کے جھک گئی۔۔۔۔

پریہان اور ہدیٰ کو کچھ دیر تک میں ادھر لے آتا ہوں۔۔۔ مہندی کا کمبائن فنکشن مینشن میں ہی ہو گا اور اس سے پہلے نکاح کی رسم ہو گی تو آپ جلدی سے ریڈی ہوں۔۔۔ٹائم شارٹ ہے۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے تفصیل بتائی تو وہ کافی حیران ہوئی ۔۔۔۔

کمبائن فنکشن ادھر کیوں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اتنی بے ساختگی سے پوچھا کہ اسنے دایاں ابرو اچکاتے ایک ہاتھ براون جینز کی پاکٹ میں ڈالے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیونکہ ادھر آپ ہیں۔۔اور اگر فنکشن ادھر نہ ہوا تو آپ ولا جائینگی اور میرا آپ کے بغیر دل نہیں گے گا اسلیے ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنی سنجیدگی سے نظریں اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے کہا کہ وہ سمجھ نہ سکی کہ یہ طنز تھا کہ سچ۔۔۔۔۔

لیکن اسے یہی لگا کہ وہ طنز کر رہا تھا سو اسکی آنکھوں سے خفگی چھلکنے لگی۔۔۔۔

اسنے بات بمشکل ہضم کرتے ناراضگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

بلکل جیسے پہلے تو آپ میرے گھٹنے سے لگ کہ بیٹھے ہوتے۔۔۔۔ اسنے لفظ چباتے ہوئے اسکے گھر سے غائب رہنے پہ طنز کرتے اسکے طنز کا جواب دیا۔۔۔

کیسے دیوانے کے سے خواب دکھا رہیں ہیں۔۔۔۔ اسنے سلگتے لہجے میں کہتے ایک قدم اور نچلی سیڑھی پہ رکھا۔۔۔

وہ بے ساختہ تھوڑا سا پیچھے سرکی یوں کہ سیڑھی کہ کنارے پہ آ ٹکی۔۔۔۔

اور ایسے جملے شوہروں کے سامنے کبھی نہیں کہتے خاص طور پے مجھ جیسے شوہر کے سامنے جو کسی عرصہ میں آپکا دیوانہ رہا ہو۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں برف کی سی تپش تھی۔۔۔۔۔

وہ سر سے پاوں تک جھنجھنا اٹھی ان جملوں کی زومعنیت سے۔۔۔۔۔ اسے سر سے پاوں تک نظروں سے لرزاتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

---------- ----------

آہاں میری پیاری بہنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ولی نے اچانک آکہ اسے دونوں باززوں سے تھامتے گھمایا۔۔۔۔۔۔

ولی بھائی نو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چلائی کہ اسکا سر گھومنے لگا تھا اور جی متلانے لگا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو نا میں تم سے کتنا پیار کرتا۔۔۔۔۔؟ اسنے اسے زور سے اپنے ساتھ لگاتے بتانے والے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے حیرت سے محبت کے اس مظاہرے کو ملاحظہ کیا۔۔۔

وہ ابھی اس جھٹکے سے ہی نہ نکلی تھی کہ آریان نے اسے فورا ولی کے شکنجے سے چھڑاتے اسے صوفے پہ بٹھاتے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا اسے اچنبھے میں ڈال گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہیں نا بھابھی آپ۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے پوچھا تو وہ کرنٹ کھاتی اچھلی۔۔۔۔

سب کہ لبوں پہ دبی دبی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ سب اس مسخری کہ پیچھے کی کہانی سے واقف تھے۔۔۔

ہاں میں ٹھیک۔۔۔۔۔آپ نا دبائیں۔۔۔۔۔ وہ روہانسی بول اٹھی۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں۔۔۔۔۔یہ بتائیں کچھ کھانے کو دل تو نہیں کر رہا۔۔۔میں لے کہ آوں۔۔۔۔۔؟؟؟
اسنے اتنے آرام سے پوچھا جیسے اس سے بڑھ کہ اسکا خیال رکھنے والا کوئی نہ ہو۔۔۔۔۔

نہیں ریان تم کچھ اور آرڈر کرو۔۔۔۔۔ویلے جس کی بیوی کو تم لالچ دے رہے چیزوں کا
وہ۔۔۔۔۔۔۔ پشمینے نے بات ادھوری چھوڑتے اسکا دل کلیجہ سب جلایا۔۔۔۔۔

چھوڑو لیزے اسکو تم میری بات سنو۔۔۔۔۔ ولی اسکے دوجے گھٹنے سے آ لگا۔۔۔۔۔

وہ بے بس سی حیرانگی سے انکو دیکھتی رہی کہ وہ اب تلک انکا مدعا سمجھ نا پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی میری۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

نو لیزے میری۔۔۔۔۔۔ چہرہ بائیں طرف مڑا۔۔۔۔۔

پھوپھو ساس میری۔۔۔۔۔۔ دائیں طرف۔۔۔

Pdf Novel Bank

لیزا میری------ بائیں جانب موڑا گیا---

دائیں----

بائیں-----

دآئیں---

بآئیں-----

سب حیرانگی سے اسکے چہرے کی موومنٹ دیکھتے انکو روکنے کیلیے الفاظ ڈھونڈنے کی کوشش میں تھے لیکن کچھ بولا نہ گیا کہ انکا انداز اسقدر دلچسپ تھا-----

بآ ـــــــــــــــــــــــــس------- اسنے دونوں ہاتھ اٹھاتے بلند آواز میں کہا----

ایک دم سے سناٹا چھا گیا-----

pdfnovelsbank.blogspot.com

حد ہے لیزے ہمیں سنائی دیتا ہے اتنا زور سے کیوں بولی کان درد کرنے لگا۔۔۔اب اپنی بیوی کی باتیں کیسے سنوں گا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ ولی نے مصنوعی معصومیت سے پوچھا۔

میں نے بھائی کو بتانا کتنا تنگ کرتے مجھے آپ۔۔۔۔۔۔ اسنے ولی کو دیکھ کہ تنک کہ دھمکی دی اور رخ آریان کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

اور آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھائی۔۔۔۔

اسے کہیں بھابھی کہ تمہارا بھائی مجھے بہت تنگ کرتا۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے اسکی بات کاٹتے انتہائی سنجیدگی سے اتنا ذومعنی لقمہ دیا کہ محفل زعفران ہو گئی جبکہ اسکی رنگت ایک دم سے قرمزی سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی آپ اسکی اسکے بھائی سے شکایت کریں کہ یہ آپ کو تنگ کرتا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پینترا بدلتے کہا۔۔۔۔۔

بہت بدتمیز ہے یہ۔۔۔۔۔بھابھیوں کو کون تنگ کرتا۔۔۔۔؟؟ وہ بھی اس بھائی کی بیگم کو جو اتنا سویٹ اور کیئرنگ ہو۔۔۔۔۔۔۔ سب منہ کھولے اسکی گل افشانیاں سننے پہ مجبور تھے۔۔۔۔۔۔

میں تو ایلے تنگ کبھی بھی آپ کو نہ کروں۔۔۔آپ تو میرے بہت محترم بھائی، سالے اور دوست کی مسز ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ ہیں نا۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سوال کے بعد تائیدا پوچھا تو وہ حیرت کی زیادتی سے سر بھی نہ ہلا سکی۔۔۔۔۔۔

انکی حیرت جہان کو دیکھ کہ ختم ہوئی اور انہیں اسکے ٹریک بدلنے کی سمجھ آئی۔۔۔۔۔۔

ہیلو جے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خوشدلی سے اسے ہاتھ ہلایا گویا کہ ابھی ہی دیکھا ہو اسے۔۔۔۔۔۔

اسنے سر ہلاتے اسکے ہیلو کا جواب دیا۔۔۔۔۔

تم دونوں کیوں ایلے نیچے بیٹھے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ولی اور آریان کو دیکھتے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئے۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ہم وہ۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بولنا چاہا۔۔۔۔۔

جے یہ بھابھی کو تنگ کر رہے تھے لیکن جے بھابھی کو تنگ کرنا تو تمہارا کام ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آنکھوں میں شرارتی چمک لیے اسے معصومیت سے چھیڑنے کی انتہا کر دی۔۔۔۔۔۔

بڑوں کی موجودگی کہ باعث وہ ایسی بات پہ ایک پل کو جھینپ سا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکیلیے اسکا یہ لمحہ بہت خوش کن حیرانی کا سبب تھا کہ جہان کو جھجھکنے پہ تھوڑا مجبور کرنا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سر تا پا رنگوں میں نہاتی اسکی مجودگی کے باعث شرم سے لرزنے لگی۔۔۔۔۔۔

بکواس کم کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنی خجالت مٹانے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے جے اور معاویہ کی باتوں کا فائدہ اٹھاتے اسے پکارا تو اسنے انکے پاس سر جھکاتے کان قریب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں اپنی ہونیوالی بیگمات سے ملنا------ انہوں نے اسکا ڈوپٹہ دانتوں میں دباتے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرتے اسکے کان میں یک زبان سرگوشی کی-------

کہ کچھ دیر پہلے ہدیٰ اور پری پہنچ چکیں تھیں اور ابھی مہرو ، آیت اور خان سمیت دریہ بھابھی کیساتھ علیزے کے روم میں تھیں-----

دو گھنٹے رک جاو----نکاح کے بعد وہ تم لوگوں کے پاس ہی ہوں گی فنکشن میں-------
جہان کی ٹھہری سنجیدہ آواز پہ وہ بہت شرمندہ ہوئے------

لالے لڑکیوں والی خصوصیات آپ میں کدھر سے آگئیں ہیں------؟؟ ریان نے سنجیدگی سے اسکے سرگوشی سننے پہ کہا------

خبردار ہم لڑکیوں پہ کوئی حملہ کیا تو-------- زینی چمک کہ بولی------

بیگم اب آپ لڑکیوں کی کیٹگری سے نکل آئیں۔۔۔۔شادی شدہ ہو چکیں ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔
معاویہ نے جملہ کسا تو وہ جلتے بھنتے اس پہ حملہ آور ہونے کو اٹھی جبکہ پورا ہال قہقہوں سے گونج رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پریہان سکندر ولد معاز سکندر حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت آپکو آریان شاہ ولد احمد شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

قاضی کی آواز پہ اسکا دل سکڑ کہ پھیلا اسنے پاس سبز رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس علیزے کا ہاتھ مضبوطی سے جھکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظروں کے سامنے اپنی پوری زندگی کسی فلم کی طرح گزرنے لگی اور آنسو اسکی خوبصورت آنکھوں سے بہنے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

آف وائیٹ سمپل سوٹ پہنے اور ریڈ دوپٹے اوڑھے دونوں دلہنیں مکمل سادہ حلیے میں چہرے چھپائے بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔۔

کہ کچھ دیر میں مہندی کا فنکشن تھا اسلیے سب ہینادل حلیے میں تھے۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کے کندھا ہلانے پہ وہ چونکی اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایجاب و استقاب کے بعد ولی کا نکاح کرنے کے بعد دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے گئے تھے کہ۔۔۔۔۔۔۔

ایک سپیشل فورسز کی ٹیم کی گاڑی مینشن کہ پورچ میں آن رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

دو آفیسرز اس میں سے نکلے اور مینشن کہ بارودی ملازم کو اپنے آنے کا عندیا پیش کرتے اندر جانے کی اجازت طلب کی تو اسنے انہیں ہال کے داخلی دروازے تک جانے تک رہنمائی فراہم کی۔۔۔

وہ داخلی دروازے پہ رکے ہی تھے کہ خان کی نظر ان پہ پڑی وہ لپک کہ ان تک پہنچا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔آفیسرز خیریت۔۔۔۔۔؟؟ اسنے فورا پوچھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔یس ایوری تھنگ از گڈ۔۔۔بٹ پلیز وی وانٹ ٹو میٹ جہان سر۔۔۔۔۔ انہوں نے نارملی انداز میں کہتے جہان سے ملنے کہ اجازت لی لیکن تب تلک سب کا دھیان ان کی طرف مرکوز ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔ انہوں نے فورا سلیوٹ کرتے سلام کیا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے انہیں دیکھا گویا اگلی بات کہنے کا اشارہ دیا ہو۔۔۔۔

جبکہ باقی سب خاموش تماشائی بنے انکی طرف دیکھتے رہے۔۔۔۔۔۔۔

ایک آفیسر اسے دیکھتے دھیمی آواز میں ساری انفارمیشن دیتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جوں جوں وہ بولتا گیا اسکے ماتھے کے بل گہرے ہوتے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ساری بات سنتے آفیسرز کو جانے کا اشارہ کیا اور خود انکی طرف مڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے ایمرجینسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں دیکھتے نارمل انداز میں اطلاع پہنچائی۔۔۔۔۔

وہ دھک ہوتے دل سے اسے ساکت دیکھنے لگی کہ آیا جو سنا وہ سچ ہے وہ بھی ایسی سچویشن میں ایسا کیا کام کہ وہ سب کو چھوڑ کہ جا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتا تھا ایسی صورتحال میں انکیلیے یہ خبر بجلی کی طرح ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا گھر میں فنکشن ہے۔۔۔شادی ہے۔۔۔۔ مما تو بس حیرت اور پریشانی سے بس اتنا ہی بول سکیں۔۔۔۔۔۔۔

میں انشاءاللہ جلدی آ جاوں گا مے بی آج کچھ دیر تک ہی۔۔۔آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے بے پرواہی سے انہیں تسلی دی اور انکی طرف دیکھنے سے پرہیز کیا کہ وہ خود بھی جانتے تھے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔۔۔۔ دادو نے کچھ کہنا چاہا جبکہ حسن اور احمد شاہ خاموشی سے اسے دیکھتے رہے کہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ اس طرح کہ موقع پہ بھی جا رہا تو وہ جانا کتنا ضروری ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس دادو۔۔۔پہلی بار نہیں جا رہا کہیں۔۔۔۔دعا کیجئے گا۔۔۔۔
اسنے سنجیدگی سے کہتے انکے سامنے سر جھکاتے اجازت لی۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔۔ ایک بھرپور اور گہری نگاہ اسنے سبز کپڑوں میں ملبوس اپنی رگِ جاں اور رمزِ عشق پہ ڈالی جو ساکت نینوں سے اسے دیکھتی اسکے دل اور قدموں کو روک رہی تھی لیکن وہ اس نگاہ کو سمیٹتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کیوں اسطرح سے ٹینس ہو رہیں ہیں مما---؟؟ وہ کوئی پہلی دفعہ تھوڑی گیا ہے اور کوئی پریشانی کی بات بھی نہیں ہے کانفرِس پہ گیا ہے---- معاویہ نے ان سب کے اترے چہرے دیکھ کہ بتایا---

اور وہ بتا کہ گیا نا کہ جلد آ جائے گا تو پھر کیسی پریشانی اور ویلے بھی ہم سب بھی تو ہیں ہماری کوئی ویلیو نہیں-----؟؟؟ اسنے دوبارہ کہا اور بات کہ آخر میں اسکا لہجہ جان بوجھ کہ شرارتی ہوا انہیں اس فیز سے نکالنے کیلیے------

نہیں بیٹا آپ سب بھی میرے لیے برابر ہی ہو بس میں تو شادی کیلیے تھوڑا کہا تھا---- مما نے ہلکا پھلکا جواب دیا-----

بس کریں بیگم !شادی دعا کریں خیرِیت سے ہو وہ جلد آئیگا----- حسن شاہ نے بھی تسلی دی---

بھابھی----- معاویہ نے خاموش بیٹھی علیزے کو بلایا----

آں---جی------- وہ چونکتے ہوئے بولی----

مسٹر کی یاد آ رہی-------؟؟ اسنے اسکی طرف تھوڑا جھکتے خفیہ سرگوشی میں شرارت سے پوچھا تو وہ اسکے انداز پہ نا چاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی----

نہیں----- اسنے نفی میں سر ہلاتے گویا اپنے دل کی کیفیت کی بھی نفی کی----

پھر میں کہوں گا اسے کہ تھوڑا ٹائم گزار کے آئے کہ بیگم تو یاد کرتی نہیں تمہاری----- اسنے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تو وہ بے ساختہ بول اٹھی----

نہیں تو ایسی بات نہیں------ اسکی بات کے جواب میں معاویہ کے بلند قہقہے نے اسے خجل سا کر دیا-----

بیٹا بچیوں کو اندر لے جائیں------ دادو نے آیت اور لاریب کو اشارہ کیا تو وہ ہدیٰ اور پری کو ساتھ لیے اندر کی طرف بڑھنے لگیں تو وہ دونوں اپنا سا منہ لے کہ رہ گئے کہ وہ یہ پلان بنا کہ بیٹھے تھے کہ ابھی سب بزی ہیں تو ہم کچھ گپ شپ ہی کر لیں لیکن دادو کہ آرڈر نے سب ملیامیٹ کر دیا-------

---

آج کے بعد مجھے اتنے شارٹ نوٹس پہ خاص طور پہ میرے گھر سے مجھے مت بلانا۔۔۔۔۔
اسنے سامنے بیٹھے شخص کو بگڑے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

کام بہت ایمرجنسی اور ضروری تھا۔۔۔۔ اسنے صفائی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

کام جتنا بھی ضروری ہو لیکن اس طرح نیکسٹ گھر تلک اور میمبرز کے سامنے یہ سب نہ ہو۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔اسکی نگاہوں کے سامنے کسی کی خاموش ساکت نگاہوں کے شکوے گھومے۔۔۔۔۔

ریلیکس جہان یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے گھر والے س۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے ٹھنڈا کرنے کہ انتہائی غلط کوشش کی۔۔۔۔۔

انتہائی بات ہے۔۔۔۔۔میرے گھر میں شادی ہے، میرے پیرنٹس کے سامنے وہ مجھے میسج دے رہے تھے۔۔۔۔۔

میری بیوی میرا انتظار کر رہی اور تم کہتے بڑی بات نہیں------ اسنے سرخ آنکھوں سے سامنے پڑے شیشے کے میز پہ اتنی زور سے ہاتھ مارتے کہا کہ اس پہ پڑی بہت سی چیزیں زمین بوس ہوئیں------

اسکے دل میں شگاف ڈال رہیں تھیں اسکی نگاہیں کہ وہ اس سے کچھ دیر پہلے اسکے لبوں پہ کھلتی مسکراہٹ اور آنکھوں کے رنگ دیکھ چکا تھا اور ان رنگوں کے پس منظر کو بھی وہ جانتا تھا تبھی اسکا دل سلگ رہا تھا------

اسکی دھاڑ سے دروازے کی طرف بڑھتا خان بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور ہولے سے چلتا اسکے پاس آن کھڑا ہوا----

یہ مت بھولو جہان کہ تم بیوروکریسی کے علاوہ جس فیلڈ میں ہو تمہارے لیے تمہارے کام تمہاری فیملی سے زیادہ اہم---- اسنے جتلانے کی غلطی کی-----

بلکل لیکن فیلڈ کے کام اور ابھی جس کام کیلیے تم نے یہ سب کیا وہ فیلڈ کا کام نہیں---- اسنے تمسخرانہ انداز میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے کہا------

اوکے ایم سوری جہان۔۔۔لیکن مجھے تمہاری مدد کہ ضرورت ہے ابھی۔۔۔۔۔۔ اسنے سیزفائر کرتے کہا کہ اس وقت اسکا کام سامنے بیٹھے شخص کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

تمہاری بیٹی تمہارے گھر پہنچ چکی ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے سگریٹ سلگاتے سگریٹ کے دھویں پہ نگاہیں مرکوز کرتے اسکے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔۔

کک۔۔۔۔کیا۔۔۔کب۔۔۔؟؟؟ اسنے بے ساختہ کہا۔۔۔

مجھے ابھی تک انفارم کیوں نہیں کیا گیا۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے موبائل نکال کہ دیکھا جدھر اسکی بیوی کی سات مسڈکالز تھیں۔۔۔۔۔۔

جب تم نے مجھے ایرجنسی کام کا کہہ کہ بلایا تو گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی میں اس ایرجنسی کام کی نوعیت پتہ کر چکا تھا اور ادھر پہنچنے سے پہلے تمہاری بیٹی تمہارے گھر تک خان پہنچا چکا تھا۔۔۔۔ اسنے راکھ ایش ٹرے میں جھاڑتے تفصیل دی جو اسکی طبیعت کا خاصا نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تت--- تو پھر تم کیوں فنکشن چھوڑ کہ آئے----؟؟؟ وہ حیران تھا----

کیونکہ مجھے تمہاری بیٹی کو بازیاب نہیں بلکہ انہیں وصلِ جہنم بھی کرنا ہے تو اسکیلیے آنا ضروری ہو گیا تھا کہ گھر سے میں نکل چکا تھا----- اسنے بظاہر بے پرواہی سے جواب دیا----

مطلب-------؟ اسنے اچنبھے سے پوچھا---

سارے مطلب ابھی ہی جان لو گے-------- اسنے ایک نظر اسکے کالر پہ گے اس خفیہ مائیکرو کیمرے پہ ڈالی جس سے وہ خود بھی ایڈیٹ نا واقف تھا-------

اسنے یہ ساری تفصیل پہنچائی ہی بس انکو ڈسٹریکٹ کرنے کو تھی------

اوکے ڈیٹس فائن------ اسنے خجالت سے مسکراتے جواب دیا جبکہ وہ خاموشی سے اسکے کالر کو دیکھتا رہا-------

---

آئی مہندی کی یہ رات
لائی سپنوں کی بارات

سجنیا ساجن کہ ہے ساتھ
رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ
گوری کر کے سنگھار
گوری کر کے سنگھار-----

آئی مہندی کی یہ رات
لآئی سپنوں کی بارات-----

بیک گراونڈ میں بجتا میوزک ماحول کو ایک دلکش سا منظر دے رہا تھا-----

زینی اور مہرو اس وقت پرپل لہنگے اور بیلو شرٹ اور پرپل ہی ڈوپٹے اوڑھے بہت ہی دلکش لگ رہیں تھیں----

لاریب اور آیت نے علیزے کی بھابھیوں کے ساتھ ملکے ایک جیسے شرارے اور شرٹس زیب تن کیں تھیں۔۔۔

جبکہ باقی سب کرنز اور شاہ مینشن کی لڑکیوں نے اورنج لہنگے کیساتھ بلیو شرٹ اور پیرٹ ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے اس وقت رائل بلیو لہنگے کیساتھ ڈارک براون سکن شرٹ اور گرین ڈوپٹے کیساتھ دل پزیر و دلکش لگنے کیساتھ ساتھ اسکی آنکھوں میں ایک اداسی کی لہر سی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ دولہوں سمیت سب لڑکے نجانے کدھر غائب تھے اس وقت فقط بڑوں کے علاوہ کوئی بھی مرد شاہ مینشن میں موجود نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

معاویہ، زجاج ، حمین اور موحد نے چادر کی چھاوں تلے گرین لہنگے، پرپل شرٹ اور اورنج ڈوپٹے سے سجیں دلہناپے کا صندلی روپ سمیٹے ہدیٰ اور پری کو سٹیج پہ پہنچایا اور اس کے ساتھ ہی وہ تب سے غائب تھے اور وہ بیزار ہوتے انکا انتظار کرنے پہ مجبور تھے۔۔۔۔۔

تبھی باہر اچانک شور اٹھا تو سب گھبراتے ہوئے باہر کی طرف بھاگے تو گیٹ کے پاس پہنچتے ہی انہیں مینشن کی لمبی روش پہ ایک ہجوم اور لائیٹس کا مکسچر سا نظر آیا۔۔۔۔۔

یہ اپنے ہی صاحبزادے ہونگے یہ کارنامے وہی کر سکتے۔۔۔۔ اسفی چاچو نے حتمی رائے دی اس ہجوم کو دیکھ کہ جس سے سب نے اکتفا کیا۔۔۔۔

وہ بہت اشتیاق سے باہر دیکھتے رہے اور وہ ہجوم آہستہ آہستہ انکے قریب آتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر اچانک ایک طوفان سا آیا۔۔۔۔۔

بائیکس کی زوردار آواز سے ماحول و فضا جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔۔

اپکو نہیں لگتا آپ جذباتی ہو کہ فیصلہ کر رہے۔۔۔۔۔۔ لمبی دو قطاروں میں گے ٹیبلز کی سربراہی کرسی پہ بیٹھے اس خوبرو اکھڑ شخص سے دائیں جانب کی قطار میں تیسری نشست پہ بیٹھے شخص نے سوال کیا۔۔۔۔

ایکسپلین اٹ۔۔۔۔۔ اسنے سرد انداز میں کہا۔۔۔۔۔

یہی کہ ہمیں پراپر پلاننگ کر کہ حملہ کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ایلے اچانک۔۔میرا مطلب کہ ۔۔۔۔۔۔ اسکا تاثر دیکھ کہ وہ اپنی بات سمجھا نہ سکا یا اسکی بات ہی غلط تھی یہ کوئی نہ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پراپر پلاننگ بہت پہلے کی ہی ہے۔۔۔اس سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتے کہ آج ایک کے گھر کو ٹارگٹ کیا گیا تھا کل باقیوں کو بھی کیا جائے اور یہ آرڈر میں اوپر سے اپروو کروا چکا سو اٹس ٹائم ٹو ایکشن۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تفصیل بتائی تو اسکا ایک تھوڑا سا چہیتا آفیسر جسے وہ کم عمر ہونے کے باعث رعایت دے دیتا تھا بول اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

سر آپکو کب سے اپرووں کی ضرورت پیش آ گئی ۔۔۔۔ ہمارے لیے تو آپ ہی کورٹ، آپ ہی چیف ، آپ ہی کما۔۔۔۔۔۔۔ اسکی چلتی زبان کو بریک اسکی سرد آنکھوں کی برف نما تپش نے دی۔۔۔۔۔۔

اینی کویسچن آر آرگیومنٹ۔۔۔؟؟ اسنے کرسی سے اٹھتے جیکٹ اٹھاتے سوالیہ نگاہیں انکی طرف مرکوز کیں۔۔۔۔

نو سر۔۔۔۔۔۔۔۔ یک زبان آنسر آیا۔۔۔

اوکے لیٹس سٹارٹ یور سیلف ٹو سرپرائز یور وکیم۔۔۔۔۔۔ اسنے کہتے قدم اٹھائے۔۔۔۔۔

--- ----------

ان سب نے نگاہیں مرکوز کیں تو چھ سات بائیکس فل سپیڈ اور ریس کیساتھ مینشن کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے شاید کوئی گیس پھیلائی تھی کہ سب کچھ کلیئر دکھائی نہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

بائیکس رکنے ہی انہوں نے دیکھا سب لڑکے ایک جیسے ڈریسز اور واسکٹ پہنے گلے میں پیلے مفلر نما کپڑے لٹکائے شاندار طریقے سے اترے کہ بے ساختہ لڑکیوں ک جانب سے تالیوں کا شور بلند ہوا۔۔۔۔۔

بائیکس سے اترتے ہی انہوں نے ولی اور آریان کو جنہوں نے ڈریسز تو ان جیسے پہنے تھے لیکن واسکٹ ان سے چینج کر کے بلیو کلر کی پہنی تھیں کو کندھوں پہ اٹھائے سٹیج کی جانب چل دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی اینٹری کے اس شاندار طریقے کے بعد لڑکیوں کو انہیں ایسا ہی شاندار جواب دینے کی پڑ گئی لیکن کوئی خاطر خواہ پلان زہن میں نہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے بیٹا ادھر آئیں۔۔۔۔۔۔ وہ جو پری کے پاس سٹیج پہ جانے لگی تھی ماما کہ پکارنے پہ انکی جانب سہج سہج کہ قدم اٹھاتی چل پڑی۔۔۔۔

اسے بارہا محسوس ہوا کہ وہ کسی کی نظروں کی زد میں ہے لیکن اسے کوئی ایسا دکھائی نہ دیا جو اس پہ نظریں فوکس کیے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔۔ اسنے دھیمے سے کہا تو ماما نے اسے پیار سے دیکھا جو جہان کے نہ ہونے کیوجہ سے نا چاہتے ہوئے بھی اداس تھی کہ اسکیلیے ابھی جہان کی ایسی لائف کیساتھ ایڈ جسٹ کرنا تھوڑا سا مشکل تھا۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے آپکو جو چیزیں دیں تھیں رسم کیلیے وہ کدھر ہیں۔۔۔۔ انہوں نے سر جھٹکتے اسے کام پوچھا۔۔۔۔۔

اوہ ماما۔۔۔وہ تو میں وہیں رکھ دیں۔۔۔۔ اسنے سر پہ ہاتھ مارتے کہا۔۔۔۔۔

سوری ماما یاد ہی نہیں رہا میں ابھی لے کہ آئی دو منٹ بس۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے قدم موڑے۔۔۔۔۔

علیزے نچے دھیان سے۔۔۔۔۔۔۔ ماما نے اسکی جلدی سے دہل کے بے ساختہ پکارا۔۔۔۔۔

بیٹا رک جائیں میں کسی کو بھیجتی آپ ایلے سیڑھیاں مت چڑھو۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے پکارا لیکن وہ ان سنی کرتی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

وہ لہنگا دونوں ہاتھوں میں سمیٹے جلدی جلدی سے سیڑھیاں چڑھتی جا رہی تھی جب سب سے اوپر والی سیڑھی پہ اسکا پاوں لہنگے میں اٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمر کے بل پیچھے کو گرتی کسی کہ مضبوط بازووں نے اسے سہارا دیتے فورا اپنی طرف کھینچا اور اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک ہاتھ اسکی آنکھوں اور ایک ہاتھ لبوں پہ جمایا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ششدر سی بے جان کھڑی اس صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو گرنے کے خوف سے ہی سنبھلی نہ تھی کہ اس افتاد نے اسے ششدر سا کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل لرزنے لگا اس گرفت میں کہ اچانک کولون اور سگریٹ کی ملی جلی مہک نے اسکے اعصاب پہ ایک زبردست اثر ڈالا۔۔۔۔۔

وہ بے ساختہ کسمسائی اور آزاد ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔۔۔۔۔۔

وہ یونہی بے جان بند لبوں اور آنکھوں کے ساتھ کھڑی تھی جب وہ گھسیٹتے کمرے کی جانب لیے اسے بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں پہنچتے ہی وہ سیدھی کھڑی بھی نہ ہو پائی کہ وہ کان کہ پاس پھنکارا۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے شاہ میرے بچے آپکے پاس میری امانت ہیں ان میں خیانت مت کرنا اسلیے کوئی احتیاط کا بولے تو یہ آپ پہ لازم ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے مما کی بات کو نظرانداز کرنے پہ چوٹ کرتے اسکے لبوں اور آنکھوں کو آزاد کیا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے لبوں سے سرسراتی خوشنما سرگوشی نکلی اور وہ بے جان سی ہوتی سر اسکے سینے پہ ٹکا گئی۔۔۔۔۔۔۔

کدھر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ گویا حواسوں میں نہ تھی اسی لیے دونوں ہاتھوں سے اسکے کالر کو جھکڑے وہ سر سینے پہ ٹکائے سوال کرتی گئی۔۔۔۔۔۔

جانے لگا ہوں ابھی ایک چھوٹے سے کام کیلیے۔۔۔زادِراہ لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامتے اپنے سامنے کیا اور گہری نظریں اسکے سجے سنورے دلکش سراپے پہ مرکوز کیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کی تپش پہ اسکی پلکیں لرز کہ آنکھوں پہ آگریں۔۔۔۔

کدھر جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکی دوسری بات اگنور کرتے پہلے فقرے پہ فوکس کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اِیک چھوٹے سے کام پہ جا رہا ایکچوئلی میٹنگ۔۔۔۔ اسنے دانستہ جھوٹ بولا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ چونکہ اسکی فیلڈ کے تقاضوں اور لمٹس سے نابلد تھی کافی حد تک اسلیے وہ اسکے کام کو سن کے جو رونا مچائے گی اسے دیکھتے ہوئے اسکے پاس سے جانا اسکیلیے مشکل تھا۔۔۔۔

کیسا کام۔۔۔۔؟؟ اسنے ایک نظر اسے دیکھتے کہا۔۔۔

ڈیٹ ہے کسی ساتھ۔۔۔۔۔ اسنے کڑھتے ہوئے اسے کہا مقصد اسکی اٹینشن ڈائیورٹ کرنا تھا لیکن وہ بدک گئی۔۔۔

ڈ۔۔۔ڈیٹ۔۔۔۔؟؟؟ اسنے آنکھیں پھاڑتے اسکے کالر پہ گرفت رکھتے کہا۔۔۔

ہاں ڈیٹ۔۔۔۔ اسنے کہتے ہوئے اسکی کمر پہ ہاتھ رکھے مقصد اسے قریب کرنا تھا لیکن وہ جھٹکے سے پرے ہوتی بولی۔۔۔۔

جو کام کرنے جانا وہ بتائیں۔۔۔۔۔۔ اسنے جتانے والے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

گویا یہ بتانا مقصد تھا کہ وہ اسکی اس بات پہ یقین نہیں کر سکتی تھی اسکے لہجے میں اک نامحسوس سا مان در آیا تھا۔۔۔۔۔

اسنے اسکی بات کو نظر انداز کرتے جھٹکے سے اسے قریب کیا اور اسکے کان میں غرایا۔۔۔

آپ مجھے خود سے دور نہیں کر سکتیں۔۔۔ کبھی بھی نہیں اور اگر آپ نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں آپکو بھی سزا دے سکتا اسکی۔۔۔۔ اسنے اسے اپنی مضبوط گرفت میں جھکڑے اپنی پرزور وحشت اسکے کانوں میں انڈیلتے اسکے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں لیے ہلکا سا دبایا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔اسکی ہلکی سی چیخ نکلی۔۔۔اسنے ناراضگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ اسکے لب پھڑپھڑائے۔۔۔جب اسنے اپنی انگلی اسکے لبوں پہ ٹکائی۔۔۔

شششش۔۔۔۔اسنے اسے چپ کروایا۔۔۔۔

میں شادی میں نہیں ہونگا لیکن شششششش۔۔۔ اسنے اسے لب کھولتے دیکھ کہ تنبیہاً دیکھا۔۔۔۔

لیکن میں ہر پل ساتھ ہونگا۔۔۔اسنے اسکے گلے میں لٹکتے لاکٹ پہ انگلی پھیرتے کہا) یہ لاکٹ جو وہ اس دن پھینک کے جا چکی تھی یہ جہان نے اسکی ویران حالت اور سسکیوں اور منتوں پہ دوبارہ اسکے گلے کی زینت بنایا۔۔۔۔۔ (.اسکے لمس پہ اسکا خون اسکے چہرے پہ آن سمٹنے لگا اور دل ہاتھوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

پریشان نہ ہونا نہ کسی کو کرنا ہے ، مسز جہان حیدر شاہ ہو میری غیر موجودگی میں میری موجودگی کا احساس دلا نا آپکی زمہ داری ہے۔۔۔۔۔ اسنے اسکے بالوں پہ لب جماتے اسکے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر جذب کیا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔آپ کدھر جا رہے۔۔۔۔؟؟ اسکا دل لرزا۔۔۔۔

وہ چونکہ فیلڈ میں بہت ضروری مشن کے علاوہ نہیں جاتا تھا وجہ اسکا سیکریٹ رہنا تھا کہ وہ بیوروکریسی میں بھی تھا اور اسکا خفیہ رہنا اسکی مجبوری تھا۔۔۔۔۔

اسلیے وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ابھی کس لیے جا رہا تھا۔۔۔وہ اسکے ہر کام کو جانتی تھی لیکن کسی بھی مشن پہ جانے کا وہ اسے بتا کہ پریشان نہ کرتا تھا۔۔۔۔

ریلیکس یار میٹنگ ہے فقط ۔۔۔۔بٹ آوٹ آف سٹی ہے جسکی وجہ سے فنکشن میں نہیں شامل ہو سکتا لیکن آپ پریشان نہیں ہونا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تسلی دیتے کہا۔۔۔۔۔

اسکے کہنے پہ اسنے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کہ اسے دیکھا تو اسکا مضبوط دل اس پل اسکے سینے سے ٹکرانے لگا۔۔۔۔۔۔

مت دیکھیں ایلے وگرنہ جو طوفان اٹھے گا وہ روکنا آپکے بس میں نہ ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے غضب کی سنجیدگی سے انتہائی زو معنی جملہ کہا کہ اسکا بدن سنسنا اٹھا۔۔۔۔۔۔وہ بے اختیار اسکی مضبوط گرفت میں کسمسائی۔۔۔۔

زادراہ لینے آیا ہوں وہ لیے بغیر آپکو کیسے جانے دوں۔۔۔۔۔ اسنے سلگتے لہجے میں کہا تو اسنے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

م۔۔۔مطلب۔۔۔۔۔ اسکے لب سرسرائے۔۔۔۔جب اسنے اسے خود پہ جھکتے دیکھا اور آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔

اسکے آتے ملے سے بچنے کی اس کوشش میں کی جانے والی سنگین غلطی نے مقابل کو اور شہ دی۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور بند آنکھوں پہ اپنے سلگتے لبوں کی مہر جماتے اسکی بوجھل آنکھوں کو مزید بوجھل کیا۔۔۔۔

اسکا رواں رواں کانپنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں سے لب رخساروں پہ آئے اور اسکے رخساروں کی سرخی کو اور جلا بخشی۔۔۔

اسنے ایک نظر اپنے بازووں میں سمٹی اس لڑکی کو دیکھا جو اسکی رگ رگ میں بستی تھی۔۔۔۔ جس نے اسے عشق کی رمزوں سے واقف کیا تو وہیں درد کی لہروں سے بھی آشنا کیا لیکن وہ چاہ کے بھی اسے کوئی سخت سزا نہ دے پایا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ فقط اس سے اسی لیے دور رہا تھا کے وہ جذباتیت میں کچھ کر نہ دے اور اسکے آنسو اسے کمزور نہ کر دیں اور وہ اسے تھوڑی سی سزا ضرور دینا چاہتا تھا لیکن جب ہجر کا درد حد سے بڑھا تو وہ اسکے پاس آن موجود ہوا تھا اور اسکی سزا میں کمی کی تھی لیکن اسکی اور اپنی سزا ختم نہ کہ تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظر اسکی خمدار بھیگی لرزتی پلکوں سے ہوتی اسکے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پہ گئی اور تب ہی وہ ضبط کھوتا مزید جھکا اور لب اسکے لبوں پہ رکھ دیے۔۔۔۔۔۔

اسکی سانسیں اسکی سانسوں سے الجھتی تھمنے سی لگیں۔۔۔۔۔ اسنے اسکے کالر پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔

اسکی گرفت کالر پہ مضبوط محسوس کرتے اسکی گرفت اور شدت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔۔۔۔۔۔

اسکی سانسیں الجھنے لگیں۔۔۔۔۔۔جب کسی طور بھی برداشت نہ ہو سکا تو اسنے اسکے کالر کو دو جھٹکے دیے جو اسکے رکنے کا اشارہ تھا لیکن وہ نہ رکا اسنے ہاتھ اسکے بالوں میں الجھایااور مسلنے لگا۔۔۔۔۔اسکی گرفت میں شدت تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن جب وہ حواس کھونے کو ہو گئی تو وہ تھوڑا سا پرے ہوا۔۔۔۔ وہ ابھی تک حواس اور سانسیں بحال بھی نہ کر پائی تھی کہ وہ پھر سے جھکا۔۔۔۔۔

وہ سانسیں روکنے گڑبڑائی اور بوکھلاتے اسے دیکھنے کی ناکام کوشش کی کہ شاید نظروں کی اپیل وہ جان لے کہ وہ مزاحمت کرنے کی پوزیشن میں تھا وہ اسکے جسم اور روح کے گرد زبردست گھیرا بنائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور اسکی صاف شفاف صراحی دار گردن پہ سلگتے لب جمائے۔۔۔۔۔

وہ جو اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کہ ایک ہاتھ اسکی کالر سے ہٹا رہی تھی اسنے اسی ہاتھ سے اسے کمر سے دبوچا گویا سہارا چاہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل زوروں سے دھڑکنے گا۔۔۔ اسنے لرزتے دل اور آنکھوں کے ساتھ اسکے گردن پہ جھکے گھنے بالوں سے بھرے سر پہ بے بسی سے ایک نظر ڈالی۔۔۔۔۔

اسے کافی حد تک بکھیرنے کے بعد وہ سیدھا ہوا اور ایک بھرپور نگاہ اسکے سجے سنورے مگر نسبتا بکھرے سراپے پہ سر تا پا ڈالی۔۔۔۔۔

وہ لب دبائے خود کو کمپوز کرتی زادراہ کا مطلب پوچھنے پہ خود کو کوسنے لگی کہ اسکے مسٹر نے اسے بہت اچھی طرح سے اسے اسکے مطلب سے آشنا کیا تھا۔۔۔۔۔

میں چلتا ہوں اب اس سے پہلے کہ جانا مشکل ہو جائے اور واپسی پہ سب حساب لوں گا۔۔۔۔اسنے خود پہ قابو پاتے اسے کہا تو وہ خود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا اورسب کا خیال بھی آپکی زمہ داری ہے۔۔۔رونا بلکل نہیں ورنہ۔۔۔۔۔ اسنے جس انداز میں بات ادھوری چھوڑتے اس پہ نظر ڈالی اسکی نگاہ اسکی بدن میں پھریری سی دوڑا گئی۔۔۔۔۔

خدا خافظ۔۔۔۔ اسنے اسکے ماتھے پہ لب ٹکائے، اسکے بالوں اور آنکھوں کو لبوں سے چھوا اور اسے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

میرے بچوں کا خیال رکھنا۔۔۔۔ اسکی کنپٹی وہ لبوں سے چھوتا اسے چھوڑتا چلا گیا جبکہ وہ وہیں بکھری سی کھڑی اپنی سانسیں سنبھالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نجانے کب تلک یونہی کھڑی رہتی کہ مما اسے آواز دیتی پریشان سی اسکی جانب آئیں۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسے پکارا۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔ وہ بدستور اسکی طرف بڑھتی آئیں۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ انکے دوبارہ پکارنے پہ وہ بوکھلاتی انکی طرف مڑی تب تک وہ بھی اسکے قریب آ چکیں تھیں۔۔۔

بیٹا وہ۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی حالت دیکھ کہ بھرپور انداز میں چونکیں۔۔۔۔۔

بے ترتیب کپڑے اور ڈوپٹہ، بکھرے بال، بکھری سانسیں، پھیلی ہوئی لپ اسٹک ، پھیلا ہوا کاجل اور کسی دوسرے کے بدن کی آتی خوشنما مہک۔۔۔۔۔۔۔ وہ پچیس منٹ پہلے کی علیزے سے بہت مختلف اور چھوئی موئی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

علیزے بیٹا یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسکی طرف اشارہ کیا جو ڈوپٹہ تھیک کرتی نگاہیں جھکائے شرم سے دہری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ایک خیال سے انکے لبوں پہ ایک دھیما سا شرارتی تبسم پھیلا۔۔۔۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ماما وہ۔۔۔۔۔۔ اسکے لب لرزے۔۔۔۔

مما وہ ش۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔۔ اتنا کہہ کہ وہ سرخ چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

جہان آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے شرارت سے پوچھا تو وہ سرخ قندھاری انار ہوئی۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔وہ بتانے آئے تھے کہ وہ کہیں جا رہے تو بب۔۔بس۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایسی سچویشن میں سمجھی تھی کہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام کیسا ہوتا۔۔۔۔۔۔

مما بھابھی کیا ادھر ہی ڈھیرا لگا لیا ہے۔۔۔۔رسم کیلیے سب انتظار کر رہے۔۔۔۔۔۔۔ مہرو کی جھنجھلاتی آواز پہ اسکا سانس اٹکا۔۔۔۔۔

وہ ایسی حالت میں اب کسی اور کا سامنے کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی لیکن تب تلک وہ سامنے آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔آہاں یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے یہ کو اچھا خاصا کھینچا اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی مما کی مسکراہٹ اور اسکے چہرے کی سرخی نے اسکے مائنڈ میں کلک کیا اور وہ شوخ انداز میں اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

مہرو پلیز۔۔۔۔۔۔۔ اسنے روہانسے انداز میں اسے ٹوکا۔۔۔۔

میری نگاہیں یہ کام کرتی ہیں تو لالے کی نگاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔۔

لگتا ہے لالے ابھی ابھی چھاپہ مار کہ گئے ہیں اسنے اسکی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔وہ ہنوز شرارت پہ امادہ تھی۔۔۔۔۔۔۔

تنگ نہیں کرو بھابھی کو۔۔۔ مما نے ہنستے ہوئے ٹوکا کہ وہ شرم سے سر بھی نہ اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ سامان لے کہ چلیں نیچے میں لالے کی ملاقات کے آثار مٹاوں وگرنہ آج آپکی بہو شرماتے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اوپر کی جانب اشارہ کرتے شرارت کی اور اسے ساتھ لیے ڈریسنگ میں گھسی اور مما سامان لیے نیچے کو بڑھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پری یہ کیا بنی ہو یار پیلی پیسٹری ٹائپ کی کوئی چیز۔۔۔۔ہلدی کی سمیل سے ابکائی آ رہی قسم سے۔۔۔۔۔۔۔۔ولی نے پری سے کہتے دانستا اپنے ساتھ بیٹھی ہدیٰ کو جملے سنائے جو اپنی جگہ پیچ و تاب کھانے لگی۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں ولی بھائی آپ بھی کوئی آسمان سے اترے شہزادے نہیں لگ رہے۔۔۔۔۔۔۔ ردا جو ہدی کی دوست تھی اسنے حساب برابر کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ میرے ساتھ بیٹھی دوشیزہ سے پوچھو کہ میں کتنا خوبصورت شہزادہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی خاموشی جا فائدہ اٹھاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولی اگر اب تم نے یہ فضول کی باتیں بند نہ کی تو میں اس ہیل سے تمہارے سر کی حالت بگاڑ دینی۔۔۔۔۔۔ اسنے دانت پیستے سرگوشی کی جو سٹیج پہ بیٹھے اور سٹیج کے گرد کھڑے بہت سے لوگوں نے سن اسکا اندازہ انکے چھت پھاڑ قہقہوں سے ہوا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات اور اس پہ متزاد سب کے قہقہے وہ جل بھن گیا۔۔۔۔۔

بس کر دو ولی آج کیلیے اتنا ہی کافی۔۔۔۔۔۔۔۔ آریان نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے مصنوعی افسردگی سے کہا تو وہ اسے گھور کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

خبردار اگر تم نے میری بھتیجی سے بات کرنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔۔۔ اسنے غصہ اس پہ نکالنا چاہا۔۔۔۔۔

نآ یار اب تمہاری بھتیجی پہ میرے نام کی مہر لگ چکی اب بات کر سکتا ہوں بلکہ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پہلا جملہ اونچی آواز میں کہا جبکہ آخری جملہ ساتھ بیٹھے وجود کی طرف جھکتے ہوئے کہا کہ فقط وہی سن سکے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سرگوشی پہ وہ دھڑکتے دل کیساتھ پہلو بدل کہ رہ گئی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید گوہر فشانیاں کرتے کہ میوزک کی تھاپ پہ رکے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے سامنے دیکھا تو لڑکے اور لڑکیوں کی ٹولیاں بنیں تھیں کہ انہوں نے اپنا تیار کیا سنگ پیش کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کڑیاں نچنے دیاں پڑیاں۔۔۔۔۔۔ ابتدا لڑکوں کی جانب سے ہوئی۔۔۔۔۔

یہ منڈے گلی دے گنڈے۔۔۔۔۔۔۔ لڑکیوں نے انتہا کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنسنے کی دلچسپ آوازوں پہ لڑکوں نے انہیں گھورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہندی لگا کہ رکھنا ڈولی سجا کہ رکھنا-----
لینے تجھے او گوری آئیگے تیرے سجنا --------

معاویہ اپنی دلکش آواز میں گنگنا رہا تھا-----

سہرا سجا کہ رکھنا، چہرہ چھپا کہ رکھنا
لینے تجھے او گوری آئیگے تیرے سجنا----- اسکے مقابلے میں وہ چاروں تھیں-----

اُڑ اُڑ کے تیری زلفیں کرتی ہیں کیا اشارے
دل تھام کے کھڑے ہیں عاشق سبھی کنوارے-------- ولی نے جملے کسے اور ساتھ بیٹھی ہدیٰ کے جھکے چہرے پہ نظرڈالی--------

چھپ جائیں ساری کڑیاں گھر میں شرم کے مارے
گاوں میں آ گئے ہیں پاگل شہر کے سارے-----

نظریں جھکا کہ رکھنا دامن بچا کہ رکھنا

لینے تجھے او گوری آئیں گہ تیرے سجنا۔۔۔۔۔۔

میں اک جوان لڑکا تو حسین لڑکی
یہ دل مچل گیا تو میرا قصور کیا ہے

معاویہ نے زینی پہ نظریں جماتے کہا تو وہ بلش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

رکھنا تھا دل پہ قابو یہ حسن تو ہے جادو
جادو یہ چل گیا تو میرا قصور کیا ہے۔۔۔۔۔۔

زینی نے جوابی کاروائی کی تو محفل زعفران ہو گئی اور تبھی معاویہ اٹھا اور سٹیج سے ولی اور آریان دونوں کو پکڑتے لے آیا اور پھر وہ ہلا گلا مچا کہ الامان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان سب نے مل کے اتنا بھنگڑا ڈالا کہ سب محفوظ سے انہیں دیکھنے گے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی تالیاں بجا رہی تھی جب معاویہ اور موحد نے اسے کھینچتے اپنے ساتھ آگے کیا۔۔۔۔۔۔

اپنے شوہر نامدار کی کمی پوری کریں اور ہمارا ساتھ دیں۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے کہا تو وہ بوکھلائی لیکن اسکی بات سمجھ میں آتے اور کان میں ہوتی سرگوشی کو یاد کرتے وہ مسکرائی اور ہلکا سا کندھا ہلانے لگی ۔۔۔۔۔۔۔

اور تبھی لڑکیوں کو جوش آیااور انہوں نے نے اسے کھینچتے اپنے ٹولے میں کیا اور لڈی ڈالنے کی فرمائش ہونے لگی اور پھر ان سب نے مل کے لڈی ڈالی۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی انہوں نے اسکی جان بخشی نہ کی بلکہ وہ اسے بار بار اصرار کرنے گے کہ اپنے شّوہر کا حصہ ڈالیں۔۔۔۔۔

تبھی اسنے معاویہ کے ساتھ مل کے تھوڑا سا ڈانس کیا تو اسنے بہت سے روپے اس سے وار کہ ملازمہ کو دیے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہلا گلا بہت دیر تلک جاری رہا اور پھر دادو کہ حکم پہ رسم کا آغاز کیا گیا اور سب سے پہلے دادو نے ان سب کو مہندی لگائی اور رسم کا باقاعدہ آغاز کیا۔۔۔۔۔۔

اسکے بعد ماما اور مما پاپا اور پپا کہ ساتھ آئے اور رسم کی اسکے بعد چاچو اور پھوپھو چچی ایک ساتھ آئے۔۔۔۔۔۔

معاز اور مہینہ بھی رسم کر گئے اوردونوں دولہوں نے بڑی شرافت کیساتھ رسم کروائی لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موحد اور آیت جب آکہ بیٹھے تو معاویہ نے آریان کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موحد بھائی آپ زرا سٹیج سے اترلیے اور دریہ بھابھی کو اوپر بھیجے کپل تصویریں بعد میں بنوائیے گا ہمیں لیڈیز سے مہندی لگوانے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولی نے سیدھے لفظوں میں کہا تو موحد کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں میں مٹھائی نہیں کھلا سکتا۔۔۔۔ اسنے صدمے سے پوچھا لیکن انہوں نے ہری جھنڈی دکھائی اور سب نے ملکے انہیں اتارا اور دریہ کو سٹیج پہ بھیجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دّونوں نے پہلے تیل سے ہاتھ اچھی طرح لتھڑے اور انکے چہرے اور بالوں پہ لے اور پھر مہندی سے انگلیاں بھر کے انکے منہ پہ لگائیں--- وہ شرافت سے بیٹھے رہے-------

. سب محفوظ سے انکی کاروائی دیکھتے رہے ان کیلیے انکی اتنی شرافت ہضم کرنا مشکل بات تھی

.

انہوں نے ہاتھ صاف کرتے مٹھائی کیطرف ہاتھ بڑھائے تو انکی آنکھیں شرارت سے مسکرانے لگیں--------

انکی شرارت سے لبریز آنکھوں سے بے پرواہ آیت نے آریان اور ژالے نے ولی کی طرف مٹھائی پکڑے ہاتھ انکی طرف بڑھایا-----

انکے مٹھائی منہ میں ڈالتے ہی فضا نسوانی چیخوں سے گونج اٹھی------

سب لیڈیز نے چونک کہ انکی طرف دیکھا جبکہ لڑکوں کے قہقہے چھوٹ گئے----

دونوں نے شرارت سے انکی انگلیوں کو دانتوں تلے دبایا ہوا تھا-----

یار زور سے دباو بھابھیاں ہیں یہ ----بڑی والیوں کو معافی دے دی لیکن اب ان پہ تو کسر نکالنی----- معاویہ نے گویا موٹیویشن دی----

علیزے جو معاویہ کے پاس کھڑی تھی اس نے ایک چپت اسکے کندھے پہ رسید کی----

نہ کریں یہ تخریب کاریاں ابھی آپ کی بھی باری آنی۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھتے شرارت سے کہا تو وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

خبردار میرے میاں کی غیر موجودگی میں مجھے ٹارچر کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ اسنے بھی شرارت سے جواب دیا۔۔۔۔۔

کہ اسکے دل و دماغ میں اسکا فکر سے لبریز اور محبت سے پر لہجہ گونج رہا تھا۔۔۔۔"علیزے حیدر شاہ ہو، میری غیر موجودگی میں میری موجودگی کا احساس دلانا ہے۔۔اپنی زمہ داری پوری کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔

آئے ہائے۔۔۔۔ بھابھی ڈئیرسٹ آپکو لگتا کہ آپکا میاں غیر موجود ہو کے بھی آپ سے بے خبر رہ سکتا۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے شوخ انداز میں پوچھا تو وہ بلش کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک دم سے گردن سے لپٹا لاکٹ اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اسکی بانہوں کا گھیرا ہو۔۔۔۔اسے لگا دو آنکھیں اسے دیکھ رہیں ہوں۔۔۔۔۔ اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ نامحسوس انداز میں ڈوپٹہ گلے میں پھیلاتے لاکٹ چھپاتے مسکراتے اسے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

آپ کو لگتا کہ میرا میاں اتنا ہی فارغ ہے جو مجھے دیکھتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔ اسکے لبوں پہ ایک مسلسل مسکراہٹ کھیل رہی تھی اور وہ دھیمے انداز میں بولتی اسے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا نہیں مجھے پورا یقین ہے کہ آپکا میاں ایک زن مرید ہے، جسکا ایک منٹ بھی آپکے بغیر گزارا مشکل ہے اور جب جب وہ گھر ہوتا اسکا دھیان موبائل سکرین پہ ہوتا اور اسکا گواہ تو میری یہ گنہگار آنکھیں ہیں۔۔۔۔۔ وہ اسکو دیکھتا مصنوعی سنجیدگی سے بولتا چلا گیا۔۔۔۔

اور وہ جھینپتی خجل ہوتی اسکو مارنے کو لپکی تو وہ اسکے آگے دوڑنے لگا جبکہ انکی گفتگو سے لطف اندوز ہوتے آس پاس کے کزنز ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

یار ہماری بیگمات کو چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔کیا فیس لو گے۔۔۔۔۔۔ موحد اور حمین نے مصنوعی منت کرنے والے انداز میں کہا کہ وہ کب سے انکا ہاتھ قبضے میں کیے بیٹھے تھے کہ دانتوں تلے سے تو نکال دیا تھا لیکن ہاتھ فلحال قبضے میں ہی تھا۔۔۔۔

اپنی بیگمات سے ملاقات۔۔۔۔۔ ولی نے ایک آنکھ میچتے کہا تو انکی آنکھیں حیرت سے کھل گیئں بے باکی کے اس مظاہرے پہ جبکہ وہ بیچاریاں سر جھکا گیئں۔۔۔۔۔

چلو یار کوئی گل نہیں رکھ لو آج انکو اپنے پاس ہی انہیں۔۔۔آج ویلے بھی میرا دل تھا ریلیکس کرنے کو۔۔۔۔۔ موحد نے آیت کو دیکھتے شرارت سے کہا تو اسکا منہ صدمے سے کھل گیا۔۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔دیکھا بھابھی اپنے میاوں کو کہ آپ کے بارے میں کیا رائے۔۔۔۔۔۔ معاویہ کی زبان پھر سے پھڑپھڑائی تو بیگم کہ گھوری سے مستفید ہوا۔۔۔۔۔
میرے بھائی اور بھابھی میں آگ لگانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نکالتے کہا۔۔۔۔۔

ہاں سارے جہاں کی فکر ہے مالی چوکیدار سمیت ایک یہ بیچارا شوہر ہے جسنے ابھی تک نظر بھر کہ دیکھا نہیں پھر وہی پرانی شکل لے کہ میرے سامنے آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زینی کو بھی اس انداز میں رگڑا دیا کہ وہ خجل سی ہوتی لب کاٹتی اسے گھورتی رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔۔

بخش دے میرے بھائی کسی ایک کو تو۔۔۔۔۔۔ طلال نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے تو اسنے احسان کرنے والے انداز میں سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔

یار چھوڑ دو ان بیچاری خواتین کو۔۔۔۔۔ معاویہ نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

یہ غریب پارٹیز ہیں ان سے آج کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔۔۔ اسنے شرارت کو طویل کیا تو وہ دونوں ہاتھ چھوٹنے پہ اسکی طرف لپکیں تو وہ جھکائی دیتا بھاگ نکلا۔۔۔۔۔۔

آہآ۔۔۔۔اب آ رہیں علیزے جہان حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔ زوریز اور معاویہ نے زوردار آواز لگائی تو وہ دھیمے سے مسکراتی بمشکل گھبراہٹ کنٹرول کرتی آگے بڑھی۔۔۔

اسکیلیے بہت مشکل تھا اسکے بغیر یہ سب کرنا۔۔۔۔وہ ہر ہر موقع پہ اسکے ساتھ ہوتا تھا لیکن اب اسکے بغیر اسکا دل ڈگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے بمشکل خود پہ قابو پایا کہ دل بھر بھر آ رہا تھا خود کو اکیلے سٹیج پہ جاتے دیکھ کہ لیکن اسے خود کو سنبھالنا تھا اسے اسکی کمی کا احساس کم کرنا تھا۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ سٹیج تک پہنچتی معاویہ سر پہ ہاتھ پھیرتا اس کے پاس سے گزرا۔۔۔۔ اسنے بے تحاشہ چونک کہ اسے دیکھا اور پھر

اور پھر لاشعوری طور پہ ایک ہاتھ سے اپنے بائیں کان کو چھوا جس میں اب ایک چھوٹا سا میکرو وائس فون ایڈجسٹ تھا۔۔۔۔

اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔

کیسی ہیں ؟؟ اسکی گھمبیر آواز ائیرپیس میں گونجی۔۔۔۔

اسکے لب بے ساختہ خوش کن مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

آپ کیسے ہیں۔۔۔؟ اسنے سامنے دیکھتے چلتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ہمیشہ جیسا۔۔ ہمیشہ کیلیے آپکا۔۔۔۔۔۔۔ اسکا سنجیدہ لہجہ اسکے اداس دل پہ مرہم بن کے اترا۔۔۔

لی۔۔۔لیکن دور تو ہیں نا۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ شکوہ کیا کہ یہ مان بھی اسے اسکے انداز عشق نے بدلا تھا۔۔۔۔

کبھی دور ہو سکتا ہوں کیا۔۔۔؟؟ اسنے پرتپش لہجے میں پوچھا تو اسکی بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ اسکے لب پھڑپھڑائے۔۔۔ وہ سٹیج کے پاس پہنچی۔۔۔

میں آپکے پاس ہوں آپکے ساتھ ریلیکس ہو کہ رسم کریں۔۔۔ اسنے تسلی دیتے کہا تو وہ بھرپور انداز میں مسکرائی اور تب اسے واقعی لگا کہ وہ اسکے ساتھ ہے۔۔۔۔

اور محبتوں میں ضروری تو نہ تھا کہ قریب ہو کہ ہی محبت کی بلندیوں کو چھوا جائے۔۔۔۔ کبھی کبھی محبت کرنے والے بہت دور رہ کہ بھی آپکیلیے مسیحا و رگ جاں ہوتے۔۔۔۔
اور انکے کہے اک اک لفظ میں وہ امرت ہوتا کہ دنیا کہ سبھی دکھ اور ہجر کے پرسوز مٹے بھی پرسوز لگتے اور یہ کمال بس محبت کرنے والے ہی کرتے اور محسوس کرتے۔۔۔۔۔۔

یہ جلوے کس خوشی میں بکھیر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟ ولی نے اسے مسکراتے دیکھ کہ اسے چڑایا۔۔۔۔۔
آپکی تیل سے نچڑی شکل دیکھ کہ ہر نارمل انسان ہنستا ہی ہے۔۔۔۔۔ اسنے تپے ہوئے انداز میں اسے جوابا چڑایا۔۔۔۔

بھول رہی ہو کہ تمہارا بھائی ہوں چھوٹا اور شاید غلطی سے آج دولہا بھی ہوں۔۔۔۔۔۔ اسنے طنزیہ انداز میں ایموشنل اٹیک کیا۔۔۔

ہاں پتہ کہ آپ ہی دولہا ہیں اسی لیے ہدیٰ کی قسمت پہ افسوس ہی کر سکتی۔۔۔۔ ہدیٰ کو سوئی بٹ کھلاتے وہ شرارت سے مسکرائی۔۔۔۔۔

اور میں جہان بھائی کہ قسمت پہ۔۔۔ اسنے حساب برابر کرنا چاہا جب وہ گھورتی ہوئی بے ساختہ بولی۔۔۔۔

میرے میاں کہ غیر موجودگی کا ناجائز فائدہ مت اٹھائیں۔۔۔۔ بولنے کے بعد کانوں میں ابھرتی سانسوں کی مدہم آواز پہ اسنے بلش کرتے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

ہم تو فائدہ بھی نہ اٹھائیں بھابھی آپ ناجائز فائدے کی بات کر رہیں ہیں۔۔ چاروں طرف سے آپکے شوہر نامدار کے چہیتوں نے گھیر رکھا ہے ہم تو آپکو تنگ کرنے کا سوچیں بھی تو۔۔۔۔۔۔۔ آریان نے چاروں طرف بکھرے بلیک سوٹ میں ملبوس گارڈز کی طرف اشارہ کرتے شرارت سے کہتے بات ادھوری چھوڑی تو وہ ہولے سے نچلا لب دانتوں میں دبائے مسکرانے لگی۔۔۔۔

ایسے مت کریں۔۔۔۔ اسکا ائیر پیس گنگنایا تو اسنے بوکھلاتے لب آزاد کرتے سرخ چہرے کیساتھ بمشکل مسکرا کہ سامنے دیکھا گویا اسے دکھایا ہو کہ چھوڑ چکی ہوں۔۔۔۔۔

ہاں تو میرے بیٹے کی بیوی ہے اسے آپ تنگ کر ہی نہیں سکتے۔۔۔ مما نے بھی اسکی سائیڈ لی۔۔۔۔

آپ کے ووٹرز زیادہ ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ آریان نے اسے دیکھتے کہا جو پری کو گلے لگائے نجانے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

بس کر دیں بھابھی میری ملکیت پہ ناجائز قبضہ کیے بیٹھی ہیں مجھے کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اس بے باکی کے ساتھ علیزے کو شرارت سے کہا کہ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ وہ سرخ چہرے کیساتھ پہلو بدل کہ رہ گئی۔۔۔۔۔۔

سب کے بلند ہوتے قہقہوں نے اسے مزید پزل کر دیا۔۔۔۔۔۔

اسی طرح کے مزاق اور ہلے گلے میں یہ فنکشن رات دیر تک جاری رہا۔۔۔۔۔۔

مہرو 'خان 'کا پتہ وہ کدھر ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسفی چاچو جلدی سے ہال میں اینٹر ہوتے بولے

وہ جو سب ابھی رسم کر کے ہال میں آئے تھے اور ابھی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب وہ جلدی سے اندر آتے بولے۔۔۔۔۔۔

چاچو لالے گھر ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سپ لیتے ہوئے الٹا ان سے سوال کیا۔۔۔۔۔
نہیں۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوتے بولے۔۔۔۔۔

تو پھر وہ کیسے گھر ہو سکتے نکلے ہیں ان کے ساتھ ہی۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے تپے انداز میں کہا تو سب کہ لبوں پہ دبی دبی سی مسکراہٹ پھیلی جسے چالئے کہ کپوں سے بمشکل چھپایا۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی ان دونوں نے شادی کیوں کی۔۔۔۔؟؟ ہر وقت تو یہ ایک دوسرے کو سنبھالے ہوئے ہوتے اگر غلطی سے بیوی کو ٹائم دینے کا موقع آئے تو پیچھے سے آرڈر آ جاتے۔۔۔۔۔۔۔ وہ جلے کٹے انداز میں بولتی یہ بھول گئی کہ کس کے سامنے بول رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ ایکچوئلی اس بات پہ فل تپی ہوئی تھی کہ وہ اس وقت گھر میں نہ تھا اوراس سے مل کے بھی نہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب بیوی غلطی سے اس بیچارے شوہر کا فون پک کر لے وہ کب سے کال کر رہا۔۔۔۔۔۔۔ زوریز اسکی بات اچکتے ہوئے اسے موبائل دیتا بولا تو وہ چونکتی ہوئی اسفی چاچو کو دیکھنے لگی جو شریر انداز میں مسکراتے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیا میرے بچے کو وہ بیچارا شوہر غلطی سے بھی ٹائم نہیں دیتا-------؟؟ انکے مصنوعی تشویش سے پوچھے جانیوالے سوال پہ چھت پھاڑ قہقہے گے تو وہ خجل ہوتی بجتا سیل لیتی کمرے کہ طرف بھاگی--------

پہلے تودھڑکنیں کنٹرول کرتی رہی پھر بجتے موبائل کو غصے سے دیکھا اور آن کرتے کان سے لگایا-----

السلام علیکم ...کیسی ہو---؟ اسنے اسکی بھاری آواز سنی تو دل بھر آیا-----

وعلیکم السلام ------ وہ فقط اتنا ہی بولی جب وہ بولا-----

میں نے کچھ اور بھی پوچھا ہے-------
تمہیں اس سے کیا کہ میں کیسی ہوں-------؟؟ اسنے شکایت کی------
مجھے کیوں نہیں ہو سکتا ---شرعی و قانونی بیوی ہو----- اسے یوں لگا کہ وہ مسکرایا ہو------اسے مزید تپ چڑھی----

جی بلکل اسی لیے شرعی و قانونی بیوی کو لے بغیر چلے گئے۔۔۔۔۔۔ اسکے شکوے پہ اسنے حیرت سے موبائل کو ایک نظر دیکھتے موبائل دوبارہ کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

غصہ کس بات پہ ہے میرے جانے پہ یا لے بغیر جانے پہ۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔۔۔۔۔۔

دونوں پہ۔۔۔۔۔۔ اسکی زبان پھسلی۔۔۔۔۔۔۔

ایکچوئلی بات یہ ہے مسز کہ میں شرعی و قانونی بیوی کو ملنے آیا تھا لیکن بیوی خود خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی سو ہم آنکھوں کو بہلاتے واپس آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شوخ انداز میں جواب دیا تو وہ چونکی۔۔۔۔۔۔

کب آئے تم۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے فورا پوچھا دل ایک دم دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

دن ٹائم۔۔۔۔۔۔ وہ بھرپور انداز میں مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔ تو وہ تم تھے جس نے ج۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے ساختہ حیرت سے چلاتی جھجھک کہ رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل دھڑک رہا تھا اسے بے ساختہ اپنے بکھرے بال اور الجھا سراپا یاد آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تت۔۔۔۔ تم نے میری نیند کا فائدہ اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شرم سے ٹوٹتی آواز میں بمشکل وہ بولی۔۔۔۔۔

زیادہ نہیں بس تھوڑا سا کہ سفر پہ جا رہا تھا کچھ حاصل و محصول بھی تو چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔ وہ شرارتا بولا۔۔۔۔۔

دبیر خان یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ تم نے کسی دن میرے ہاتھوں ہی گنجے ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ دانت کچکچاتے بولی۔۔۔۔۔۔۔

مہرو بی بی سوچ لیں سہیلیاں ہنسیں گیں کہ شوہر گنجا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے اسے اسکی بہت پہلے کہ بات کا حوالہ دیا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔

آسیہ پھوپھو میں تو گھنے بالوں والے لڑکے سے شادی کروں گی ورنہ دوستیں کہیں گی کہ کس گنجے سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پندرہ سالہ مہرو نے جب یہ بات ان سے کہی تو سب ہی وہاں موجود تھے اورتب سے اب تک اسکا ریکاڈ لگتا تھا اس بات پہ۔۔۔۔۔۔
اسی لیے خان نے بھی ابھی اسے اس بات کا حوالہ دیتے جھینپنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔۔۔
اور پھر بچے بھی کہیں گہ کہ انکا بابا گنجا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے اسے چھیڑا تو اسکا چہرہ خون چھلکانے لگا اور بے ساختہ اسے ٹوک گئی۔۔۔۔۔۔

دبیر پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حجاب کی دبیز چادر نے اس وقت اسے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

دبیر کی جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی جذبات سے چور آواز گونجی تو فون اسکے ہاتھ میں لرزا۔۔۔۔۔۔

یہ اسے آج کیا ہوا تھا کیوں وہ اتنا بے باک ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ سوچتی بات پلٹنے کو بولی۔۔۔۔۔۔۔
تم نے مجھے آج دیکھا بھی نہیں میں اتنا تیار ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ منہ بسورتے کہتے وہ وہی پرانی مہرماہ بن گئی۔۔۔۔۔۔

اسنے اپنی بات کے جواب میں حیرت سے بند ہوتے موبائل کو دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی ویڈیو کال آنے پہ اسکے ہاتھ سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا۔۔۔۔۔۔

اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ کال پک کی اور آنکھیں جھکا گئی کہ اسے ایسے دیکھنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

کافی دیر کی خاموشی سے گھبراتی وہ نگاہیں اٹھا گئی اور ایک موبائل کی سکرین پہ ڈالی تو اسکی آنکھوں میں جزبات کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
اسکی نگاہوں کی پرزور لپک پہ وہ گھبراتی کہہ اٹھی۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔مجھے لگتا آج تم نشے میں ہو۔۔۔۔ اسلیے ہوش میں آؤ پھر بات کرتی۔۔۔۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے کال کٹ کرتے وہ تکیے میں چہرہ چھپاتی گویا چہرے پہ بکھرے رنگ چھپانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچی ڈوریوں ڈوریوں سے مینوں تو باندھ لے
پکی یاریوں یاریوں میں ہوندے نہ فاصلے۔۔۔۔۔

اے ناراضگی کاغزی ساری تیری
میرے سوہنیا سن لے میری

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بے کہ
اکھ نال اکھ نوں ملا کہ۔۔۔۔۔

دل دیاں گلاں---------

دل دیاں گلاں کراں گہ روز روز لے کہ

سچیاں محبتاں نبھاہ کہ

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال لے کہ----------

اکھ نال اکھ نوں ملا کہ دل دیاں گلاں-----

تینوں لکھاں توں چھپا کہ رکھاں

اکھان تے سجا کہ رکھاں

تو اے میری وفا رکھ اپنا بنا کہ

میں تیرے لیاں لیاں یارا

نہ پاویں کدی دوریاں-------

میں جینا ہاں تیرا، تو جینا ہے میرا

دس لینا کی نخرہ دکھا کہ-----

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال لے کہ----

اکھ نال اکھ نوں ملاکہ------ دل دیاں گلاں-----

راتاں کالیاں کالیاں کالیاں نے----میرے دن سانولے--
میرے ہانیا، ہانیاں، ہانیاں جے گے تو ناگلے------
میرا آسماں موسماں دی نا سنے، کوئی خواب ناں پورا بنے-----
دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بے کہ-----
اکھ نال اکھ نوں ملاکہ----دل دیاں گلاں--------
تہ ہے مینوں کیوں چھپاکہ دیکھے توُ
میرے نام سے نام ملاکہ----دل دیاں گلاں-------

سرخ چہرے اور لبوں پہ الوہی سا تبسم لیے ، آنکھوں میں خیرہ کن چمک لیے اسکی گھمبیر آواز سنے جا رہی تھی------

اسکے چہرے پہ اس وقت اسکی محبتوں کے اتنے حسین رنگ پھیلے ہوئے تھے کہ اگر اس وقت وہ اسکے سامنے ہوتا تو ضرور حواس کھو بیٹھتا------

وہ مسلسل ریپیٹ کر کہ سنتی جا رہی تھی۔۔۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آج پھر سے جہان نے اسے نئے سرے سے اظہار محبت کیا ہو اور عشق کی رمزوں سے متعارف کروایا ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ نجانے کب تک ان خیالوں میں کھوئی رہتی کہ موبائل کی رنگ ٹیوں پہ چونکتی اسکی سکرین پہ نظر ڈال گئی۔۔۔۔۔۔

اسکا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔"لائف لائن کالنگ "کا بلنگ کرتا نمبر سکا دل دھڑکانے کا باعث بنا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی اسلام آباد ملاقات کے دوران ہی پہلی دفعہ اسکا نمبر لیتے دیتے ہوِے جہان نے اسی وقت ہی اسکے موبائل میں اپنا نمبر لائف لائن کے نام سے سیو کیا تھا جو تب سے اب تک موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔۔۔ سنجیدہ بھاری لہجہ گونجا۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔وہ ہولے سے بولی۔۔۔۔۔۔۔

کیسا گزرا فنکشن۔۔۔۔؟؟ اسنے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یاد کیا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکے پرحدت لہجے پہ اسکا دل ایک دم سکڑا۔۔۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے لب دانتوں میں دباتے
جواب دیا۔۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ابرو اچکاتے مخصوص انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

بلکل۔۔۔۔۔ اسنے شرارت کو جاری رکھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ویسے وہ نظر آ رہا تھا بہت خوشی سے ڈانس بھی ہو رہا تھا بھائیوں کیساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ
نجانے طنز تھا یا بات برائے بات۔۔۔۔۔۔

ہاں بلکل جیسے آپ کیساتھ تو کبھی ڈانس نہیں کیا میں نے
۔۔۔۔؟؟ اسکے برجستہ جواب پہ وہ محظوظ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جو شاید اسکی بے پناہ محبت اور اعتماد کی بدولت تھا اور ابھی وہ اسکی دوری سے گھبرائی اسکی موجودگی کو محسوس کرنے کو بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے آپ ڈانس کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے وہ منظر یاد دلاتے پوچھا تو وہ ہلکا سا جھینپی۔۔۔۔۔۔۔۔

تھا تو ڈانس نا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زور دیتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں مسز اس دفعہ آپکو بتائیں گے کہ ڈانس کسے کہتے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے زومعنی انداز میں کہا تو اسکا بدن سنسنا اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات کا اثر زائل کرنے کو بولی۔۔۔۔۔۔۔۔
آپ نے یاد کیا مجھے۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں میں زرا فری نہیں کہ ٹھیک سے مس کر پاتا ابھی بھی کیتھی کیساتھ ڈنر پہ جانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے خطرناک سنجیدگی سے کہا تو بھک سے سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زور سے بولی

خبردار۔۔۔۔۔۔۔ اسنے تنبیہا کہا تو اسنے بھنویں سکیڑ کہ موبائل کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔

مجھے جیلس کرنے کیلیے بھی آپ نے کسی کیتھی کا نام لیا تو میں نے جان کو آ جانا۔۔۔۔۔۔ اسنے معصوم سی دھمکی دی۔۔۔۔۔۔۔

آہم آہم۔۔۔۔۔۔ اسنے چونک کہ موبائل کو دیکھا کہ آواز ادھر سے بلکل نہیں آ رہی تھی۔۔۔اسنے گڑبڑاتے پیچھے دیکھا تو معاویہ دانت نکالتا دروازے میں سر دیے کھڑا تھا۔۔۔۔

آپ ادھر کیا کر رہے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے پزل ہوتے اسے پوچھا۔۔۔۔

میں یہ چیک کرنے آیا تھا آپ جے سے رومینس کیسے کرتی ہیں مگر آپ تو ادھر دبنگ 3 کی ڈبنگ کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا تو اسنے بمشکل مسکراہٹ ضبط کرتے آنکھیں نکالتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

ویلے بھابھو جس انداز میں آپ بولتی ہیں اس انداز میں آپکی ڈانٹ بھی امرت لگے گی ۔۔۔۔ اسنے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو اسکے انداز پہ وہ بے ساختہ کھلکھلاتے ہنس دی۔۔۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ اسکے یہ کھلکھلاتے انداز دور بیٹھے اس شخص کو اتنی ٹینشن میں بھی سکون پہنچا رہے تھے۔۔۔اسکیلیے وہ زخموں پہ مرہم کی مانند تھی وہ آواز۔۔۔۔۔۔

اور جس شخص کہ ساتھ آپ لگیں ہیں اسے تو آپ کچھ بھی کہہ لیں وہ تو آبِ حیات سمجھتے ہوئے گٹاگٹ انہیں پی کہ ہضم کر جائے گا۔۔۔۔۔ شرارت کو طوالت دیتے اسنے مزید کہا تو اسکا رنگ شرم سے سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔۔

معاویہ بھائی۔۔۔۔۔۔ اسنے ناراضگی سے دیکھتے اسے پکارا لیکن وہ اس ملحے اپنے بجتے موبائل کیطرف متوجہ تھا۔۔۔۔

لیکن موبائل دیکھنے کے بعد اسنے یوں منہ بنایا گویا کڑوا بادام چبا لیا ہو------

کیا ہوا------؟؟ اسنے اسکے تاثرات دیکھتے حیرانگی سے پوچھا----

موبائل ابھی بھی ہاتھ میں تھا جس پہ اسکی کال آن ائیر تھی-----

سمجھا لیں اپنے شوہر کو----- وہ شکایتی انداز میں گویا ہوا تو اسکے لبوں پہ شرارتی مسکان کھلنے لگی-----

کیا کیا انہوں نے-----؟؟ وہ بے ساختہ بولی----

ڈیڑھ منٹ کے اندر اندر میرے بیوی کے کمرے سے نکلو ورنہ آج رات اپنی بیوی کے کمرے سے بھی محروم رہو گے------ اسکے بھیجے گئے میسج کو وہ اتنے جلے کٹے انداز میں سنا گیا کہ وہ خود پہ قابو نہ رکھتی منہ پہ ہاتھ رکھتی ہنس دی----

میرا ائیر پیس دیں وہی لینے آیا تھا۔۔ایک تو بیوی سے بات کروائی اور دوسرا احسان فراموشی۔۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اپنا ائیر پیس اٹھاتا باہر کو بڑھا تو وہ مسکراتے اسے دیکھتی چونکی۔۔۔۔۔

اور ماتھے پہ ہاتھ مارتے موبائل کو دیکھا اور فورا کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

کیتھی کا ویٹ۔۔۔۔۔ وہی بات پھر سے، وہ کراہ کہ رہ گئی۔۔۔

یہ کیتھی ہے کون اور یہ کونسا کام ہے جس میں آپکو یہ کیتھی مل گئی ڈنر کیلیے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے تیکھے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نا محسوس انداز میں اسکے لہجے میں بیویوں والا مان بول رہا تھا جس سے وہ خود بھی بے خبر تھی۔۔۔۔۔

لڑکیوں کا کیا ہے کہیں بھی مل جاتیں۔۔۔ اسنے بے پرواہ لہجے میں جواب دیا تو اسکا دل نا چاہتے ہوئے بھی کڑھا۔۔۔۔۔

جہان حیدر شاہ۔۔۔۔ کیتھی کو بھول جائیے وگرنہ میں نے بہت برا کرنا ۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے دھمکی دی۔۔۔

لیکن مقابل بھی حیدر شاہ تھا جسے ڈرانا ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔

کیا برا کرنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟؟ اسنے محظوظ ہوتے پوچھا۔۔۔

مم۔۔۔میں نے آپکے بابا کو بتانا کہ آپ کام کرنے نہیں ڈیٹنگ کیلیے باہر جاتے، میں کیتھی کو مار ڈالوں گی اور آپکو کبھی اکیلے نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔۔ اسکی دھمکی کے پس منظریات کو سن کے اسکے اندر سے ایک شدت والا قہقہ نکلا جسے وہ بمشکل کنٹرول کر پایا۔۔۔۔

بابا کو کیا بتائیں گی۔۔۔۔؟؟ اسنے لب دبائے پوچھا۔۔۔

یہی کہ آپ ہمیں ٹائم دینے کہ بجائے کسی کیتھی کے پیچھے گے ہیں۔۔۔۔ اسنے گردن اکڑاتے جواب دیا۔۔۔۔

اسے یوں لگا گویا وہ ڈر گیا ہو۔۔۔۔۔

آپ کو غصہ کس بات پہ ہے کیتھی کو ٹائم دینے پہ یا خود کو ٹائم نہ دینے پر۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دلچسپی و سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔

وہ بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔

دونوں پہ۔۔۔۔۔ اسنے بولتے ہی لب دانتوں تلے دبائی گویا انہیں سزا دی ہو بے موقع و بے محل بات کرنے پہ۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے عادتا ابرو اچکاتے پوچھا۔۔۔۔

وہ شرم سے چہرہ جھکاتی روہانسی ہونے لگی۔۔۔۔۔

حیدر پلیز۔ . . .۔۔۔۔۔۔اسکا ایسا انداز ہمیشہ اسکی بولتی بند کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

آپ واقعی اس کہ ساتھ جا رہے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکا لہجہ اندیشوں سے لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دن پہلے مہرو نے مجھ سے پوچھا تھا کہ آپکی بیگم آپ پہ شک کرتی ہیں تب میںنے کہا تھا نہیں کہ انہیں لگتا کہ میں کچھ بھی کر لوں لیکن کسی کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔۔۔تو آج یہ اندیشے کیوں علیزے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بڑے خوبصورت انداز میں اسکی تسلی کروائی لیکن اسکے سوال پہ وہ شرمندہ سی سر جھکاتی بولی۔۔۔۔۔

مما کہتی ہیں چوری کا خدشہ وہاں ہوتا جہاں کچھ موجود ہو۔۔۔۔۔۔ میں ڈرتی ہوں اتنی محبتوں کے ملنے اور پھر کھو جانے پہ۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بھیگتے لہجے میں کہتے بات ادھوری چھوڑی ۔۔۔۔

علیزے ہر چیز کو زوال ہے لیکن میری محبتوں کی فنا میں بھی بقا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ "اسنے" بہت دلکش انداز میں مختصر لفظوں میں اسکے سب اندیشے زائل کیے۔۔۔۔۔

اچھی لگ رہیں ہیں۔۔۔۔۔ وہ نجانے کب تک اسکے لفظوں کے دلکش حصار میں گھری رہتی۔۔۔اسکی اس غیر متوقع بات پہ پرزور انداز میں چونکی۔۔۔۔

وہ کبھی بھی اتنے صاف انداز میں تعریف نہ کرتا تھا بلکہ اسے اسکی ضرورت ہی پیش نہ آتی تھی کہ اسکی نگاہیں سب کچھ کہہ دیتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر لب دبا گئی۔۔۔۔۔

پریہان کیسی ہے۔۔۔۔؟؟ اسکی کیفیت سمجھتے اسنے بات بدلی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اور آپکو مس کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے مسکاتے جواب دیا۔۔۔۔۔

چلیں گڈ لک کہ کسی نے تو مس کیا فنکشن پہ وگرنہ باقیوں نے تو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے طنزا کہتے بات چھوڑی۔۔۔۔

بلکل باقیوں نے بلکل مس نہیں کیا اور بہت انجوائے کیا۔۔۔۔۔ مسکراہٹ روکتے اسنے بات پہ زور دیتے کہا اس بات سے بے خبر کہ اسکی چھوٹی چھوٹی حرکت کسی کی نظروں میں ہے۔۔۔۔۔۔

آپکی انجوائمنٹ کی خوشی میں آپکو پریزنٹ سینڈ کیا ہے کال کے بعد دیکھیے گا۔۔۔۔۔ اسکا مخصوص سنجیدہ لہجہ گونجا تو وہ متجسس ہوئی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔ ؟؟ اسنے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کال کے بعد دیکھ لیجئے گا۔۔۔۔۔ اسنے دوٹوک انداز میں کہا گویا کہہ دیا ہو کہ میں نہیں بتانے والا آپ بعد میں دیکھ لینا۔۔۔۔

اوکے پھر میں بعد میں بات کرتی۔۔۔۔ وہ جلدی سے بے ساختہ بول گئی لیکن پھر شرمندگی سے چپکی بیٹھ گئی۔۔۔۔

پھر میں کیتھی ساتھ ڈنر کرنے جاتا۔۔۔ اکے اسکے لہجے میں ایک خفیف سی شرارت تھی۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ناراضگی سے بولی۔۔۔۔

اور اسکے ساتھ نجانے کتنی دیر تک گفتگو میں مگن رہی اور یونہی بات کرتے کرتے سو گئی جبکہ کال ابھی بھی آن ائیر تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر پلان کیا ہے ہمارا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ خان اور آفیسر باسل نے اسے پوچھا تو سفید شرٹ کے بازو فولڈ کیے بلیو لیڈر سلیو لیس جیکٹ پہنے ، بلیو جینز میں ملبوس، مخصوص آفیسرز کے شوز پہنے دایاں پاوں زمین پہ مارتے جہان نے سگریٹ کے دھویں پہ نگاہیں مرکوز کرتے جواب دیا۔۔۔۔۔

کوئی پلان نہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے جواب دیا تو وہ ہونقانہ انداز میں اسے دیکھنے گئے۔۔۔۔۔

وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ہمارا کیا پلان ہے لیکن ایکچوئلی ہمارا کوئی پلان نہیں۔۔۔۔۔۔ کیونکہ انہوں نے زبیر کے کالر پہ کیمرہ چپکایا تھا جس سے وہ بے خبر تھا تو میں نے سب کچھ وہ وہ بولا جو وہ سننا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔

میں نے یہی بولا کہ اب وہ لوگ اپنے اڈوں پہ نہیں بیٹھیں گے بلکہ ملک چھوڑنے کی کوشش کریں گے اور ہم ائیرپوٹ اور سڑکیں بلاک کر لیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنا پلان دہرایا جو اسنے آفس میں زبیر کے سامنے بولا تھا۔۔۔۔

اب وہ سب باہر نکلنے کی غلطی کبھی نہیں کریں گے بلکہ ہمیں چکمہ دینے کو اپنے ٹھکانوں پہ ہی رہیں گے اور ہم اٹیک کریں گے ان پہ۔۔۔۔۔ اسنے انہیں پلان سمجھایا تو انہوں نے پرسکون سی سانس بھری جبکہ وہ انہیں دیکھ کہ سر جھٹک کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو سر ہم ٹارگٹ کیوں نہیں کر رہے ابھی انہیں۔۔۔۔۔۔ فیصل کا سوال سن کے اس نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ مجھے انہیں اکٹھے ایک ساتھ ٹارگٹ کرنا ہے اور ایک میمبر کہ ٹھکانے کی ایگزیکٹ انفارمیشن آنے میں ابھی دو گھنٹے باقی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے دوسرا سگریٹ سلگاتے جواب دیا۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔ اسنے خان کو پکارا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا کہا۔۔۔

ایک دفعہ گھر ہو آو ٹارگٹنگ میں کافی وقت ہے۔۔۔۔ اسنے اسے کہا تو وہ کچھ بولنے کو لب کھولنے لگا جب اسکا اگلا جملہ اسے چپ کروا گیا۔۔۔۔۔۔

گھر چکر لگا لو اس سے پہلے کہ میری بہن تمہیں واقعی گنجا کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ وہ پریشان ہو اٹھا کہ آیا یہ شرارت ہے یا طنز بہرحال وہ خجل ہو گیا۔۔۔۔۔۔

سر اب جس انداز میں بات پھیلی ہے یا وہ میرے بالوں کے پیچھے لگی ہے ممکن ہے گنجا کر کہ ہی چھوڑے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہلکا سا چڑتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

اسی لیے کہا نا تھوڑا ڈوز دے آو۔۔۔۔۔۔ اسنے دوبارہ کہا اسکا مطلب تھا کہ یہ فائنل آرڈر ہے اب مزید آرگیومنٹس نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔۔ وہ جانے کو پلٹا۔۔۔۔۔

ویٹ سر۔۔۔۔۔ وہ رکا اور مڑا۔۔۔۔

اسنے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کہ اسے دیکھا۔۔۔۔

بھابھی بیگم کیلیے کوئی میسج۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے شرارت سے پوچھا تو اسکے لبوں پہ دھیما سا تبسم جھلک دکھلا گیا۔۔۔۔۔۔۔ اور آنکھیں کسی خوش کن خیال سے چمکنے لگیں۔۔۔۔۔۔

نہیں انکو میں سب کچھ خود ہی دوں گا۔۔۔۔۔ تم بس یہ پیکٹ لے جاو اور کہنا کہ سترہ کو یہ پیکٹ اوپن کیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک بڑے سے پیکٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ اسنے سر ہلاتے پیکٹ پکڑا اور مصافحہ کرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ زوردار آواز میں دروازہ کھٹکھٹانے پہ کھلی۔۔۔۔۔ اسنے مندی مندی آنکھیں کھولتے ٹائم دیکھنا چاہا مگر پھر سے پلکیں موند گئی۔۔۔۔۔۔

اسے آنکھیں موندے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔۔۔۔۔۔

اسنے لپکتے ہوئے موبائل اٹھایا جہاں اسکی کال کا دورانیہ اڑھائی گھنٹے لکھا تھا جبکہ وہ بمشکل گھنٹے سے کچھ منٹ اوپر بات کر پائی تھی کہ نیند نے زوردار غلبہ پا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل سینے میں ہائی سپیڈ سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔

اس انجوائمینٹ کی خوشی میں ایک پریزینٹ سینڈ کیا ہے کال کے بعد چیک کر لیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں کسی کی نرم سرگوشی گونجی تو اسکے گال گلابی پڑنے لگے۔۔۔۔۔۔

اسنے وہیں منہ ہاتھ دھوئے بغیر۔۔۔پنک نائٹ ٹراوزر شرٹ پہنے بکھرے بال لیے اپنے موبائل کو دیکھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں ایک پل کو ساکت ہوئیں اور دل دھڑکنا بھولنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ شخص کیوں اسے لاجواب سا کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

یہ اسکی کل کی کمرے میں موجودگی کے بعد کی پکس تھیں۔۔۔۔۔۔
ایک پک میں وہ معاویہ کی بات پہ منہ پہ ہاتھ رکھے سر ہلکا سا پیچھے پھینکے ہنس رہی تھی اور اس تصویر کو اس خوبصورتی سے لیا گیا تھا کہ وہ مبہوت رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہی مہندی کے ڈریس میں ہی تھی)جو اس نے بعد میں اس سے بات کے دوران وقفہ کر کے چینج کیا تھا(۔۔۔۔ اسکی مختلف لمحات کی پکس تھیں۔۔۔۔

اس سے بات کرتے، شرم سے سر جھکائے، لب دانتوں تلے دبائے مسکراتے ہوئے، اسے دھمکی دیتے، بالوں کی لٹوں کیساتھ کھیلتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔گویا کہ اک اک لمحے کو خوبصورتی سے قید کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مبہوت سی سر جھکائے اسکی چاہتوں کے گہرے سمندروں کو محسوس کرتی اپنے لبوں پہ کھلتی مسکراہٹ سے بھی انجان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کا واسطہ بھابھی دروازہ کھول دو ورنہ میں دروازہ توڑ دینا بھنگ پی کہ سوئیں تھیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟کھٹکھٹاہٹ کیساتھ زینی کی جھنجھلاتی آواز پہ وہ ہڑبڑاتی اٹھی اور بھاگتی دروزے کیطرف گئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص کی چیزوں کو بھی سکون نہیں۔۔۔۔ ہر جگہ بکھیر کہ چلا گیا ابھی رات کو ہی سب چیزیں سمیٹ کہ لیٹی اور اب پھر نجانے کونسے پیروں پہ چل کہ آ گئیں ہیں۔۔۔۔۔۔عادتا بڑبڑاتی وہ ٹیبل پہ پڑی گھڑی اور کی چین اٹھانے لگی۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر وہ ٹھٹکتی ہوئی رکی۔۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ گھڑی تو خان کی کلائی میں تھی۔۔۔۔۔۔ وہ سوچتی ہوئی بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔

یہ ادھر کیسے-----؟؟ وہ حیران تھی------

خان کیساتھ اسکی گھڑی بھی تو آئیگی مسز-------- اسکے کان میں ہوتی سرگوشی سے وہ اچھل پڑی اور بے ساختہ مڑنے پہ اسکے سینے سے ٹکرا گئی------

اس اچانک حملے اور اسکی موجودگی پہ وہ بوکھلا گئی-----

کیسی ہو مسز-------؟؟ وہ ہلکا سا مسکاتا اس پہ جھکتا بولا تو وہ بد حواس سی ہوتی بولی جو کہ اسکی طبیعت کا خاصہ نہ تھا لیکن اس اچانک سچویشن نے اسے بدحواس کر دیا تھا--------

تم--- تم کب آئے-------؟؟ اسنے ہونقانہ انداز میں اسے گھورتے کہا اور اپنی حیرت میں وہ اسکی قربت سے بھی بے خبرہوئی تھی-----

ابھی کچھ دیر پہلے---- میں نے سوچا آج جا کہ تمہیں غور سے دیکھوں اور تعریف بھی کروں عملاً بھی اور لفظاً بھی-------- اسنے اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکراتے معنی خیز انداز میں کہا--------

اسکے لفظوں کی زومعنیت جب اسکی سمجھ تک پہنچے تو مٹے کہ ہزارویں حصے میں اسکا رنگ سرخ پڑا اور وہ جھٹکے سے اس سے پرے ہٹی۔۔۔۔

ت۔۔تم انتہائی بکواس انسان ہو۔۔۔۔۔ وہ غصے و شرم سے دانت پیستے بولی۔۔۔۔

شرم سے کپکپاتے لہجے کو غصے کے پردے میں چھپائے وہ اسے ڈانٹنے لگی۔۔۔۔

کچھ غلط تو نہیں کہا۔۔۔اسنے کندھے اچکاتے کہا تو وہ بھڑکتے بولی۔۔۔۔

جو کام کرنے آئے ہو وہی کام کرو مجھے تنگ مت کرو۔۔۔۔تکیہ سیدھا کر کہ رکھتی وہ جھنجھلاتی بولی۔۔۔

وہی کام تو کر رہا جسکیلیے آیا۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے کہا تو اسکے اعصاب جھنجھنا اٹھے۔۔۔۔

تم بھنگ تو نہیں پی کہ آئے۔۔۔۔۔۔ اسنے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

نہیں جس نے تمہارا نشہ کیا ہو اسے کسی اور نشے کی کیا ضرورت ہو سکتی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی طرف بڑھتے وہ اس پہ ہلکا سا جھکتے بولا۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسکی پلکیں لرز اٹھیں۔۔۔۔۔

مجھے تو یوں لگ رہا تم کسی کام سے نہیں یہ واہیات باتیں سیکھنے گئے تھے۔۔۔۔۔۔ اسنے حسب عادت تیکھے لفظوں میں حیا کی لالی اور اثر کو چھپانے کی کوشش کی۔۔۔۔

اسکی طرف لفظوں کے تیر پھینکتی وہ دوسری طرف جانے لگی جب اس نے اسکا بازو پکڑتے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ ٹوٹی ڈال کی مانند اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔۔۔

واہیات لفظ نہیں ہیں یہ مسز اسے عرف عام میں رومینس کہتے جو ہزبینڈ صرف اپنی مسز سے ہی کر سکتا۔۔۔۔۔۔ اسکے کان پہ جھک کے سرگوشی کرتا وہ اسکی سانسیں مدہم کر گیا اور پھر اسے اپنے کان کی لو پہ ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔

اسکی سانس تھمی اور بدن سنسنانے لگا۔۔۔۔

وہ ایک زبردست مزاحمت کے بعد اسکے گھیرے سے نکلی اور شرم سے کپکپاتی بولی۔۔۔۔

دبیر خان تم شدید قسم کے لوفر انسان ہو۔۔۔۔۔ وہ بے بسی سے کہتی اسے وہیں چھوڑتی ڈریسنگ روم میں گھس گئی جبکہ اسکی بات پہ اسکا بے ساختہ چھوٹنے والا قہقہ اسکی پشت پہ اسکا پیچھا کرتا گیا۔۔۔۔۔

آیت بھابھی۔۔۔۔۔۔ اسنے ادھ کھلے دروازے سے اسے آواز دی اور اندر آتی بولی۔۔۔

دریہ بھابھی کدھر ہیں نظر نہیں آرہیں۔۔۔۔۔۔ ؟؟ اسنے صوفے پہ ڈھیتے پوچھا۔۔۔۔۔

بلیو کلر کے سمپل سے ڈریس میں ملبوس بالوں کا حسب معمول الجھا سا جوڑا لپیٹے وہ صوفے پہ بے ترتیب سی بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں نے تو نہیں دیکھیں ہاں۔۔۔۔۔۔ وہ اسے جواب دیتی ہوئیں زوریز کو دیکھ کہ رکیں۔۔۔۔۔

زوریز دریہ کو دیکھا کہیں۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے اسے دیکھتے ہی پوچھا تو وہ بھی انکی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔

ہاں جی دیکھا ہے۔۔۔بہت بار دیکھا ہے، بار بار دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے الٹا جواب دیا تو وہ دونوں ہنسی دباتی اسے گھورنے لگیں۔۔۔۔۔

ابھی کا بتاو ابھی کہیں دیکھا۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آنکھیں نکالتے اسے سوال سمجھایا۔۔۔۔۔

ابھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔۔۔ !!وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتا ایک دم زور سے چیخا تو وہ اچھل ہی تو پڑی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔؟؟ حیرت انکی آواز سے ٹپکی۔۔۔

ابھی تو کہیں بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ وہ معصومیت سے بات مکمل کرتا بولا تو وہ بات سمجھ میں آتے ہی اسے مارنے کو لپکی۔۔۔۔۔

اسنے باہر نکلتے دریہ کو دیکھنا چاہا چونکہ اسی نے دونوں دلہنوں کو پارلر لے کے جانا تھا اور وہیں سے سیدھا بینکویٹ-------

---

دریہ بھابھی-----
اسے کچن سے نکلتی دریہ دکھائی دی تو وہ زور سے چلائی---

اسکی زوردار پکار پہ انہوں نے گھبرا کے اسے دیکھا----

علیزے کیا کرتی ہو؟ ڈرا دیا مجھے----- انہوں نے آنکھیں نکالتے کہا----

اتنی دیر سے آپکو ڈھونڈ رہی ہوں آپکو آپ کدھر غائب ہیں-----؟؟ اسنے انہیں دیکھتے خفگی سے پوچھا---

اور میں کتنی ہی دیر سے آپکو ڈھونڈ رہا------؟؟ پشت سے آتی آواز سن کہ وہ خوشگوار حیرت کیساتھ پلٹی-----

خان۔۔۔۔۔۔ اسنے خوشی سے پکارا۔۔۔۔۔

ایک امید کے تحت اسکی پشت پہ دیکھا کہ شاید وہ بھی ساتھ ہو لیکن پھر سر جھٹکتے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی میم۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مسکراتے پوچھا۔۔۔

سر جھکا کہ پیار لیتے بے ادب لڑکے بھابھی بھی ہیں یہ تمہاری اور اب ساس بھی ہیں کہ انکے شوہر نامدار تمہاری بیگم کو اپنی بیٹی کہتے۔۔۔۔۔۔۔
چائے کے سپ لیتے معاویہ نے وہاں آن ٹپکتے شرارت سے انکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔۔۔۔۔

خان نے دانت کچکچاتے اسے دیکھا جبکہ وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔

معاویہ بھائی باز آ جائیں وہی رشتے میرے آپ کیساتھ بھی ہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے کہا۔۔۔۔۔

لیں میں تو ہر وقت آپ کے سامنے سر جھکانے کو تیار ہوں لیکن خدارا مجھے میری بیوی سے ملوا دیں اس گھر کے کُم کے میلے میں کھو گئی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنی بیچارگی سے کہا کہ دریہ اور وہ دونوں ہنس دیے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکچوئلی بات یہ ہے کہ آپکی بیوی اور یہ والی خاتون ابھی دلہنیں لے کہ جا رہی ہیں پارلر۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے دریہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ بھنا اٹھا۔۔۔۔۔

خبردار جو میری بیوی کو کہیں لے کے گئے خدا کی پناہ دیکھنے کو بھی نصیب نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔ اسنے بھناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اتنا اتاولا پن۔۔۔۔۔۔۔ خان نے مصنوعی حیرت سے اسے دیکھا تو وہ اور تپا۔۔۔۔

تم نا میرا منہ نہ کھلواو۔۔۔پہلی بیوی) جہان (کیساتھ انجوائے کر کے اب دوسری بیوی کی یاد آئی تو ادھر آنکلے اور مجھے اتاولے پن کا طعنہ دے رہے۔۔۔۔۔۔ اسنے پکی عورتوں کی مانند ہاتھ نچا نچا کہ کہا تو وہ علیزے نے بمشکل منہ پہ ہاتھ رکھ کہ اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔۔۔

جبکہ خان جھلا گیا۔۔۔۔

لاحولہ ولا قوۃ۔۔۔۔۔ اسنے خجالت اور جھلاہٹ سے کہا۔۔۔۔

معاویہ بھائی بس کر دیں۔۔۔۔ اسنے ہنسی کو کنٹرول کرنے کہ چکر میں سرخ ہوتے چہرے کیساتھ کہا۔۔۔۔

بیوی لاکہ دیں میری ور۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں دیکھتے کہنا چاہا جب زینی کو دیکھ کہ باقی کے الفاظ روک گیا اور پھر۔۔۔۔۔

اور پھر ان کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے وہ زینی کا ہاتھ کھینچتے اسے کمرے کی طرف لیجانے لگا۔۔۔

وہ بوکھلائی سی اسکے ساتھ گھسٹتی جا رہی تھی۔۔۔۔

معاویہ آج بارات ہے اسے کدھر لے کہ جا رہے ؟؟؟ پارلر جانا۔۔۔۔ علیزے پیچھے سے پکاری لیکن وہ ان سنی کرتا کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔۔

شاہ کیسے ہیں خان------؟؟ نظریں جھکاتے اسنے جھجھکتے ہوئے اس سے پوچھا جو ابھی تک معاویہ کے کمرے کے دروازے کو گھور رہا تھا-----

وہ بہت پیارے------- اسنے شرارت سے جواب دیا تو اسکا رنگ ایک دم سے سرخ پڑا-----

خان---- وہ بے ساختہ پکار اٹھی----

سوری . .------- اسنے مسکراہٹ دباتے ہاتھ اٹھاتے اسے کہا---

وہ ٹھیک ہیں---بہت اچھے ہیں---دعا کیجئے گا کہ مشن سکسیس فل ہو کہ وہ بہت پرامید اور پرسکون ہیں---آپکو بہت یاد کرتے ہیں------ سنجیدگی سے اسے بتاتا وہ آخر میں شرارت سے بولا تو وہ شرم سے لال ہوتے چہرے کیساتھ اسے گھورنے کی کوشش کرنے لگی لیکن نگاہیں لرز رہیں تھیں------

کہ اس شخص کہ ذکر میں اتنی کشش تھی کہ وہ پگھلنے لگتی تھی۔۔۔اسکے روم روم میں سرشاری و شرماہٹ اترنے لگتی تھی۔۔۔۔۔

آپ کیلیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس۔۔۔۔۔۔ اسنے نظریں ادھر ادھر گھماتے لاپرواہی سے کہا تو وہ بھرپور انداز میں چونکی۔۔۔۔۔

کیسا سرپرائز۔۔۔۔؟ وہ حیران تھی۔۔۔

کمرے میں ہے ادھر ہی چلیں۔۔۔۔ اسنے دھیرے سے کہا تو وہ اور حیران ہوئی لیکن تجسس کے مارے کمرے کی اوڑ بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے۔۔۔۔۔؟؟ اسے کمرے میں پہنچتے ہی دروازہ لاک کرتے دیکھ کہ وہ بوکھلاتی بول اٹھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں اغوا۔۔۔۔ وہ جھلا کہ بولا اور غور سے اسے سر تا پا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

براون اور آف وائیٹ سمپل سے ڈریس اور وائیٹ ڈوپٹے میں بے پرواہ سی کھڑی وہ اسکے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ اس وقت میرا کیا دل کر رہا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی طرف بڑھتے وہ پرحدت لہجے میں گویا ہوا تو اسکی گھبراہٹ بڑھنے لگی۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔۔۔؟؟ وہ قدم بقدم پیچھے ہوتی بولی۔۔۔۔۔

وہ اسکے قریب پہنچا اور پھر انتہائی قریب کہ اسکی گرم سانسیں زینی کا چہرہ سلگانے لگیں۔۔۔۔۔اسکی سانسیں اٹکنے لگیں۔۔۔

تمہیں کھا جاوں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کان کے قریب سرگوشی کی تو وہ اسکے لفظوں کی زومعنیت سے جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔۔

وہ اسی لیے تو جان بوجھ کہ اس سے دور رہتی تھی کہ اسکا ہر وقت رومانوی انداز اس سے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔۔

معاویہ دیکھو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل تھوک نگلتے چہرہ اس سے دور ہٹاتے کہا۔۔۔۔

دیکھ ہی تو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دائیں آنکھ میچتے بے باکی سے کہا تو وہ اسکی حرکت سے تپ سی گئی۔۔۔۔۔۔

یہ لوفروں والی حرکتیں میرے ساتھ مت کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے سینے پہ ہاتھ مارتی وہ پرے کرتی خفگی سے اسکی سائیڈ سے نکلنے لگی جب اسنے بازو سے پکڑتے دوبارہ اپنے سامنے کیا تو وہ بمشکل ٹکرانے سے بچتی اسی کا سہارا لیتے اسکے سامنے آن ٹکی۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر شوہروں والی حرکتیں کرنے دو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سلگتے خمارآلود لہجے میں کہتے چہرہ اسکی گرن پہ جھکایا۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔معاو۔۔۔۔۔۔ اسکے لب گردن پہ محسوس کرتی وہ لرزتی پکارنے لگی جب وہ شہادت انگلی سے اسکے لب دہکا گیا۔۔۔۔۔

شش------ اسنے بکھری سی زینی کو باززوں میں بھرا اور اس پہ جھکتا اسے مکمل طور پہ بکھیرتا اسکی سانسیں الجھانے لگا---------

نجانے کب تک وہ اس پہ حاوی رہتا کہ دروازے کی زوردار دستک پہ ہولے سے پیچھا ہوا اور ایک بھرپور نظر اس پہ ڈالی جو سرخ چہرے اور بکھری سانسوں کیساتھ خود کو کمپوز کر رہی تھی------

معاویہ بخش دے ہمیں میرے بھائی کچھ دیر کیلیے اپنی بیوی ادھار دے دے رات کو واپس لے لینا--------- لاریب کی منت بھری آواز پہ اسکے لبوں پہ زوردار سی مسکراہٹ پھیلی اسنے زومعنی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تو وہ خجل ہوتی رخ پھیر گئی------

چلو باقی کے شوہرانہ کام رات میں کرونگا----اور خبردار میرے آنے تک چینج مت کرنا-----

ہولے سے اسکی طرف جھکتا کہہ کہ اسکے سر پہ لب رکھے اسے محسوس کرنے کے بعد وہ اسے چھوڑتا دروازے کی طرف بڑھا جبکہ وہ وہیں کھڑی دھڑکنیں شمار کرنے لگی-- .----------

---

سر نے کہا کہ یہ پیکٹ بھابھی میم تک پہنچانا لیکن یہ آپ سترہ تاریخ سے پہلے کھولیں گی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کمرے میں آنے کے بعد اسنے بیڈ پہ پڑے پنک ریپر میں لپٹے پیکٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا تو وہ کافی حیران ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

کیوں سترہ کو کیوں ؟؟ وہ بہت حیرانگی سے پیکٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو اب سر ہی بتا سکتے۔۔۔۔۔۔ اسنے کندھے اچکاتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

وہ متجسس سی گفٹ پیک کی طرف آئی اور اسے دیکھنے لگی اور کھولنے کیلیے سرا دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

سر کا گفٹ ہے ۔۔۔۔ سر کو بتائے بغیر بھی کھولیں گی تو انہیں خبر ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے خبردار کرنا چاہا تو اسکی بات سن کہ وہ بھی ٹھس ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسکے زہن میں اپنی گزشتہ رات کی تصویریں آئیں جو اسنے بھیجیں تھیں مطلب کہ وہ کہیں سے تو اس پہ فوکس کیے ہوئے تھا۔۔۔

اسلیے وہ چاہ کہ بھی متجسس ہونے کے باوجود اسے کھول نہ سکی۔۔۔۔۔۔۔

اب پتہ نہیں اس میں ہے کیا۔۔۔۔۔۔ تمہارے سر کو بھی اللہ پوچھے گا کوئی اتنے دن پہلے سے سرپرائز گفٹ دیتا۔۔۔۔۔۔ وہ شکایتی انداز میں بولی۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں یہ دن گزرتے ٹائم بھی نہیں لگنا۔۔۔۔۔ اسنے اسے تسلی دیتے کہا تو وہ بھی دھیرے سے مسکا دی کہ اسکے سوا چارہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جنم جنم جنم ساتھ چلنا یونہی
قسم تمہیں قسم ساتھ رہنا یونہی

میری ہو کہ ہمیشہ ہی رہنا
کبھی نہ کہنا الوادع۔۔۔۔۔

میری صبح ہو تمہیں اور تمی شام ہو
تم درد ہو تم ہی آرام ہو

میرے ہو کہ ہمیشہ ہی رہنا۔۔۔۔
کبھی نہ کہنا الوداع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوفٹ سا میوزک دھیمے سروں میں خوبصورت سماں پیش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

شہر کے مہنگے اور بڑے بینکویٹ میں اس وقت احمد شاہ کے بیٹے اور معاز سکندر کی بیٹی اور بھائی کی بارات کا اہتمام ہائی سیکیورٹی کے ساتھ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ریڈ اور پیچ کلر کے لہنگوں اور خوبصورت میک اپ کیساتھ وہ آسمان سے اتریں حوروں سے مشابہت کر رہیں تھیں جبکہ مہرون شیروانی میں دولہے بھی انکی ٹکر پہ تھے۔۔۔۔۔۔۔

سرخ آرگنزا کے خوبصورت ڈوپٹوں سے انکے چہرے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گرے کلر کی گولڈن اور سلور سٹونز سے مزین شرٹ اور ڈارک پرپل ڈوپٹہ اور شرارے میں ملبوس علیزے بار بار آنکھوں میں آتی نمی کو صاف کرتی کسی کی یاد سینے میں اتارتی بمشکل اپنی زمہ داریوں کو نبھاتی شاید اسکی کمی پوری کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

ولی بھائی نکالیں پچاس ہزار روپے۔۔۔۔۔۔ ولی کو دودھ کا سپ لیتے دیکھ کہ ہی وہ فورا بولی کہ ہدی کی طرف سے دودھ پلائی کی رسم وہ کر رہی تھی کہ وہ اکلوتی تھی جبکہ پریہان کی رسم حوریہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پچاس ہزار۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں ابلتی باہر آنے کو تھیں۔۔۔۔۔

وہ کس خوشی میں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دانت پیستے ہوئے کہا

یہ جو دودھ نوش فرمارہے اسکا ہے۔۔۔ اسنے مزے سے بتایا۔۔سب انہیں دیکھتے محظوظ ہو رہے تھے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بے ساختہ آریان کی طرف دیکھا لیکن تب تک وہ بھی صدمے میں آچکا تھا کہ حور نے ایک لاکھ کا دھچکا لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں یار دودھ اتنا مہنگا؟؟ اتنے میں تو ایک بھینس مل جائے۔۔۔۔۔۔ آریان نے جھرجھری لے کہ کہتے ادھ پیا گلاس ٹیبل پہ رکھ دیا تو سب ہنسنے لگے ۔۔۔۔۔۔

چلیں پیسے دیں ولی بھائی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ولی کی طرف ہتھیلی بڑھاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

چچ۔۔۔چچ۔۔۔۔ بھابھی جے سے مجھے یہ امید بھی نہیں تھی کہ وہ آپکو پیسے بھی نہیں دیتا اور نوبت ادھر مانگنے تک جا پہنچی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زوریز نے مصنوعی انداز میں افسوس کرتے کہا تو وہ خجل سی ہوتی سرخ پڑی۔۔۔۔
نا نا بھابھی کو تنگ مت کر ورنہ خود تنگ ہو جائے گا وہ دیکھو جے نے بھابھی کی پروٹیکشن کیلیے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔ طلال نے خان کی طرف اشارہ کرتے شرارت سے کہا تو محفل زعفران ہو گئی۔۔۔۔۔
بسسسسسس۔۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ اٹھاتے کہا۔۔۔۔
ایک دم خاموشی چھائی۔۔

لو جی ڈان کی بیوی بھی ڈان۔۔۔لیڈی ڈان۔۔۔۔ ایک گل تے دسو بھرجائی جے کا خون تو نہیں پیا۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا کہ سب کا ہنستے برا حال ہونے لگا جبکہ وہ شرم اور خفگی سے سرخ پڑنے لگی۔۔۔

معاویہ بھائی میں سچ مچ کی ڈان بننا اور وہ جو گارڈز کھڑے نا انہیں بلا لینا۔۔۔ اسنے اپنی مخصوص دھیمی آواز میں دھمکی دی تو پھوپھو نے مسکراتے اسے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

بس میری بیٹی کو تنگ مت کرو کہ۔۔۔۔۔ پھوپھو بول رہیں تھیں جب معاویہ جملہ اچکتا بولا کہ انکو تنگ کرنے کا پرمٹ صرف آپکے بیٹے کے پاس ہے۔۔۔۔ آنکھوں میں شرارت اور لہجے میں خفیف سی سنجیدگی سب کے قہقہے چھڑا گئی۔۔۔

معاویہ یہ سر کی کال ہے بات کرو۔۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا خان کی بات پہ معاویہ کو بریک لگا۔۔۔

لیں جی ہو گئی میری چھٹی۔۔۔ اسنے اتنی مسکینیت سے کہا کہ زوریز کی ہنسی چھوٹی۔۔۔۔

پرے ہو ایسا سالا تمہیں ملتا تو پتہ چلتا۔۔۔۔ افسردگی سے کہتا وہ سائیڈ پہ ہوا تو وہ دوبارہ سے اصل مسئلے کی جانب آئے۔۔۔۔۔

نکالیں آپ دونوں پیسے۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نکالتے کہا تو دونوں نے مسکین سی شکل بنا لی۔۔۔۔

یار لیزے میں تمہارا بھائی ہوں یاد کرو میری جان۔۔۔ ولی نے مسکا لگایا۔۔۔

یاد ہے مجھے سب آپ ابھی پیسے نکالیں۔۔۔ اسنے آنکھیں ماتھے پہ رکھتے کہا۔۔۔

چلو دو بھئی ہمارا کھاتا کلیئر کرو دونوں۔۔۔۔ مہینہ بھابھی اور عائشہ چچی دونوں نے آگے بڑھ کہ کہا تو دونوں منہ بنانے لگا۔۔۔۔۔

میں تو آج کے بعد زندگی میں کبھی دودھ نہیں پیوں گا۔۔۔۔۔۔ ولی کی دہائیاں عروج پہ تھیں۔۔۔۔۔

حوریہ بچے میں تو آپکا فیورٹ انکل ہوں نا تو پھر بھی۔۔۔۔۔ آریان نے پچکارتے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

فیورٹ ہیں اسی لیے کم مانگے ورنہ زیادہ مانگنے تھے۔۔۔۔ اسنے بڑے آرام سے کہا تو اسکی آنکھیں پھٹنے لگیں۔۔۔۔

اسی ہنسی مزاق میں انہوں نے پیسے دیئے اور پھر رخصتی کا شور اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

اور بہت سی دعاوں کے حصار اور قرآن پاک کے سائے تلے وہ دونوں رخصت ہوتے پیا سنگ چلی گئیں۔۔۔۔۔

اپنے کمرے کے سامنے پہنچتے ہی وہ کراہ کہ رہ گیا۔۔۔۔۔

مینے، تاشے، مہرو، زینی ، لاریب اور علیزے پورے سلطان راہی کے سٹائل میں دروازے کے سامنے کھڑی تھیں بس ایک گنڈاسے کی کمی تھی۔۔۔۔۔۔

اب کیا ہے کیوں چندا لینے والوں کی طرح کھڑی ہیں سب۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آتے ہی ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔۔

چندا نہیں نیگ کہتے اسے بیوی کے پاس جانے سے پہلے ادا کر کے جاتے۔۔۔۔۔ مہرو نے آرام سے اطلاع دی تو وہ بھنا گیا۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہوتا نا اس شادی کا اتنی جگا ٹیکس دینا پڑے گا تو میں اسے بھگا کہ ہی شادی کر لیتا۔۔۔۔۔ وہ جل کہ بولا۔۔۔۔۔۔

خبردار جو میری بھتیجی کو بھگانے کی کوشش کی ۔۔ ---- علیزے نہ مصنوعی غصے سے کہا-------

میری قسمت---ایک عدد مستقل ساس میرے سر پہ رہیں گی اب----- اسنے علیزے کی طرف دیکھتے آہ بھری تو وہ شرم سے سرخ پڑی-----

شرم کرو------ وہ بس اسقدر ہی کہہ سکی------

لیڈیز نیچے دیکھو جے آگیا------ معاویہ نے سیڑھیوں پہ کھڑے ہوتے انہیں اطلاع دی تو اسکا دل سینے میں دھک دھک کرنے لگا اور وہ پانچوں کی پانچوں ریلنگ کی طرف بھاگیں-------

اور تب اسنے آریان کو اشارہ کیا وہ غڑاپ سے کمرے کے اندر-------- تھینکس معاویہ----- اسنے دروازے سے ہانک لگائی اور وہ جو اسے ڈھونڈنے میں لگیں تھیں اس ہانک اور معاویہ کی مسکان دیکھ کہ انکا ڈرامہ سمجھ گئیں------

تم۔۔۔ تم نے بیوقوف بنایا ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔ لاریب اسے مارنے کو ڈوریں جبکہ وہ سب وہیں کھڑیں اپنے بیوقوف بن جانے پہ بند دروازے کو گھورے جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپکو دیکھنا اور آپکی تعریف کرنا ابھی باقی ہے اور آپ پہلے ہی اسکے آثار ختم کر رہی۔۔۔۔۔۔ جوڑے کی پنیں نکالتے اسکے ہاتھ اس آواز کو سن کے تھمے جو کم از کم وہ اس وقت سننا نہیں .. تھی چاہتی۔

دیکھو خان۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے ہاتھ نیچے کرتے کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے بہت سخت نیند آئی ہے مجھے تنگ مت کرنا۔۔۔۔۔ اسنے خود پہ قابو پاتے اسے تنبہہ کی۔۔۔۔۔

ہمیشہ میری نیند خراب کی ہے آج میں کر دیتا ہوں خیر ہے۔۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

تمہاری نیند کیا خراب ہونی تمہیں تو پرواہ بھی نا ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔ اسنے طنزا شکوہ کیا۔۔۔۔

نیند تو خراب ہو جاتی تھی ضروری تو نہیں کہ جتایا بھی جائے کہ مصلحتوں کے تقاضے بھی پورے کرنے ہوتے ہیں۔۔۔۔ اسنے پھر سے صفائی دی۔۔۔

انھی مصلحتوں کے تقاضے تھامے رکھو اور مجھے ڈسٹرب مت کرنا اب۔۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھا کہ کہتے دوبارہ سے شیشے کیطرف رخ موڑا اور بال کھولنے لگی۔۔۔۔۔

مصلحتوں کے تقاضے پورے کے لیے اب میرا خیال ہے اس رشتے کے تقاضے بھی پورے کر لینے چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ زومعنی لہجے میں کہتے وہ اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسی رنگ کے فراک میں ملبوس مہرو کو مضبوط بازووں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بوکھلاتی چلائی۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے میں تمہارا خون پی جاوں گی ۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔ وہ اسکے سینے پہ زور زور سے کہے مارتی بولی۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں دونوں مل کے خون پیتے ایک دوجے کا۔۔۔۔۔۔ اس پہ جھک کہ اپنے لب اسکی ناک سے مس کرتا وہ شرارت سے گویا ہوا تو وہ بدکی۔۔۔۔۔

خبردار خان۔۔۔۔میرا شوہر بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔۔ وہ زور زور سے ٹانگیں ہلاتی بولی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں پھیلاتے بپھری سی مہرو پہ نگاہ ڈالی ۔۔۔۔

مہرماہ بی بی میں آپکا شوہر بننے کی کوشش نہیں کر رہا میں آپکا شوہر ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پچھلے انداز میں کہتے ہوں پہ زور دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہو گے تم نام کے شوہر۔۔۔۔۔۔ اسنے ناک چڑھائی۔۔۔۔

ہاں تو اسی لیے تو عملا شوہر بننے لگا نا۔۔۔۔۔۔ اسنے معنی خیزی سے کہتے جھکتے ہوئے اسے بیڈ پہ لٹایا تو وہ سرعت سے اٹھی لیکن حرکت کرنے سے پہلے جھکڑی گئی۔۔۔۔۔

خان تم۔۔۔۔۔ تم نے ۔۔۔ تم چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ وہ اندر سے مکمل گھبرا چکی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکے نرم لمس سے پگھل جائے۔۔۔۔۔

وہ بھرپور مزاحمت سے گھبراہٹ کو چھپا رہی تھی۔۔۔۔

مہرماہ بی بی۔!آج تو یہ کام بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے ماتھے پہ مہر سجاتے کہا تو اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔ وہ سسکی۔۔۔

مہر بس کرو۔۔۔۔ خود کو اور مجھے سزا دینا، ختم کرو یہ ازیت، محسوس کرنے دو مجھے اور خود کو اس رشتہ کا احساس، مجھے محسوس کرنے دو خود کو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے وہ دھیمے لہجے میں بولتا اسکی دھڑکنیں منتشر کر گیا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے لہجے کے الجھاو میں الجھی چپ سادھے بیٹھی ان پلوں کو محسوس کرتی رہی۔۔۔۔۔

اسکے انداز میں ہلکی سی شکست محسوس کرکے اسنے اسے بازووں میں زور سے بھینچا اورگلے سے لگا لیا---

اور تب ہی شاید اسے کوئی سہارا ملا وہ ہچکیوں سے روتی اس سے شکوے شکایات کرنے لگی جسے وہ تحمل کیساتھ سنتا دور کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اسکے بالوں سے پنیں نکالتے انہیں سلجھا رہا تھا-----

جب وہ کافی دیر تک چپ نہ ہوئی تو وہ اسکا دھیان بٹانے کی خاطر گویا ہوا----

بس کرو مہر بی بی---میری نیو شرٹ کا کیا حال کر رہی ہو------ اسنے بیچارگی سے کہا تو وہ کرنٹ کھا کہ سیدھی ہوئی------

خان---تم نے میرے ہاتھوں ضائع ہو جانا---- وہ دانت پیستے بھیگے لہجے و آنکھوں ساتھ بولی تو وہ قہقہ لگاتا اسکی طرف بڑھا-----

تم نے میرے ہاتھوں گنج------ وہ اسکے بڑھتے ہاتھ دیکھتے دھمکی دینے لگی جب اسے جھٹکے سے کھینچتا وہ اسکے لبوں پہ جھکتا سائیڈ لیمپ بھی بجھا گیا------

کھڑکی کہ پار چاند انکے آزمائش سے پر امتحان کے بعد اس ملن پہ چپکے سے مسکرا دیا----
لیکن کون جانے کہ کتنی آزمائش باقی تھی-----

ہاں ہاں ڈئیر۔۔۔۔۔دروازہ کھلنے کی آواز کیساتھ اتی آواز پہ اسکے حواس الرٹ ہوئے۔۔۔۔
نہیں نہیں۔۔۔۔سارا ٹائم تمہارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔ اسکا دل ڈوبا اسکی بات سن کے۔۔۔۔۔
وہ کس کہ ساتھ شادی کی رات اور اسکے سامنے کیا بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے گھونگھٹ سے بمشکل پار دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا تو وہ شیروانی کے بٹن کھولتا ڈریسنگ کے سامنے جا ٹکا تھا۔۔۔۔۔۔

اوہ نہیں یار آج تو شادی ہوئی ہے تو آج تو مجبوری ہے۔۔۔۔۔۔ اسکا دل سکڑ سا گیا اور آنکھوں میں نمی جاگنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں یار آج اسے ٹائم دینا مجبوری ہے کل کا سارا وقت تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ مسکراتے لہجے میں کہے جملے پہ اسکا ضبط چور چور ہوا وہ گھونگھٹ الٹتی جھٹکے سے اٹھی اور روتی ہوئی دروازے کی طرف لپکی۔۔۔۔۔

وہ جو مگن سا موبائل پہ لگا تھا اسے اٹھتے اور روتے دیکھ کے بوکھلا گیا اور پھرتی سے لپکتے اسکی کلائی تھامی۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے یو چیٹر۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

میری بات تو سنو چشمش۔۔۔۔ وہ اسکے گرد بازو پھیلانے کی ناکام کوشش کرتا بولا تو وہ جھٹکے سے دور ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے ہاتھ مت لگاو۔۔۔۔۔سوں سوں کرتی وہ دلہناپے کے رنگ میں رنگی اسکے دل میں اترتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکی بھرپور مزاحمت دیکھتے اسے جھکڑتے دوبارہ بیڈ کیطرف پھینکا تو وہ بھبھک اٹھی۔۔۔۔ تم نے مجھے چیٹ کیا اور اب یہ زبردستی ت۔۔۔۔۔۔۔ وہ جھکا اور اسکی ساری شکایات، غصہ ناراضگی و بدگمانی اپنے لبوں میں سمیٹتا اسکی سانسیں منتشر کر گیا۔۔۔۔۔۔ ،

اسکی گولڈن آنکھیں اسکی جرات پہ پھٹنے لگیں اور دم گھٹنے لگا۔۔۔۔۔
کچھ لمحوں بعد وہ پرے ہوا اور شوخ نظروں سے اسکا سر تا پا جائزہ لینے لگا جو اس سے نظریں چرائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

ولی! تم۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شکایتی نظریں اسکی طرف گھمانی چاہیں لیکن اسکی شوخ نظروں کا سامنا مشکل تھا اسلیے اسکی باتیں سوچ کہ اسکی آنکھیں پھر سے بھرنے لگیں۔۔۔۔۔۔

اے اے---ہدیٰ----کیوں رو رہی ہو--------؟؟ وہ اسے چپ کرواتے بولا-----

تم ---تم نے چیٹ کیا مجھے شادی کی رات تم کک---کسی سے باتیں کر رہے تھے-----
اسنے سسکی بھری تو وہ اک پل بعد ہنسنے لگا اور پھر بے تحاشہ ہنسنے لگا------وہ ہونق سی اسے دیکھنے لگی--------

کیا یار میں تو بند موبائل کیساتھ لگا تھا بس ایلے ہی شغل---- اسنے شرارت سے آنکھیں میچتے کہا تو وہ چلاتی اس پہ کُشن برسانے لگی------
تم انتہائی فضول انسان ہو ولی سکندر-------- وہ اپنی پوزیشن اور حالت کا خیال بھولتے ہوئے پرانے انداز میں اس سے لڑنے لگی اور دانت کچکچاتی بولی تو وہ قہقہ لگا گیا----

میرا میک اپ خراب کروا دیا مجھے رلاتے ہوئے شیم آن یو------ وہ اس وقت کہیں سے بھی نئی نویلی دلہن والے انداز و نخرے نہ دکھا سکی بلکہ وہی پرانی چشمش بنی تھی--------
چلو باقی کا میک اپ میں خراب کر دیتا---------- اس پہ جھکتا وہ معنی خیزی سے بولا تو وہ بوکھلاتی اس پہ کشن پھینکتی اسے دور ہٹانے لگی جب وہ کشن کیساتھ اسے قابو کرتا قہقہ لگاتے

اس پہ جھکا تو ناچاہتے ہوئے بھی اسکی دھیمی ہنسی اسکی ہنسی کیساتھ شامل ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

حسب توقع صورتحال کا سامنا کرتے ہی وہ گہری سانس بھر کہ رہ گیا۔۔۔۔۔
تکیے زمین پہ بکھرے ، کشن بھی کچھ بیڈ پہ کچھ نیچے رل رہے تھے۔۔۔۔ اسکی جیولری بھی بکھری پڑی اپنی قسمت پہ نوحہ کن تھی۔۔۔۔۔
جبکہ وہ خود اسی لہنگے میں جسکا ڈوپٹہ بے پرواہی سے صوفے پہ پڑا تھا، بال بکھیرے گھٹنوں میں سر دیے بیڈ سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہیں رک جاو آریان شاہ۔۔۔۔۔ وہ بپھری سی بولی لیکن وہ ہنوز اسکی طرف بڑھتا ہوا اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا جب وہ بغیر کچھ کہے اسکے کندھے پہ بازو پھیلاتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا اور۔۔۔۔

پھر وہ ضبط کھوتی اسکے سینے پہ سر ٹکائے اپنا غبار نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں کیا ایسے۔۔۔۔؟ کیوں میری بات نہیں مانی۔۔۔۔۔اپنے لیے مجھ سے بہتر ڈھونڈنے نا۔۔۔کیوں کیا ایسے۔۔۔۔میں نہیں تھی تمہارے قابل کیوں کیا ایسے۔۔۔۔میں کبھی تم سے بات نہیں کروں گی کبھی نہیں۔۔۔۔۔ وہ بے ربطگی سے بولتی دل کا غبار و غصہ نکالنے لگی جبکہ وہ لب بھینچے بس سنے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لوگ جب سب کچھ جانیں گے تو کیا کہو گے انہیں کیوں اپنے لیے اتنی اذیت بھری زندگی چوز کی۔۔۔۔۔ وہ اذیت بھرے لہجے میں کہتی اسے جھنجھوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

لوگ سب کچھ نہیں بس اتنا جان لیں کہ تم میری زندگی ہو اور زندگی ہمیشہ پیاری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے سے بکھرے بال پرے ہٹاتا وہ پیار کی پہلی مہر سجا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دم سادھے بیٹھی اسکے لفظوں اور لمس کے حصار میں گھری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔
اور اپنی زندگی کے بارے میں کچھ غلط کہنے کا حق میں آج کے بعد آپکو بھی نہیں دے رہا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتا وہ اسے منجمند سا کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے سامنے کھڑے سیاہ جینز، سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ ہی سلیولیس جیکٹ پہنے کھڑے شخص کو دیکھ کہ وہاں بیٹھے پانچوں نفوس کے منہ حیرت سے کھل گئے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی حیرت سے ہی سنبھلے نہ تھے جب سیاہ یونیفارم میں ملبوس آفیسز نے گنز تھامے انہیں چاروں طرف سے گھیرا اور مختلف آفیسرز وہاں موجود کمروں کی طرف بھاگنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی حیرت زدہ نظریں دوبارہ سے اسکی جانب مڑی جو ہاف بلیک گلوز پہنے گن کو ان پہ فوکس کیے اپنی پراسرار اور شاندار شخصیت کیساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔سارے رومز سے گرلز کو نکال کہ الگ وین میں بٹھاو اور بچوں کو علیحدہ وین میں بٹھا کہ روانہ کرو ۔۔۔۔۔

اور تمام میٹیریل اور اسلحہ ہر چیز ایک ایک کونے سے چیک کر کے نکلواو۔۔۔۔۔ اسکے حکم دینے پہ وہ ہوش میں آئے۔۔۔۔۔۔

اے رکو۔۔۔ اس میں ایک نے آگے جاتے خان کو پکارا لیکن وہ ان سنا کر کہ چلتا رہا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میرے آفیسرز میرے علاوہ کسی کی سنتے ہونگے۔۔۔۔ اسنے گن کا پچھلا حصہ اسکے منہ پہ مارتے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو وہ منہ کے بل زمین پہ جا گرا۔۔۔۔۔۔

تم نے ہمیں ڈبل کراس کیا آفیسر۔۔۔۔؟؟ ایک نے نفرت ست اسے دیکھتے کہا۔۔۔

ہاں کیونکہ یہ میری عادت ہے۔۔۔۔۔۔اسنے سرد نگاہیں اس پہ گاڑتے کہا۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم اتنی آسانی سے زندہ بچ کہ یہاں سے جا سکو گے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ انکے چیف آف گینگ نے کہا تو وہ یوں مسکرانے لگا جیسے کسی بچے کی بات پہ مسکرا دیا ہو۔۔۔۔

،ہاں کیونکہ تمہارے سب گارڈز اندر اور باہر والے سب اس وقت واصل جہنم رسید ہو چکے ہیں تمہارے سارے بم بھی ڈفیوز ہو چکے ہیں اور تو اور تمہارا اسلحہ بھی پکڑا جا چکا ہے اور یہ کام پچھلے پانچ دنوں سے ہو رہا ہے لیکن تم مجھے شکست دینے کی خوشی میں مگن یہ سب محسوس

نہ کر سکے۔۔۔ اسنے ایک ساتھ کئی کے اسکے ناک پہ مارتے سرد لہجے میں پھنکارتے کہا۔۔۔۔۔۔

ان سب کے ہوش اسکی دی گئی اطلاعات کے باعث اڑ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے انڈر اسٹیمیٹ کیا ہے جو کہ اکثر کر جاتے لیکن میں کام تمام کر کہ اٹیک کرتا کہ تمہارے جیسوں کے پاس کوئی گنجائش نہ بچے۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے کی سرد تاثر نے انہیں ٹھٹھرا سا دیا اور پھر ائیر پیس سے آتی اطلاع پہ وہ انہیں وہیں چھوڑتا وہ کھڑکی سے کودتا نیچے جا گرا جبکہ وہ اپنے بچ جانے پہ مشکور و حیرت زدہ تھے۔۔۔۔۔۔

بلڈنگ سے کودتے ہی اسنے آفیسر کو اشارہ کیا اور تین سیکنڈ بعد اسنے ایک زوردار بلاسٹ کی آواز سنی اور اسکے لبوں پہ ایک پراسرار مسکراہٹ جھلک دکھلا کہ چھپ گئی اور وہ پروقار انداز میں چلتا اپنے آفیسرز کی معیت میں اس بلڈنگ باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔ مما کی پکار پہ وہ سوچوں کو پرے کرتی فورا انکی طرف بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔ وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹ گئی اور پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیآ بات ہے ایلے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟ انہوں نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا۔۔۔

کچھ نہیں بس شادی کو یاد کر رہی تھی اتنی جلدی گزر گئی۔۔۔۔ اسنے منہ بسورتے کہا کہ ریسیپشن کو گزرے بھی ایک دن گزر گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں یہ بات تو ہے۔۔۔۔۔ آج دو دن تو شادی کو بھی ہو ہی چکے۔۔۔۔۔ مما نے متفق ہوتے کہا تو وہ ٹھٹھکی اور اسکے دماغ میں کلک ہوا وہ فورا سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔

مماآج کیا ڈیٹ ہے۔۔۔؟ اسنے دماغ پہ زور دیتے پوچھا تو مما نے کچھ حیران ہوتے بتایا۔۔۔۔۔

سترہ تاریخ ہے کیوں کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسنے انکی بات سنی ہی نہیں وہ کچھ پل کو ساکت سی رہ گئی لیکن سچویشن کا ادراک ہوتے ہی وہ پھرتی سے اٹھی اور سیڑھیوں کیطرف بھاگی۔۔۔۔۔

کیآ ہوا بیٹا ایلے کیوں بھاگ رہیں ہیں دھیان سے۔۔۔۔ وہ پریشان ہوتیں پکاریں۔۔۔۔۔

آپکے بیٹے کا سرپرائز گفٹ کھولنے جا رہی ماما۔۔۔ وہ زور سے جواب دیتی منتشر ہوتیں دھڑکنوں کیساتھ کمرے کی طرف بڑھتی گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کیساتھ سیڑھیاں پھلانگتے کمرے کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

دروازے پہ پہنچ کہ اسنے کچھ پل دھیرے سے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کہ لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کیا اور پھر ہولے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ وارڈروب کی جانب لپکی اور وہاں سے پنک کلر کے گفٹ ریپر میں لپٹاپیکٹ اٹھایا اور بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

سینے میں پاگل ہوتے دل کیساتھ اسنے ریپر اتارنا شروع کیا۔۔۔ اسکا رنگ جوش سے گلابی پڑتا جا رہا تھا جبکہ نچلا لب بھی اسنے خود کو کمپوز کرنے کیلیے عادتا دانتوں تلے دبایا ہوا تھا۔۔۔۔

اسنے ریپر اتارا تو اس میں سے اوپر رکھے گئے کارڈ پہ اسکی نگاہ پڑی اسنے کارڈ اٹھایا تو اسکی نگاہ ان خوشنما لفظوں پہ پھسلنے لگی۔۔۔۔۔

I can't replace anyone above you

BUT

I can replace myself above you

NOt to be a master but to be your shield

AND always protect you..... ❤️❤️❤️

For my precious gifted by God in my life forever....

Wear this dress and reach farmhouse with Muaavia and Khan at 10:.00 pm sharp.....

TO my Eternal love..... ❤️❤️❤️❤️

اسکا رنگ انتہائی حد تک سرخ پڑ رہا تھا، وہ بار بار ان لفظوں کو پڑھتی اور انکی شدت محسوس کیے جارہی تھی----

اسنے لرزتے ہاتھوں سے نچلا پیکٹ کھولا تو اسکے اندر سے بھی ایک سرخ رنگ کا کارڈ نیچے گرا اسنے بلش کرتے وہ کارڈ پکڑا اور اسے کھولا۔۔۔۔

I need you like a heart

NEEDS beats

LIKE a mac needs

CHEESE

liKE you

NEEDS me... ❤️❤️

اسکے لکھے لفظ اسکے پاگل ہوتے دل کو سینہ توڑکہ باہر آنے پہ ابھارنے لگے۔۔۔۔

اسنے ہولے سے ڈریس نکالا اور پھر وہ کچھ پل مبہوت سی رہ گئی۔۔۔۔۔

وائیٹ کلر کا لانگ سا فراک جو زمین کو چھوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ نفیس سی نیٹ سے مزین شولڈر اور نیک ورک جسکو ایپلک ورک سے کور کیا گیا تھا۔۔۔۔

اسکی نگاہیں ڈریس پہ جمیں تھیں جب اسکی الفاظ زہن میں ڈگمگائے----

WEAR this dress and reach farmhouse....

اسنے ایک نظر اسکی نگاہ اسے خود کو اس ڈریس میں دیکھا تو وہ لجا سی گئی اسنے جلدی سے ڈریس بیڈ پہ رکھ دیا اور خود کو سنبھالنے لگی-----

اسکی نگاہ پیکٹ پہ گئی تو اس میں ڈریس سے میچنگ ہر شے موجود تھی------

وائیٹ پرل نیکلس سیٹ، وائیٹ بروچ، وائیٹ بریسلٹ، وائیٹ ہیل---------

اسکی نگاہ ان چیزوں پہ ساکت سی جمی ہوئی تھی جب آیت اور مہرو دروازہ کھٹکھٹاتیں کمرے میں داخل ہوئیں لیکن وہ تب بھی متوجہ نہ تھی-----

ہاو-------

مہرو اسکے کان کے پاس زور سے چلائی تو وہ اچھل پڑی اور کانپنے لگی لیکن مڑ کے دیکھا تو وہ منہ پہ ہاتھ رکھے ہنسی روکنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔

بہت بری ہو تم۔۔۔۔ وہ خجل ہوتی بولی۔۔۔۔

آپ بہت اچھی اور معصوم بھی ہیں اسی لیے تو ہمارے لالے کو دیوانہ بنایا ہوا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے گال عادتا کھینچتے بولا تو اسکے پہلے سے سرخ گال گویا لہو چھلکانے لگے۔۔۔۔۔

بس جی انکا کوئی حال نہیں اسکے زکر پہ اتنا سرخ ہوتی اور شرماتی تو اسکی موجودگی پہ اسکی یہ ادائیں میرے دیور کا کیا حال کرتی ہوں گی۔۔۔۔۔ لاریب نے اسکی شرماہٹ کو نشانہ بناتے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

بھابھی لالے کا گفٹ مجھے بھی دکھائیں میں بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی جب سے مما نے کہا کہ آپ انکا سرپرائز گفٹ اوپن کرنے گئی ہیں لیکن جب آپ اتنی دیر نیچے نہیں آئیں تو انہوں نے پریشان ہو کہ ہمیں اوپر بھیجا کہ ایسا کیا گفٹ ہے جسے دیکھ کہ آپ واپس نہیں آئیں۔۔۔۔۔ مہرو نان سٹاپ شروع ہو گئی جب اسنے اسکے سامنے ڈریس کرتے اسکی زبان کو بریک لگائے۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔واو واٹ آگریٹ ڈریس۔۔۔۔۔ لالے کی چوائس کا اندازہ تو آپکو دیکھ کہ ہی ہو گیا تھا بٹ یہ ڈریس بہت زبردست ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی تعریف میں رطبلسان ہو گئی۔۔۔۔۔

علیزے ڈریس واقعی بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔ بھابھی نے بھی کہا تو وہ مسکرا دی۔۔۔۔۔۔

تب ہی لاریب کی نگاہ اسکی گود میں پڑے کارڈز پہ پڑی تو وہ پکڑتے بولی۔۔۔۔

کچھ سپیشل یا سیکریٹ تو نہیں لکھا۔۔۔۔ اسنے شرارت سے پوچھا تو وہ پزل ہوتی بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔

آں۔۔۔ہا۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

لیکن وہ دونوں کارڈز پہ جھکیں تھیں اور انکے لبوں کی زومعنی مسکان نے اسے لجا کہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

تو مطلب آج علیزے حیدر شاہ ، جہان حیدر شاہ کیساتھ آج ڈیٹ کریں گی۔۔۔۔ مسکراہٹ دبائے کہے گئے معنی خیز جملے پہ اسکا چہرہ دہک سا گیا۔۔۔۔۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔

بھآبھی پلیز۔۔۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔۔

چلو جلدی سے فریش ہو سات تو ہونے والے ہیں۔۔۔ہم تمہیں ریڈی کریں۔۔۔۔ بھابھی تو اسی وقت تیار ہو گئیں۔۔۔

ابھی سے کیوں اتنا تو ٹائم ہے ابھی۔۔۔۔۔ وہ بوکھلا گئی انکی تیزی پہ۔۔۔۔

کوئی جلدی نہیں ہے جائیں اچھی طرح سے فریش ہو ، اچھی طرح ریڈی کر کے بھیجنا آپکو ہم نے۔۔۔۔۔ مہرو نے اسے واش روم کی جانب دھکیلا جبکہ وہ نہ نہ ہی کرتی رہ گئی۔۔۔۔

آپ شاور لیں تب تک آپکی ساس کو بتا کہ آتی کہ انکے بیٹے نے کیا سرپرائز دیا۔۔۔۔۔ اسکو واشروم میں دھکیل کہ وہ نیچے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔

بس کریں نا بھابھی۔۔۔۔ اسنے لاریب کو روکا لیکن نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا اسے یوں لگ رہا تھا کہ پورے مینشن کی خواتین اسے تیار کرنے کو آ گئی۔۔۔۔

تم بس چپ کر کہ بیٹھو۔۔۔۔۔ چچی نے آنکھیں نکالیں تو وہ منہ بسور کہ رہ گئی۔۔۔

ایلے کر رہے سب جیسے پہلی دفعہ ملنے جا رہی، مت بھولیں کہ ایک سال سے بھی اوپر عرصہ ہو گیا شادی کو اور مم۔۔۔میں ایکسپیکٹ بھی کر رہی۔۔۔۔ اسنے انہیں مخصوص سے انداز میں بچوں کیطرح جتایا لیکن بات کہ اختتام پہ لہجہ لڑکھڑا سا گیا۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہ بولیں اور بس مسکراتیں رہیں جب وہ چڑتی ہوئی مزید بولی۔۔۔۔

اب ایلے حلیے میں ایلے تیار ہو کے جانا۔۔۔۔ اسنے اپنی طرف اشارہ کیا جہاں اسکے سراپے میں کوئی خاطر خواہ چینجنگ نہ آئی تھی۔۔۔۔

بچے یہ ہماری فیملی کی سپیشل ڈیٹ ہے یہ چاہے شادی کے بیس سال بعد ہوتی، یہ جہان کی ڈیٹ ہے۔۔۔۔ جسطرح وہ ریزروڈ کرتا شکر کرو کہ یہ اسے دیکھنے رات کو تمہارے کمرے میں نہیں گھس جاتیں۔۔۔۔۔۔ عائشہ چچی نے ہنستے ہوئے بتایا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔

اور حالت کو کچھ بھی نہیں ہوا جسطرح تمہاری صحت ہے مجھے تو لگتا عین ٹائم پہ بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔۔۔انہوں نے مزید کہا تو وہ بلش کرنے لگی۔۔۔۔۔

بس بھابھی کو بلش آن کی تو ضرورت کونی۔۔۔۔لالے کی غیر موجودگی میں انکا نام لے کہ کام چلائیں اور جب وہ سامنے آ جائیں گے تب تو۔۔۔۔۔۔۔۔ زینی سے شرارت سے بات ادھوری چھوڑی تو وہ سرخ پڑتا چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔۔

لائٹ سے میک اپ اور بلڈ ریڈ لپ اسٹک سے ہونٹوں کو سجائے وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

نیچے سے ہلکا سا کچھ بالوں کو کرل کر کے بروچ سے سجا کہ انہیں کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

کندھوں پہ وائیٹ ہی شال اوڑھے وہ دادو کے سامنے جھکی اور ان سے پیار اور دعائیں لیتی مما اور ماما کی طرف آئی اور ان سب سے مل کے وہ معاویہ اور خان کی معیت میں گاڑی کی جانب بڑھنے لگی-----

--------------،------------.. --

گاڑی جب فارم ہاوس کے سامنے جا کہ رکی تو اسکا دل اچھل کہ حلق میں آن ٹکا------

وہ کچھ دیر گاڑی میں بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو اعتدال پہ لانے کیلیے گہرے سانس بھرنے لگی اور پھر معاویہ کہ دروازہ کھولنے پہ چونک گئی-----

اسنے جب دروازہ کھولا تو وہ خود کو کمپوز کرتی باہر نکلی------

اور ان کیساتھ اندر کی طرف بڑھنے لگی------ اسکے بڑھتے قدموں کیساتھ اسکے دل کی دھڑکن بھی تیز تر ہو رہی تھی----- اسے یوں لگا کہ وہ پہلی بار اس سے ملنے جا رہی ہو------

اسکے زہن کے دریچوں میں چھ سال پہلے کا منظر لہرانے لگا جب وہ پہلی بار اس فارم ہاوس میں اس سے اس محبت کے بدلے اسکا سب کچھ چھیننے آئی تھی حتی کہ محبت کا حق بھی۔۔۔۔۔

اور آج چھ سال کے بعد وہ اسی فارم ہاوس میں اسکی محبت سے لپٹی اسی کہ بلاوے پہ دوڑی چلی آئی تھی اور خود کو اسکی محبت میں ڈبو رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکا دل بے اختیار سجدہ شکر کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ چپ سی تھی وہ چاہ کہ بھی خود کو کمپوز نہ کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔ اندرونی ہال کے مین دروازے پہ پہنچ کہ اسکا دل سکڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ ہولے سے کھولتی اندر داخل ہوئی تو اسنے پلٹ کہ پیچھے دیکھا تو خان اور معاویہ غائب ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ اسنے بوکھلا کہ پھر سے گردن گھماتے سامنے دیکھا اور پھر۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ اسکے خوبرو چہرے پہ ٹکی اپنے محو انتظار دل پہ وصل کے چھینٹے گرانے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ اسکو سر تا پا دیکھتے قدم بہ قدم اسکی طرف بڑھا، نگاہیں اسی پہ جمائے وہ آہستہ سے اسکی طرف بڑھا تو اسکا دل سینے میں گہرے ہچکولے کھانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سامنے آن رکتے وہ ہولے سے بازو اسکے کندھوں کے گرد پھیلاتا نرمی سے اسے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکے بالوں سے اٹھتی پرسرور مہک خود میں اتارتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

ٹ۔۔۔ٹھیک ۔۔۔۔آپ کیسے۔۔۔۔۔؟؟ اسکی آواز اتنی دھیمی تھی کہ وہ بمشکل سن پایا۔۔۔۔۔۔

ہمم۔گڈ۔۔۔۔ ہولے سے ہنکارا بھرتا وہ اسے آہستگی سے خود سے الگ کرتا اسکا بازو تھامتے صوفے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

اسے صوفے پہ بٹھاتا وہ اسکے مقابل بیٹھ گیا اور اسکو گہری نظروں سے تکنے لگا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ ایسے مت دیکھیں مجھے۔۔۔۔۔ وہ اس سے نظریں چراتے خفگی سے بولی تو اسکے لبوں پہ خفیف سی مسکان چھب دکھلا کہ غائب ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

ایسے۔۔۔اسطرح سے۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے سرخ چہرے کیساتھ لب کچلتے کہا تو اسکی اگلی حرکت نے اسکی سانسیں روک دیں۔۔۔۔۔۔۔

یوں مت کریں کہ میں اپنا ضبط ابھی سے کھو دوں۔۔۔۔۔۔ اسکے سرل لبوں پہ انگشت شہادت رکھتا وہ اسے دہکا گیا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ جس کام کیلیے گئے وہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اسنے لب آزاد کرتے چہرہ پھیرتے بمشکل بات کا رخ موڑنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔

جی ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اسکی کوشش پہ بمشکل مسکراہٹ روکتے اسنے جواب دیا تو وہ پزل سی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آپ گھر کیوں نہیں آئے ۔۔۔۔۔؟؟ اسکی نگاہوں سے سرخ پڑتے اور کنفیوز ہوتے اسنے دوسرا سوال کیا۔۔۔۔

کیونکہ میں آپکو بچنے کے چانسز کم دے کہ آپ سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اسنے گھمبیر لہجے میں معنی خیز الفاظ ادا کیے جو اسکے خون کی گردش کو بڑھا گئے۔۔۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھایا اور اسکے گلے میں پڑے پرل نیکلس کو گلے سے ریموو کرنے لگا۔۔۔۔۔۔ اسکی گرم انگلیوں کا لمس اور سانسوں کی تپش اسکی سانسیں منتشر کر گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈسٹرب کر رہا ہے یہ مجھے۔۔۔۔۔۔۔اسنے پرتپش لہجے میں کہا تو وہ خود کو سنبھالتی تھوڑا سا ہلکا سا پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ اسکی کوشش کو ناکام بناتا ہلکا سا گردن پہ جھکا اور کالر بون پہ اپنے دہکتے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔۔

وہ سختی سے آنکھیں میچتی اٹھ کھڑی ہوئی اور رخ پھیرتی خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرنے لگی جب وہ بھی ہولے سے اٹھا اور۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے آہستہ سے نظریں اٹھاکہ بلیک شلوار سوٹ اور وائیٹ شال کندھوں پہ لپیٹے اس شاندار مگر خود پہ چھائے مرد کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ٹیبل پہ پڑی سیاہ رنگ کی پٹی اٹھائی اور اسکی آنکھوں پہ باندھنے لگا وہ گڑبڑا گئی۔۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔شاہ۔۔۔۔ اسنے پٹی پہ ہاتھ رکھے لیکن وہ ہولے سے اسکے ہاتھ اٹھاتا بولا۔۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔ڈونٹ جسٹ ویٹ۔۔۔۔۔۔۔۔اسے لیے وہ ہولے سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اسے ساتھ لیے گارڈن کی طرف آگیا۔۔۔۔۔

ادھر پہنچ کہ اس نے اسکی آنکھوں سے لگی پٹی کھول دی اور جب اسنے آنکھیں کھولتے سامنے دیکھا تو اسکی نظریں کچھ پل کو پتھرا گئیں۔۔۔۔۔۔۔

سارے ماحول کو سفید نیٹ کے پردوں سے سجایا ہوا تھا اور انکے درمیان سفید کور سے سجی ٹیبل پہ سرخ پھولوں کے درمیان سجا کیک اسکے دل کو ساکت سا کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

happy birthday to you my eternal love.....

اسکے دائیں کندھے کو عقیدت سے لبوں سے چھوتا وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا کیک کہ طرف لے گیا۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر اسکے ساتھ مل کے کیک کاٹنے کے بعد جب علیزے نے لرزتے ہاتھوں سے کیک اسکی طرف بڑھایا تو اسنے خوشگواریت سے اسے دیکھا اور کیک اس سے کھاتا وہ باقی بچا وہی پیس اسکے منہ کی طرف بڑھا گیا اور اسنے وہی پیس تھوڑا سا کھایا جو اسکے لبوں اور ہلکا سا تھوڑی پہ لگ گیا۔۔۔۔

وہ ہولے سے جھکا اور اس پہ اپنے لب رکھ دیے اسنے بکھرتی سانسوں کیساتھ اسکی شال کو سہارا سمجھتے دبوچا۔۔۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔ اسکے لب لرزے اسکی جسارتیں اسکا دم اٹکانے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

پرفسوں ماحول، محبتوں میں لپٹے وجود اور گہری چاندنی انکے ملن کیلیے خوش نما گیت گا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ اسنے نظریں اٹھا کہ اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

میرا۔۔۔۔میرا گفٹ۔۔۔۔؟؟ اسے روکنے چکا فلحال یہی طریقہ اسکے دماغ میں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا۔۔۔میرا گفٹ کہاں ہے۔۔۔۔؟؟ اسے روکنے کا فلحال یہی طریقہ اسکے زہن میں آیا۔۔۔۔

وہ ٹھٹکا اور مسکراہٹ دباتے فورا سیدھا ہوا۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔ اسنے اسکی کلائی تھامتے اسے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اسکے ساتھ اس پرفسوں دل کو دھڑکاتے ماحول سے دور جانے لگی۔۔۔۔۔

اسکی تھامی ہوئی کلائی کی نبض کو وہ اپنے انگوٹھے سے رب کرتا اسے ساتھ لیے چلتا رہا جبکہ اسے یوں لگ تھا کہ اسکے لمس کی شدت سے وہ ابھی ہوش کھو بیٹھے گی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ہوش کھو بیٹھتی وہ اسے لیے ایک روم کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔ اسکے زہن میں چھ سال پہلی کا ایک منظر انگڑائی لینے لگا۔۔۔۔۔

"سب روم بلکہ پورا فارم ہاوس دیکھنے کے بعد وہ اس بند کمرے کے سامنے کھڑی اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ یہ کس کا روم ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ حیران تھی کہ سارا فارم ہاوس دکھانے کے بعد وہ اسے اس روم میں کیوں نہیں لے کہ گیا۔۔۔۔۔

یہ سٹڈی روم ہے انفیکٹ مائے پرسنل سٹنگ ایریا لیکن آپ کو تب ادھر لے کہ جاونگا جب آپ مکمل میری ہو جائیں گی روح سمیت۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسنے سنجیدگی سے کہا تو اسکی سانسیں اٹکنے لگیں۔۔۔۔

لل۔۔لیکن مم۔۔۔میں کب۔۔۔۔ . .اسکے لب پھڑپھڑائے۔۔۔

ششش۔۔۔۔آپ آئیں گی آپ کو آنا پڑے گا۔۔آپ میری ہو کہ، میرے رنگ میں رنگی ادھر آئیں گی میں انتظار کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے وہ بھاری آواز میں بولتا اسکو گرم سانسوں اور اپنے لفظوں سے دہکا گیا۔۔۔۔۔۔

اسکے لفظوں اور گرفت کی شدت ، اسکی تڑپ پہ اسکی آنکھیں برسنے لگیں لیکن ان آنسووں کے بے مول ہونے سے پہلے اسنے ان پہ اپنے لب رکھ دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا ہاتھ دبایا تو وہ چونک گئی اور اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کی کیفیت نے کچھ پل کو اسے جھکڑ لیا لیکن اسکے ہاتھ کے دباو کو محسوس کرتے وہ چونکتی ہوئی دروازے کو پش کرتی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

بیڈ ، روم ریفریجریٹر اور کمپیوٹر ٹیبل کے علاوہ اس کمرے میں کچھ نہ تھا جبکہ کمرہ بے حد کشادہ تھا۔۔۔۔ اسنے حیرانگی سے اسے دیکھا لیکن وہ اسکی نظریں خود پہ محسوس کرتا اسے لیے آگے بڑھا اور دیوار پہ گے ڈیجیٹل بٹنز پریس کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ دم بخود رہ گئی جب اسنے اس دیوار کو دروازے کی مانند کھلتے دیکھا اسنے اسے دوبارہ دیکھا تو وہ ہلکا سا اسکی طرف جھکا۔۔۔۔

آپکا گفٹ۔۔۔۔۔۔ اسکے کہنے پہ وہ نگاہیں جھکاتی وہاں اینٹر ہوئی اور وہاں کا منظر دیکھ کہ وہ مبہوت سی رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ شخص اسے ہمیشہ کیوں لاجواب کر دیتا تھا۔۔۔۔ اسکی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔۔۔

پورے کمرے میں اسکی چھ سال سے اب تلک کی مختلف تصویریں تھیں لیکن اسکی نگاہیں اور زبان سامنے گئے پورٹریٹ کو دیکھ کہ گنگ ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔

سیاہ لباس میں ملبوس وہ دونوں ایک دوسرے کی پیشانی سے پیشانی جوڑے جب ہجر کے لمحوں کو رو رہے تھے اسی مٹے کو قید کر کہ اسکو پینٹ کروا گلاس وال میں پورٹریٹ کروایا گیا اور اس پہ گرتا مصنوعی واٹر وال انہیں بھگونے کا منظر پیش کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی بھیگتی نگاہیں اسکی جانب مڑیں اور وہ بغیر کہے اسکے فراغ سینے پہ سر رکھ کہ رونے لگی۔۔۔۔۔

اسکے اس شدید رد عمل پہ وہ ایک پل کو بوکھلایا لیکن پھر کچھ سمجھتے اسے زور سے خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔۔

دونوں جانتے تھے، دونوں کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں تھی وہ بس ان لمحوں کو محسوس کرنے گے یونہی اسے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے بعد وہ سرخ چہرہ لیے پیچھے ہٹنے لگی جب وہ اسے روکتا بولا۔۔۔۔۔

آپ اور رو سکتی ہیں میرے سینے میں اتنی کشادگی ہے کہ آپ کے آنسو جزب کر سکے۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکی آنکھوں پہ انگوٹھا پھیرتے کہا تو اسکی پلکیں لرزنے لگیں۔۔۔۔

وہ جھکا اور لب اسکی بھیگی پلکوں پہ رکھ دیے۔۔۔۔۔۔

ش۔۔شاہ۔۔۔۔۔ وہ سانسیں روکتی ،آنکھیں میچتی سرگوشی میں پکاری لیکن وہ یونہی اسکی آنکھوں پہ مرہم رکھے کھڑا رہا۔۔۔۔۔

وہ لمحہ نجانے کتنی صدیوں کے برابر تھا۔۔۔اسکی ٹانگیں لرزنے لگیں۔۔۔۔۔

گفٹ کے بعد اچھی بیویاں شوہروں کو اچھا تھینکس بولتیں لیکن ہائے رے قسمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا اور اسکی بکھری سانسیں نارمل کرنے کو سنجیدہ لہجے میں بولا تو وہ آنکھیں کھولتی اسے خفگی سے دیکھتی رخ بدلتی بولی ۔۔۔۔۔

آپ دوسروں کی اچھی بیویوں سے ہی تھینکس لے آئے۔۔۔۔۔۔۔ اسکا لہجہ خفیف سی خفگی لیے تھا۔۔۔۔

میں فلحال اپنی ہی بیوی سے کام چلا لیتا۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ تھوڑی رکھتے اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ منہ پھلائے کھڑی رہی۔۔۔۔

ڈانس۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ادھر ادھر دیکھتے دھیمے سے سرگوشیانہ انداز میں اس سے پوچھا تو ایک بے ساختہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا جسے چھپانے کو وہ سر کو جھکا گئی۔۔۔۔

آپ نہیں میں کروں گی۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھتے کہا تو اسنے کندھے اچکائے۔۔۔۔

وہ اسے لیے واپس گازیبو چلا آیا جہاں مدھر مدھر بجتا میوزک، پرفسوں گلابوں کی مہک سے مہکتا ماحول دل کی دھڑکنوں کے تال میل سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اسنے اسکے سامنے ہاتھ پھیلائے تو اسنے اسکے ہاتھوں میں اپنے مضبوط ہاتھ دیے تو وہ دھیرے سے اپنے پاوں کو آگے اور پیچھے کرنے لگی اور وہ چپ چاپ اسکے ساتھ اسے فالو کر رہا تھا۔۔۔

وہ بلکل بچوں کی طرح پاوں آگے پیچھے کرتی اسے ڈانس کا نام دے رہی تھی جب اسنے اسکے دونوں کھینچتے اسے ساتھ لگایا۔۔۔

اس اچانک حملے پہ اس نے گھبرا کے اسے دیکھا تو اسنے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حمائل کرتے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ڈارلنگ!کپل ڈانس ایلے کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اسکے کان کی لو چومتا وہ اسکا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھامے اور اسکا بایاں ہاتھ اپنے سینے پہ رکھے وہ بازو اسکے گرد گھیرا کرتے ہوئے اسے موو کروانے لگا۔۔۔۔

اسکے لمس پہ وہ اسکے سینے پہ سر ٹکائے گہری سانسیں بھرتی خود کو سنبھالنے لگی جب اسنے اپنی کمر کے گرد ہلکا سا دباو محسوس کیا جو ڈانس کی سٹارٹنگ کا اشارہ ہو۔۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ کے نیچے دبے اسکے سینے میں دھڑکتے دل کی دھڑکنیں اسے خود میں شامل ہوتی محسوس ہوئیں۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اسکے ساتھ حرکت کرنے لگی۔۔۔ اسکی پرتپش نظروں کے حصار میں اسکی رنگت قرمزی سی ہوتی جارہی تھی اور پلکیں لرزنے لگیں۔۔۔۔۔

My love for you

Knows no time and place

My heart start thumping

Everytime I see your beautiful face .....

گھمبیر لہجے میں بولے گئے یہ دلفریب الفاظ اسکے لبوں پہ دھیمی سی مسکان بکھیر گئے۔۔۔۔
یونہی حرکت کرتے اسنے بازو گھماتے اسے گھمایا اب اسکی پشت اسکے سینے سے لگی تھی اور دائیں بائیں پاوں کو حرکت دیتے وہ سٹیپس کیے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

نجانے کتنی دیر تلک وہ یونہی خود میان کھوئے پھولوں کی گہری چادر تلے مگن رہے۔۔۔۔۔

اچانک اسنے علیزے کو اپنے بازووں میں اٹھایا وہ بوکھلا گئی اور گڑبڑاتے اسے دیکھا۔۔۔۔

چ۔۔چھوڑیں نا مجھے ۔۔۔میں خود چلوں گی۔۔۔۔ وہ جو اسکی بانہوں میں مگن کھڑی تھی اس اچانک حملے میں بوکھلاتی بول اٹھی۔۔۔۔

وہ دھیرے سے جھکا اور اسکی ناک میں لب مس کیے تو وہ منہ بسورتی اسکے کندھے میں چہرہ چھپاتی فقط اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔ اسکے لفظوں پہ اسکے لبوں پہ بہت جاندار سی مسکان پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

سرخ و سفید بیلونز ہر جگہ بکھرے پڑے تھے جن پہ سوری لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ حیران تھی اور حیرانگی اس قدر شدید تھی کہ وہ اسکی بانہوں میں ابھی تک بے خبر جھول رہی تھی لیکن اس حیرانگی کہ حملے نے اسے اتنا ششدر کر دیا تھا کہ وہ بھول گئی تھی کہ وہ کس حالت میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

I'm sorry.....

بہت قریب سے آتی پرحدت سرگوشی پہ چونک گئی اور اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔ اسکی نگاہوں میں ایک واضح سوال تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جھکا اور دھیرے سے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور پھر گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گیا اور سر اسکی گود میں رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں پانچ سال کا تھا جب میری ماں)لالہ رخ (میرے پاپا کو چھوڑ کے چلی گئیں۔۔۔ مجھے تب سے دنیا کی ہر عورت سے نفرت ہو گئی تھی۔۔۔۔میں گھر کی عورتوں سے دور ہوتا چلا گیا۔۔۔۔پھر ماما ہمارے گھر میں آ گئیں اور نفرت شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

لیکن میری ہر نفرت اور برے رویے کا ازالہ وہ اپنی محبت سے کرتیں لیکن انکی محبت بھی میرے اندر کے خلا کو پر نہ کر پائی۔۔۔۔ لیکن پھر میں نے انہیں اذیت دینا چھوڑ دی لیکن سب سے دور اپنے خول میں سمٹتا چلا گیا مجھے یوں لگتا کہ مجھ پہ کوئی جزبہ اثر انداز نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔

لیکن ردابہ ، مہرو لوگ جب اپنے ننھے ہاتھوں سے میرے چہرے کو ہاتھ لگا کہ مجھے پکارتیں تو مجھے اچھا لگنے لگا لیکن اسکا اظہار میں تب بھی نہ کر پاتا تھا لیکن میں ان سے صرف گھر میں ان سے بات کرتا ۔۔۔۔۔ عورتوں سے نفرت میری جوں کی توں تھی۔۔۔۔۔

اور پھر میری زندگی میں ایک تبدیلی آئی جس نے مجھے بدل کہ رکھ دیا۔۔۔مری کے پہاڑوں پہ ملنے والی اس چھوٹی
سی لڑکی کو دیکھ کہ میں سب کچھ بھول گیا اپنی نفرت، اپنے دکھ اور اپنا آپ۔۔۔۔۔۔۔ مجھے فقط اتنا یاد تھا کہ اس وقت پہاڑوں پہ اترنے والی سفید سی لڑکی میری نس نس میں اتر گئی ہے۔۔۔۔۔

اس نے مجھے بدل دیا۔۔۔میں اس دن پہلی دفعہ مما کو مما بولا۔۔۔۔میں بات تب بھی کم کرتا تھا لیکن اس دن سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری اندر کی ازیتیں ختم ہونے لگی
ہوں۔۔۔۔لیکن ابھی امتحان باقی تھا کہ وہ محبت کا امتحان لے گئی اور ہجر کی کڑی دیوار بیچ میں لے آئی۔۔۔۔۔۔ بھگتے لہجے پہ قابو پانے کو رکا جبکہ اسکے آنسو اسکے سر پہ گرتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یوں لگا کوئی میری سانسیں مجھ سے چھین رہا ہو میں جانتا تھا اس سب کہ پیچھے کیوجہ لیکن اسکی قسم میرے ہاتھ باندھ گئی اور پھر وہ دور ہوتی چلی گئی لیکن در حقیقت میرے بہت اندر تک جڑیں گاڑتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔پانچ سال بعد اسکے اغوا کہ اطلاع نے مجھ پہ پگھلا ہوا سیسہ گرا دیا ہو تب میں اسکی قسمیں اور وعدے توڑتا اسکے ڈر کو پیچھے چھوڑتا اپنے نام کر گیا۔۔۔۔

وہ میرے پاس تھی، بہت پاس تھی لیکن پھر بھی بہت دور تھی لیکن میرے لیے اسے دیکھنا دل کو وصل کے خوش کن لمحوں سے بھر دیتا تھا۔۔۔۔۔۔ اور پھر ایک رات ایک خوشنما رات مجھے یوں لگا کہ ہمارے صبر کا پھل اور ہجر کی زنجیروں کو توڑتی ہمارے لیے دلفریب مستقبل لے کہ آئی تھی۔۔۔۔ لیکن پھر اسکی بیوقوفی اور ڈر مجھے ہرا گئی۔۔۔ ختم کر دیا اسکی بے اعتباری نے مجھے مجھے پھر سے پینتیس سالہ جہان سے پانچ سالہ جہان بنا دیا۔۔۔۔ دنیا جسے ناقابل تسخیر کہتی تھی اسے اسکی رگ رگ میں بستی اسکی زندگی توڑ گئی۔۔۔۔۔۔

اور یہ دکھ اس وقت ناسور بنا جب اسنے اسے دیے گئے تحفے بھی بیدردی سے پڑے دیکھے تب وہ خاموش ہو گیا اندر تک خاموش۔۔۔۔۔۔ اور تب خود پہ قابو پاتے اسنے اسے زک پہنچائی جسے چھونے والی ہوا کو بھی وہ برداشت نہ کرتا تھا۔۔۔ اس سے خود کو دور رکھا کہ پاس رہتا تو برداشت نہ کرپاتا لیکن پھر ملنے والی اس خوشخبری نے دل کے زخموں کو بھرنا شروع کیا۔۔۔۔ اس سے ملنے والے ناسور پہ پھاہے رکھنے شروع کیے اور اسکی حالت کو دیکھتے وہ واپس آیا اور اسے دیکھتے خود پہ بیتنے والے زخم بھول گیا اور چاہتے ہوئے بھی اس سے بے رخی نہ برت سکا لیکن اسے زک پہنچانے کا خیال مجھے آج بھی چین لینے نہیں دیتا جسکی تکلیف کا ازالہ اسنے خود کو اذیت دے کہ بھی نہ پورا کر سکا۔۔۔۔۔ وہ بولتے بولتے رکا کہ اسکی بے تحاشہ سسکیوں کی آواز پہ اسنے بے ساختہ اپنا سر اٹھا کہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا جو سسکتی ہوئی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

I'M sorry for everything.....

اسکے اسی گال پہ لب رکھتے وہ بولا تو وہ سسکیاں بھرتی اسکے سینے میں چہرہ چھپاتی کے مارنے لگی------

کیوں کرتے اتنی محبت----کیوں چھپاکہ رکھا سب کچھ-----؟؟ کیوں اتنے برے ہیں آپ----؟ کیوں------؟؟ اسکے سینے پہ ہاتھ مارتی وہ زور و شور سے روتی بولتی چلی گئی

نہیں کرتی میں آپ سے پیار ----بہت برے ہیں آپ----بہت محبت کرتی ہوں میں آپ سے بہت زیادہ---------اسکی شرٹ مٹھی میں دبوچتی وہ بے ربطگی سے بولتی جا رہی تھی جب اسنے زور سے اسے باززوں میں بھینچا تو وہ ایک دم سے چپ ہوئی اور اسکی سسکیاں تھمنے لگیں-----

آپ آج پیار رہنے دیں آج پیار میں کر لیتا کہ آپ آج اسے برداشت کریں کہ بہت سے حساب باقی ------ اسنے گھمبیر زومعنی انداز میں کہتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا تو اسکی سانسیں بکھرنے لگیں-------

نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ اسنے خود کو چھڑوانا چاہا لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج رہائی ناقابل قبول ہے۔۔۔۔۔۔اسنے اسکی گردن کو نرمی سے چھوتے کہا تو وہ اٹکتی سانسوں سے جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔میرا ڈریس اور میک اپ خراب۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بولنا چاہا جب وہ اسے پیچھے کو لٹاتا بولا۔۔۔۔۔

ایسی کی تیسی آپکے ڈریس اور میک اپ کی۔۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ جھکتا وہ پرزور شرارت کرتا اسکی سانسیں روکتا بولا۔۔۔۔۔

حید۔۔۔۔ حیدر نو پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا ہاتھ شولڈر کیطرف بڑھتا دیکھ کہ وہ آنکھیں میچتی زور سے بولی تو اسکے لبوں پہ جاندار سی مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔۔

اب تو بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔اسکے شولڈر سے فراک کھسکاتے وہ اسکے کندھے پہ لب رکھتا شرارت سے بولا تو وہ اسکے دونوں بازو سختی سے دبوچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے سہارا کر لیں کہ اسکی ضرورت پڑنے والی ہے آپکو۔۔۔۔ زومعنی انداز میں کہتا وہ اسکے بازووں پہ نرمی سے انگلیاں پھرتا اسکی گردن تک لایا تو اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور لرزتی آواز میں شرم اور خفگی سے بولی۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔۔۔۔ حیا سے ٹوٹتی وہ بولی تو وہ اسکا سر تا پا جائزہ لیتا قہقہ لگا گیا جو سفید لباس میں سرخ چہرے اور لرزتی بھیگی پلکوں، پھیلی لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کیساتھ مشکبور سی اسکی بازووں کی قید میں بکھری پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس بات کا فیصلہ صبح کیجئے گا قبل از وقت کچھ کہنا آپ کیلیے خطرے کا باعث بن سکتا۔۔۔۔۔۔ شرارت سے پر لہجے میں کہتا وہ اسکے چھکے چھڑوا گیا اور ہاتھ بڑھا کہ بتیاں گل کرتا وہ اس پہ جھکتا اسے خود میں انڈیلنے لگا۔۔۔۔۔۔

اس پہ جھکا وہ اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارتا، اسکی تھکن خود میں سمیٹتا وہ اسکی سانسیں بکھرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو وہ مکمل طور پہ اس پہ پھیلی سو رہی تھی۔۔۔ایک شرمگیں مسکان نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔۔۔۔

اسنے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور جھجھکتے ہوئے اسے تکنے لگی۔۔۔۔۔۔اسکے منہ لیٹا وہ ماتھے پہ بال بکھیرے اسکا دل دھڑکا گیا۔۔۔۔۔

کھڑی ناک اسکے اٹل ارادوں کا پتہ دیتی تھی۔۔۔گھنی مونچھ تلے عنابی لب جو کثرت سگریٹ نوشی سے اب سیاہ پڑ رہے تھے اس وقت بھنچے ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ ہتھیلی پہ چہرہ سجائے یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسطرح مت دیکھیں کہ میں ضبط کھوتا آپکے اسطرح دیکھنے کا خمیازہ چکانے لگوں۔۔۔۔۔ اسکی خمار آلود گھمبیر آواز پہ اسکے چودہ طبق روشن ہوئے وہ گڑبڑاتی سیدھی ہوئی اور فورا بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔۔۔

اور وارڈ روب کی جانب بڑھی لیکن وہاں موجود جہان کے ڈریسز دیکھ کہ تپ گئی۔۔۔۔لیکن پھر خاموشی سے ایک سیاہ ٹ ٔراوزر شرٹ لے کہ واش روم گھس گئی۔۔۔۔۔۔۔

فریش ہو کہ کچھ لمحوں کے بعد جب وہ باہر آئی تو وہ یونہی مدہوش پڑا تھا اسنے گیلے بالوں کو یونہی پیچھے کھلا چھوڑا اور دبے پاوں چلتی باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتی کچن کہ جانب آئی وہ جانتی تھی اسکی موجودگی میں اس حصے میں کوئی بھی ملازم جہان کی اجازت کے بغیر نہیں آ سکتا اسلیے وہ آرام سے کچن میں پہنچ گئی اور کچھ کھانے کو دیکھنے لگی کہ اسے بھوک نے ہی اس وقت بیدار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے بسکٹ لیے اور چائے بنانے لگی وہ مسلسل ساتھ کچن فریج کو دیکھ رہی تھی اور اندازہ لگا رہی تھی کہ وہ کیا چیز اس وقت خود بنا سکتی تھی لیکن اسنے سب چیزیں پرے چھوڑیں اور بریڈ پہ جیم لگا کہ چائے بننے تک وہیں کھانے لگی۔۔۔۔۔

چائے بننے تک اسنے دو بریڈ کھائے اور پھر چائے کپ میں ڈالے کیلیے اسکی طرف متوجہ ہوئی جب خود کے گرد ایک نرم سی گرفت محسوس ہوئی۔۔۔۔ اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔

اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتا وہ اسکی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے سلام کا جواب دیا۔۔۔ اسکا چہرہ گزری رات کے مہکتے پلوں کی خوشبو سے دہک رہا تھا۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ بکھرے قوس و قزح کے رنگ اسے مبہوت کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

چچ۔۔۔۔۔چائے پیے گے۔۔۔۔ اسنے پرفسوں ماحول کو توڑنا چاہا۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔۔ اسکے کندھے کو نرمی سے چھوتا وہ پرے ہوا اور اسکی حالت کے پیش نظر تھوڑا سا دور ہوا کہ وہ ریلیکس ہو کہ چائے پی سکے لیکن وہ ابھی تک خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ ابھی تک فریش نہیں ہوئے۔۔۔۔۔؟ اسے دیکھتے اسنے پوچھا تو وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا بولا۔۔۔۔۔

نہیں اپنی شرٹ لینے آیا تھا۔۔۔۔ سنجیدگی سے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا بولا تو وہ گڑبڑاتی پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

حیدر---------- وہ شرم سے چلائی تو وہ ہولے سے ہنستا کچن سے چلا گیا جبکہ وہ شرمگیں مسکان کو چھپانے کیلیے کپ لبوں سے لگا گئی-----

---

گھر کب جائیں گے ہم-------؟؟ اسنے آفیشل کال سننے کے بعد جونہی موبائل رکھا تو اسکی دھیمی آواز اسکے کان میں گونجی تو اسنے اسکی طرف دیکھا------

ابھی نہیں----- اسنے آرام سے جواب دیا تو اسکی سانسیں مدہم پڑنے لگیں---- اسکیلیے اسکی محبتوں کی پرزور شدتیں برداشت کرنا مشکل کام تھا اور ادھر وہ بچ بھی نہیں سکتی تھی جبکہ گھر میں وہ سب کے ہونے کا ناجائز فائدہ لے سکتی تھی--------

وہ اسکے سوال کے پس منظر کو جانتا تھا اسلیے بڑے آرام سے بولا-----

ابھی سے گھبرا گئیں ہیں جبکہ ابھی تو محبتوں کے سمندر بھرے پڑے ہیں---- اسے بازووں میں لیتے وہ خماریت سے بولا تو وہ بوکھلائی-----

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ اسے خود پہ جھکتے دیکھ کہ اسکی سانسیں بندھنے لگیں اور دل دو سو کی سپیڈ سے دوڑنے لگا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے پیاس لگی۔۔۔۔۔۔ اسے دوبارہ سے رات والی کیفیت میں آتے دیکھ کہ وہ گڑبڑاتی بولی کہ وہ تو اسکی شدتوں کو پہلے ہی برداشت نہ کر پارہی تھی کہ وہ پھر سے اسکے ہوش اڑانے لگا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔۔ زومعنیت سے کہتا وہ اسکے لبوں پہ جھکنے لگا جب

جے رخ روشن ہمیں بھی دکھا دو اب ڈئیر۔۔۔۔۔۔۔ہمیں ہماری بھابھی یاد آرہی۔۔۔۔۔۔
معاویہ کہ زوردار آواز پہ وہ خطرناک تیوروں سے رکاتو اسنے شکر کی سانس بھری تو اسنے سیدھا ہوتے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکی نظریں دیکھی تو اسکے تاثرات دیکھ کہ کھلکھلا کہ ہنس دی۔۔۔۔۔

.....

اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھا تو وہ بمشکل ہنسی ضبط کرتی اسکی گرفت سے نکلی۔۔۔۔۔

سسوری۔۔۔۔۔۔ اسنے لبوں پہ ہاتھ رکھتے کہا لیکن آنکھیں شرارت سے چمک رہیں تھیں۔۔۔۔

آپ کو لگتا کہ آپ ادھر سے بچ کہ جا سکتیں ہیں۔۔۔؟؟ اسنے سنجیدگی سے اسکی طرف قدم بڑھاتے کہا تو اسکی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ وہ بس باہر سب آئے تو۔۔۔۔۔ اسنے فورا کہا کہ اسکے تیور اسے بوکھلا گئے۔۔۔۔۔

وہ کھسکتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر دروازے پہ ہاتھ رکھتی اسے فورا کھولتی باہر نکلی۔۔۔۔

وہ بھاگتی باہر آئی تو سب ہی تقریبا باہر موجود تھے لیکن وہ ٹھٹکی۔۔۔۔

انکی حیرت زدہ نگاہیں اسکے آرپار ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔ وہ پریشان ہوئی۔۔۔۔

وہ وہیں رک گئیں کہ انکی نگاہیں اسکے قدم روک سی گئیں تھیں۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ--- آج لگ رہا کہ رنگ میں رنگنا کسے کہتے-----؟؟ معاویہ نے مسکراہٹ دباتے شرارت سے کہا تو اسنے ہونق پن سے اسے دیکھا تو زینی نے ایک دھموکا آہستہ سے اسکے کندھے پہ مارا تو وہ یوں اچھلا کہ وہ ڈر گئی----

سبحان اللہ -- پہلی نند دیکھی ہے جو بھابھی کیلیے شوہر کو پیٹ رہی----- اسنے واویلا مچا دیا تو زینی نروس سی ہو گئی----

پیٹا کب میں آپ کو-----؟؟ اسنے سب کو کن انکھیوں سے دیکھتے دانت پیستے کہا تو اسنے آنکھیں نچا نچا کہ کہا-------

جھوٹ نہیں بولنا چاہیے زینب بیگم-----ابھی کچھ مٹے پہلے مارا مجھے----- اسنے زور دے دے کر کہا تو وہ خجل سی ہو گئی-----

بند کر دو یہ لڑکیوں والے واویلے----- موحد نے دھپ لگاتے کہا تو وہ آنکھیں پھیلا کہ اسے دیکھنے لگا-----

بھابھی آئیں نا ادھر------ مہرو نے اٹھتے بلایا تو وہ لب کھینچتی بمشکل مسکراتی اسکی طرف متوجہ ہوئی-----

یہ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے-----؟؟ اسنے سب کی شرارتی مسکان اور آنکھیں دیکھتے مہرو نے دھیمی آواز میں پوچھا-----

کیونکہ آپ بہت شاندار لگ رہیں ہیں---- اسنے آنکھ میچتے کہا تو اسنے اچنبھے سے خود کو دیکھا اور اگلے ہی پل اسکا رنگ سرعت سے سرخ پڑا اور آنکھیں شرم سے جھکی کی جھکی رہ گئیں جبکہ منہ حیرت سے کھل گیا------

گھنے بال پشت پہ بکھیرے، جہان کے ڈھیلے سے گھٹنوں تک آتے شرٹ اور پائنچوں کو فولڈ کیے ٹراوزر میں وہ واقعی اسکے رنگ میں رنگی کھڑی تھی------

وہ لب کچلتی وہیں کھڑی تھی جب لاریب بھی اٹھ کے پاس آئی---

اوہو ریلیکس بہت پیاری لگ رہی ہو ایکچوئلی بہت پیاری---رائیٹ جہان بھائی----- انہوں نے وہاں آتے جہان کو دیکھ کہ شرارت سے پوچھا تو وہ مزید پزل ہوئی-----

وہ انکے سوال پہ ہولے سے سر ہلاتا سب سے ملنے لگا کہ وہ کل سیدھا ادھر ہی پہنچا تھا۔۔۔۔

جے تمہیں میری یاد کبھی نہیں آئی۔۔۔۔۔؟؟ جب وہ سب سے ملنے کے بعد معاویہ سے لے بغیر بیٹھ گیا تو اس نے صدمے سے پوچھا تو اسنے سنجیدگی سے پلٹ کے سرد تیوروں سے اسے گھورا۔۔۔۔

مجھے تم اس وقت اتنے شدید برے لگ رہے ہو کہ مجھ سے فلوقت کوئی بات مت کرو میں بہت برا پیش آونگا۔۔۔۔ وہ دھیمے لہجے میں غرایا تو انکی طرف متوجہ علیزے کے لبوں پہ دھیمی سی مسکان پھیل گئی جسے وہ لب بھینچتے چھپانے لگی لیکن پھر بھی وہ ایک شخص پہ ظاہر ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

ویلے جے بھا بھی تمہیں کیسی لگ رہیں ہیں اس وقت۔۔۔۔۔؟؟ اسکی زبان میں پھر کھجلی ہوئی بلکہ جہان اور علیزے جہاں بھی اکٹھے ہوں اسکے اندر کا کیڑا اسے بیٹھنے نہ دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے سلگتی پرتپش نگاہوں سے اسکا مہکتا سراپا دیکھا اور پھر دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

کھانے کو نہیں بولا تھا .---- اسنے طنزا کہا تو اسکے دونوں ہاتھ جوابا اپنی گردن کیطرف بڑھتے دیکھ کہ اچھلتا دور ہٹا------

ویسے اتنے غریب لگتے نہیں ہو کہ ایک ہی ڈریس میں اپنا اور بیوی کا گزارہ کروا رہے----- وہ پھر بھی شرارت سے باز نہ آیا تو علیزے نے شرم سے سرخ پڑتے اسے وہیں سے کشن مارا جسے وہ بخوبی کیچ کرتا جہان کی طرف پھینکتا اس سے دور بھاگا-------

---

پریہان------- اسنے کھڑکی کے پار کھڑے دیکھتی پری کو متوجہ کیا-----

جِی---- وہ چونکی----

کیا دیکھ رہیں ہیں-----؟؟ اسنے اسکے قریب آتے پوچھا تو وہ غیر محسوس انداز میں تھوڑا سا پرے ہٹی تو اسنے بغور اسکی حرکت کا جائزہ لیا---

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھتی دوبارہ سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہفتہ ہو گیا تھا انہیں نادرن ایریاز آئے ہوئے۔۔۔۔۔ پاپا نے انہیں کہا کہ کہیں آوٹ آف کنٹری جاو لیکن پری کی ضد پہ وہ کہیں نہیں گئے لیکن علیزے کے سمجھانے پہ وہ یہاں آنے پہ آمادہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ ابھی تک اس سے کھل کے بات نہ کرتی تھی، وہ جو اتنے بڑے حادثے کے بعد معمول زندگی پہ آ چکی تھی کھل کہ جینے لگی تھی اب پھر سے اسی خول میں سمٹ گئی تھی اور وہی بے اعتباری اور خود ازیتی کی دبیز چادر اوڑھ لی تھی۔۔۔۔۔

چلو باہر چلتے بہت اچھا موسم ہو رہا۔۔۔۔۔ اسنے خود کو پھر اے مضبوط کرتے مسکراتے کہا تو اسنے حسب توقع نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی اور بیزاری سے بولی۔۔۔۔۔

دوست سمجھ کہ ہی بات مان لو کہ کسی عرصے میں تم نے مجھ سے دوستی کی تھی۔۔۔۔۔
اسنے اسے گزشتہ یاد کا حوالہ دیا تو اسکے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

جس دن آپ نے نکاح نامے پہ دستخط کیے اس دن آپ نے باقی ہر رشتے کو بے موت مار دیا تھا۔۔۔ وہ بے رخی سے بولی تو وہ اسے دیکھ کہ رہ گیا۔۔۔۔

چلیں مجھے دوست ہی سمجھ لو ، دوستی کر لو پھر سے، شوہر نہ سمجھو بلکل بھی چلو دوست بن جاتے۔۔۔ اسنے ہاتھ پھیلاتے کہا تو اسنے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

شوہر کبھی دوست نہیں بنتے۔۔۔۔۔ اسنے رخ موڑتے کہا تو وہ مسکراہٹ لاتے بولا۔۔۔۔

چلو کوشش کرتے ہیں نا تم چانس تو دو۔۔۔ تم ہر بات مجھ سے شئیر کر لینا کرنا جو بھی پرابلم ہوئی مجھے بتا لینا کرنا ۔۔۔۔ دوستی کر لو رئیلی آل ٹائم آویلآیبل رہوں گا۔۔۔ اسنے سینے پہ ہاتھ رکھتے سر خم تسلیم کرتے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

باہر چلتے ہیں۔۔۔ اسکی آفر نظرانداز کرتی وہ دروازے کی طرف بڑھتی بولی تو وہ مسکراہٹ دباتا اسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے یہ لڑکی------؟؟ وہ جو بے پرواہ سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اسکے سوال پہ چونکی----

وہ اس وقت کاغان کے مشہور روڈ پہ چلتے جا رہے تھے جب اسنے اچانک پوچھا-----

کونسی لڑکی-----؟؟ اسنے چونکتے ہوئے پوچھا تو اسنے اشارہ کرتے کہا----

وہ لڑکی------اسنے دور اشارہ کیا تو اسنے دیکھا براون لانگ سکرٹ اور پینٹ میں براون بالوں والی ایک اسٹائلش سی لڑکی کھڑی تھی------

اسے کیا ہوا ٹھیک تو ہے----- اسنے بگڑے لہجے میں کہا جس سے وہ خود بے خبر تھی-----

میرے لیے کیسی رہے گی کہ تم بیوی تو بن نہیں رہی بس تم دوست ہو تو بیوی کی ضرورت تو ہو گی نا تو کیسی ہے وہ----- اسنے بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھتے کہا-----

اسنے حیرت سے اسے دیکھا جس کی نظریں اس وقت اس لڑکی پہ ہی جمیں تھیں۔۔۔ اسے یکلخت اس لڑکی سے شدید ترین نفرت محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ زیادہ اچھی لگ رہی ہے تو بیوی بھی اور دوست بھی بناو اسے۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولتی وہاں سے بھاگ نکلی تو وہ اسے پکارتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

پری رکو۔۔۔۔۔۔۔ پری۔۔۔۔ وہ مسلسل اسے پکارتا پیچھے تھا لیکن وہ ان سنا کرتی ناراضگی سے آگے بڑھتی چلی گئی اور وہ پیچھے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے اسے پکارا تو ایک کشن اسکے چہرے سے آ لگا، پھر دوسرا تیسرا پھر ایک تکیہ، دوسرا، پرفیوم، باڈی سپریز، برش اور نجانے کیا کیا اسکی طرف آتا جا رہا تھا جسے وہ بمشکل کیچ کرتا ارے ارے کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکی چیخ و پکار کا سامنے والی پہ کوئی اثر نہ ہوا لیکن جب اسنے ہاتھ واز کی طرف بڑھایا تو وہ بوکھلا گیا۔۔۔۔۔۔

مہر یار لگ جائیگا۔۔۔۔ اسنے بے چارگی سے کہا تو غراتی اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔

لگنے کیلیے ہی مار رہی بے مہر ، بے مروت انسان۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دانت پیستے اسکے سینے پہ دو ہتھڑ مارتی بولی تو اسنے اسکے ہاتھ تھامنے چاہے تو وہ کرنٹ کھا کہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔۔۔

خبردار ابھی دور رہو کچھ دیر مجھ سے۔۔۔۔۔۔ اسنے غصے میں حسب عادت الٹا ہی بولا۔۔۔۔

مطلب کچھ دیر بعد نزدیک آنے پہ کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مسکراہٹ ضبط کرتے چمکتی آنکھوں سے پوچھا تو وہ خجالت کا شکار ہوئی۔۔۔۔۔

اسکی بیٹ مس ہوئی لیکن اسے یاد آیا کہ وہ اس سے ناراض تھی سو اسکی بات نظر انداز کرتی بولی۔۔۔۔

کہاں تھے یہ دو تین دن۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ہاتھ نچاتے اسکو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ ایکچوئلی۔۔۔۔۔ وہ سر کجھاتے بولا تو اسنے درمیان میں اچکا۔۔۔۔۔

سیدھی بات بتائیں مجھے ----اسنے تنبیہً کہا-----

یار وہ سر کو لینے گیا پھر فارم ہاوس کی ڈیکوریشن----- اور پھر ایک کام کیوجہ سے دو دن کہیں جانا پڑا----- اسنے گول مول کرتے آدھا ادھورا سچ بتایا------

اور مجھے-----؟؟ اسنے آنکھیں اٹھاتے اس سے یک لفظی سوال کیا----

آپکو کیا------؟؟ اسنے حیرت سے پوچھا تو اسنے غصے سے دانت کچکچاتے کہا----

مجھے کس لیے اپنے ساتھ لے کہ آئے کہ میں پوری پوری رات بیٹھ کہ تمہارا انتظار کرتی رہوں------ قابو پانے کی کوشش کرنے کے باوجود اسکی آواز بھیگی تو وہ تڑپ کے آگے بڑھا اور اسکی مزاحمت کے باوجود اسکو اپنے گھیرے میں لیا---------

کیا ہو گیا مہر--------؟؟ اسنے اسے ساتھ لگاتے کہا تو اسنے سر اسکے سینے سے چہرہ چھپائے روتے ہوئے کہا------

مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے خان۔۔۔۔ میرا دل ڈرتا ہے جب تم بار بار یوں بن بتائے چلے جاتے ہو۔۔۔دل لرزتا رہتا ہے میرا۔۔۔۔ وہ خوفزدہ انداز میں اسکی شرٹ دبوچتی بولی تو وہ کچھ پل کو اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا۔۔۔۔۔۔

مہر یہ تو جاب کا حصہ ہے نا۔۔۔پہلے بھی تو ایسے ہی روٹین تھی نا۔۔۔۔۔۔ اسی لیے میں کہتا تھا کہ تم مینشن ہی رکا کرو لیکن اتنی ضدی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا سر تھپتھپاتے کہا تو وہ روتے روتے سر اٹھا کہ بولی۔۔۔۔

پہلے کی بات کا مجھے نہیں پتہ لیکن پلیز اب یوں بغیر بتائے جانا میرا دل ڈرا دیتا ہے۔۔۔۔ اور کیوں رکوں میں مینشن۔۔۔۔؟ مجھے اپنے شوہر کہ گھر رکنا اسکی موجودگی میں بھی اور غیر موجودگی میں بھی۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی شرٹ جھنجھوڑتی زور دیتی بولی تو اسنے محبت سے اپنی دیوانی کو دیکھا۔۔۔۔۔

شوہر کا ویسے بہت خیال لیکن یہ تخریب کاری کرتے شوہر کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔۔ اسنے اسکا دھیان بٹانے کو اسکی توجہ بکھرے ہوئے کمرے کی طرف کروائی تو وہ بغیر شرمندہ ہوئے اسکی طرف دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

اگر آج کے بعد اس طرح بغیر بتائے گئے نا میں بلکل رعایت نہیں کروں گی اور تب یہ تکیے اور کشن نہیں بلکہ گلدان پھینکوں گی میں اس سر پہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھاتے اسکے سر پہ بجاتے کہا تو وہ مصنوعی انداز میں افسوس کرتا بولا۔۔۔۔۔۔

چچ۔۔۔۔افسوس صد افسوس ابھی کچھ پل پہلے کوئی مجھ سے شدید قسم کا اظہار محبت کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا تو اسکی آنکھیں اسکے ایلے جھوٹ پہ پھیل سی گئیں۔۔۔۔۔

شرم تو نہیں آتی جھوٹ بولتے۔۔۔۔ میں کب اظہار محبت کیا۔۔۔۔؟؟ غصے سے اسکے بازو اپنے گرد سے ہٹانے کی ناکان کوشش کرتے ہو صدمے سے بولی تو وہ مزید قریب کرتے بولا۔۔۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔۔ اسکے ناک سے ناک مس کرتا وہ شرارت پہ آمادہ ہوا تو وہ شرم سے روہانسی ہوتی چیخ پڑی۔۔۔۔۔

خان میں تمہارا سر پھاڑ دینا اگر اب یہ پھر کہا تو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرم اور غصے سے کہا تو وہ اسے جھکڑتا بولا۔۔۔۔۔

چلو تم نے نہیں اظہار محبت کیا تو اب میں کر دیتا عملا فعلا اظہار محبت۔۔۔۔۔۔ وہ خمار آلود لہجے میں بولتا اسکی بولتی بند کر گیا۔۔۔۔۔

منہ دھو رکھو میں تین دن تمہارا انتظا کیا اب یہ کام تم کرو۔۔۔۔ اسے خود پہ جھکتے دیکھ کہ وہ موقع غنیمت جانتء اسے جھکائی دیتی اسکی گرفت سے نکلی اور واش روم کی طرف بھاگتی شرارت سے بولتی اندر گھس گئی تو وہ دانت پیستا اسکی طرف لپکا۔۔۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔۔۔ باہر نکلو۔۔۔۔ اسنے زور سے پکارا تو اسکی آتی زوردار ہنسی پہ دانت پیستا زور سے دروازے کو ہاتھ مارتا اسکا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

ریلیکس بیٹا کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بے حال ہوتی علیزے کی کمر تھپتھپاتے کہا لیکن وہ مسلسل روتی بیسن پہ جھکی ہوئی تھی جبکہ ڈائینگ ہال میں موجود سب ناشتہ روکے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جسکی طبیعت اچانک ہی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔ وہ سب اچانک پریشان ہو گئے تھے اسکی اسطرح اچانک بری حالت پہ۔۔۔۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔۔ وہ سسکی تو مما تڑپ کے آگے بڑھیں جبکہ دور ڈائیننگ ٹیبل پہ بیٹھا جہان اسکی تکلیف دیکھ کہ بے بسی سے لب بھینچ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ہوا کیا بچی کو اچانک۔۔۔۔۔۔؟؟ نچڑ کہ رہ گئی ہے بچی اور یہ موئی الٹیاں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہیں۔۔۔۔۔ دادو بھی جوڑوں کا درد بھلائے اسکے پاس کھڑی پریشانی سے پوچھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اماں بیگم شاید ناشتے میں بٹر غلطی سے کھا لیا اور وہ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔ ماما نے جھکی ہوئی علیزے کو تھامے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اسے ایکسپیکٹنگ پریڈ کے دوران بہت سی چیزوں کیساتھ بٹر سے بھی بیزاری و ناپسندیدگی بڑھ چکی تھی لیکن ابھی غلطی سے ردابہ و ہادی)جو رات ہی وہاں آئے تھے (انکے ساتھ باتوں میں مگن اسنے جہان کیلیے بٹر لگا کہ رکھے گئے بریڈ کا بائٹ لے لیا اسلیے تب سے اسکی طبیعت

خراب ہو گئی اور زیادہ خرابی خالی پیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی جسکی وجہ سے وومیٹنگ رکنے کا نام بھی نام نہیں لے رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز کیا آج سارے پاکستان سے ختم ہو چکے ہیں۔۔۔؟؟ آریان کو بلاو واپس آج ہی۔۔۔۔۔۔ اسکی حالت دیکھتے مما جزباتی ہوتی بولتی جا رہیں تھیں جب انکا فیملی ڈاکٹر ہانپتا ہوا جلدی سے وہاں پہنچا ساتھ انکی مسز بھی تھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایم سوری .شاہ صاحب وہ سگ۔۔۔۔۔۔ وہ جہان کہ طرف دیکھتے لجاجت سے بولنے لگا جب اسنے سردمہری سے اسکی بات کاٹتے اسکی مسز کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر پلیز۔۔۔۔۔۔ اسنے علیزے کی طرف اسے اشارہ کرتے کہا تو وہ فورا اسکی طرف بھاگی اور اسے لیے روم کی طرف گئی۔۔۔۔۔

اور چیک اپ کے بعد اسے گلوکوز ڈرپ لگائی۔۔۔۔۔۔

پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔اس حالت میں ایسا ہوتا رہتا کسی نا کسی چیز سے ایسی حالت ہو جاتی لیکن انکی فرسٹ ڈیلیوری ہے اور کم عمری کی وجہ سے یہ ڈائٹ جو پراپر پلان نہیں کر

رہیں اسلیے زیادہ خراب حالت ہوتی۔۔۔۔ اسنے تفصیلاً انہیں تسلی دی تو مما نے پرسکون سانس بھرتے زرد پڑتی رنگت لیے لیٹی علیزے کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو چہرہ کچھ گھنٹے پہلے گلابوں کو بھی مات دے رہا تھا اب اسکی شادابی زرد رنگت میں گھلی پڑی تھی.....

ایلے تراہ نکالتے بھابھی۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے اسے نارمل کرنے کو ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ ہلکا سا مسکا دی۔۔۔۔۔۔۔

،وہ دیکھیں زرا سٹون مین کو آپ نے ایک گھنٹے کے اندر اسکے سارے کس بل نکال دیے پاگل ہونے والا ہو گیا تھا، اب ڈاکٹرز کا نجانے کیا حشر ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اسنے کمرے میں پڑی چیئر پہ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بند مٹھی لبوں پہ دبائے سرخ آنکھیں اس پہ جمائے بیٹھے جہان کی طرف اشارہ کرتے کہا تو اسکے لبوں پہ بھیگا سا دھیما تبسم پھیل گیا جبکہ دھڑکنوں میں انتشار سا برپا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

سر جلدی آئیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اچانک خان بوکھلاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو سب چونک پڑے تو وہ خود کو کمپوز کرتا بولا۔۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی میم آپ؟؟ اسنے بمشکل مسکراتے کہا لیکن سب پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا اتنے گھبرائے کیوں ہو۔۔۔۔؟۔ موحد نے پوچھا تو وہ مسکراتے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

کچھ نہیں ٹائم ہو گیا نا سر کے جانے کا اس لیے جلدی میں آیا کہ شاید میں لیٹ ہو گیا۔۔۔۔ اسنے بات سنبھالتے کہا تو جہان صورتحال دیکھتا اسکے ساتھ باہر نکلا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو خان نے بھی سمجھتے ہوئے موبائل نکال کہ مطلوبہ چیز لگا کہ اسے تھمایا۔۔۔۔۔۔

اسنے خاموشی سے موبائل تھاما اور نظریں سکرین پہ مرکوز کیں لیکن لگے ہی پل اسکی آنکھیں دہکنے لگیں اور ماتھے پہ ابھرتی رگیں اسکے شدید طیش کا مظہر تھیں جبکہ خان مسلسل تفکرات میں بندھا تھا کہ اب کہ اٹھنے والا طوفان بہت سے خاندانوں کا شیرازہ بکھیر دے گا۔۔۔۔۔۔

سکرین کو دیکھتے ایک مقام پہ اسکی آنکھیوں کی پتلیاں اور حرکت کرتیں انگلیاں تھمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے جلدی سے موبائل خان کو تھمایا اور بھاگتا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اسکے چہرے کے تاثرات نے خان کو چونکا دیا تھا اسے اب شدت سے صورتحال کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی اوڑ بڑھا اور ڈرائیور کو ہاتھ سے پرے ہونے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تب تک خان فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اسنے گردن موڑ کے لٹو کی طرح سٹیرنگ گھماتے جہان کو دیکھا جو گاڑی میں بیٹھتے ہی جیکٹ اتار کے پچھلی نشست پہ پھینک چکا تھا۔۔۔اب وہ بلیو لائننگ والی شرٹ کے بازو فولڈ کیے نیوی بلیو واسکٹ اور گن ہولڈر پہنے لب بھینچے رش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں اس خبر سے مہر کا ری ایکشن کتنا شدید ہو سکتا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے برفیلے تاثرات سے سجے چہرے کو دیکھتے سرسراتے انداز میں کہا تو اسنے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

آپ کو میں نے کہا تھا کہ آپ اسکو سب کلئیر کریں لیکن آپ۔۔۔۔ اسنے اسکی خاموشی پہ پھر سے کہا تو وہ دھاڑ اٹھا۔۔۔

سٹاپ اٹ خان۔۔۔ مہر نامہ بند کرو۔۔۔ اسنے غصے سے دھاڑتے کہا تو وہ چپ سا ہو گیا۔۔۔

یہ اسکی زندگی کا دوسرا چانس تھا جب وہ اس سے اسطرح ہارش ہوا تھا پہلے علیزے سے دور لندن میں اور آج پھر سے۔۔۔۔

وہ رخ موڑتا باہر کے نظارے دیکھنے لگا۔۔۔

سوری خان۔۔۔۔ اسنے جھٹکے سے گردن موڑ کے اسے دیکھے جو اب بھی سپاٹ چہرے کے ساتھ بہت سے قوانین کی حدیں پھلانگتا ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا جہان کا پرسنل موبائل رنگ کرنے لگا۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کہ کال پک کی۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔ اسنے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔

دوسری طرف سے نجانے کیا کہا گیا کہ اسکی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگا اور چہرہ شدت ضبط سے سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔۔ کس نے کیا اور کون کروا رہا یہ سب ۔۔۔۔۔؟؟ اسکی غراہٹ سے پاس بیٹھے خان لا دل لرزا سا گیا جبکہ وہ تیزی سے موبائل پھینکتا جلدی سے گاڑی روک گیا۔۔۔۔

تیز چنگاڑتے ٹائروں کی چرچراہٹ سے فضا گونج اٹھی اور اسنے بجلی کی سی تیزی سے گاڑی کا رخ موڑا اور بھگانے لگا۔۔۔۔۔

بھابھی میم کو کیا کہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ خان کے پوچھے گئے سوال پہ وہ یک لخت ساکت ہوا اور گاڑی کا اسٹیرنگ اسلے ہاتھ میں ڈگمگایا۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر کام میں مگن دونوں خواتین پہ ڈالی اور گلا کھنکھارتے بولا۔۔۔

ہاں------ دریہ نے مصروف انداز میں مڑ کے دیکھا اور دوبارہ کام۔کی طرف متوجہ ہوئی جبکہ اسنے سرے سے مڑ کے دیکھا ہی نہیں----

ان دونوں کی ایسی مصروفیت اور رد عمل پہ وہ جل جل اٹھا-----

مجھے کھانا کھانا ابھی کہ ابھی------؟؟ اسنے انہیں کھانا تیار کرتے دیکھ کہ بھی فضول سی چخ چھوڑی تو دریہ نے حیرانگی سے مڑ دیکھا۔،----

ولی آنکھوں کے اسکریو تو نہیں ڈھیلے ہو گئے-----؟؟ اسنے میٹھا سا طنز کیا لیکن وہ برا منائے بغیر دوبارہ بولا----

اسکریو کا نہیں پتہ لیکن مجھے ابھی کھانا نا ملا تو میرے پیٹ میں کبڈی شروع ہو جانی------ اسنے ہاتھ اٹھاتے کہا جبکہ نظریں پیچ کلر کے ڈریس میں ملبوس ہدیٰ کی پشت پہ مرکوز تھیں جس نے ایک بار بھی مڑ کے نہ دیکھا تھا------

چلو کچھ دیر کبڈی کھیل لو کھانا ریڈی ہو جاتا تو ہم فائنل کروا دینگے گے۔۔۔۔ دریہ کے لاپرواہی سے کہنے پہ اسکا منہ کھل کہ رہ گیا۔۔۔۔

لوگ شادی کرتے تو بنا کہے چیزیں انکے سامنے موجود ہوتیں اور جب سے ہم اس عہدے پہ فائز ہوئے ہمیں کہنے پہ بھی نہیں ملتی۔۔۔۔ اسنے اسکو گھورتے کہا تو اسنے پہلو بدلا لیکن رخ پھر بھی نہ بدلا جبکہ دریہ نے مڑکہ شرارتی انداز میں پہلے کڑاہی میں چمچ ہلاتی ہدیٰ اور پھر خفا سے کھڑے ولی کو دیکھا۔۔۔

میں زرا بھابھی کو دیکھ کہ آئی۔۔۔۔ اسنے گلا کھنکھارتے شرارت سے کہا اور یہ جاہ و جا۔۔۔ ولی کی باچھیں کھل سی گئیں۔۔۔۔

ناراض ہو ابھی تک جانم۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے پچکارتے انداز میں اسے دکھا تو اسنے جھٹکے سے اسکے ہاتھ ہٹاتے اسے دیکھا۔۔۔۔

لیکن پھر چولہے کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ وہ خجل ہوتا گدی کھجا کہ رہ گیا۔۔۔۔

یار بس کر دو نا۔۔۔ کل لے چلوں گا نا تمہیں۔۔۔۔ اسنے مصلحانہ انداز میں مسکراتے کہا۔۔۔

بات مت کرو مجھ سے میں کبھی تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانے والی۔۔۔۔۔ اسنے دانت پیستے غراتے کہا۔۔۔۔

شکر کہ قفل تو ٹوٹا۔۔۔۔۔۔ سوال گندم جواب چنا کے مصداق اسنے اوپر منہ کرتے کلمہ شکر پڑھا۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھاتے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔

تم انتہائی فضول اور بے مروت انسان ہو۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

یار آج بہت بزی تھا پکا کل لے چلوں گا۔۔۔۔ اسے زبردستی پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا وہ بولا۔۔۔۔

میرا اتنا دل تھا اس سے ملنے کو، یاد آ رہی تھی مجھے لیزے کی۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے لمس کو محسوس کرتے اب کہ تھوڑا پزل ہوتے بمشکل غصہ لہجے میں بھرتے کہا تو وہ بازو بھینچتے بولا۔۔۔۔

سوری یار کل پکا۔۔۔۔۔۔ اسکی گرفت اور آواز نے اسکے حواس الرٹ کیے۔۔۔

اوکے۔۔۔اوکے چھوڑو مجھے۔۔۔۔ اسے فورا جگہ کا خیال آیا۔۔۔۔

اونہوں۔۔۔۔ وہ ان سنی کرتا اس پر جھکا تو وہ سٹپٹا گئی کہ دروازہ کھلا تھا اور وہ کچن کو لو اسپاٹ بنائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ولی پلیز۔۔۔۔۔ اسنے اسے شرارت سے باز رکھنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔

اسکا دل ہاتھوں میں دھڑکنے لگا لیکن وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

آہم۔۔۔آہم۔۔۔۔۔ اسنے بوکھلا کہ دیکھا جہاں دریہ دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھے شرارتی انداز میں مسکاتی کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ خجل ہوتا تھوڑا دور ہوا جبکہ وہ شرم سے ڈوب مرنے کے مصداق نظریں جھکاتی رخ موڑتی دھڑکنوں پہ قابو پانے لگی۔۔۔۔۔۔

کھانا مل گیا۔۔۔۔؟؟ اسنے زومعنی انداز میں پوچھا تو وہ بنا شرمندہ ہوئے ڈھٹائی سے بولا۔۔۔

نہیں ابھی آرڈر دیا ہے بس۔۔۔۔۔۔ اسنے دانت نکالتے کہا تو اسکی بے باکی پہ دونوں کے منہ کھل گئے۔۔۔

بے شرم۔۔۔۔۔۔ دریہ نے چپت رسید کرتے کہا تو وہ قہقہ لگاتا کچن سے بھاگنے کے سے انداز میں نکلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی صحیح سے بتائے گا پورے دن میں زیادہ مجھے مس کرتی ہیں یا جے کو۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بظاہر سنجیدگی سے سوال کیا جبکہ آنکھیں شرارت سے لبریز مسکا رہیں تھیں۔۔۔۔

باقی سب اسکی طبیعت سنبھلنے کے بعد آفس جا چکے تھے جبکہ معاویہ اور زوریز بقول انکے اسکی طبیعت فریش کرنے کیلیے رکے تھے اور کچھ دیر بعد جائینگے۔۔۔۔۔۔

سب نے معاویہ کے سوال پہ اسے یوں دیکھا گویا پاگل ہو------

ایلے کیوں دیکھ رہے----؟؟ یہی تو امتحان ہے اصل بھائی یا شوہر------ اسکی مصنوعی سنجیدگی کی اداکاریاں عروج پہ تھیں-----

جبکہ وہ عجب دوراہے پہ کھڑی اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی------

تم بتاو ہاں زرا تم بھابھی کو مس کرتے یا زینی کو------؟؟ لاریب نے اسکے کان کھینچتے کہا تو اسنے مالٹے کی پھانک منہ میں ڈالتے پھر سے سارے بیج مینے کے چہرے پہ پھینکتے زینی کو شرارت سے دیکھا تو اسکے اندر خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں----

میں اپنے ہونے والوں بچوں کو مس کرتا جو روز خواب میں آ کے پوچھتے ہم کب آئینگے دنیا میں میں کہا بچوں بس کیا کروں تمہاری اماں مجھے ٹائم نہیں دیتی میرا کیا قصور----------؟ اسنے اتنی گہری سنجیدگی سے کہا کہ سب کہ چہرے حیرت سے کھل گئے جبکہ آیت اور زوریز نے چہرہ چھپاتے مسکراہٹ ضبط کی------

جبکہ زینی کا تو گویا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔۔۔۔اسنے خفگی سے اسے دیکھا تو اسنے آنکھ مارتے اسے کہا تو وہ کانوں تک سرخ پڑی۔۔۔۔

بے شرم، بدتمیز، لوفر،۔۔۔۔۔۔۔ پھوپھو بمشکل مسکراہٹ ضبط کرتیں اسکے کان کھینچتی بولیں تو اسنے آنکھیں پھیلاتے صدمے سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

سچائی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔اب انکے سوال کا سچا جواب دینے پہ بھی پٹائی۔۔۔۔توبہ۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں گھماتے مصنوعی معصومیت سے کہا تو سب کہ کب کہ رکے قہقہے چھوٹ پڑے۔۔۔۔۔

ترس آتا اپنی معصوم سی کڑی پہ۔۔۔۔۔ ردابہ نے شرم اور غصے سے سرخ پڑتی زینی کو گھیرے میں لیتے اسے چڑایا تو اسنے ناک چڑھاتے اسے جواب دیا۔۔۔۔

آپکی کڑی معصوم ہے تو میری کیا تھانوں میں وانٹڈ لسٹ لگی۔۔۔۔۔۔ پورا پھپھا کٹنیوں والا انداز تھا ۔۔۔۔۔۔۔

اوہ وانٹڈ بھائی ادھر بھابھی کی طرف آ۔۔۔۔۔۔۔۔ زوریز نے اسے دوبارہ سے اسکے پہلے مشن پہ لگایا تو وہ جو ہنستی انکی باتیں انجوائے کر رہی تھی، کراہ کہ رہ گئی۔۔۔۔۔

میں سب کو مس کرتی۔۔۔۔۔ اسنے جان چھڑانے والے انداز میں دھیمے سے کہا۔۔۔۔

نا۔۔نا یہ ڈپلومیٹک جواب مت دیں۔۔۔ معاویہ نے آنکھیں نکالتے کہا۔۔۔۔۔

آپکو مس کرتی کہ آپ اس وقت حیدر کیساتھ کسکام میں بزی ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکان دباتے کہا کہ وہ جہان کے ساتھ ہی ہوتا تھا کہ دونوں کا بزنس ایک تھا تو وہ منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔۔ آ گئی سمجھ کہ آپ کسے مس کرتی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ ہلاتے اسے روکتے کہا تو وہ معصومیت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جبکہ سب اسے تھمز اپ کا اشارہ کر رہے تھے اور معاویہ کو چڑا رہے تھے۔۔۔۔۔

بس اب ہم جا رہے ہیں آپکے حیدر کے پاس۔۔۔۔تو اب آپ مجھے مس کریں کہ میں حیدر کے پاس کیا کر رہا۔۔۔۔۔۔ اسنے لفظوں پہ زور دیتے کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔۔۔۔۔۔

رکو تو اور بھی کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو۔۔۔۔ آیت نے شرارت سے اسے روکتے کہا تو وہ انہیں آنکھیں نکالتا زوریز کو اشارہ کرتا ایک نظر سبکو دیکھتا زینی کے پاس آیا اور سب کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ جھکا اور اپنے لب اسکی پیشانی پہ رکھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت رہ گئی اور دل پہ ہاتھ رکھ کہ خود کو کنٹرول کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بچوں کی آہ و زاری کا بھی تو خیال رکھنا۔۔۔۔ وہ سب کو حیرت میں ڈالتا شرارت سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اسنے جلدی سے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔

کس چینل پہ آئی ہے نیوز۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سرد آواز میں کہا۔۔۔۔

دوسری جانب سے نجانے کیا کچھ کہا گیا کہ اسکی گرفت اپنے موبائل پہ شدید تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

کس نے کیا یہ سب؟؟؟ اسنے برف ہوتے پتھریلے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

دوسری جانب سے سننے والے نام کو سن کے وہ خود پہ ضبط کھو کہ موبائل زور سے دیوار پہ مارتا آفیسرز کو اشارہ کرتا انہیں پرے کرتا سسٹم پہ آ بیٹھا۔۔۔۔۔۔

اسنے شاہ مینشن کے سب کیمرے آن کیے اور سب کی لوکیشن دیکھنے لگا وہ یہ دیکھ رہا تھا کہ آیا کوئی اس وقت ٹی وی آن کیے تو نہیں بیٹھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر بے ساختہ ایک پرسکون سانس خارج ہوئی تو اسنے جلدی سے چیئر سے اٹھتے خان کو ایک نمبر ملانے کا بولا۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔جہان شاہ اسپیکنگ۔۔۔۔۔ اسنے کمپوزڈ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

دس سے پندرہ منٹس کے اندر اندر مینشن کے سب ٹیلیویژن کے کنکشن بلاک کر دو۔۔۔ ہر نیوز چینل کے۔۔۔۔۔ اسنے سرد انداز میں ہدایت جاری کی۔۔۔۔۔۔

پندرہ سے دس منٹس ہوں سولھواں منٹ تمہارا اس دنیا میں آخری ہو گا۔۔۔۔۔ خشک لہجے میں کہہ کہ وہ کال کاٹ گیا لیکن آفیسر کی سرسراتی آواز پہ وہ منجمند ہوا۔۔۔۔۔۔۔

سر کنکشن بلاک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے سکرین کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی ساکت نظریں سکرین پہ نظر آتے اسکے خوبرو چہرے پہ تھیں لیکن اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پہلی دفعہ اسے دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

ہال میں گویا موت کا سا سناٹا تھا۔۔سب اپنی اپنی جگہ سانس روکے مجرم بنے بے یقین کھڑے تھے۔۔۔۔۔

اسنے دوبارہ سے گلا پھاڑتے اینکر کی طرف دیکھا اور اسکے الفاظ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

شاہ فیملی سے تعلق رکھنے والے ، بزنس مین، سیاسی رہنما اور ایک کامیاب بیوروکریٹ سید جہان حیدر شاہ کا ہوا اصل چہرہ بے نقاب----

ایک قاتل بنا مصنوعی ماسک زدہ سیاسی رہنما---

اپنے رائیٹ ہینڈ دبیر خان کے والدین کا قاتل-----

پندرہ سال کہ عمر میں کیے رات کے اندھیرے میں دو قتل-------

پندرہ سال کی عمر میں ہی اپنے سے دو سال چھوٹے خان کو کیا ہراس اور بنایا اپنا غلام------

اپنی ہراس مینٹ اور سچائی کو چھپانے کیلیے کیا اپنی بہن کا نکاح اپنے ملازم سے------

فوج کو بنایا بیوقوف اور بنائے ورلڈ وائیڈ گینسٹر سے تعلقات------

بظاہر نظر آتے اس خوبرو شخص کا اصل گھناونا چہرہ دراصل ایک قاتل، کرائمر، ڈان، بلیک منی کلیکٹر، ملک کا غدار کا چہرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکرین پہ چلتی مختلف پٹیاں اسکی سانسیں روکنے لگیں، اسکی بے یقین پھٹی نظریں سکرین پہ نظر آتیں اسکی مختلف تصویروں اور خبروں پہ تھیں۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ کانوں پہ زہریلے لفظوں کا ہجوم گونج رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک قاتل

کرائمر

غدار۔۔۔

قاتل۔۔۔۔۔قاتل۔۔۔۔قاتل۔۔۔۔

نہیننن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھتی ازیت سے چیخ اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی------ وہاں آ کے رکتا آریان اور پری اسکی یہ حالت دیکھ کہ فورا آگے بڑھے لیکن سکرین پہ نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ منجمند ہو گئے ----

علیزے نو------ مما اور پھوپھو اسے اپنے بال نوچتے دیکھ کہ تڑپ کے آ گے بڑھیں تو آریان ہوش میں آتا اسکی طرف بڑھا لیکن وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی چیخ رہی تھی-----

حیدر-----حیدر---- اسکی دلخراش چیخیں وہاں موجود لوگوں کے دل چیر گئی-----

بھآبھی پلیز----- آریان نے اسکے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی جس سے وہ مسلسل خود کو ازیت دے رہی تھی----

نہیں------ وہ اتنا زور سے چلائی کہ حلق میں خراشیں سی پڑنے لگیں---

حیدر۔۔۔حیدر کو بلاو۔۔۔۔۔حیدر پلیز۔۔۔۔۔ وہ زور زور سے چیختی اسے ہی آوازیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں کرتی ہوں کال اسے میرا بیٹا آپ میری بات۔۔۔۔۔ مما نے روہانسے ہوتے روتے ہوئے اسے کہا جو حواس کھوئے بیٹھی۔۔۔۔۔

حیدر کک۔۔۔۔کو بلائیں۔۔۔انہوں نے کک۔۔کچھ۔۔۔بب ۔۔۔ بھی نہیں کیا۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ غلط۔ حیدر سب ٹھیک۔۔۔۔۔حیدر۔۔۔۔۔ وہ حواس کھوتی بڑبڑاتی انکی بانہوں میں بے جان ہو رہی تھی جب آریان اپنے بیگ سے سکون آور انجیکشن نکالتا اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔تم۔۔۔دور ۔ ۔۔۔۔دور رہو حح۔۔۔۔حید۔۔۔۔۔ اسے پاس آتے دیکھ کہ وہ ٹوٹتی سانسوں سے بولے گے جب اسکے انجیکشن لگانے پہ مما کی بانہوں پہ ہی جھول گئی۔۔۔۔۔۔

اسک۔۔۔۔اسکو کمرے میں چھوڑ کے آو۔۔۔۔ مما نے بمشکل آہ و زاری پہ قابو پاتے لڑکیوں کو اشارہ کیا جبکہ وہ سب تو صدمے سے کبھی سکرین اور کبھی علیزے کے بے جان مدہوش وجود کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

پھوپھو۔۔۔۔۔ پری کہ سرسراتی آواز پہ آریان نے مڑکہ دیکھا جو خوفزدہ نظروں سے علیزے کو دیکھ رہی تھی جسے آیت اور لاریب پھوپھو کے سہارے اندر لے جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔ بھابھی ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ اسے تسلی دی جبکہ اسکے لہجے کے کھوکھلے پن پہ اسنے اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اسکی نظروں کا خالی پن اسے اندر تک جھنجھوڑ گیا۔۔۔۔۔

لالے۔۔۔لالے کو کال کی۔۔۔۔۔؟؟ایک دوسرے سے نظریں چرائے کھڑے نفوس کو دیکھتے اسنے سوال کیا تو زینی نے بھیگتے لہجے میں کہا۔۔۔۔

نمبر بند ہے انکا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آہستہ سے کہا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ وہ رکا۔۔

اور خان۔۔۔۔۔ ؟؟ اسکا لہجہ اندیشوں میں گھرا تھا۔۔۔۔

وہ بھی آف۔۔۔۔ ردابہ نے رونکھی ہوتے جواب دیا۔۔۔

مہرو۔۔۔ مہرو کدھر ہے اس وقت۔۔۔؟؟ آریان کے اچانک پوچھے جانیوالے سوال پہ سب کہ دل رکے۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت ہوتی سرخ نظروں سے سکرین کو تکے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی نگاہیں اسکی ایک ایک جنبش پہ تھیں۔۔۔۔اسکی کھلی حیرت زدہ بے یقین نگاہوں میں اسکا دل اتنی گہرائیوں میں ڈوبا کہ ابھرنا اس پل مشکل ترین لگ رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر اسکا اپنے ہاتھوں کو کانوں پہ رکھتے ، خود کو ازیت پہنچاتے اسکو پکارنا۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔ اسکی دلسوز پکار پہ اسکا دل پلٹے کھانے لگا اور قدموں سے گویا لپٹنے لگا ہو۔۔۔۔۔۔

اور پھر اسکا بڑبڑاتا پریقین لہجہ کے اسنے کچھ نہیں کیا گویا اسکے تڑپتے تپتے دل پہ پھوار بن کے برسا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکی اذیت اور پکار پہ وہ چاہنے کے باوجود ایک قدم تک نہ بڑھا سکا۔۔۔ یونہی ساکت ہوتی نگاہوں اور منجمند ہوتے قدموں سے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ آریان کہ پوچھے جانیوالے سوال پہ اسنے بے ساختہ پلٹ کہ خان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

جو خاموش نظروں سے اسے تک رہا تھا لیکن اسکی نگاہوں کے سوال پہ جھٹکے سے ہوش میں آیا۔۔۔

وہ تو گھر ہے ساتھ صرف پشیمینہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سرسراتے انداز میں بتایا تو جہاں پریشانی سے ماتھا مسلنے لگا۔۔۔۔۔

یہ پہلا موقع تھا زندگی کا جس میں وہ واقعی پریشان ہوا تھا وجہ وہ نہیں بلکہ اسکی فیملی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے یقیناً یہ نیوز دیکھ لی ہو گی۔۔۔۔۔؟؟ اور ابھی کہ ابھی اسکا مینشن جانا ضروری ہے۔۔۔۔اسکا پرسوچ لہجہ گونج رہا تھا جبکہ خان کے زہن صرف ایک نقطے کو سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی تو صرف ایک پہلو کھلا ہے اور کیا دوسرے پہلو کو سن کے مہر ماہ شاہ اسے قبول کرے گی۔۔۔۔۔؟؟

ایک بہت بڑا سوالیہ نشان اسکا منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

وہ بال بکھیرے بکھرے کمرے میں گھٹنوں میں سر دیے اکڑوں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کے سامنے بار بار ایک ہی منظر لہرا رہا تھا۔۔۔۔۔

خان کے پیرنٹس کے قاتل ہیں لالے . . .۔۔۔۔۔۔ اسنے حیرانی اور صدمے سے خود کلامی کی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکا لہو ٹپکاتا سوالیہ لہجہ ابھرا جبکہ آنسو سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔

لالے۔۔۔لالے کی وجہ سے۔۔شش۔۔۔شادی کی مجھ سے۔۔۔۔؟؟ اسنے زور سے لیمپ کھینچ کے سامنے دیوار پہ مارتے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔..

ایسا۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔تت۔۔۔تم مجھے دھوکا نن۔۔۔نہیں دے سکتے۔۔۔۔تم محبت کرتے ہو مجھ سے دبیر خان۔۔۔۔۔۔تم محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔ وہ حلق کے بل چلاتی زور زور سے رو رہی تھی۔۔۔۔

مہرو۔۔۔۔۔۔۔معاویہ کی پرتشویش اور سنجیدہ آواز اسکے کانوں تک پہلنچی لیکن اسنے سر نہ اٹھایا۔۔۔۔۔

اٹھو شاباش میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔ اسنے نرمی سے اٹھاتے کہا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں کیوں لینے آئے ہو مجھے۔۔۔۔۔؟؟ وہ پیچھے کھسکتی زور سے چلائی۔۔۔۔

تم۔۔۔ نہیں جانا مجھے کہیں مجھے ادھر ہی رہنا ہے۔۔۔۔اس سے سب سوال کرنے ہیں۔۔۔ تم مجھے ایلے لے کہ نہ جاو وہ محبت کرتا ہے مجھ سے صرف مجھ سے۔۔۔۔۔ وہ خوفزدہ تھی کہ شاید وہ ان خبروں کی وجہ سے اسے لے جانے آیا ہے اس لیے وہ بے ربطگی سے بہکے بہکے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

ہاں یار میں جانتا ہوں وہ ہیار کرتا ہے تم سے۔۔۔میں تو ویلے لینے آیا ہوں آریان اور پری تمہیں اور پشمینہ کو مس کر رہے اسلیے دونوں کو لینے آیا۔۔۔۔۔ اسنے اسکی حالت کہ پیش نظر ہلکے پھلکے انداز میں کہا کہ مہرو جیسی ضدی اور اکھڑ پسند لڑکی پورے شاہ مینشن میں تھی اسی لیے اسے ڈیل کرنا مشکل ترین کام تھا۔۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کہ اسکا دھیان ڈائیورٹ کر رہا تھا اور اس سے موجودہ صورتحاک سے متعلق کوئی بات نہ کی جس سے بہت سے لوگوں کی زندگانیوں بلکہ بہت سے گھرانو۔ کو ہلا کہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن مجھے نہیں جانا کہیں جاو تم۔۔۔۔۔۔۔ وہ سرد آواز میں بولی۔۔۔۔۔

پشیمنہ کو ریڈی کروا رہا اب وہ تیار ہو کہ آ گئی تو اسے برا لگے گا جبکہ وہ تمہارے بغیر جائے گی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے ترپ کا پتہ پھینکا جسکا حسب توقع اثر ہوا وہ سیدھی ہوئی اور بیڈ پہ پڑے دوپٹے کو پکڑتی لڑکھڑاتی کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اسنے قدم بڑھائے تو دل خون کے آنسو رونے لگا جبکہ زہریلے لفظ کانوں کے پردے پھاڑنے گے۔۔۔۔۔

پندرہ سال کی عمر میں کیا ہراس۔۔۔۔

اس ہراس منٹ کو چھپانے کیلیے کیا بہن سے اپنے ملازم کا نکاح۔۔۔۔۔

ہراس منٹ۔۔۔۔ہراس منٹ۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر اسکی چمکتی آنکھوں والے فوٹو فریم کو دیکھا اور پھر بہتے آنسوؤں اور لڑکھڑاتے قدموں سے اسکے گھر کی دہلیز پار گئی۔۔۔۔۔۔

#اور یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ اسکا یہ اٹھایا جانیوالا قدم کیا رنگ لائے گا۔۔۔۔۔۔؟؟

آدھ گھنٹہ۔۔۔۔فقط آدھ گھنٹہ۔۔۔ایک ایک نیوز چینل سے ہٹواو یہ نیوز۔۔۔۔۔۔ اسنے سرخ و سرد نظریں اسکے سپید پڑتے چہرے پہ ڈالیں۔۔۔

لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔شاہ صاحب یہ کام۔۔۔۔ اسنے ممنناتے کچھ کہنا چاہا جب اسنے زور سے کانچ کے ٹیبل کو ہاتھ مارا۔۔۔۔

سارا کانچ اسکے ہاتھ کو زخمی کرتا چور چور ہوتا ایک دھماکے کی آواز میں پھیل گیا۔۔۔۔۔

مجھے آدھے گھنٹے بعد یہ نیوز ہر جگہ سے کلئیر مل جانی چاہیے وگرنہ ہر نیوز چینل اور ہر نیوز اینکر کیلیے فاتحہ پڑھنے کو تیار رہنا۔۔۔۔۔۔ اسنے ہاشمی کی ٹائی پکڑتے خوفناک انداز میں کہا۔۔۔۔

اور یہ دھمکی ایک بیوروکریٹ، سیاستدان یا بزنس مین یا آفیسر کی دھمکی نہیں یہ جہان حیدر شاہ کی دھمکی ہے اور مجھے میرے اس روپ میں آنے مت دینا۔۔۔۔۔۔ اسنے خون آشام نگاہوں سے اسکی آنکھوں کو گویا بھسم کرتے کہا تو وہ گھگھیاتے بولے۔۔۔۔

مم۔۔۔میرے لیے۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ اٹھاتے اسکے لفظ کاٹے۔۔۔۔

دو منٹ تم یہاں ضائع کر چکے ہو اور تمہارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہونا چاہیے کہ میرے لیے تمہاری سانسوں کو مختصر کرنا مشکل کام نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسنے پتھریلے لہجے میں کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آس آدھ گھنٹے کے دوران وہ نیوز اینکر بھی ادھر موجود ہو جس نے نیوز بریک کی۔۔۔۔ اسکی دوٹوک سرد آواز نے اسکے بڑھتے قدموں کو روکا لیکن اسنے کچھ کہنے کی غلطی نہ کی کیونکہ وہ جانتا تھا اسکا اگلا ایک بھی لفظ جہان شاہ کو اسکی جان لینے سے نہیں روک پائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتا چلا گیا جب خان موبائل ہاتھ میں لیے داخل ہوا۔۔۔۔۔

سر آئی جی صاحب کی کال ہت۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے موبائل پکڑایا تو اسکے ماتھے کے بل گہرے ہونے گے۔۔۔۔۔۔

آپ کے آرڈرز کا یں ویٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اسنے سلام کے بعد انکی بات سنتے ہی اکھڑے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میری فیملی انوالوڈ ہے اس میں جہان شاہ کی فیملی اسکا خمیازہ پورا شہر کیا پورا ملک بھگتے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دھاڑتے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں آئی جی صاحب اگر اس ٹائم پیریڈ میں میری ریکوائرمینٹس پوری نہ کی گئیں تو میرا اٹھنے والا ہر قدم اس سارے سیٹ اپ کی جڑیں ہلا دے گا۔۔۔۔۔ اسنے ہٹیلے سرد انداز میں بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔

میں آپ سب کی ہی بات مان رہا کوئی ڈیفینس نہیں کیا۔۔کوئی آرگیو نہیں کیا ان خبروں پہ کنفیس کر کے ان حالات میں گھر والوں کو چھوڑے ادھر بیٹھا ہوں۔۔۔۔ اسنے چبھتے لہجے میں کہا اور سنے بغیر موبائل پٹخ دیا۔۔۔۔۔۔

اسنے خان کی طرف رخ کیا جب اسکے آفیسرز اسی نیوز اینکر کو پکڑتے وہاں داخل ہوئے اسکی آنکھوں کا تاثر اچانک اتنا برفیلا اور خوفناک ہوا کہ اسکی طرف متوجہ خان اوع آفیسر زبیر کا دل لرز اڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے اس چیختے اینکر کو کرسی پہ بٹھایا جو مسلسل چیختے اسکی بکواس سن رہے تھے لیکن وہ یوں اپنے کان بند کیے بیٹھے تھے گویا کچھ سنا نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ جانتے نہیں ہو تم نے کس کو یوں پکڑا ہے ایک نیوز اینکر کو۔۔۔میں ایک نیوز میں ہی تم سب۔۔۔۔۔۔۔۔ منہ پہ پڑنے والے زوردار تھپڑ پہ وہ کرسی سمیت پیچھے کو گرنے لگا جب سامنے والے نے اسکا کالر پکڑتے اسے کھینچ کے واپس سیدھا کیا۔۔۔۔۔۔

صرف ایک سوال اور اگر پانچ سیکنڈ کہ اندر اسکا جواب نہ آیا تو قاتل تو میں پہلے ہی ہوں اگلا مرڈر تمہارا ہو گا۔۔۔۔۔۔ اسکا سفاک لہجہ اسکے حواس ٹھٹھرا گیا۔۔۔۔۔۔

کس نے کروایا یہ سب فقط نام۔۔۔۔۔؟؟؟ اسکا دوٹوک لہجے میں کیا جانیوالا سوال اسکے حواس منجمند کر گیا لیکن گردن کے گرد جمے ہاتھ کی گرفت اور پرتپش آنکھوں کی سرد کیفیت نے اسے بہت کچھ باور کروا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر اسکے لب ہولے سے سرسرائے اور اسکے لبوں سے نکلنے والے نام نے اسکے حواسوں پہ بم پھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سب کال کیوں نہیں کر رہے مردوں کو سب کہ سب کدھر ہیں؟؟ تین ہفتے ہو گئے ہیں کوئی دیکھنے کو نہیں مل رہا خانہ بدوشوں کی طرح کوئی کسی وقت چکر لگاتا اور کوئی کسی وقت۔۔۔۔۔۔۔دادو نے روتے ہوئے روہانسے انداز میں اس بے جان مورت کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

نیوز بیشک چینل سے ہٹ چکی تھی لیکن اب اسی نیوز کے اثرات ہر نیوز چینل اور ہر جگہ تھے جس نے شاہ مینشن کی جڑیں ہلا دی تھیں اور اسی لغزش کیوجہ سے سارے مرد ہی گھر کو بہت کم وقت دیتے تھے کبھی کبھی تو پورا پورا دن کوئی مرد گھر کی دہلیز پار نہ کرتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں پچھلے تین ہفتوں سے انکی نظروں سے لاپتہ تھے، کوئی کال یا میسج انکی طرف سے نہ آیا تھا جس کی وجہ سے بہت سے خیالات انکے زہنوں کو جھکڑنے گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

عجب وحشت ناک سا ماحول تھا جسے زینی کی خوشخبری بھی نہ توڑ سکی کہ علیزے کی گم صم خود سے لاپرواہ کنڈیشن انکیلیے بہت ازیت اور پریشانی کا باعث تھی جو یہ بھول چکی تھی کہ اسکے اندر ایک اور وجود بھی سانسیں لے رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے لبوں پہ فقط ایک ہی لاگ تھا۔۔۔

حیدر---- وہ یونہی روتے روتے اسے چیختے پکارنے لگتی کہ وہ بے قصور ہے وہ اسے کیوں نہیں چھوڑتے--------؟؟

اسکی طویل غیر موجودگی نے سب کو سراسیمگی میں ڈال رکھا تھا کہ شاید اسکے الزامات کے پیش نظر اسے نظر بند نہ کیا گیا ہو-----

اسی سراسیمگی کے پیش نظر وہ چلانے لگتی اور روتے سسکتے منتیں کرنے لگتی کہ ایک بار صرف ایک بار اسکو بلا دیں-------

اسکی ازیت سب کا دل چیر دیتی ایسی حالت میں مہرو بھی اپنا دکھ بھولتی اسے تسلیاں دینے لگتی--------

اماں کی ہے کال معاویہ اور اسکے بابا کو آنیوالے ہیں گھر------- ماما نے دھیمے انداز میں جواب دیا--------

بیگم صاحبہ باہر میڈیا والے آئے ہیں زبردستی گارڈز کس بھی میڈیا کا ڈراوا دیا انکا کہنا ہے کہ علیزے بیٹی سے ملنا۔۔۔۔ انکی ملازمہ نے آکے اطلاع دی تو سب ششدر رہ گئے۔۔۔۔

اپنے گھر میں میڈیا والوں کی آمد انہیں کوئی خوش کن بات نہ لگی وہ لرزتے دل کیساتھ اٹھیں تب انہوں نے حیرت سے زرد مردنی چھائے چہرے کیساتھ علیزے کو دیکھا جو اپنے بھرے بھرے سراپے کو ایک بلیک شال سے ڈھانپے ہوئے بے تاثر چہرے کیساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

وہ سب پریشانی سے اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھنے گے لیکن وہ ان سب کی نظروں سے بے نیاز باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

جب چچی نے ہوش میں آتے اسے روکا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو علیزے۔۔۔؟؟ اسنے احتیاط اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

بایر۔۔۔۔۔ اسکا یک لفظی جواب آیا۔۔۔

باہر کیوں۔۔۔؟؟ چچی نے اسکا رخ موڑتے مہینہ کو اشارہ کیا۔۔۔

مم۔۔مجھے ان سے پوچھنا ہے حج۔۔۔حیدر کدھر ہیں۔۔۔۔؟؟ اسکی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی بھیگی۔۔۔

اسکی آواز کا کرب وہاں موجود ہر بندے کے دل کو جلا گیا۔۔۔۔۔ مما، ماما اور دادو سسکیاں بھرنے لگیں۔۔۔

لیکن آپ ان کے پاس مت جاو جہان آ جائیگا۔۔۔۔ مہینہ جانتی تھی میڈیا والے کسی نیک یا اچھے سے تو آئے نہیں ہوں گے اسی لیے اسے روکنے کو بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ ہی بول رہے تھے۔۔۔مجھے ان سے پوچھنا آپ لوگ جھوٹ کیوں بولتے۔۔۔۔۔؟؟ وہ کرلاتے ہوئے معصومیت سے بولی تومہرو کا دل کرلا اٹھا۔۔۔

نہیں علیزے مما پوچھ لیتی اس سے آپ مت جاو۔۔۔ انہوں نے اسے گھیرے میں لیتے کہا تو وہ مچل اٹھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ وہ سختی سے چلائی۔۔

سب جان بوجھ کے مجھے ان سے دور رکھ رہے۔۔۔مجھے جانے دو باہر۔۔۔میں مر جاونگی اسکے بغیر پلیز۔۔۔۔۔۔ اسنے منت بھرے سسکتے انداز میں کہا تو مرینہ کی گرفت اس پہ سے ڈھیلی پڑی۔۔۔۔۔

سب درد چھپاتے اسکو دیکھنے لگیں جو ایک شال سے بھرے وجود کو چھپائے تھی جبکہ دوسری شال اسکے دائیں کندھے پہ پڑی پیچھے زمین پہ لٹک رہی تھی۔۔۔۔۔ سیاہ و سفید ملگجے سے سوٹ، ویران اور سرد سرخ آنکھوں اور زردی مائل چہرہ لیے واقعی جہان حیدر شاہ کی دیوانی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

مما، ماما اور مرینہ کیساتھ وہ باہر نکلی۔۔۔۔۔

باہر میڈیا والوں کا ایک ہجوم تھا، بھانت بھانت کی بولیاں تھیں۔۔۔۔

سب کی کوشش یہی تھی کہ سب سے پہلے وہ اس تک پہنچے۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے اس ہجوم تک پہنچی جب وہ مکھیوں کی طرح اس تک پہنچے---

مسز شاہ---کیا آپ جانتی ہیں کہ آپکا شوہر ایک کرمنل ہے-----؟؟
اس تک پہنچتے ہی پہلا تیر پھینکا گیا کہ وہ سب تڑپ کہ رہ گئے-----

حیدر کدھر ہیں----؟؟ اسکا تیر بمشکل برداشت کرتی وہ بولی تو وہ تھوڑا حیران ہوئے---

آپ ادھر مجھ سے بات کریں پلیز------ مما نے صحافی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن وہ ان سنی کر کہ اسکی طرف مائیک کرتا بولتا گیا----

مسز شاہ----آپ ایک کرمنل کیساتھ کیسی رہ رہیں ہیں--- کبھی آپ نے روکا نہیں انہیں بلیک منی اکٹھے کرنے اور ملک سے غداری کرنے سے-----؟؟
ایک تلخ سوال ایک تیکھے سے انداز میں پوچھا گیا-----

نہیں ہیں وہ کرمنل بکواس بند کرو اپنی اور

میں نے پوچھا کہ حیدر کدھر ہیں----؟؟ وہ زور سر چلائی-----

...کدھر لے گئے ہو انہیں-----؟؟ اسکی زوردار چیخ پہ ایک دم سناٹا چھا گیا

آپ اس طرح سے ہماری اٹینشن ڈائیورٹ نہیں کر سکتیں---کہیں آپ بھی تو انکے ان گھناؤنے کاموں میں ساتھ تو نہیں تھیں وگرنہ خاصی کم عمر اور خوبصورت ہیں آپ----کوئی بھی اپنی عمر کا مل سکتا ہے------ اسنے خاصی خباثت سے بات کی کہ مما فورا آگے بڑھیں----

لیکن وہ اسے نہیں بلکہ اسکے پیچھے فق نظروں سے دیکھے جا رہی تھی----

---

لیکن یہ کیسے پاسیبل ہے------ ڈی جی کی جھنجھلائی آواز پہ اس نے کاٹ دار آنکھوں سے اسے دیکھا-----

یہ اسی طرح پاسیبل ہے جسطرح یہ پاسیبل ہے کہ میں سب کچھ کر سکنے کے باوجود چپ ہوں----- اسنے تیکھے انداز میں کہا تو وہ پل بھر کو چپ ہوا---

لیکن اسطرح تو۔۔۔دیکھو آپ نے اینکر کو۔۔۔۔۔ اسنے لب کھولے جب اسنے ہاتھ اٹھا کہ اسے روکا۔۔۔

اسکی بات مت کرو۔۔۔۔اس نے جو کیا اسکی بات ابھی کلئیر ہو چکی۔۔۔۔۔ اسنے سرد آواز میں کہا تو وہ بات بدلتا بولا۔۔۔

لیکن ابھی جس پہ تم ہاتھ ڈالنے کا کہہ رہے اس کو اتنی جلدی یہ سب۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ جہان کا آفیسر اور خان بھاگتے ہوئے آئے۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔ خان کی آواز نے اسکے حواس الرٹ کر دیے۔۔۔۔

اس نے پلٹ کے اسے دیکھا تو اسکی آنکھوں سے ٹپکتی وحشت سے اسکا اپنا دل کسی انہونی کے خیال سے ایک دفعہ کانپا۔۔۔۔۔

میڈیا والے مینشن پہنچ چکے ہیں---اور ----------اسنے وقفہ لیا لیکن جہان کے بھاگتے قدموں کو دیکھ کہ اسے احساس ہوا کہ وہ یہ الفاظ نہ بولے لیکن اسکا سوالیہ انداز اسے بولنے پہ مجبور کر گیا-----

بھابھی میم کک----- اسکا لب لرزے جب اسنے اسے خونی نگاہوں سے واپس ڈی آئی جی کو دیکھا----

یہ ایک اور ظلم ایڈ کر لیں آپکی فورس، اسے اس سب کا سود سمیت حساب دینا ہو گا----میں لوں گا حساب------ سامنے پڑے ٹیبل کو ٹھوکر مارتے وہ آندھی طوفان کی سی رفتار سے بھاگا------

---

وہ فق نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی لیکن-----

وہ بپھرا ہوا آیا اور اس صحافی کہ منہ پہ زور دار مکہ مارا وہ اچھل کہ پیچھے جا گرا اور اسکے ساتھ اسکا مائیک اور کیمرہ پیچھے بھی گرے جبکہ باقی سب حیرت و خوفزدہ ہونے کے باوجود اس پہ کیمرے فوکس کرنے گے۔۔۔۔

یو باسٹرڈ۔۔۔۔تم جانتے ہو تم کس سے کس انداز میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے تمام آفیسرز کے اسلحے کیوجہ سے انہوں نے کیمرے بند کروائے جبکہ خان کی نگاہیں کسی کو تلاش کرنے میں تھی جو شاید نہیں یقیننا کہیں اندر تھی۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ ایک آن ڈیوٹی جرنل۔۔۔۔۔۔ اسنے غلطی پہ غلطی کرنے کی پاداش میں ایک اور مکہ کھایا جو اسکی ناک کی ہڈی توڑ گیا۔ ۔

سر۔۔۔۔مر جائیگا یہ بس کریں پلیز۔۔۔۔۔۔۔ خان اسکی جنونی کیفیت دیکھ کہ پریشان ہوتا اسے روکنے کو آگے بڑھا۔۔۔۔

میں مار ڈالوں گا اسے اسکی ہمت کیسے ہوئی اس گھر کی دہلیز پار کرنے کی اور --اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کس کی بیوی سے کیا بات کر رہا تھا------
اسے جوتوں کی زد میں رکھے وہ مسلسل ٹھوکریں مارے گیا-----

تب تک مینشن کے سب مرد وہاں پہنچ آئے جنہیں اس سب کی خبر نیوز سے ملی تھی-----

سر پلیز بھابھی میم کو دیکھیں آپ------ اسنے اسکی مخصوص رگ دبائی وہ اسی مقام پہ ساکت ہوا-----

اور اسی موقع کو غنیمت جانتا وہ اس صحافی کو پکڑتا گاڑی میں ڈال گیا------

اسنے گردن موڑ کہ اسے دیکھا جو لٹی پٹی حالت میں کھڑی تھی---- اسکی حالت دیکھ کہ اسکا دل کیا کہ وہ خود کو ختم کر ڈالے جو اسکو جانتے بوجھتے، اسکی حالت جانتے ہوئے، اسکی محبت کے باوجود، اس سے محبت کے باوجود اسے اذیت دے گیا تھا----

اسنے قدم اسکی طرف بڑھایا تو وہ سب بندھن توڑتی بھاگتی اسکی طرف آئی اور اسکے کشادہ کسرتی سینے سے آن لگی-------

کک۔۔۔کدھر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔یہ سب گندے ہیں۔۔۔مجھے ۔۔۔ مم۔۔میں مر جاونگی۔۔۔۔کچھ نہیں کیا آپ نے۔۔۔ نہیں ہیں ہیں آپ کرمنل ۔۔۔نن۔۔۔ نہیں ہیں قاتل۔۔۔یہ سب گندے ہیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔م۔۔۔ مم۔۔۔میں اب کہیں نہیں جانے دینا میں۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے ربطگی سے ٹوٹتی بلکتی بولتی گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ اسے سینے سے لگائے اسکی کمر سہلاتے اپنے لب بار بار اسکے اجڑے بالوں پہ رکھتے اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پاس کھڑے وجود اور ماحول سے یکسر نظرانداز وہ ایک دوسرے میں گم کھڑے غم غلط کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے بالوں پہ ہولے سے لب رکھتے کہا لیکن وہ بدستور سوں سوں کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جب گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز پہ چونکا اور اسے آہستگی سے خود سے علیحدہ کیا اور اسکی آنکھوں سے پوروں سے آنسو چننے لگا۔۔۔۔۔

میں ادھر ہوں آپ کے پاس اب مزید ایک آنسو بھی نہیں۔۔۔۔ اسنے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور مما لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے مضبوط بازووں میں لے کہ انہیں تسلی دینے لگا۔۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد وہ اسے لیے اندر آیا کیونکہ اسے آگے کے لائحہ عمل کو بھی دیکھنا تھا۔۔۔۔

جہان وہ سب۔۔۔۔۔ دادو نے بات کا آغاز کیا جب اسنے راستے میں ہی روک لیا۔۔۔

دادو پلیز۔۔۔میں ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، مجھے مجبور مت کیجئے گا۔۔۔۔۔ اسنے نرمی مگر دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔ اسنے گلا کھنکھارا۔۔۔

مجھے ابھی واپس جانا ہے میں۔۔۔۔

نہیں آپ۔۔۔آپ کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔ اسنے اسکی بات کاٹتے کہا وہ اس وقت اپنے دکھ اور ڈر میں اپنی شرم بھول چکی تھی۔۔۔وہ اس چیز سے بے بہرہ ہو چکی تھی کہ سب پاس ہیں یا سب کیا کہیں گے۔۔۔۔۔؟؟

میرا جانا اس وقت بہت ضروری ہے، میں کل تک آ جاونگا۔۔۔۔۔ اسنے شاید زندگی میں پہلی بار جھوٹ بولتے نظریں چرائیں تھیں وہ بھی اس سے جو اسکی رگ رگ میں بستی تھی۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔۔ اسنے بے بسی سے مما کی طرف دیکھا اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔۔

علیزے نا کرو اپنی صحت کو دیکھو۔۔۔۔۔ انہوں نے سینے میں چھپاتے اسے پچکارا۔۔۔۔

جہان بیٹا کیوں ازیت دے رہے سب کو۔۔۔؟ کیوں نہیں کھول رہے ساری بات۔۔۔۔؟؟ مما نے قدرے خفگی سے کہا۔۔۔۔

لالے۔۔۔۔۔۔ مہرو کی پکار پہ سب نے چونک کے اسے دیکھا جو سرخ آنکھوں سے پیچھے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسنے نظریں اٹھاکہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔۔

خا۔۔۔خان کے پیرینٹس کون تھے اور انہیں کیوں مارا گیا۔۔۔۔؟؟؟
اسکے سرد تاثرات سے سجے سوال پہ سب اپنی جگہ منجمند ہوئے جبکہ وہاں داخل ہوتا خان گویا ہوا میں معلق ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

تم بڑے ہو کہ کیا بننا چاہتے۔۔۔؟؟ بارہ سالہ اس خوبرو اور مضبوط قد کاٹھ کے لڑکے سے اسکی زہانت سے بھرپور کشادہ لیکن سرد آنکھوں میں دیکھتے سر ظفر نے پوچھا تو اسنے آنکھیں انکے چہرے پہ گاڑھتے کچھ پل سوچا اور پھر ایسا جواب دیا کہ وہ چونک اٹھے۔۔۔

بہت بڑا طاقتور آدمی۔۔۔ ایسا آدمی جسکی اشارے سے ملک بھر میں ہوتی سرگرمیوں پہ اتنا اثر تو پڑے کہ لرزیں۔۔۔۔۔ اسکی سرد آنکھیں لمحہ بہ لمحہ سرخ ہوتی جا رہیں تھیں۔۔۔۔

کیسے بنو گے طاقتور۔۔۔۔؟؟ انکے سوال پہ وہ لمحہ بھر کو ٹھٹکا پھر اسی انداز میں پنسل گھماتا کچھ سوچنے لگا۔۔۔۔

طاقتور بننا مشکل نہیں ہے صرف خود پہ قابو ہی تو پانا ہوتا۔۔۔۔۔ اس بارہ سالہ بچے کہ منہ سے ایسا جواب سن کہ وہ پل بھر کو چپ رہ گئے۔۔۔

میں ہیلپ کروں تمہاری۔۔۔۔؟ انہوں نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔یک لفظی جواب آیا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟ یک لفظی سوال

میرا دل نہیں۔۔۔۔ اسنے بے پرواہی سے کہتے اپنی نشست چھوڑی۔۔۔

لیکن میں تمہیں ایک سال کے اندر تمہاری سٹڈی کے دوران تمہیں طاقتور بنوا سکتا۔۔۔۔ اسنے اسے پشت سے آواز لگاتے کہا تو اسکے قدم رکے۔۔۔

ایک سال . .------؟؟ اسنے گردن موڑ کے پوچھا اب کہ اسکی سیاہ سرد آنکھوں میں ایک چمک سی لہرائی----

ہاں صرف ایک سال----- اور تب اسنے سوچا کہ ایک سال فقط ایک سال کی بات ہے---

وہ اپنی منزل مقصود تک آسانی سے جا پہنچے گا--- اسنے مڑ کہ انہیں دیکھا اور قدم واپس موڑتا ان تک آیا----

مجھے ایک سال میں طاقتور بننا ہے یہ میں آپ کے کہے پہ کہہ رہا اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں یہ بات بھول جاونگا کہ آپ میرے فیورٹ ٹیچر ہیں----- اپنے تیس سالہ ٹیچنگ ایکسپیرینس میں یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ کسی نے انہیں دھمکی دی ہو وہ بھی بارہ سالہ بچے نے---

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ اس بچے کی پہلی دھمکی تھی-------

----------،----------

مہرو کیسے سوال پوچھ رہی ہو بھائی سے۔۔۔۔؟؟ چچی نے جہان کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

چچی یہ سوال میری پوری زندگی پہ اثرانداز ہوتے۔۔۔۔یہ سوال بھائی کیلیے نہیں ہیں یہ میرے لیے ہیں۔۔۔مجھے ان سوالوں کے جواب چاہیے۔۔۔۔۔ وہ چٹختی ہوئی بولی۔۔۔۔

مہر سر تمہیں کوئی جواب دینے کے پابند نہیں ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ خان کی سنجیدہ آواز پہ وہ کرنٹ کھا کہ مڑی

اسنے اسے دیکھا تو دل دھڑک اٹھا، وہ جو بہت مشکل دن بھی آئے تھے، تین دن سے زیادہ کا وقفہ نہ کرتا تھا آج اسے وہ تین ہفتوں بعد دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسکا دل کیا کہ وہ سب کچھ چھوڑتی اسکے سینے میں چہرہ چھپائے سب کچھ بھولتی چلی جائے لیکن۔۔۔۔

کیوں پابند نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے تلخ انداز میں بمشکل سسکتے دل کو نظرانداز کرتے پوچھا۔۔۔

لیکن وہ دونوں ہی اسکی باتیں اور باقی سب کو نظر انداز کرتے اٹھے اور باہر کی طرف بڑھے تو علیزے سسک اٹھی لیکن اسکی اٹھی اہک ہی مضبوط نگاہ پہ وہ چپکی رہ گئی اور دادو کی گود میں سر رکھ کہ رونے لگی-----

وہ جانتے تھے کہ مہرماہ اس وقت کیا سوچ رہی تھی اور وہ کس قدر جذباتی ہے، اسلیے وہ چاہ کہ بھی اسکی باتوں کا جواب نہیں دے سکتے تھے------

جب وہ دونوں اسکے پاس سے اسے نظر انداز کرتے گزرے تو وہ بھبھک اٹھی----

تو کیا واقعی خان کی مجھ سے شادی ایک ڈیل تھی سازشوں کی، جرموں کو چھپانے کی-----؟؟ اسکا ہزار معنیوں سے سجا تیکھا سوال وہاں موجود ہر فرد کہ روح تک کھینچ گیا-------

مہرماہ---------- اسفند چاچو اور معاویہ غصے سے اسکی طرف لپکے لیکن وہ روتی ہوئی انہیں دیکھتی اندر بھاگ گئی---------

---

اسکی سپیشل سروسز کی ٹریننگ کو دو ماہ گزر چکے تھے وہ بہت تیزی سے سب کچھ سیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ میں جنون تھا۔۔۔۔۔۔

اس سب کہ دوران اسے بھی بارہا چوٹیں آئیں تھیں لیکن وہ اتنی سی عمر میں اپنے زخم چھپا کہ رکھنے اور برداشت کرنے کا ہنر جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک سال کے جان لیوا کڑے وقت کے بعد اسکے ہاتھ میں تھمے سرٹیفکیٹ نے اسکے ہر غم کو خوشی میں بدل دیا۔۔۔۔۔۔۔

پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کی تعلیم حاصل کرتے ہی جس اکیڈمی اور آئی ایس آئی کے آفیسر کے انڈر اسنے ٹریننگ لی تھی وہ انکے ساتھ کام کرنے لگا۔۔۔۔۔

اسکی نیکسٹ تعلیم بھی جاری تھی لیکن وہ اپنا نام چھپائے آئی ایسآئی کیلیے بہت سے کام کرنے لگا وجہ اسکا مضبوط قد کاٹھ اور سرد آنلھیں رھیں جو اتنی سی عمر میں ہی لگلے کو گڑبڑا دیتی تھیں۔۔۔۔۔

وہ فرسٹ ائیر کے ایگزامز دے کہ اس وقت اپنے مشن کو مکمل کرتا اپنے ساتھی کے ساتھ گھر واپس جا رہا تھا جب اسکی گاڑی کو یک دم سے بریک لگانے پڑے----

اسنے چونک کے سامنے کھڑی اس وجہ کو دیکھا تو اسکی آنکھیں ایک دم سے پھیلیں اسنے دوبارہ ابرو اچکا کہ سامنے دیکھا------

جہاں سامنے بارہ تیرہ سال کا دبلا سا لڑکا پھٹے کپڑوں اور زخموں سے چور بدن لیے کھڑا تھا------

---

جہان تم یوں کسی جرنلسٹ پہ ہاتھ کیسے اٹھا سکتے ہو----؟؟ وہ بھی اتنی معمولی

معمولی بات نہیں تھی یہ----- وہ دھاڑا-----

دیکھو جہان تم سمجھو وہ بس تمہارے گھر ہی تو گیا تھا اور تمہاری ب---------- اسنے دوبارہ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا-----

بکواس بند کرو اپنی ------- اسے گریبان سے ہکڑتا وہ دیوار سے لگاتا اسکی سانسیں اٹکا گیا------

میری بیوی کے بارے میں بھول کہ بھی ایک لفظ نہ نکالنا وگرنہ پاکستان بھر کی تمام فورسز کو تمہاری لاش بھی نہ ملے گی جنازے کیلیے-------- اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ پھنکارا تو اسنے لبوں پہ زبان پھیرتے کچھ بولنا چاہا-----

وہ باسٹرڈ غلط بیانی اور ہراسمنٹ کر کے پورے میڈیا کو مینشن لے کے گیا اور پھر مہری فیملی کو ہراساں کیا اسنے------ وہ چلایا----

وہ مہری بیوی تھی جہان شاہ کی بیوی، حسن شاہ کی بہو تھی وہ جسے وہ اپنی غلیظ نظروں اور مکروہ لفظوں کے گھیرے میں لیے ہوئے تھا------ وہ طیش سے بولتا اسے دوبارہ سے کرسی پہ ہٹ گیا-------

جہان۔۔۔۔۔ اسنے سامنے دیکھا تو بمشکل خود کو کمپوز کرتے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔

تھوڑے سے وقت کی گنجائش۔۔۔۔۔؟؟ پاس پڑی کرسی پہ کرلاتے وجود کی حالت دیکھتے انہوں نے نرمی سے استدعا کی۔۔۔۔

بات اب مینشن تلک جا پہنچی ہے، میری برداشتیں اور گنجائشیں ختم ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔۔سارے جرنلسٹ جو مینشن تک گئے تھے انکی چھوٹ کیلیے پلیز سر میرے پاس کوئی نہ آئے کہ میں انکی ایک بھی نہیں سنتی۔۔۔۔ اسنے بظاہر انہیں سناتے کہا۔۔۔۔

آپکو دیا وقت بھی ختم ہو رہا ہے مجھے اب یہ سب ڈسکلوز کرنا ہے۔۔۔۔ اسنے سرد آواز میں ڈسکلوز کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔۔۔۔؟؟ انہوں نے اسے روکنے کی ایک خفیف سی کوشش کی۔۔۔

اسنے گردن گھما کے کاٹ دار نگاہوں سے انہیں دیکھا۔۔۔

میرے پاس وقت نہیں ہے نہ جلد بازی کیلیے نہ آرام سے کچھ کرنے کیلیے۔۔۔ اسنے سردمہری سے کہتے سیاہ جینز میں دایاں ہاتھ گھساتے کہا۔۔۔

اس سب سے تمہاری فیملی۔۔۔۔۔ ایک فاش ترین کوشش کی گئی جس پہ اسنے تلخ سی سرد نگاہ ان سب پہ ڈالی اور پھر مخاطب کی نگاہوں میں سرد نگاہیں گاڑیں۔۔۔

فیملی کا ڈراوا مجھے نہ کل تھا نہ آج ہے۔۔۔۔مجھے کل بھی ایک وعدے نے روکا تھا اور مجھے آج تک اسی وعدے نے روک رکھا تھا۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ اسنے رک کہ سب کے چہروں پہ شعلے برساتی نگاہ ڈالی۔۔۔

اور میری فیملی کو اس سب میں انوالو کرنے اور انکا نام لینے کی نیکسٹ کوشش مت کیجئے گا۔۔۔۔ اسکی آواز کا سرد تاثر اور اس میں جھلکتی سرد دھمکی انہیں بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر گئی۔۔۔۔

۔.....

بھابھی ایک بات تو بتائیں۔۔۔۔۔۔؟؟ معاویہ نے اسکے پاس لاونج میں بیٹھتے کشن فلور گھسیٹا اور پھر دھپ پہ اس پہ بیٹھا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔ جہان کی گھر میں ایک بار واپسی کے بعد وہ کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور پھر سب کے کہنے پہ گھر کی فضا کو بہتر کرنے کیلیے معاویہ اور زوریز وقتاً فوقتاً چٹکلے چھوڑتے رہتے۔۔۔۔۔

جے کو پہلی بار دیکھنے پہ آپکے دل نے کیا رائے دی تھی۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی گود میں چھلی ہوئی مونگ پھلی کی مٹھی بھر کہ منہ میں پھانکتے اسکی گھوری سے بے پرواہ بنتے اس نے سوال کیا۔۔۔۔

اسکے سوال پہ وہ یک دم سے بلش کرنے لگی۔۔۔

اووووووووووہ۔۔۔۔ تو ایسی بات ہے۔۔۔۔۔ اسکے بلش کرنے پہ آریان نے وہاں آتے ہی لمبا سا اووہ کھینچتے تبصرہ کیا تو وہ جھینپ گئی اور اپنی شرم کو چھپانے کو معاویہ کے کندھے پہ تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔

شرم کر لو۔۔۔ بھابھی ہوں میں آپ سب کی۔۔۔۔ اسنے اتنی دھیمی آواز میں سرزنش کی کہ انہیں اور ہنسی آئی۔۔۔

چھوڑ دو علیزے جس انداز سے تم ڈانٹتی ہو اس سے تو شاید ہادی بھی نہ ڈرے۔۔۔ آیت نے اسکے دھیمے انداز پہ اسے تنبہہ کرتے کہا تو وہ خجل ہوئی۔۔۔۔

لیں ان کے کام دیکھیں۔۔سوال سے ہٹا رہیں ہیں ہمیں۔۔۔؟؟ معاویہ نے انکی توجہ اپنی طرف کرواتے دوبارہ سوال دہرایا تو اسکی دھڑکنوں کی لے بدلی۔۔۔

کچھ بھی نہیں سوچا میں نے اتنے غور سے نہیں دیکھا۔۔۔ اسنے ادھر ادھر گردن گھماتے دانستا لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

چلیں جب غور سے دیکھا تھا تب کیا کہنا تھا دل کا۔۔۔۔؟؟ معاویہ نے سوال کا پینترا بدلا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔

میں نے غور سے دیکھا ہی نہیں ابھی۔۔۔۔۔ اسنے جان چھڑوانے کو شرارت سے کہا۔۔۔

کیاااااااااااااا۔۔۔۔؟؟؟ معاویہ، زوریز اور آریان دونوں نے اتنی زور کی چیخ ماری کہ اسکے ہاتھ سے مونگ پھلی کہ پلیٹ چھوٹ پڑی۔۔۔۔

مطلب ابھی تک دیکھا نہیں اور دیوانگی کا یہ عالم واللہ جب آپ غور سے دیکھیں گی قیامت ڈھائیں گی۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے مصنوعی حیرت سے کہتے آنکھیں مٹکائیں تو اسکی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔۔۔

آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آنکھیں نکالتے پوچھا۔۔۔

بس بھابھو میرا دل کر رہا تھا کہ جے کے بارے میں کچھ رومینٹک سا پوچھوں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آہ بھرتے کچھ اس انداز میں کہا کہ زوریز کو اچھو لگ گیا۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آنکھیں مٹکاتے اسے دیکھا۔۔

خیر ہے بیوی کا رومینس کم پڑ گیا جو تم اب جے کے پیچھے پڑا۔۔۔۔۔ اسنے بات کو کچھ اسطرح سے گھمایا کہ معاویہ ان سب کے قہقہوں پہ تڑپ کے سیدھا ہوا اور اسکی طرف لپکا۔۔۔۔۔۔۔

بے شرم زلیل انسان۔۔۔۔۔عزت کیا کر بہنوئی ہوں میں تیرا۔۔۔۔ اسکو شکنجے میں کسے وہ رعب جھاڑتا بولا تو لاریب نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے سے پوچھا۔۔۔

مہرو کدھر ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسکے سوال پہ علیزے بھی متوجہ ہوئی۔۔۔

روم میں ہے۔ ۔۔۔۔ اسنے دھیمے سے جواب دیا۔۔۔

کیسی حالت ہے اب اسکی۔۔۔۔؟؟ انہوں نے دوسرا سوال پوچھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے وہ لیکن وہی سرد مہری بات کم ہی کر رہی ہے سب سے۔۔۔۔لالے اور خان بھائی دونوں کا نام تک نہیں سن رہی۔۔۔۔۔۔۔
اسنے اسکی کیفیت بتائی تو ماحول خاصا سوگوار سا ہو گیا۔۔۔

ہو جائیگی ٹھیک۔۔۔جہان واپس آتا تو سب ٹھیک کر لے گا۔۔۔ٹائم دو اسے۔۔۔۔انہوں نے اپنے سمیت گویا سب کو تسلی دی۔۔۔

پری زرا یہ اپنی پھوپھو +بھابھی کو زور سے چٹکی کاٹنا۔۔۔۔۔۔ اسے ساکت بیٹھے دیکھ کہ آریان نے اچانک سے پری کو مخاطب کیا تو وہ دونوں ایک دم سے چونک گئیں۔۔۔۔۔

کس خوشی میں۔۔۔۔۔؟؟ پھر وہ تیکھے تیوروں سے بولی تو وہ خوشگوار حیرت میں پھنسا کہ چاہے جیسے بھی، وہ اس سے مخاطب تو ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ خوشی کیا کم ہے کہ میں پاپا بننے والا ہوں۔۔۔۔ اسکے سوال کا جواب معاویہ نے زینی کو آتے دیکھ کہ موقع پہ چوکے کی مناسبت سے دیا۔۔۔۔

وہ جو اپنے آپ میں مگن ان کی طرف آ رہی تھی معاویہ کے اس اچانک حملے پہ بلش کرتی کچن کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔۔

اسکے ایلے رد عمل پہ سب کے قہقہے چھوٹ گئے۔۔۔۔۔

جہان یہ کسی کی سازش ہو سکتی ہے بی کیئرفل۔۔۔۔۔۔

اسے گاڑی سے نکلتے دیکھ کہ اسکا ساتھی آفیسر فورا بولا کیونکہ اسکے خیال میں وہ چاہے جس بھی فیلڈ میں ہے لیکن ہے تو وہ ایک پندرہ سولہ سالا بچہ ہی نا۔۔۔۔۔

سازشوں کو میرا راستہ روکنے میں دقت ہوتی ہے کہ میرا ایمان انہیں ڈگمگا دیتا۔۔۔۔۔۔ اسنے سرد مہری سے باہر قدم رکھے اور اس ٹھٹھرتے خوفزدہ بچے کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو اسے سامنے دیکھ کہ چیخنے لگا۔۔۔۔ اسنے اچنبھے سے اسکی طرف دیکھا تو شاید پہلی بار چونکا۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کہ لگ رہا تھا کہ اسے بہت زیادہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا بلکہ اسکا خوف اس بات کی نشاندہی تھا کہ اسے زہنی و جسمانی ازیت دی گئی تھی۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اسکی چیخیں نظرانداز کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

لیکن وہ اسے دیکھتا خود کے گرد بازو لپیٹتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہونے لگا جب اسکی سرد آواز نے قدم جھکڑے۔۔۔۔

تم میرا سوال دیے بغیر جانے کی غلطی مت کرنا ورنہ اپنے پاوں سے ضائع ہونا پڑے گا۔۔۔۔۔۔اسنے نرمی سے اسے دھمکی دی۔۔۔۔

مم۔۔مجھے جانے دو۔۔۔وہ آ جائیگی۔۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھتے ہاتھ باندھتے التجائیہ کہا تو اسے موالے کی گھمبیرتا کا اندازہ ہوا۔۔۔۔

سچویشن کا اندازہ ہوتے ہی اسکے ساتھی آفیسر بھی باہر نکلے۔۔۔۔

کون آ جائیگی۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ابرو اچکاتے اس سے پوچھا اور قدم اسکی جانب بڑھائے جب گاڑی کی ہیڈ لائٹس پہ اسنے گردن گھما کے پاس آتی گاڑی کو دیکھا جس بتدریج انکے قریب آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ تو یوں بھی یونیفارم یا فیلڈ کا نان یوز نہ کرتا تھا لیکن اس وقت اسکے ساتھی بھی سول میں تھے، اسی لیے وہ گاڑی بے خوف و خطر انکے قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اسنے گاڑی سے گردن واپس موڑتے اسکی جانب دیکھا تو ششدر رہ گیا۔۔۔۔۔

اسکے سامنے کھڑے اس بارہ تیرہ سالہ بچے کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا جبکہ بدن پہ یوں لرزہ طاری ہوا کہ جیسے رعشہ زدہ مریض ہو۔۔۔۔

اسنے اسے نرمی سے بازو کے حلقے میں لیتے اب کہ اپنے مخصوص انداز میں دوبارہ گاڑی کو دیکھا جسکا فرنٹ ڈور کھل رہا تھا۔۔۔۔۔

بلیک پینسل ہیل میں مقید پاوں باہر رکھتے ہی اسکی نگاہ اس تک گئی جو تمام تر ناپسندیدگی سمیٹ لائی اور دوسرا لمحہ اس پہ قیامت بن کے ٹوٹا۔۔۔۔

اسنے فق ہوتے چہرے کہ ساتھ ساکت کھڑے سامنے نظر آتے اس سرخ و سفید چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔ بلیک سلیو لیس شارٹ شرٹ اور بلیک پنڈلیوں سے اوپر تک کے کیپری میں ملبوس وہ آج بھی یوں ہی کھلی کھلی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے آنکھیں جھپکتے دوبارہ اسے دیکھا کہ شاید خواب ہو لیکن وہ ہنوز ایک زلت آمیز حقیقت بنی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

مام---------- اسکے لبوں سے سرسراتا یہ لفظ وہاں موجود ہر فرد پہ ڈنک کی طرح چبا--------

---

واہ واہ ماشاءاللہ----کیا لگ رہی ہو-------؟؟؟
اسے اکیلے لاونج میں ڈرامہ دیکھتے پاکہ اسکی باچھیں یہاں سے وہاں تک چر گئیں کہ وہ اسکے ہاتھ نہیں آ رہی تھی آجکل مہرو یا علیزے ساتھ چپکی رہتی تھی-------

اسکی آواز نے گویا ملک الموت کے صور جیسا کام کیا تھا وہ اچھل کہ رہ گئی اور بمشکل گود میں پڑی مالٹوں کی پلیٹ کو قابو کیا-------

اسنے یوں اسے دیکھا گویا پہلی بار دیکھ رہی ہو-------

اچھا لگ رہا ہوں نا------؟؟ اسنے شرارت سے چمکتی نگاہیں اسکی حیرت سے پھٹی براون آنکھوں میں ڈالیں تو وہ بلش کرتی اپنی منتشر دھڑکنوں کو کنٹرول کرتی رخ پھیر گئی-------

ہٹیں پیچھے کیا کر رہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے گڑبڑاتے کہا۔۔۔۔

کچھ کرنے کہاں دے رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے زومعنی انداز میں کہا تو وہ شرم سے سرخ پڑی۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا کرتے ہیں پیچھے ہوں کوئی آ جائیگا۔۔۔۔؟؟؟ اسے اپنی گود میں سر رکھ کہ لیٹتے دیکھ کہ وہ ہڑبڑا گئی اور بے ساختہ اسکا سر دونوں ہاتھوں سے اٹھانے لگی۔۔۔۔۔۔

تو آتا رہے کوئی میں کونسا کسی ساتھ ڈیٹ منا رہا۔۔۔۔؟اپنی شرعی و قانونی بیوی کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا اپنے ضدی انداز میں کہتے اسکے سر پہ دونوں ہاتھ جماتے اسے خود پہ جھکایا تو وہ کانوں تک سرخ پڑتی اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتی بمشکل اسکو روک پائی۔۔۔۔۔۔

شرم کریں، زکام لگا ہے مجھے دور ہو کہ بیٹھیں آپکو بھی لگ جائیگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل فاصلہ برقرار رکھتے تیز ہوتی سانسوں کیساتھ چڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

وآو کتنی رومینٹک بیماری ہے، ایک سے دوسرے کو چھونے سے لگ جاتی۔۔۔۔ وہ شرارت سے آنکھ میچتے بولا تو وہ شرم سے جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب اس میں کونسا رومانس آگیا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے خفگی سے اسکی آنکھوں میں زرا سا دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔۔

آپکو تو کہیں بھی رومانس نہیں دکھتا۔۔۔۔۔ خمار آلود لہجے میں کہتے وہ اسکی مزاحمت کے باوجود وہ اسے خود پہ جھکاتا اسکی سانسیں تک روک گیا۔۔۔۔۔

فضا میں زومعنی سی دلکش سی خاموشی رقص کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نجانے کب تلک وہ اسے یونہی تھامے اسکی سانسوں میں اپنی سانسوں کی خوشبو اتارتا رہتا کہ اسنے کیے بعد دیگرے کئی کیے اسے رسید کیے لیکن اسکی گرفت و انداز میں مزید شدت آتی گئی۔۔۔۔۔

اوہ مائی گڈنیس۔۔۔۔۔۔۔۔ زوریز کی چیخ نما آواز پہ وہ جھٹکے سے حواسوں میں آیا اور اسکو اپنی گرفت سے آزاد کرتے پلٹ کے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ وہ شرم سے سر جھکائے اپنی سانسوں کی رفتار اعتدال پہ لانے کی کوشش کرنے لگی----

لاونج تو ایک پبلک پلیس ہے یار---بیڈ روم میں جگہ کم پڑ گیئں تھی کیا------ وہ داخلی دروازے کے پاس آنکھوں پہ ہتھیلیاں جمائے شرارت سے بولا تو اسکا دل چاہا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے جبکہ اس نے ڈھیٹ پنے سے جواب دیا-----

تو تمہیں شرم آنی چاہیے بنا بتائے منہ اٹھاکہ چلے آئے----میاں بیوی کی سو پرائیویسی ہوتی ہے-------- اسنے منہ پھلاتے کہا تو دونوں کا منہ بھک سے کھل گیا اس دیدہ دلیری و بے باکی پہ-----

تو میاں بیوی سوری میاں کو چاہیے ناکہ ایسی پرائیویسیاں جاکہ بیڈ روم میں ڈسکس کرے------- اسنے لفظ چبا چباکہ گویا اپنے کنوارے ہونے کا غم نگلا-----

جبکہ وہ گویا شرم سے زمین میں گڑنے والی ہو گئی تھی اس پہ قیامت یہ کہ وہ وہاں سے انکی نظروں سے غائب بھی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ یونہی اسکی گود میں سر اٹھائے کہنی جمائے اس سے مزاکرات کر رہا تھا جو یونہی آنکھیں ڈھانپے کھڑا تھا-------

چلو اب جلدی سے واپس جاو اور ڈسٹرب مت کرنا اب۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے پر آواز میں مزید کہتے اسے چڑایا۔۔۔۔۔

کیوں آج یہیں لاونج میں رات بسر کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جلتے ہوئے پوچھا اور مزید کہا۔۔۔

زینی یار تم پہ ترس کے علاوہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے کہ تمہاری قسمت میں یہی اول درجے کا چھچھورا اور عمران ہاشمی ٹائپ شخص لکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے جسطرح سے کف افسوس ملتے کہا کہ وہ شدید بلش کرتی ہوئی بھی ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پہ پھوٹنے سے نا روک سکی۔۔۔۔

جبکہ وہ چڑتا اب کہ زور سے بولا۔۔۔۔۔

جا دفعہ ہو جا نا۔۔۔پھر نا کہنا کہ میں بہت بے شرم ہوں تمہاری موجودگی کا لحاظ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ اسنے معنی خیزی سے کہتے ایک انکھ میچتے زینی کو دیکھا جو مزید چھوئی موئی بنتی

دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی جبکہ وہ زیر لب کچھ مہذب گالیوں)گالیاں بھی اور مہذب بھی (سے اسے نوازتا وہاں سے چلا گیا-----

اے بیگم------ اسنے اسکے چہرہ ڈھکے ہاتھوں پہ نرمی سے لب رکھتے اسے بلایا تو وہ جھجھکتی ہولے سے ہاتھ نیچے کرتی اسے خفگی سے دیکھتی بولی---

آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں-----؟؟ اسنے جس انداز میں پوچھا اسکی ہنسی چھوٹ گئی جسے وہ ضبط کرتا شرارت سے بولا------

میرا کیا قصور ہے تم ہو ہی ایسی کہ---------- اسے سر تا پا دیکھتے وہ جس انداز میں گویا ہوا کہ اسکا بدن شرم و حیا سے جھنجھنا اٹھا-------

معاویہ پلیز------- وہ کانوں تک سرخ پڑتی اسے ٹوک گئی-------

اچھا یہ تو بتاو میرا شہزادہ کیسا ہے-------؟؟؟ اسنے اسے پیار سے دیکھتے سوال کیا تو وہ شرم سے لب دانتوں تلے دباتی بس ہولے سے سر ہلا گئی تو اسکی اس شرمیلی ادا پہ اسنے

ہنستے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگاتے اسکے بالوں پہ لب رکھتے اسکی خوشبو خود پہ اتارتے اسے محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ بھی پرسکون سی اسکے حصار میں مقید وہاں رقص کرتی محبت کو رگ و جان میں اترتا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اک عارضی سا تعلق۔۔۔

میری روح کی دھجیاں اڑا گیا۔۔۔۔۔۔

اسنے بھیگی نگاہوں سے اپنے کمرے کے درودیوار کو دیکھا جو اسے اتنے اجنبی لگ رہے تھے کہ اسے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے بے اختیار اپنا خوبصورت سا "خان ولا" یاد آیا جسے اسنے شادی کے بعد خان سے بے پناہ مخالفت ہونے کے باوجود پورے دل سے سجایا تھا۔۔۔۔۔

کہ کم عمری میں ہی اسکے دل میں سینچنے والا پھول خان کے نام کا تھا۔۔۔
انکی شادی جن بھی حالات میں ہوئی تھی وہ تن و من سے اسکی دیوانی تھی اسی لیے وہ اس سے بے پرواہ رہتے ہوئے بھی اسکی فیملی سے یا اسکے گھر سے بے ہرواہ نہ ہو سکی اور اسکا چپہ چپہ شادی کے بعد اپنے ہاتھوں سے نئے سرے سے سجایا۔۔۔۔۔

ویلے اس کمرے میں سب سے خوبصورت اور قیمتی چیز اور نعمت ہو تم۔۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں اس بے مہر کی آواز گونجی تو وہ سسک اٹھی۔۔۔۔

میں کیسے مان لوں کہ تم نے لالے کے ٹریپ کرنے پہ مجھ سے شادی کی۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔؟؟ مسلسل روتے وہ یہی سوچے اور بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے تو کیوں تم مجھے کچھ بتاتے نہیں ہو۔۔۔۔؟؟کدھر ہیں تمہارے پیرینٹس۔۔۔؟؟کس نے قتل کیا انہیں۔۔۔؟؟کیوں نہیں بتاتے تم مجھے۔۔۔۔؟؟
وہ روتے روتے اسکے تخیل سے شکوے کرتی رہی۔۔۔۔

اور اگر واقعی اسنے یہ سب لالے کہ کہنے پہ کیا ہوا تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟
شک نے پھر سے کنڈلی ماری تو اسکا دل رکا۔۔۔۔۔۔۔۔

نن--- نہیں دے سکتے تم مجھے دھوکا---- کبھی نہیں---------- کیوں کیا ایلے--------؟؟ کیوں----؟ وہ بے ربطتگی سے شکوے کرتی وہاں اس وحشت زدہ کمرے میں سسک رہی تھی----------

----..... ----------

میں آج پھوپھو کے پاس لیٹ جاوں-----؟؟؟ اسکے شوز اتارتے ہاتھ اسکے سوال پہ تھمے----

اسنے نظریں اسکی جانب موڑیں جو گرے ہلکے سے کام والی شرٹ میں ملبوس اور گرے ہی ٹراوزر کیساتھ پرپل موتیوں کے نفیس سے کام سے سجا ڈوپٹہ لیے اسکے دل میں اترتی جا رہی تھی-------

ایک ہاتھ میں کانچ کی پرپل چوڑیاں جبکہ دوسرے ہاتھ میں گولڈ کی چوڑیاں پہنے، ہلکی پھلکی سی جیولری پہنے وہ لائٹ سی لپ اسٹل لگائے اسکے سامنے انگلیاں چٹخاتی اسکے جذبات ابھارنے لگی-------

وہ جانتا تھا وہ اتنی تیار کیوں ہوئی تھی وہ صبح ہاسپٹل جانے کیلیے نیچے جا رہا تھا جب مما اسکی کلاس لے رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

خدا کا نام لو پری۔۔۔۔میرا بچہ کونسے بچوں کا بوجھ ہے آپکے ناتواں کندھوں پہ کہ آپ نے تین دن سے کپڑے بدلنے کا تکلف بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔
انکے اتنے نفیس سے طنز پہ وہ خجل ہوتی سر جھکاتے انگلیاں مسلنے لگی۔۔۔۔۔۔

بیٹا یہی تو دن ہوتے جب خود پہ دھیان دیا جا سکتا اور آپکی شادی کو تو ابھی تین ماہ بھی نہیں ہوئے اور آپ یوں بیٹھی ہیں جیسے تیس سال گزر گئے ہوں۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسکے ملگجے سے سراپے پہ تفصیلی چوٹ کرتے اسے سمجھایا تو وہ پلکیں جھپکتی سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔۔

آنےَ دو اس ڈاکٹر کو۔۔۔ڈاکٹری کی طرف دھیان ہے یہ نہیں کہ بیوی کا دھیان بھی رکھا جائے۔۔۔۔۔۔۔ انکا رخ اچانک اپنی جانب دیکھ کہ اسنے ڈائننگ روم میں جانے کی بجائے وہیں سے باہر قدم بڑھا لیے۔۔۔۔۔

لیکن ابھی اسے یوں سجے سنورے دیکھ کہ اسے اندازہ ہوا کہ ڈانٹ کا کافی جلدی اثر ہو گیا۔۔۔۔ وہ اسکے خوشگوار سراپے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا جبکہ وہ اسکی نظروں سے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکی نگاہوں کی تپش پہ جزبز ہوتے دہرایا تو وہ ہولے اسے اٹھتا اسکی طرف بڑھا تو اسکا دل دھڑکا۔۔۔۔

کبھی میری طرف بھی دھیان دے لیا کرو۔۔۔۔۔ اسکا سندر چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے وہ گھمبیرتا سے بولا تو وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

وہ۔۔۔پپ۔۔۔پھوپھو۔۔۔۔۔ اسکا ایسا انداز دیکھ کہ اسکی دھڑکنوں کا توازن بگڑا۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔۔۔پھوپھو کے داماد و دیور پہ توجہ دو ابھی۔۔۔۔۔ اسکے لبوں پہ اپنی انگلی کا سلگتا لمس چھوڑتا وہ دھیرے سے بولتا اسکی روح تک کھینچ گیا۔۔۔۔

وِہ اس سے ڈرنے لگی تھی جسکا انداز آج اسے سب کچھ بھلائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ مزاحمت کرتی وہ جھکا اور نرمی و محبت سے اسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت کھڑی اپنے دل کو سنبھالتی آنکھیں بند کیے خود پہ قابو پانے لگی۔۔۔۔

وہ اسکی پیشانی پہ لب جمائے کافی دیر تک اسے محسوس کرتا رہا اور پھر کچھ لمحوں بعد اس سے دور ہوا۔۔۔۔

بھابھی کو فلحال ایسا کوئی جذباتی سہارا مت دو کہ انہیں بہت کچھ اور بھی فیس کرنا ہے کہ وہ جس پوزیشن پہ ہیں لالے کی جگہ پہ ہیں وہ انہیں ابھی انکی جگہ پہ خود کو رکھ کہ استحصاب کرنے دو جو کہ ان کے رشتے کیلیے بہت ضروری۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انکی حالت کی جہاں تک بات ہے تو بینے اور لاریب بھابھی کہ علاوہ پھوپھو انکے پاس ہوتے رات کو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے تفصیلا سمجھایا اور بتایا تو وہ اسکی کچھ کچھ باتوں کو سمجھتی اثبات میں سر ہلاتی یونہی الجھتی لیٹنے کیلیے بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ سب مشکل نہیں تھا لیکن صبر آزما تھا اسے دوبارہ سے زندگی کی طرف لانا اور رشتے میں خوش رنگ بھرنا۔۔۔۔۔

اور اسے اس دن کا شدت سے انتظار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سرگوشی پہ وہاں موجود ہر شخص نے آنکھیں پھاڑتے اسے دیکھا جو سلگتی شعلے برساتی نگاہوں سے اس چہرے کو دیکھ رہا تھا جسے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سرگوشی پہ سامنے کھڑی خاتون بھی ٹھٹکی اور پھر اسکی آنکھیں کسی خیال سے چمکنے لگیں۔۔۔۔۔

اوہ جہان مائے بے بی۔۔۔۔یہ بچہ مجھے دو۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنے سامنے کھڑے اپنے سولہ سالا بچے کو یوں پچکارتے کہا گویا کہ وہ وہی پانچ سال کا چھوٹاسا بچہ ہو جسے وہ اپنے ہوس کے کھیل میں ممتا اور ضمیر کو مار کہ روتا چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اسکے پکارنے پہ اسنے ناگواری سے اسے دیکھا جبکہ وہ شاید اندھیرے کی وجہ سے اسکے تاثرات جاننے سے قاصر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں مجھے اسکے پاس نہیں جانا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اس بچے کی خوفزدہ کانپتی آواز اور اپنے بازو پہ اسکی گرفت محسوس کر کہ وہ چونکا۔۔۔۔۔۔۔

اوہ شٹ اپ یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے غلیظ گالی سے اس بچے کو نوازا تو وہ مزید سہم گیا۔۔۔۔۔۔

تم کو یہاں سے جانا پڑے گا میں تمہیں یہاں سے خود گھسیٹتے وہاں لے کہ جاونگی جدھر سے تو نکلا ہے۔۔۔۔۔ اسکے خوبصورت کٹاودار لبوں سے زہریلے الفاظ نکلے۔۔۔۔۔۔۔

کیوں لے کہ جانا چاہ رہیں آپ اس بچے کو؟؟ اور کس رشتے سے۔۔۔۔۔۔۔؟؟
اسکی سرد آواز پہ وہ اس پل گویا ٹھٹکی اور دوبارہ اسے دیکھنے کی کوشش کی لیکن گاڑی کی روشنی سیدھی اسکے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھی اسلیے وہ چاہ کہ بھی اسے غور سے نہ دیکھ

پائی لیکن اسکی گھمبیر ہلکی سی بھاری آواز پہ وہ چونکی تھی کہ اسکی آواز کی دھمکی سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا کوئی چھبیس پچیس سالہ مرد ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہو بے بی چھوڑو ان فضول سوالوں کو اور تم اب چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔، اسے بہلانے کے انداز میں کہتی وہ اس بچے کو اشارہ کرتے مڑنے لگی جب اسکی سرد آواز پہ اسکے قدم رکے۔۔۔۔۔۔۔

آپکو لگتا ہے کہ میری مرضی کے بغیر اسے آپ یا آپکے یہ سو کالڈ باڈی گارڈز یہاں سے لے کے جا سکتے۔۔۔۔؟؟؟

اس نے پلٹ کے قدرے حیرت اور تمسخر سے اپنے سولہ سالا بیٹے کو دیکھا جو اسے دھمکی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کون روکے گا مجھے۔۔۔۔؟؟؟ اسنے پرسکون انداز میں اسکو دیکھا۔۔۔

اسے دیکھ کہ کہیں سے بھی نا لگا کہ وہ آج اتنے سالوں بعد اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ کو روکے گا بھی وہی جس نے یہ سب کہا۔۔۔۔ انتہا درجے کی سنجیدگی سے پر پرسکون آواز آئی تو اسکے چہرے پہ تمسخر چھلکا۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم روکو گے مجھے؟؟ یعنی اپنی ماں کو۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے انگشت شہادت سے اپنی طرف اشارہ کیا اور پھر انتہائی سفاکیت اور تمسخر سے مزید گویا ہوئی۔۔۔۔

مجھے تو تم آج سے گیارہ سال پہلے نہ روک سکے اب کیسے روکو گے وہ بھی ان سب کی موجودگی میں۔۔۔نان سینس۔۔۔۔۔
اسنے سفاکیت سے اپنے ساتھ آئے گارڈز کی جانب اشادہ کرتے کہا تو اسکی آنکھیں دہکنے لگیں۔۔۔۔

اسکے کانوں میں اپنی ہی سسکتی ہوئی آواز گونجی۔۔۔

مام۔۔۔مام آپ کدھر جا رہیں ہیں۔۔۔۔۔؟؟ ماں کا آنچل ننھے ہاتھوں میں تھامے وہ بچہ بلکتے ہوئے بولا جبکہ وہ عورت نخوت سے اسے پرے ہٹاتی وہاں سے نکلنے لگی۔۔۔۔

پاپا مام کو روکے وہ کدھر جا رہی ہیں----؟؟ مام------ وہ اب کے فریاد لیے باپ کے پاس آیا----

جانے دو اسے وہ ہمارے لیے کبھی یہاں آئی ہی نہ تھی------ اپنے باپ کی پرسکون آواز سن کے وہ ایک پل کو رکا تھا لیکن پھر وہ ایک کوشش کے تحت ماں کے ہاس آیا اور اسے روکنے کو منتیں کرنے لگا----

جب اسکی ماں نے سفاکیت سے مڑتے ہوئے اسے ایک تھپڑ رسید کیا تو اسکا باپ تڑپ کے آگے بڑھا جبکہ وہ ہاتھ چہرے پہ رکھے اجنبی نظروں اور ٹھٹھرتے آنسوؤں سے اس عورت کو دیکھنے لگا جو اسکی ماں تھی----

اس کے بعد اسنے کبھی منہ سے ماں کا لفظ تک نہ نکالا تھا لیکن آج اسے یوں دیکھ کہ اسکا خود سے کیا گیا وعدہ ٹوٹ گیا کہ کچھ زخم ناسور بن جاتے اور کبھی یوں ہی رسنے لگتے تھے-----

میں اب آپ کو روک سکتا ہوں کہ گیارہ سال پہلے تب بدقسمتی سے آپکو ماں سمجھتا تھا------- اسکا وار بہت کاری تھا لیکن سامنے شاید وہ عورت تھی جو نسوانیت اور ممتا کی توہین تھی-----

تم ابھی بھی مجھے اپنے بیٹے کو لے جانے سے نہیں روک سکتے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سکون سے کہا تو وہ آنکھیں سکیڑے اسکو تکنے لگا کہ اسے اس بات سے غرض نہ تھی کہ وہ اسکا بیٹا ہے یا نہیں اسے بس اس بات سے غرض تھی کہ وہ اس حالت میں کیوں تھا۔۔۔؟؟؟

ج۔۔ جھوٹ بول رہی ہے یی۔۔۔یہ۔۔۔۔ اسنے مم۔۔میری مما کو مار دیا چچ۔۔۔چھری سے۔۔۔۔۔ مم۔۔ مم۔۔۔میری بہنوں کو چھپا لل۔۔۔لیا ہے اور۔۔۔اور اب مم۔۔م۔۔میرے ساتھ وہ گندے آدمی رکھتی۔۔۔۔۔۔۔ ساتھ کھڑے اس بچے کے انکشافات پہ اسکی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی نمی سی آگئی۔۔۔۔۔

برسوں پہلے جب آپ چھوڑ کے گئیں تھیں تو میں یہی سمجھتا تھا کہ آپکو پاپا اچھے نہیں لگتے کوئی اور پسند آپکو جس کیلیے آپ نے ہمیں چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔ وہ قدم بقدم چلتا اسکے قریب جاتا سنجیدگی و سرد مہری سے بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا نکلیں۔۔۔۔۔ اسنے ایک زوردار تھپڑ سامنے کھڑی عورت پہ مارا تو وہ لڑکھڑا کے بونٹ سے جا ٹکرائی۔۔۔

اسکے گارڈز جلدی سے آگے بڑھے لیکن اسکے ساتھی آفیسرز اور انکے کال کرنے پہ آئے دوسری گاڑی میں بیٹھے جوان بھی باہر آنکلے-----

تت--- تم نے--- تم نے اپنی ماں کو تھپڑ مارا----؟ ہاو ڈئیر یو---؟؟ تھپڑ کھانے کے بعد وہ بپھرتی بولی----

ممتا کے نام پہ جو چھرا آپ نے گھونپا ہمارے سینوں میں اسکی سزا میں چاہ کے بھی نہیں دے پا رہا آپکو کہ بدقسمتی سے ماں رہی ہیں میری------ اسنے لہو ہوتے دل کیساتھ بولا----

یہ تھپڑ تو آپکو اپنے ملک کے ساتھ غداری کرنے پہ مارا ہے------ اسنے اسکی پھٹی آنکھوں میں سرد آنکھیں گاڑتے کہا تو اس سارے وقت میں پہلی بار اسے اس سے خوف محسوس ہوا تب اسے فیل ہوا کہ جسے وہ پندرہ سولہ سال کا بچہ سمجھ کہ ٹریٹ کر رہی تھی وہ ایکچوئل میں بچہ نہ تھا-------

وہ اپنی بیوقوفی پہ ماتم کے سوا کچھ نہ کر سکتی تھی-----

اسکی بہنیں کہاں ہیں ماہ رخ چوہدری-----؟ اسنے سرخ نم سہ نگاہوں سے کاٹ دار الفاظ میں پوچھا تو وہ حیرت زدہ رہ گئی-----

کسکی بہنیں----؟؟ اسنے انداز تغافل سے پوچھا----

اس بچے کی بہنیں کہاں ہیں مجھے ؟؟دس سیکنڈ کے اندر جواب چاہیے----- وہ ہلکا سا چلایا-----

نہیں پتہ مجھے اس کی بہنوں کا پرے ہٹو---رکھو اس کو یہیں جا رہی میں----- اسنے اسکا انداز دیکھتے نسبتا لاپرواہی برتتے جان چھڑانی چاہی لیکن اگلا لمحہ اسکی سانسیں خشک کر گیا----

---

مہرو------- اسے لاشعوری طور پہ ان دونوں کا انتظار تھا جو دو ہفتے سے دوبارہ گھر نہ آئے تھے جبکہ نیوز چینل پہ اس سے متعلق کوئی بھی نیوز نہ آئی تھی---

جبکہ وہ رقص بسمل کی طرح یہاں سے وہاں ہوتی رہتی تھی۔۔۔ اسکے دل و دماغ میں ایک جنگ سی چھڑی رہتی تھی۔۔۔ وہ پاگل ہوتی سوچوں کے ساتھ بیڈ سے ٹیک لگائے گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔

جب اپنے نام کی پکار پہ اسے وہم کا گمان ہوا لیکن پھر سے نام کی پکار اور مانوس سی آواز سن کہ وہ کرنٹ کھا کہ سیدھی ہوئی اور نگاہ اسکے چہرے پہ گئی۔۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔۔

میں نے اسے اتنا دیکھا کہ جتنا دیکھا جا سکتا تھا
مگر پھر بھی دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اسے بغیر پلکیں جھپکائے دیکھتی رہی یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں جلن سے نمی سی چھانے لگی۔۔۔۔

اسکا ارتکاز تب ٹوٹا جب وہ اسکے پاس بلکل ساتھ وہیں اسی کی طرح چوکڑی مار کے نیچے بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسکے سلگتے لمس اور سانسوں کی مدہم آواز پہ وہ چونک کہ اسے دیکھنے لگی اور جب حقیقت کا ادراک ہوا تو غصے سے وہاں سے ہٹنے لگی-----

مہر پلیز کچھ دیر یہیں بیٹھی رہو---میرے پاس--- اسکے دھیمے سے لہجے میں ایک نامعلوم سی التجا سمٹ آئی جو اسکے دل میں پیوست سی ہو کہ رہ گئی--- اسکی بھوری آنکھیں جھلملانے لگیں----

وہ ناچاہتے ہوئے بھی دم سادھے اسکے ساتھ کندھے سے ٹکراتے اس پرتپش لمس کو برداشت کرتی وہ ساکت بیٹھی تھی-----

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں--ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا-- کیونکہ اس کے تمام جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں --

اسکی سانسیں اس وقت انتشار برپا ہوئیں جب اسنے اپنا سر اسکے کندھے پہ رکھ دیا اسے یوں لگا کہ وہ یونہی بیٹھے بیٹھے مر جائیگی جو اگر یونہی برداشت کرتی رہی-----

خان پلیز------ وہ تڑپتی بولی----

اسکا دل تڑپ رہا تھا کہ کیسے یہ شخص اسکے بھائی کہ ٹریپ کرنے پہ اس کیساتھ شادی کر سکتا کیسے۔۔۔۔۔۔؟؟

ایک بہت بڑا سوالیہ نشان اسکا منہ چڑا رہا تھا۔۔۔۔

ناراض ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے احتجاج پہ ہلکے سے سر اٹھا کہ اسکے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے پہ نگاہ ڈالی۔۔۔۔

نہیں پاگل ہو رہی ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ چیختی ہوئی چلائی۔۔۔۔

کیوں دیا مجھے دھوکا۔۔۔۔۔؟؟ اسکا گریبان تھامتی وہ اپنی فرسٹریشن باہر نکالنے لگی۔۔۔۔

آپکو لگتا ہے آپکو دھوکا دیا گیا۔۔۔۔۔؟؟ اسکے گریبان پکڑے ہاتھوں پہ اپنے مضبوط ہاتھ رکھتا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ٹوٹے لہجے میں بولا تو اسکا دل اٹکا۔۔۔۔۔

دھوکا نہیں ہے تو پھر وہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔۔؟ کیوں نہیں بتاتے مجھے کھل کہ ساری بات۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ جھٹکتی بولی تو وہ وہ سر جھکا کہ ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

بولو نا چپ کیوں ہو اب تم۔۔۔۔۔۔۔ اسے یوں چپ دیکھ کہ وہ چیخی تو اسنے کاٹ دار نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیا بولوں کہ تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ابھی میں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نگاہ پھیرتے جواب دیا تو وہ اسکا بازو تھامتی اسکا رخ بے اختیار اپنی جانب موڑ گئی۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔؟؟ کیوں نہیں دے سکتے تم میرے سوالوں کے جواب۔۔۔۔؟؟ مم۔۔میں نے خود دیکھا ہے تمہاری آنکھوں میں اپنی محبت کو۔۔۔ تم ایسے کیسے دھوکا دے سکتے۔۔۔۔۔؟؟ وہ اسکو تھامتی ہزیانی انداز میں بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے اسکے بال سمیٹے اور اسے قدرے قابو کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

پیار کرتا ہوں بے پناہ آپ سے --- خود سے بھی زیادہ--- سر نے کچھ بھی نہیں کیا کچھ بھی----- اس سے زیادہ میں آپکو ابھی کچھ نہیں بتا سکتا لیکن یہ مت کہیں کہ میں آپکو محبت نہیں کرتا یا یہ رشتہ محض دھوکا ہے-------- اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے وہ دھیمے سے بولتا اسکی سانسوں کو نئی زندگی دے گیا------

لیکن تمہارے پیرنٹس اور وہ باقی س-------- اسنے باقی سب کچھ جاننا چاہا لیکن اسنے دھیرے سے انگلی اسکے شگرفیں ہونٹوں پہ رکھی -----

شش-----چھوڑ دو باقی سب فلحال کہ میں اور کچھ بتانے کا اہل نہیں ہوں ابھی------بس یہ جان لیں کہ میری روح تک میں بستی ہو تم اور تمہاری محبت-------

تم--- تم واقعی پیار کرتے مجھ سے--------؟؟ وہ بے یقینی سے آنکھیں پھیلاتے بولی تو اسنے گہری سانس بھرتے اسکی آنکھوں میں جھانکا-----

ہاں بہت------- مختصر کہتا وہ اسکی بے یقین آنکھوں پہ جھکااور باری باری ان پہ اپنے لب رکھے تو اسکی روح تک میں تراوٹ سی اترنے لگی-----

اسے یوں لگا یہی وہ چیز تھی جسے شاید وہ اتنے دنوں سے مس کر رہی تھی۔۔۔۔ اسنے رگوں میں اترتے سکون اور بھاگتی ہوئی دھڑکنوں کو قابو کرتے اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے ممنناتے کہا۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے دونوں بازووں میں جھکڑتے سینے میں بھینچا اور بالوں پہ لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔ اسنے کھڑے ہوتے ہاتھ اسکے سامنے پھیلایا تو وہ دل میں پنپتے سوالوں اور تجسس سے نظریں چراتے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے حیرت سے اپنے سامنے ریوالورتانے اپنے بیٹے کو دیکھا جو شاید خود کو اسکا بیٹا ہونے سے بھی تسلیم کرنے سے ڈرتا تھا اب۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے یوں ڈراؤ دھمکاؤ گے یا اس بچے کی فیملی کو بچاو گے تو میرے لوگ تمہیں یونہیں چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ریوالور دیکھ کہ اپنے بکھرتے اعصاب کو یکجا کرتے ہوئے اسے ڈرانے اور باتوں میں الجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بتائیں کہ اسکی بہنیں کدھر ہیں۔۔۔۔۔؟؟ وہ اتھنڈے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ پوری زندگی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔تمہارا کیا تمہاری فیملی کو بھگتنا پڑے گا جہان شاہ۔۔۔۔۔۔ اسکی ماں نے بھی شائستگی کا چولہ اتارتے اسے بھرپور شیشے میں اتارتے دھمکیاں دینے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کریں آپ۔۔۔۔۔ اسنے ریوالور کا پچھلا سرا اسکی کنپٹی پہ مارتے گویا اشتعال پہ قابو پانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔

نام مت لیں میری فیملی کا۔۔۔۔شرم آتی تھی مجھے سن کے کہ میری ماں نے میرے باپ کو نہیں بلکہ اپنے ایمان کو، ضمیر کو اور اپنے وطن کو چھوڑا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ طیش سے چلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے
اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا۔۔ کیونکہ اس کے تمام
(جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں ۔۔

کیوں بیچا اپنے ایمان کو وہ بھی کوڑیوں کے بھاو۔۔۔سودا کرنے چلی ہیں آپ اپنے ملک کے جوانوں کا۔۔گھن آتی ہے مجھے آپ سے اور خود سے کہ مجھے جنم دینے والی آپ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نفرت ستمے اسے دیکھا جو کنپٹی سے بہتے خون کی وجہ سے اب کہ تھوڑی نڈھال لگ رہی تھی جبکہ اسکے گارڈز کو پہلے ہی گاڑی میں بٹھایا جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے سارا بچپن اس کام اور کوشش میں ضائع کر دیا کہ کہیں تو مجھے ایسے موقع ملے کہ میں آپکو اپنے ہاتھوں سے قتل کر سکوں کہ بیٹا ہونے کے ناطے یہ میرے لیے گناہ ہے لیکن اب میں یہ ضرور کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پسٹل اسکے ماتھے پہ ٹکایا تو وہ فورا بولی۔۔۔۔۔۔۔

ہائے وے انڈرکنسٹریکشن پلازہ کے فرسٹ فلور پہ ہیں اسکی بہنیں۔۔۔۔۔ اتنا سننا تھا کہ وہ گارڈز سے بھری گاڑی کو لے کہ آفیسرز وہاں سے سرعت سے نکلے۔۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔ اسنے ٹریگر پہ انگلی رکھی۔۔۔۔

جہان رک جاو۔۔۔مت کرو ایلے۔۔۔۔۔ اسنے پلٹ کے دیکھا تو اسکے ٹیچر ہاشمی صاحب کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔

سوری سر لیکن آپ جانتے اسی کام کیلیے اتنی سٹرگل کی اور یہ آپ سب کا وعدہ تھا کہ تب آپ مجھے روکیں گے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سپاٹ انداز میں کہتے دوبارہ اسے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرتے زور سے ٹریگر دبا دیا۔۔۔۔۔۔۔

اور اسکا وجود ایک جھٹکا کھاتے بے جان ہوتے زمین پہ آن گرا جبکہ وہ بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھتا واپس مڑا اور اس بچے کے پاس جا رکا۔۔۔۔۔

تمہاری بہنیں اب سیف ہیں۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ یہاں آ جاتیں۔۔۔۔ اسنے تسلی دیتے کہا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ نے کک۔۔۔کیوں مارا انہیں۔۔۔یہ بہت خطرناک ۔۔لل۔۔لوگ ہیں اب یہ ہمیں مار دیں گے ۔۔۔۔۔۔ اسنے لرزتی خوفزدہ آواز مہں کہا تو اسنے بے اختیار اسکا سر تھپتھپاتے کہا۔۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔کچھ نہیں ہو گا تمہیں ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدہ سے لہجے میں کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔جسکے چہرے سے بلکل نہیں لگ رہا تھا کہ ابھی کچھ پل پہلے اسنے اپنی ماں کو قتل کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بچے کیساتھ ساتھ اسنے وہاں موجود سڑک پہ کھڑے ہر آفیسر کی حیرت زدہ نگاہیں خود پہ مرکوز محسوس کیں تھیں لیکن وہ جان کے بھی انجان بنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا نام کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے گاڑی کی طرف جاتے اسے اشارہ کرتے اپنے ساتھ بلاتے پوچھا تو وہ ہولے سے اٹکتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

دد۔۔۔د۔۔دبیر خان۔۔۔۔۔۔۔

رائیٹ خان۔۔۔۔ تمہارا گھر کدھر ہے۔۔۔؟؟ اسنے آگے چلتے گاڑی کہ طرف بڑھتے پوچھا۔۔۔۔

اسکے سوال کے جواب میں اس بچے کے چہرے پہ وحشت اور سراسیمگی پھیل گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ اسکا دروازہ کھولتا ہاتھ تھما تھا۔۔۔

گ۔۔۔گھر جج۔۔۔جلا دیا انہوں نن۔۔نے مم۔۔۔مما کے ساتھ۔۔۔۔ اسکے سسکتے لہجے میں اتنا درد تھا کہ اسے اس بے جان پڑے وجود سے بے پناہ نفرت محسوس ہوئی۔۔۔۔

ریلیکس پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔ اسنے خلاف مزاج کافی نرمی سے اسکے گرد ہاتھ پھیلاتے کہا۔۔۔

وہ بدستور وہاں کھڑے ہر فرد کو اگنور کیے جا رہا تھا وجہ ان سب کی نگاہوں کے سوال تھے جن کے جواب وہ اس وقت دینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا، جہان کے بجتے بزر نے اسے خان کی بہنوں کے ملنے کی اطلاع دی۔۔۔۔

گانگریٹس۔۔۔بہنیں مل گئی ہیں تمہاری۔۔۔۔۔ !اسنے اسکی طرف دیکھتے نسبتا ہلکے پھلکے انداز میں اسے بتایا تو اس سارے وقت میں یہ پہلی بار تھا جب اسنے اسکے چہرے پہ سکون پھیلتا دیکھا۔۔۔۔

جہان۔۔۔۔ ہاشمی صاحب کی پکار پہ اسنے ناچاہتے ہوئے بھی مڑکہ دیکھا۔۔۔۔

اسنے پلٹ کہ سوالیہ انداز میں انہیں دیکھتے رخ موڑا تو وہ گہری سانس بھرکہ رہ گئے۔۔۔۔ اگر اس نے مکمل طور میں اس فیلڈ پہ شرکت نہیں کی تھی تو یہ بات اس کہ کھڑے ہونے اور اسکے انداز سے چھلکتی تھی۔۔۔۔

تم نے اس عورت کو کیوں مارا۔۔۔۔؟؟ اپنی محرومیت کا بدلہ یا اسکے کارناموں کا انجام۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے نپے تلے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

وہاں موجود وہ سب آفیسرز وہ تھے جو اس وقت جہان کی سپیشل ٹیم کے ساتھ جڑے ہر (اچھے برے وقت میں اس کے ساتھ ہوتے تھے۔۔۔۔۔

اپنی محرومیت کا بدلہ میں انہیں اتنی آسان موت مارکہ نہ دیتا۔۔۔ اسنے نفرت سے سر جھٹکا۔۔

ان کے گھٹیا کاموں کی وجہ سے یہ سب کیا۔۔۔۔ایمان بیچنے والے شخص کیلیے میرے پاس معافی نہیں۔۔۔ اسنے کندھے اچکاتے کہا۔۔

تم جانتے ہو اس کا تمہارے کیریئر اور تمہاری فیملی پہ کتنا برا امپیکٹ آ سکتا۔۔۔۔؟؟ ان کے سوال پہ اسنے تیکھے چتونوں سے انہیں دیکھتے منہ کھولنا چاہا جب۔۔۔۔

پلیز جہان۔۔۔یہ وقت جزباتیت کا نہیں ہے۔۔۔تم یہ بھی کہتے کہ تم اس فیلڈ سے ہی محدود ہو کہ نہیں رہ سکتے تو یہ اس سب کو مس یوز کیا جا سکتا۔۔۔۔۔۔ وہ رسانیت سے بولے تو اسنے پر سکون انداز میں انہیں دیکھتے گاڑی سے ٹیک لگائی۔۔۔۔۔

ایک وعدہ کرو گے تم۔۔۔۔۔۔ایک استاد ہونے کی حثیت سے پوچھ رہا۔۔۔۔۔؟؟ ایک نا محسوس سا مان انکے لہجے میں تھا جسے دیکھ کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔۔۔

،تم کبھی بھی یہ نہیں کہو گے کہ تم نے اسے قتل کیا ہے کبھی بھی۔۔۔یہ اس فیلڈ کیلیے تمہارے لیے، اس بچے کیلیے اور میرے لیے بہت ضروری ہے۔۔۔۔۔۔ انکا لہجہ آخر میں تھوڑا مدہم پڑا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں سے سرد مہری سی چھلکنے لگی اس سے پہلے کہ وہ کوئی لفظی کاروائی کرتا وہاں تک آتی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی ایک پل کو اسکی آنکھیں چندھیا دیں--- اسنے بے اختیار خان کو اپنی پشت پہ کیا اور اسنے کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے جھکڑ لیا-----

گاڑی سے نکلنے والا مرد پھرتی سے بے جان پڑی ماہ رخ کی طرف بڑھا لیکن اسکا بے جان وجود دیکھ کہ ٹھٹھرا گیا اور پھر حیرت سے ان سب کو دیکھا لیکن جان نا سکا کہ وہ کون لوگ ہیں----

کون ہو تم لوگ----؟؟ اسنے حیرت سے پوچھا لیکن انکے جواب دینے سے پہلے ہی اسکی آواز پہچان کے اسنے سہمتی ہوئی آواز میں پکارا---

پپ---پپا---- اس پکار پہ اسنے پلٹ کہ اس بچے کو دیکھا جو وحشت سے باپ کو دیکھ رہا تھا----

اسکے ایک لمحے کی غفلت پہ وہ شخص چیل کہ سی تیزی سے اس بچے کے نزدیک آیا اور اسکا بازو پکڑتے سامنے کیا اور پے در پے تھپڑ مارنے لگا-----

تو زلیل انسان تیری وجہ سے اسکی جان گئی۔۔۔کہا تھا اسے کہ لڑکیوں کو کہیں بھیجنا تو بھیج دو لیکن اس سنپولیے کو بھی اس وحشہ کے ساتھ جلا دیتے۔لیکن اسے تجھے اس کام میں لانا تھا لیکن تو سنپولیا کھا گیا میری ہونے والی بیوی کو۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ آدمی غصے سے اسے پیٹتا بہت سی سچائیوں سے پردہ چاک کر رہا تھا جب اس نے انہتائی طیش سے اسکا بازو تھامتے اسکے بازو کو جھٹکا دیتے۔اسکا بازو توڑ دیا۔۔۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی جو تجھے اسکا باپ سمجھ کہ تھوڑی غفلت کر بیٹھا۔۔۔۔۔ اسنے پتھریلے لہجے میں کہا تو اس نے اسے دھکا دیتے۔دور ہٹایا اور پلک جھپکتے پسٹل نکال کہ اسکی ٹھنڈی نال اس بچے کی پیشانی پہ رکھ دی۔۔۔۔۔

نہیں نزدیک مت آنا۔۔۔ورنہ یہ بچہ مارا جائیگا۔۔ان کمینوں کیلیے اتنا پیسہ کمایا، مانگا صرف اتنا کہ بس ان آدمیوں کے ساتھ دو ہفتے رک جاو تیری زندگی سہل ہو جائیگی لیکن یہ اور اسکی وہ ستی ساوتری ماں جان کو آ گئی لیکن اب اسے بھی ماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آہمممہ۔۔آہ۔۔۔۔۔ وہ ٹوٹے بازو کا درد برداشت کرتے دوسرے ہاتھ سے پسٹل اسکے ماتھے سے ٹکائے جوش و غصے سے بول رہا تھا جب بازو پہ لگنے والی گولی سے کراہ اٹھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل دکھاتا، اسنے پسٹل کا رخ اسکے ماتھے کہ طرف کیا اور بغیر کسی کو سمجھنے کا موقع دیے ٹریگر دبا دیا اور فضا اسکی دردناک چیخ سے گونج کہ بلکل ساکت ہوگئی۔۔۔

جہان۔۔۔۔۔۔۔ حیرت زدہ آواز سن کہ اسنے بپھرتے ہوئے مڑ کہ کہا۔۔۔۔

پلیز سر کچھ مت کہیے گا۔۔وہ زلیل انسان بچے کو نامرد بنانے کیلیے سودا کر رہا، اپنا ایمان و بچیاں بیچ دیں ، بیوی کو مار دیا اور اب بچے کی جان لینے والا تھا اسلیے میرے پاس سوچنے کیلیے وقت نہ تھا۔۔۔۔

جہان تمہاری زندگ۔۔۔۔۔۔ ان کے لب سرسرائے اسکی جنونیت دیکھ کہ۔۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے ایسی زندگی۔۔۔ آپ کہ وعدے کی بدولت چپ کر رہا ہوں وگرنہ ان دونوں کو قتل کرنے کا نا مجھے افسوس ہے اور نا ہی ڈر۔۔۔۔۔۔ اسنے نپے تلے انداز میں کہتے اس بچے کا ہاتھ تھاما اور گاڑی کہ طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ایسا کوئی زندگی میں آئے

جو زندگی کو زندگی بنائے

تھوڑی خوشیاں ہوں، تھوڑے آنسو ہوں

اور زرا زرا پہ مسکرائے۔۔۔۔

وہ جو کچن میں چائے بناتی ہولے ہولے مگن سی گنگناتی ان دونوں کی آمد سے بے خبر تھی۔۔۔

جس میں ایک اسکی گنگناہٹ سے جھینپ اٹھا تھا جبکہ دوسرے وجود کی آنکھیں شرارت سے چمکنے لگیں۔۔۔

،میرے کاندھے پہ سویا رہے

میرے خوابوں میں کھویا رہے۔۔۔۔

دل و جان سے جو مجھ مرے

صرف مجھ سے محبت کرے۔۔۔۔

اسکی گنگناہٹ پہ اس نے لب بھینچے جب کہ اسکے لب شرارت سے پھڑپھڑائے۔۔۔۔

چچ۔۔۔ ۔۔آریان تم سے یہ توقع نہ تھی۔۔۔مجھے تو لگتا تھا تو اپنی بیگم سے بہت محبت کرتا ہے لیکن انکی فریاد سن کہ تو یہ سب دھوکا لگ رہا۔۔۔۔۔۔ شرارت سے چمکتی آنکھوں کیساتھ اسنے مصنوعی افسوس سے کہا۔۔۔

اسکی گل افشانی پہ وہ کرنٹ کھا کہ مڑی اور ان دونوں کو دیکھ کہ بوکھلا گئی۔۔۔

اسنے جھجھکتے ہوئے اسکی نظروں میں دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔۔۔اسنے گڑبڑاتے نگاہیں معاویہ کی طرف موڑیں۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ لوگ کب آئے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ہڑبڑاتے پوچھا۔۔۔۔

یہ آریان کو آئے تو اٹھاسی سال ہو گئے جبکہ مجھے ہو گئے کوئی۔۔۔۔،۔۔۔۔۔ اسنے مصنوعی زبردست سی سنجیدگی سے جواب دینے کی کوشش کی جب اسنے زوردار دھموکے سے اسے روکا اور خشمگین نظروں سے گھورتے کہا۔۔۔

اور اسے آئے سال بھر بھی نہیں ہوا۔۔فیڈر سے لگا ابھی یہ۔۔۔۔ آریان نے لفظ چباتے چباتے کہا تو بے اختیار ایک نرم سی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ پھیل گئی۔۔۔۔

اوئے خبردار۔۔۔۔ وہ تڑپ کے سیدھا ہوا۔۔۔

میرے تو اب خود فیڈر پینے والے بچے آ رہے ہیں کیوں فیڈر پیوں۔۔۔۔۔۔ اسنے چلبلاتے کہا تو وہ کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔

اسنے بے اختیار مڑ کے اسکی کھکھلاتی حسین مورت دیکھی۔۔۔ ہنسنے کی بدولت اسکی آنکھوں میں نمی سی جھلکنے لگی تھی اور رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ باقی سب کے ساتھ کافی عرصے سے نارمل ہی ہوتی تھی لیکن اسکی موجودگی میں اپنے خول میں سمٹ جاتی تھی لیکن آج اسے یوں کھلکھلاتے دیکھ کہ وہ بے خود سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اسکے یوں یک ٹک دیکھنے سے وہ بے پناہ پزل ہوتی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔۔

تمہاری ہی ہیں---اب کیا اس یقین دہانی کیلیے ہضم کرنے کا ارادہ ہے اسے-------؟؟؟
معاویہ نے اسکے انہماک پہ گہرا طنز کرتے کہا تو وہ چونکتے ہوئے خجل ہوتے اس پر سے نظریں ہٹا گیا----

بکواس بند کر-------- اس نے جھینپ کر کہا----

اے لو----تم رومینس کے نام پہ یہ چھچھوری حرکتیں بند نہ کرنا اور میں بکواس بند کر لوں واہ---------
اسنے پھر سے گل افشانی کی جسے سن کے پری کی رنگت شرم سے دہک گئی جبکہ وہ اسے یوں گھورنے لگا جیسے کچا چبا جائے گا-----

یہ مجھے ان گندی نظروں سے دیکھنا بند کر----میں اپنی بیگم سے بہت پیار کرتا-------
اسنے خباثت سے کہتے آنکھ دبائی تو وہ سٹپٹاتا پری کو دیکھنے لگا جو اسکی بات سن کے ہنسی کنٹرول کرنے کہ چکر میں سرخ انار بنی ہوئی تھی-------

اوہ بیگم---------- !!اور مل گیا اسے موقع مطلب زینی کی آمد سے اسکی باچھیں سی چرنے لگیں----

لیکن وہ جانتی تھی وہ ضرور شرارت کے موڈ میں ہے اسی لیے وہ اسے نظر انداز کرتی اور توجہ کیساتھ علیزے کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوتی نظر آنے لگی۔۔۔
گویا کے باور کروایا ہو کہ اسنے تو کسی کو بھی دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

بس ہو گئی بہت تیری اب آ جا چائے پیتے۔۔۔۔۔۔ وہ جو اسکی نظراندازی پہ آنکھیں پھاڑے بیٹھا تھا۔۔۔آریان کی پچکارتی طنزیہ آواز پہ جل جل اٹھا۔۔۔۔۔

بیگم میری شرافت کا پردہ اس سے پہلے کہ اٹھ جائے مجھے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کہ دو۔۔۔۔۔۔۔اسنے ایک معنی خیز سی دھمکی دیتے کیا تو اسکی دھمکی پہ وہ گلابی پڑی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسکی طرف متوجہ ہوئی جسنے اسے متوجہ دیکھ کہ ایک دلفریب سا اشارہ کیا۔۔۔۔۔
جسے دیکھ کہ وہ کانوں کی لووں تک سرخ پڑی اور فورا کچن کی طرف بھاگی۔۔۔

جبکہ علیزے نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی جو ابھی کہ رہی تھی کہ وہ اسکی بات کسی طور بھی نہیں سنے گی لیکن ابھی اسنے ایسی کیا دھمکی دی جو وہ تیزی سے اسکی بات مانتے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

واو معاویہ بھائی آپکی دھمکی میں کیا تھا جو آپکی بات فورا سن لی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ معصومیت سے متاثرانہ انداز میں معاویہ کے سامنے بیٹھتی بولی تو پری اور زینی اپنا سر پیٹ کہ رہ گئیں۔۔۔۔۔

جبکہ وہاں آنیوالی لاریب جو دوسالہ ضمران شاہ کو ناشتہ کھلانے آئی تھی اسکی ہنسی چھوٹ گئی اسکی معصومیت پہ۔۔۔۔۔۔

ماما بننے والی ہو گئی لیکن کسی کسی بات پہ دماغ بند ہو جاتا۔۔۔جہان بھائی پہ ترس آتا اور حیرت بھی کہ کچھ بھی نہیں سکھایا ابھی۔۔۔۔۔۔
وہ کچن میں آتی مسکراتی بولی تو پری اور زینی بھی مسکرانے لگیں۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کہ چائے پیتے آریان کو اچھو لگ گیا جبکہ معاویہ دانت نکالتے زینی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آپ میری دھمکی سے امپریس ہوئی ہیں ریئلی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے شرارت سے اسکی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔۔

ہاں نا۔۔۔ایک سیکنڈ میں آپکی بات سن لی گئی۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے متاثرانہ کہا۔۔۔

آپ نے کسے دھمکی دینی پہلے یہ تو بتائیں۔۔۔۔؟؟ اسنے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے مسکراہٹ چھپاتے پوچھا تو زینی اسے گھورتے باز رکھنے لگی جبکہ علیزے اسکے سوال پہ سرخ پڑتی گڑبڑائی۔۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔۔۔۔ تو میرے جگر کو دھمکی دینی گڈ گڈ۔۔۔جیو ڈان بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زوردار و پعجوش طریقے سے کہا تو وہ سٹپٹائی۔۔۔

نن۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے پکارتے روکنا چاہا۔۔۔۔

لیڈی ڈان اس کھڑوس کیلیے آپکو زبردست سی دھمکی بتاتا ہوں سر کہ بل چل کہ آئیگے جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ڈھونک بجا کہ کہا تو وہ بھی متجسس ہوئی۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بے ساختہ پوچھا تو اسنے ہاتھ کے اشارے سے اسے کان قریب کرنے کا کہا۔۔۔۔۔

علیزے نہ کریں۔۔۔فضول ترین مشورے دے گا اپنی طرح کہ ۔۔۔۔۔۔۔ لاریب نے تنبیہا کہا لیکن تب تک وہ اسکی طرف متوجہ ہو چکی تھی جبکہ وہ تینوں انجوائے ہوتے انہیں دیکھنے گے۔۔۔۔۔۔

اسکی دھمکی والے مشورے سن کہ اسکا چہرہ تمتمانے لگا جبکہ لبوں پہ مبہم سی شرمگین مسکان پھیل گئی۔۔۔۔۔

یہ ٹاپ سیکریٹ میرے اور آپ کے علاوہ بس اس سڑیل کو پتہ لگنا چاہیے کسی ایرے غیرے کو مت بتائیے گا اثر نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ان سب پہ اچٹتی ہوئی نگاہ ڈالتے شرارت سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

بس علیزے تمہاری معصومیت دیکھ کہ سمجھ نہیں آتا کہ جہان بھائی کی قسمت پہ رشک کریں کہ ترس۔۔۔۔۔۔ لاریب نے سر ادھر ادھر ہلاتے کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔۔۔۔۔۔

پریہان۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے اسے مخاطب کیا تو اسنے اسکی طرف دیکھا جبکہ آریان کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔۔ اسنے دھیرے سے پوچھا۔۔۔

اگر یہ آپکے خوابوں میں نہیں کھوتا، دل و جان سے آپ پہ نہیں مرتا تو بتاو میں آپکو بھی ایسی دھمکی بتا سکتا۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا تو وہ شرم سے سرخ پڑی لیکن اس سے پہلے ہی آریان کرنٹ کھا کہ اٹھا۔۔۔۔۔۔

تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو، میں ویسے ہی اسکے پاس چلا جاتا بغیر دھمکی کے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا پری کا ہاتھ تھامتے اسے کچن سے لے جاتے کہا تو وہ سٹپٹاتی ہاتھ چھڑانے لگی جبکہ وہ سب قہقہے لگانے پہ مجبور ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔جہان شاہ اسپیکنگ۔۔۔۔۔ اسکی گھمبیر بھاری آواز اسکی رگوں میں ایک سکون سا بن کے اترنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے آنکھیں بند کرتے پل بھر کو اس سکون کو محسوس کیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام ------ اسنے دھیمے سے کہا----

اوہ مسز جہان شاہ-----کیسی ہیں-----؟؟؟ اسکا مہکتا لہجہ اسے شرمانے پہ مجبور کر گیا-----

میں ٹھیک ہوں----آپ-----؟؟؟ اسنے مختصراً کہتے لب دانتوں میں دبائے-----

میں فی الوقت تو ٹھیک ہوں لیکن اگر آپ یونہی اپنے لبوں پہ ستم ڈھاتی رہیں تو میں بہت خراب بھی ہو سکتا------ اسکی جذبات سے لبریز سلگتی دھیمی سی آواز پہ اسکے ہاتھوں سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا----

اسنے گڑبڑاتے سرخ چہرے کے ساتھ فورا دانتوں کی زد سے شگرفیں لب آزاد کیے اور پورے کمرے میں ہڑبڑاتے نگاہ ڈالی ------ لیکن وہ ہوتا تو نظر آتا-----

آپ----آپ بہت برے ہیں-------- وہ شرم و جھنجھلاہٹ سے فقط اتنا ہی کہہ سکی---

اتنے فاصلے سے یہ الزام۔۔۔۔۔۔ اسنے زومعنی سا جملہ پھینکا۔۔۔۔۔ اسکی زومعنیت سے اسکی اعصاب جھنجھنا اٹھے جبکہ دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا ہو۔۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرم سے ٹوٹتے ہوئے اسے گویا باز رکھنے کو حد بندی دی۔۔۔۔

اسنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھے خود کو سنبھالنا چاہا۔۔۔ اس شخص کے جذبات میں اس قدر شدت تھی کہ وہ دور فاصلوں پہ بیٹھا بھی اسکے اعصاب بکھیرنے پہ مجبور کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکی حالت کا اندازہ لگاتے موضوع بدلتے پوچھا تو اسنے زوروں سر دوڑتے دل کو قابو کرتے دھیرے سے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں لیٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اکیلے۔۔۔۔۔؟؟؟ گہری پرتپش لو دیتی سرگوشی پہ اسکی سنبھالی دھڑکنوں میں پھر سے انتشار برپا ہوا۔۔۔۔۔۔

کب۔۔۔کب آ رہے آپ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اسکا سوال نظرانداز کرتے ہولے سے پوچھا تو اسکی کیفیت پہ ایک محظوظ سی مسکان اسکے لبوں پہ پھیل گئی۔۔۔

جلد ہی ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دانستا مختصر جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کک۔۔۔ کل رات تک آ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے لرزتے ہوئے حکمیہ کہا تو اسنے ابرو اچکا کہ موبائل کو گھورا۔۔۔۔

علیزے دیکھ۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

اگر۔۔۔۔ آپ کل دس بجے تک مینشن نہ پہنچے تو میں سب کچھ چ۔۔۔۔چھوڑتی آپکے ہ۔۔۔۔ہوش ٹھکانے لگانے کو آپ کے پاس پہنچ جاونگی اور یہ محض ایک دھمکی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اٹکتے اٹکتے اسے دھمکاتے آخر میں اسنے مضبوط انداز میں معاویہ کا سمجھایا گیا سبق من و عن دہرایا۔۔۔۔۔

اسکے انداز و الفاظ پہ اسکے بھی مضبوط اعصاب ایک بار ہلے ۔۔۔وہ بے ساختہ موبائل سے نظریں ہٹاتے کیمرے پہ نظریں ٹکا گیا جہاں وہ سینے پہ ہاتھ رکھے نروس سی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

علیزے یہ دھمکی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نرمی سے اسے سمجھانے کیلیے لفظ تراشے اور پوچھنا چاہا کہ یہ کس نے سکھایا لیکن۔۔ ۔۔۔۔۔۔

یہ دھمکی نہیں اس پہ کل عمل بھی ہو گا کیونکہ مم۔۔۔میں مسز حیدر شاہ ہوں دھمکی نہیں عمل کرتی۔۔۔۔۔۔ اسنے ایک ہی سانس میں اسکا اگلا حصہ کسی رٹے کی مانند دہرایا اور اسکی حیرت زدہ"واٹ "کی آواز نظر انداز کرتی موبائل کال کاٹتے وہیں پٹخ گئی۔۔۔۔۔

کال بند کرتے ہی اسنے دو سو کی سپیڈ سے دھڑکتے دل اور سنسناتے ہاتھوں پہ قابو پانے کیلیے وہیں تکیے پہ منہ رکھے گہرے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھ رہو گے۔۔۔؟؟ یہ اس وقعے سے تقریبا دو مفتے بعد کی بات تھی جب مکمل علاج کے بعد خان اور اسکی بہنیں مکمل صحت یاب اور کسی حد تک زہنی صحت یاب بھی ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

اسنے ڈسچارج کر کے لے کہ جانے کیلیے آئے آفیسر کے ساتھ کمرے میں آتے ہی پوچھا تو ساتھ آنیوالے سر ہاشمی نے بھی چونک کہ انہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سوال پہ خان نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ریلیکس ہو کہ جواب دو۔۔۔۔۔۔کوئی زور نہیں تم پہ۔۔۔ اسنے اسکی خاموشی پہ کہا تو اسنے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

نہیں سر ۔۔۔آپ کے ساتھ رہوں گا ہمیشہ۔۔آپ جان بھی مانگو گے دوں گا۔۔۔۔۔ہمیشہ آپ کیساتھ رہنا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے فورا سر ہلاتے اتنی رواں انداز میں کہا کہ اسنے چونک کہ اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے جہان کہہ سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے کہا لیکن اسنے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بھائیوں جیسے ہیں۔۔۔لیکن آپ نے جو کیا اس میں مجھے بہت کچھ سکھایا اسلیے آپ میرے لیے استاد بھی ہیں میرے جس نے سب سے بڑا سبق دیا۔۔۔۔۔۔۔ اس تیرہ سالہ

نچے کہ منہ سے ایسے الفاظ سنتے وہ سب ششدر تھے جبکہ وہ خود حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ بیشک وہ قد کاٹھ میں بڑا تھا، جذبات پہ کنٹرول رکھتا تھا لیکن تھا تو سولہ سال کا نوجوان ہی نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان۔۔۔۔۔ سر نے اسے مخاطب کیا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔ خان کو ساتھ رکھنے کا فیصلہ بیشک اسکا اپنا تھا لیکن اس فیصلے پہ ساتھ اور اس پہ مہر سر نے لگائی تھی جس پہ وہ دل تک پرسکون ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

فیلڈ میں تم کمپلیٹلی آ نہیں رہے تو کیا کرنا چاہتے تم۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے اس سے پوچھا کیونکہ انہیں اسکے ارادے جاننا تھے۔۔۔۔۔۔۔

بیوروکریسی۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک بیوروکریٹ ہر منسٹری کی سیٹیں ہلا سکتا مجھے اس تک پہنچنا ہے کہ میرا مقصد ابھی پورا نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں اپنی ماں کی دھمکی گونج رہی تھی اسلیے اسنے خطرناک سنجیدگی سے جواب دیا کہ انہیں بھی پایہ تکمیل تک پہنچانا اسکا مقصد بن چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن تم خاندانی بزنس اور خاندانی سیاست میں جاو۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اسے روکنے کو کہا لیکن اسکا جواب سن کے چونک اٹھے۔۔۔۔۔۔۔

جس فیملی سے بیلانگ کرتا ہوں بزنس اور سیاست رگوں میں دوڑتی ہے اسلیے ان دو چیزوں سے ہٹ نہیں سکتا لیکن بیوروکریسی میری ضد ہے جبکہ یہ فیلڈ میرا جنون۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نپے تلے انداز میں جواب دیتے ان سے الودائیہ مصافحہ لینے کو ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔

ان سے اجازت لیتے وہ خان کو ساتھ لیتے ہاسپٹل سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

اور یہاں سے ہوا تھا شروع بہت سے رازوں کا سفر۔۔۔۔

بھید بھری باتوں کا سفر۔۔۔۔۔۔۔۔

جہان و خان کی دوستی و جانثاری کا سفر۔۔۔۔۔۔۔۔

خان کی سچائی اسکے یا اسکے آفیسرز کے علاوہ کسی کو معلوم نہ تھی لیکن اسنے شاہ مینشن میں اسکی پوزیشن بہت سٹرانگ رکھی تھی۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ ان سب کیساتھ اٹیچ ہونے لگا، وہ سب اسے گھر کا کوئی فرد سمجھتے ہی ٹریٹ کرتے تھے گویا کہ وہ شاہ مینشن کا ہی بیٹا ہو کوئی لیکن اسکی بہنیں انہوں نے سیکیورٹی کے تحت مینشن نہ رکھیں تھیں کہ سب کی نظروں میں آنا انکیلیے خطرناک ہو سکتا تھا۔۔۔

اسی لیے خان کی بیوہ خالہ، جہان کے بھیجے گئے انابی اور انکے شوہر ہمہ وقت جہان کے دیے گئے گھر میں رہتے جہاں ہائی ٹرینڈ سیکیورٹی ہمہ وقت آن ڈیوٹی رہتے تھے۔۔۔۔

یونہی زندگی کے شب و روز گزرنے گے، خان اور جہان کی سٹڈی کے ساتھ وہ دونوں مارشل آرٹ اور فیلڈ میں آگے سے آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا۔۔۔۔
جہان ابھی ایم بی اے میں تھا جب اس نے بیوروکریسی میں اپنے قدم ڈالے۔۔۔۔

وہ یونہی بلندیوں سے بلندیوں تک پہنچ رہا تھا، وہ دونوں یک جان دو قالب بنے ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

وہ جھنجھلائے انداز میں مسلسل موبائل کو گھما رہا تھا۔۔۔ دس سے بارہ مرتبہ ہو چکے تھے اسے کال کرتے ہوئے لیکن وہ مسلسل نظرانداز کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

اسکا اصلی جلالی غصہ عود آ رہا تھا جسے وہ علیزے کے سامنے کنٹرول ہی رکھتا تھا لیکن ابھی اسکی بے جا ضد اور اگنورینس کے اس طریقہ کار پہ اسکا اعصاب تننے لگے تھے۔۔۔۔

اسکیلیے اس وقت گھر جانا بہت مشکل تھا۔۔۔ اسنے بہت کچھ سوچنے کے بعد خان کا نمبر ملایا۔۔۔۔

السلام علیکم خان۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے آغاز کیا۔۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکے جواب دینے پہ اسنے ڈائریکٹ اپنی بات شروع کی۔۔۔۔

سر "ولا "ہوں اس وقت خیریت۔۔۔۔؟؟ اسنے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔۔

گھر میں کسی قسم کی کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔۔؟ اسنے پیشانی مسلتے پوچھا تو وہ ٹھٹکا۔۔۔۔

نہیں سر لیکن کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسکے دل میں کھدبھدی سی ہونے لگی۔۔۔

تمہاری بھابھی میم پاگل ہو گئیں ہیں۔۔۔کل دس بجے تک مینشن پہنچنے کے آرڈر دیے گئے ہیں۔۔۔۔

اسنے جس تپے انداز میں کہا اسکے لبوں پہ زبردست قسم کی مسکان کھلنے لگی جسے اندر آتی مہرو نے گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔اسنے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔

خان سٹاپ اٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے شاید خان کی مسکراہٹ کا اندازا ہو گیا تھا تبھی تپتے ہوئے بولا تو وہ کھلکھلا اٹھا۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔لیکن شاید آپکا اثر ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارتی انداز میں کہا تو اسکے تنے اعصاب ایک دم ڈھیلے پڑے۔۔۔۔

یار تم جانتے ہو میرا آنا بہت مشکل ہے لیکن انکا کہنا ہے کہ میں اگر نہ پہنچا تو وہ آ جائیگی۔۔۔۔۔۔ اسنے مزید کہا تو اسنے ہاتھ بڑھاتے نا سمجھی کی کیفیت میں کھڑی مہرو کا بازو کھینچتے اسے پاس بٹھاتے بازو اسکے گرد پھیلاتے اسے سٹپٹانے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔

سر بھابھی میم تو کھلم کھلا دھمکیاں دے رہیں ہیں اسلیے کل کیلیے ٹائم نکالیں۔۔۔۔۔۔ اسنے مہرو پہ گرفت مضبوط کرتے شرارت سے جہان کو کہا تو وہ ایک دم رکا۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ وہ یک دم بولا اور علیزے کا لہجہ یاد کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

یہ دھمکیاں انہوں نے نہیں دیں بلکہ یہ سب ایک فضول انسان ہی کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب کہ اسنے پرسکون ہوتے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو وہ بھی سمجھتا ہنس دیا اور تگ و دو کرتی مہرو کی ناک سے ناک مس کرنے لگا۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی آپکا جانا تو بنتا ہے نا، بھابھی میم کافی اپ سیٹ ہیں اسلیے آپ کل کچھ وقت کیلیے آ جائیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اب کہ فکرمندی سے کہا تو اسنے مبہم سا ہنکارا بھرتے الودائیہ کلمات کہتے فون رکھ دیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے دبیر خان مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اسقدر چھچھورے انسان بھی ہو سکتے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی جسارتوں پہ شرم سے پگھلتی وہ طنزیہ بولی تو وہ اسے زبردستی بانہوں میں لینے کی کوشش کرتا کھل کے ہنس دیا۔۔۔۔

اسے چھچھورا پن نہیں بلکہ رومینس کہتے۔۔۔۔ اسنے شرارت سے اسکے رخسار پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے کہا تو وہ منتشر ہوتے اعصاب کے ساتھ رخ بدلنے پہ مجبور ہو گئی۔۔۔۔۔۔

مجھے تنگ مت کیا کرو ورنہ میں ابھی لالے کو بولنے لگی تھی کہ تم مجھے تنگ کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ابھی جہان کی کال کے دوران اسکی شرارتوں پہ اشارہ کرتے اسے گویا دھمکی دی لیکن الٹا اسکی آنکھیں شرارت سے دمکنے لگیں۔۔۔۔۔

کیا بتانے کا ارادہ ہے سر کو۔۔۔۔؟؟ اسنے شرارت سے چمکتی نگاہیں اسکے دلکش سراپے پہ مرکوز کرتے مسکراہٹ دباتے پوچھا لیکن وہ اسکی نگاہوں سے بے پرواہ گردن اکڑاتی بولنے لگی۔۔۔۔

یہی کہ تم مجھے بہت تنگ۔۔۔۔۔۔۔۔ بولتے بولتے اسکی نگاہ اسکے شرارت سے مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں سرخ ہوتے سرخ چہرے پہ نگاہ گئی تو وہ جھینپ گئی اور زوروں سے دھڑکتے دل پہ قابو پانے کو اسکا بازو پرے کرتی اٹھنے لگی۔۔۔۔۔

جا کدھر رہی ہو۔۔۔ مکمل تنگ تو کر لینے دو مجھے پھر ایک دفعہ شکایت کر لینا۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے اسکی کلائی تھامتے اسکی کوشش ناکام بنائی تو وہ شرم سے چور ہوتی پلٹی اور زور سے اسکے بال اپنی آزاد اور قید کلائی سے دبوچ لیے۔۔۔۔۔

تم انتہائی بے شرم انسان ہو۔۔۔۔۔ اسنے شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں مبتلا اسکے بال کھینچتے کہا۔۔۔

اسکی مسلسل دھیمی معنی خیز ہنسی اسکو سیخ پا کر رہی تھی۔۔۔۔

بس کر دو۔۔۔ گنجا کر دیا تو بچے کل کو گنجے پیدا ہوں گے۔۔۔۔۔۔ اسنے دانت نکالتے کہا۔۔۔

تمہیں میں فضول میں اتنا شریف سمجھتی رہی ایکچوئلی تم ایک نہایت چھچھورے بے شرم انسان ہو۔۔۔۔۔ وہ دانت پیستی بولی۔۔۔

ویسے مہر بہت خوبصورت لگ رہی ہو اس ویو میں۔۔۔۔۔۔ اسکی لو دیتی شرارتی سرگوشی پہ وہ کرنٹ کھا کہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اسنے گہری پرتپش نظروں سے اسکے بغیر ڈوپٹے کے اسکے بہت نزدیک اسکے دلکش سراپے پہ نظریں جمائے کہا۔۔۔۔

اور ایک نظر خود پہ ڈالی اور پھر شرم سے لرزتے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

ایلے تو مت کرو کیوں پاگل کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکو پیچھے سے بانہوں میں بھرتے اسکے بال سمیٹتے بائیں کندھے پہ ڈالتے پوچھا۔۔۔۔۔

تت۔۔۔ تم بہت برے ہو۔۔۔ اسنے معمول کا جملہ بولا تو اسنے ہنستے ہوئے اسکے کندھے پہ مہر ثبت کی تو وہ اچھل گئی۔۔۔۔۔۔
ویلے مہر اگر گنجا کرنے کا ارادہ کینسل کر دیا ہو تو میں مکمل چھچھورپنے، بے شرمی اور برے بننے پہ اتر سکتا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسے بانہوں میں بھرے بیڈ کی جانب لے کہ جاتے ہوئے اسنے شرارت و معنی خیزی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پرزل ہوتے اپنے لب کھولنے چاہے لیکن وہ تب تک اسے چپ کروا چکا تھا۔۔۔۔
وہ دھیرے دھیرے اسے گھیرے میں لیے محبت کی بارش میں بھگوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکیلیے یہ سب اس وقت مہر کو اس سب سے دور رکھنے کے سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ دل میں اٹھتے بہت سے متجسس سوالات انکے رشتے کے درمیان زنجیر بنتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ ابھی جہان کیساتھ مینشن آیا تھا جب فائل گاڑی میں بھول جانے پر وہ اسے لینے مڑا لیکن مڑنے پہ اسنے اچانک یہ سوال سنا۔۔۔۔۔

اسنے چونک کہ سوال کرنے والی کو دیکھا تو ایک پل کو مبہوت رہ گیا۔۔۔۔

سی گرین کلر کی شارٹ شرٹ اور سکن کلر کے کیپری میں ملبوس وہ مفلر کندھوں پہ پھیلائے اسکے سامنے اشتیاق سے آنکھیں پھیلائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اسکا ازتکاز گہرہ تر ہو رہا تھا۔۔۔۔ سرخ و سپید رنگ، متناسب سراپا، بھوری بڑی بڑی آنکھوں پہ سایہ فگن پلکیں ، سرخ ہونٹ ایک پل کو اسکی نظر جھکڑ کہ رہ گئے۔۔۔۔

اسکے اس مسلسل انہماک پہ اسکا سفید رنگ گلابی پڑ رہا تھا۔۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے نروس ہوتے اپنا سوال دہرایا تو وہ چونکا اور سر جھٹکا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا جہان ادھر واپس آ چکا تھا------

خان ہے یہ---خان یہ مہرماہ شاہ ہے ، بورڈنگ میں ہوتی تھی کل ہی آئی ہے------ اسنے نپا تلا سا تعارف کروایا تو وہ رسما مسکرایا اور اب کہ اپنی نظر پہ قابو رکھا----

اوہ مائی گاڈ تو یہ خان ہے----تم جانتے ہو مجھے تم سے ملنے کا کتنا اشتیاق تھا--- مینشن میں جسے کال کرو ہر طرف تمہارا ہی چرچا تھا------ وہ اشتیاق سے بولتی چلی گئی لیکن اسنے حیرت زدہ ہونے کے باوجود اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا کہ وہ جانتا تھا کہ سامنے کھڑے بندے سے کچھ بھی چھپانا ناگزیر ہوتا تھا اسلیے اسنے اپنی نظر جھکائے رکھی کہ کہیں اسکی نظر مزید حدود کو پار نہ کرے------

مہرو،--تم نہیں آپ بڑا ہے یہ آپ سے----- اسنے مخصوص انداز میں تنبیہ کی----

سوری لالے---- اسنے منہ بسورا

لیکن لالے اسے دیکھ کہ پہلا لفظ یہی نکلا تو اب ----پلیز------- اسنے ایک نظر اسکے جھکے سر اور جھکی نظر پہ ڈالی اور جہان کو دیکھتے التجا کی تو جہان نے کچھ کہنا چاہا جب وہ بول اٹھا----

ڈزنٹ میٹر سر۔۔۔ آپ مجھے تم کہہ سکتیں ہیں مہرماہ بی بی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بات ختم کرتے جلدی سے کہا تو جہاں اسکے چہرے پہ مایوسی پھیلی وہیں جہان نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کہ مینشن میں وہ کسی کو بھی اسطرح سے مخاطب نہ کرتا تھا بلکہ جو جہان بلاتا وہی کہتا لیکن اب اسطرح سے مہرو کو ایلے مخاطب کرنا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے گہری نظروں سے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے اسے ساتھ لیے اندر بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اچانک نظروں کی تپش پہ مڑ کہ دیکھا تو۔۔۔

وہیں زندگی میں پہلی بار دبیر خان کو یہ سچ لگا کہ مڑ کے دیکھنے والے پتھر ہو جاتے ہیں۔۔۔

مہرماہ شاہ کی دمکتی آنکھوں کہ دلفریب جذبوں کے سمندر میں دبیر خان کا مضبوط دل ڈوب گیا اور اتنی گہرائی میں ڈوبا کہ ابھرنے کا موقع بھی نا ملا۔۔۔۔۔۔

اگر آپ کل رات کو مینشن نہ پہنچے تو میں آپکے ہوش ٹھکانے لگانے آپکے پاس پہنچ جاونگی اور یہ محض دھمکی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ کو کال کرتے اسکے ہاتھ اسکی دھیمی جھجھکتی لرزتی سرگوشی پہ تھمے۔۔۔۔۔

ایک بار

دو بار

تین بار

سہ بار اس نے اسکے کہے الفاظ کو دہرایا اور تب اسکے عنابی گھنی مونچھوں تلے لب نہایت جاندار طریقے سے مسکائے۔۔۔۔

رائیٹ۔۔۔۔۔۔۔ اب تو آنا پڑے گا مسز علیزے حیدر شاہ میں دیکھنا چاہتا کہ آپ میرے ہوش کیسے اڑاتی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سینے میں اٹھتے مہ زور جذبات کی زور آور لہر کو دباتے پرتپش زومعنی سی ہمکلامی کے سے انداز میں سرگوشی کی اور پھر کچھ سوچتے سسٹم روم کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے آتے ہی سب الرٹ ہو گئے۔۔۔۔

جو جو وٹنیسیز اور ویڈیوز ہیں انہیں کل تک اکٹھے کرو لیکن انہیں ڈسکلوز کرنے کی ٹائمنگ کل کی نہیں بلکہ پرسوں کی رکھ دو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سکرینز پہ ایک گہری جائزہ لیتی نگاہ ڈالتے انہیں آرڈر دیا۔۔۔۔۔

اور کوشش کی کہ وہ اس وقت انکی طرف دیکھنے سے گریز کرے کہ جس وقت علیزے نے اسے وہ سب کہا تھا وہ کال سنتے سنتے سسٹم روم پہنچ گیا تھا اور تب خاموشی ہونے کی وجہ سے اسکی دھمکی اسکے آفیسرز بھی ہوش و حواس میں سب سن چکے تھے۔۔۔۔۔۔

سر کل گھر جا رہے آپ۔۔۔۔۔۔؟؟ زبیر نے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا تو اسنے ابرو اچکا کہ اسے دیکھا تو اسنے مچلتی مسکان فورا دبائی۔۔۔۔

ہاں کام ہے مجھے۔۔۔۔۔ اسنے ادھر ادھر دیکھتے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

رائیٹ سر وئی کین انڈرسٹینڈ۔۔۔۔ ان سب نے کورس میں کہا تو اسنے کھا جانیوالی نگاہ ان پہ ڈالتے قدم واپس موڑے۔۔۔۔۔

وہ ابھی پری اور زینی سمیت بچوں کیساتھ کرکٹ انجوائے کر کہ فارغ ہوتی لاونج میں پاوں پسار کہ بیٹھی ہی تھی کہ اسکا موبائل بپ کرنے لگا------

لیکن اسنے مارے سستی کہ اسے مکمل اگنور کرتے مما کا بھجوایا گیا اورنج فریش جوس منہ سے لگایا لیکن اب کال کے بعد ہوتی میسج بیل سن کے اسنے چار و ناچار ہاتھ بڑھا کہ میسج دیکھا اور

اور وہ کرنٹ کھاتے سیدھی ہوئی اور تب اسکے ہاتھوں سے لرز کہ جوس چھلک اٹھا اور موبائل گود میں آ گرا--------

اسنے دھڑکتے دل اور کانپتے بدن سمیت دوبارہ موبائل کی طرف چور نگاہ ڈالی-----

میں دیکھنا چاہتا کہ آپ ہوش کسطرح سے اڑاتی ہیں---؟؟؟

آرہا ہوں دیکھنے کہ کسطرح سے آپ ہوش اڑاتی ہیں میرے---اسلیے تیاری رکھیں کہ ہوش کس طریقے اڑانے کہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو میں آپ کے جس طریقے سے ہوش اڑاوں گا وہ آپ برداشت نہیں کر سکیں گی----------؟؟؟

اسکے مختلف پرتپش سلگتے زومعنی سے پیغامات اسکی ریڑھ کی ہڈی تک میں سنسناہٹ دوڑا گئے تھے۔۔۔۔۔

معاویہ بھائی آپکو اللہ پوچھے۔۔۔۔۔؟؟ اسے اس وقت ان سب کہ روکنے کی وجہ سمجھ آ رہی تھی۔۔۔

وہ دھڑکتے دل اور لہو ہوتی رنگت کیساتھ فق بیٹھی تھی جب آیت اور لاریب کیساتھ چچی اور زینی بھی وہاں آ گئیں۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا علیزے ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ اسے یوں ساکت دیکھ کہ پریشان ہو گئیں۔۔۔۔

کیا ہوا علیزے طبیعت کو ٹھیک۔۔۔۔۔ اور یہ موبائل کیوں ایسے پڑا کسکا میسج آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ چچی پریشانی سے پے در پے سوالات پوچھتی دور پڑے موبائل پہ نگاہ ڈالتے پریشان ہو اٹھیں۔۔۔۔

آیت نے لپکتے موبائل پکڑا اور بوکھلاتے اسکو چیک کرنے لگی۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔
موبائل کو دیکھتے ہی وہ یکایک مسکرائی اور پھر کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔
کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے چونک کہ انہیں دیکھا تو اسنے مسکراتے موبائل انکی طرف بڑھایا تو میسج دیکھ کہ وہ بھی مسکراتیں شرارت سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

علیزے ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے موبائل رکھتے اسے بازو کے گھیرے میں لیتے ساری بات جاننی چاہی تو وہ چونکہ۔۔۔۔۔

چچ۔۔۔چچی وہ معاویہ بھائی کہتے کہ میں آپکو ایک مم۔۔۔مشورہ دیتا تو حح۔۔۔حیدر کو اسطرح کہنا تو وہ آ جائیں گے۔۔۔۔۔۔
اسنے انگلیاں چٹخاتے جھجھکتے ہوئے آغاز کیا تو وہ افسوس سے سر ہلاگئیں گویا معاویہ اور علیزے دونوں کی عقل پہ ماتم کیا ہو۔۔۔۔۔۔

کیا مشورہ تھا۔۔۔۔؟؟ لاریب نے اشتیاق سے پوچھا تو اسنے نروس ہوتے سر جھکاتے انہیں بمشکل سب بتایا اور اپنی بیوقوفی اور جہان کو سب کہنا ہولے ہولے انہیں بتایا تو سب مسکرانے لگیں۔۔۔۔۔

تو گویا کہ اب ہمارا بیٹا سچ میں جاننا چاہتا کہ اس کہ ہوش کیسے اڑانے آپ نے۔۔۔۔؟؟ چچی شرارت سے بولیں تو وہ روہانسی ہوتی بول اٹھی۔۔۔۔۔

چچی پلیز نہ کریں۔۔۔ مم۔۔۔مجھے بتائیں نا میں کیا کروں۔۔۔۔ وہ سچ میں بہت نروس تھی کہ اس نے اسے یوں پزل کر دیا تھا۔۔۔اسکے لفظوں نے اسکے اندر یوں ہلچل مچا دی کہ یوں لگ رہا تھا کہ گویا پہلی دفعہ اس سے مل رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

ادھر آو میں بتاوں کہ کیا کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے اشارہ کیا تو وہ فورا کھسکتی انکے قریب ہوئی تو انہوں نے ہولے ہولے کہنا شروع کیا۔۔۔۔
جوں جوں وہ بولتی جا رہیں تھیں سب کی شرارتی مسکان اور اسکے چہرے پہ پھیلی شرم کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
نن۔۔۔ نہیں۔۔۔کک۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔میں نہیں یہ کرنا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی شرم سے لرزتی دھیمی آواز میں چلا اٹھی۔۔۔۔۔

بیٹھ جاو نیچے آرام سے۔۔۔۔ چچی نے گھرکتے ہوئے اسے پکڑ کے نیچے بٹھایا تو وہ منہ بسورتی نیچے بیٹھی جبکہ وہ تینوں شرارتی مسکان سجائے اسے زومعنی انداز میں تکنے لگیں۔۔۔۔

مم۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کرنا۔۔۔۔ وہ منمناتے ہوئے بولی تو چچی نے آنکھیں نکالتے گھورا۔۔۔

اوہو بھابھی کرنا کیا ہے۔۔بس بھائی کو کھانا ہی تو سرو کرنا مبارک ہاتھوں سے یہ کہتے ہوئے کہ آپ نے بنایا۔۔۔۔ زینی سے شرارت سے آنکھیں مٹکاتے کہا تو وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔۔

ہاں تو جو باقی سب کچھ کہہ رہیں ہیں اسکا کیا کروں۔۔۔۔۔۔ اسنے اتنے معصوم انداز میں پوچھا کہ انہیں بے ساختہ پیار آنے لگا۔۔۔۔

آپ ہی کے شوہر نے پھنسایا مجھے۔۔۔۔۔۔ وہ مزید بولتی خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہائے تو مشورہ مانگا کس نے تھا؟؟؟۔۔۔۔ویلے باقی بات چھوڑیں۔۔۔دیکھیں مشورے کا اثر۔۔۔۔لالے سر کے بل چلتے آ رہے۔۔۔۔۔۔۔۔
زینی نے اس سے پوچھتے شرارت سے کہا تو وہ شرم سے جھینپ اٹھی۔۔۔۔

آپ بھی نا معاویہ بھائی کے پاس رہ کہ خراب ہو گئیں ہیں۔۔۔۔۔ اسنے جھینپ مٹاتے ہوئے اسے مورد الزام ٹھہرایا۔۔۔۔

اوہو کوئی یاد کر رہا تھا ہمیں کیا۔۔۔۔؟؟ بوتل کے جن کی طرح معاویہ اور زوریز ٹپک پڑے تو اسنے خفگی سے منہ پھیر لیا۔۔۔

ویلے بھابھو بیگم میری ہیں تو میرے جیسے کام ہی کریں گیں نا۔۔۔۔ انکا کواب لیے بغیر وہ پھرتی سے زینی کے پاس بیٹھتا اسے حلقے میں لیتا بے باکی سے بولا تو وہ تڑپ کے اسکے حصار سے نکلی اور کن انکھیوں سے زوریز کو دیکھا۔۔۔۔۔

شرم کیا کریں کچھ آپ۔۔۔۔ وہ لال بھبھوکا ہوتی بولی جبکہ وہ منہ پھاڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اور وہ اسکی حالت دیکھتا زور سے قہقہ لگاتا اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

بھابھی جے کب آ رہا۔۔۔۔؟؟ اسنے علیزے سے پوچھا تو اسنے پھولے منہ سے جواب دیا۔۔۔

آپ بہت برے ہیں غلط مشورے دیتے۔۔۔۔ اسنے آنکھیں پھیرتے کہا۔۔۔۔

اوہ مطلب۔۔۔۔جے واقعی آ رہا۔۔۔۔۔ اسنے اسکی بات کی پرواہ کیے بغیر شرارت سے الٹا مطلب نکالتے کہا تو وہ منتشر ہوتی دھڑکنوں کیساتھ رخ پھیر گئی۔۔۔۔۔

ویلے آپکو کس عقل مند نے مشورہ دیا کہ آپ اس کم عقلوں کے سردار سے مشورہ لیں۔۔۔۔۔ اسکا بچا ہوا جوس اسنے لبوں کیساتھ لگاتے معاویہ کو تپ چڑھائی لیکن اگلے ہی پل اسکے منہ سے جوس کلی کی صورت باہر نکلا۔۔۔۔۔

آخ۔۔۔ اتنا کھٹا جوس۔۔۔؟؟ اسنے بری سی شکل بناتے کہا۔۔۔

کون پی رہا تھا یہ ترش جوس۔۔۔۔۔ اسنے اس بری طرح سے شکل بنائی تھی کہ وہ ہنس ہنس کہ لوٹ پوٹ ہونے گے۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کہا کس نے کہ اسے چکھو۔۔۔۔اب دونوں شرافت کیساتھ ادھر سے غائب ہو جاو۔۔۔۔۔ چچی نے انگلی اٹھاتے کہا تو مصنوعی ڈر سے سہمنے گے۔۔۔۔

ادھر کون سے بم بنانے کے خفیہ طریقے ڈسکس ہونے گے ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دانت نکالتے کہا تو چچی نے گھورا۔۔۔

معاویہ خیر خیریت سے یہاں سے نکل جاو بلکہ آج رات گھر سے ہی کہ جہان بھائی نے جو آکہ تمہاری مرمت کرنی پورا گھر دیکھے گا۔۔۔۔۔۔۔ لاریب نے کہا تو وہ فورا اچھلا۔۔۔۔

اوہ مائی گڈنیس۔۔۔۔اب اس ڈیول سے کون بچائے گا مجھے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ حواس باختہ سا کھڑا تھا اور پھر یکایک اسکی آنکھوں میں چمک لہرائی اور وہ ہاتھ ہلاتا وہاں سے نکلا تو چچی پھر سے اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔۔

علیزے کوئی ٹال مٹول نہیں ۔۔۔یار اتنا تو سینسر والے بھی نہیں کرتے جتنا میں نے کٹنگ کر کے تمہیں بتایا۔۔۔۔۔۔ویسے بھی یار میرے بچے کا اتنا حق بنتا شوہر ہے تمہارا۔۔۔۔ انہوں نے تنبیہ کرتے آخر میں شرارت سے کہا تو اسکی رنگت دہکنے لگی۔۔۔۔۔۔

اسنے کچھ کہنا چاہا جب وہ اسے کھینچتی لاریب کہ روم کہ طرف بڑھتیں مشن پہ لگ گئیں۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے اچانک بہت پاس سے اسکی آواز سنی تو اچھل سی پڑی لیکن اس پہ نگاہ پڑی تو غصے سے نتھنے پھولے گے۔۔۔

ایلے جان نکالتے ہیں اچانک۔۔۔۔۔۔ اسنے دل پہ ہاتھ رکھتے غصے سے پوچھا تو وہ دلچسپی سے اسکا پھولا ہوا چہرہ دیکھتا اسکے قریب گرنے کے سے انداز میں نیم دراز ہوا۔۔۔۔

ڈاکٹر ہوں جان نکالنا یا بچانا تو پیشہ ہے میرا لیکن یہ دونوں کام بہت پیار اور دھیان سے کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے قریب جھکتے معنی خیزی سے کہا تو وہ سٹپٹائی۔۔۔۔۔

اب تم یہ بتاو تم نے کونسا کام کروانا جان نکلوانے والا یا جان دینے والا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بہت قریب ہوتے اسکے بتدریج سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے پوچھا تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔

تت۔۔ تم پیچھے ہو کہ بیٹھو نا۔۔۔۔۔۔ اسنے بوکھلاتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

لیکن یار ہم لوگ قریب ہوئے بغیر دونوں کام نہیں کرسکتے۔۔۔۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسنے اسے مزید سٹپٹایا۔۔۔۔

آریان۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سرسراتے ہوئے کہا تو وہ اسکی آنکھوں میں بغور جھانکتے جھکا اور باری باری لب اسکی دونوں آنکھوں پہ رکھے تو اسکی سانس اٹک کر رہ گئی۔۔۔۔

پپ۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔ اسنے سرخ ہوتے چہرے سے بمشکل بولا تو وہ اسکی حالت دیکھتا پرے ہوا۔۔۔۔

اچھا دکھاؤ کیا دیکھ رہی تھی اتنے غور سے۔۔۔۔۔؟ اسنے لیپ ٹاپ کا رخ اپنی طرف موڑا جس پہ وہ اسکے آنے سے قبل مگن تھی۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔ اسنے لیپ ٹاپ بند کرنا چاہا لیکن اسنے رخ اپنی جانب موڑ لیا۔۔۔۔

شاید کوئی ترکش ڈرامہ تھا جسے وہ بہت مگن انداز میں دیکھ رہی تھی لیکن وہ پریشان اسلیے تھی کہ کوئی ایسا سین نا آئے کہ اسے شرمندگی اٹھانی پڑے۔۔۔۔

اسنے پلے کر دیا پانچ منٹ وہ بہت دھیان سے دیکھتا رہا اور وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرتی اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ اس وقت اسکے کتنے نزدیک بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسکا سکون اس وقت متزلزل ہوا جب بولڈ سین کا سامنا ہوا اسنے آو دیکھا نہ تاو فورا سٹپٹاتے ہوئے سکرین الٹ دی۔۔۔۔

کیوں بند کیا۔۔۔۔؟ اسنے ہنسی دباتے پوچھا۔۔۔

ویسے ہی مجھے پسند نہیں ڈرامہ۔۔۔ اسنے دھڑکتے ہوئے دل کیساتھ لاپرواہی سے کہا۔۔۔

لیکن مجھے پسند تھا۔۔۔ تم نے میرا سین ضائع کیا ہے تو اب میں وہی سین تمہارے ساتھ کنٹینیو کرونگا۔۔۔ شرارت سے کہتے اسنے گہری نظروں سے اسکے چہرے کا جائزہ لیا اور پھر وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔

اسنے حیرت سے اسے دیکھا جس نے اسکے پیٹ میں اتنے زور سے چٹکی کاٹی کہ وہ کرنٹ کھا کہ پرے ہوا۔۔۔

پریہان۔۔۔۔۔ اسنے حیرت سے نکلتے اسے پکارا جو اسکے پیچھے ہٹتے ہی پھرتی سے بیڈ سے کھڑی ہوتی خود کی حالت سنوارنے لگی۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔۔۔؟؟ وہ ابھی بھی شاکڈ تھا کہ وہ اس سے ایسا کچھ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ یہ تھا کہ آپ ابھی تھرڈ کلاس لوفروں والی حرکتوں پہ قابو رکھیں۔۔۔۔۔۔ اسنے بمشکل غصہ نکالتے کہا۔۔۔۔

یار لوفروں والی نہیں ہیں ۔۔۔۔شوہروں والی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے پھر سے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ پھر سے جھکائی دیتی تیزی سے واش روم کی جانب لپکی۔۔۔۔۔

شوہروں والی ہیں تو ڈیسنٹ شوہر رہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ہلکا لے رہے آپ۔۔۔۔۔ اسنے دھک دھک کرتے دل پہ قابو رکھتے اسے تڑی دکھائی اور واش روم گھسی جب اسکی دھمکی پہ اسکا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔

اب آپ دیکھیں کہ آپکا یہ ڈیسنٹ ڈاکٹر شوہر کتنا بھاری پڑتا آپ پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی کھانا دے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے زور سے ڈائیننگ ٹیبل بجاتے کہا۔۔۔۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں شادی کا بھی رومینس اور کھانے کیلیے پھر بھی ترستا رہتا۔۔۔۔۔۔۔ پانی اور گلاس رکھتی زینی کو دیکھ کہ اسنے خباثت سے جملہ کسا تو وہ کان لپیٹتی وہاں سے نکلی تو اسنے گلاس میں پانی بھرتے اسے منہ سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے پانی پیتے ہی نظر گھمائی۔۔۔۔
اچھو"اسکے منہ سے پانی فوارے کی صورت باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔"

اسنے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

جے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر اسکی آنکھیں یکایک شرارت سے چمکنے لگیں۔۔۔۔۔

اوہ اسکا مطلب کہ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے آنکھ مارتے اسے دیکھا تو وہ خونخوار تیوروں کیساتھ اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کو کیا کہا تم۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دانت کچکچاتے اسکی طرف بڑھتے پوچھا تو وہ دانت نکالتے پیچھے ہوتا بولا۔۔۔۔۔۔۔

یار میں بہت معصوم سا بندہ ہوں ۔۔۔۔۔سب کی مدد کرنیوالا تو بس انکی مدد کی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے مصنوعی معصومیت سے کہا تو اسنے ابرو اچکاتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

تم نے آج میرے ہاتھوں فوت ہو جانا جو کہ ممکن بھی ہے۔۔۔۔۔ خوفناک سنجیدگی سے کہتے اسنے اسکی طرف قدم بڑھائے تو وہ جو پہلے ہی چوکنا تھا۔۔۔۔۔

اسنے ان دونوں کی وہاں موجودگی سے بے خبر آتی علیزے کو زور سے پکڑا۔۔۔۔۔۔

بھابھو ماں بچاو اپنے اس خونخوار شوہر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے اسکا بازو اسطرح سے زور سے پکڑتے اسے اسطرح سے گھمایا کہ وہ خود اسکے پیچھے جبکہ وہ بل کھاتی اسکے کشادہ و مضبوط سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس اچانک حملے سے بلکل بے خبر تھی------

اسلیے حواس باختہ سی نیچے گرنے لگی تو کسی کی دو مضبوط بانہوں نے اسے زندگی بخش سہارا دیا------

مانوس سے لمس اور سگریٹ اور پوائزن کی ملی جھلی مہک پہ اسنے کرنٹ کھا کہ اسے دیکھا-------

آ---آپ------؟؟ وہ حیرانگی اور سٹپٹاہٹ سے یوں گویا ہوئی جیسے پہلی بار دیکھا ہو---------

کیسی ہیں آپ----؟؟ اسنے گھمبیر آواز میں پوچھا تو وہ دھڑکنے پسلیوں سے ٹکراتے دل کی پرزور دھڑکنوں سے پاگل ہوتے بوکھلاتے عادتاً لب دانتوں تلے دباتے دھیمے انداز میں جواب دیا-------

ا---ٹھیک ہوں----- اسکے جواب میں اسنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکا دانتوں کی بے رحم زد میں آیا لب کچلنے سے بچاتے چھڑایا اور-------

تجھ کو کہاں خبر جاناں کہ تیرے نچلے ہونٹ میں----
ہزار حملوں سے بڑھ کہ تباہی ہے-----

اسکی لو دیتی سرگوشی پہ اسکا دھڑکتا دل پاگل ہوا جبکہ سانس سینے میں اٹک گئی--------
آہم آہم----- معاویہ کی شرارتی کھنکھارتی آواز پہ وہ بوکھلاتی مڑی لیکن فقط مڑی کہ اسکی گرفت مضبوط تھی-----

اسنے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا گویا کہ اسے پوچھنا چاہا ہو کہ کیا مسئلہ ہے جبکہ وہ اسکی پرتپش گرفت میں پگھلتی جا رہی تھی----

وہ بات دراصل یوں ہے کہ رومینس ادھر کرنا ممنوع ہے کہ پھر میرا بھی دل کرتا اور میری بیگم میرے ہاتھ نہیں آ رہی------ اسکی راگ الاپنیاں اپنے زوروشور پہ تھیں جب اسنے نامحسوس انداز میں اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے اسکی طرف تیزی سے قدم بڑھائے اور اسکی گردن کو بازو کے مضبوط شکنجے میں لیے ہوئے وہ ایک طرف بڑھنے لگا---------

بھابھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے زوردار دہائی دی لیکن وہ تو مدہوش سی اسکی پرشدت گرفت کے حصار میں کھڑی اسکی دہائی سے بے خبر تھی۔۔۔۔۔

چھوڑ دے ظالم۔۔۔ایک تو تجھے تیری بیوی سے ملنے کا موقع دلوایا پھر تو مجھ سے خفا ہے۔۔۔۔۔ظالم چھوڑ دے مجھے۔۔۔۔ اسکی فریادیں عروج پہ تھیں لیکن وہ کان بند کیے اسے لیے پرائیویٹ سیٹنگ ایریا میں چلا گیا۔۔۔۔

بھابھی ایسے کیوں کھڑی ہیں۔۔۔۔؟؟ زینی نے اسے دیکھتے پوچھا جو وہیں اسی جگہ اسٹل کھڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ ۔۔۔۔آپ کے بھائی آ گئے۔۔۔۔۔ وہ ہولے سے بولی تو وہ اچھل پڑی۔۔۔۔

سچ میں لالے آ گئے ہیں ؟؟کدھر ہیں۔۔۔۔؟؟ آپ سے لے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے پے در پے سوالوں کی بوچھاڑ کی۔۔۔

وہ معاویہ بھائی کو لے کہ اس کمرے کی طرف گئے۔۔۔۔۔ اسنے اشارہ کرتے بتایا۔۔۔۔

آپ سے لے۔۔۔؟؟ اسنے شرارتی انداز میں دہرایا تو وہ بلش کرتی خجل ہو گئی۔۔۔۔

آ۔۔۔ہاں وہ ادھر ہی۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے ڈائیننگ ہال کہ طرف اشارہ کیا کہ وہ مزید کچھ نہ پوچھے۔۔۔۔

معاویہ کو لے کہ ادھر کیوں گھسے۔۔۔۔؟؟ وہ جو اس سے ملنے کو بہت ایکسائیٹڈ تھی اسلیے جھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ شاید انہیں ڈانٹ رہے یہ سب مجھے بتانے کیلیے۔۔۔۔۔ وہ جھجھکتے بولی تو اسنے چھت پھاڑ قہقہ لگایا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔

اسنے حیرت سے ابرو سکیڑتے اسے دیکھا۔۔۔

اسنے کیا سب نے ہی حیرت سے اسے دیکھا جو سبز کلر کے تراشیدہ سوٹ میں نکھری نکھری ڈائیننگ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔

بھابھی کتنا نکھری ہوئی لگ رہی ہیں نا------؟؟ زینی نے آیت کے کان میں سرگوشی کی تو اسنے گردن اکڑاتے اسے دیکھتے جوابا سرگوشی کی----

دو گھنٹے لگائے میرے ان معصوم ہاتھوں نے------

چچی نے اشارہ کیا گویا گیم آن کی----

اسنے ہولے سے آگے بڑھتے کھانا سرو کرنا شروع کیا---

اچار گوشت کا باول لیے اسکی طرف بڑھتے اسکے قدم لڑکھڑائے-----

نو علیزے پلیز---آج یہ شرم اور ڈر کہیں سلا کہ آو---- اسنے خود کو کوستے خود کلامی کی اور لب کھینچتے انہیں مسکرانے کی شکل دیتی وہ اسے کھانا سرو کرنے لگی تو سب نے سمجھتے ہوئے دھیان کھانے کی طرف کیا----

یہ چیک کریں مم۔۔میں نے خود ٹٹ۔۔۔ ٹرائی کیا آپ۔۔آپ کیلیے۔۔۔۔ جھوٹ بولنے اسکی زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔

اچھو۔۔۔۔۔۔ کھانا کھاتے معاویہ ، زوریز و آریان کو ایک ساتھ گلے میں پھندہ لگا تو اسنے خفگی و التجائیہ انہیں گھورا۔۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔؟ اسنے سر اٹھاتے اسکی جانب ایسی تیکھی نگاہ ڈالی کہ وہ گڑبڑائی۔۔۔۔۔

جج۔۔۔جی بلکل۔۔۔ اور شدومد سے مسکراتے اسنے خود پہ قابو پایا۔۔۔۔

بنایا خود ہے تو کھلا بھی خود دیں آپ۔۔۔۔۔۔ اسکی سرگوشی کی آواز کم از کم ہاف نشستوں تک ضرور گئی تھی اور جہاں جہاں گئی تھی ادھر سے دبی دبی مسکراہٹ ابھرنے لگی۔۔۔۔

اسکی فرمائش پہ وہ فق ہوئی اور فورا مدد طلب نظروں سے چچی کو دیکھا انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ روہانسی ہو گئی۔۔۔

اس بات سے بے خبر کے پاس بیٹھا وہ شخص اسکی ہر حرکات و مکنات سے باخبر تھا۔۔۔۔

اسنے لرزتے ہاتھوں سے نوالہ توڑا اور سالن میں ڈبو کہ کانپتے ہوئے اسکے چہرے کی طرف لے گئی لیکن چچی کے غصیلے اشارے پہ اسنے فورا مسکان سجائی۔۔۔۔

یہ لیں اب کھائیں بھی میرے ہاتھوں سے۔۔۔۔۔۔ آیت کے فورا ہاتھوں سے سمجھائے گئے ڈائیلاگ کو اسنے فورا سے بیشتر بولا تو وہ کافی محظوظ ہوا۔۔۔۔۔

اوہ تو مطلب کہ مسز ہوش اڑانے کی فل تیاریوں میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سوچتے ہوئے نوالہ اپنے منہ میں لیا۔۔۔۔

نجانے کس کی بے خبری تھی لیکن اسکی دو انگلیاں بے اختیار و بے ساختہ اسکے لبوں سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

اسکے بدن میں سنسنی سے دوڑ گئی اور اسنے فورا سے پیشتر ڈش کی طرف چہرہ کرتے خود پہ قابو پاتے دوسروں پہ نظر ڈالی لیکن وہ کھانا کھانے میں مگن تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

یونہی شور مچاتی دھڑکنوں کیساتھ اسنے اسکی بولتی چمکدار آنکھوں سے بے نیازی برتتے بمشکل مسکراتے اسے کھانا کھلایا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ اٹھاکے منع کرتے ہی وہ اسکی چیئر کے پاس سے ایلے ہٹی کہ گویا جیل سے قیدی چھوٹا ہو۔۔۔۔۔

خان پلیز مان جاو نا۔۔۔۔۔۔۔ وہ منت کرنیوالے انداز میں بولی جب اسنے پھر سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

یار سمجھا کریں دس ہو چکے ہیں۔۔۔۔یہ کوئی وقت ہے کہیں جانے کا۔۔۔۔۔ اسنے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہ۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ تمہارے لیے کہیں ہو گیا جہاں تم نے بچپن گزارا۔۔۔۔۔ اسنے ایموشنلی اٹیک کرنا چاہا۔۔۔۔

اس وقت جاکہ آپ کریں گی کیا۔۔۔۔؟؟ اسکے ناختم ہونیوالے دکھ سننے سے پہلے ہی اس نے حد بندی کی۔۔۔

لالے سے ملنا ہے مجھے۔۔۔۔۔ ناک چڑھاتے جواب دیا گیا۔۔۔۔

تو صبح مل لینا اس میں کیا بڑی بات۔۔۔۔۔ اسنے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں نا۔۔۔۔۔میں ابھی جانا بھابھی اور لالے کو دیکھنا۔۔پلیز۔۔ اسنے اسکے دونوں ہاتھ تھامتے ملتجائیہ انداز میں کہا تو اسنے غور سے اسے دیکھا۔۔۔۔

مہر بی بی عقل استعمال کریں۔۔۔۔سر اور بھابھی میم اتنے دنوں بعد مل رہے ہیں۔۔۔یہ ٹائم انکا ہے جو انہوں نے اکٹھے سپینڈ کرنا تو اسلیے انہیں ڈسٹرب کرنے کا خیال نکالیں زہن سے۔۔۔۔۔۔ اسنے تفصیلا کہا۔۔۔۔

یہ بی بی کس کو بولا تم نے۔۔۔۔؟؟؟ اسنے کمر پہ ہاتھ جماتے لڑاکا عورتوں کی مانند پوچھا تو اسنے بے قابو ہوتی مسکان دبائی۔۔۔۔

تمہیں کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے مہر ماہ بی بی۔۔۔۔۔ اسنے دوبارہ اسے چڑایا تو وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔۔۔۔

کوئی شادی نہیں ہوئی میری نہ میں مانتی ہوں ایسی شادی کو۔۔۔۔ بی بی بولے کے غم میں وہ اناپ شناپ بولے گئی۔۔۔۔

اوہ۔۔ چلو آو پھر ادھر میں آپکو یاد کروا دیتا کہ شادی کی پکی مہریں لگیں ہیں۔۔۔۔۔ اسکا بازو کھینچتے وہ جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ گیا۔۔۔۔۔

اسکے سینے سے ٹکراتے ہی وہ حواس باختہ ہوئی۔۔۔۔۔ اسکی بات اور آنکھوں کی چمک نے اسکی بولتی بند کر دی۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے بتاوں پھر۔۔۔۔۔؟؟ اسنے شرارت سے کہتے چہرہ اسکی طرف جھکایا جب وہ اسکی مدہوشی کا فائدہ اٹھاتی جلدی سے اسکے بازوں کا حلقہ توڑتی بیڈ سے اتری۔۔۔۔۔

بہت نیک خیال ہے میرا دبیر خان۔۔۔جس کام کیلیے تم مجھے لے کہ نہیں گئے وہ بھی میں آج ہونے نہیں دونگی کہ آج تم اکیلے اس بیڈ پہ سو رہے ہو۔۔۔۔بائے بائے۔۔۔۔ شرارت سے کہتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی وہ اسکے ہوش ٹھکانے لگا گئی۔۔۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔رکو یار یہ کیا مزاق ہے۔۔۔۔۔ وہ تڑپتے اٹھا جبکہ وہ اسکے آنے تک دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ دانت پیستا دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔۔۔۔۔

ہمدردی کی آڑ میں بنائے گئے رشتے پائیدار نہیں ہوتے نا ہی زیادہ دیر ٹکتے۔۔۔۔۔ اسنے کرنٹ کھا کہ اسے دیکھا۔۔۔

ہمدردی میں سب کیا جاتا لیکن ایسے نکاح نہیں۔۔۔۔

پھ۔۔۔پھوپھو۔۔۔۔۔ اسکے لب لرزے۔۔۔

اور جو شخص سب کچھ جانتے ہوئے آپ کو عزت کی چادر اوڑھائے پھر اسکی ہمدردی کو بھی امرت سمجھ کہ پینا چاہیے-----
وہ اسکی جانب دیکھے بغیر اپنے سرخ ہتھیلیوں کو دیکھتی بولتی چلی گئی-----

آریان سے تمہارا نکاح اور یہ رشتہ شاہ کے کہنے پہ نہیں بلکہ آریان کی محبت کی وجہ سے جڑا تھا--------
دھڑدھڑ ساتوں آسمان اسکے سر پہ گرے-- جان آندھیوں کی زد میں چلی آئی-----

کیا-------؟ اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے----

آریان کی فیلنگز تمہارے ٹریٹمنٹ کے پہلے ہفتے ہی سب کی نظروں میں آ چکیں تھیں لیکن تب شاہ سمیت سب کو یہی لگا کہ یہ سب ہمدردی کے پیش نظر ہے لیکن پھر اسکے ڈنکے کی چوٹ پہ تمہاری محبت کو تسلیم کر کے اس رشتے کیلیے استفسار نے سب کے دل پرسکون کر دیے------ اسکے حیرت زدہ چہرے کو دیکھتے اسنے بات مکمل کی-----

تم اسے جو ازیت دے رہی ہو اسکا مستحق نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔ تمہارے ساتھ میں نے اسے تڑپتے دیکھا ہے۔۔۔۔ وہ یکدم روتی اسکے سینے سے لگی اور اپنا زخیرہ شدہ لاوا باہر نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

خود کو اس چیز سے باہر لے کہ آو اور اسے اس ازیت سے نکالو۔۔۔۔۔ اسکے رخسار صاف کرتے اسنے نرمی سے کہا تو اسنے سر ہلایا اور ہولے سے مسکراتی بولی۔۔۔۔

پھوپھو آپ کو ایسی باتیں کدھر سے آتی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسکے بے ساختہ سوال پہ وہ جھینپی۔۔۔

تمہاری مما ایلے ٹیوننگ کرتی تھیں جب میں شاہ کے ساتھ یہ سب کرتی۔۔۔۔۔ وہ بلش کرتے گویا ہوئی تو وہ اچھل پڑی۔۔۔۔۔۔

اوہ نو پھوپھو۔۔۔۔آپ ہمارے اتنے سویٹ اور ڈیشنگ اینجل انکل سے لڑائی کرتیں تھیں۔۔۔۔۔ اسنے افسوس دلاتے لہجے میں کہا تو وہ جھینپتی بولنے لگی جب ان سب کا دوبارہ داخلہ ہوا۔۔۔۔۔

چلو گوری اب تمہیں تمہارے سیاں جی کیلیے تیار کریں۔۔۔۔۔۔ لاریب نے اسے اٹھاتے اسکی دھڑکنوں کی رفتار بدلی اور دل لرزنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا مجھے مارنے کا انجام۔۔ بھابھی بھی اسکے بعد نظر نہیں آئیں۔۔ ۔۔۔۔۔ اسکی اضطرابی کیفیت کو دیکھتے اسنے ٹکڑا توڑ کہا تو اسنے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جے مجھے نا دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھتے اسکے پاس جا کہ بیٹھتے سرگوشیانہ بولا۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ابرو اچکاتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ ساری خواتین مجھے لگتا تمہاری بیوی کو لے کہ کوئی پلیننگ کر رہیں۔۔۔۔ وہ آنکھیں گھماتے بولا تو اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔؟ اسنے ٹھٹھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے اندر خواتین کی طرح کی عادتیں کب سے آ گئیں ہیں۔۔۔۔ اف اتنا ٹھنڈا میٹھا طنز۔۔۔۔۔۔۔

ہاہا ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ .جناتی قہقہوں کی آواز پہ اسنے کھا جانیوالی نظروں سے پہلے جہان اور پھر دروازے پہ کھڑی مخلوق کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نا یہ معاویہ پہلے ہی مشقوق سا لگتا تھا۔۔۔۔۔ طلال نے شرارت سے کہا تو وہ چڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں اور اب میں سب سے پہلے آپکا ہی کا شکار کرونگا۔۔۔۔اپنی عزت کی حفاظت کر لیے گا۔۔۔۔۔ اسکے جل کے کہنے پہ محفل زعفران ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کیا یہ ہٹلر کم ہے جو اسنے آپکو بھی ساتھ ملا لیا۔۔۔۔۔ اسنے پٹی میں لپٹے بازو کو دباتے کہا۔۔۔۔۔۔)بازو، گردن اور سر میں پٹی لپیٹی گئی تھی جو سب کو پکڑ پکڑ کے دکھائی جاتی اور جہان کے نا دیے گئے زخم گنوائے جاتے(۔۔۔۔۔۔

شکر ہے میری بیگم کو بھی یاد آیا کہ وہ شادی شدہ ہیں اور ہسبینڈ بھی ہے جو انکا شدت سے طلبگار ہے۔۔۔۔۔ زینی کو اینٹر ہوتے دیکھ کہ اسکی ازلی رگ پھڑکی۔۔۔۔۔

جہان کے سامنے اس فضول گوئی پہ اسے تپ چڑی۔۔۔۔۔۔۔۔

بندہ اپنا برا وقت کیسے بھول سکتا۔۔۔

دانت دبائے اسنے چباتے ہوئے لفظ ادا کیے تو جہاں سب کے قہقہے فلک شگاف ہوئے وہیں اسکی شکل دیکھنے والی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے شکایتی انداز میں جہان کی طرف دیکھا تو وہ مسکراہٹ دباتا زینی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

بری بات بچے ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔
اسنے سرزنش کرتے کہا تو وہ خجل ہو گئی۔۔۔۔۔۔

آپ کب سے ادھر بیٹھے ہیں اور میں بھی بھول گئی آپ کو کب سے کالز آ رہی ہیں۔۔۔۔۔
اسنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے کہا تو اسے بھی یاد آیا کہ وہ موبائل روم میں بھول آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ آئی فارگٹ اٹ۔۔۔۔۔۔ اسنے ہولے سے بڑبڑاتے کہا اور سب کو ہاتھ ہلاتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں طے کرتے عجلت میں روم کا دروازہ کھولا اور پھر وہ وہیں ٹھٹھک کہ رک سا گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ سکیڑتی آنکھوں سے کمرے کی سجاوٹ دیکھ رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے ایسا کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔۔

بیڈ کے اطراف میں سرخ و سیاہ نیٹ کے لہلہاتے پردے۔۔۔۔۔، مدہم لائٹ و مدہم میوزک۔۔۔۔۔،
فریش پھولوں کی مہک۔۔۔۔۔۔،

مدہم سی جلتی موم بتی کی مہک۔۔۔۔۔۔۔،

وہ سوچتی نظروں سے دیکھتا گیا اور پھر اسکے اعصاب الرٹ ہوئے جب ان پھولوں اور موم بتی کی مہک کے ساتھ۔۔۔۔۔

رومینس اور مہندی کی ملی جلی مہک اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گردن گھمائی اور پھر وہ یوں ہی ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریڈش مہرون رنگ کی نیٹ کی فل سلیوز ، بوٹ کھلے گلے کی سمپل سی ساڑھی میں ملبوس دونوں باززوں میں سرخ چوڑیاں پہنے، دونوں ہاتھ مہندی کے رنگ سے رنگے وہ کھلے بالوں میں ٹیبل پہ جھکی اسکی آمد کو دانستا اگنور کیے کیک سجا رہی تھی۔۔۔۔۔اسکے دائیں رخسار پہ پڑتی موم بتی کی مدہم روشنی صحیح معنوں میں جہان حیدر شاہ کو چاروں شانے چت کر گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ یونہی ساکت سا اسے لو دیتی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔۔

دلفریب سے ماحول میں ان دونوں کی دھڑکنوں کے طلاطم کیساتھ پھولوں، موم بتی، رومینس و پوائزن کیساتھ ساتھ مہندی کی خوشبو رقص کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے دھیرے سے گردن اٹھاتے اسکی نگاہوں سے گھبراتے اسکی طرف دیکھنا چاہا۔۔۔۔۔۔

اسنے گردن اٹھاتے اسے دیکھنے کی کوشش کی لیکن اسکی لو دیتی آنکھوں کی پرزور تپش پہ گھبرا کہ اسنے پلکوں کی چلمن دوبارہ سے عارضوں پر گرا دی۔۔۔۔

دل سینے میں دھڑکتا حلق میں آن اٹکا جب اسے قدم اٹھاتے دیکھا۔۔۔۔۔

سب سے بڑی بات کہ اس سے گھبرانا یا ڈرنا نہیں ہے بلکہ اعتماد اور مسکراہٹ سے اسکے چھکے چھڑانے۔۔۔بیوی ہو تم اسکی ۔۔۔ادائیں دکھاو نخرے دکھاو زرا۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں چچی اور آیت کی ناصحانہ انداز میں کی گئی باتیں گونجیں تو اسنے جھرجھری سی لی۔۔۔۔

اور خود پہ قابو پاتے اسکے چمکتے جوتوں سے نگاہ اٹھاتے جھجھکتے ہوئے اسکی طرف دیکھا اور مسکرائی۔۔۔

آپ آ گئے۔۔۔۔۔؟؟ انتہائی بے تکا سوال پوچھا گیا جسے سن کہ اسکے تراشیدہ لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ چمکی۔۔۔

میرا مطلب کہ آئیں کک۔۔۔کیک کاٹیں میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بیک کیا۔۔۔۔۔۔۔۔
اسکی مسکراہٹ پہ خجل ہوتی وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔

گریٹ۔۔۔۔۔دھچکے پہ دھچکے مل رہے آج تو۔۔۔ مطلب کے اگر اب پھر کچھ دن گھر سے غائب رہا تو لانڈری کرنا سیکھیں گی۔۔اگلی شفٹ میں پریسنگ، پھر نیکسٹ میں کھیتوں میں جا کہ سارا کام، سٹچنگ اینڈ واٹ ایور۔۔۔۔۔ از اٹ رائیٹ۔۔۔۔؟؟
اپنے مخصوص انداز میں بولتا وہ اسے کنفیوزڈ کر گیا کہ آیا طنز ہے یا مزاق ہے تعریف ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

اٹس اپ ٹو موڈ۔۔۔۔بٹ اب آپ کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔ اسنے دائیں ہاتھ سے اسکی جیکٹ کا سرا کھینچتے ایکچوئلی نخرہ و ادا دکھائی تھی جو اصل میں اسکی سزا لگ رہی تھی ۔ ۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔ ایک نظر اسکے لرزتے سفید مگر ریڈ نیل پینٹ سے سجے ہاتھ پہ ڈالتے اسنے ابرو اچکاتے پوچھا۔۔۔

اسکا دل ہچکولیاں کھانے لگا اور دل ہی دل ان خواتین کو کوسنے لگی۔۔۔۔)اللہ آپکو پوچھے، غلط غلط مشورے دیکھ کہ پھنسا دیتے سب۔۔۔اب اگر کچھ ہوا تو میں کسی کو چھوڑنا نہیں۔۔۔ (وہ روہانسے انداز میں دل ہی دل میں شکایتیں کرنے لگی۔۔۔۔

جج۔۔۔جی بالکل۔۔ !اسکے ہاتھ کو دبانے پہ وہ چونکتی فورا انکی ہدایت کے پیش نظر زوروشور سے بولی۔۔۔۔

اوکے چلیں کیک کاٹتے۔۔۔۔۔ وہ اسے کندھوں سے تھامتے ٹیبل کی طرف موڑتا بولا تو وہ خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ آپ کاٹیں گے۔۔۔۔ اسنے چھری اسکے ہاتھ میں تھماتے کہا تو اسنے اسکا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے چھری پہ گرفت مضبوط کرتے اسکی پشت پہ جاکھڑا ہوا اس انداز سے کہ علیزے کی پشت اسکے سینے سے ٹکراتی اسکے بدن میں سنسنی پیدا کر رہیں تھیں۔۔۔۔

اسنے کیک کاٹتے ایک پیس اسکی طرف بڑھایا تو اسنے جھکتی آنکھوں اور لبوں پہ چھلکتی شرمگیں مسکراہٹ سے منہ کھولتے ہلکا سا بائٹ لیا۔۔۔۔۔

آپ نے نہیں کھانا۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے کیک کھانے کا اشارہ کیا تو اسنے پل بھر کو گہری نظروں سے اسکا سر تا پا جائزہ لیا اور پھر کیک اسکے رخساروں اور گردن پہ تھوڑا سا لگا دیا۔۔۔۔۔

اسکا اشارہ سمجھتے وہ ایک دم دھک سے رہ رگ ئی ی اور پورا بدن کندن کیطرح دہکنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اسکو دیکھتے ہولے سے اسکے کان کے قریب جھکا اور لو کو چھوتے زومعنی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے کیک کھانا ہے لیکن۔۔۔۔۔ اسنے اس انداز میں کہتے بات ادھوری چھوڑی کہ اسکا بدن سنسنا اٹھا۔۔۔۔۔

اسنے دھیرے سے سلگتے ہونٹ اسکے رخسار پہ گے کیک پہ رکھے۔۔۔۔ اسکے پرزور لمس کی شدت سے وہ کانپنے لگی۔۔۔۔۔

اس شخص میں نجانے کونسا جادو تھا کہ وہ جب جب اسے اپنے لمس سے آشنا کرتا۔۔۔، وہ ہر بار نئے جذبے سے روشناس ہوتی، اسکا ہر بار لمس اسے نیا لگتا جو اسے سمٹنے یا لرزنے جھجھکنے پہ مجبور کر دیتا۔۔۔۔۔

وہ اسکے ہوش اڑاتی تھی یا نہیں لیکن وہ جب جب اس سے ملتا تھا ہر روپ میں، ہر جذبے ہر رشتے میں وہ اسکے ہوش اڑاتا اسے دنیا سے بیگانہ کرتے ہوئے مدہوش سا کر دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے رخساروں سے ہوتے ایک ہاتھ اسکے بالوں میں پھنساتے اسکی گردن تھوڑی اوپر کر گیا۔۔۔

اور بھر پور نگاہوں سے اسکے سرخ چہرے پہ بکھرے رنگ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

تراشیدہ سرخ پھڑپھڑاتے لب، سرخ رخساروں پہ سایہ فگن خمدار گھنی لرزتی پلکیں، صبیح پیشانی پہ چمکتے شبنم کے قطرے، تیز سے تیز سانسیں اسکے اندر طلاطم مچانے لگیں۔۔۔

وہ جھکا اور اسکی گردن پہ گئے کیک پہ لب رکھ دیے۔۔۔۔ اسنے بدحواس ہوتے اسکا کندھا جھکڑتے خود کو سہارا دیا۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ۔۔۔ وہ لرزتے ہوئے بولی۔۔

بیٹھی ہو رہیں آپ۔۔۔۔؟؟ سنجیدہ سے لہجے میں کی گئی پرلطف زومعنی سی شرارت پہ اسکا رنگ قندھاری ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

ہٹیں پیچھے بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔۔ اسنے اسے پیچھے کرتے اسکی گرفت سے نکلتے خجالت آمیز خفگی سے کہا۔۔۔۔

آئی نو بہت برا ہوں میں۔۔۔کہ اسکا اقرار کچھ دیر میں آپ پھر سے کریں گی۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ سر ٹکاتے وہ حقیقتا اسکے ہوش اڑا گیا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔میرا مطلب کہ ڈ۔۔ڈانس کریں۔۔۔ اسنے اپنا آخری داو لگایا۔۔۔۔

اسنے سر اٹھاتے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی اور پل بھر کو مسکراتے سوچنے لگا۔۔۔۔

کافی زیادہ ٹریننگ دی گئی تھی آج کہ علیزے شاہ آج بہادر بنی ہوش اڑانے کی فل تیاری میں ہیں۔۔۔۔

اوکے شیور۔۔۔۔ اسنے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسنے لرزتا ہاتھ اسکی مضبوط ہتھیلی پہ رکھا اور وہ زور سے دباو ڈالتا بولا۔۔۔۔۔۔

میں اسکا ہاتھ تھامے رہا تو اسنے کہا کہ
میرے بدن میں لب، کلائیاں اور کمر بھی ہے۔۔۔۔۔۔

اسنے لو دیتے لہجے میں کہتے اسے رد عمل کا موقع دیے بغیر جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا تو وہ بل کھاتی اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اسے لیے موو کرنے لگا۔۔۔وہ پاگل ہوتی دھڑکنوں کیساتھ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے اور دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیے موو کر رہی تھی۔۔۔۔

علیزے حیدر شاہ وہ پہلی خاتون ہیں جس نے جہان حیدر شاہ کو نچایا مطلب ڈانس کروایا۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا تو بے ساختہ اسکے لبوں پہ شرارتی سی فخریہ مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

علیزے حیدر شاہ ہی تو وہ پہلی لڑکی ہے جسنے آپکو عشق بھی کروایا تو یہ سب تو بنتا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے وہی مسکان لبوں پہ سجائے اب کہ اسکی آنکھوں میں ایک نظر ڈالتے بولی تو اسنے بے ساختہ اسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔۔

بیشک۔۔۔۔علیزے شاہ کا عشق تو جہان شاہ کی رگوں میں لہو بن کے دوڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا لفظ لفظ امرت میں ڈوبا اسکے اندر کہیں دور سکون سا بکھیرتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اسنے اسے گھماتے اسکی پشت اپنے سینے سے لگائی اور موو کرتے ہوئے کان پہ جھکا۔۔۔۔

ہالے نور کیسی ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے پیٹ پہ رکھے ہاتھوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھے اسے حصار میں کرتے اسنے دھیمے سے سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔

اسکے سوال نے اسکے لبوں پہ فطری حیا کے قفل لگا دیے۔۔۔۔

اسنے اسکے ہاتھوں پہ دباو ڈالا مطلب کے بولنے کا اشارہ دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولتی نظریں جھکا گئی حالانکہ وہ اس سے پشت کیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک بات بولوں۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکے بالوں پہ لب رکھتے اسنے پوچھا تو اسنے گردن ہلاتے گویا اجازت دی ہو۔۔۔۔۔۔۔

آپ بچوں کیساتھ بہت اٹیچ نہیں ہوں گی۔۔۔انہیں میں خود سنبھال لوں گا محبت دونگا لیکن آپ مجھ سے محبت کرتی رہنا صرف مجھ سے۔۔۔۔اگر آپ مجھے اگنور کر کے بچوں کو وقت دیں گی تو میں بری طریقے سے سزا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انوکھی سی فرمائش کی تو اسنے گڑبڑاتے پیچھے مڑتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

لیکن شاہ بچوں کو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے جھجھکتے ہوئے کہا لیکن اسکی نگاہوں کی لپک سے جھجھک کہ رک گئی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔آپ بہت لوفر ہیں۔۔۔وہ جھنجھلاتے بولی تو وہ قہقہ لگا اٹھا۔۔۔۔

اسنے حیرانی اور مسرت سے اسکے یونانی دیوتاوں کے حسن سے مالا مال چہرے پہ نظر ڈالی۔۔۔

وہ بہت کم ہنستا تھا کجا کہ قہقہ لگانا لیکن ابھی اسے یوں دیکھ کہ وہ مسمرائز سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

تو میں علیزے شاہ کو دیکھوں تو لوفر بن جاوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکا لہجہ اب بھی مسکا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دھڑکتے ہوئے بلش کرتی جھینپ گئی۔۔۔۔۔

اور جو ابھی میں کچھ کروں گا تو کون کونسے خطاب دیں گی آپ۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے شرارت جاری رکھی تو وہ پسلیاں توڑتے دل کی دھڑکنوں سے گھبراتی اسی کہ سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نا کریں علیزے نا کریں۔۔۔۔۔اتنے ہوش نہ اڑائیں کہ میں ہوش سے بیگانہ ہوتے آپ کے چودہ طبق روشن کرتے آپ کے ہوش اڑا دوں۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

اسنے اسے بازووں میں بھینچتے بھاری خمار آلود آواز میں کہا تو وہ کسمسائی لیکن اسنے گرفت لوز نہ کی بلکہ اور گرفت مضبوط کرتا بول اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

ہوش اڑانے کی کوششیں اتنی کامیاب بھی نہیں کرنی چاہیے کہ اگلا ہوش کھوتے آپکے ہوش بھلا دے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے کہا تو وہ حواس باختہ سی سرخ چہرے کیساتھ بولی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ چچی بھابھی نے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے شکایتی انداز میں لب بسورتے کہا تو اسنے جھکتے ہوئے نرمی سے اسکے لبوں کو چھوتے اسے بازووں میں اٹھایا۔ ۔۔۔۔۔۔۔

حیدر . .۔۔۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہوتی ڈوبتے دل سے بے ساختہ پکاری۔۔۔۔۔

یہ کون پکارا ہے عدم اتنی چاہ سے

. .احساس برتری سے میں خدا ہو گیا

اسکی تھوڑی کو چومتے گویا اسنے آغاز کیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں مہندی کی خوشبو جب حواسوں پہ میرے چھاتی ہے تو میں پاگل ہونے لگتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسکے مہندی سے سجے سرخ دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ لب رکھتے انکی مہک خود میں اتارتا خمار زدہ بولتا اسکی ٹھری دھڑکنیں پاگل کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے اسکے بے حد قریب جھکا اتنا قریب کے اسکی گرم سانسوں کے تھپیڑے اسکے چہرے پہ پڑتی اسکی سانسیں تیز تر کرنے لگے۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکو کندھے سے پلو سرکاتے دیکھ کے اسنے بے ساختہ اسکے بازو جھکڑے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دونوں ہاتھوں سے اسکے بازو تھامتے دونوں ہاتھوں میں اپنے ہاتھ پھنساتے گرفت مضبوط کرتے اسے سہارا دیا۔۔۔۔۔۔۔

شروع آپ نے کیا تھا مسز۔۔۔اب خمیازہ بھگتے۔۔۔۔۔۔۔۔ معنی خیزی سے گھمبیر لہجے میں کہتے وہ کندھے پہ جھکا۔۔۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ سب۔۔۔میں آئندہ کوئی بات نہیں مانتی آپ سب کی۔۔۔۔۔۔ اسکے لمس سے پگھلتے وہ لرزتی آواز میں کہتی اسکی مضبوط پناہوں میں سمٹتی ایک بازو اس سے آزاد کرواتی اسکے گرد حصار کھینچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے نرم و نازک بدن کے نشے میں مدہوش عقیدت و شدت سے ہر بار کی طرح نئے جزبوں سے آشنا کرواتا اسکی سانسیں مدہم و تیز کرتا شدتیں اس میں انڈیلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کہ پرفسوں ماحول میں اب گہری خاموشی کیساتھ محبت و عشق کی فضا رقص کر رہی تھی جس میں وہ ڈوبتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں کھلتے ہی نظر خود پہ بکھری علیزے پہ پڑی تو بے ساختہ لب خوشنما مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

اسنے نرمی سے اسکے بال سمیٹے اور اسکی صبیح پیشانی کو چھوا اور پھر آہستگی سے اسے سمیٹتے ہوئے اپنے بائیں بازو پہ اپنے برابر لٹایا۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔ اسنے نرمی سے اسے بلایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔۔

علیزے اٹھیں۔۔۔۔ اسنے آہستگی سے اسے ہلایا تو وہ کسمسائی۔۔۔۔

اونہوں سونے دیں۔۔۔ خمار آلود سی نیند میں ڈوبی آواز ابھری اور پھر سے کروٹ لیتے چہرہ نیند میں ہی اسکے کندھے میں چھپایا۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں آسیہ پھوپھو کی آواز گونجی۔۔۔

بچے بور ہو گے آپ ، کہ آپکی بیگم کو آجکل بہت نیند آتی۔۔۔ انہوں نے رات کو اسے شرارت سے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟ اسنے بے ساختہ پوچھا تو خود ہی خجل سا ہو گیا۔۔۔

ایسی کنڈیشن میں ہوتا کسی کسی کہ ساتھ ایسا کہ ڈٹ کے بے سدھ قسم کی نیند آتی۔۔۔۔۔ انہوں نے مسکراہٹ دباتے کہا تو اسنے دانستا سامنے دیوار کو دیکھتے گردن ہلائی۔۔۔

لیکن ابھی اسے یوں دیکھ کہ اسے انکی بات کا یقین آگیا۔۔۔

علیزے۔۔۔۔ اسنے اسکے رخسار پہ بکھری لٹ کان کے پیچھے اڑستے سرگوشی کی تو وہ سانسوں کی تپش سے کسمسائی۔۔۔۔۔

اوں۔۔۔۔ سو جائیں۔۔۔ آپ بھی۔۔۔ اسنے نیند میں ڈوبتے اسے آفر دی تو اسکی آنکھیں مخصوص انداز میں چمکیں۔۔۔

رئیلی سو جاوں۔۔۔۔ اسنے اسکے مدہوش بکھرے سراپے پہ ایک گہری نگاہ ڈالتے اسے ہلاتے پوچھا تو اسنے بمشکل اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔

اسنے کچھ پل کو سوچا اور پھر سیدھا لیٹتے بلیکنٹ کھینچتے دونوں پہ لیا اور مسکراہٹ دباتے اسے اچانک ہاتھ بڑھاتے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ وہ ایک دم سے بوکھلا اٹھی۔۔۔اور نیند بھک سے اڑ گئی۔۔۔

کک۔۔۔کیا کر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے شدت سے بھینچنے پہ اسے اپنی پسلیاں ٹوٹتی محسوس ہوئیں تو وہ ایک سے چپ کر اٹھی۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔شاہ۔۔۔ اسکی بھینچی سی آواز آئی تو اسنے بازووں پہ مزید دباو ڈالتے کہا۔۔۔

شش۔۔۔چپ کریں۔۔۔ اسنے خمار آلود آواز میں کہا تو وہ سن ہونے لگی کہ ابھی تو رات کی شدتیں ہی ہوش بھلائے ہوئے تھیں کہ وہ پھر سے اسے مہکانے لگا تھا۔۔۔۔

شآہ پلیز۔۔۔۔ اسنے اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ جماتے اسے پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

خود ہی تو کہا تھا کہ لیٹ جائیں۔۔۔ اسنے ایک نظر اسکے سرخ چہرے پہ ڈالتے کہا تو وہ جھینپ اٹھی۔۔۔

میں نے سونے کا کہا تھا یہ سب کرنے۔۔۔۔ وہ ایک دم زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔۔

ہٹیں پریں۔۔۔ وہ شرم کو خفگی میں چھپاتی دھڑکتے دل سے بولی۔۔۔۔

سونا نہیں۔۔۔؟؟ اسنے آنکھوں میں شرارت بھرے اسے بھرپور سنجیدگی سے کہا تو اسکی رنگت شرم سے تپنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے نظریں اسکے کشادہ سینے سے ٹکاتے کہا۔۔۔۔۔وہ سینہ جسے دیکھ کہ لگتا تھا کہ وہ اسے کچھ بھی نہیں ہونے دے گا بلکہ اپنی مضبوط پناہوں میں چھپا لے گا۔۔۔۔۔

اوکے جائیں۔۔۔۔ ایک بار زور سے بھینچتے اسنے اسکے وجود کی نرمیاں محسوس کرتے اسکے بالوں پہ لب رکھتے اسے بانہوں کی قید سے آزاد کیا تو وہ سرعت سے اٹھی۔۔۔۔۔

جلدی کریں اور میری تیاری کروائیں پھر مجھے واپسی کیلیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔ وارڈروب سے کپڑے لیتے اسکے ہاتھ اور دھڑکتا دل پل بھر کو ساکت ہوا۔۔۔

جبکہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔۔۔۔

ہری اپ علیزے ڈارلنگ۔۔۔پھر مجھے فریش ہو کہ جانا ہے۔۔۔۔ اسنے دانستا اسکی طرف دیکھنے سے گریز کرتے اسکی حالت دیکھتے پھر سے جلدی مچائی۔۔۔۔

وہ ابھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ یا اسکے آنسو اسے مجبور کریں کہ اسکا واپس جانا بہت زیادہ ضروری تھا اور نجانے کتنا عرصہ لگنا تھا اسی لیے اسنے ابھی اسکے کہنے پہ اور دل کہ مجبور کرنے پہ ایک چکر لگا لیا تھا لیکن اب واپسی ناگزیر تھی۔۔۔۔۔

اسکی دوبارہ پکار پہ وہ ہڑبڑاتی ہوش میں آئی اور جلدی سے جو سوٹ ہاتھ لگا وہ لیتی پلکیں جھپکتی آنسو پیتی وہ من من بھر کے قدموں سے واش روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

ایسے نہیں کریں علیزے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آنسو بہاتی لرزتے ہاتھوں کیساتھ اسے تیار کرواتی علیزے کو دیکھ کہ سنجیدگی سے کہا کہ اس وقت وہ بلکل بھی کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔

اسکے کہنے کی دیر تھی کہ وہ اسکے سینے پہ سر رکھتی وہ پھوٹ پھوٹ کہ رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ مت جائیں ۔۔آپ کہتے کہ آپکو دیر لگ جانی تت۔۔۔تو میں ہالے کو اکیلے نہیں لے کہ آوں گی، مم۔۔۔۔مجھے آپکا ساتھ چاہیے۔۔۔۔ مم۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا حیدر۔۔۔بہت ڈر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بلکتے ہوئے اسکے ویسٹ کوٹ کو پکڑے شدتوں سے رو دی۔۔۔۔۔

وہ جو پوری رات اسکے ساتھ سرشاری و خماری میں مگن تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ ایسی رات کی صبح ایسی ہولناک ہو گی۔۔۔۔۔

ریلیکس علیزے۔۔۔ڈرنے والی کوئی بات نہیں ماما لوگ دادو سب ہیں آپ کیساتھ اور تب تک میں بھی آ جاوں گا۔۔۔اور پلیز میرے لیے بلکل پریشان نہیں ہونا کہ مجھے بس حقیقت ڈسکلوز کرنی ہے۔۔۔کیا آپ نہیں چاہتیں کہ خان کہ پیرنٹس کہ اصل قاتل کو سزا لے۔۔۔۔؟؟؟ اسنے خلاف عادت اینڈ موڈ تفصیلی انداز سے اور نرمی سے اسے تسلی دی۔۔۔۔۔

لل۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔ اسنے لب کھولے جب اسنے اسکے سرخ لرزتے ہونٹوں پہ انگشت شہادت رکھتے نرمی سے چپ کروایا۔۔۔۔

نو علیزے ایلے نہیں۔۔میری کمزوری نہیں بنیں کہ آپ کی محبت میری سب سے بڑی طاقت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکراتے گھمبیر آواز میں کہا تو اسکے امڈتے نمکین آنسو اسکے حلق میں ہی دم توڑ گئے۔۔۔۔۔

اسکے الفاظ نے اسکے سب الفاظ و شکایتیں خود میں چن لیں تھیں کہ وہ خود کو کمپوز کرتی اسے تیار کروانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

تھینک گاڈ لالے میں صبح صبح آ گئی اگر آپ چلے جاتے نا تو میں نے اسکو گنج۔۔۔۔۔۔۔۔ صوفے پہ جہان کے ساتھ جڑ کہ بیٹھی مہرو جوش سے بول رہی تھی جب جہان کی تنبیہی نگاہ پہ زبان کو بریک لگائے۔۔۔۔

بہت ہی بری بات۔۔۔ایک تو آپ سے بڑا ہے اور دوسرا آپکا ہزبینڈ ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے ٹوکتے اسے جس انداز میں کہا وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔

لیکن پھر اسنے اچانک سر اٹھایا۔۔۔۔

لالے اب اتنے عرصے کی عادت ہے تو میں چھوڑنے کی کوشش تو کر رہی لیکن------
..اسنے بات سنبھالنے کی کوشش کی تو دوسرے صوفے پہ بیٹھا خان زور سے کھانسنے لگا

اسکے کھانسنے کا پس منظر جانتے ہوئے اسنے دانت پیستے چور نگاہ اسکے شرارتی چہرے پہ ڈالی-----

جو بھی ہے لیکن آج کے بعد ایسا نہ ہو رائیٹ-----؟؟ اسنے مخصوص انداز میں کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا------

ویلے یار تمہیں ہمارے گھر کا سکون نہیں پسند آیا جو اس بنا بیڑی کی بولنے والی مشین کو سویرے سویرے لے آئے-----؟؟ زوریز نے فریش جوس کا گلاس منہ سے لگاتے جس قدر سنجیدگی سے کہا-----

وہاں بیٹھے سب افراد کہ قہقہے چھوٹ گئے جبکہ ناچاہتے ہوئے بھی ایک بے ساختہ مسکراہٹ اسکے انداز پہ اسکے لبوں پہ بھی بکھر گئی جبکہ وہ پھٹی آنکھوں سے زوریز کو دیکھنے لگی-----

نہیں ایکچوئلی اپنے گھر کا سکون۔۔۔۔۔۔ مسکراہٹ دباتے اسنے ماچس کو مزید تیل دلایا تو اسکے اندر بھانپھڑ سے جلنے گے۔۔۔۔۔۔ وہ بپھری ہوئی سی اٹھی۔۔۔۔

دونوں کے گھروں کے سکون کی ایسی کی تیسی یہ میرا گھر زیادہ اور آپ لوگوں کا کم ہے۔۔۔۔آپ لوگ اب گھر گھس کہ دکھانا مجھے۔۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے بولتے درپردہ کہے سنایا تھا وہ تڑپ کے سیدھا ہوا۔۔۔۔۔۔

تو یعنی اب کمرے اور گھر میں داخلہ ممنوع۔۔۔اوہ شٹ کیونکہ وہ جو کہتی تھی ایلے ہی کرتی تھی لیکن یہ سزا بہت زیادہ تھی۔۔۔۔۔

یہ ٹیپیکل طعنہ شاید اپنے شوہر صاحب کیلیے تھا؟؟؟ زوریز نے جس سنجیدگی و سوچ بچار سے پوچھا تھا اسکے چہرے پہ ہزار رنگ بکھرے تھے۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔لالے یہ دیکھیں نا۔۔۔۔۔ اسنے گفتگو سے محظوظ ہوتے مخصوص انداز میں بیٹھے جہان کو متوجہ کیا۔۔۔۔۔

جے یہ تجھے خدانخواستہ اندھا ثابت کرنے کی کوششوں میں ہے۔۔۔۔۔۔دیکھ رہا ہے الحمداللہ پھر بھی لالے دیکھیں نا۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے پہلے اسے مخاطب کیا پھر اسکی نقل اتارتے کہا تو وہ روہانسی ہو اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

زینی۔۔۔۔۔۔۔۔ !وہ زوردار آواز میں چلائی تو زینی کیساتھ باقی بھی بوکھلاتی آ گئیں۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔؟ وہ گھبراتی بولی۔۔

سمجھا لو اپنے تھرڈ کلاس جوکس کرنے والے چھچھوندر شوہر کو۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اسکی طرف اشارہ کرتے دھاڑی۔۔۔ سرخ رنگت دہک رہی تھی سب اسے دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

مہرو یار یہ غلطی سے شاید تم اپنے شوہر کی خصوصیات ہمیں متعارف کروا گئی ہو۔۔۔۔۔۔ معاویہ کی شاندار اداکاری عروج پہ تھی جس پہ محفل ایک دم زعفران ہوئی۔۔۔۔

معاویہ بھائی آپ تو ہیں ہی سب سے بڑے چیٹر۔۔۔چپ رہیں آپ،۔۔تم ادھر آو مہرو۔،۔۔۔۔۔علیزے اسکی روہانسی شکل دیکھ کہ معاویہ سے اپنا بدلہ بھی لیتی ہوئی اسے پاس بلانے لگی جبکہ باقی سب آرام سے براجمان ہو گیئں۔۔۔۔۔

زینی آرام سے جگہ سنبھالنے لگی جب معاویہ نے جہان سے نظر بچاکہ اسکا بازو پکڑتے اپنے ساتھ کھینچا تو اسنے گڑبڑاتے بمشکل اسکے کندھے کا سہارا لیتے خود کو اس پہ گرنے سے بچایا اور خفگی سے اسے دیکھا تو اسنے آنکھ دباتے شرارت سے اسے دیکھا تو وہ سٹپٹاکہ پلکوں کی چلمن گرا گئی۔۔۔۔

آہم آہم۔۔۔۔۔۔۔ موحد کے کھنکھارنے پہ وہ جھینپتی ہوئی اس سے قدرے فاصلہ رکھتی اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ناشکرے پن کی حد ہے۔۔۔۔اتنا اچھا ٹائم سپینڈ کرنے کا موقع ملا میری وجہ سے لیکن شوہر احسان فراموش ہڈیاں توڑتا دھلائی کرتا اور بیگم طنز کے پھاہے رکھتی۔۔۔۔۔۔ خالصتا زنانہ انداز میں کیے گئے اس شکوے پہ جہاں سب لطف اندوز ہوتے قہقہے لگا اٹھے وہیں وہ جھینپتی اپنا بلش کرتا چہرہ چھپانے کو مہرو کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

اچھا نا سوری میں نے اب کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔۔ نگاہ جہان کی خشمگین نگاہوں سے ملی تو وہ فورا مصلحتا انداز میں بولتا زینی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

بیگم تم جانتی ہو آج ہمارے گھر بنا بیٹری کے ٹر ٹر کرنے والی مشین آئی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ، اسنے پھر سے مہرو کو نشانے پہ رکھا تو وہ طیش میں آ گئی اس سے پہلے کہ وہ گولہ باری کرتی خان بول اٹھا۔۔۔۔۔

بس کر دو اب تم۔۔۔ تم میری مسز کی مزلسل بے عزتی کیے جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ دھپ مارتے اسنے اسے کہا۔۔۔۔۔

شکر ہے آپ کو بھی یاد آیا کہ آپ کی کوئی بیوی بھی ہے اور اسکی انسلٹ ہو رہی ہے جس پہ آپکو بولنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے بولنے پہ مہرو طنزیہ انداز میں لفظ چبا چبا کہ بولی تو سب نے بمشکل ابلتے قہقہے لبوں کے اندر ہی دبائے کہ امن ناقص کا خطرہ تھا جبکہ اسکے لفظ آپکی گردان پہ اسکے لب مسکرائے۔۔۔۔۔۔

میرا شکریہ ادا کرو پھر کہ میری وجہ سے تمہارے میاں کی یاداشت واپس۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہرو کو پنجے گاڑ کہ اپنے پیچھے آتے دیکھ کہ وہ پھرتی سے اٹھا اور دوڑ لگائی جبکہ وہ سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔

پری یار ایک دفعہ دیکھ لو نا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر ولا سے سب آئے تھے جسکی وجہ سے کافی رونق لگی تھی لیکن ابھی ولی پریہان کس لے کہ کمرے میں آتے ویڈیو دیکھنے کا بولے لگا کہ بہت شاکنگ ویڈیو ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔

چاچو میں نے کیا کرنا ویڈیو دیکھ کہ وہ بھی شاکنگ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انکار کرتے ہوئے کہا تو وہ اصرار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا جانو ایک دفعہ دیکھ تو لو آپکے فیوز اڑ جائیں گے۔۔۔۔۔ وہ متجسس لہجے میں بولا تو اسکے اصرار پہ اسنے ہامی بھری تو اسنے ویڈیو پلے کرتے اسکے سامنے موبائل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل پہ نگاہ پڑتے ہی اسکی نگاہ ایک مقام پہ ساکت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے ساکت پلکوں سے سکرین کو دیکھا اور پھر یکلخت کمال بے نیازی سے بے تاثر چہرے سمیت رخ پھیر گئی۔۔۔۔

پری یار غور سے تو دیکھو۔۔۔؟؟ آنکھوں میں شرارت بھرے اسنے اصرار کرتے کہا۔۔

میں نے دیکھ لیا . .اسنے ہولے سے کہا۔۔۔

تم نے نچے شاید غور سے نہیں دیکھا۔ ؟ آریان ہے اس پک میں ساتھ دیکھو لیڈی ڈاکٹر بھی ہے۔۔۔۔۔ اسنے پھاپھا کٹنی انداز اپنایا۔۔

میں نے غور سے ہی دیکھا اور جانتی ہوں کہ کون کون ہے۔۔۔۔ وہ زور دیتے بولی۔۔۔۔

پریہان یار یہ ڈاکٹر تمہیں دھوکا دیتا ہے وہاں دیکھو لیڈی ڈاکٹروں سے ہنس ہنس کہ باتیں کر رہا۔۔۔۔۔ پکی عورتوں والی پوری خصوصیات نظر آ رہی تھیں ولی میں۔۔۔

ولی چاچو شرم کریں بھتیجی کو ورغلا رہے ہیں آپ۔۔۔ اسنے شرمندہ کرنے والے انداز میں کہا لیکن بے سود۔۔۔۔

یار تمہارا شوہر۔۔۔۔ اسنے پھر کچھ کہنا چایا۔۔۔۔۔

.مجھے پتہ میرے شوہر کیسے ؟؟ مجھے پورا یقین ہے ان پہ۔۔۔۔۔ اسنے مکمل اعتماد سے کہا

۔۔۔۔

اسکے کہے گئے الفاظ اندر آتے آریان کے دل پہ بیٹھی پھوار بن کے برسے۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر۔۔۔۔۔ ولی اسے دیکھتے ہی چہکا جبکہ اسکا دل بے ترتیب ہوا۔۔۔۔

تم ادھر آؤ ہاں زرا۔۔۔ہاسپٹل کونسی بے غیرتیاں کرتے رہے ہو۔۔۔ وہ اسکی طرف بڑھا لیکن وہ جھکائی دے گیا۔۔۔۔

میں تو اپنی بھتیجی کی ہیلپ کرنا چاہ رہا تھا لیکن یہ تو پاگل ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے گویا پری پہ افسوس کرتے کہا۔۔۔۔۔

اب شاید مجھے باہر چلے جانا چاہیے کہ شاید رومینس کی تیاریاں ہو رہی ہیں تمہاری شکل بتا رہی ہے۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے اسکے چہرے کا مشاہدہ کرتے پیشن گوئی کی تو جہاں وہ بلش کرتی خجل ہو گئی وہ دانت پیستا اسے پیٹنے کو لپکا لیکن وہ باہر بھاگ گیا۔۔۔۔۔

اسکے باہر جاتے ہی اسنے قدم بڑھائے لیکن کلائی پہ محسوس ہوتے لمس پہ اسکا دل سکڑ کے سمٹا۔۔۔۔

کدھر جا رہی ہیں آپ؟؟؟ کہ ابھی تو رومینس کی تیاری ہے۔۔۔تمہارے چاچو بھی بتا چکے۔۔۔۔۔ شرارت سے کہتے وہ اسے مقابل کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

اسنے سرتا پا اسکا جائزہ لیا جو آسمانی رنگ کہ سوٹ میں ہمرنگ ڈوپٹہ لیے نروس سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

آپ کا اور چاچو کا دماغ خراب ہے۔۔۔۔۔وہ شرم سے جھنجھلاتی بولی تو اسکا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔

ویلے میں نے ابھی سنا کہ کوئی میری تعریفیں کرتا مجھ پہ یقین کے دعوے کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسنے دبی سی مسکراہٹ سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔

خاطر جمع رکھیے آپ کیلیے نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے بات ٹالنی چاہی لیکن اسکے بدستور مسکراتی نگاہوں سے خود کو گھورتے پا کہ وہ جھنجھلائی۔۔۔۔۔۔

ہاں تو کر رہی تھی آپ کی تعریف کیا ہے آپ کو۔۔۔۔۔؟؟ وہ حجاب کو جھنجھلاہٹ اور غصے میں چھپانے کی کوشش کرتی بولی۔۔۔۔۔

مجھے یہ ہے کہ آپ کی تعریف نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے اور اب میرا دل فقط رومینس پہ آمادہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کچھ سمجھنے سے قبل اسنے اسے بانہوں میں بھر کے بیڈ کی طرف جاتے کہا تو وہ بوکھلا اٹھی۔۔۔۔۔

آریان پلیز۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے ساختہ بولی کہ دل کی دھڑکن حد سے سوا تھی۔۔۔۔۔

ریلیکس ڈارلنگ۔۔۔بہت تنگ کیا تم نے اب میری باری ہے۔۔۔۔۔۔ اسے بیڈ پہ لٹاتے وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔۔۔

کہ اسکی آنکھوں میں اپنی محبت و اعتماد کی پرچھائی وہ دیکھ چکا تھا-----

اجازت ہے نا------؟؟ اس پہ جھکتے اسنے اسکی تائید چاہی تو وہ اسکے صبر اور محبت کی انتہا دیکھتی اسکے سامنے سرنگوں کرتی اسکی گردن کے گرد بازو حمائل کرتی اسکے سینے میں سمٹتی اپنی رضامندی دے گئی-----

اسکی پیش قدمی کے ہاتھوں بہکتے ہوئے وہ دیوانہ وار اسکے مختلف نقوش کو چھوتے اسکو اپنی سانسوں سے مہکانے لگا----------

---

سر آپکا اندازہ ٹھیک نکلا وہ رشیا ہی نیکسٹ ٹارگٹ پلان اچیو کر رہا ہے------- خان کی آواز پہ اسکے چہرے کی سنجیدگی مزید بڑھ گئی-------

سر لیکن وہاں تک جانا رسکی ہے------ زبیر کی بات پہ اسکے ماتھے کے بل نمایاں ہوئے تو اسنے زبان دانتوں تلے دبائی-------

تو۔۔۔۔۔؟؟ اسنے خوفناک سنجیدگی سے پوچھا تو وہ گڑبڑایا۔۔۔۔۔

نتھنگ سر۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے سکرین کی طرف پلٹا۔۔۔۔۔

اس تک جانا کتنا ہی رسکی یا ٹائم ٹیکنگ کیوں نا ہو اس تک پہنچنا از حد لازم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے گویا سب کو وارن کروایا تو خان کہ چہرے پہ پریشانی پھیلی۔۔۔۔۔۔

کہ وہ پہلے بھی ایک مہینے سے زائد عرصہ ہو گیا تھا گھر نہ گیا تھا جبکہ خان چکر لگا آتا تھا۔۔۔۔۔

سر لیکن اس سب کو جلد وائنڈ اپ کر کہ جلدی ڈسکلوز کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نپے تلے
انداز میں کہا تو اسنے بائیں ابرو اچکاتے گویا وجہ پوچھی ہو۔۔۔۔۔۔

بھابھی میم کی کنڈیشن آپ جانتے کیسی ہے ؟؟ تو آپ یہ بھی جانتے کہ آپکا ادھر ہونا بھی از
حد لازم۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ ایک پل کو چپ سا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ جہان شاہ کی بیوی ہیں۔۔۔انہیں خود کو مضبوط کرنا آتا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے گویا خان کے ساتھ خود کو تسلی دی۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اسکی طبیعت اپ سیٹ رہتی تھی لیکن وہ چاہ کہ بھی وقت نہ دے پاتا تھا حتی کہ کال بھی چار پانچ دن بعد ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن سر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو اسکا واقعی بھائی بنا ہوتا تھا اسکی حالت دیکھ کہ کافی پریشان تھا۔۔۔۔۔

نو خان انہیں اس سب کا عادی ہونا ہے مجھے سپورٹ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دل کو قابو کرتے اسنے کمپوزڈ آواز پہ کہا۔۔۔۔۔۔

زبیر مجھے دس منٹ میں اسکی لوکیشن اینڈ ادر انفارمیشن بھی سبمٹ کرواو کہ پھر نیکسٹ پلاننگ کرنی۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولا جبکہ جہان کی نگاہیں کیمرے پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔۔

ایلے کیوں بیٹھی ہو بیٹا۔۔۔۔۔؟؟ مما نے اسے آتے ہی متوجہ کیا۔۔۔

کچھ نہیں مما بس یہ جوس پی رہی۔۔۔۔۔ پھیکی سی مسکان سجائے اسنے کہا۔۔۔۔۔

وہ اس گلاب کہ مانند ہو جاتی تھی جسے پودے سے دور کیا جائے تو وہ مرجھا جاتا ہے اسی طرح اسکے وجود کی ساری رعنائیاں اور تازگیاں اسی شخص سے وابستہ تھیں۔۔۔۔۔

لیکن وہ خود پہ جبر کیے بیٹھی تھی کہ وہ جس شخص کی بیوی ہے اسے یہ سب کرنا تھا۔۔۔اسے خود کو مضبوط کرنا تھا لیکن ہزار کوششوں کے باوجود بھی وہ کھل کے جی نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

اور جب سے ڈیلیوری کا ٹائم قریب آ رہا تھا اسکا دل انہونے اندیشوں سے لرزتا رہتا تھا۔۔۔۔۔

ابھی زوریز آ جاتا تو پھر چلتے ہیں چیک اپ کیلیے آج آپکی اپائنٹمنٹ تھی۔۔۔ آپ ریڈی رہیں۔۔۔ مما نے ہدایت دی تو اسنے دھیمے سے مسکراتے سر ہلایا۔۔۔۔۔

اسے بیٹھے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ زوریز کا میسج آگیا کہ باہر آ جائیں----

وہ سکن سٹائلش سی شال سے اپنے وجود کو چھپاتی مما اور چچی کیساتھ باہر کو نکلی------

مسز شاہ پلیز کم ہیئر----- لیڈی ڈاکٹر کی آواز پہ مما اسے لیے ڈاکٹر کے پاس پہنچیں---
روٹین کے چیک اپ کے بعد وہ مما کی طرف مڑی اور انہیں اسے ڈفرینٹ ٹیسٹ اور الٹراساونڈ کا کہہ کے اسے لیے ساتھ اٹیچ روم میں لے گئی-----

مسز شاہ بیٹھیں پلیز--- اسنے اسے بٹھایا اور خود کمرے میں اٹیچ دروازے سے باہر نکل گئی-----

وہ چپ چاپ حیران سی بیٹھی ہاتھوں پہ نظریں جمائے تھی----
ایک دم کلک کی آواز پہ اسنے حیرانگی سے نگاہ اٹھائی اسکا دل یکلخت رکا----
کیسی ہیں-----؟؟ بیڈ پہ بیٹھی علیزے کے قدموں میں پنجوں کے بل بیٹھتا شخص گھمبیر آواز میں پوچھتا اسکی ٹھہری دھڑکنوں کو پاگل سا کر گیا-----

اسکی آنکھ سے آنسو گرا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر کے بے مول ہو جاتا اسنے ہولے سے اسے چن لیا----

اسکے اس انداز پہ اسکے آنسووں میں مزید تیزی آئی------

علیزے پلیز------ اسنے بے ساختہ پکارا لیکن وہ یونہی اسکے ہاتھ ہاتھوں میں تھامے ان پہ چہرہ جھکائے سسکتی رہی----

علیزے آپ جانتی ہیں آپ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے---تو کیا آپ یونہی تکلیف دیتی رہیں گی----؟؟ اسکے سنجیدگی سے پوچھنے پہ اسنے جھٹ سے نفی میں گردن ہلائی----- اسکے معصومیت سے فورا رد عمل کرنے پہ اسکے چہرے پہ تھکی سی مسکراہٹ نے جھلک دکھائی----

میں نے کچھ پوچھا تھا---- اسکے آنسو اپنے انگوٹھوں سے نرمی سے پونچھتا وہ سوال دہرا گیا تو وہ نم آواز میں منمنائی--
ٹھیک ہوں---- آنکھیں جھکائے جواب دیا گیا-----

طبیعت ٹھیک رہتی -----؟؟ اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسنے پوچھا تو وہ بمشکل اثبات میں سر ہلا سکی-----

آپ گھر واپس چلیں نا۔۔۔ بولتے اسکی آنکھیں پھر جھلملانے لگیں تو جہان نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے لب زور سے بھینچے۔۔۔۔۔

اسنے ڈرتے ڈرتے نگاہ اٹھائی اور اپنی بات کا جواب لینا چاہا لیکن اسکے چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی گڑبڑائی۔۔۔

آپکو نہیں لگتا کہ میری طاقت میری کمزوری بن رہی۔۔۔۔ اسنے سرد آواز میں کہا تو وہ چپ سی رہ گئی۔۔۔۔

علیزے آپ جانتی ہیں؟؟ محبت سے زیادہ طاقتور بھی اور اس سے زیادہ کمزور جزبہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔۔۔ سب کو لگتا کہ علیزے شاہ جہان شاہ کی ایسی کمزوری ہے جس کہ زریعے اسے ہر طرح سے ٹریپ کیا جا سکتا اور ایسا ہوتا بھی ہے لیکن کوئی یہ نہیں جانتا کہ علیزے شاہ جہان شاہ کی طاقت بھی ہے کہ جو اسے دور رہ کہ بھی جینے کی ہمت دیتی تھی۔۔۔ تو علیزے مجھے آج کیوں کمزور کر رہی ہیں۔۔۔ یہ سب میرے اندر پلتا ناسور ہے جسے ختم کرنا ناگزیر ہے۔۔۔ میں اس جڑ کو ختم کرنا چاہتا ہوں جس نے میرے اور خان کے جیسے بہت سے بچوں سے انکے پیر نیٹس دور کر دیے چھین لیے۔۔۔ اس نیٹ ورک کو ختم کرنا میرا سب سے بڑا مقصد تھا۔۔۔ جب لکی کو پکڑا تھا تو اسکے ساتھ بہت سے گروہ قبضے میں آئے تھے تب

مجھے لگا کہ شاید یہی اس نیٹ ورک کا مین ماسٹر پلینڈ تھا لیکن ابھی نیوز سامنے آ جانے سے یہ فائدہ ہوا تھا کہ پتہ چل گیا کہ دشمن اصل میں کوئی اور ہے۔۔۔ماہ رخ چوہدری یا لکی تو صرف مہرے تھے۔۔۔۔۔

اب مجھے اسے ختم کرنا ہے۔۔۔میں پورے ملک یا دنیا سے یہ چیز ختم نہیں کر سکتا لیکن میں اس انسان کو ضرور سزا دینا چاہتا جسکی وجہ سے مریم سکندر اور سکندر علی کے ساتھ جہان شاہ اور دبیر خان جیسے بہت سے گھر تباہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی طبیعت و عادت کے برخلاف اسکے آنسوؤں سے مجبور ہوتے اسے تفصیلی وضاحت دی۔۔۔۔۔

آپ کب تک آئیں گے۔۔۔۔؟؟ اب کے سوال تھوڑا ردوبدل سے آیا تو اسنے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔

انشاءاللہ جلد ہی۔۔۔دعا کریں گی میرے لیے۔۔۔۔ اسکے ہاتھوں کو نرمی سے چھوتے اسنے پوچھا تو اسنے دھڑکتے دل اور نم آنکھوں سے فوراً گردن ہلائی۔۔۔

میں آپکو کبھی نہیں روکوں گی۔۔۔میں دعا کروں گی کہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں اور میری محبت کبھی بھی آپ کیلیے کمزوری نہ بنے۔۔۔۔۔میں بس ویلے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ جھک کہ سر رکھے وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔ اسنے اسکا سر تھپتھپاتے اسے تسلی دی اور ہولے سے اسے سیدھا کیا۔۔۔

ہالے کیسی ہے۔۔۔۔۔؟؟ نرمی سے اسکے ڈھکے وجود پہ ہاتھ رکھتے اسنے پوچھا تو اسکے گہرے لہجے پہ بلش کرتی وہ سر ہلا گئی۔۔۔

آ۔۔۔وہ ڈاکٹر نہیں آ رہیں۔۔۔؟؟ کافی دیر گزر چکی تھی اسلیے وہ بولی تو جہان نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

میرے جانے کے بعد آئیگی وہ۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے جواب دیا تو اسنے بھنویں سکیڑتے اسے دیکھتے بات سمجھنے کی کوشش کی۔۔۔

بہت چیٹر ہیں آپ۔۔۔۔ نروٹھے انداز سے کہتی اسنے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

شش۔۔۔ آپکی ساس سے مل چکا ہوں اب خاموشی سے مجھے انکی بہو سے ملنے دیں۔۔۔ معنی خیز لہجہ دل کی دھڑکنیں بڑھا گیا۔۔۔۔

اسنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے چھڑانے چاہے لیکن بے سود۔۔۔

اسکے اصرار پہ وہ اٹھا اور اسکے مقابل بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔۔

کتنی دیر باقی ہے ابھی۔۔۔۔؟؟ اسکی کلائی تھامے نبض سہلاتے اسنے پوچھا تو اسکے چہرے پہ سرخی سی چھا گئی۔۔۔

ڈیڑھ منٹ۔۔۔۔۔ اسنے منمناتے انداز میں جواب دیا جسے وہ بمشکل سن سکا۔۔۔۔
میں کوشش کروں گا تب تک ضرور واپس آ جاوں لیکن آپ نے سٹریس بلکل نہیں لینی کہ میں دور رہ کہ بھی آپکی سانسوں میں تحلیل زدہ ہوں۔۔۔۔ سلگتا لمس اسکی گردن میں لپٹے نیکلس پہ بکھیرتے اسنے لو دیتے انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ جھکا اور اسکی آنکھوں پہ لب رکھتے شدت سے سرگوشی کی۔۔۔

آپ امانت ہیں میری خود کہ پاس۔۔۔خیال رکھیے گا بہت زیادہ اپنا میرے لیے، ہمارے بچے کیلیے۔۔۔۔۔ میں امانت میں خیانت برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ اسلیے خود کی حفاظت اور کئیر آپ پہ لازم ہے۔۔۔۔۔ اسکی شدت محسوس کرتے اسکا دل منتشر ہوتا سینے میں قید دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اور پھر اسکی گردن پہ جھکا جا بجا مہریں سجاتے وہ اسکو پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔
حیا کی زیادتی سے وہ گنگ و بے جان ہو چکی تھی۔۔۔

ششاہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔ وہ رکتی سانسوں کے ساتھ بولی۔۔۔۔۔

شش------ اسنے نرمی سے اسے ٹوکتے پرشدت گستاخی اسکے ہونٹوں پہ کی تو اسکی سانسیں رکنے لگیں----

وہ اسکے کندھے دبوچے اسکی پرشدت محبت کے گہرے سمندر میں ڈوبی ہوئی اسکے شدت اور جوش سے لبریز لمس کو محسوس کرتی بکھرتی جا رہی تھی----

نجانے کتنی دیر گزری تھی کہ جہان کا بزر بجا تو وہ رک سا گیا----

وہ جو اپنے چہرے اور گردن و کندھے پہ اسکے پرشدت لمس کی بدولت ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی اور کسی بھی طرح اسے روکنے کی کیلیے نامحسوس سی مزاحمت کیے جا رہی تھی---

اسکے یوں رک جانے پہ اسکا دل بھی رک سا گیا وجہ شاید اسکا جانا تھا لیکن وہ خود پہ کنٹرول کیے بیٹھی رہی-----

وہ سیدھا ہوا اور اسکے بازو تھامتے اسے اٹھایا----

خیال رکھیے گا اپنا ، ہالے کا اور سب کا----میں نیکسٹ آپکو یوں نہ دیکھوں---فریش رہیں میرے لیے کہ آپ ہر پل میری نظروں میں ہیں ہجر و وصل دونوں کے عالم میں------

اسے سمجھاتے ہوئے وہ بولا اور پھر اپنے سینے سے لگا لیا---

اسکا دل ایک پل کو ڈھول سا گیا۔۔لیکن اسکی باتوں پہ اسکا دل تھوڑا کنٹرول ہوا۔۔۔۔
وہ مضبوطی سے اسکو جھکڑے کھڑی تھی۔۔۔کچھ پل وہ اسے محسوس کرنے کے بعد سیدھا ہوا اور دھیرے سے لب اسکی پیشانی پہ رکھے۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔ سنجیدگی سے بولتے وہ پلک جھپکتے ہی چلا گیا۔۔۔
جب کہ وہ یونہی بکھری حالت و حلیے کے ساتھ ساکت کھڑی ابھی تک خود کو اسکے حصار میں محسوس پا رہی تھی۔۔۔
مسز شاہ۔۔۔۔مسز حسن آپکو بلا رہیں ہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کی اچانک آواز پہ وہ اچھلی اور پھر کچھ بھی بولے بغیر چلنے کو تھی کہ وہ جان چکی تھی کہ اسکے ٹائم کی کمی کی وجہ سے جہان کہ ادھر آنے کی وجہ کو ٹیسٹز کا نام دیا گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ ابھی کچھ ہی قدم چلی تھی کہ مما اور چچی کمرے میں آ گئیں،۔۔۔۔۔۔
ہم نے سوچا ٹیسٹ و چیک اپ ہو چکا ہو گا اب ہم رزلٹس دیکھ لیں۔۔۔۔۔
چچی کی معنی خیز بات پہ وہ بے ساختہ بلش کر اٹھی اور جہان کی بات زہن میں آ گئی کہ آپکی ساس سے مل چکا ہوں۔۔۔جسکا مطلب تھا کہ انہیں اسکے آنے کی خبر تھی۔۔۔۔۔
چچی کا شرارت سے خود کو سر تا پا دیکھنا اسے خجل زدہ کر رہا تھا۔۔۔۔
اسنے گڑبڑاتے ہوئے خود پہ نگاہ ڈالی تو شرم سے زمین پہ گرنے لگی کہ ہمیشہ کہ طرح اسکا حلیہ اسکے تازہ تازہ ملاپ کا راز فاش کر رہا تھا۔۔۔۔

حیا سے سرخ پڑتے چہرے اور کانپتے ہاتھوں سے اسنے خود کو ٹھیک کیا اور مما کہ کندھے سے آ لگی۔۔۔۔

مسز اسفند چیک اپ و ٹیسٹ کے رزلٹ تو آپ دیکھیں گی نا ڈیڑھ منتھ تک انشاءاللہ ۔ .ڈاکٹر نے چچی کی شرارت کو طوالت بخشی تو وہ شرم سے چور ہوتی مما کے اندر گویا چھپنے لگی۔۔۔۔۔ ماشاءاللہ۔۔ مما نے اسکے سرخ آسودہ چہرے کو دیکھتے بے ساختہ کہا کہ کچھ دیر پہلے جس چہرے پہ خزاں کا عالم تھا۔۔۔وہ چہرہ اس وقت خوش کن بہار کا نظارہ بخش رہا تھا۔۔۔۔۔

تو ہم اسے ٹارگٹ کریں گے کیسے۔۔۔۔؟؟ معاز سکندر نے موبائل ایک کان سے ہٹا کہ دوسرے کان سے لگاتے پوچھا۔۔۔۔

ماتھے پہ گہری ہوتی شکنیں انکی گہری سوچ کی عکائیاں تھیں۔۔

رائیٹ۔۔۔لیکن اسکیلیے مین مہرہ تو ایویڈینس ہونے چاہیے نا۔۔۔۔۔۔ سامنے پڑے لیپ ٹاپ کی کیز مسلسل ایک ہاتھ سے دباتے آنکھیں اس پہ فوکس کیے انہوں نے اگلا سوال کیا اور اسکا جواب سننے گے۔۔۔۔۔

ہونہہ--- ایویڈینس اکٹھے ہونے تک کتنا عرصہ لگ سکتا-----؟؟؟ چھوٹے سوالات کے بعد ملنے والے جوابات کو کاونٹ کرتے انکی انگلیوں کی سپیڈ بڑھتی جا رہی تھی-----

اوکے آپ تب تک بقیہ گروہ پہ قابو پائیں کہ جب سب ایویڈینس ہمارے پاس ہوں تو اسے فری اپ سٹینڈ لینے کا موقع نہ مل سکے------- انہوں نے سنجیدگی سے کہا---
کچھ پل کہ بعد وہ دوبارہ بولے--

اوکے ٹھیک ہے .ایم آلویز وڈ ہو ودائی ٹیم سو ڈونٹ یو وری کہ اس کام کیلیے اس ٹیم کا ہونا ضروری سو ریلیکس اینڈ بی کیئرفل۔--- نرمی سے سمجھاتے انہوں نے اسے احتیاط کیلیے کہا کہ اسکی جان سے جڑی جان میں انکی بھی سانسیں بستیں تھیں---

اللہ خافظ .--- اسکی سنتے انہوں نے الوائی کلمات کہے تو مہینہ سکندر بھی چائے لے کہ آ گئیں---

کب تک آئے گا جہان واپس----؟ انکی گفتگو سے دوسری جانب شخص کا اندازہ لگاتے انہوں نے پوچھا -----

آپ پہلے بتاتیں ہم انہیں جانے ہی نہ دیتے۔۔۔۔ لطیف سے طنز پہ انہوں نے خفگی سے انہیں دیکھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں ناکتنا رسکی ٹارگٹ ہے اور اسکیلیے وقت و صبر کی ضرورت اسلیے اسکے آنے کا کچھ کنفرم نہیں۔۔۔۔ انہوں نے تسلی کروائی۔۔۔

علیزے اکیلی ہو جائیگی۔۔۔ہم اسے ڈیلیوری کیلیے گھر نہ لے آئیں۔۔۔ وہ اداسی سے کہتیں آخر میں پرجوش ہوئیں۔۔۔۔

اونہوں۔۔۔ اول تو علیزے خود بھی کبھی نہیں مانے گی اور بالفرض وہ مان بھی گئی تو باقی سب نہیں آنے دیں گے کہ جہان کہ غیر موجودگی میں بھی وہ انکیلیے اتنی ہی اہم ہوتی تھی بلکہ کچھ زیادہ۔۔۔۔۔ انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔ وہ اداسی سے بولیں۔۔۔

آپ اس ٹائم کچھ دنوں کیلیے رہ آیئے گا۔۔۔۔ انہوں نے تجویز دی۔۔۔

چلیں سوچوں گی۔۔۔۔ وہ سوچتے انداز میں کہتی اٹھنے لگیں جب انہوں نے بازو پکڑتے بٹھا لیا۔۔۔

کدھر جا رہی ہیں۔۔۔؟؟ گھمبیر آواز میں پوچھا تو وہ بوکھلا گئی پل بھر کو۔۔۔

باہر جانے لگی کچن میں۔۔۔ ہمیشہ کہ طرح ان سے نظریں چراتے انہوں نے کہا تو انہوں نے پاس بٹھاتے کہا۔۔۔

کچھ دیر مجھے بھی وقت دے لیا کریں۔۔۔شوہر ہوں آپکا۔۔۔۔۔انہوں نے سنجیدگی سے کہا تو وہ جھینپ گئیں۔۔۔

معاویہ۔۔۔پیار بھری پکار پہ اسنے کرنٹ کھا کہ دیکھا۔۔۔

ایک بار

دو بار

تین بار۔۔۔ اسنے بار ہا اوپر سے نیچے مہرون اور چاکلیٹ کنٹراسٹ کہ سوٹ میں ملبوس ہلکا ہلکا بھرا سراپا لیے زینی کو دیکھا۔۔۔

اسکے اس طرح کہ رد عمل پہ اسکا سینے میں مقید ننھا سا دل دھڑکنے لگا۔۔۔۔

یہ آج اپنی بیگم اتنی بیربہوٹی کیوں بنی ہوئی ہے۔۔۔؟؟آنکھیں نچاتے اسنے پوچھا تو وہ جھنجھلائی۔۔۔لیکن پھر قابو پاتے اسکے قریب بیٹھ گئی۔۔۔

کیوں اچھی نہیں لگ رہی کیا---؟؟ اسے معصومیت---

بہت اچھی لگ رہی ہو ڈارلنگ--اتنی اچھی کہ دل کر رہا کھا جاوں---- اسنے جھٹکے سے اسے بازووں میں جھکڑتے ڈرامائی انداز میں کہتے اسکے--
اسنے جھٹکے سے اسے بازووں میں جھکڑتے ڈرامائی انداز میں کہتے اسکے رخسار پہ زور سے کاٹا تو وہ چیخ اٹھی---

آہ---- اسنے بے ساختہ گال کو چھوا اور اسکی طرف خفگی سے دیکھا لیکن اسکی اشارے بازیوں پہ خجل ہوتی اس سے فاصلہ قائم کرتی نگاہ جھکا گئی----

مجھے آپ سے بات کرنی ہے---- اسنے آہستہ سے بات کا آغاز کیا----
وہ کیا ہے نا بیگم کہ مجھے اتنی دور سے نا تو ٹھیک سے دکھائی دیتا اور نہ ہی سنائی اسلیے زرا قریب تو آو------ وہ جو پوری سنجیدگی سے اسکی بات سن رہی تھی بات کہ اختتام پہ جھٹکے سے اسکے کھینچنے پہ سینے سے جا لگی----

معاویہ پلیز کیا کرتے ہیں-- شرم کریں پلیز---- وہ پل بھر کو گڑبڑاتی شرم سے چور بولی-----

بیگم ہم آپ کی طرح نہیں ہیں کہ پیار کر کہ بھی چھپا کہ رکھیں۔۔۔جو کریں گے ڈنکے کی چوٹ پہ کریں گے۔۔۔۔ اسکی تھوڑی کے خم سے انگلی پھیرتا وہ گردن تلک ٹریس کرتا شرارت سے بولا تو اسکی سانسیں تیز تر ہونے لگیں۔۔۔۔

وہ واقعی اپنے جذبات کے معاملے میں عملاً فعلاً بہت بے باک تھا جبکہ وہ کبھی بھی اظہار نہ کر پاتی تھی۔۔۔۔

معاویہ پلیز بات سن لیں دور ہو کہ۔۔۔۔ اسکی گستاخیوں پہ بے حال ہوتی وہ مدہوش آواز میں بولی۔۔۔

جی بولو۔۔۔۔ وہ تھوڑا سا سیدھا ہوتا بولا لیکن اسے حصار سے رہائی نہ دی۔۔۔

میں آج بھابھی کہ پاس سو جاوں۔۔۔دیکھو نا بھابھی اکیلی ہیں نا تو پلیز آج رات میں رک جاتی۔۔۔ وہ منت کرتے بولی تو وہ جو اسکی بات کہ سٹارٹ پہ ہی بدک اٹھا تھا پہلو بدلنے لگا۔۔۔۔

آج رات ادھر سو گی تو میں کدھر جاوں گا۔۔۔۔۔ اسنے یوں کہا جیسے مسئلہ کشمیر زیر غور ہو۔۔۔

آپ آج رات اکیلے رہ لیں نا پلیز۔۔۔۔ وہ دوبارہ بولی۔۔۔

اچھا اسی لیے آج بیگم بیر بہوٹی بنی خود ہی پاس تشریف لے آئیں تھیں۔۔۔۔ اسکے پرلطیف طنز پہ وہ خجل سی ہوئی اور اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

بھابھو ماں ہیں اور جے کی مسز ہیں اسلیے جانے دے رہا۔۔۔وگرنہ تم نے جس چالاکی سے یہ سب کیا میں کبھی نہ جانے دیتا۔۔۔۔۔ وہ لفظ چباتے بولا تو وہ باقی سب نظرانداز کرتی اسکی اجازت پہ اچھلتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔۔۔۔ وہ خوشی اور جوش سے کہتے بھاگنے کو پرتولی لیکن اسنے واپس آغوش میں کھینچا۔۔۔

پہلے بونس دیتی جاو آج رات کا پھر جانا۔۔۔۔۔ اس پہ جھکتے وہ شرارت سے کہتے اسکی بولتی بند کر گیا۔۔۔۔۔۔

ہآئے کتنا زبردست موسم ہے نا۔۔۔

پکوڑے کھانے اور انجوائے کرنے والا موسم ہے۔۔۔۔ وہ مسلسل برستی بارش کو دیکھتی سوچتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کس کے ساتھ انجوائے کروں؟؟ مینے اور زری تو گھر ہی نہیں ہے۔۔۔۔ وہ مایوسی سے سوچتی لان کے پچھلے حصے کی طرف چلی گئی اور بارش میں بھیگنے لگی۔۔۔
ایک وہ دبیر۔۔جب مجھے سب سے زیادہ ضرورت ہوتی تبھی غائب۔۔۔اب بارش اکیلے کیسے انجوائے کروں۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلاہٹ سے سوچتی بھیگتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
اپنی جھنجھلاہٹ میں اسنے یہ بھی محسوس نہ کیا کہ ایک بلیک کلر کی کار گیٹ سے اینٹر ہو چکی تھی۔۔۔۔

گاڑی سے اترتے اسنے قدم تیزی سے اندر کی طرف بڑھائے لیکن نیلے رنگ کہ آنچل کے لہراتے پلو نے اسکی توجہ کھینچی۔۔۔۔
اسکے زہن میں پہلا خیال زری یا مینہ کا ہی آیا تھا اسلیے اسنے قدم انکی اوڑ بڑھائے کہ ٹھنڈ کافی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ جونہی نزدیک پہنچا تو اسکے جھنجھلائے الفاظ اسکے کانوں میں پڑے تو اسکے لبوں پہ مسکراہٹ سی پھیل گئی۔۔۔۔

وہ دھیرے سے چلتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں قید کر گیا تو اسنے اتنی زور کی چیخ ماری کہ اسنے گھبراکہ ایک دم گرفت ختم کی---

وہ جلدی سے دھڑکتے دل کیساتھ مڑی لیکن اس پہ نظر پڑتے ہی پنجے گاڑھتی اس پہ پل پڑی----

تم ہو ظالم انسان---اگر میں مر جاتی ڈر سے تو--جان نکال دی میری----- وہ اسکے سینے پہ ہتھے مارتی زور زور سے بول رہی تھی---

جب اسنے ہنستے ہوِے اسکے دونوں ہاتھ تھامے---

پہلی بیوی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کا استقبال اتنے شاندار طریقے سے کرتی ہے----- اسنے اسے چھیڑا تو وہ چڑتی ہوئی بولی.

تو شوہر کو بھی چاہیے ناکہ انسانوں کی طرح گھر میں آئے---- ناک چڑھاتے کہا گیا تو اسکا منہ حیرت سے کھل گیا----

مسز انسانوں کیا بلکہ محبت کرنے والے شوہروں کی طرح آیا----- اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو اسکے چہرے کی رنگت بدلنے لگی----

ویلے بھی میرے دل نے کہا تھاکہ تم مجھے مس کر رہی تھی بارش کو رومینٹک بنانے کیلیے----- اسنے ایک گہری پر تپش نگاہ اسکے بھیگے چپکے لباس میں ملبوس وجود پہ ڈالی تو وہ سٹپٹاتی اسکی بہکی نگاہوں سے پریشان ہوتی دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی----

منہ دھو رکھو اپنا۔۔۔چلو پہلے میرے ساتھ مل کہ پکوڑے بنواو پھر بارش انجوائے کرنی۔۔۔۔۔۔
اسنے اسے کھینچتے اندر کی طرف قدم بڑھاتے در حقیقت اسکی آنکھوں میں مچلتے جذبات سے نظر چرائی۔۔۔۔

پرامس ناکہ پکوڑے بننے کے بعد بارش انجوائے کرواو گی۔۔۔۔ معنی خیز سا لہجہ حواس تک جھنجھنا گیا۔۔۔۔شرم سے اسکا چہرہ دہکنے لگا۔۔۔۔۔
ایک دم چھچھورے اور بے شرم انسان ہو تم دبیر خان۔۔۔میں خواہمخواہ تمہیں شریف سمجھتی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ شرم سے چور لہجے میں بولتی کچن میں داخل ہو گئی۔۔۔۔۔
یار تمہارے ہی شکوے دور کرتا میں تو۔۔۔۔تم ہی کہتی تھی کہ بہت ہی ان رومینٹک شخص ہوں میں۔۔۔۔۔ اسنے کسی پچھلی کسی بات کا حوالہ دیا تو اسنے دل کانوں میں دھڑکنے لگا لیکن وہ دانستا اگنور کیے رخ پھیرتی سامان نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔
یونہی ساتھ مل کہ دونوں نے پکوڑے، چٹنی، چائے کباب بنائے۔۔۔۔۔۔۔
وہ بہت مگن انداز میں کباب تل رہا تھا جب وہ شرارت سے اسے چھیڑتی بولی۔۔۔۔

خاں یو نو میں ابھی ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔۔، اسنے شرارت سے آغاز کیا۔۔۔

اوں۔۔۔۔کیا۔۔۔۔؟؟ اسکا دھیان کباب پہ تھا۔۔۔

اچھے خاصے زنانہ گٹس بھی ہیں تم میں بہت سگھڑ ہو۔۔۔۔ اسنے شرارت سے مسکاتی آنکھیں اس پہ مرکوز کرتے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے کرنٹ کھا کہ اسے دیکھا جو سلیب سے ٹیک لگائے شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

اسنے جھٹکے سے بازو پکڑ کہ اپنی طرف کھینچا تو وہ زور سے اسکے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

اسنے گڑبڑا کہ اسے دیکھا اور خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔۔

جانم مجھ میں بہت سے مردانہ گٹس بھی ہیں کیا خیال ہے پہلے وہ دکھا دوں۔۔۔۔۔ سنجیدگی سے اسلی گردن پپ جھکتے اسنے کہا تو وہ بوکھلاتی اسکے ہونٹوں پہ ہتھیلی جماتی گڑبڑاتی بولی۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں تم رہنے دو پہلے کباب بناو مجھے بھوک لگ رہی۔۔۔۔۔ اسنے انداز میں کہا کہ اسکی بے ساختہ ہنسی چھوٹی اور پھر اس پہ ترس کھاتے اسنے اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔

سب چیزیں ریڈی کرتے ہی وہ لیے باہر آ گئے تو ان سے لطف اندوز ہوتے ہی وہ فورا بارش کی دیوانی بارش کی طرف بھیگنے گئی۔۔۔۔۔

خان نے مسکراتی نگاہ دونوں بانہیں پھیلائے مسکراتی گھومتی زینی پہ ڈالی۔۔۔یکا یک اسکی نگاہ میں خماری اور سرشاری بھرنے لگی۔۔۔۔ اسکے بھیگے لباس اور بدن کی مہکتی خوشبو اسکے جزبات ابھارنے کی مسلسل کوشش میں تھے۔۔۔

وہ سرشاری و خماری کہ ہاتھوں بہکتے اٹھا اور اسے اپنے بازووں میں بھرتے اسکے بالوں میں چہرہ چھپایا----

میرا خیال ہے کہ تم نے بارش اور پکوڑے دونوں انجوائے کر لیے----اب مجھے بھی بارش انجوائے کرنے دو اور-------- اسنے چہرہ اٹھاتے اس پہ گہری نگاہ ڈالتے بات ادھوری چھوڑ دی------

اسکی ادھوری بات کے معنی خیز مفہوم اور گرم بازووں کے لمس نے اسکی زبان پہ شرم کے تالے لگا دیے------

اسکی کمزور سی مزاحمت کو نظرانداز کرتے اسنے اپنی گرفت مضبوط کی اور چہرہ دوبارہ سے بالوں میں چھپایا----

اس پرفسوں ماحول کا سحر گاڑی کے تیز ہارن سے ٹوٹا----

ہارن کی تیز آواز پہ وہ کرنٹ کھاتی پیچھے ہٹی اور گیٹ کی طرف دیکھا تو مینہ اور زری کو دیکھ کہ اسکے لبوں سے بے ساختہ زوردار ہنسی پھوٹ پڑی-------

آل رائیٹ مسٹر دبیر خان آپ انجوائے کریں بارش اکیلے اکیلے کہ میرے لیے تو فرشتہ بن کہ آ گئیں ہیں میری دونوں بہنیں----

شرارت سے اسے چھیڑتی وہ اندر کو بھاگی کہ ان کے آنے سے پہلے وہ چینج کرنا چاہتی تھی وگرنہ انہوں نے چھیڑ چھیڑ کہ ناک میں دم کر دینا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ وہیں کھڑا دانت پیستا دونوں کو دیکھنے لگا جو دبی سی مسکان لیے گاڑی سے اتر رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

پھوپھو آپکا بے بی تو میں اپنے پاس رکھوں گی۔۔آپ کو نہیں دینا۔۔۔۔۔ علیزے کے پاس بیٹھی پریہان جوش اور محبت سے کافی اونچی آواز میں بولی تو وہاں آتے معاویہ، آریان اور زوریز بھی اسکی بات سے بہرہ ور ہوئے۔۔۔۔

نا نا بھابھی۔۔۔۔پرائی چیزوں پہ نظر نہیں رکھتے ۔۔۔بے بی کو پاس رکھنے کا مسئلہ ہے تو یہ ایشو تو یہ ایشو اپنے ڈاکٹر صاحب کے سامنے رکھیں نا۔۔۔۔ معاویہ نے اتنی سنجیدگی سے غیر سنجیدہ سا مشورہ دیا کہ علیزے اور زینی کے ساتھ لاریب بھی اسکی بے باکی پہ شرمندہ ہو گئیں جبکہ آریان نے زور سے ایک تھپڑ اسکی کمر پہ جمایا۔۔۔۔۔

جبکہ پری ابھی تک اسکی بات سمجھنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔

دیکھو نا اب یہ میری بیگم کو بھی بے بی پسند تھا تو اسنے یہ ایشو مجھے بتایا تو دیکھا کیسے میں نے حل نکالا۔۔۔۔ اسنے ڈھٹائی کے ریکارڈ توڑتے زینی کو سٹپٹانے پہ مجبور کر دیا اور اب کہ اسکی فضول گوئی پہ پری کو بھی ساری بات سمجھ میں آ گئی اور اسی حساب سے وہ سرخ پڑی۔۔۔۔

اوکے پریہان ڈیئر چھوڑو تم لوگوں کے بے بی ہم اپنا لیں گے۔۔۔۔۔ اسکا سرخ چہرہ دیکھ کہ آریان بھی شرارت پہ آمادہ ہوا۔۔۔

وہ شرم سے ٹوٹتی ہوئی اچھل کے صوفے سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

ہمارے لڑکے تو شرم گھول گھال کے پی چکے ہیں شاید۔۔۔۔۔ تینوں پری کے اٹھتے ہی ڈھیر ہوتے لاریب کہ طنز سے مستفید ہوتے دانت نکالنے لگے۔۔۔۔

نا جی ہم نے نہیں پی بلکہ کل جو چائے میں نے آپ کو پکڑائی تھی اس میں مکس کر دی تھی میں نے۔۔۔۔۔ زوریز نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تو سب کورس میں گھورنے لگیں۔۔۔۔

بھابھی بیگم۔۔۔۔ معاویہ نے علیزے کو پکارا تو اسکے دل میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔۔۔

جی۔۔۔۔ اسنے جواب دیا۔۔۔

جے کی زیادہ یاد آ رہی ہے تو بتائیں مجھے میں مشورہ دے دیتا آپکو سر کہ بل آئے گا۔۔۔۔
شرارت سے چمکتی آنکھوں اور مسکراتے لہجے میں اسنے کہا تو اسکا چہرہ شرم سے سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔
جبکہ سب اسکی شرارت سمجھتے کھلکھلانے گے۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں شکریہ آپکا۔۔۔۔ اسکہ مشورے کے اثر کا سوچتے اسکی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں جبکہ بدن پہ سرسراتے لمس کا احساس اسکی سانسوں زیرو بم الجھانے گا۔۔۔۔۔۔۔

لیں جی ہم تو بھلائی کرنے والے تھے۔۔۔۔۔ اسکی شرارت جاری تھی۔۔۔۔۔
نہ شکریہ آپکی بھلائی کا۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ جوڑتے صاف انکار کیا تو سب مسکرانے گے۔۔۔۔

ویلے معاویہ جہان کا اپنے مشورے کے جواب میں دیا گیا ڈوز بھول گئے۔۔۔۔۔ لاریب بھابھی نے اسے اسکی درگت یاد دلائی۔۔۔۔۔
ارے وہ تو میرا جگر ہے۔۔۔ مذاق کرتا ہے۔۔۔۔ خجالت مٹاتے اسنے لاپرواہی سے کہا تو سب کہ بلند قہقے پہ خود بھی ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں واقعی بچے پسند ہیں۔۔۔۔ ؟ آریان نے کمرے میں آنے کہ بعد سونے سے کچھ دیر قبل کام کرتے یونہی یاد آنے پہ پوچھا تو وارڈروب سیٹ کرتی پری جھنجھلائی۔۔۔۔

سب کو پسند ہوتے۔۔انکو ناپسند کرنے والی کیا بات۔۔۔۔ وہ انکی شرارت پہ جھنجھلائی تھی۔۔۔۔
وہ اٹھا اور دھیرے سے اسے حصار میں جھکڑا تو اسکے کام کرتے ہاتھ یکلخت تھمے۔۔۔۔

تو پھر کیا خیال ہے؟؟ ہمیں اس بارے میں جلدی ہی ایکشن لینا چاہیے نا ورنہ تم زینی اور علیزے بھابھی کہ لے بیز دیکھ کہ خوامخواہ فیل کرو گی۔۔۔۔۔
مصنوعی سنجیدگی سے پوچھتے اسنے مشورہ دینے والے انداز میں کہا تو وہ جھنجھلاتی گڑبڑائی۔۔۔۔۔

شرم کر لیا کریں۔۔۔۔ وہ شرم سے چور اسکے سینے پہ ہاتھ جماتی اسے دور کرنے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگی۔۔۔

شرم کر لیا تو پھر اس منصوبے پہ عمل نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے آنکھ دباتے کہا تو اسکی آنکھیں شرم اور حیرت کی زیادتی سے پھٹنے والی ہو گئیں۔۔۔۔

میں نے پورے ہاسپٹل میں یہی سمجھا تھا کہ ڈاکٹر آریان بہت شریف النفس انسان ہیں لیکن اللہ کہ فضل سے میرا یہ خیال بھی آج ختم ہو گیا اور آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ انتہائی بے شرم انسان ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ دانت کچکچاتی بولتی گویا اسے شرم دلانے لگی۔۔۔۔۔

شرم کر لی تو جانم پھر کچھ بھی نہیں ہو سکے گا جبکہ میں ابھی فی الوقت بہت کچھ کرنا چاہتا۔۔۔۔ شرارت سے کہتے اسنے اسے بازووں میں اٹھایا۔۔۔۔

نو آریان پلیز۔۔۔۔ وہ بے ساختہ بوکھلائی۔۔۔۔

آج کوئی معافی نہیں۔۔۔۔ اسنے سختی سے انکار کیا۔۔۔۔

ایک ہفتے سے آپ بھابھی کے پاس چھپی بیٹھی ہیں لیکن آج تو بلکل کوئی چھوٹ نہیں۔۔۔۔ آنکھیں نکالتے اسے کہتے اسنے بیڈ پہ لٹایا تو وہ منتشر ہوتی دھڑکنوں اور سانسوں کیساتھ بیڈ شیٹ ہاتھوں میں دبوچ گئی۔۔۔۔

کمرے میں جلتی لائٹس کہ آف ہونے اور سائیڈ لیمپ کہ جلنے پہ اسکی سانسیں سینے میں ہی الجھنے لگیں اور پورے کمرے میں اسے اپنی اور آریان کی سانسوں اور دھڑکنوں کا شور سنائی دینے لگا------

---

خان لالے کس کام کیلیے گئے ہیں----؟؟ مہر نے اسکی تیاری میں مدد کرواتے وقت اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے افسردگی سے پوچھا تو بال بناتے اسکے ہاتھ تھمے----

تمہیں پتہ تو ہے اپنے کام کے سلسلے میں گئے ہیں----- اسنے بہلانے والے انداز میں کہا---

لیکن تم نے کہا تھا اب سب ختم ہو چکا ہے اور تم نے مجھے اپنے پیرنٹس کا بھی نہیں بتایا---- اسکے انداز میں نامحسوس سی شکایت در آئی-----

مہر میں ساری بات نہیں بتا سکتا لیکن کچھ باتیں میں کلیئر کر دیتا ہوں---

لندن میں موجود گینگ کا سب سے بڑا بزنس یہ تھا کہ وہ مختلف لوگوں کو ورغلا کہ ان کو ایمان بیچنے پہ مجبور کر دیتے اور پھر ان سے ہر طرح کی اسمگلنگ کروائی جاتی۔۔۔۔ بھابھی میم کی مدر اور بھابھی میم کے پیچھے پڑنے والے لکی کا تعلق بھی اسی گروہ سے تھا۔۔۔۔

سر کی مدر کے پیچھے اور میرے فادر کی دیتھ بھی ان سے ریلیٹڈ تھی کیونکہ ان دونوں کا تعلق اسی گینگ سے ہو گیا تھا۔۔۔۔

میری مدر کا مرڈر بھی سر کی مدر اور میرے فادر نے مل کہ کیا۔۔۔۔۔

میرے فادر اور اپنی مدر کا مرڈر سر نے کیا تھا بٹ لیگلی کہ اس وقت وہ فیلڈ سے جڑے تھے اور آفیسرز بھی ساتھ تھے۔۔۔۔

کچھ عرصے تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ وہ لکی ہی اس گینگ کا سرغنہ ہے کیونکہ وہ ہی ساری ڈیلنگ کرتا کرواتا تھا لیکن پری کی رہائی اور لکی کی قید نے اس بات سے پردہ اٹھا لیا تھا کہ اس گینگ کا سرغنہ دراصل کوئی اور تھا۔۔۔۔

گزشتہ کچھ عرصے سے سر اسی کی تلاش میں تھے تو انہیں اس تک کچھ حد تک رسائی ملی لیکن اسکو ٹارگٹ ہم بغیر کسی ایویڈینس کہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔

مین ایشو تو سر کی پوزیشن ہے کہ جب کوئی پاکستانی بیوروکریٹ کسی برٹش پہ بغیر ثبوت کہ ٹارگٹ کریگا تو سب سے برا اپیکٹ اسکی پوزیشن اور پاکستان کو ہو گا۔۔۔ تم جانتی ہو نا ادھر سر صرف بیوروکریٹ تو نہیں ہیں نا اسلیے ہمیں اسے ہٹ کرنے کیلیے پراپر پلان کی ضرورت ہے۔۔۔

کچھ ثبوت مل چکے ہیں اور کچھ کی تلاش جاری ہے جس کیلیے سر گئے ہیں۔۔۔۔
میں انکے ساتھ ہی تھا لیکن مجھے یہاں بھی بہت سی چیزوں کو مینج کرنا پڑتا ہے اسلیے مجھے وہ کنٹینیوسلی ساتھ نہیں رکھ رہے۔۔۔۔۔۔ اسنے ساری تفصیل اسے بتاتے اسکی طرف دیکھا جو زاروقطار رو رہی تھی۔۔۔۔

فارگاڈسیک مہر۔۔۔اسلیے تو تمکو سب کچھ تو نہیں بتایا کہ تم پریشان ہوتی رہو۔۔ یار دعا کرو سر کیلیے ہمارے لیے کہ ہم مشن میں کامیاب ہوں۔۔۔۔ اسنے جھنجھلاتے ہوئے اسکے آنسو دیکھتے اسے سمجھایا۔۔۔۔
لالے سیف تو ہیں نا۔۔۔؟؟ سوں سوں کرتے اسنے اصل ڈر اگلا۔۔۔
نہیں اللہ کے فضل سے سب ٹھیک ہے معاز بھائی بھی کنٹیکٹ میں ہیں۔۔۔۔پریشان ہونے کی بجائے دعا کرو۔۔۔۔ اسنے تسلی دیتے کہا۔۔۔۔۔

چلو اب یہ بسورتی شکل دور کرو اور مسکراکہ اچھی طرح مجھے سی آف کرو۔۔۔۔ اسنے اسکی ناک دباتے کہا تو وہ ناک چھڑاتی اس سے دور ہٹتی کمال بے نیازی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

گڈ بائے۔۔۔ سی یو اللہ خافظ . .اسنے سنجیدگی سے ہاتھ ہلاتے کہا اور بیڈ پہ جا بیٹھی۔۔۔۔

جبکہ اسکے انداز الوداع پہ اسکا منہ صدمے اور حیرت سے بنا ڈھکن کہ مین ہول کی مانند کھل گیا۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔ اسنے صدمے سے پکارا۔۔

لیکن وہ یونہی ان سنی کرتی موبائل کیساتھ مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔
یہ کیا تھا مہر۔۔۔۔۔؟؟ اسکے قریب جاتے وہ کمر پہ ہاتھ جماتے بولا۔۔۔۔
سی آف کیا ہے اور کیا۔۔۔۔ اسنے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔

ادھر اٹھو میں بتاوں کیسے کرتے سی آف۔۔۔۔۔اسکا بازو پکڑ کے اپنے سامنے کھڑے کرتے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ جھکا۔۔۔۔

ہٹو پیچھے بے شرم انسان۔۔۔شرم سے لال بھبھوکا چہرہ لیا وہ اسے پرے کرتی بولی۔۔۔

کرو اب ٹھیک سے سی آف۔۔۔۔۔ معنی خیز نگاہوں سے اسے دھمکاتے وہ اسے بولا۔۔۔۔

اللہ خافظ۔۔۔ تھوڑا سا اوپر ہوتی وہ اسکے دونوں گالوں کو نرمی سے چھوتی الوداع کرنے لگی۔۔۔۔

مشہور بیوروکریٹ جہان حیدر شاہ کا اپنے الزامات کا بغیر کوئی تردید کیے اس خبر کو بند کروانا الزامات کو سچ ثابت کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔
مخصوص زرائع سے معلوم ہوا کہ انکا لندن کا دورہ طویل سے طویل تر ہو رہا ہے۔۔۔۔
نامعلوم کے یہ الزامات سے فرار ہے یا کوئی اور وجہ۔۔۔۔

اسنے بیزاری سے ٹیلیویژن آف کیا۔۔۔۔ وہ جانتی تھی اسطرح کی بہت سی نیوز آتی رہتی ہیں لیکن اسے بس جہان کی زندگی کی فکر تھی اسکے علاوہ اسے کسی چیز کی پرواہ نہ تھی کہ اسکا دل کہتا تھا کہ وہ کبھی بھی کچھ بھی غلط نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

جوں جوں ڈیلیوری کہ دن نزدیک آ رہے تھے اسکی بیزاری اور چڑچڑاپن بھی عروج پہ پہنچ رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بتائی ہوئی ڈیٹ کہ حساب سے بیس پچیس دن ہی باقی تھے۔۔۔۔سب اسکا دل بہلانے کو پورا دن گے رہتے تھے۔۔۔وقتا فوقتا جہان کی کال بھی اسے پزمژدگی سے نکال دیتی۔۔۔۔

لیکن پھر بھی کبھی کبھی اسکی طبیعت عجیب سی ہو جاتی تو مما تسلی دیتی کہ ایسی کنڈیشن میں ایسا ہو جاتا۔۔۔۔

وہ کسلمندی سے بیٹھی تھی جب موبائل کی رنگ ٹیون ہوئی۔۔۔۔

اسنے بیزاری سے موبائل اٹھایا اور دیکھے بغیر آن کر کہ کان سے لگا لیا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ آواز سے بیزاری چھلک رہی تھی۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔ گھمبیر آواز گونجی۔۔۔

اسکا دل انتہائی گہرائیوں میں ڈوب کہ ابھرا۔۔۔۔

خوشی کی دلفریب لہر اسکے اندر دوڑ اٹھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ اسنے دھیمے سے مسکراتے کہا۔۔۔ طبیعت پہ چھائی مردنی و بیزاری چھٹنے لگی۔۔۔۔۔

کیسے ہیں۔۔۔۔؟؟ اسنے نرمی سے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟ جوابا وہی بھاری دلکش لہجہ ابھرا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ اسنے آہستگی سے پکارا۔۔۔۔

ایلے اکیلے کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔؟؟ اسکے پوچھنے پہ وہ حواس باختگی میں ہی بات سمجھتی ہلکا سا مسکرا اٹھی۔۔۔۔

کام سے زیادہ ادھر ادھر دھیان ہوتا آپکا۔۔۔شکایت کر دینی میں نے آپ کی۔۔۔۔۔
نرمی سے گردن میں پڑے نفیس نیکلس پہ انگلی پھیرتی وہ شرارت سے مسکراتی بولی۔۔۔۔

ادھر ادھر نہیں۔۔۔ خود پہ دھیان رہتا میرا۔۔۔۔۔ اسنے کہا تو اسکی مسکراہٹ بڑھنے لگیں۔۔۔۔

نہیں کریں علیزے، میں ڈسٹرب ہو رہا۔۔۔۔۔۔ خمارآلود بھاری آواز اسکی ٹھہری دھڑکنیں پاگل سا کر گیا۔۔۔۔۔

نیکلس کو ٹریس کرتی اسکی انگلی ایک دم رکی اور پھر فورا گود میں ہاتھ رکھا۔۔۔

اسکی اتنی فرمانبرداری پہ اسے ہنسی آ گئی۔۔۔۔

اتنی فرمانبرداری۔۔۔۔؟؟ آگے بھی یہی پلان ہے یا فقط آج کیلیے۔۔۔۔ ؟؟ سنجیدگی سے چھیڑا گیا۔۔۔

میری فرمانبرداری پہ آپ کبھی بھی شک نہیں کر سکتے۔۔۔۔ اسنے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آہا۔۔۔مطلب آپ مجھے کھل کہ بتا رہیں ہیں کہ آپ مکمل میری فرمانبردار ہیں۔۔۔۔۔ معنی خیزی سے چھیڑتے وہ اسکی دھڑکنیں تیز کر رہا تھا۔۔۔۔

خاطر جمع رکھیے۔۔۔۔اتنی بھی میں فرمانبرداد نہیں آپکی۔۔۔۔۔ اسکے چھیڑنے پہ اپنی جھینپ مٹاتی وہ دل کو مضبوط کرتی بولی۔۔۔۔

ریٹلی علیزے۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں نجانے کیا تھا کہ وہ ایک دم سے جھجھک گئی۔۔۔۔۔

آپ مجھے تنگ کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟ نچلا لب دانتوں تلے دباتے اسنے جھجھکتے لرزتے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

اگر اتنے فاصلے سے میں آپکو تنگ کرنے میں کامیاب ہو رہا ہوں تو اسے میں ۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات کا دوسرا مطلب نکالتے ہوئے وہ نجانے کیا کہنے والا تھا کہ شرم سے سن ہوتی وہ بے اختیار اسے ٹوک گئی۔۔۔

حیدر پلیز۔۔۔۔۔۔ بے ساختہ نکالے گئے الفاظ پہ وہ خود ہی جھینپ اٹھی۔۔۔

میری دوری کا خاصا پازیٹو اثر لے رہیں ہیں آپ۔۔۔میرا نام بغیر اٹکے لے لیے۔۔۔۔ خفیف سا چھیڑنے والے انداز میں کہا گیا تو وہ چڑنے لگی۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ وہ نجانے کیا بولنے لگی تھی کہ پیچھے سے آتی معاویہ کی پکار پہ گہری آہ بھر کہ رہ گئی۔۔۔۔

واہ جی واہ کیا عیاشیاں ہیں۔۔۔؟؟ ہم ادھر ترس رہے ہیں اور یہ دیکھو اتنی دور سے بیٹھے رومینس کیا جا رہا۔۔۔۔۔۔ اسنے ساتھ کھڑے ولی اور زوریز سے دہائی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ شرم سے دہکنے لگی۔۔۔۔

شرم کریں معاویہ بھائی کچھ۔۔۔۔ اسنے جھینپتے موبائل کان سے ہٹاتے کہا۔۔۔۔

سپیکر آن کریں علیزے۔۔۔۔ اسنے گھمبیر آواز میں کہا تو اسنے سپیکر آن کرتے موبائل میز پہ رکھ دیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ معاویہ جب سٹارٹ لے لے تو اسے روکنا کسی کے بس کا کام نہ تھا۔۔۔

اسے سپیکر آن کرتے دیکھ کہ معاویہ چوکس ہو گیا اور صوفے پہ ریلیکس انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

السلام علیکم جے۔۔۔کیسے ہو جگر۔۔۔۔؟؟ اسنے پرجوش آواز میں کہا جبکہ وہ دونوں مسکراہٹ دبائے چپ کر کہ بیٹھے رہے کہ جانتے تھے کہ نیکسٹ کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔الحمدللہ۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

جے آئی مس ہو۔۔۔۔۔ اسنے ٹھنکتے ہوئے جس انداز میں کہا وہ سر جھکائے مسکرانے لگی جبکہ ان سے مسکراہٹ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

تبھی نوجوان پارٹی کا غولہ سا امڈ آیا۔۔۔وہ سب علیزے کیلیے آئے تھے لیکن اسکے پاس ان تینوں کو دیکھ کہ ٹھٹک گئیں جبکہ سامنے پڑے موبائل کو دیکھتے سب سمجھتے ہوئے محظوظ انداز میں بیٹھ گئیں۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔لیکن یہ نوازش کس خوشی میں ہو رہی۔۔۔۔۔ اسنے اسی انداز میں پوچھا۔۔۔۔

یار رات کو اکیلے سوتے ہوئے تم شدت سے یاد آتے۔۔۔۔۔ زینی کو زوردار آنکھ مارتے اسنے خباثت سے کہا۔۔۔۔

جبکہ وہ سب اسکی مسخریاں منہ کھولے ملاحظہ کرنے گے۔۔۔۔

کیوں خدانخواستہ زینی تمہاری شکل پہ خداحافظ کہہ کہ چلی تو نہیں گئی ؟؟؟ جوابا کی گئی کاروائی پہ جہاں سب کہ قہقہے آوٹ آف کنٹرول ہوئے وہیں وہ ہونق سا موبائل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

جے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے احتجاجاً پکارا اور دانت نکالتی زینی کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

تم میری بہت سی راتوں کے مقروض ہو۔۔۔۔۔ سب کو دیکھتے پینترا بدلتے اسنے کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟ اسنے اچنبھے سے پوچھا۔۔۔

تم اپنی بیگم کو اکیلے چھوڑ کہ جب جب جاتے ہو میں اپنی بیگم کو تب تب انکے پاس بھیجتا ہوں۔۔۔۔۔ کسی ڈائیلاگ کی ٹانگیں توڑتے اسنے مبالغہ آرائی کی حد کر دی۔۔۔۔۔

جھوٹے۔۔۔۔۔۔ علیزے اسکی بال نوچتی آگے بڑھی تو وہ دانت نکالتا پیچھے ہوا۔۔۔

میری اطلاعات کہ مطابق تمہاری بیگم میری بیگم کے پاس دو راتیں ٹھہری ہیں۔۔۔۔۔۔رائیٹ۔۔؟ اسکے سنجیدگی سے استفسار کرنے پہ وہ گڑبڑا گیا اور دانت نکالنے والوں کو کھا جانیوالی نظروں سے گھورا۔۔۔۔۔

سب جانتے تھے کہ وہ فضول بکواس کر رہا ہے کہ پورا مینشن جانتا تھا کہ جتنا عزیز اور قابل احترام معاویہ کیلیے جہان تھا اس سے کہیں بڑھ کہ عزت و احترام وہ علیزے کو دیتا تھا۔۔۔

بقول اسکے کہ وہ اسکے ساتھ دو رشتے نبھاتا تھا بھائی کا بھی اور دیور کا بھی۔۔۔۔
اسی لیے جب جب علیزے ڈپریس ہوتی تھی وہ ان دنوں کام کو کم توجہ دے کر اسے اوٹ پٹانگ باتوں سے فریش کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔۔۔

دو جسم یک قلب کی مثال اگر معاویہ اور جہان پہ فٹ آتی تھی تو یہی پروٹوکول اور احترام وہ علیزے کو بھی دیتا تھا۔۔۔۔

اب بھی وہ جان بوجھ کہ اسے راتوں کا بتا رہا تھا کہ زینی کو اسکے پاس بھی اسی نے بھیجا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو میرے جیسے شادی شدہ انسان کیلیے اسکی بیوی کے بغیر آدھی رات بھی محال ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ بے باکی سے بولتا خواتین کو گڑبڑانے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔

بے شرم انسان۔۔۔۔ لاریب تلملاتی اسکے کندھے پہ دھموکا جڑ گئی۔
ویلے جے جب زینی صبح واپس آتی تھی نا اسکے بازووں پہ اور گردن پہ ناخنوں کہ نشان دیکھ کہ مجھے تمہاری ہمت پہ رشک آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ علیزے کو شرارت سے دیکھتا وہ دانت نکالتے انہیں آگ لگا گیا۔۔۔۔۔۔

شرم تو نہیں آتی معاویہ بھائی جھوٹ بولتے۔۔۔۔۔۔ اسے بے انتہا شرمندگی فیل ہو رہی تھی جہان سے اور باقی سب سے کہ نجانے وہ کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔۔۔

لالے جھوٹ بول رہے ہیں یہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔ اسے گھورتی وہ جہان سے بولتی علیزے کو اپنے تئیں شرمندگی سے نکالنے لگی۔۔۔۔

آئی نو بیٹا۔۔۔۔بٹ ڈونٹ وری میں اسکے سبھی شکوے اور قرض دور کر دونگا۔۔۔۔۔اب گھر واپسی پہ یہ دو راتیں سود سمیت لوٹا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔ جہان نے بھرپور سنجیدگی اور سرد آواز میں کہتے اسکے پیروں تلے زمین نکالی جبکہ سب خواتین سمیت لڑکوں کہ دلوں میں ٹھنڈک سی پڑنے لگی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔کیا۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے اسکی کیا ضرورت ہے جے۔۔۔تو میرا بھائی ہے اور وہ بھابھی ماں ہیں۔۔۔تم لوگوں کیلیے دو راتیں کیا مہینے بھر کی راتیں بھی قربان۔۔۔۔۔۔ وہ جلدی جلدی سے بات بدلتے بولا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا جہان کے ساتھ سونا مطلب ٹھکائی اور زینی سے دوری۔۔۔۔اور ایسی جھوٹ والی پوزیشن میں سونا مطلب پنشمینٹ۔۔۔۔۔

اسکے چارسو والٹ روشن ہو گئے اسکی بات سن کہ۔۔۔

نہیں یو نو۔۔۔میں کسی کا قرض نہیں رکھتا۔۔۔ اسنے سرد آواز میں کہا۔۔۔

جے نا کر یار۔۔۔میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔کچھ نہیں کیا تیری بیگم نے اور تو اگر بولے تو میری بیگم دو راتیں اور رک سکتی۔۔۔۔۔ وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسکی ایسی بات پہ سب سے اونچا قہقہ لگانے والی زینی تھی۔۔۔۔۔اسنے اسے دیکھتے دھمکی دینے والے انداز میں اشارہ کیا تو اسے بریک لگا۔۔۔۔۔

وہ لوگ یونہی تادیر اکٹھے بیٹھے اس سے بات چیت کرتے رہے۔۔۔۔۔

جلدی تیار ہو جائیں۔۔۔میں ناشتہ لگانے لگی۔۔۔۔۔کھلے بالوں کو مصروف سے انداز میں جوڑے میں لپیٹتے اسنے کہا۔۔۔

تو ڈریسنگ کہ سامنے کھڑے ٹائی لگاتے اسکے ہاتھ تھمے اور بغور اسکے خالصتا بیویوں والے انداز نوٹ کیے۔۔۔۔۔

اسنے نا محسوس انداز میں ٹائی کی ناٹ کھولتے ٹائی گلے سے نکالی۔۔۔۔۔۔

ناشتے کا پہلے پڑ گیا تھا۔۔۔یہ یاد نہیں آیا کہ مجھے تیار بھی کروانا۔۔۔۔۔ اسنے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

آپکو تیار۔۔۔۔۔؟؟ اسنے تنقیدی و حیران نظروں سے سرتا پا ریڈی کھڑے آریان کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔

ہاں میری تیاری۔۔۔۔ اسکی نظروں کہ پیش نظر اسنے کڑھتے ہوئے اترا کہ کہا۔۔۔۔

لیکن آپ تو تیار کھڑے ہیں۔۔۔۔؟؟ اسنے اپنی نگاہوں کہ ساتھ ابکہ الفاظ سے بھی باور کروایا۔۔۔۔

یہی تو میں کہہ رہا کہ یہ تمہارا کام تھا جو میں نے اکیلیے میں کیا ہے اور ابھی ادھر آو ٹائی لگاو میرے۔۔۔۔۔ اسی سنجیدگی سے اسنے گرے ڈاٹس والی ٹائی اسکی طرف بڑھائی تو وہ پریشان ہو گئی۔۔۔۔

لیکن مجھے تو ٹائی لگانی ہی نہیں آتی۔۔۔۔۔ اسکی سنجیدگی سے ڈرتے اسنے آہستہ سے کہا تو اسنے اسے یوں دیکھا گویا کچھ انہونا بول دیا ہو۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟ تمہیں ٹائی لگانی نہیں آتی۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اس انداز میں پوچھا کہ وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔

ہاں تو میں کونسا ہمیشہ سے اسی کی پریکٹس کرتی رہی ہوں۔۔۔۔۔ اسکی بات سے خفا ہوتی وہ ٹائی اسے تھماتی کہتی جانے لگی جب اسنے بازو سے کھینچتے اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔۔

اس اچانک واردات پہ وہ بوکھلاتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔دل زوروں سے دھڑک اٹھا اسکے لمس پہ۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔میں سکھاتا ہوں تمہیں لیکن لگاو گی تم ہی۔۔۔۔ اسے کہتے وہ اسے بکھرتے بالوں کو سمیٹتا اسے سمٹنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اسکے بتائے گئے طریقے سے ٹائی باندھنے لگی لیکن اسکے پاس سے آتی دلفریب مہک اور اپنا لڑھکتا دوپٹہ اسکے ہوش اڑائے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ اور سانسیں ایک ساتھ رکیں جب اسنے اسکے دونوں ہاتھ اپنی کمر پہ محسوس کیے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر تمیز سے کھڑے رہیں۔۔۔۔ شرم سے لرزتے لہجے میں اسنے ہمت کرتے اسکے بازو ہٹانے کی کوشش کرتے کہا لیکن ناکام نہیں کیونکہ وہ گرفت مضبوط کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

رات کو جلدی کیوں سوئی تم۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ رات کو تھوڑا لیٹ گھر آیا تھا لیکن وہ اسکے آنے تک اسکا انتظار کرتی کرتی سو چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک نجے جلدی ہوتا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بمشکل آنکھیں اٹھاتے پوچھا تو وہ خفیف سا سر جھکا گیا۔۔۔۔۔

ہاں لیکن یار تم میرا انتظار تو کرتی۔۔۔میرا سارا موڈ خراب کر دیا تھا تم۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا تو اسکی رنگت دہکنے لگی۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ جھٹکے سے اپنا آپ چھڑاتی سائیڈ سے نکلتی بیڈ کی طرف جاتی بستر سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔

بہت اچھا ہوا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا اور پھر اپنی طرف بڑھتے اسکے ہاتھوں کو دیکھتی بدک کہ بولی۔۔۔۔۔

شرافت کہ جامے میں رہیں مجھے لگتا ہے کہ ڈاکٹری کی ڈگری نہیں بلکہ رومینس کی ڈگری لی ہے آپ نے۔۔۔۔۔ حیا سے چڑتے ہوئے کہتے وہ اسے قہقہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔۔۔۔۔

یار بیوی کیساتھ رومینس کرنے کیلیے کونسی ڈگری لینی پڑتی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مسکراہٹ دباتے پوچھا تو وہ سٹپٹا سی گئی لیکن پھر دائیں سائیڈ پہ ہوتی تکیہ اٹھانے کہ بہانے خود پہ قابو پاتی بولی۔۔۔۔

اب مجھے کیاپتہ کہ یہ فقط بیوی سے رومینس ہوتا یا کہیں ہاسپٹل بھی اس ڈگری کو یوٹیلائز کیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔ اسکے انداز پہ وہ دل کھول کہ ہنستا چلا گیا۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔آج لگی ہو پکی والی بیوی۔۔۔اسسہ یہ جیلسی والی رگ ہر بیوی میں ہونا ضروری ہے کیا۔۔۔۔؟؟ وہ شرارت سے اسکی طرف جھک کہ پوچھتا اسے گڑبڑانے اور شرمندہ ہونے پہ آمادہ کر گیا۔۔۔

ہٹیں پیچھے۔۔ صبح صبح فضول ترین باتین لے کہ بیٹھ گئے۔۔۔تیار ہو کہ آ جائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو گیا ہوگا۔۔۔۔۔۔ وہ بات بدلتی آگے بڑھنے لگی جبکہ وہ دلچسپی سے اسکے کترائے سے روپ کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

اچھا ادھر تو آئیں۔۔۔ وہ اسکے بازو تھامتا پھر سے اسے سامنے کرتا اسکی دھڑکنیں منتشر کر گیا۔۔۔۔

رات کا جمع شدہ کوٹا ابھی کچھ تو نکالنے دو۔۔۔۔۔۔ اس پہ جھکتے وہ شرارت سے بولا تو اسکی مدہوشی کا فائدہ اٹھاتی وہ اسکے کچھ کرنے سے پہلے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی جھکائی دیتی اسکی گرفت سے نکلتی دروازے کی طرف گئی۔۔

رات کے کوٹے رات کو لیٹ دا ٹائم پورے کرنے چاہیے۔۔۔۔۔ وہ شرارت سے کہتی غڑاپ سے غائب ہوئی جبکہ وہ وہیں مسکراتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔کل مجھے اتنی پیاری لڑکی دکھی ادھر کالونی میں۔۔۔۔۔ چائے لاتی ہدیٰ کو دیکھتے اسنے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

ہاں تو پھر۔۔۔۔۔۔ میگزین دیکھتی مہینہ نے غیرتوجہی سے کہا جبکہ دریہ نے مسکراہٹ دباتے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔اسے دیکھ کہ میں بس یہی سوچ رہا تھا کہ انسان کو شادی میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔۔ اسنے کپ پکڑاتی ہدی کو دیکھتے شرارت سے کہا تو وہ جل بھن اٹھی۔۔۔۔

ایویں بندہ انہیں دیکھ کہ ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرتا رہتا۔۔۔۔ شرارت کو طوالت کی شکل دی تو۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔ بے ساختہ منہ سے آہ نکل گئی وجہ ہدی کا اسے چائے پکڑاتے اسکے ہاتھ پہ چائے گرانا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نکالتے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ٹھنڈی آہیں بھر رہے تھے تو میں نے سوچا کہ آہیں کچھ گرم کر دوں۔۔۔ بے نیازی سے اپنا کپ تھامتی وہ صوفے پہ بیٹھتی بولی تو دریہ کا قہقہ نکل گیا۔۔۔۔

شوہر کی عزت و احترام بیوی پہ فرض ہوتا۔۔۔ اسنے جتانے والے انداز میں کہا۔۔۔

تو شوہر پہ کب فرض ہوا کہ وہ کالونی کی خوبصورت لڑکیوں کو دیکھتے آنکھیں سینکیں۔۔۔۔ مرینہ نے اسکے کان کھینچتے کہا تو وہ گڑبڑایا۔۔۔

اوہو۔۔۔ بھابھی مذاق کر رہا تھا۔۔۔ اپنا کان چھڑاتے اسنے کہا۔۔۔

ولی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے ژالے کہ پکارنے پہ وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔

تم نے ہدیٰ سے شاپنگ کا پرامس کیا تھا شاید ہفتہ پہلے۔۔۔۔۔۔ اسنے کچھ دن پہلے ہی سب کے سامنے اسے شاپنگ کا کہا تھا لیکن پھر اپنی مصروفیت میں بھول گیا۔۔۔۔

اوہ تو اسی لیے محترمہ کا موڈ آف تھا۔۔۔۔ اسنے شرارت سے نگاہیں اسکی طرف کیں۔۔۔ وہ دو تین دنوں سے اسکے آنے سے پہلے سو بھی جاتی تھی اور نہ ہی اس سے کھل کہ باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اسی لیے ابھی اسنے شرارت کا آغاز کیا تھا لیکن ابھی اسکی ناراضگی کی اصل وجہ جان کہ مسکرا کہ رہ گیا۔۔۔۔

سوری بھابھی مجھے واقعی یاد نہیں رہا تھا۔۔۔ . .اسنے معزرت کرتے کہا کہ غلطی واقعی اسکی تھی کہ اسنے بتایا تھا اسکا شاپنگ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

بہت غلط بات ہے یہ ولی۔۔نیکسٹ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور ابھی جاو دونوں۔۔۔ مرینہ نے سرزنش کرتے اسے کہا تو اسنے سرخم تسلیم کیا۔۔۔

جبکہ ہدی کو ژالے نے مسلسل ٹہوکوں سے اٹھایا کہ اب وہ ناراضگی کہ اظہار کہ طور پہ جانا نہیں چاہتی تھی---

لیکن سب کہ کہنے پہ جانے پہ نیم رضامندی سے آمادہ ہو گئی-----

مکمل سیاہ لباس میں خود کو ڈھکے ہوئے ، سیاہ ہڈی سے چہرہ چھپائے اسنے گہری سیاہ چمکدار آنکھوں سے دو فٹ کہ فاصلے پہ کھڑی کار پہ فوکس کیا----

فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا مودب سا انگریز ڈرائیور اسکی نظروں کا محور تھا کہ وہ اس کار کہ مقابل کھڑا تھا . .---

وہ ابھی تلک اس بارے میں کانفیڈینٹ نا ہو سکا تھا کہ کار میں کوئی اور موجود ہے یا نہیں-----

اسکی موجودگی کا ابھی کنفرم نہیں ہو سکا ہے لیکن ابھی تم اس گاڑی پہ ٹریسر چپکا دو۔۔۔۔۔ اسنے بلیو توتھ میں ہولے سے نامحسوس انداز میں ہدایت دی۔۔۔۔

کچھ ہی سیکنڈز کہ بعد اس کار کہ پاس سے فراٹے بھرتی گرے کلر کی کار گزری تو اسکی آنکھیں مسکرائیں۔۔۔۔

انتظار سے اسے سخت کوفت تھی اسی لیے وہ واک کرنے کے سے انداز میں چلتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔

سر پلیز احتیاط سے۔۔۔۔۔ کان میں گئے آلے سے آتی فکرمندانہ آواز پہ اسکہ لبوں پہ مبہم سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

وہ اسی انداز میں چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔ اسکے گارڈز کسی کی نظروں میں آئے بغیر اسکی چاروں سے حفاظت کیے جا رہے تھے کہ یہ اسکی سیٹ کا خاصہ تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ فرلانگ کے فاصلے سے گاڑی کہ نزدیک پہنچا تو اسکے لبوں پہ سفاک سی مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔۔

گاڑی پہ چڑھائے گئے ڈارک کلر کہ شیشے اس بات کی کھلی نشاندہی کر رہے تھے کہ گاڑی میں کوئی موجود تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں ہی ہے اور ہوپ سو کہ وہ لوگ کسی کی بھی موجودگی میں ایلے باہر نہیں نکلیں گے اسلیے ابھی کوئی اسطرف نہ آئے۔۔۔۔ وہ باہر نکل کہ جب ہوٹل کی طرف جائے احتیاط سے اپنا کام کر دینا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسلسل چیونگم چباتے ہدایت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے دور گیا تو اسکی پیش گوئی کہ مطابق گاڑی کا پچھلا دروازہ کھلا لیکن اسنے پلٹ کہ نہ دیکھا کہ وہ جان چکا تھا کہ نکلنے والا شخص کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اس یلے وہ جیبوں میں ہاتھ دیے ناک کی سیدھ میں چلتا گیا۔۔۔۔۔

اب اسے صرف اگلے مرحلے کہ مکمل ہونے کا انتظار تھا لیکن وہ پریشان نہ تھا کہ اسے یقین تھا کہ سب انشاءاللہ اچھا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ چلتا نجانے کیا سوچتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جب سترہ منٹس کہ انتظار کہ بعد اسکے آلہ ء کار سے آواز آئی----

اٹس ڈن سر------ پرجوش سی آواز پہ اسکے لبوں پہ پر طمانیت سی مسکان پھیل گئی----

اور یہ شاید پچھلے کچھ دن سے پہلی پرسکون سی مسکان تھی جو اسکے چہرے پہ چمکی تھی------

---

اوہ تھینگ گاڈ مہرو.--- تم آ گئی میں تمہیں زیادہ والا مس کر رہی تھی------ مہرو کہ سینے سے لگی وہ پرجوش آواز میں کہتی سب کہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر گئی----

ہاں یار بھابھی کہ موبائل کا شاید ریڈیو سیٹ خراب ہو چکا ہے اسلیے وہ شدت سے تمہیں مس کر رہیں ہیں----- زوریز نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ سب کی نا چاہتے ہوئے ہنسی چھوٹ گئی----

جبکہ علیزے اور مہرو نے بیک وقت اسے پلٹ کہ گھورا۔۔۔۔

. . .ہٹو پرے۔۔۔۔خان کھانے کو کچھ نہیں دیتا کیا جو یوں ندیدوں سے مجھ معصوم کو دیکھ رہی اسکے گھورنے کا نوٹس لیتے اسنے ٹکڑا لگایا تو پہلا قہقہ ہی خان کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاویہ کم ہے کیا جو تم اسکی جگہ سنبھال رہے۔۔۔۔۔۔۔ چچی نے اسے دھموکا مارتے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

چچی بس مینڈک کو زکام ہو گیا ہے۔۔۔۔ مہرو نے ناک چڑھاتے کہا۔۔۔۔۔

مینڈک نہیں مینڈکی ہوتا ہے نالائق عورت۔۔۔۔۔۔ اسنے تصحیح کرنے والے انداز میں کہا تو وہ دانت کچکچاتی اسکے بال نوچنے کو آگے بڑھی۔۔۔

تبھی خان کے موبائل کی رنگ ٹیون بجی۔۔۔۔۔

وہ نمبر دیکھتا سائیڈ پہ جاکہ بات کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ کہ بعد وہ پلٹا اور موبائل علیزے کی طرف بڑھایا۔۔۔

سر ہیں۔۔۔۔ اسکی استفہامیہ نگاہوں کہ جواب میں اسنے کہا تو اسکا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔کیسی ہیں۔۔۔؟؟ روح میں اترتی سنجیدہ و گھمبیر آواز اسکی دھڑکنیں بڑھا گئی۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔میں ٹھیک آپ کیسے۔۔۔۔؟؟ سبکو کن انکھیوں سے دیکھتی وہ ہولے سے بولی۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔ طبیعت ٹھیک رہتی؟؟؟ اسکی ڈیلیوری میں دو ہفتے ہی باقی تھی اسلیے اسنے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔۔اسنے سرخ چہرے سے جواب دیا۔۔۔

علیزے میری وارڈ روب میں جو لاکر ہے------ اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ بھی متوجہ ہوِئی---

جی----- اسنے کہا----

اس لاکر کا پاسورڈ اپنا نام لگا کہ اوپن کریں اور اس میں جو ریڈ کلر کی فائل ہو گی وہ اسی طرح لا کہ خان کو دیں------ اسنے ہدایت دی تو وہ اٹھی----

موبائل آن ہی رکھیں اور خان کو دیں---- اگلی ہدایت پہ عمل کرتے وہ پھرتی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی----

میں فائل لے آوں---- وہ جلدی سے آگے بڑھی تو دادو کا کلیجہ حلق کو آیا----

علیزے بچے دھیان سے سیڑھیاں ہیں-------- انہوں نے بے ساختہ پکارا لیکن وہ ان سنی کرتی جلدی سے کمرے کو بھاگی-----

کچھ ہی لمحوں کہ بعد وہ مسکراتی ہوِئی فائل لیے آتی دکھائی دی----

اسکے قدم سیڑھیوں پہ ہی تھے۔۔۔۔

خان یہی فائل ہے نا۔۔۔۔۔ اسنے آواز لگائی تو سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور اگلا لمحہ پورے مینشن کیلیے قیامت کا لمحہ تھا۔۔۔۔۔

اسکا دھیان بٹنے اور تیزی کی وجہ سے اسکا پاوں پھسلا اور وہ سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئی نیچے کی طرف آتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔

اسکی دلخراش چیخ وہاں موجود افراد کے ساتھ ساتھ سمندر پار بیٹھے موبائل پہ بات کرتے اس شخص کا سینہ بھی شق کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔ اسکی دلخراش چیخ "اکیساتھ اسکے نام کی پردرد اور پرسوز پکار پہ سب کا دل مٹھی میں آیا۔۔۔

انہیں وہ پکار سنائی دی تھی لیکن وہ سب کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔

وہ سب ساکت نظروں سے خون میں لتھڑی علیزے کو پتھریلی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جسکا ایک ہاتھ اپنے پیٹ پہ جبکہ دوسرا بے جان سا زمین پہ پڑا تھا۔۔۔۔

سب سے پہلے ہوش وہاں داخل ہوتے معاویہ کو آیا۔۔۔۔۔

بھابھی ماں۔۔۔۔ وہ بھاگتے ہوئے اسکے قریب آیا اور روتے ہوئے اسے سیدھا کیا۔۔۔۔

خان پلیز ہری اپ گاڑی نکالو۔۔۔۔ وہ جامد کھڑے خان کو دیکھ کہ زور سے چلایا تو سب ایک دم جیسے ہوش میں آئے۔۔۔۔۔

لیکن انہیں ہوش میں لانے کا باعث معاویہ کی پکار نہیں بلکہ مما کا بے جان گرتا وجود تھا۔۔۔۔

سب پہ گویا پل بھر میں قیامت ٹوٹ پڑی۔۔۔۔ معاویہ علیزے کو لیے باہر بھاگا جبکہ آریان مما کو سنبھالتے باہر کو لپکا۔۔۔۔

سب کہ منع کرنے کے باوجود مینشن کی تمام لڑکیاں بھی ساتھ جا چکیں تھیں۔۔۔

وہ ماحول جو کچھ ملحے پہلے قہقہوں کی جھنکار سے گنگنا رہا تھا وہاں اب وحشت ٹپک رہی تھی ایک درد ناک سی وحشت جو آنے والے وقت سے سہمی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ منجمند نگاہوں سے اپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جہاں پہ کچھ ملحے پہلے اسکی زندگی سانسیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں ابھی تک اس کی دلخراش چیخ سنائی دے رہی تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا اسکے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے اس چیخ کی آواز سے۔۔

وہ اپنے قدموں پہ اٹھا لیکن وہ اسی پل لڑکھڑا کہ گھٹنوں کہ بل گر گیا۔۔۔۔۔

یہی وہ پل تھا جب تڑپتی بے جان علیزے کو معاویہ نے اٹھایا تھا۔۔۔۔

اسکے پاس کھڑے آفیسر جو کہ ساری صورتحال سے واقف ہو چکے تھے اسے یوں گرے اور سرخ آنکھوں کیساتھ دیکھ کر متاسف کھڑے تھے۔۔۔۔

وہ شخص جسے بڑے سے بڑے امتحان میں بھی انہوں نے ثابت قدم دیکھا تھا اسے لڑکھڑا گرا گیا تھا اسکی بیوی کا دکھ۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اسکا اصل دکھ ہے کیا۔۔۔؟؟
اس سے پہلے کہ وہ اسکے پاس آتے وہ لڑکھڑاتے اٹھا اور بھاگتے ہوئے سب کچھ پس پشت ڈالتے وہ اسکے پاس جانے کو لپکا۔۔۔

وہ جو سمندر پار بیٹھی اسکے انتظار میں بے حال ہو چکی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ کچھ فرلانگ ہی طے کر پایا تھا اس سب سے بے خبر آفیسر نے جوش سے پکارا۔۔۔۔

سر وی فائنڈ ہم وڈ گریٹ ایویڈینس۔۔۔۔۔۔ اسکی پکار نے جیسے اسے وہیں ساکت کر دیا ہو۔۔۔۔۔

اسکی نگاہوں کے سامنے گزرے لمحوں کی فلم سی چلنے لگی----

کچھ سال پہلے لیے گئے عہد---

فورس جوائن کرتے ملک سے باوفا رہنے کے وعدے---

علیزے کے دکھ کی ہر دوا کے وعدے--

خان اور اس جیسے بہت سے بچوں سے کیے گئے وعدے---۔

اسنے سبھی وعدوں پہ پاوں رکھتے قدم آگے کی بڑھالئے کہ وہ جو پڑی تھی وہاں وہ اسکی سانسوں کی روانی کی ضمانت تھی----

جہان------ اسنے کرنٹ کھا کہ دیکھا تو اسکے ساتھ آنیوالا معاز سکندر سرخ آنکھوں کیساتھ وہیں کھڑا تھا اسکے چہرے کہ تاثرات اور سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ اس سب سے باخبر ہو چکا تھا------

کچھ مقام ایسے ہوتے ہیں زندگی میں جہاں ہمیں اپنی زندگی اور رشتوں کو پرے رکھتے ہوئے اپنے وعدوں کو پورا کرنا ہوتا ہے----

اسکے سنجیدگی سے کہنے پہ اسکے دل میں درد سا اٹھا۔---

اور اگلا لمحہ وہاں موجود ہر شخص پہ حیرتوں کہ پہاڑ توڑ گیا-----

وہ اونچا لمبا مضبوط مرد معاز کہ کندھے سے سر ٹکائے شدتوں سے رونے لگا----

اسے کہیں ایسا مت کرے میرے ساتھ----

مر جاؤں گا میں اسکے بغیر، وہ ---وہ میری سانسوں کی روانی کی ضمانت ہے میری سانسوں کو اٹکنے مت دیں----

اسکی آہ و زاری وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم کر گئی----

وہ مر رہی ہے میری وجہ سے---میری وجہ سے گئی تھی وہ اوپر---- میں نے ختم کر دیا سب کچھ اپنے ہاتھوں سے----- اس کا دکھ شدید تر تھا---

اسے یہ احساس کھائے جا رہا تھا کہ اسکی وجہ سے یہ سب ہوا----- یہ سب سوچتے اسکی سانسیں تھمنے لگتیں تھیں----

جب جب علیزے مشکل میں ہوتی تھی تب تب وہ بے جان ہوتا تھا لیکن ابھی اسکی دلخراش پکار و چیخ اسکے دل پہ خنجر نما ناسور بن کر چبھی ہوئی تھی---

جسکی تڑپ اور درد سے وہ مر مر جا رہا تھا----

وہ جو وہاں سے جانے کو بے تاب تھا معاذ کہ ایک جملے نے ہی اسکی قدموں میں زنجیریں ڈال دیں تھیں---------

---

آپریشن تھیٹر کے سامنے کھڑے افراد کی سانسیں گویا سینوں میں کہیں اٹکی پڑیں تھیں----

ایک طرف علیزے کی پریشانی اور دوسری طرف مما کی پریشانی جو ابھی تلک ہوش میں نہ آئیں تھیں۔۔۔۔

آریان بھی ڈاکٹرز کی ٹیم کے ساتھ آپریشن تھیٹر میں ہی موجود تھا۔۔۔۔

جبکہ باقی سب باہر کھڑے دعا گو تھے۔۔۔ دادو کو بار بار غشی کہ دورے پڑ رہے تھے لیکن اسکے باوجود وہ گھر جانے کو راضی نہ تھی۔۔۔۔

علیزے کی کریٹیکل کنڈیشن کو دیکھتے وہ اس وقت اس سے جڑے وجود کو بھولے ہوئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ ڈاکٹر یہ کہہ کہ جا چکی تھی کہ اس وقت دو جانوں کا بچنا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

اسلیے وہاں موجود ہر شخص نے ہی خون ہوتے دل کیساتھ علیزے کی جان بچانے کو کہا۔۔۔۔

لیکن وہ سب ابھی بھی اللہ پہ یقین رکھے دعا کیے جا رہے تھے کہ وہ جہان شاہ کا بچہ تھا جسکی قلقاریاں سننے کو پورا مینشن بے تاب تھا۔۔۔

لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جہان شاہ کہ بچے کی ماں جہان شاہ کی رگوں میں بستی ہے اسلیے سب نے ہی اسکی زندگی بچانے کو فوقیت دی۔۔۔۔۔

خون کا ارینج کریں۔۔۔۔۔ A+ ایکسکیوزمی جلدی سے

انٹرنل بلیڈنگ بہت زیادہ ہوچکی ہے جسکی وجہ سے بچوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے کہ انکی جان بچنے کہ ففٹی پرسینٹ چانسز ہیں۔۔۔۔۔۔ نرس افراتفری میں کہتی دوبارہ اندر کی طرف گئی۔۔۔۔

جبکہ وہاں موجود افراد کہ دل و ساعتیں لفظ بچوں پہ رک سی گئیں تھیں۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاویہ کے ایک بوتل خون دینے کہ بعد اب زوریز خون دے رہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے اڑتالیس گھنٹوں کا وقت دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سر توڑ کوششیں کیے جا رہے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہاں لائی گئی وہ لڑکی کس شخص کی بہو ہے اور کس شخص کی بیوی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

مما کو ہوش آ چکا تھا اور انہوں نے اٹھتے ہی جہان کو بلانے کا کہا تھا جس کہ باعث خان نے فورا جہان کا نمبر ملا کہ انہیں دیا۔۔۔

لیکن اسکی حالت کہ پیش نظر کال معاز نے اٹینڈ کی کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کچھ بھی ایسا ویسا جہان سنے۔۔۔

مما کہ بار بار فورس کرنے پہ معاز نے انہیں نرمی سے سمجھایا۔۔۔۔۔

آنٹی آپ ایک آرمی آفیسر کی ماں ہیں۔۔۔اسکی باقی ساری پوزیشنز کو اس وقت پرے ڈال کہ اس بات کو دیکھیں کہ وہ اس وقت ملک کے ساتھ ساتھ بہت سے لوگوں کا قرض اتارنے آیا ہے۔۔۔۔۔

آپ پلیز اس وقت اس کی راہ میں مشکل نہیں دعائیں بچھائیں۔,-- علیزے کے پاس بہت سے لوگ ہیں اور انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن جہان کو ایسی سچویشن میں سنبھالنا بہت مشکل ہے----

آپ پلیز دعا کریں ہمارے لیے کہ جلد از جلد ہم کامیاب ہو کہ لوٹیں---

آپ کو تو ثابت قدم رہ کہ ہمارے لیے دعائیں کرنی ہیں------ اسنے بڑی نرمی سے انہیں سمجھایا---

ساتھ ساتھ اسکی فکرمندانہ نگاہ اسکی دی گئی سلیپنگ پلز کی بدولت بے سدھ پڑے جہان پہ بھی ڈال رہا تھا-----

جو انتہائی ڈپریس و جنونی ہو رہا تھا------

معاز سے بات کرنے کہ بعد مما کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکیں تھیں---

لیکن ایک دھڑکا سب کہ دلوں کو لگا ہوا تھا-----

بچوں کا سن کہ مما کہ آنکھوں سے آنسو زارو قطار گر رہے تھے۔۔۔۔

میرے جہان کہ زندگی ہے یہ۔۔۔۔ وہ وہاں مر رہا ہے اور یہ یہاں مر رہی ہے۔۔۔۔۔۔
میرے جہان کہ بچے بھی اتنی مشکل میں ہیں۔۔۔۔

یااللہ مشکل سے نجات دلا اور میری بچی اور بچوں کو صحت عطا فرما۔۔۔۔۔۔ انکی گریہ و زاری مسلسل جاری تھی۔۔۔۔

سکندر ولا سے بھی سب پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

بھینچے ہوئے ہونٹ ہونٹ سرخ ویران آنکھیں اور وحشت زدہ چہرہ لیے وہ سکرین کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں سے اتنے خوفناک شعلے نکل رہے تھے کہ وہ سب کو ٹھٹکانے پہ مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اٹھا اور اپنی جیکٹ پہننے لگا۔۔۔اسکے جیکٹ پہننے پہ سب الرٹ ہو گئے اور سب سمجھ کہ ریڈی ہو گئے۔۔۔۔

معاز اسے بار بار نرمی برتنے کو کہہ رہا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے اندر کتنی آگ لگی ہے۔۔۔۔۔

اس شخص کی بدولت وہ آج علیزے سے دور تھا اسی وجہ سے اسکے اندر نفرتوں اور وحشتوں کہ بھانبھڑ جل رہے تھے۔۔۔۔

وہ سب کو لیے باہر کی طرف لپکا۔۔۔۔۔۔

نجانے کتنا کرب آمیز انتظار تھا۔۔۔ جب ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔۔

کانگریجولیشنز۔۔۔۔۔۔ بیبیز آر سیف نائو۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز انکے اندر زندگی کی لہر دوڑا گئی۔۔۔۔

اور علیزے۔۔۔۔۔ پھوپھو کی لرزتی آواز ابھری۔۔۔۔

ان کے سوال پہ ڈاکٹر کہ چہرے پہ مایوس کن سی پریشان لہر دوڑی۔۔۔۔۔

ان کیلیے دعا کریں۔۔ شی از ان کریٹیکل کنڈیشن۔۔۔۔ وہ انہیں کہتا دوبارہ سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ جو بچوں کا سن کہ خوش ہوئے تھے دوبارہ سے بجھ کہ رہ گئے تھے ۔۔۔۔

اسی پل ایک میسج سمندر پار بیٹھے شخص کے موبائل پہ شو ہوا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ہالے نور اور شاہ ویر حیدر شاہ کی آمد مبارک ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو یہ سب سننے کیلیے نہایت پرجوش تھا اس وقت یہ خبر فقط اس کا دل دھڑکا سکی۔۔

اسے فی الوقت صرف ایک ہی خبر سے غرض تھی وہ خبر جو اسکے اندر زندگی و خوشی کی رمق دوڑا سکے۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ سا کھڑا تھا جبکہ معاز سمیت سب آفیسرز اسے گلے لگا کہ اسے باپ بننے کی مبارک دے رہے تھے۔۔۔۔۔

دو دنوں کے انتہائی کڑے اور صبر آمیز انتظار کے بعد ڈاکٹر نے سب کو علیزے کے ہوش میں آنے کی خبر دی۔۔۔۔۔

وہ خبر ایسی تھی جس نے وہاں موجود افراد کی رگوں میں دوڑتے خون کی روانی کو سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب خوشی سے پاگل ہو اٹھے تھے۔۔۔ اسی وقت سویٹس کے ٹوکرے پورے ہاسپٹل میں بانٹے گئے اور علیزے اور بچوں سے پیسے وار کر وہاں موجود مستحق افراد کو دیے گئے۔۔۔

بچے بھی چونکہ انکیوبیٹر میں تھے اور علیزے سے بھی ملنے کی پرمیشن نہ تھی اس لیے وہ ابھی تک کسی کو بھی دیکھ نہ پائے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نرس بچوں کو لیے آتی دکھائی دی تو سب بے چین ہو گئے لیکن وہ نرسسز بچوں کو پورے وارڈ میں گھما رہی تھیں کہ بقول انکے اتنے پیارے بچے تھے۔۔۔

بچوں کے آنے پہ سب لڑنے گے کہ پہلے بچے وہ اٹھائے گا لیکن سب کو پرے کرتے بچے پہلے دادو کو تھمائے گئے۔۔۔

پھر باری باری بچے دادے دادیوں کے بعد چاچو ماموں پھوپھیوں کے حصے میں آئے۔۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔ جب مہرو اور مینے نے بچوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

بچوں کو تم لوگ نہ اٹھانا ورنہ ان پہ تم لوگوں کا گندہ سایا پڑ جانا اور پھر یہ بھی ہر وقت بنا سٹاپ بٹن کے ٹر ٹر کرتے رہیں گے------ مژدہ سے چہرے کہ ساتھ ماحول بدلنے کو معاویہ نے انہیں چھیڑا-----

تم نا چپ ہی رہا کرو جب بولنا اپنی شکل جیسا برا ہی بولنا----- مہرو نے کھا جانیوالے انداز میں کہا----

ہاں تو سامنے والے کی شکل دیکھ کہ بولنا چاہیے---اب تمہاری شکل دیکھ کہ کچھ اچھا نہ نکلے تو میں کیا کروں---- ہائے رے یہ معاویہ کی معصومیت-------؟؟

اسکی اس معصوم اداکاری پہ سب کہ لبوں پہ بھولی بسری سی مسکان پھیل گئی-----

تم پرے ہٹو چھچھورے انسان----- اس سے بچہ چھینتی وہ بولی جبکہ بچی مینے لے چکی تھی----

میں سوچ رہا ہوں کہ ہاسپٹل کے عملے کو اطلاع دے دوں کہ یہاں بچہ چھیننے والی دو عجیب سی مخلوقات------ وہ شرارت سے انہیں تپانے کی تیاری میں تھا جب پپا نے کان قبضے میں کیا----

ہاں جی بر خوردار---کیا مسئلہ ہے-----؟ انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا---

آ----کچھ نہیں---مبارک ہو جوان ہو گئے ہیں مطلب کہ پوتا اور پوتی کی مبارک ہو----- فورا سے پینترا بدلتے اسنے اپنے انداز میں ہی مبارک دی تو سب ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیے-----

---

زرد چہرے کہ ساتھ بمشکل مسکراتے ہوئے وہ سب سے باتیں کیے جا رہی تھی----

لیکن آنکھیں ناچاہتے ہوئے بھی دروازے سے لگی ہوئیں تھی۔
اس بات سے بالاتر کہ وہ جانتی تھی کہ اس کیلیے وہاں ہونا کتنا ضروری ہے اور اس فرض کی ادائیگی لازم و ملزوم ہے----

ڈئیرسٹ بھابھی ماں تیار ہو جائیے۔۔۔شاہ خاندان کہ زہین و کھڑوس چشم کے دو دلعزیز تحفے تشریف لا رہے ہیں۔۔۔۔ معاویہ اور زوریز نے کورس میں کہتے پھلجڑی چھوڑی تو دھیمی سے مسکان اسکے لبوں پہ پھیل گئی۔۔۔۔

خون پینے والی خون آشام بلا یہ لیں اپنے بچے۔۔۔۔۔ معاویہ نے بے بی اسکے ہاتھوں میں تھماتے شرارت سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

نہ دیکھیں ان قاتل نگاہوں سے مجھے۔۔اب تو ہمارا خون کا رشتہ ہے نا۔۔۔۔ اسنے پھر سے چھوڑی تو وہ مسکراہٹ دباتی بچوں کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

بچوں پہ نظریں جاتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے انکے نرم و ملائم چہروں پہ گرنے لگے۔۔۔

اس پل اس کی دوری اسکے جسم و جان کو چیر رہی تھی۔۔۔۔

حیدر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ اسکی کچھ دن پہلے کی گئی گفتگو تھی۔۔۔۔۔

کس بات سے--؟؟ اسنے سنجیدگی سے پوچھا تو اسکا چہرہ سرخ ہونے لگا---

ڈ---ڈیلیوری سے------ وہ سر جھکاتے اسکے ویڈیو کیمرے سے نظر آتے چہرے سے نظریں چراتی بولی---

ڈونٹ وری آپ کہتی ہیں تو میں ڈیلیوری کے وقت آپ کیساتھ روم میں بھی چلا جاؤں گا----- اسکے سنجیدگی سے کہنے پہ اسکے کانوں سے دھواں سا نکلنے لگا----

آ---آپ بہت---- وہ چڑتے ہوئے بولنے لگی---

نا----ابھی بے شرم یا برا نہ کہیے گا کہ فی الوقت میرا بے شرم یا برا ہونا آپ افورڈ نہیں کر پائیں گی۔,---- اسنے سنجیدگی سے زومعنی انداز میں کہا تو وہ سٹپٹا گئی---

اگر وہ اسکے اس انداز میں رومینس کرنے سے آگاہ نہ ہوتی تو یقیقنا غشی کھا جاتی----

مم--مجھے نہیں پتہ جلدی سے آئیں پھر ا-----اکٹھے اپنی بب----بیٹی کو ویلکم کریں-----
وہ دلفریب انداز میں حیا سے چور ہوتی گویا ہوئی----

اوکے یور آڈر ان مائی کمانڈ ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔ اسنے نرمی سے محبت سے بھرپور انداز میں کہا تو وہ تفاخر سے مسکرا دی۔۔۔

ایسی مسکراہٹ جس کیلیے کوئی جہان شاہ سے جان بھی مانگتا تو وہ خوشی خوشی دے دیتا۔۔۔۔۔

یورآڈر ان مائی کمانڈ۔۔۔۔ اسکا دلکش لہجہ اسکے کانوں میں گونجا تو اسکے آنسو اور تیز ہوئے۔۔۔۔

اگر میرا حکم آپکی سر آنکھوں پہ تھا تو کیوں نہیں آئے آپ۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے معصومیت سے دل ہی دل میں اس سے شکوہ کیا۔۔۔۔

لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ شاید آ جاتا لیکن اسکی دو ویکس ارلی ڈیلیوری کے باعث یہ سب ہو گیا تھا۔۔۔۔

بیٹا ایسا نہیں کرتے بچے پریشان ہو رہے ہیں۔۔آپ ان کو دیکھو اور بتاو کس پہ ہیں۔۔۔۔۔؟؟ پاپا نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے پوچھا تو اسنے آنکھیں صاف کرتے انہیں دیکھا۔۔۔

جبکہ باقی سب بھی اسکی کیفیت کا اندازہ کرتے افسردہ سے ہو گئے تھے۔۔۔۔

اسنے سر جھکایا اور نرمی سے دونوں کی پیشانیوں کو چومتے ایک غیر محسوس سی سرگوشی کی۔۔۔۔

شاہ ویر حیدر اور ہالے نور حیدر کی پیدائش مبارک ہو حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے ہونٹ غیر محسوس انداز میں ہلے لیکن اس بات سے بے خبر کہ اسکا کہا گیا اک اک لفظ وہاں بیٹھے شخص کی سماعتوں سے ٹکراتا امرت گھول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آنسو بہاتے بچوں کہ چہروں پہ نظریں جمائے جس سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

اس سوچ کے بارے میں سوچتے اسکا مضبوط دل سینے میں ڈوبنے لگا۔۔۔۔

وہ سکرین پہ نظریں جمائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

پھر یکلخت وہ ان پہ جھکی اور پھر اسکے ہلتے لبوں سے نکلتی وہ سرگوشی اسکے رگ و پے میں سکون دوڑا گئی۔۔اسکی سانسوں کی روانی کو تیز کر گئی۔۔۔۔

اس پل اسے لگا کہ اب وہ ہر امتحان پار کر لے گا ہر مشن میں کامیاب ہو گا۔۔۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ اس پل اسکی دوری سے نڈھال تھی لیکن اسکا یہاں ہونا بھی دراصل اسی کیلیے لیے تھا۔۔۔۔

اس پہ ٹارگٹ کرنے کو تین دن باقی تھے جو اسکیلیے انتہائی صبر آزما تھے۔۔۔۔۔

اف بھابھی یہ کتنا کیوٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔ مہرو نے کہ چیکس کو چومتی جوش سے بولتی خان کو متوجہ کر گئی جو بڑی دلچسپی سے اسکے چہرے پہ بکھرے خوشی کہ رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کبھی پہلے تم نے بتایا ہی نہیں کہ تمہیں بچے اچھے لگتے ورنہ شاید اب تک کوششوں کا صلہ مل ہی جاتا۔۔۔۔ دھیرے سے اسکے قریب ہوتے اسکے سرگوشی کرنے پہ اسکے چہرے پہ بکھرے والے شرم و حیا کے رنگ انتہائی دلفریب تھے۔۔۔۔

توبہ توبہ خدا میرے گنہگار کانوں پہ رحم کرے۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ کی دہائی پہ دونوں نے بوکھلا کہ اسے دیکھا تو علیزے نے مسکراہٹ دبائی کہ وہ بھی خان کو سرگوشی کرتے دیکھ چکی تھی لیکن سن نا پائی لیکن اب وہ سمجھ چکی تھی کہ معاویہ سن چکا تھا اور اب انکی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ چچی نے پوچھا تو مہرو نے قہر بھری نظروں سے خان کو گھورا۔۔۔۔۔

بس چچی کچھ نہ پوچھے خدا معاف کرے۔۔۔لوگ تو ہاسپٹل میں بھی رومینس کرنے سے باز نہیں آتے توبہ توبہ۔۔۔۔۔ آنکھوں میں شرارت بھرے وہ پھاپھا کٹنیوں کو مات دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ہوا کیا ہے کس نے کیا کر دیا۔۔۔؟؟ انہوں نے اب کہ جان کہ پوچھا کہ وہ جان چکی تھیں کہ کسی کی سختی آئی ہے۔۔۔۔

بس چچی وہ یہ جو خا۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سارا کچا چٹھا کھولتا مہرو گڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

معاویہ یہ بچوں کہ نام تم نے رکھنے کیا۔۔۔۔۔؟؟ اسکے یوں بول اٹھنے اور بے تکے سوال پہ اسکا قہقہ سب سے بلند تھا جو اس سین سے محظوظ ہونے والوں کو یہ ظاہر کروا گیا کہ اس وقت جن کی مٹی پلید کرنیوالا تھا معاویہ وہ مہرو اور خان ہی ہیں۔۔۔۔۔

...نہ میری بہن میں یہ کام اپنے بچوں کا کروں گا۔۔۔۔۔۔ اسنے زینی کو دیکھتے شرارت سے کہا

تمہیں میں گھر جا کہ پوچھوں گی گھر میں تمہیں ہوش نہیں ہوتی اور ادھر سب کہ سامنے تمہیں رومینس کرنا یاد آیا۔۔۔۔۔ سب کو دوسری طرف مگن دیکھ کہ وہ خان کو دبے لہجے میں غرا کہ بولی۔۔۔

اسکی بات بہت سوں کہ کانوں تک گزری اور اسی رفتار سے ہاسپٹل کا وہ وی آئی پی روم قہقھوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

ان سب کہ قہقھوں پہ وہ جھینپ اٹھی اور علیزے کہ پاس چلی گئی۔۔۔۔
بھابھی کیا نام رکھنے بچوں کے آپ بتائیں۔۔۔۔؟؟ اسنے شوق سے پوچھا تو سب دلچسپی سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔۔

ہالے نور حیدر شاہ اور شاہ ویر حیدر شاہ۔۔۔۔ اسنے دھیمے سے انداز میں کہا تو سب کھل کہ مسکرا دیے کہ جانتے تھے کہ یہ پسند کس کی ہے۔۔۔۔۔

---------,----------

وہ گم صم سے انداز میں شاہ ویر کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

انہیں ہاسپٹل سے آئے ہوئے بھی دس دن ہو چکے تھے جبکہ ان دونوں کہ آنے کا جشن بھی وسیع پیمانے پہ منایا گیا لیکن اسکی اور معاز کی غیر موجودگی کا احساس اس فنکشن کی رونق کو بھی مدہم کر گیا تھا۔۔۔

ملک بھر کی کریم، آس پاس کہ شہروں اور دیہاتوں تک کو پتہ چلا تھا کہ بچوں کہ آنے کا جشن منایا گیا ہے۔۔۔۔

گرے کلر کہ کامدار سوٹ میں بمشکل خود کو سنبھالے وہ چلتی پھرتی بوکھلاتی آنکھوں کی نمی چھپائے جاتی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی بھی بہت دیر سے شاہ ویر کو دیکھے جا رہی تھی وجہ اسکا جہان کا کاپی ہونا تھا فقط اسکی آنکھیں علیزے جیسی تھی جبکہ ہالے کی آنکھیں جہان جیسی گھور سیاہ تھیں۔۔۔

اسکی انگلی مسلسل اسکی گردن پہ بائیں جانب چمکتے تل پہ محو حرکت تھی۔۔۔

یہ تل جہان کہ بھی تھا جو ہمہ وقت اسکی توجہ کا مرکز تھا۔۔۔۔۔

وہ یونہی تادیر اسے تکتی رہی جب کسی احساس کہ تحت اسنے نگاہ اٹھائی۔۔

اور اسکی نگاہ و سانس یکلخت ساکت ہوئے۔۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے دروازے کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

رف سے حلیے میں بھی وہ دلوں کو دھڑکانے کا فن جانتا تھا۔۔۔۔
دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ اس کہ قریب آ رہا تھا اور اسکا ہر بڑھتا قدم اسکی دھڑکنیں تیز کر رہا تھا۔۔۔۔

کیسی ہیں۔۔۔؟؟ وہی بھاری گھمبیر آواز۔۔۔۔

نجانے اسے کیا ہوا کہ اسکی آواز سنتے ہی اسکے آنسو بے تاب ہوتے چھلک پڑے اور وہ شاہ ویر کو وہی چھوڑتی اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے کمرہ چھوڑ گئی۔۔۔۔

وہ وہی سنجیدگی سے گردن موڑے اس راستے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکے اس رد عمل کی وجہ وہ جانتا تھا لیکن پھر بھی اسکا اسطرح سے جانا اسے بے چین سا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

گہری سانس بھرتے وہ شاہ ویر کی طرف متوجہ ہوا اور پھر بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے اسے گود میں لیا۔۔۔۔

ویلکم ڈیئر۔۔۔۔ مما ڈارلنگ کو ناراض کر کہ بٹھایا ہوا ہے۔۔۔میرے آنے سے پہلے شانت تو کر دیتے۔۔۔۔۔۔
اسکی سبز نگینوں جیسی آنکھوں کے بوسے لیتے وہ دھیمے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔
وہ تادیر لگا رہا اسکے چھوٹے چھوٹے نقوش کو چھونے اور محسوس کرنے میں۔۔۔

باپ بننے کا احساس بہت اچھوتا اور دل کو چھونے والا تھا اور پھر ایسی عورت سے اولاد پا کہ باپ بننے کا احساس جو آپکی رگوں میں بستی ہو تو احساسات یقینا ناقابل بیان ہوتے ہیں۔۔۔۔
اسنے نظریں گھمائی لیکن اسے ہالے کہیں بھی دکھائی نہ دی تو اسنے شاہ ویر کو گود میں لیے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے وہاں سے نکل چکی تھی کہ جانتی تھی اگر کچھ پل بھی اسکے سامنے مزید رکی تو کمزور پڑ جائے گی جبکہ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ نروٹھے انداز اور بھیگے چہرے کیساتھ مما کی طرف آئی جو ہالے کو گود میں لیے کھلا رہیں تھیں۔۔۔۔

اسکے چہرے سے انہوں نے اندازہ لگا لیا کہ وہ جہان سے بغیر لڑے کمرے سے نکل آئی ہے کہ وہ کچھ مٹھے پہلے ہی کمرے میں گیا تھا اور اب علیزے کا ایسی حالت باہر آ جانا انکے خیال کی تصدیق تھا لیکن وہ کچھ بھی نہ کہہ سکیں۔۔
کہ وہ چاہتیں تھیں کہ اس بار وہ خود سے اسے منائے۔۔۔

بیٹا آپ سیڑھیاں نا اترا چڑھا کریں ابھی زیادہ ڈاکٹر نے احتیاط کا کہا ہے سٹچز بھی ٹھیک نہیں ابھی۔۔۔۔۔۔ ماما نے کچن سے آتے اسے دیکھ کہ تشویش سے کہا۔۔۔

اٹس اوکے ماما بس یہ پرنسس کی یاد آ رہی تھی تو آ گئی۔۔۔ خود کو کمپوز کرتے وہ بمشکل مسکراتے بولی۔۔۔۔۔

اور ہالے کو گود میں لیا۔۔۔۔ وہ بہت کم بچوں کو اٹھائے رکھتی تھی کہ بچوں کو اس کہ پاس آنے کا وقت ہی نہ ملتا تھا۔۔۔۔

دادو اور پپا لوگوں سمیت سب میں لڑائی ہوتی تھی کہ اس وقت بچے کون اٹھائے گا۔۔۔۔ پپا اور پاپا چاچو کی آفس سے واپسی کہ بعد بچوں کہ سونے تک بچے انکی تحویل میں ہوتے تھے۔۔۔ باقی کا سارا دن بچوں کو اٹھانے کھلانے کیلیے گھمسان بچا رہتا تھا۔۔۔اس کہ پاس بچے فقط فیڈ کرنے آتے وہ بھی اگر فیڈر کا ٹائم ہو تو کوئی اور ہی بنا کہ دیتا تھا۔۔۔۔

اسلیے اسے ابھی بچوں کو ٹھیک سے اٹھانا یا کھلانا نہ آیا تھا وہ ڈرتے ڈرتے بچوں کو اٹھاتی تھی اور مما لوگ ساتھ ساتھ بریف کرتے تھے کہ کم عمری کی ڈیلیوری اور بچے یہ سب اسکیلیے تھوڑا مشکل تھا اسلیے وہ اسے ساتھ ساتھ سمجھاتی رہتیں۔۔۔۔
وہ ان لوگوں کہ ساتھ سب کچھ بھولے باتیں کرنے میں مگن ہو گئی جب۔۔۔

اوہ لالے ویرو کب سے آپ کے پاس ہے میں بھابھی سے اتنا پوچھا لیکن بتاتی ہی نہیں۔۔۔۔۔ شکایتی انداز میں کہتے وہ اس سے شاہ ویر لینے کو آگے بڑھی جبکہ وہ اپنی سست ہوری دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش میں ہالے پہ جھکی۔۔۔۔
وہ قدم بڑھاتے آگے بڑھا اور اس کے سامنے آیا تو اسنے نامحسوس انداز میں ہالے کو پھوپھو کو تھمایا۔۔۔۔

کہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ نیچے بنا چینج کہ صرف ہالے سے ملنے آیا تھا اور وہ اس وقت اس کنڈیشن و سچویشن میں اسکا لمس برداشت کرنے کی متحمل نہ تھی۔۔۔۔

اسنے خاموش گہری نظروں سے اسکے اس عمل کا جائزہ لیا اور خاموشی سے پھوپھو کی طرف قدم بڑھاتے ہالے کو انکی گود سے لیا۔۔۔۔۔۔

اسنے کن اکھیوں سے اسکے چہرے پہ بکھری نرم مسکراہٹ کو دیکھا جو بکھیرے وہ نجانے اہنی بیٹی سے کن رازونیاز میں مشغول تھا۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہ جھکا۔۔

اسکا سانس سینے میں اٹکا۔۔۔۔

وہ جھکا اور نرمی و عقیدت سے اسکی تھوڑی کہ خم پہ اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

اسکی تھوڑی جلنے لگی اسنے نامحسوس انداز میں اپنے بائیں ہاتھ کی پشت اپنی تھوڑی کہ خم پہ رگڑی گویا اسکے ہالے کو پیار کرنے کہ پس منظر کو مٹانا چاہا ہو۔ ۔۔۔

لالے ایک بات تو بتائیں۔۔۔۔۔ مہرو جو کہ اس دن کی یہیں تھی خان اور اسکی بہنوں سمیت اسنے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ اسنے نگاہ اٹھاتے گویا سوال پوچھا اور ہالے کو تھامے اسکے سامنے پڑے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔۔۔۔۔

. ہالے پیاری یا شاہ ویر-----

اسنے شرارت سے پوچھا تو سب مسکرا دیے اور دلچسپی سے اسکے جواب کا انتظار کرنے گے----

ہالے اور شاہ ویر کی ماما-----

آواز دروازے کی طرف سے آئی تو سب نے کرنٹ کھا کہ پلٹ کہ دیکھا ماسوائے جہان کے کہ اسکا رخ دروازے کی سمت ہی تھا-- -

وہ ایکچوئلی یار میں تو اسکی نگاہوں کہ رخ کو دیکھ کہ جواب دیا کہ سوال کسی اور کہ تعلق تھا لیکن انکی نگاہیں کہیں اور ٹکیں تھیں---- معاویہ نے دانت نکالتے جواب دیا تو وہ سرخ چہرے کو جھکاتی پہلو بدل کہ رہ گئی----

یہ جواب ہمیں عرصے سے پتہ ہے آپ نے کوئی کارنامہ نہیں انجام دیا لیکن ابھی لالے سے پوچھنے دو اور اب خبردار ٹانگ اڑائی تو------

مہرو نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اسے چڑاتے ہوئے کہا تو اسنے گل افشانی کرنی چاہیے لیکن پھر کچھ سوچ کہ چپ کر گیا------

لالے بتائیں نا۔۔۔۔۔۔ اسنے اصرار کیا۔۔

دونوں پیارے ہیں۔۔۔ اسنے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے آرام سے کہا۔۔۔۔

نہیں زیادہ کون پیارا۔۔۔۔؟؟ وہ ٹھنکی۔۔

ان دونوں کی ماما۔۔۔۔۔۔
اسنے گہری سنجیدگی سے جواب دیا تو اسکے جسم کا سارا خون چہرے پہ سمٹنے لگا اور دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا ہو۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔۔۔ سب شاکڈ سے اسے دیکھنے گے کہ وہ اس سے ایسی بات کی توقع نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔ لوگ تو آج پردے ہٹا رہے ہیں۔۔۔۔ معاویہ نے سنجیدگی سے شرارت کی تو علیزے نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

یار ویلے جے سچ ہی کہہ رہا ہے دونوں بچوں میں بھابھی کی پرچھائیاں ہیں اسلیے انہوں نے ڈائریکٹ بھابھی کا ہی نام لے لیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے وضاحت کی جبکہ وہ بے نیاز سا ہالے کیساتھ مگن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی ماں ایک بات تو بتائیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ڈرائی فروٹس کی مٹھی بھرتے منہ میں رکھتے کہا تو علیزے نے خفگی سے کہا۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں بتانا۔۔۔۔۔ اسکے یوں معصومیت سے کہنے پہ ان سب سمیت جہان کہ لبوں پہ بھی مبہم سی مسکراہٹ پھیلی جسے اسنے فورا چھپا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

معاویہ ایک پل کو ہونق رہ گیا لیکن پھر فورا ٹھنکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بھابھی یہ مت بھولیں کہ خون کا رشتہ ہے ہم میں خونی دیور اور بھائی ہوں آپکا۔۔۔۔۔۔ وہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں بھابھی خونی دیور اور بھائی۔۔۔۔ بہت سے لوگوں کا خون چوس رکھا ہے اسنے۔۔۔۔۔۔ زاویار نے شرارت سے ٹکڑا لگایا تو اسنے بھناتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔

منہ بند رکھ ڈھکن جیسا۔۔۔۔ اسے جھاڑ پلاتے وہ دوبارہ سے اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

یہ آپ ہالے اور شاہ ویر سے پہلے کس کی فوٹو کو دل لگا کہ دیکھتی رہیں ہیں------؟؟ اسنے سنجیدگی سے پوچھا جبکہ آنکھوں میں شرارت ٹپک رہی تھی---

اسکے سوال پہ اسکے گال دہکنے گے لیکن اسنے نظر انداز کرتے مما کی طرف دیکھتے بات بدلنی چاہی جب------

معاویہ میرے ساتھ آو----- جہان کی سنجیدہ آواز پہ وہ گڑبڑایا----

ہیں کیوں---؟؟ میرا مطلب میں نے کیا کیا------؟؟ اسنے جلدی جلدی کہا-----

کیوں اس سے پہلے کچھ کرنے پہ ہی تم سے بات کرتا ہوں---- اسنے سرد آواز میں کہا---

سب محظوظ ہوتے مسکراتے رہے کہ معاویہ کی ٹانگ کھنچوائی دیکھنے کا اپنا ہی مزہ تھا-----

ڈونٹ ٹیل می جے لاسٹ ٹائم تو میرے کیا کیا کر چکا ہے----- اسنے افسردگی سے دہائی دی لیکن وہ نظرانداز کرتا دوسرے بازو میں شاہ ویر کو لیتا اسے اشارہ کرتے اوپر کی جانب بڑھ گیا-------

---

علیزے کدھر ہے-----؟؟ اسنے پریہان سے پوچھا---

وہ تو مما کہ روم میں ہیں انفیکٹ وہیں سوتی ہیں کبھی کبھی---،--
اسنے مڑتے ہوئے سیڑھیوں پہ کھڑے جہان کو جواب دیا تو اسکے ماتھے کہ بل گہرے ہونے گے----

وہ وجہ جانتا تھا اسکے کمرے سے روپوش ہونے کی بلکہ وہ ہر اس جگہ سے روپوش ہو جاتی تھی جہاں اسکی موجودگی کا امکان ہوتا تھا-----
وہ سنجیدگی سے مما کہ روم کی طرف بڑھا اور دروازے پہ اپنا ہاتھ جمایا----
سامنے نظر آتے منظر نے اسے ابلتے دل و دماغ پہ ٹھنڈا پانی انڈیل دیا-----
وہ بچوں کو بیڈ پہ ان پہ جھکی اپنی محبتیں نچھاور کر رہی تھی------

میرے خیال سے ان کہ آنے سے میری محبت کا حصہ ختم نہیں ہونا چاہیے-----
سنجیدگی سے کہتے اسنے نرمی و عقیدت سے لب اسکے دائیں کندھے پہ رکھے------

وہ جو اسکی آواز پہ تھم سی گئی تھی اسکی اس جسارت پہ اسکی دھڑکنیں سست پڑنے لگیں-----

ان دونوں کی دھڑکنوں کہ سوا وہاں ہر چیز ساکت و خاموش تھی۔۔۔۔۔کمرے میں ایک معنی خیز سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ ساکت سی بیٹھی اسے تک رہی تھی جو اب سامنے آکہ نیم دراز ہو چکا تھا۔۔۔
اتنے دنوں بعد آیا ہوں ملیں گی نہیں مجھ سے۔۔۔۔؟؟ بچوں پہ جھکتے اسکا بے نیاز پرتپش لہجہ اسکا نازک سا دل ہلا گیا۔۔۔۔
اسکی خاموشی پہ اسنے بچوں سے کھیلتے نظریں ہٹاکہ ایک نظر اسکے سرخ چہرے پہ ڈالی۔۔۔۔

اپنی باتوں کو کنٹرول میں رکھیں۔۔۔ یہ آپکا بیڈ روم نہیں بلکہ مما کا روم ہے۔۔۔۔ وہ دھیمے لہجے میں غراتے ہوئے بولی کہ مما اسٹڈی میں نماز پڑھ رہیں تھیں۔۔

تو چلیں بیڈ روم میں۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھتے کہا تو وہ اندر تک جل بھن گئی۔۔۔
یہ شخص اتنا پرسکون کیوں تھا۔۔۔جس کام کیلیے گیا تھا اسکے مکمل ہونے کی بھی کوئی خبر نہ تھی پھر کیوں وہ اتنے دن غائب رہا تھا۔۔۔۔۔

اور اب واپسی پہ اتنا پرسکون ٹھرے سمندر کی مانند۔۔۔۔

ویلے مجھے حقیقتا سمجھ نہیں آتی کہ ویر پیارا یا ہالے۔۔۔ کیونکہ میں جب شاہ ویر کو دیکھتا ہوں تو نظریں اسکی آنکھوں میں الجھ جاتی ہیں ۔۔۔ اسکی سانسیں مدہم پڑنے لگیں۔۔۔
یہ شخص اب کون سے سحر پھونکنے والا تھا۔۔۔

اور جب میں ہالے کو دیکھتا تو نگاہیں اسکے تھوڑی کہ خم پہ جم سی جاتی ہیں۔۔۔ ان دونوں پہ نظریں جمائیں وہ اسکی سانسوں کی رفتار و دل کی دھڑکنیں منتشر سا کر گیا۔۔۔
وہ سن سی بیٹھی اسے بچوں پہ پدرانہ شفقت نچھاور کرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ آدھے گھنٹے تک کمرے میں آ رہی ہیں۔۔۔ اسنے اٹھ کے بیٹھتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔مجھے ادھر ہی سونا۔۔۔۔ وہ ہٹ دھرمی سے گویا ہوئی۔۔۔
اسکی بات پہ اسنے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو ماں بننے کی خوبصورت مہک لیے خطرناک حد تک جان لیوا لگ رہی تھی۔۔۔۔

آپ کمرے میں آ رہی ہیں ورنہ مجھے اس کمرے میں سونے سے آپ روک نہیں سکتیں۔۔۔۔
اسنے مخصوص سنجیدہ و زومعنی انداز میں کہا تو وہ بپھر گئی۔۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دھڑکتے دل پہ قابو پاتے پوری بہادری کیساتھ کہا انجانے میں ہی اسے بچوں کا اور مما کا کافی سہارا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

روک سکتی ہیں آپ مجھے۔۔۔۔۔ چیلنجنگ انداز اسکی پیشانی عرق آلود کر گیا اور دماغ بھک سے اڑا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔ اسنے بے بسی سے کچھ کہنا چاہا جب۔۔۔۔

سنا تھا بیٹے آنے سے ماں کافی بہادر محسوس کرتی خود کو لیکن ابھی دیکھ کہ اچھا لگا۔۔۔ ویر کی آمد کہ اثرات نظر آ رہے۔۔۔۔۔
خفیف سا سرگوشی نما پرلطف طنز اسکے حواس جھنجھنا گیا۔۔۔۔۔
آدھا گھنٹا۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ سے باور کرواتا اسکے کان کی لو چھوتا باہر کی طرف نکلا۔۔۔۔

جبکہ وہ پاگل ہوتی دھڑکنوں کیساتھ غصے، بے بسی و حیا سے بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

کیوں جا رہی ہو علیزے ابھی تو کہا تھا کہ آج یہی رکنا طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔۔۔ مما نے اسے بچوں کا سامان سمیٹتے دیکھ کہ پوچھا۔۔۔۔۔

آپ کہ بیٹے نے طبیعت خاصی ٹھیک کر دی ہے۔۔۔ مما غنڈے بن گئے ہیں آپ کہ بیٹے دھمکیاں دیتے۔۔۔۔۔۔ وہ روہانسے پن سے کہتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
جبکہ مما نے بمشکل ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔

وہ پریشانی و جھنجھلاہٹ سے بڑبڑاتی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اب تھوڑا خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ابھی بہت بہادری کا مظاہرہ کر چکی تھی جسکا خمیازہ اسکا ناتواں وجود و دل نہیں چکا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔
کیا کہا میرے غنڈے بیٹے نے۔۔۔۔؟؟ مما نے مسکراہٹ دباتے شرارت سے پوچھا۔۔۔
کہتے روم میں آو ورنہ میں۔۔۔۔۔ اسنے یکدم ہوش میں آتے زبان دانتوں تلے دبائی اور جھجھکتے ہوئے مما کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا اور انہیں مسکراتے دیکھ کہ بے بی کاٹ پکڑتے وہاں سے نکلنے کی کی۔۔۔

اور اندر آتی ملازمہ کو سامان پہنچانے کا کہتی اوپر کی طرف بڑھی۔۔۔۔
خراب موڈ کیساتھ اسنے بچوں کو لٹایا اور پھر وہیں تھپ سے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن چیئر پہ براجمان جہان کو نہ دیکھ سکی جو سگریٹ سلگاتے اسے تک رہا تھا۔۔۔۔۔

نجانے کتنا وقت گزرا کہ ہالے رونے لگی۔۔۔اسکے رونے کی آواز پہ وہ ہڑبڑائی اور فورا اسے گود میں لیا۔۔۔۔۔

اسے بھوک لگ رہی تھی اسنے ٹائم دیکھا تو یہ انکے فیڈر کا وقت نہ تھا اسلیے وہ دونوں پاوں اوپر کرتی ریلیکس ہو کہ بیٹھتی اسے فیڈ کروانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔۔

کسی احساس اور سگریٹ و پرفیوم کی ملی جلی مہک پہ اسنے پلٹ کہ دیکھا تو ایک پل کو رک سی گئی لیکن پھر فورا سے پیشتر گردن موڑتی ہالے کو فیڈ کرواتی ویر کو تھپتھپانے لگی۔۔۔۔۔۔
اسکی ہاتھوں کی حرکت اور دل کی دھڑکن اسکے اٹھتے اور اپنی طرف بڑھتے قدموں کو دیکھ کہ مدہم ہونے لگی۔۔۔۔۔

اسکی سانس ایک پل کو تھمی جب وہ دھیرے سے اسکے پیچھے نیم دراز ہو گیا۔۔۔
وہ اسے دانستا نظرانداز کیے ایک ہاتھ سے ویر کو تھپکتے ہوئے فیڈ کرواتی رہی۔۔۔
اسنے سنجیدگی سے اسکی نظراندازی کو نوٹ کیا۔۔۔۔ پیچ کلر کہ سمپل سے شیفون کہ سوٹ میں بالوں کا ڈھیلا ڈھالا جوڑا بنائے پیچ کلر کا ہی سادہ ڈوپٹہ پھیلائے وہ اس سے رخ پھیرے بیٹھی تھی۔۔۔

اسنے دھیرے سے ہاتھ بڑھایا اور اسکے بالوں کا جوڑا کھول دیا۔۔۔
لمبے گھنے براون بالوں کی ایک آبشار سی کمر پہ پھیلتی چلی گئی۔۔۔۔
اسنے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو رخ موڑے آنکھیں زور سے میچیں اسکی اس بے اختیار حرکت پہ گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔
اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ پیچھے بیٹھا شخص بھی اسکی سانسوں اور دھڑکنوں کی زبان سن رہا تھا۔۔۔۔

اسنے اسی ہاتھ سے اسکا ڈوپٹہ پکڑتے سائیڈ پہ رکھا اور اسکے سمجھنے سے قبل کہا۔۔۔۔
اس وقت آپ صرف ہالے اور شاہ ویر کی ماں لگ رہیں ہیں جبکہ مجھے آپ میں اپنی علیزے چاہیے۔۔۔۔۔۔ اسکے لفظوں اور عمل سے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی جاگ اٹھی۔۔۔

جبکہ سرخ گال تپنے گے لیکن وہ لب بھینچے خود کو کنٹرول کیے بیٹھی تھی-----

اسنے کھلے بالوں کی بکھرتی لٹ کان کے پیچھے اڑسی اور ہالے کہ فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی جب------

بیٹا اس سے پہلے آپکی مما شرم کیوجہ سے آپکے نزدیک آنے نہیں دیتی تھی اور اب اپنی ناراضگی کی وجہ سے ظالم سماج بنی ہوئی ہیں--------
اسنے گہری سنجیدگی سے ویر پہ جھکتے گویا اسے سنایا تو اسکو تپ سی چڑھی لیکن جھنجھلاہٹ کہ باوجوس ایک خفیف سی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ مچلی جسکا اسنے نمشکل گلا گھونٹا------

شاہ کیا کر رہے ہیں-----؟؟ اپنے پیٹ پہ اسکے ہاتھ محسوس کرکہ وہ بوکھلاتے ہوئے بولی----

اپنی پرنسس کو محسوس کرنے کی کوشش-----
وہی دوٹوک لہجہ---

نن۔۔۔ نہیں آپ پیچھے ہو کہ بیٹھیں۔۔۔ اسنے گڑبڑاتے ہوئے اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ جماتے اسے پرے کرنے کی کوشش کی۔۔۔
لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا بلکہ سیدھا ہوتے اسکی گود میں سر رکھ گیا۔۔۔۔

اب اسکی نگاہوں کا مرکز اسکا گلابی چہرہ تھا جو اسکی گہری نظروں کہ ارتکاز سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اگر۔۔۔اگر اب آپ نے مجھے یوں لوفروں کی طرح دیکھنا بند نہ کیا تو میں پپا کو شکایت لگا دینی۔۔۔۔۔ اسکی نظروں کے ارتکاز سے گھبراتی وہ دھمکی دیتے بولی۔۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔۔۔ اسنے بے آواز انداز میں لبوں کو جنبش دیتے پوچھا۔۔۔۔
اسکے انداز پہ وہ تپ گئی۔۔۔

کبھی کبھی آپ مجھے زرا اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔۔ اسنے نروٹھے انداز میں معصومیت سے کہا تو اسنے بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے اسکے نیکلس میں انگلی پھنساتے ہوئے اسکا سر نیچے کو جھکایا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور مجھے آپ ہر پل اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے اسکی گھنی پلکوں پہ پھونک مارتے کہا تو اسنے بوکھلا کہ پلکیں موند لیں۔۔۔۔۔

ش۔۔۔شاہ نو۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے مزید کسی گستاخی سے باز رکھنے کو التجائیہ انداز میں کہا تو اسنے اسے تھوڑا سا فاصلے پہ رکھے کان اسکے پیٹ پہ لگائے۔۔۔۔

آپکی شرم جان لے لے گی کسی دن۔۔۔۔

اسنے اسکے ادھ موئے وجود پہ نظر ڈالتے کہا جو اسکے کان لگانے سے مرنے والی ہو گئی۔۔۔۔

میری پرنسس سے مجھے دور رکھنے کی بہت کڑی سزا دونگا۔۔۔۔۔۔ اسنے جب اسے غیر محسوس انداز میں تھوڑا پرے کیا تو اسنے لو دیتے لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن اسکا ہاتھ ہنوز اسکے نیکلس پہ ہی تھا۔۔۔۔

ہالے سو چکی ہے علیزے۔۔۔۔؟؟ اسکے کانوں میں کی گئی سرگوشی پہ وہ ہڑبڑا کہ حال میں لوٹی۔۔۔

آ۔۔۔کیا۔۔۔؟؟ اسنے گڑبڑاتے پوچھا۔۔۔

لیکن اسنے بات کہ جواب میں ہالے کو اسکی گود سے لیا اور بے بی کاٹ میں لٹا دیا۔۔۔
اسکی اس حرکت پہ وہ شرمندہ ہوتی ڈریس ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔
علیزے ڈونٹ موو پلیز سٹے ہیئر۔۔۔۔ بیڈ سے اٹھنے کو پرتولتی علیزے کو دیکھتے اسنے دھیمی مگر سرد آواز میں پکارا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی ٹھہر گئی۔۔۔۔

مم۔۔میں اس وقت آپ سے بہت ناراض ہوں اور میں راضی بھی نہیں ہونا۔۔۔۔۔
معصومیت سے اسے کہتی گویا وارن کرنے لگی کہ مجھے اس وقت بلانا نہیں۔۔۔

ناراضگی کی وجہ جانتا ہوں لیکن راضی نا ہونے کی وجہ بتائیں۔۔۔۔ اسکے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرتے اسنے سنجیدہ سی نگاہ اسکے چہرے پہ ڈالی۔۔۔

بس میری مرضی۔۔۔۔ اندر سے ڈرتی بظاہر کندھے اچکاتی بولی۔۔۔

اوکے آپ اپنی مرضی پہ قائم رہیں میں اپنی مرضی پہ عمل کرتا۔۔۔۔ اسکو جھٹکے سے قریب کرتے ذومعنی انداز میں کہا تو وہ فوراً گڑبڑاتی فاصلہ قائم کر گئی۔۔۔۔

بب---بچے دیکھ رہے----- بوکھلاہٹ میں اتنی الٹی بات منہ سے نکلی کہ وہ خود شرمندگی سے سر جھکا گئی-----

سیریئسلی---- اسنے ابرو اچکاتے دیکھا تو اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے-----

بہت برے ہیں آپ--- نہیں بولنا مجھے آپ سے---آ---آپ نہیں آئے--- مم---میں مر رہی تھی لیکن -------- وہ روتے ہوئے کہتی جا رہی تھی جب اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا----

مر آپ رہیں تھیں اور سانسیں مجھے نہیں آ رہیں تھیں------ فقط ایک جملہ---
وہ ایک جملہ اسکی تمام شکایتوں پہ بند باندھ گیا---

اسے سینے میں بھینچے وہ اپنے جذبات صرف چند لفظوں میں بیاں کر گیا----
لیکن--
چھوڑیں مجھے----- وہ خفگی سے کہتی اس سے دور ہٹی بلکہ اسنے گھیرا کمزور کیا---

Pdf Novel Bank

وہ جو اسکی تمام باتیں سمجھتی تھی اسکے جذبات پہ بھی اسے ایمان تھا لیکن کیوں وہ اتنے دن دور رہا اگر اسنے وہ وعدے بھی پورے نہیں کیے تھے-----

جن وعدوں کی پاسداری کیلیے آپ مجھے یہاں چھوڑکہ گئے تھے اگر انہیں پائہ تکمیل تک پہنچاکہ آتے تو مجھے آپکے اتنے دن کی دوری کا دکھ نہ ہوتا لیکن آپ تو خالی ہاتھ ہی لوٹ آئے------ تلخی سے کہتے اسے یونہی ششدر چھوڑکہ وہ واش روم میں جا گھسی--

جبکہ وہ یونہی آنکھوں میں سرد سی کیفیت لیے اسی مقام کو گھورے جا رہا تھا جہاں کچھ دیر قبل علیزے بیٹھی تھی----

---------------------،-------

کچھ یاد ہے کہ کچھ عرصہ قبل تم نے شادی کی تھی اور تمہارا ایک عدد شوہر بھی ہے------ طنزیہ آواز پہ اسنے سکون سے رخ بدلا اور ایک نظر اسے دیکھتے کمال بے نیازی سے رخ بدلس اور دوبارہ سے چولہے کی طرف متوجہ ہوئی--

تو اس کمال درجے کی بے پرواہی و بے نیازی پہ جل بھن اٹھا----

pdfnovelsbank.blogspot.com

مہرماہ بی بی !میں آپ سے مخاطب ہوں--- پرانا طرز تخاطب بلند ہوا---

تو آخر کار دبیر خان کو یاد آ ہی گیا کہ وہ کسی کہ شوہر ہیں اور انکی کوئی بیوی بھی ہے---- پلٹ کہ دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹتی اسنے ٹھنڈے لہجے میں طنز کیا تو وہ خجل سا ہو گیا۔---

وہ--- وہ دراصل کام میں بزی---- وہ سر کھجاتے صفائیاں دینے کو بولا---

بس---- مجھے کچھ نہیں سننا--
بس میں یہ کہنا چاہ رہی کہ میں بھابھی کہ چلہ پورا ہونے تک ادھر ہی رہوں گی اور تم-----
اسنے غرانے والے انداز میں کہتے انگشت شہادت اٹھاتے اسکی طرف اشارہ کیا---

تم جتنا ہو سکے مجھ سے ان دنوں فاصلے پہ رہنا ورنہ غصے کی شدت سے تمہیں گنجا کر دوں گی اور ------ اسکی پھٹی آنکھوں میں دیکھتے وقفہ لیا---

اور اس بار واقع گنجا کر دوں گی----- اسنے بات مکمل کی تو وہ ہڑبڑا کہ ہوش میں آیا-----

پاگل ہو گئی ہو تم کیا۔۔۔؟ وہ دبے لہجے میں صدمے سے چلایا کہ اونچی آواز سے کسی کہ آجانے کا خدشہ تھا کہ کچن میں کھڑے تھے جو بد قسمتی سے اوپن کچن کی نمائندگی کرتا تھا۔۔۔

پاگل تم ہونے والے ہو ان دنوں اور اب پلیز زرا فاصلے پہ ہو جاو ورنہ دھمکی پہ اثر کرتے مجھے دیر نہیں گگے گی۔۔۔۔ وہ بدستور اپنے خاندانی روپ میں آئی جلاد بنی ہوئی تھی۔۔۔

مہر ماہ بی بی یہ عمر اور وقت آپکا اپنے بچے کھلانے کا ہے جو آپ اپنے لالے کہ بچوں کو کھلانے اور مجھے دور کرنے میں ضائع کر رہیں ہیں۔۔۔۔ اسے دیکھتے اسنے سمجھانے والے انداز میں بھرپور طنز کیا۔۔۔

اسکی بات پہ ایک پل کو وہ سٹپٹائی گلابی رنگت سرخی مائل ہونے لگی۔۔

یہ۔۔۔یہ تھرڈ کلاس باتیں میرے ساتھ مت کرو ہٹو راستے سے۔۔۔ جھڑکنے والے انداز میں کہتی وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کہ وہ واقعی خفا تھی جو اسے ادھر لاکہ بھول ہی چکا تھا نجانے کونسے کام تھے جو ہونا تکمیل پا رہے تھے۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔ وہ جو اسے پکڑنے کو آگے بڑھا ایک دم بال کھینچے جانے پہ کراہا۔۔۔

مجھے چھوڑ دو دبیر خان ورنہ گنجے ہو جاو گے۔۔۔۔۔ اسکے لمس پہ تیز ہوتی دھڑکنوں پہ قابو پاتی وہ اسکے بال پکڑتی بولی۔۔۔۔۔

اب تو تم پہ قابو پانا ضروری ہو چکا ہے جنگلی بلی۔۔۔۔ اسی پوزیشن پہ رہتے اسے کمر سے پکڑے اپنے بال اسکے شکنجے میں دیے وہ اس پہ جھکنے لگا۔۔۔۔

واہ واہ سبحان اللہ۔۔ کیا کیا نظارے دیکھنے لکھیں میری قسمت میں۔۔۔۔ معاویہ کی عاجزانہ مگر شرارتی آواز پہ دونوں کراہ کہ رہ گئے۔۔۔

کیا کیا نظارے ہیں ہاسپٹل میں رومینس، کچن میں لڑائیاں۔۔۔۔ اسنے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے چہرہ اوپر کیے مصنوعی عاجزی و سنجیدگی سے مزید کہا تو دونوں فورا فاصلے پہ ہوئے لیکن وہ باہر نہ جا سکی۔۔۔

وجہ بہت واضح کچن کہ دروازے پہ اٹکی کھڑی تھی۔۔۔۔

ویلے بیڈ روم میں کیا کرتے ہو کہ سب کچھ تو ادھر ادھر کر لیتے ۔۔۔۔ بھرپور سنجیدگی سے انکی طرف دیکھتے اسنے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا تو دونوں کا دل چاہا اس معاویہ کہ بچے کو کہیں غائب کر دیں جو ہر موقع پہ آن ٹپکتا ان کی جان عزاب میں ڈال دیتا تھا۔۔۔۔۔

بکواس بند کر اپنی فضول میں۔۔۔ خان نے پہلو بدلتے اسے ڈپٹا لیکن وہ ڈھٹائی سے بولا۔۔۔

یار میں کل شاپنگ سینٹر گیا وہاں تمہارے لیے ایک سپیشل چیز پسند کی بلکہ خرید لی۔۔۔ اسنے موضوع بدلتے کچھ اس سنجیدگی سے بات کہ وہ دونوں نا چاہتے ہوئے بھی اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

تو ان دونوں کی سوالیہ نگاہوں کہ جواب میں وہ رکتے ہوئے بولا۔۔۔
یار مجھے تیرے لیے ایک بہت اچھی "وگ "پسند آ گئی جو میں خرید لی کہ مجھے تیرے بالوں کا بہت خطرہ رہتا ہے جس طرح یہ دشمن کہ زیر حراست رہتے ہیں میں تجھے شرمندگی کی زد۔۔۔۔۔۔ اسکی گل افشانیاں جاری تھیں جب مہرو فورک لیے اسکی طرف لپکی تو وہ فورا جھکائی دیتا کچن سے بھاگا . . .
تو وہ ہاتھ ملتی وہی رکی لیکن جب پلٹی تو خان کی خشمگین نظروں کا سامنا ہوا وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔

دیکھا آج تمہاری خون خوار حرکتوں کی وجہ سے کیا کیا سننا پڑا۔۔۔ اسنے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔۔

ہاں تو تم خود کو بھی سمجھا لو اگر کچھ الٹا کرنے کی کوشش کی تو یہی ہو گا۔۔۔۔ اسنے بنا شرمندگی کہ کہا تو اسنے اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے اسے دونوں باززوں میں اٹھا لیا۔۔۔

چلو پھر کمرے میں چلتے تم اپنی کرنا میں اپنی۔۔۔۔ وہ اسے اٹھاتے شرارت سے بولا۔۔۔

خان نیچے اتارو مجھے میں مار ڈالو گی۔۔۔۔ اسکی اس حرکت پہ وہ شرم اور غصے سے بوکھلاتی چیخی۔

نا۔۔اب نہیں میں تمہیں بس تمہارے لالہ کہ بچے کھلاتے نہیں دیکھ سکتا جانم۔۔۔۔۔ اسکے سر سے سر ٹکراتے اسنے معنی خیز لہجے میں کہا۔۔۔

تو وہ لب کچلتی شرم سے کچھ کہہ نہ پائی۔۔۔

لیکن اسے یوں پچھلی طرف سے کمرے کی طرف جاتے دیکھ کہ چیخنے لگی کہ ایسے تو وہ کسی کو نظر نہیں آئیں گے اور وہ واقعی کمرے میں لے جائے گا۔۔۔

لیکن اسکی چیخوں کو نظر انداز کرتے اسنے چال سیدھی رکھی جبکہ وہ بدستور چیختی اسکے سینے پہ کے مارتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مما یہ اتنا روتا ہے۔۔۔۔ شاور لے کہ نکلتے اسکے کانوں میں اسکا روہانسا جملہ ٹکرایا۔۔۔

اسے آئے تین چار دن ہو چکے تھے وہ اس دن سے اس سے یونہی منہ پھیرے ہوئے تھی اسکے کہنے کہ باوجود۔۔۔۔

ابھی اسکی بات سن کہ وہ اسکی طرف متوجہ ہوا جو لوز سی ٹراوزر شارٹ یبلو شرٹ میں ملبوس الجھے بالوں سمیت پریشان بیٹھی تھی کہ ویر روتا بہت تھا اور رات کو اسنے بہت تنگ کیا تھا اگر وہ رات میں ویر کو اسکے ساتھ سنبھالتا نا تو اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ رونے لگتی ۔۔۔۔

بیٹا بچے یونہی روتے ہیں۔۔۔ مما نے بہلانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

لیکن ہالے نہیں روتی باقی بچے بھی اتنا نہیں روتے حوریہ بھی نہیں روتی۔۔۔۔ اسنے معصومیت سے اپنے سامنے بڑے ہوتے کم رونے والے بچوں کہ نام بتائے۔۔۔۔

کچھ بچے تنگ کم کرتے ہیں ہالے جیسے وہ کم روتے ہیں کچھ بچے ضدی ہوتے ہیں جہان اور ویر جیسے وہ زیادہ روتے ہیں۔۔۔۔
مما نے شرارت سے کہا تو وہ چونکی۔۔۔۔

شاہ بھی ایسے ہی روتے تھے . . ؟
اسکی موجودگی سے بے خبر اسنے کچھ کچھ حیرت اور اشتیاق سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں اسے جب فل اٹینشن یا اسکی مطلوبہ چیز نہیں ملتی تھی وہ بھی یونہی شدتوں سے روتا تھا۔۔۔بلکہ مارنے کو آتا تھا۔۔۔۔۔۔ مما نے مسکراتے ہوئے بتایا تو اسنے منہ بنایا۔۔۔۔۔

ابھی بھی ایسے ہی کرتے فل اٹینشن اور مطلوبہ چیز نہ ملنے پہ مارنے کو ہی آتے بس اب روتے نہیں ہیں گھورتے ہیں . . . . منہ بسورتے بڑبڑاہٹ جاری تھی کو پاس بیٹھی مما اور دور کھڑے جہان دونوں کہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر گئی۔۔۔۔۔

لیکن مما نے یونہی ری ایکٹ کیا کہ گویا کچھ بھی نہ سنا ہو۔۔۔

چلو بیٹا یہ مجھے دو اسے میں سنبھالتی اور چپ کرواتی جیسے اسکے باپ کو کرواتی تھی۔۔۔۔ مما ویر کو احتیاط سے اٹھاتی بولیں تو وہ مسکرانے لگیں۔۔۔

مما مجھے بھی چپ کروانے اور سنبھالنے کا طریقہ۔۔۔۔ اسنے معصومیت سے کہا کہ جس عمر یا جس ماحول میں وہ رہی تھی اسکیلیے ابھی واقعی یہ سب سنبھالنا بہت مشکل تھا۔۔۔

کسے سنبھالنے کا طریقہ؟ ویر کو یا اسکے باپ کو۔۔۔؟ مما نے پلٹتے ہوئے اسکو دیکھتے شرارت سے کہا تو وہ گڑبڑائی۔۔۔

نن۔۔نو مما ویر۔۔۔۔ اسنے فوراً کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ مسکراہٹ دباتے وہ باہر کو نکلیں تو وہ دھڑکتے دل کیساتھ مڑتی ہالے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

جبکہ اس کہ مڑنے سے قبل یا دیکھنے سے قبل وہ ڈریسنگ روم میں گھس چکا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی مینے کیساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ احتیاط لازم تھی اسکے کچھ اسٹچز ابھی بھی گے تھے---

اور زخم بھی چے تھے اسی لیے اسکی دیکھ سب کانچ کی گڑیا کی مانند کرتے تھے جبکہ سیڑھیاں اترتے چڑھتے وقت بھی ایک عدد فرد اسکے ساتھ ہوتا تھا جو اسے مکمل احتیاط سے لے کہ جاتا آتا تھا------

وہ آخری سیڑھی پہ تھی جب اسکے قدم لاونج سے آتی آواز پہ ٹھٹک گئے----

وہ حیران نظروں سے نیوز دیکھے جا رہی تھی---

بلیو گینگ کی تباہی کہ اثرات ملک بھر میں اثر انداز ہو رہے---

انیس دن پہلے نامعلوم افراد کہ ہاتھوں لندن میں انڈر گراونڈ رہائش پذیر بلیو گینگ کہ ہر اک لیڈر کو جہنم واصل کر دیا----

مکمل ثبوت آرمی چیف کو پہنچا دیے گئے لیکن یہ سب کام کرنیوالا کون تھا اسکے بارے میں ابھی تک کوئی بھی اندازہ نہ لگا سکا حتی کہ آرمی آفیسرز بھی اس سوال کہ جواب میں قطعی لاعلم دکھائی دیتے تھے۔۔۔

وہ ہولے ہولے قدم اٹھاتی صوفے کی طرف بڑھتی یہ سب سنتی حیران ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ باقی سب بھی وہاں موجود تھے اسنے نامحسوس انداز میں اسے تلاشا لیکن وہ موجود نہ تھا۔۔۔۔

لیکن اس بلڈنگ کہ ایک خفیہ کیمرے میں جسکو اسے بلاک کرنا بھول گئے تھے وہاں ان افراد کی تھوڑی فوٹیج انکوائری ٹیم کو حاصل ہوئی لیکن انکے چہرے پہ گہے سیاہی کہ نشانات اور ماسک ان کو پہچاننے میں مشکل پیدا کر رہے تھے۔۔۔

اب سکرین دو حصوں میں بٹ کہ ایک حصے میں نیوز اینکر گلا پھاڑ رہا تھا جبکہ دوسرے حصے میں انکی فوٹیج دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

وہاں شاید دھواں گیس چھوڑی گئی تھی کہ پہلے تو بلکل بھی کچھ دکھائی نہ دیا لیکن اسکے بعد اسنے غور سے دیکھا تو وہ سب سیاہ لباس و سیاہ بلٹ پروف جیکٹوں میں ملبوس ماسک چڑھائے نظر آئے۔۔۔۔

.اسکا دل دھڑک اٹھا

وہ سیاہ جینز پہ ہاف سلیوز سیاہ شرٹ اور سیاہ جیکٹ پہنے سیاہ لانگ شوز میں دونوں ہاتھوں میں گن تھامے نشانہ باندھے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ منہ پر سیاہی کہ نشانات کہ بعد اسے ماسک میں چھپایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ اسے پہچان چکی تھی مطلب وہ اپنے کام مکمل کر کہ آیا تھا۔۔۔

اسکے زہن میں اپنے زہریلے الفاظ گونجے جو وہ اسے لاعلمی میں بول چکی تھی تو اسکے دل میں ڈھیروں ڈھیر شرمندگی اترنے لگی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ اب اپنی صفائی کس طرح سے پیش کرے کہ اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا جہان شاہ کو منانا۔۔۔

حالانکہ وہ اسکے ایک قدم بڑھانے پہ ہی اسکا ہاتھ تھام لیا کرتا تھا لیکن وہ ایک قدم بھی اسکیلیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔

بیٹا کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔؟؟ چچی نے اسے یوں چپ دیکھا تو اس سے پوچھا تو وہ ہڑبڑائی۔۔۔

تو دیکھا کہ چینل چینج ہو چکا تھا۔۔۔ موحد اور زاویار صوفوں پہ جبکہ زوریز ، آریان اور نمیر نیچے کشنز پہ بیٹھے تھے۔۔۔

آج چونکہ سب کا آف تھا اسلیے گھر میں خوب رونق لگی تھی۔۔۔۔

پپا اور پاپا دونوں کسی جلسے میں گئے تھے جبکہ خان اور جہان کے بارے میں سب لاعلم تھے۔۔۔

مما اور ماما آج کچن میں خود سب کیلیے ریفریشمنٹ ریڈی کر رہیں تھیں اسلیے سب لڑکیاں باہر بیٹھی انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔

کچھ نہیں بس بھابھی سے ملنا تھا تو گھر میں کب جاونگی۔۔۔؟؟ اس نے اداسی سے پوچھا کہ اسکی پریگنینسی کہ پانچویں منتھ سے ہی اسکا باہر نکلنا بہت حد تک بند ہو چکا تھا جسکی باعث وہ گھر نہ جا پاتی تھی اسلیے اسے کافی عرصہ ہو چکا تھا گھر گئے۔۔۔

وہ سب ہر ہفتے بعد چکر لگاتے تھے لیکن اب اسکا دل اداس ہو گیا تھا کہ خود بھی جانا ہے---

بس کچھ دن اور رہ گئے ہیں---چلے کہ بعد چلی جانا----- آیت نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی------

پری------ آیت نے پری کو بلایا جو زینی، مہرو اور تاشے کے ساتھ موبائل پہ جھکی کھلکھلا رہی تھی-----

جی بھابھی----- اسنے مسکراہٹ ضبط کرتے جواب دیا-----

میرا دل کر رہا تمہیں ایک دو مہینے کیلیے گھر بھیج دیں کہ سب علیزے اور تمہیں مس کر رہے تو علیزے تو ابھی جا نہیں سکتی اسلیے تم چلی جاو----- اسنے شرارت سے بظاہر سنجیدگی سے اسے کہا ----

اسکی اس بات پہ باتوں میں مگن آریان کرنٹ کھا کہ سیدھا اور متوجہ ہوا----

اسکی شرارت سمجھتی وہ بھی مسکرا کہ بولی----

جی بھابھی میں بھی یہی سوچ رہی تھی---- اسنے پرسکون آواز میں کہا تو اسنے اسکی طرف گھورا لیکن وہ متوجہ نہ ہوئی---

ہاں ہاں بھیج دیں انہیں میکے، آریان کو اسکے سسرال بھیج دیں اور نامعلوم بچوں کو انکے ننھیال بھیج دیں---- موحد نے بیوی کی شرارت سمجھتے ٹکڑا لگایا تو محفل چہچہا اٹھی---

جبکہ اسکی بات کہ آخری فقرات پہ پری گڑبڑائی---

ہاں یار بیویوں کو تھوڑا ریلیکس بھی دینا چاہیے یہ کیا خوفناک شوہر کی شکل دیکھ کہ بیچاری کڑھتی رہے اور جان جاتی رہے اسکی----- زوریز نے بھی حصہ ڈالا تو آریان نے دھموکا جڑا---

تمہاری بیوی نے تو پہلے دن ہی پاگل ہو جانا صدمے سے تیری بوتھی دیکھ کے----- اسنے تپے انداز میں کہا تو سب ہنسنے گے----

تو دیکھنا پاوں دھو دھو کہ پیے گی میرے وہ۔۔۔ وہ گردن اکڑاتے بولا۔۔۔۔۔

آخ تھو۔۔۔۔۔ اسنے کیا سب نے برا منہ بنایا۔۔۔

تیرے پیر تو دھو دھو کہ دیکھنے کہ قابل نہ ہوں تو پینے کی بات کر رہا۔۔۔۔ آریان نے اپنا پورا بدلہ لیتے کہا تو اسنے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔

جلنے والے کا منہ تو کالا ہو یا نہ ہو لیکن بیوی ضرور میکے جائے گی اسکی۔۔۔ اسنے مزید جلایا۔۔۔

خبردار کسی نے یہ تخریب کاری یا ظالم سماج کا روپ سامنے لایا۔۔۔ وہ سب کی طرف دیکھتا بولا تو علیزے مسکراہٹ دباتی بولی۔۔۔

میں تمہاری پھوپھو ساس یہ ظالم روپ سامنے لا رہی اور پری کو بھائی کی طرف بھیجنے لگی۔۔۔۔ اسنے شرارت سے اپنی مخصوص دھیمی آواز میں کہا تو اسکی شکل دیکھ کہ سب کہ قہقہے چھوٹنے گے۔۔۔

اوہ لیڈی ڈان آپ کے سامنے آپ کہ ڈان کچھ نہیں کہتے اسلیے ہم بھی ریکویسٹ کرتے ہیں۔۔۔ اسنے عاجزانہ آواز میں جسطرح کہا یا جس شخص کا حوالہ دیا وہ حوالہ اسکے چہرے پہ سرخی بکھیرنے کو کافی تھا۔۔۔۔

ہٹ جاو سب۔۔۔ہوشیار ہو جاو سب۔۔۔۔ معاویہ کی زوردار آواز بلکہ للکار پہ سب ایک پل کو دہل گئے۔۔۔

اللہ خیر اب کی سختی آ گئی۔۔۔ دادو نے سینے پہ ہاتھ رکھتے خیر مانگی اور دروازے کہ طرف دیکھا۔۔۔۔

جہاں وہ چہرے میں مخصوص سی شرارتی چمک لیے کھڑا تھا جبکہ اسکے پیچھے کانوں کا ہاتھ لگاتا خان اور دانت نکالتا ولی بھی تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ایک لفافہ بھی تھا جسے اسنے کسی خزانے کی مانند تھاما ہوا تھا۔۔۔

آج تو میری زبان دنگ رہ گئی میں ایلے ایلے نظارے دیکھے قسم سے مجھے ایک پل کو رلا گئے لیکن آئے ہائے پھر ایسا پیار آور۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھ کہ قسم سے مجھے تو زینی یاد آ گئی۔۔۔۔۔ سنجیدگی سے بولتے بولتے لفظ ہڑپ کرتے وہ آخر میں زینی کو بوکھلا گیا۔۔۔۔

جبکہ شادی شدگان افراد کو اپنی اپنی پڑ گئی کہ کس کی قسمت اپنی پھوٹ گئی۔۔۔

ایسا کونسا الہ دین کا چراغ لے آئے ہو اب جو واویلا ہی نہیں ختم ہو رہا۔۔۔۔ مہرو جسکا اس سے اللہ واسطے کا بیر تھا لگتا ہی نہ تھا دونوں سگے بہن بھائی ہیں اسنے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شکر کرو بی بی تم اور تمہارا میاں نہیں ہیں اس میں انوالو لیکن مجھے مجبور نہ کرو کہ ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔ اسکی زبان کہ آگے تو خندق تھا خان نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھتے اسکا بٹن بند کیا۔۔۔۔

چھوڑ یار وہ دکھا جسکیلیے ہم نے اتنی محنت کی اور اسے حاصل کیا۔۔۔۔۔ ولی جو علیزے سے ملنے کہ بعد بچوں کو گود میں لے کہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا اس نے کہا۔۔۔۔

معاویہ اب کونسی شرارت کرنے گے ہو۔۔۔؟ مما نے تنبیہی آواز میں پکارا۔۔۔۔

توبہ کریں جلدی سے ماما جلدی کریں۔۔۔ اسنے جس انداز میں کہا وہ فورا توبہ کرنے لگیں جبکہ سب کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

بے شرم۔۔۔۔ انہوں نے خفت مٹانے کو کہا۔۔۔

ہاں تو کسی کہ شریفانہ جذبات کو شرارت نہیں کہتے یہ دیکھیں ہاں آپ۔۔۔۔ اسنے لفافے سے سی ڈی نکالتے کہا تو قدموں کی چاپ پہ سب دروازے کی طرف متوجہ ہوئے رو وہاں جہان کیساتھ معاز ، حمین اور زجاح بھی تھے جنہیں معاویہ اور ولی نے دعوت دی تھی۔۔۔

بھآئیوں کو دیکھ کہ وہ مسکراتی اٹھی اور ان سے ملنے لگی۔۔۔اس سے ملنے کہ بعد وہ سب بیٹھ گئے تو مما نے ریفریشمنٹ لاکہ رکھ دی تو سب ساتھ ساتھ ڈونسٹے ایل سی ڈی کی طرف متوجہ ہوئے کہ نجانے اب کیا دھماکہ ہونے والا ہے۔۔۔

جبکہ معاز جانتا تھاکہ یہ کیا ہے کہ یہ سی ڈی غلطی سے معازکہ زریعے ہی انکے ہاتھوں لگی تھی۔۔۔

سکرین روشن ہوئی تو سب کی توجہ اسکی طرف ہوئی۔۔۔

جہان سکرین دیکھتے ہی ٹھٹکا اور جاندار گھوری سے معاویہ اور ولی کو نوازا۔۔۔۔

اس سی ڈی میں اسی کی ویڈیو تھی جس میں وہ آفیسرز کو انسٹکشنز دے رہا تھا۔۔۔۔

سب انتہائی غور سے دیکھ رہے تھے کہ اس میں ایسا کیا تھا۔۔۔۔۔

پھر اسنے کال ملائی اور بات کرنے لگا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد اسنے علیزے کو فائل لانے کو کہا اور پھر علیزے کی دلخراش چیخ موبائل کہ سپیکر سے نکلی۔۔۔۔

اس لمحے کو یاد کرتے سب کہ ایک بار رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

جہان کا پاگل ہوتے علیزے کو پکارنا۔۔۔

اسکا روتے ہوئے گھٹنوں کہ بل زمین پہ گرنا---

سب وعدوں کو پس پشت ڈال کہ اسکی طرف بھاگنا---

سب سانس روکے دیکھ رہے تھے جبکہ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے----

پھر معاز کا اسے پکارنا اور وعدے پورے کرنے کو کہنا----

اس پل اسکے لڑکھڑاتے قدم اسکے دل کی حالت بیان کر رہے تھے---

بچوں کی پیدائش پہ اسکا رد عمل----

اور پھر جب ڈاکٹرز نے علیزے کیلیے دعا کا کہا تو----

یہ ادھر سے غور سے دیکھیے گا---- معاویہ نے ہدایت دی--

اسے کہیں میرے ساتھ ایسا مت کرے۔۔۔میں مر جاوں گا اسکے بغیر۔۔۔۔ وہ میری سانسوں میں بستی ہے اسے کہیں ایسا مت کرے۔۔۔۔۔ معاز کہ کندھے پہ سر ٹکائے اسکے الفاظ سب کا دل بھرا گئے۔۔۔۔

سب کو یوں سینٹی دیکھ کہ معاویہ پریشان ہو گیا جبکہ علیزے کو سسکیاں بھرتے دیکھ کہ وہ بوکھلا گیا۔۔۔۔

اوپر سے جہان کی گھوریاں سہ بیچارہ پھنس گیا۔۔۔۔

میں آپکو یہ دکھا رہا تھا کہ بندہ اتنا جی دار ہونا چاہیے کہ اپنے بڑے سالے کہ کندھے پہ سر ٹکا کہ اسکی بہن سے عشق کا اظہار کھل کہ کر سکے۔۔۔۔۔۔ اسنے ماحول کو بدلنے کیلیے وہ پوائنٹ مارا کہ سب کھلکھلا اٹھے جبکہ وہ گڑبڑاتی سرخ چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔۔

اسکی بات پہ ایک پل کو وہ جھینپ سا گیا کہ معاز سے واقعی رشتہ اور تعلق اس نوعیت کا تھا کہ وہ عام حالات میں خود پہ بہت قابو رکھتا لیکن اس دن وہ سب بھول گیا۔۔۔۔۔

شرم تو نہیں آتی کسی کی پرائیویسی میں گھستے۔۔۔۔۔ پھوپھو نے لتاڑنا چاہا لیکن بے اثر۔۔۔۔

لیں اس میں ہمارا کیا قصور ہم تو بس اس وقعہ کی ویڈیو دیکھنا چاہتے تھے لیکن یہاں تو محبتیں کا سیکوئل چل رہا تھا۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نچاتے کہا تو اسکی بے باکی پہ سب منہ چھپانے گے۔۔۔۔۔

تم ادھر آو۔۔۔۔ جہان نے سرد آواز میں پکارا لیکن وہ جھٹ سے علیزے کہ پہلو پہ جم گیا۔۔۔۔

میں تو اپنی بھابھی کہ پاس بیٹھوں گا۔۔۔۔۔ اسکے یو۔ بیٹھنے پہ علیزے کو فکر لاحق ہو گئی۔۔۔

ہاں تو بھابھی ماں کیسا محسوس کر رہی ہیں یہ جان کہ ایک ایسا گھبرو جوان جی داری سے آپکے بڑے بھائی کہ سامنے آپکی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے کسی صحافی کی مانند اس سے سوال کیا تو وہ سب کی موجودگی اور اسکے سوال پہ شرم سے دہری ہو رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں میں بتاتی ہوں بے شرم بدتمیز۔۔۔۔۔ چچی نے کان کھینچ کہ اسے اٹھاتے کہا۔۔۔۔

بس اس گھر کہ سارے افراد اپنی نظروں کہ کیمرے تیز کر کہ اس بی بی سی کی حرکتیں ملاحظہ کرنا شروع کر دو۔۔۔۔۔ لاریب نے اعلانیہ انداز میں کہا تو زینی نے حیا سے رخ بدل لیا کہ سب کی نگاہوں کا مرکز وہ بن گئ تھی جبکہ وہ قہقہ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ شوہر بننے کہ بعد اتنے گندے ہو جائینگے۔۔۔۔۔۔ اسنے منہ بسورتے اپنے لبوں پہ ہاتھ پھیرتے گویا اسکا لمس مٹاتے کہا تو اسنے مسکراہٹ دباتے اس پہ گرفت مضبوط کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟ اسنے انجان بنتے پوچھا۔۔۔۔

جب آپ ڈاکٹر کہ روپ میں میرے سامنے آئے تھے تب تک شریف تھے لیکن جب سے شوہر بنے ہیں آپ بہت گندے ہو چکے ہیں۔۔۔۔ وہ منہ بسورتے کہنے لگی جبکہ وہ کھل کہ ہنس دیا۔۔۔۔۔

تب تو تم میری پیشنٹ تھی اور پیشنٹ کہ ساتھ شریف رہنا مجبوری۔۔

اب میں تمہارا پیشنٹ ہوں اسلیے تنگ کرنا میری مجبوری۔۔۔۔ اس کی طرف ہلکا سا جھک کہ کہتے اسنے زومعنی انداز میں کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔۔۔۔

جائیں ہاسپٹل۔۔ صبح تیاری میں اتنا ٹائم لگا دیتے سب تنگ کرتے مجھے۔۔۔۔۔؟؟ وہ اسے دروازے کیطرف دھکیلتی بولی کہ آج اسکی نائٹ شفٹ تھی۔۔۔۔

وہ ماماکہ روم میں ادھر سے ادھر بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔۔۔

جس دن اسے حقیقت پتہ چلی اس سے ایک دن پہلے اسنے دادو کو اپنی طبیعت کا بہلا پھسلا کہ خفیہ طریقے سے اس بات پہ راضی کیا تھاکہ وہ ماماکہ روم میں ٹھہرے گی کہ جہان سے سامنا کرنا اسے انتہائی کٹھن لگ رہا تھا وہ بھی اس سچویشن میں جب وہ اپنا کام بھی مکمل کر کہ نہ آیا ہو۔۔۔

لیکن پھر حقیقت پتہ چلنے کہ بعد سے ہی وہ بے چین تھی کہ اب کیا کرے لیکن اب واپس اپنے روم میں بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

لیکن اسے سمجھ نہ آئی کہ اب وہ اسے منائے کیسے کہ دنیا کا مشکل ترین کام تھا اسکیلیے جہان شاہ کو منانا لیکن ابھی وہ یہ مشکل ترین کام کرنا چاہتی تھی وہ بھی اپنی مرضی سے---

وہ اب اسکا انتظار کر رہی تھی کہ وہ ادھر اپنے بچوں سے ملنے ضرور آئے گا---
لیکن وہ ابھی تک گھر ہی نہیں آیا تھا اسلیے ابھی تک وہ ادھر کمرے میں بھی نہ آیا تھا--- وہ اپنی سوچوں میں غلطاں اس بات سے بے خبر تھی کہ آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے----

نجانے وہ کتنی دیر تک ٹہلتی رہی تھی کہ دروازے میں آہٹ محسوس ہوئی تو اسنے ہڑبڑا کہ دروازے کی طرف دیکھا اور نامحسوس انداز میں اپنا چہرہ صاف کرنے لگی----

وہ اندر داخل ہوا اور لائٹ سکن کلر کہ ڈریس میں ملبوس علیزے پہ گہری نگاہ ڈالی----

اسکی نظر خود پہ محسوس کر کہ اسکا دل بھر آیا اور پھر وہ بنا کچھ سوچے ، بولے یا سمجھے اسکے کندھے پہ سر ٹکا گئی اور اپنا تمام غبار آنسوؤں میں بہا دیا----

اور یہی تو انکا تعلق تھا۔۔اسے کسی الفاظ کی ضرورے نہ تھا اپنی صفائی یا اسکی ناراضگی دور کرنے کیلیے۔۔۔ وہ تو اسکے رویے سے جان جاتا تھا۔۔۔

اور اسے کسی تاثر کی ضرورت نہ تھی یہ سمجھنے کیلیے کہ وہ شرمندہ تھی اپنی کہی باتوں پہ۔۔۔ وہ دونوں بنا کچھ کہے ایک دوسرے پہ خود کو آشکار کیے جا رہے تھے۔۔۔

وہ اپنے لفظوں کہ ہاتھوں رو رہی تھی جبکہ وہ اسکی محبت میں ڈھیر ہو رہا تھا۔۔۔۔

بس کریں علیزے۔۔۔۔۔ جب وہ کافی دیر تک چپ نہ ہوئی تو اسنے دھیرے سے کہا۔۔۔

پیچھے ہوں مجھے اپنے بچوں کو دیکھنے دیں آپ مجھے روک کہ کھڑی ہیں۔۔۔۔ اسنے اسکا دھیان بٹانے کو بولا تو وہ جھجھکتی ہوئی پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اور سرخ چہرہ لیے سوئے ہوئے اپنے بچوں اپنی دنیا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

آپ نے غور سے دیکھا انہیں۔۔۔۔ اسکا بازو پکڑتی انکے قریب لے کہ جاتی وہ وہی پرانی علیزے بن چکی تھی۔۔۔

ہالے کو دیکھا اور یہ ویر کو دیکھیں کتنے پیارے ہیں بلکل آپ کہ جیسے۔۔۔۔۔ اپنی ہی دھن میں اپنے مخصوص انداز میں کہتے اسنے مسکرا کہ پہلے اسے پھر بچوں پہ نگاہ ڈالی۔۔۔

تو آپ مانتی ہیں کہ میں خوبصورت ہوں۔۔۔۔۔ اسنے مسکراہٹ دباتے کہا تو وہ جھینپ اٹھی۔۔۔۔

میں بچوں کی بات کر رہی ادھر دیکھیں آپ۔۔۔ اسکی آنچ دیتی نگاہوں سے پزل ہوتی وہ اسکا چہرہ پھیر گئی۔۔۔۔

بہت پیارے ہیں یہ دونوں ہی کہ یہ آپ کہ وجود کا حصہ ہیں۔۔۔۔۔ اسنے انتہائی مختصر الفاظ میں معتبر کر دیا۔۔۔۔۔

اسکا دل اسکے دیے گئے مان سے لبریز ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

آپکو شاہ ویر میں سب سے زیادہ پیارا کیا لگتا۔۔۔۔؟؟ اسنے بچوں کہ سے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

کہ وہ ہمیشہ بچوں کو دیکھ کہ یہی سوالات کرتی تھی اب خود پہ باری آئی تھی تو وہ پھر بھی کسی کسی سے ایسے بے تکے سوالات پوچھ لیا کرتی تھی۔۔۔۔

اسکی بات کہ جواب میں اسنے اپنی نگاہیں اسکے چہرے پہ گاڑ دیں اور کچھ پل دیکھتے رہنے کہ بعد وہ ویر پہ جھکا اور۔۔۔

اسنے پوچھا کیا پسند ہے تمہیں۔۔۔
میں دیر تک اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

اسنے گھمبیر آواز میں کہتے اسکی آنکھوں پہ اپنے لب رکھے تو وہ سوتے میں کسمسایا جبکہ اسکہ جذبات کی شدت محسوس کرتے علیزے کی پلکیں لرز کہ رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

سرخ و سفید شہابی چہرہ، گھنیری لرزتی پلکیں۔۔ سرخ کپکپاتے ہونٹ اور مراحی دار گردن پہ الجھا بکھرا جوڑا بنائے وہ اسکے جذبات ابھار رہی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دل کہ خواہش کو عمل کہ پیراہن پہناتا زوریز زوردار دھماکے سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

وہ فورا لرزتی جھجھکتی اس سے دور ہٹی جبکہ اسنے یونہی کہنی کہ بل نیم دراز پاوں نیچے کو لٹکائے اسے گردن موڑے آنے کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

خود تو آپ دوسروں کہ کمروں میں بھی اپنا کام جاری رکھے مجھ غریب پہ ترس نہیں آتا کیا آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے دونوں ہاتھ پہلووں پہ ٹکاتے جلتے بھنتے کہا تو وہ جھینپ اٹھی جبکہ اسنے پرسکون انداز میں اسے دیکھا اور بولا۔۔۔

پرسوں ماما ہو آئیں گی انکے گھر سے بلکہ رشتہ فائنل کر آئیں گی اب تم نکلو یہاں سے۔۔۔۔ اسنے اسکی مرضی کہ کام کا بتایا اور دفع ہو جانے کو کہا جبکہ وہ اطمینان سے اندر آیا اور بیڈ پہ چڑھتے علیزے کہ پاس بیٹھ گیا۔۔۔

سوری جے مجھے اپنی بھابھی سے بہت سیکریٹ باتیں کرنی ہیں اسلیے آپ ابھی ہمیں اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔۔۔ اسنے کمال بے نیازی سے کہا تو علیزے عش عش کر اٹھی۔۔۔۔

کہ اسکے آگے بھی کوئی بولنے والا تھا۔۔۔

اسکی بات سن کہ ناچاہتے ہوئے بھی وہ اٹھ گیا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ ابھی اسے اپنے دل کہ ساری بات شیئر کرنا چاہتا تھا جو کہ بہت اچھا فیصلہ تھا۔۔۔

اسی لیے اسنے انہیں ٹائم دینا چاہا اور بے بی کاٹ پکڑتے ہوئے دونوں بچوں کو بھی اٹھا لیا تو اسنے بے ساختہ سر اٹھا کہ اسے دیکھا۔۔

جب آپ فارغ ہوتی ہیں یا یہ روئے تو میں بھجوا دیتا آپ ریلیکس رکھیں۔۔۔۔۔۔۔ اسکی سوالیہ نگاہوں کہ جواب میں اسنے سنجیدگی سے کہا اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

ذوریز کا رشتہ کچھ حد تک زوریز کی پسند کہ مطابق ہو رہا تھا۔ کہ میرب اسکہ دوست کہ بہن تھی لیکن فی الوقت وہ
یہ شادی اتنی ایمرجنسی میں گھر کہ ماحول کو لے کہ کر رہا تھا۔۔۔اسے میرب اچھی لگتی تھی لیکن اتنی جلدی اس سب کہ بارے میں اسنے سوچا نہ تھا لیکن پھر سب کو دیکھتے ہوئے اسنے جلدی مچائی اور جہان کہ تھرو بات آگے پہنچائی۔۔۔

اب وہ علیزے کو میرب کہ بارے میں تفصیلی بتا رہا تھا اور وہ پورے جوش و خروش سے اپنی بڑی بڑی روشن آنکھیں کھولے اشتیاق سے سن رہی تھی-----

---

میں جب چھوٹی تھی نا تو میں سوچتی تھی مما ہر بات بھابھی سے کیوں پوچھتی ہیں--- خود کیوں نہیں کرتی تب میرا دل کرتا تھا مجھے بھی ماما پوچھیں لیکن اب مجھے بہت مزہ آتا جب مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا لیکن سب ایک بار ضرور پوچھتے------- نومبر کی کھلی کھلی سی اس صبح میں وہ روشن سی لڑکی جھولے پہ بیٹھی ٹانگیں جھلاتی بہت مزے سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی جسے سنتے سب کہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی----

وہ سب اس وقت ناشتے کہ بعد لان میں بیٹھے ہوئے تھے----

جہان کو اسکے کام کہ بعد انڈر گراونڈ ہونا تھا اسلیے آج کل وہ آفس اور دوسرے پولیٹیکل ایشوز) کو دیکھتا تھا جس کہ باعث وہ عموما نارمل ڈیوٹی آورز جیسی روٹین کہ بعد گھر آتا تھا اور کبھی رات گئے تک گھر سے واپسی نہ ہوتی تھی----

علیزے سے اسکی ملاقات کم ہو رہی تھی کہ اکثر جب وہ لیٹ آتا تو بچوں کو دیکھنے جاتا تو وہ سو رہی ہوتی لیکن وہ بچوں کو لے کہ انکے ساتھ مکمل وقت گزار کہ پھر سوتا تھا۔۔۔۔۔۔

مہرو خان کدھر ہے۔۔۔۔۔؟؟ پھوپھو نے آتے ہی تیکھے تیوروں سے مہرو کو مخاطب کیا۔۔۔۔

وہ پتہ نہیں شاید لالے ساتھ ہے۔۔۔۔ اسکے یوں جواب دینے پہ انکے ماتھے کہ بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

حد ہوتی ہے بے پرواہی کی۔۔۔میں تو سب لڑکیوں سے پریشان ہوں شوہروں سے یوں لاپرواہ ہیں جیسے اپنے نہیں کسی کہ ادھار لیے ہیں۔۔۔۔ انہوں نے لتاڑنے کا آغاز کیا تو علیزے بھی جھٹ سے جھولے سے اتری اور لاریب کہ پاس آ بیٹھی جو ہالے کو جھلا رہی تھی جب ویر کاشان کہ پاس تھا۔۔۔۔

جبکہ مہرو منہ کھولے انکی بات سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

یہاں جھک مار رہی فضول بیٹھے اور تمہارا وہ بن ماں باپ کہ شریف سا شوہر بیمار میں تڑپ رہا۔۔۔۔۔۔ ان کی بات پہ وہ تڑپ کہ سیدھی ہوئی لیکن۔۔۔

آپ ہیں تو سہی اسکی ماں پھر ایویں میرے شوہر کس بن ماں کا بچہ کہہ رہیں۔۔۔۔۔؟ اسنے چڑانے والے انداز میں کہتے دوڑ لگائی کہ کچھ بعید نہ تھا آج تھپڑ پڑ جاتے اس لاپرواہی پہ۔۔۔۔

اور وہ واقعی شرمندہ تھی اپنی لاپرواہی پہ کہ صبح وہ جاگا ہوا تھا لیکن اسکے بعد اسکا سامنا نہ ہوا تو اسے لگا وہ لالے کہ ساتھ جا چکا تھا۔۔۔۔

اسنے جلدی سے دروازہ کھولتے بھاگتے کہ سے انداز میں اسکے قریب اپنے قدم روکے۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔ اسنے بیقراری سے پکارا۔۔۔۔ کمبل سے نظر آتا اسکی سرخ چہرہ اسکی طبیعت خرابی کا پتہ دیتا اسکا دل دہلا گیا تھا۔۔۔۔

خان اٹھو۔۔۔۔ اسکے جواب نہ دینے پہ وہ اسکے اوپر جھکتی اسکا بازو ہلاتی پریشانی سے بولی۔۔۔۔

لیکن جواب ندارد۔۔۔

ٹپ ٹپ ٹپ۔۔۔۔

اسکے آنسو بیقرار و بے قابو ہوتے اسکے چہرے پہ پھسلتے اسکے چہرے پہ جا گرے۔۔۔۔

وہ اپنی لاپرواہی کو کوستی بدحواس سی کسی کو بلانے جا رہی تھی کہ اسکی خاموشی اسکا دل دہلا رہی تھی۔۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔۔ وہ جو جانے کو پرتول رہی تھی اسکی سرگوشی پہ جان وارنے والے انداز میں اس پہ جھکی۔۔۔۔

مہر کہ جان ہوش کرو۔۔آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔ مم۔۔مجھے دیکھو۔۔۔۔ روتی آنکھوں سے اسے دیکھتی وہ دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامتی محبت سے بولی۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے بمشکل نیم وا آنکھیں کھولیں۔۔۔

اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کہ اسنے جلدی سے پانی کا گلاس لیا اور اسے پلانے لگی۔۔۔۔

تم بہت برے ہو--بتایا کیوں نہیں مجھے صبح--مجھے لگا تم لالے کیساتھ روز کی طرح چلے گئے ---کیوں نہیں بتایا--؟؟ بہت برے ہو تم بہت برے----- مسلسل شکوے کرتی وہ اسکے سینے پہ سر رکھتی وہ پھوٹ پھوٹ کہ رونے لگی----

کہ اسکی زرہ برابر بھی تکلیف اس سے برداشت نہ ہوتی تھی----

مہر پلیز نہ کرو تم جانتی ہو تمہارے یہ آنسو میری طبیعت اور خراب کریں گے چپ کرو پلیز---- وہ نقاہت زدہ سی آواز میں بولا تو وہ بمشکل خود پہ قابو پاتی سیدھی ہوئی پھر اپنے مخصوص انداز میں شروع ہو گئی---

اٹھو جلدی سے اور میرے ساتھ میڈیسن لے کہ آو جلدی---- وہ اسے اٹھاتے بولی تو وہ آلکسی سے بولا---

نہیں مہر مجھے کہیں نہیں جانا---

تم اٹھتے ہو یا نہیں---؟؟ اسنے آنکھیں دکھاتے کہا تو اسنے اسے دیکھتے جانتے بوجھتے اسکا دھیان بٹانے کو شرارت سے کہا---

یار تم خود میری ہر بیماری کا علاج ہو ادھر آو تھوڑا سکون پہنچاو مجھے زرا قریب بیٹھو۔۔۔۔۔۔
اسکا ہاتھ تھامتے وہ اسے قریب کرتا بوکھلانے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

شرم کر لو کچھ۔۔۔۔چھوڑو مجھے اور شرافت سے اٹھ جاو وگرنہ میں بہت برا کرونگی۔۔۔۔ بمشکل اسکی گرفت سے اپنا آپ چھڑاتی وہ دور ہوتی سرخ چہرے کیساتھ بولتی اسے دھمکی دینے لگی۔۔۔

ویلے یار اس پورے مینشن میں بس تم مجھے سر کی بہن لگتی ہو۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا تو اسے سمجھ آ گئی کہ وہ کیوں ایسا کہہ رہا اسلیے مسکراہٹ دباتی اسے کپڑے تھماتی واش روم کی طرف دھکیل گئی۔۔۔

تم اپنے آپ پہ قابو رکھو اور جلدی سے آو ۔۔۔۔۔ اسے دھکیل کہ وہ اسکیلیے پریشانی سے چکر لگانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گر سیاہ بخت ہی ہونا تھا نصیب نے میرے

زلف تیرے ہوتے یا تیرے رخسار کا تل ہوتے----

اسکے یوں جذب سے شعر پڑھنے پہ علیزے کا چہرہ حیا کی سرخی سے دہک اٹھا---

وہ اس سے بارہا بار پوچھ چکا تھا کہ اسنے چلہ کب نہانا ہے--- اب کہ اسکہ یوں تنگ کرنے پہ جھنجھلا اٹھی----

آپ کیوں پوچھ رہے بار بار---؟؟ وہ سرخ ہوتی حیا بار پلکیں جھکاتی بولی---

آپ کو نہیں پتا میں کیوں پوچھ رہا----؟؟ اسکے آنچ دیتے لہجے پہ اسکا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا----

آپ اتنے بے شرم کیوں ہو گئے ہیں---- حیا سے چور لہجے میں بولتی وہ اسے مسکرانے پہ مجبور کر گئی----

آپ کی دوری نے میرے جگر کو اتنا بے شرم کر دیا قسم سے۔۔۔ کل مجھے اتنا کس کہ ہگ کیا تھا میں پریشان ہو گیا اور کل اسکا ایک ورکرکہہ رہا تھا کہ سر آجکل بہت زیادہ میرے قر۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے حسب معمول اینٹری مارتے گل افشانی کی لیکن اسکی موجودگی بھول گیا جس نے ایک ہی وار میں اسے دوہرا کر دیا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ وہ جو اسکی باتوں پہ شرم سے دہری ہو رہی تھی جہان کہ اس پر اٹیک کرنے پہ فورا بھابھی بہن کا روپ دھارتی سامنے آ گئی۔۔۔۔

اسکی شرم دور کر رہا۔۔۔۔ سنجیدہ دوٹوک انداز میں اسے جواب دیتے وہ اسے گڑبڑا گیا۔۔۔

حد ہے اتنا لڑتے آپ لوگ۔۔۔ خبردار آج کہ بعد بھائی کو مارا تو۔۔۔ اسے سیدھا کرتی وہ آہستہ آواز میں دھمکی دیتی بولی تو معاویہ نے سیدھا ہوتے اسے آنکھ ماری۔۔۔

تو اسکی اس فضول ایکٹنگ پہ وہ دانت پیس کہ رہ گیا۔۔۔

بھابھی یہ ہالے رو رہی ہے۔۔۔۔؟؟ تاشہ نے آتے ماحول بدلا تو وہ فورا مادرانہ جذبات سے لبریز آگے بڑھی۔۔۔۔۔

میرا اتنا دل کرتا کہ کوئی میری محبت میں بھی گھر کی دیوار پھلانگتے میرے روم ٹیرس پہ آئے اور میں سب سے ڈرتے اسے جانے کا بولوں لیکن وہ یونہی ڈھیٹ بن کہ کھڑا رہے۔۔۔۔۔۔۔
کسی ڈرامے کہ سین کو دیکھتے وہ کافی حسرت سے بول رہی تھی جس میں ہیروئین محترمہ کہ شوہر محترم اسکے روم کے باہر چھپ کہ آئے تھے۔۔۔۔۔

لیکن آپ کے لالہ نے ایسا کچھ مجھے فیل ہونے سے پہلے ہی شادی کر لی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے کے افسوس نے سب ناظرین و سامعین کہ لبوں پہ ہنسی بکھیر دی۔۔۔

کہ اسکا انداز ہی کچھ اسطرح سے حسرت زدہ و معصوم تھا کہ سب انجوائے کرنے گے۔۔۔

جبکہ اس معصوم کی اس فضول حسرت پہ جہان نے لب زور سے بھینچے کہ وہ ابھی رات کہ ساڑھے گیارہ بجے آفس سے آیا تھا مسلسل میٹنگز بھگتا کہ اور آتے محترمہ کی گل افشانی سے سامنا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

واہ واہ کیا حسرتیں پل رہیں ہیں بھابھی محترمہ کہ دل نادان میں۔۔۔ کاشان نے سر دھنتے کہا تو اسنے جھینپ کہ اسے دیکھا کیونکہ وہ بعد میں آکہ بیٹھا تھا اور وہ اسکی آمد سے بے خبر تھی۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔ گھمبیر بھاری آواز پہ اسکے حواس چوکنا ہوئے۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔ مما جو کچن سے نکل رہیں تھیں اسے دعائیں دیتی اسے لیے آگے بڑھیں۔۔۔

وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور پانی کیلیے اٹھنے لگی جب تاشہ پانی کا گلاس لے آئی کہ وہ کچن میں ہی تھی۔۔۔

بیٹا کھانا کھائیں گے۔۔۔؟؟ ماما نے پوچھا تو پھوپھو کی گود سے ہالے کو اٹھاتے اسکے ہاتھ ٹھٹکے بغیر ہالے کو اپنی گود میں لیتے اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

نہیں ماما میں کھا چکا آپ بس ایک کافی کچھ دیر تک روم میں بھجوا دیجیئے گا۔۔۔۔

وہ اب بہت نرمی سے ہالے کہ نرم و نازک نقوش پہ انگلیاں پھیرتا اسے لیے بیٹھا تھا۔۔۔ وہ اکثر حیران ہوتی تھی کہ اسنے مردوں کو بہت کم بچے اٹھاتے دیکھا تھا لیکن وہ بچوں کو اکثر اٹھائے رکھتا تھا جب بھی گھر ہوتا تھا۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔ زوریز نے آتے ہی آواز لگائی تو لاریب فورا آئی۔۔۔

قسم سے میرب کا دماغ آپ نے خراب کیا ہے۔۔۔؟؟ اسنے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے پوچھا تو اسنے مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

میں نے کیا کیا ؟اور کب سے دماغ خراب ہوا اسکا؟؟ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟؟
اسکے تابڑتوڑ سوالوں پہ وہ زچ ہو اٹھا اور گھورنے والے انداز میں دیکھتے بولا۔۔۔۔

سب بہت محظوظ ہوتے انہیں دیکھ رہے تھے کہ جانتے تھے وہ کیوں اچھل رہا ہے۔۔۔

کل سے دماغ خراب ہوا اسکا جب سے آپ سے بات ہوئی اسکی۔۔۔۔ اسنے انہیں دیکھتے کہا تو وہ سر دھننے لگی۔۔۔

ہاں تو اس میں میری کیا غلطی نکلتی یہ بتاو۔۔۔؟؟ پہلو پہ ہاتھ ٹکاتے اسنے ہاتھ کہ اشارے سے پوچھا۔۔۔۔۔

آپ نے اسے یہ مشورہ کیوں دیا کہ وہ میرے ساتھ شاپنگ کرنے جائے۔۔۔۔
اسنے بلی تھیلے سے نکالی تو سب کھی کھی ضبط کرنے لگے کہ سب جانتے تھے دنیا میں اگر کسی چیز سے زوریز کو چڑ تھی تو وہ شاپنگ تھا۔۔ وہ اپنی شاپنگ بھی اکثر معاویہ یا موحد سے کرواتا تھا۔۔۔۔۔

اور اب واقعی میرب کو اسکے پیچھے اس کام کیلیے لگانا بہت زیادہ زیادتی تھی اسکے ساتھ۔۔۔۔۔

ہاں تو میں نے تو جینرلی بات کی شاپنگ دل کرے تو زوریز کیساتھ کر لینا۔۔۔ انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔

جی جی میں جانتا ہوں آپ کہ اس جینرلی انداز کو۔۔۔کس جنم کا بدلہ لیا ہے یار۔۔۔۔۔۔۔
وہ طنز کرتا روہانسا ہوا تو سب کہ ضبط کی ہوئی ہنسی اسکی بے بسی سے نکل گئی جبکہ جہان خاموش نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھتا کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر کدھر ہے------؟؟ اسنے آہستگی سے پوچھا تو آیت متوجہ ہوئی----

وہ سو گیا تھا تو دادو بیگم کے پاس لیٹا ہے----- اسنے بتایا تو وہ سر ہلاتا ہالے کہ طرف متوجہ ہو گیا-------

---

مما میں گھر چلی جاوں بھابھی کی طبیعت اتنی خراب ہو رہی ہے------ اسنے دھیمے سے لہجے میں اصرار کیا---

کہ اسکے چلے میں ابھی کچھ ہی دن تھے کہ مہینہ کی طبیعت کی سخت خرابی کہ باعث اسنے جانے کیلیے اصرار کیا----

پریہان تو انکی طبیعت کا سنتے ہی سبکی اجازت سے جا چکی تھی لیکن پہلے تو وہ صبر کرتی رہی لیکن اب دل زیادہ بے چین ہوا تو بول اٹھی-----

لیکن آپکی طبیعت----- مما تذبذ کا شکار ہوئیں---

احتیاط سے جاونگی نا اور ادھر تو ویلے بھی آرام سے ہی رہنا ہے۔۔ابھی تو چلے میں آٹھ نو دن ہیں تو میں کچھ دن رہ آتی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ انہیں رام کرتی اصرار کرنے لگی تو انہیں ماننے بنی۔۔۔۔۔

اور جہان۔۔۔۔۔۔؟ انہوں نے اسے دیکھتے کہا تو اسنے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

ان سے آپ کریں نا بات پلیز۔۔۔۔۔۔ اسنے ان سے منت کی۔۔

تو انہوں نے جہان سے اجازت لی تو اسنے کچھ سوچتے اجازت دے دی کہ چار پانچ ماہ سے وہ سکندر ولا نہ گئی تھی اسلیے ابھی اسکا جانا اور اصرار بنتا تھا اسلیے وہ اجازت دے گیا۔۔۔۔۔

اسکے اجازت دیتے ہی وہ پرجوش ہو اٹھی۔۔۔۔

لیکن بیٹا اپنا خیال رکھنا ہے ڈھیر سارا سیڑھیاں نہیں زیادہ اترنا چڑھنا اور گرم سرد کا خیال رکھنا ہے کہ ممتا کو پروان چڑھانا بہت مشکل ہوتا ہے بچے۔۔۔اپنی اولاد کیلیے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے اسلیے بہت خیال رکھنا۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔۔ اسے نرمی اور سہولت سے سمجھاتی وہ بولیں تو

اسنے پلکیں جھپکاتے جلدی سے سر ہلایا تو انہوں نے ماتھا چومتے اسے تیار ہونے کیلیے بھیجا۔۔۔۔

دو بچوں کی ماں کہ رتبے پہ فائز ہونے کہ باوجود اس میں کوئی فرق نہ آیا تھا نہ اسکی جسامت میں نہ اسکہ رویے میں فقط اتنا ہوا تھا کہ وہ اب کھل کہ خوش رہتی تھی۔۔۔۔ اسکے بارے میں سوچتے مما کہ لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کاشان زوریز اور مہرو اور محرم کیساتھ وہ خان کو لیے گھر جا رہی تھی۔۔۔۔ گارڈز سے بھری وین انکے پیچھے پیچھے تھی جبکہ ایک وین انکے آگے تھی۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد گاڑی سکندر ولا کہ گیٹ پہ اتری تو شاہ ویر کو گود میں لیے زوریز اترا جبکہ ہالے مہرو کی گود میں تھی ان کے اترنے کہ بعد خان نے آہستگی سے اسے نکالا اور گاڑی کا دروازہ لاک کرتے سب نے اندر کی طرف قدم بڑھائے
گھر میں آتے ہی وہ کھلکھلانے لگی کہ اتنے عرصے بعد آنے کی خوشی اس سے سنبھالے نہ جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مسڈ یو سو مچ بھابھی۔۔۔۔۔ مہینہ کہ گلے لگی وہ زور سے بولی اور انہیں چومنے لگی۔۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔جہان بھائی کا حق کسی اور کو دے رہیں ہیں۔۔۔اللہ پوچھے گا تمکو۔۔۔۔۔ ولی نے آتے ہی اسکے پیار بھرے مظاہرے پہ پانی پھیرا تو وہ چڑ گئی۔۔۔۔

آپ جائیں اپنی بیوی کے پاس خبرداز میرے پاس بھی بھٹکے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انگلی اٹھا کہ تنبیہ کی تو ہدی ہنسنے لگی۔۔۔۔ جبکہ ولی کا منہ لٹک گیا۔۔۔۔

میری بیوی پہ بھی آج تمہارا قبضہ ہے۔۔۔۔ اسکے جل کہ کہنے پہ وہ کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔۔

زوجہ محترمہ۔۔۔۔۔۔ کمرے میں آتے ہی اسنے مخصوص سی ہانک لگائی اور کندھے پہ لٹکتا کوٹ صوفے پہ اچھال دیا۔۔۔

پھر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ بیڈ پہ ٹانگیں نیچے لٹکائے چت لیٹ گیا۔۔۔۔

جب دروازے پہ آہٹ محسوس ہوئی تو اسنے گردن گھمائی تو اسکی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔۔۔

بھرے بھرے وجود میں چہرے پہ خفگی لیے وہ چاکلیٹ کلر کہ سوٹ میں ملبوس شال لپیٹے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ادھر تو آو زرا قریب سے نظارہ تو کرواو۔۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے ہاتھ پھیلاتے شرارت سے کہا تو اسکی چہرے پہ مزید خفگی پھیلی۔۔۔۔

خود اتنے دن گھر سے غائب رہیں تب یہ نظارے یاد نہیں ہوتے اور جب سامنے آ جاوں تو منہ دیکھے کی محبتیں یاد آ جاتیں ہیں۔۔۔۔ اسکا شکوہ سن کہ اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔۔۔

منہ دیکھے کی محبتیں مطلب میں۔۔۔ اسنے صدمے اسے انگلی اپنے سینے پہ رکھی۔۔۔۔

مطلب میں منہ دیکھے کی محبتیں کرتا۔۔۔۔ اسکہ لہجے میں ہزار ہا صدمے پنہاں تھے لیکن وہ منہ پھلائے پرے بیٹھی رہی۔۔۔۔

جی بلکل آپ کی۔۔۔ ..اسنے زور وشور سے تنقید کی۔۔۔

یار زینی تم مجھے سب کچھ کہتی لیکن یار یہ طعنہ تو مت دیتی۔۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے بچارگی سے کہا۔۔۔۔۔

یہ طعنہ نہیں حقیقت ہے سامنے آئی ہوں تو یاد آئی میری اور محبت کہ دکھاوے کی۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھرتی وہ بولی تو وہ تڑپ اٹھا۔۔۔۔

ادھر آو زرا۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑتے اسنے اسے اپنے قریب کھینچتے اپنے پاس کیا اور اسکے سنبھلنے سے پہلے بانہوں میں قید کیا۔۔۔۔

کب لگا یار تمہیں کہ میں دکھاوے کی محبت کرتا۔۔۔۔ تم جانتی ہو جے کہ ساتھ گیا تھا اور ایسا مصروف تھا کہ سر کھجانے کی فرصت نہ تھی لیکن اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہیں بھول گیا یا یاد نہیں کرتا۔۔۔۔ وہ اسے قریب کرتے رسانیت سے بولا۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔ اسکی قربت اور لمس میں بیقرار ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے وہ بمشکل لہجہ روڈ کرتے بولی۔۔۔۔۔

ایلے کیسے چھوڑ دوں پہلے بتا تو لوں کہ میں منہ دکھاوے کی نہیں بلکہ ایسی محبت کرتا جسے کبھی زوال نہیں۔۔۔۔ اس پہ جھکتے وہ بولا تو وہ گڑبڑا اٹھی۔۔۔۔

چھوڑیں ناپپ۔۔۔۔پیچھے ہٹیں مجھے نہیں دیکھنا کچھ۔۔۔۔ منہ زور ہوتی دھڑکنوں سے پاگل ہوتی وہ بول اٹھی۔۔۔۔

زینی کیا سچ میں تمہیں لگتا کہ میں تم سے ایسی محبت کرتا۔۔۔۔؟ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اسنے پوچھا تو اسکے لہجے کی کسک نے اسے اسکی طرف دیکھنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔

اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کی لیکن اسکی آنکھوں کا سوال اور چمک اسے نگاہیں جھکانے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔

نن۔۔نہیں۔۔۔۔ اسنے بمشکل کہا کہ وہ بس اسکے ہلتے لبوں سے محسوس کر پایا۔۔۔۔

میں سب کچھ برداشت کر سکتا لیکن یہ بات کبھی نہیں کر سکتا کہ تمہیں کبھی میری محبت پہ شک ہو کہ یہ محبت میرا کل اثاثہ ہے۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ جھکے وہ دیوانہ وار اسے محبت کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

اور اسکی الجھتی بکھرتی سانسیں اور اسکی دھڑکنوں کے ساتھ تال میل کرتی دھڑکنیں اسکی محبت کی امیں تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ علینہ کہ ساتھ اپنے روم میں بچوں کہ ساتھ لیٹی تھی۔۔۔۔

وہ سب وقتا فوقتا اسکے ساتھ روم میں ہوتیں تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں باتوں میں فل مگن تھیں کہ علیزے کو اپنے سائیلینٹ گئے موبائل کی بلنک کرتی سکرین بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔۔۔۔ جس پہ حیدر کالنگ کہ الفاظ بہت واضح میں بلنک کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ان دونوں کی نان سٹاپ باتوں کو بریک ویر کی زوردار آواز پہ گئے۔۔۔۔ اسکے یوں رونے پہ وہ بوکھلا گئی کہ ابھی تک بھی وہ اسکے رونے پہ بوکھلا جاتی تھی۔۔۔۔

اسنے بیچارگی سے علینہ کو دیکھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسنے فیڈ کروایا تھا اور پھر اسکا بینڈ بجنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

چلو خیر ہے یار اب فیڈر پلا دو۔۔۔۔۔۔ اسکے یوں دیکھنے پہ اسنے اسے تسلی دینے والے انداز میں کہا تو اسنے متلاشی نگاہوں سے فیڈر کو دیکھنا چاہا لیکن اسے بھی ناموجود پاکہ وہ روہانسی ہو اٹھی۔۔۔۔

فیڈر شاید نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔ اسکی تیز آواز پہ وہ بوکھلاتی خود رونے والی ہوگئہ تو علینہ ویر جو پکڑے کھڑی ہو گئی۔۔۔

اوہو ڈونٹ وری ہم دونوں جاتے نیچے اور فیڈر لے کہ آتے۔۔۔رائیٹ ویرو مامی کیساتھ جاو گے نا۔۔۔۔؟؟ اسے مخاطب کرتی وہ بعد میں ویر سے باتیں کرتی باہر نکلی تو اسکی سانسیں بحال ہوئیں۔۔۔

ابھی کچھ ہی پل گزرے ہوں گے کہ اسے ٹیرس پہ گڑبڑ محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ پہلے تو وہ ڈر گئ لیکن پھر اپنے نام کی پکار سنائی دی۔۔۔۔

اسنے وہم گردانتے اگنور کیا لیکن پھر سے ہلکی سی کھٹ کھٹ کی آواز پہ وہ متجسس سی اٹھی۔۔۔۔

نیوی بلیو کلر کہ نائٹ ڈریس پہ بالوں کو ربڑ بینڈ میں جھکڑے وہ متجسس سی ٹیرس کی طرف آئی اور ڈرتے ڈرتے ٹیرس کا دروازہ کھولا اور دروازے کھولتے ہی ایک فلک شگاف چیخ اسکے حلق سے برآمد ہوئی جسے بروقت ایک مضبوط ہاتھ نے اپنے ہاتھ تلے روک لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کال کیوں پک نہیں کر رہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟ اسنے سرد لہجے میں پھنکارتے کہا تو اسکی نے بے بسی سے اپنے لبوں پہ جمی اسی ہتھیلی پہ نگاہ ڈالی تو۔۔۔۔

اسکی نگاہ سمجھتا وہ گہری سانس بھرتا اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک نظر اسکے سرخ چہرے پہ ڈالتے اسنے سوال دہرایا۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ ادھر کیا کر رہے اور کیسے آئے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ اسے یوں ٹیرس پہ لگی گرل کے ساتھ کھڑے دیکھتی حیرانگی سے بولی۔۔۔۔

ان دونوں کہ درمیان فقط وہی گرل تھی جسکے ایک طرف وہ تھا جبکہ ایک طرف علیزے۔۔۔۔

میرے سوال کا جواب یہ نہیں ہے .....اسنے سنجیدگی سے ٹوکا تو وہ خجل سی ہوتی بولی----

وہ---ایکچوئلی موبائل سائیلینٹ پہ تھا اور باتوں میں دیکھ نہیں--- وہ عادی مجرموں کی طرح سر جھکاتی بولی-----

علیزے ناٹ فیئر یار .---آپ جانتی ہیں اتنے دن ٹینشن میں گزرے تھے اب فری ہوا تو سب سے پہلے آپ کو کال کی لیکن آپ----- اسنے اسے سنجیدگی سے دیکھتی بات ادھوری چھوڑی-----

میں روز سناتا ہوں اپنے دکھ درد اسکو----
وہ ہر بار ماتھا چوم کہ کہتی ہے خدا خیر کرے گا-----

اسکے نرمی سے اپنے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹتے دیکھ کہ اسنے آنچ بھرے لہجے میں کہا تو وہ جھجھک کہ دور ہٹی لیکن کمر کہ گرد لپٹی بازووں کی آہنی دیوار نے رکاوٹ پیدا کر دی------

آج آخری بار علیزے۔۔۔۔ اسنے وارن کرنے والے انداز میں کہا تو اسنے مسکراہٹ دباتے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

پپ۔۔پیچھے ہٹیں نا۔۔۔۔ اسے مدہوش سا خود پہ جھکتے دیکھ کہ وہ پاگل پوتی دھڑکنوں کو قابو کرتی بول اٹھی۔۔۔۔

آپ کی خواہش پوری کر رہا ٹیرس پہ آکہ ملنے کا ارمان آپکا ہی تھا۔۔۔۔۔ سنجیدگی و لاپراوہی سے کہتا وہ اسے سٹپٹانے و شرمندہ ہونے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔ اسکے سینے پہ مکہ مارتی وہ بولی تو اسنے مسکراتے ہوئے اپنی دنیا کا پوچھا۔۔۔۔۔

ویئرز مائی پرنسز اینڈ پرنس۔۔۔۔۔؟؟ اسنے محبت سے پوچھا۔۔۔۔

پرنسز تو سو رہی ہے جبکہ پرنس اپنی ممانی کہ ساتھ فیڈر لینے گیا۔۔۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ وہ آنچ دیتی نگاہوں سے اسکا دلکش لیکن لاپرواہ سراپا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسنے گرفت مضبوط کرتے اسے قریب کیا لیکن۔۔۔۔

علیزے۔۔۔۔۔۔۔۔ علینہ کی آواز پہ وہ تھم سی گئی۔۔۔۔۔

اسنے بوکھلاتے ہوئے پلٹ کہ دیکھا۔۔۔
۔۔اور اسکی گرفت سے نکلنا چاہا لیکن اسنے گرفت اور مضبوط کر دی

ویرو ماما کدھر ہیں۔۔۔۔؟؟ وہ شاید ویر سے اسکے متعلق بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔
اسکی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہو رہیں تھیں۔۔

چچ۔۔چھوڑیں مجھے بھابھی پوچھ رہیں میرے بارے میں۔۔۔۔ اسنے گھبراتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔

اسے بس اس بات کا ڈر تھا کہ وہ سب اسکا ریکارڈ لگائیں گی جہان کہ اسطرح سے آکہ ملنے پہ اور وہ ان سے کسطرح سے بچے گی۔۔۔

آپ رکیں میں بتاتا آپکی بھابھی کو کہ آپ اپنے مسٹر کے ساتھ بزی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے کہتے ساتھ ہی علینہ کو پکارنے کیلیے لب کھولا تو اسنے بے ساختہ اپنی نازک ہتھیلی اسکے لبوں پہ رکھ دی۔۔۔۔

اسکے ہتھیلی رکھتے ہی اسکی آنکھیں بھرپور انداز میں مسکرائیں اور اسنے آنکھوں سے دلفریب اشارہ اسکے ہاتھ کیطرف کیا اور اسکی ہتھیلی پہ بوسہ لیا تو وہ جھجھکتے ہوئے ہاتھ ہٹا گئی۔۔۔۔۔

کوئی انتہا قسم کہ بے شرم ہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔۔ وہ اب کہ تھوڑا اپنی شرم و حیا پہ قابو پاتے مضبوط انداز میں بولی۔۔۔

اونہوں ابھی نہیں اسنے اپنے ساتھ لگایا تو اسکا سارا حوصلہ بھربھری ریت کی مانند بکھرنے لگا کہ کچھ بھی ہو جائے لیکن اس شخص کہ لمس میں ایسی کشش تھی کہ وہ سب کچھ بھولنے لگتی تھی۔۔۔۔

علیزے کدھر ہو۔۔۔۔۔؟ اب کہ علینہ کی آواز میں پریشانی در آئی کہ وہ واش روم بھی چیک کر چکی تھی۔۔۔۔

آرہی ہوں بھابھی۔۔۔۔ اسنے اسکی گرفت میں مچلتے اندر کی طرف رخ کرتے آواز لگائی اور اسکے بازووں کا مضبوط حصار توڑنا چاہا جب اسنے اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے اسکا چہرہ ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرتے اس کے دائیں گال پہ بوسہ لیا۔۔۔۔

اور اسی طرح اسکا ہونق زدہ چہرہ دیکھتے اسنے بائیں گال پہ زور سے بوسہ لیا کہ وہ جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔

اسنے حواس باختہ ہو کہ پلٹ کہ اسے دیکھا جو دلکش انداز میں مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا وہ ایک ہوش میں آئی اور اسکا حصار توڑتی دور ہوئی۔۔۔۔۔

دو۔۔۔۔دو بچوں کہ باپ ہیں شرم کیا کریں کچھ۔۔۔ اسے الٹے سیدھے انداز میں لتاڑتی وہ پلٹ کہ ٹیرس کا دروازہ بند کرنے لگ گئی جبکہ وہ یونہی مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا بلکہ اسے پزل کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی جب تک وہ اندر نہیں جائیگی وہ یہاں ہی کھڑا رہے گا اسلیے وہ دروازے کہ پردے برابر کرتی اسے دانستا طور پہ اگنور کرتے وہاں سے پلٹی۔۔۔

ادھر سے پلٹتے ہی اسکے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔۔

اوہ مائے گاڈ۔۔۔کیوں چیخی۔۔۔؟؟ اسکی آواز کو سنتے اسے دیکھنے کیلیے آنے والی علینہ اسکی چیخ سے بوکھلا گئی۔۔۔۔

آپ کیوں ادھر آ رہیں تھیں۔۔۔۔؟ اسنے انتہائی بونگا سوال کیا۔۔۔۔
ایں۔۔۔اسکا کیا مطلب۔۔؟ تمہیں ڈھونڈتے آئی۔۔۔ انہوں نے حیرت کا اظہار کرتے کہا تو وہ جلدی سے آگے آئی۔۔۔۔

آتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔۔؟ اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کہ اسنے سرسری سا پوچھا تو اسنے سٹپٹا کہ اسے دیکھا جو ویر کو فیڈر پلاتی ٹہل رہی تھی اور پھر اسنے ایک نظر آئینے کو دیکھا جہاں اسکی گستاخیوں سے سرخ پڑتے اپنے چہرے پہ نظر پڑی تو اسکے چہرے پہ خوشنما سے رنگ بکھرتے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

اتنی رات کو ٹہوس پہ جہان بھائی کی یادوں میں گئی تھی۔۔۔؟ اسے خاموش دیکھ کہ اسنے شرارت سے پوچھا تو اسکے لبوں پہ ایک حیا آمیز تبسم بکھر گیا۔۔۔۔
آپ کہ جہان بھائی جیسے لوگ یادوں پہ گزارا نہیں کرتے وہ تو فورا عمل کرتے۔۔۔۔۔ اسنے اسکے آنے کا سوچتے کچھ فخر اور مان میں ڈوبتے کہا تو وہ معنی خیز انداز میں اسے دیکھتے مسکرا دی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ایلے کیوں دیکھ رہیں ہیں۔۔۔۔؟؟ اسنے سٹپٹاتے پوچھا کہ کہیں وہ اسکے چہرے پہ بکھرتے رنگوں سے اس پہ گزری واردات کا اندازہ نہ لگا لے۔۔۔۔۔۔

میں دیکھ رہی کہ آپ جیسے لوگ تو واقعی یادوں پہ گزارا نہیں کرتے۔۔۔۔۔ اسنے اسکی بات پہ تعجب سے اسے دیکھا تو اسنے مسکراتے اشارہ کیا۔۔۔۔۔
مسٹر کی کال آ گئی ہے وہ بھی ویڈیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ٹہلتے ہوئے اسکے بلنک کرتے موبائل پہ نظر ڈالتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا تو وہ جھینپ گئی اور دھڑکتی سانسوں کیساتھ ہاتھ بڑھاتے موبائل اٹھایا۔۔۔۔۔

السلام علیکم کیسے ہیں۔۔۔۔؟؟ اسنے سکرین سے نظریں چراتے بمشکل کہا۔۔۔۔
کہ جہان اور علینہ دونوں کی پرشوق نگاہیں اسی پہ ٹکیں تھیں۔۔۔۔۔
کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔؟؟ اسکی مخصوص آواز گونجی تو اسنے بغیر دیکھے تھوڑی سی خفگی سے کہا کہ وہ اسے آج زچ کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔
بہت برے۔۔۔۔۔ اسکے یوں ڈائریکٹ خفگی سے کہنے پہ کمرے میں دو چھت پھاڑ قہقہے گونج اٹھے۔۔۔۔۔

اسنے مڑ کہ اور ناراضگی سے علینے کو دیکھا تو اسنے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی لیکن ہوبٹوں کہ کناروں سے شگوفے پھوٹ رہے تھے-----

میں بتاوں آپکو کہ آپ کیسی لگ رہیں ہیں----؟ اسنے متبسم نگاہوں کیساتھ سنجیدگی سے کہا تو علینہ مشتاق ہوئی----

نن---نہیں بلکل نہیں---- اسنے اب کہ تھوڑی سی نگاہیں اٹھاتے سختی سے منع کیا کہ وہ جانتی تھی وہ جو کچھ بولے گا وہ اسکے پورے جسم سے دھواں نکال دے گا جو وہ کم از کم علینہ کہ سامنے برداشت نہیں تھی کر سکتی-----

جہان بھائی اسے چھوڑیں آپ مجھے بتائیں کیسی لگتی یہ آپکو-----؟؟ علینہ نے اونچی آواز میں بولتے شرارت سے کہا کہ ویڈیو کال تھی اسلیے آواز کلئیرلی آ جا رہی تھی-----

نہیں اب تو انکار کر دیا کیونکہ اگر میں بتانے لگ گیا تو مسز کہ پنک چکس ریڈ ہو جائینگے-----
پہلا جملہ اونچا بولتے دوسرا نسبتا ہلکی آواز میں بولا کہ فقط وہی ٹھیک سے سن چکی------
اتنے فرمانبردار لگتے نہیں آپ ------- علینہ نے مصنوعی حیرت سے پوچھا------

علیزے بتائیں انہیں کہ میں فرمانبردار ہوں۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں پنہاں معنی نے اسے حیا سے جھنجھوڑ کہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

آپ دونوں ہی بہت برے ہیں۔۔۔اپنے بچوں سے کریں بات بس۔۔۔۔ اسنے کیمرے کا فوکس لیٹی ہوئی ہالے پہ کیا اور خود کو کمپوز کرنے لگی۔۔۔۔
اور علینہ کی نگاہوں سے بچتی وہ ویر کو لٹاتی اب ان تینوں باپ بچوں کی باتیں سننے لگی اور نامحسوس انداز میں کھل کہ مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

اسنے حیرت سے اپنے سامنے موجود تصویروں کے انویلپ کو دیکھا اور کسی قدر افسوس اور حیرت سے اپنے سامنے موجود لڑکی دیکھا۔۔۔۔

کچھ مٹے پہلے ہی علیزے کہ پاس بیٹھی اپنی چچیوں کہ ساتھ گپ شپ لگا رہی تھی اسے مہینہ نے اطلاع دی کہ اسکی کوئی فرینڈ اس سے ملنے آئی ہے تو وہ بہت حیران ہوئی۔۔۔
کہ اسکا بچپن یا اب تک کی زندگی کوئی اتنی خوشگوار نہیں گزری کہ اسکی کوئی دوست ہوتی لیکن پھر سسرالی فیملی سے سوچتے ہوئے وہ اٹھ کہ ڈرائنگ روم کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

ڈرآئنگ روم میں قدم رکھتے ہی اسکی نظر بلیک ٹخنوں تک کیپری اور شارٹ مسٹرڈ ٹاپ میں ملبوس کوئی ماڈرن سی لڑکی دکھائی دی۔۔۔۔۔

وہ اپنے دماغ پہ زور ڈالنے لگی کہ اسنے اسے کہیں شاہ مینشن کہ کسی فنکشن میں نہ ملی ہو لیکن بہت کوشش کہ باوجود اسے کامیابی نہ ہوئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم ۔۔۔۔ وہ تذبذب کہ عالم میں اس سے ہاتھ ملاتی بولی۔۔۔۔

وعلیکم السلام ۔۔۔۔

ایم سوری میں نے آپکو پہچانا نہیں۔۔۔۔۔ اسنے شائستگی سے کہا تو وہ مسکرانے لگی بہت عجیب انداز میں۔۔۔

کیونکہ اس سے پہلے ہم کبھی نہیں ملے پریہان معاز۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا نام پکارتے کہا تو اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔

اوہ سوری پریہان آریان۔۔۔۔ اسنے مصنوعی انداز میں معذرت کرتے اسکا نام پکارا تو وہ فقط ہلکا سا سر ہلاتی اسے دیکھنے لگی جبکہ اسکی سکس سینس کچھ اچھے سگنلز نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

دیکھو پریہان جو میں آج بات کرنے جا رہی وہ شاید تمہیں سچ نہ لگے لیکن امید ہے تم میری بات سمجھو گی۔۔۔۔۔ اسنے بات کا آغاز کیا تو اسے رکنا پڑا کہ انابی ریفریشمنٹ لے کہ آ گ ٓیئں تھیں۔۔۔۔

میں کر لیتی انابی۔۔۔۔ اسنے انہیں نرمی سے کہا تو وہ انہیں سرو کرنے کا ارادہ ترک کرتیں پلٹ گئیں۔۔۔۔
اسنے اسے سرو کیا تو اسنے بغیر تکلف کہ لیتے ہوئے بات کو کنٹینیو کیا۔۔۔۔۔
وہ ساکت سی اسکی رام کتھا سن رہی تھی جو اس بات پہ مشتمل تھی کہ۔۔۔۔

وہ آریان کی کولیگ ہے۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے لیکن گھر والوں کے مجبور کرنے پہ آریان نے اس سے شادی کی ہے لیکن اب وہ اس رشتے سے فیڈ اپ ہو چکا ہے تو تم اسے خود چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں جانتی ہوں تم میری باتوں کا یقین نہیں کرو گی اسی لیے میں کچھ تصویریں ساتھ لے کہ آئی ہوں۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے یوں چپ چاپ بیٹھے دیکھ کہ مزید کہتے ہوئے انویلپ بیگ سے نکالتے ہوئے اسکے سامنے میز پہ رکھا۔۔۔۔۔

تو اسنے حیرت سے سامنے پڑے انویلپ اور اس اجنبی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

آپ نے کبھی آریان کی آنکھوں کو دیکھا ہے۔۔۔۔۔؟؟ انویلپ کو ہاتھ لگائے بغیر ٹھری آواز میں پوچھا تو اسنے چونک کہ اسے دیکھا کہ وہ ایسے کسی سوال کی امید نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟ اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

ان آنکھوں میں میں نے اپنے لیے ہمیشہ محبت اور عزت دیکھی ہے اور آپ کہتی کہ وہ مجبوراً یہ رشتہ نبھا رہا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے مضبوط انداز میں کہا۔۔۔۔۔

دیکھو تم میری بات کو سمجھ نہیں رہی تم یہ سب دیکھو تو سہی پھر سب سمجھ جاو گی۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتی تصویروں کہ طرف اشارہ کرتے زور دیتی بولی۔۔۔۔۔۔

ان کی آوازوں کو سنتے گھر میں داخل ہوتا فرد اندر جانے کی بجائے ڈرائنگ روم کی طرف آیا کہ وہ جانتا تھا کہ فی الوقت گھر میں کوئی مرد نہیں پھر ایسے اونچی گفتگو کون کر رہا ڈرائنگ روم میں۔۔۔۔۔۔۔

آپکو لگتا کہ اپنے شوہر کو جاننے کیلیے مجھے کسی تصویر یا کسی گواہی کی ضرورت-------؟؟
اسنے تیکھے انداز سے اسے دیکھتے کہا تو اسکے چہرے کا رنگ بدلنے لگا اسنے پریشانی سے ہاتھ میں پکڑا کپ نیچے رکھا-----

دیکھو تم-------- اسنے کچھ کہنا چاہا------

آپ سنیں میری بات آرام سے---آپ جو بھی ہیں جو بھی آپکا مقصد ہے میں آپ جیسی دس اور بھی ایسی باتوں اور شہادتوں----- تصویروں کو اٹھاتے اسکی گود میں پھینکا جسکا چہرہ غصے سے دہکنے لگا تھا----

ایسی شہادتوں کے ساتھ آکہ آریان کہ بارے میں کچھ بھی آکہ بول دے تب بھی میں انہیں نہیں چھوڑوں گی حتی کہ آریان خود بھی کہہ دیں تب بھی نہیں------ ایک ایک حرف میں زور دیتی وہ بولی تو اسکا حرف حرف وہاں سنتے افراد کہ کانوں میں اترا------
تو تم بھی سن لو پریہان معاز میں تم سے اسے چھین کے رہوں گی کیونکہ وہ میرا تھا------
اسنے کھڑے ہوتے انتہائی نفرت سے کہا تو وہ تمسخرانہ مسکرانے لگی-----

آپکو لگتا ہے کہ آپ آریان احمدشاہ کی بیوی اور معاز سکندر کی بیٹی کو اسکے ہسبینڈ کو چھیننے کی دھمکی دے سکتی ہیں-----؟؟

اسنے خاصے طنزیہ و تمسخرانہ انداز میں پوچھا تو وہ لاجواب ہو گئی---

دیکھ لوں گی میں تمہیں---- انگلی اٹھا کہ وہ غصے سے بپھرتی کہتی وہاں سے نکلی تو دروازے کہ بیچوں بیچ کھڑے شخص کو دیکھ کہ اسکا رنگ فق ہوا تو اسکے یک دم رکنے پہ پری نے بھی پلٹ کہ دیکھا تو ایک پل کو وہ بھی ٹھٹکی .------

آئی کانٹ بلیو ڈاکٹر زویا آپ ایسے اوچھے ہتھ کنڈوں پہ اتر آئیں گی-----؟؟

اسے دیکھتے اسنے سرد آواز میں کہا تو اسنے بغیر جواب دی ئی ے وہاں سے نکلنے میں عافیت سمجھی کہ آریان کی آنکھوں کی کیفیت دیکھتے اسے اپنی موت نظر آ رہی تھی جبکہ وہ جان چکی تھی کہ اب وہ اسے مکمل کھو چکی تھی اپنے ہاتھوں سے-------

آپ کب آئے-----؟؟ اسکے نکلتے ہی اسنے اس سے پوچھا اور دل مسلسل یہی دعائیں کر رہا تھا کہ وہ بلکل ابھی آیا ہو-----

میں تب آیا جب کسی کی بیوی اپنے شوہر کی آنکھوں میں چھپی محبت کو پہچان رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے محبت اور شرارت سے جواب دیا تو وہ شرم سے سرخ ہونے لگی لیکن بظاہر جھنجھلاتے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔۔

تو وہ جو کوئی اپنے شوہر کی آنکھوں کہ رنگ پہچان رہی تھی تو اس سے آپکو غرض نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔ اسنے گردن اکڑاتے ہوئے بے نیازی سے کہا تو وہ ایک جست میں اس تک پہنچا۔۔۔۔۔۔۔

ایویں ہی مجھے غرض نہ ہو جانم اب تو مجھے غرض کیا محبت کیا عشق ، ضد ، عزت پیار، جنون سب کچھ تم سے ہی تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے بازووں جھکڑتے وہ لوفرانہ انداز میں اس پہ جھکتے آنکھ مارتے بولا تو وہ جھنجھنائی۔۔۔۔۔ چہرہ تپنے لگا اور دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا ہو۔۔۔۔

ہٹو پرے۔۔۔۔۔ اسنے اسکے سینے پہ ہاتھوں سے دباو ڈالتے کہا۔۔۔۔۔۔

نہ ڈارلنگ یہ ان پیارے پیارے نرم و ملائم سرخ ہونٹوں نے ہمارے اس رشتے میں اپنے لفظوں کہ زریعے اتنے خوبصورت رنگ بھریں ہیں نا انہیں انکا انعام تو دے لوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شرارت سے اسکو دیکھتے اسنے کہتے ہی اسے موقع دیے بغیر اسکے ہونٹ ضبط کیے اور اسکے ہونٹوں کو انعام سے نوازنے لگا------

اسکے پرشدت انداز پہ اسکی سانسیں اٹکنے لگیں تھیں وہ اسی کہ بازو زور سے جھکڑے اسی کہ سہارے کھڑی کھڑی تھی-----
نجانے وہ فسوں خیز پل کتنی صدیوں پہ محیط تھا کہ اسکی شدت سے اسکی سانسیں سینے پہ اٹکنے لگیں تو اسنے اسکا کالر زور سے کھینچتے گویا اسے اشارہ دیا ہو لیکن وہ شاید ان لمحوں کو اور طویل کرنا چاہتا تھا اور اس پل کو محبت کے رنگوں میں رنگنا چاہتا تھا اسلیے وہ پکڑ مضبوط کرتا اس میں کھویا رہا-----
نجانے کتنی دیر گزری کہ اس پہ ترس کھاتے وہ سیدھا ہوا لیکن چھوڑا ابھی بھی نا جو اسکے سینے پہ سر ٹکائے گہری سانسیں بھرتی خود کو بحال کر رہی تھی-----

تھینک یو میری جان---- اسنے اسکے کان میں سرگوشی کی---

آپ جانتے ہیں جب میں زندگی سے ناامید ہو چکی تھی جب میں کسی رشتے کو نہیں پہنچانتی تھی ہر جذبے سے انکاری تھی تب ----- اسنے اسکے سینے پہ ہی سر ٹکائے ہولے سے کہنا شروع کیا تو وہ تھوڑی اسکے سر پہ ٹکائے سننے لگا----

تب اس محلے میں آپ تھے جنہوں نے مجھے جینا سکھایا ہر رشتے اور جذبے سے دوبارہ سے روشناس کروایا۔۔۔ وہ لڑکی جسکی زندگی ایک غیر مرد کے سائے میں گزری ہو جسے وہ زہنی و جسمانی ٹارچر کرتا رہے اسے یہ زمانہ دیکھتا بھی نہیں اس لڑکی کو اونچے مسند پہ بٹھانے اور اپنے نام سے معزز کر کہ گھر تک لے کہ جانیوالے آپ تھے اور آپ سمجھتے کہ پھر بھی میں آپکو نہیں سمجھونگی۔۔۔۔۔؟؟

اسنے سر اٹھاتے اسے دیکھتے سوال کیا تو اسنے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔۔

میں شادی کہ بعد آپ سے دوری فقط خود سے ڈرتے اختیار کی تھی کہ مجھے لگتا تھا کہ میری زندگی میں شادی جیسے کسی رشتے کی گنجائش نہیں لیکن آپ کہ منہ زور سچے جذبات نے اپنا آپ منوا لیا تو کوئی بھی آپ کہ بارے میں آکہ کچھ بھی کہتا رہے تو میں اسکا کیسے یقین کر سکتی کہ اس دنیا میں مجھے دوبارہ سے اس اعتماد جیسے جذبے سے متعارف آپ نے کروایا ہے تو میں آپ کے معاملے میں اسے کیسے بھول سکتی۔۔۔۔۔

وہ ہونٹوں میں مسکان سجائے اسکا لفظ لفظ سنتا خود میں سرائیت کرتا سکسن محسوس کر رہا تھا جو اسکے صبر کا پھل تھا۔۔۔۔

یہ رشتہ میرے لیے سب سے پیارا رشتہ ہے جس کہ درمیان میں کسی کو بھی آنے نہیں دے سکتی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے مضبوط انداز میں کہا تو اسنے اسکی چھوٹی سی ناک چومتے کہا۔۔۔۔

لیکن کوئی ایک دو تو ضرور آئیگا۔۔۔۔۔۔ اسنے نرمی و زومعنیت سے کہا تو اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کون۔۔۔۔۔؟؟ اسکا انداز دیکھتے اسنے اسکے رخساروں پہ لب رکھتے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

ہمارے بچے۔۔۔۔۔ اسکے جواب پہ اسے ڈھیروں ڈھیر شرم نے آن گھیرا تو اسنے دوبارہ سے چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا۔۔۔۔۔۔

لو جی یہاں ہماری کڑی دوست سے ملنے آئی تھی یہاں تو میاں صاحب سے ملا جا رہا اور اچھی طریقے سے کہ مجھے اپنی اینٹری پہ افسوس ہو رہا۔۔۔۔۔ ہدیٰ جو اسکی دیر سے پریشان ہوتی اسے دیکھنے آئی تھی سامنے موجود منظر کو دیکھتی آنکھیں ڈھانپتی شرارت سے بولی تو دونوں نے سٹپٹا کہ اسے دیکھا اور فورا ایک دوسرے سے دور ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

قسم سے داماد جی۔۔۔اتنے جرات مند کہ سسرال میں آکہ کھلم کھلا بیوی سے رومینس۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت کو بڑھاتے شرارت سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے کہا تو اسکے طرز تخاطب پہ وہ مسکرا اٹھا جبکہ وہ شرم کہ مارے چھپنے کیلیے کونا ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔۔

نہیں چچی ساس ایکچوئلی مجھے میرے چچا ساس نے ہی رومینس کہ طریقے بتائے ہیں اسلیے میں اب ڈرتا نہیں۔۔۔۔۔۔ اسنے جوابا شرارت سے ولی کا حوالہ دیتے ہدیٰ کو جھینپنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

بے شرم۔۔۔۔۔ وہ اسے اب کہ ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی تو پری بھی اپنی ہنسی کنٹرول کرتی انکو باتوں میں مگن دیکھ کہ وہاں سے کھسک گئی۔۔۔۔۔۔۔

علیزے ریڈی ہو جاو لینے آ رہے ہوں گے تم لوگوں کو۔۔۔۔۔۔

لان میں انجوائے کرتے ولی ہدی علینہ پری بچوں اور علیزے کو دیکھتے ژالے نے آواز لگائی لیکن وہ مست انداز میں مگن تھے۔۔۔۔۔۔

اتنے مگن تھے کہ پورچ میں رکتی گاڑیوں کی آواز پہ بھی نہ چونکے اور اپنی خودساختہ گیم میں کھوئے رہے۔۔۔۔۔۔

حوریہ ڈارلنگ اب آپ اپنی پھوپھو کو پنش کریں۔۔۔۔۔ پری نے حوریہ کو دیکھتے شرارت سے کہا تو علیزے مسکراتے ہوئے حوریہ کو دیکھنے لگی جو تھوڑی پہ انگلی ٹکائے سوچنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

پھوپھو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سوچنے والے انداز میں پکارا۔۔۔۔۔

یس پھوپھو کی ڈارلنگ۔۔۔۔ اسکے پھولے پھولے گال چومتے اسنے کہا تو سب لب دباتے انہیں دیکھنے گے کہ بڑی پارٹی اسکی پنشمنٹ سے واقف تھی اور یہ انکا ہی پلان تھا۔۔۔۔۔۔

آج جہان انکل بھی آ رہے آپکو اور پری آپی کو لینے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے سوال کیا تو اسکی بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔۔
شاید کیوں۔۔۔۔؟ وہ حیران تھی۔۔۔۔۔

ایکچوئلی آپکی پنشمینٹ یہ ہے کہ جب انکل آئیں تو آپ ان سے ڈانس کرتے ہمیں گانا سنائیں۔۔۔۔۔ حوریہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے اسکے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ اسنے سرسراتے ہوئے کہتے حوریہ کو یوں دیکھا جیسے اسکے سر پہ سینگ نکل آئے ہوں۔۔۔۔۔

واہ واہ زبردست۔۔۔کمال است کمال دل کر رہا اس کیوٹیسٹ بے بی کے سر سے ولی کو وار کہ ہدیٰ کی جھولی میں ڈال دوں کیا بات کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے سے آتی پرجوش شرارتی آواز پہ جہاں اسنے پلٹ کہ دیکھا وہیں ولی نے گھور کہ جبکہ ہدیٰ نے جھینپ کہ اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔ لیں اب میں نے کیا کر دیا کبھی خوبصورت منڈا نہیں دیکھا۔۔۔۔؟؟ انہیں بولنے کا موقع دیے بغیر اسنے چوکہ لگاتے حوریہ کو گود میں بٹھاتے اسکے گالوں پہ پیار کیا۔۔۔۔۔

خود کو خوبصورت کہہ کہ خوبصورتی کا توہین نہ کر۔۔۔۔ ولی نے اپنی بے عزتی کا بدلہ لیا لیکن وہ ہوں ہی ڈھیٹ بنا آنکھیں گھماتے مسکراتا سب سے ملنے لگا جو وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

آپ کب آئے۔۔۔۔؟؟ آس نے خوفناک صدمے سے نکلتے اسے پوچھا اور ساتھ ہی گردن گھما کہ پیچھے دیکھا جہاں دو تین گاڑیاں کھڑی سب کہ آنے کا ثبوت تھیں۔۔۔۔

ہم تب آئے جب میرے جگر کیلیے سپیشل رومینٹک استقبال کی تیاری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے حوریہ کی سزا کہ بارے میں کہا تو وہ جھینپتی اسے مارنے کو لپکی۔۔۔۔۔

کچھ شرم کر لیا کریں بھابھی ہوں آپکی۔۔۔۔۔ شاہ کو بتاوں گی میں۔۔۔۔۔ اسے شرم دلاتے اسنے دھمکی دی تو وہ یوں ہنسا جیسے کسی بچے کی بات پہ مسکرایا جائے۔۔۔۔۔

بھابھی ہیں اسی لیے تو کر رہا یہ سب۔۔۔۔۔۔ اسنے ڈھٹائی سے کہا تو وہ زچ ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی کہ سب سے ملنا تھا۔۔۔۔۔۔

پھوپھو آپکی پنشمینٹ۔۔۔۔۔ اسے کھڑے ہوتے دیکھ کہ حوریہ نے ہانک لگائی تو وہ بے بس سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاں بھئی اپنے سسرالیوں کہ آنے پہ ہماری بچی کا ڈیئر مت بھولو۔۔۔۔۔ علینہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تو وہ سب کی طرف التجائیہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں انکل کو بتا کہ آتی کہ آپ ریڈی رہیں ڈانس کیلیے میری پھوپھو ڈانس کیساتھ انکو گانا سنائیں گی۔۔۔۔۔۔ حوریہ نے کہنے کیساتھ انکے روکنے سے قبل وہ دوڑ لگائی کہ وہ سب کا منہ تکتی رہ گئی۔۔۔۔

یہ ۔۔۔یہ کیا تھا۔۔۔۔۔؟؟ سب سے پہلے ہدیٰ کو ہی ہوش آئی تو معاویہ کا چھٹ پھاڑ قہقہ علیزے کو شرم سے پانی پانی کر گیا۔۔۔۔۔۔

سب اندر ہیں میں نے اندر نہیں جانا۔۔۔۔۔۔ وہ پریشانی سے بولی۔۔۔۔

اٹس اوکے بھابھی ماں۔۔۔۔آپ آ جائیں میں آپ کیساتھ ہوں۔۔۔۔ معاویہ نے نرمی سے کہا۔۔۔۔۔

آپ میرے حصے کا ڈانس اور سانگ گا لیجئے گا۔۔۔۔ اسنے چڑ کہ کہا تو اسنے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔

چلیں میں جے کو بول دوں گا کہ ابھی سانگ پہ گزارا کر لو ڈانس جا کہ اپنے گھر میں انجوائے کر لینا۔۔۔۔ معاویہ نے شرارت سے آنکھیں نچاتے درمیانی راہ نکالی تو اسکی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔۔۔۔

خبردار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ ولی فورا آگے آیا۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔میرے اور میری بھابھی ماں کہ درمیان آئے تو آج رات تیری بیوی کو اپنے گھر لے جا کہ آریان کہ بیوی پاس سلا دینا۔۔۔۔۔۔ اسنے دبنگ سٹائل میں ایسی دھمکی دی کہ ولی پھس ہو گیا جبکہ ہدیٰ جھینپتی مسکراتی علیزے پہ چڑھ دوڑی۔۔۔۔

لیزے تمہارا دیور انتہائی کوئی چھچھورا انسان ہے۔۔۔۔ اسنے اس انداز میں کہا کہ سب کھلکھلا اٹھے۔۔۔۔۔

ولی کا دوست ہوں یار کمپنی کا اثر تو ہو گا نا۔۔۔۔ اسنے معصومیت سے کہتے ولی کو دیکھتے آنکھ ماری تو اسنے دو تین گھونسے اسے دے مارے۔۔۔۔۔۔۔

تو معاویہ ولی کی بیوی کو لے جا کہ اپنی بیوی پاس سلانا نا آریان کی بیوی پاس کیوں ۔۔۔۔۔۔۔؟؟ علینہ مے مسکراہٹ دباتے آگے چلتے معاویہ کو کہا۔۔۔۔
نہیں اپنی بیوی پاس میں خود سونا۔۔۔۔۔ اسنے اتنی روانی اور بر جستگی سے کہا کہ سب کہ قہقہے چھوٹ گئے۔۔۔۔

میں نے نہیں جانا اندر۔۔۔میرے کپڑے۔۔۔ علیزے نے ڈور کہ پاس پہنچتے بوکھلاتے ہوئے قدم روکے۔۔۔۔۔ اور ایک شرمندہ سی نگاہ خود پہ ڈالی)ایسا کب ہو گا کہ یہ سب مجھے سکندر ولا سے لینے آئیں اور میں انسانوں والی ڈریسنگ میں ہوں۔۔۔۔ (اسنے کراہتے ہوئے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

شارٹ شرٹ اور ڈریس کی اور پٹیالہ شلوار کسی اور ڈریس کی پہنے وہ گرین اور اورنج کا امتزاج بنی گرے مفلر کو گلے میں لٹکائے وہ آدھے بالوں کو ایک سائیڈ سے کیچر میں جکڑے وہ بلیک چپل پہنے ہوئے کوئی سکول گوئنگ لاپرواہ سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔

ارے چھوڑیں بھابھی ماں اتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ معاویہ نے کچھ بھی کہنے سننے کا موقع دیے بغیر اسے گھسیٹتے سب کہ سامنے لے گیا۔۔۔۔۔۔

شآہ مینشن کہ سب افراد یہاں سے سکندر ولا کہ افراد کو ساتھ لیے فارم ہاوس جانے والے تھے جہاں آج اسکا چلہ نہانے اور بچوں کی آمد کا انکے باپ کی موجودگی میں گرینڈ فنکشن ہونا تھا۔۔۔۔

حمین اور زجاج کیساتھ موحد زاویار اور پاپا لوگ فارم ہاوس پہنچ چکے تھے جہاں مہمانوں کی آمد اور تیاریاں جاری تھیں۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی مرہنہ دانت پیستی آگے بڑھی۔۔۔۔

میں نے آپ کو کہا تھا کہ ریڈی ہو جائیں لیکن آپ یونہی ٹام بوائے بنی پھر رہی ہیں کہاں سے لگ رہا کہ دو بچوں کی اماں ہو آپ۔۔۔۔۔ زچ ہوتے دھیمی آواز میں گھرکا تو وہ روہانسی ہوتی بول اٹھی۔۔۔۔

ابھی میرے زخم میرے اماں ہونے کی نشانی ہیں اور میرے بچے بھی ہیں میرے پاس۔۔۔۔۔ بچوں کو دیکھنے کیلیے اسکی متلاشی نظریں گھومیں جوکہ اب پھوپھوؤں کی گود میں تھے۔۔۔۔۔

اسکے یوں معصومیت سے کہنے پہ جن کو اسکے الفاظ سنائی دیے سب مسکرا اٹھے۔۔۔۔
وہ ان سے سوری کرتی آگے ہوئی اور سب سے ملنے لگی کہ اب مجبوری تھی۔۔۔۔۔

افففففف بھابھی یو لوکنگ سو کیوٹ۔۔۔۔۔۔۔ مہرو اور تاشے ایک ساتھ بولیں تو معاویہ نے ٹانگ اڑائی۔۔۔۔۔
آہ۔۔۔۔شو ٹیوٹ۔۔۔۔۔ نظر نہ لگانا اور خبردار آج تعریف کا حقدار صرف جے ہے۔۔۔۔۔
انہیں لتاڑتے اسنے جے کو چھیڑا تو اسے دانستا اگنور کرتی علیزے کا دل شدت سے دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔۔

تم میری بات میں مت بولا کرو۔۔۔۔ بھابھی آپ سب کو چھوڑیں ادھر آئیں میں آپ کو ریڈی کرتی پھر آپ نے لالے کو سانگ بھی تو سنانا۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ کو جواب دیتی وہ علیزے کو تھامتی سب اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔۔

آف وائیٹ میکسی نما لانگ فراک جسکی نیٹ سے مزین بازووں اورگلے پہ گولڈن ہیوی ایپلک اینڈ ایمبرائیڈری ورک ہوا تھا زیب تن کیے وہ آج صحیح معنوں میں آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی----

گھنے ریشمی بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے جس کی کچھ لٹیں اسکے صبیح چہرے پہ بکھر رہیں تھیں ریشم و ملائم صبیح چہرے پہ پنک لپ اسٹک سے سجے ہونٹ اور مسکارے سے بوجھل پلکیں عجب بہار دکھلا رہیں تھیں-----

وہ سادگی و معصومیت کا پیکر دکھ رہی تھی اس وقت اسے دیکھ کہ واقعی یہ کہنا مشکل تھا کہ وہ دو بچوں کی ماں ہے------

دونوں کندھوں پہ آف وائیٹ و سکن سٹائلش سی شال لپیٹے جب وہ سب کے ساتھ سج سج کہ قدم اٹھاتی سیڑھیاں اتر رہی تھی تو سب اک پل کو مبہوت رہ گئے----

ہالے نور کو گود میں لیے اس سے باتیں کرتے جہان نے سرسری سی نگاہ سیڑھیوں کی طرف ڈالی لیکن وہ سرسری سی نگاہ گہری بے خود نگاہ میں کب بدلی اسے کچھ خبر نہ ہوئی-----

اسکی نگاہ میں ایک بے خود سی تپش لہرانے لگی جس کہ باعث اسنے چونک کہ نگاہ اٹھائی----

نگاہوں کہ اس جاندار تصادم پہ انکے دل گویا ایک ہی تال پہ سنگم کرتے دھڑک اٹھے اور اس دھڑکن کا شور اتنا تیز تھا کہ اسے لگا پاس کھڑے افراد بھی نا سن لیں---

اسنے اسکی چمکدار سیاہ تیز دھار بے خود نگاہوں کی لپک سے ہارتے ہوئے لرزتے ہوئے پلکیں جھکا لیں اور پسینے سے نم ہوتیں ہتھیلیاں مزید بھینچ لیں-----

ماشاءاللہ-----میرے بچے تو آج چودھویں کہ چاند لگ رہے---- مما نے اٹھتے ہی اس پہ سے پیسے وارتے معاویہ کو پکڑائے کہ وہ میڈ کو دے دے------

آنٹی آج ماشاءاللہ جہان فیملی پہ یہ پیسے نہیں بہت کچھ وار کہ پھینکیں آج یہ ملکے ہتھیاروں سے لیس ہو کہ میدان مارنے جا رہے ہیں------- ولی نے جہان کو دیکھتے شرارت سے کہا کہ وہ بھی آف وائیٹ سوٹ میں ملبوس اپنے جیکٹ نما کوٹ کے کف فولڈ کیے سیاہ بال حسب معمول کچھ پیشانی پہ بکھرائے وہ کسی کا بھی دل دھڑکانے کا سبب بن رہا تھا----

ہالے اور شاہ ویر کہ ڈریسز بھی آف وائیٹ کلر میں تھے کہ یہ شاپنگ مینشن سے ہی ہو کہ ان کو بھیجی گئی تھی---- ویر کا ڈریس جہان کی لک جبکہ ہالے کہ آف وائیٹ ڈریس میں گولڈن ٹچ علیزے کہ ڈریس کی لک دے رہا تھا-----

میدان تو مارنا ہے نا آج ، آج کہ چیف گیسٹ ہیں یہ----- زینی نے مسکرا کہ کہا تو وہ مزید پزل ہو گئی----

وہ اپنے آپ کو بہت حد تک سنبھال چکی تھی ، اپنی شرم اور جھجھک پہ بھی قابو پا چکی تھی لیکن ایسے مواقع پہ اسے ایک فطری شرم و حیا آن دبوچتی تھی۔۔۔۔۔

ادھر آو بعد میں گھور لینا تمہاری ہی ہیں۔۔۔۔۔ معاویہ نے اسے یوں اسے تکتے دیکھا تو دانت نکالتے بولا تو علیزے کی دھڑکنیں انتشار کا شکار ہوئیں جبکہ اسنے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

اب ان کا ارادہ انکی تصویریں لینے کا تھا جبکہ وہ یوں نروس ہونے لگی تھی گویا پہلی دفعہ اسکے ساتھ کھڑے ہونا تھا۔۔۔

مہرو نے کیوٹ سے پرنس ویر کو اسکی گود میں تھمایا جبکہ ہالے جہان کی گود میں تھی۔۔۔ اور اب آیا کاشان) شاہ فیملی کا فوٹوگرافر ان سب کی نظر میں کہ وہ تصویریں اچھی لیتا تھا(۔۔۔۔ ان چاروں کی مختلف پوز میں تصویریں لیتے اسنے حقیقتا علیزے کو بوکھلا دیا۔۔۔۔

بھابھی ویر کو کندھے سے لگاتے لالے کو پیچھے سے تھامیں۔۔۔۔۔۔ زینی اچانک بولی تو اسنے التجائیہ اسے دیکھا جبکہ معاویہ چہک اٹھا۔۔۔۔۔

دیکھا میری بیگم میرے ساتھ رہتے کتنی رومینٹک ہو گئی ہے۔۔۔۔ اسکی اسقدر فضول گوئی وہ بھی سب کہ سامنے کہ وہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی کہ اسکا کچھ پتہ نہ تھا مزید چوڑا ہو جاتا۔۔۔۔۔

چلیں فلحال اتنی کافی ہیں۔۔۔۔۔ جب اسنے علیزے کو کانپتے محسوس کیا جب وہ اسکے حصار میں بچوں کو تھامے ہوئے تھی اور وہ مسکراتے ہوئے بچوں پہ جھکا پوز دے رہا تھا۔۔۔۔۔
تب اسکی شاید سبکی موجودگی کی بناء پہ کیفیت کو دیکھتے اسنے اشارہ سے منع کر دیا۔۔۔۔۔۔
اور کچھ ہی دیر میں یہ قافلہ فارم ہاوس کی جانب چل نکلا۔۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے سینے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا جو آنکھیں موندے پڑا تھا۔۔۔۔۔۔
اوں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہنکارا بھرا تو اسنے نرمی سے اسکے رخسار پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔
چینج کر لو نا پھر سو جانا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکا رخسار سہلاتے اسے کہا کہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی فارم ہاوس سے سیدھا اپنے گھر آئے تھے اور وہ آتے ہی ٹانگیں نیچے کو لٹکائے بغیر تکیے کہ چت لیٹتا اسے بھی گرا گیا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ اسنے آنکھیں کھولتے اسکا روشن گلابی چہرہ دیکھا جو اسکی زندگی کا اثاثہ تھا۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے نظروں پہ جھینپتے ہوئے کہا تو اسنے مسکراتے ہوئے ایک بازو فولڈ کرتے سر کہ نیچے رکھتے مسکرا کہ اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

دبیر ایک بات پوچھوں۔۔۔؟؟ اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ چونکا کہ وہ دبیر تب ہی کہتی تھی جب بات ضروری ہو۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔ اسنے مسکرا کہ کہا۔۔۔

تم۔۔تمہیں برا نہیں لگتا کہ لالے ابھی بھی تمہیں اپنے کام کہتے اور تم یوں ادھر رہتے اور باقی۔۔۔۔۔ وہ الجھن سے کہتی بات ادھوری چھوڑی چپ کر گئی تو اسنے گہرا سانس بھرتے اسے دیکھا وہ اسکی بات اور کیفیت سمجھ چکا تھا۔۔۔۔ اسی لیے وہ سیدھا بیٹھتا اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام گیا۔۔۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں ایسا فیل کر سکتا۔۔۔ یار میں سر کو سر اس لیے نہیں کہتا کہ وہ میرے باس ہیں میں انہیں اسلیے کہتا کہ میں ان سے انسپائر ہوں انہوں نے ایمان و وطن اور رشتوں کی جنگ میں ایمان و وطن کو چنتے ہوئے مجھے خرید لیا تھا۔۔۔۔

اور تمہیں یہ کیسے لگا کہ میں بے مقصد ادھر رہتا۔۔۔میں سر کہ آفس میں جاب کرتا ہوں ہائبرنیشن پیریڈ کہ دوران اور ویلے تمہیں ہمارا کام پتا اور مجھے سر اس کا معاوضہ میری صلاحیت کی بناء پہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور مینشن پہ میں پاپا کا بیٹا بن کہ رہتا کہ سر کہ پاپا نے اپنی پراپرٹی میں سے دس پرسینٹ میرے نام کیے ہیں جسکا علم سب کو ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔۔۔

لیکن تم اب کیوں سر کہتے ہو۔۔۔۔؟؟ وہ الجھن کا شکار تھی یا شاید کمپلیکس کا کہ وہ سب کہ سامنے بھی اسے سر ہی
کہتا تھا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں مہر کہ اب ہمارا رشتہ بدل چکا لیکن تم یہ بھی جانتی ہو میں اس شادی سے پہلے بھی سب کو رشتوں کہ حساب سے پکارتا تھا ماسوائے سر اور بھابھی میم کو۔۔۔۔۔

لیکن مہر میں انکو چاہ کہ بھی بھائی نہیں بلا سکتا مجھ سے بلایا جائے گا ہی نہیں۔۔۔۔۔ مجھے اس دنیا میں سر اور بھابھی میم سب سے زیادہ معزز اور عزیز ہیں۔۔۔۔ تم کبھی بھی اس

بات کو لے کہ پریشان مت ہونا کہ میں اس فیملی کا بیٹا ہوں اور مجھے فخر ہے کہ مجھے صحیح معنوں میں بیٹا سمجھا گیا ہے۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسنے ہر بات کلیئر کی۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کیا سب جانتے کہ لالے نے مرڈر۔۔۔۔۔۔ اسنے جھجھکتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔۔۔

مہر کچھ چیزوں پہ پردہ رہنا بہت ضروری ہوتا کہ اگر ایک چیز سے پردہ اٹھے تو بہت سی چیزیں بھی آشکار کرنا پڑتی ہیں۔۔۔۔ اگر یہ بتایا گیا کہ سر نے مرڈر کیے ہیں تو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ کس کہ کیے اور جو نام سامنے آئے گا وہ کوئی بھی برداشت نہیں کر سکے گا کہ نوجوان ہارٹی میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ سر کی مدر کیوں چھوڑ کہ گئیں تھیں۔۔۔۔

لیکن میڈیا۔۔۔؟ وہ آج زہن کی ساری گرہیں کھولنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میڈیا میں یہ بتایا جا چکا کہ سر نے واقعی مرڈر کیے لیکن کس کہ کیے یہ نہیں بتایا گیا نہ کبھی بتایا جائیگا اور یہ مرڈر کیوں کیے گئے اسے چیف صاحب کلئیر کر چکے۔۔۔۔۔۔۔

پپا جانتے کہ۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جہان کہ پاپا کا پوچھا۔۔۔۔۔

جی معاویہ، پاپا اور دادو بیگم جانتے ساری سچائی کو۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے بتایا۔۔۔۔

اور کوئی سوال۔۔۔؟ اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا تو وہ جھیپتی نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ میری دوست ہے نا زاریہ وہ کہتی کہ تمہارا شوہر تمہارے بھائی کو سر کیوں کہتا۔۔۔؟؟ وہ اسکے کندھے پہ سر رکھتے معصومیت سے بولتی گویا اپنے سوالوں کی وضاحت دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی تک یونہی پنک پارٹی ویئر میں ملبوس تھی۔۔۔

تو اسے کہنا تھا کہ میرا بھائی میرے شوہر کو ٹیوشن دیتا۔۔۔۔

اسنے ماحول بدلے جو اسے چھیڑا تو اسنے سر اٹھاتے اسے اپنے پرانے سٹائل میں گھورا۔۔۔۔

تم نے آج میری تعریف بھی نہیں کی۔۔۔۔؟ منہ بسورتے ایک اور شکایت آئی۔۔۔۔

تو اسکی نگاہوں میں خمار سا اترنے لگا وہ جو خود پہ کنٹرول کیے بیٹھا تھا ضبط کھو گیا۔۔۔

ایکچوئلی یار میں لفظوں سے نہیں عمل سے بتانا چاہتا تھا کہ تم کیسی لگ رہی اسلیے ادھر نہیں کی کہ تم آکورڈ فیل کرتی۔۔۔۔۔ اسے سنجیدگی و شرارت سے کہتے کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ اسکے چہرے پہ جھکا اور اسکی سانسوں میں اپنی سانسیں اتارنے لگا۔۔۔۔۔

اسکا انداز اسقدر شدت لیے ہوئے تھا کہ اسکی سانسیں الجھنے لگی اور اسے واقعتاً محسوس ہوا کہ وہ اسے آج کیسی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسنے اسے یونہی بہکتے خود میں کھوئے دیکھا تو اسکی شرٹ کا کالر جھکڑتے گویا پیچھے ہونے کا اشارہ کیا کہ اب اسکی سانسیں اٹکنے لگیں تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہلکا سا سیدھا ہوا اور اسکے سرخ چہرے اور بھیگے لبوں پہ گہری نگاہ ڈالی جو گہری سانسیں بھرتے اسے گھورنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اتنی تعریف کافی ہے یا اور کروں۔۔۔۔۔۔ اسے یوں پزل دیکھ کہ اسنے مزید چھیڑا تو اسکا رنگ سرخ قندھاری سیب کی مانند ہو گیا۔۔۔۔۔۔

تت۔۔ تم بہت بے شرم ہو۔۔۔۔۔۔ اسنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اس فسوں خیز ماحول سے نکلنے کی کوشش کرتے اسے دپٹنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اچھا چلو یہ تو بتاو میں کیسا لگ رہا۔۔۔۔۔۔اسکی بھاری آواز میں چھلکتی شرارت پہ اسنے لب دباتے مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔۔۔۔

بہت برے . .اسنے گویا اپنی اس شدت بھری تعریف کا بدلہ لیا تھا۔۔۔۔۔

رئیلی مہر دیبر خان ۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بھنویں اچکاتے اسکا رخ بدلتے بے یقینی سے پوچھا تو اسکی مسکراہٹ بے قابو ہونے لگی لیکن اسنے منہ بناتے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔۔

تو مطلب تمہیں مجھ میں کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔؟ اسنے صدمے اور غیر یقینی سے پوچھا تو اسنے مسکراتے ہوئے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے مسکراتی آواز میں کہا۔۔۔۔۔
لگتا ہے نا اچھا۔۔۔۔ مجھے یہ آنکھیں اچھی لگتی ہیں جو مجھے دیکھتی ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ میں خوبصورت ہوں۔۔۔۔مجھے یہ ہونٹ اچھے لگتے کہ جب یہ بولتے ہیں مسکراتے تو مجھے لگتا کہ یہ دنیا خوبصورت ہے۔۔۔مجھے یہ چہرا اچھا لگتا جسے روز دیکھتے مجھے لگتا کہ میں خوش قسمت ہوں۔۔۔ اسکے نقوش کو چھوتی وہ اچھوتے الفاظ میں بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے یہ دل اچھا لگتا جو میرے لیے دھڑکے مجھے احساس دلاتا کہ میں خاص ہوں۔۔۔۔ اسنے اسکے کشادہ کسرتی سینے پہ لب رکھتے مدہوشی سے کہا۔۔۔۔۔ اور وہ ساکت سا اسکے امرت زدہ الفاظ کو جذب کرتا جا رہا تھا۔۔۔

مجھے پورا دبیر خان پیارا لگتا جو مہرماہ دبیر کو اس فخر میں مبتلا کرتا کہ وہ کسی کیلیے بہت خاص ہے کسی نے اسے دعاوں میں مانگا ہے۔۔۔۔۔۔ دھیرے سے کہتی وہ اسکے ماتھے پہ نرمی سے لب رکھتی خود کو اسکے سینے میں چھپاتی اپنی بے قابو دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو میری جان اس خوبصورت احساس کیلیے۔۔۔۔۔ اسے خود میں بھینچتے اسنے جذبات سے چور پرشدت آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

نجانے وہ کب تک اسے یونہی اپنے حصار میں مقید کیے محسوس کرتا رہا جب وہ ہولے سے کسمساتی بولی۔۔۔۔۔۔

خان گھر میں کتنی خاموشی ہے نا اکیلا اکیلا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اس کیفیت سے نکلنے کو اس پرفسوں ماحول کی خاموشی کو محسوس کرتے کہا کہ اسکی نگاہوں سے چھلکتے منہ زور تقاضے اسے بوکھلا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں خاموشی تو ہے اسلیے میں چاہتا کہ کچھ ایسا ہو جائے جیسا میری ماما کی موجودگی میں پررونق ماحول تھا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے گھیرے میں لیے سنجیدگی سے کہا تو اسنے اسے دیکھنے کی کوشش کرتے بے ساختہ پوچھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟

میں چاہتا ہوں ویسا ماحول ہو جب ماما پاپا کیساتھ ہم تینوں بہن بھائی کھیلتے تھے۔۔۔۔۔جب میں چلنے لگتا تو میرے گرنے کہ ڈر سے مجھے جب ماما تھامتی تھیں میں چاہتا کہ وہ ممتا بھرا روپ میں آپ میں دیکھوں۔۔۔۔۔ اسکے سلگتے سنجیدہ لہجے میں پنپتے جذبے اور خواہش نے اسکے لبوں پہ فطری حیا و شرم کا تالا لگا دیا۔۔۔۔۔۔

تو پھر کیا خیال ہے۔۔۔کریں اس اکیلے پن کا حل تلاش۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جھکتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے زومعنی انداز میں کہا تو اسکا دل سینے پہ ہچکولے کھانے لگا اور رنگت دہکنے لگی۔۔۔

مم۔۔۔میں چینج۔۔۔سونے لگی۔۔۔۔۔ وہ بے ربط سا بولتی اسکے حصار سے نکلنے کو تھی جب وہ نرمی سے اسے تھامتے خود پہ جھکا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اونہوں۔۔۔۔۔ابھی نہیں چینج کرنا کہ میں نے ابھی تفصیل سے بتانا کہ آج تم کتنی خوبصورت لگ رہی۔۔۔۔۔ بھاری خمار آلود لہجے میں کہتا وہ اسکی دھڑکنیں بکھرا گیا۔۔۔۔

نہیں خان مم۔۔میں نہیں سننا چچ۔۔چھوڑو۔۔۔۔میں۔۔میں تمہارا سر .اسکی بات پہ اسکے اوسان خطا ہوئے اور وہ الٹا سیدھا بولتی مزاحمت پہ اترتی اپنی پرانی دھمکی پہ آئی۔۔۔۔

لیکن اسکی پرزور شدت بھری گرفت میں اسکی بے زور سی مزاحمت اور الفاظ دم توڑ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وعدہ خلافی والوں کو میں سخت ترین سزا دیتا یو نو۔۔۔۔۔ سرد آواز میں کہتا وہ اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔۔۔

میں کس کس کو سمجھاؤں

کہ میں جذبہ ہوں ضدی سا

میں ہٹ دھرمی کا سایہ ہوں

میں بے باکی کا جھونکا ہوں

میں نیندیں چھین لیتا ہوں

میں آہیں سونپ دیتا ہوں

میں آنسو دان کرتا ہوں

میں تنہائی کا تکیہ ہوں

میں بربادی کی چادر ہوں

مجھے تم خود ہی پہچانو

!محبت ہوں، محبت ہوں

اسنے اک پل کو ہونق زدہ ہو کہ ڈرائیو کرتے اسکا چہرہ دیکھا------
آف وائیٹ کوٹ اتار کہ لاپرواہی سے پچھلی سیٹ پہ پھینکا گیا تھا جبکہ شرٹ کہ کف کہنیوں تک فولڈ کیے وہ بکھرے بالوں اور بھینچے ہونٹوں کیساتھ دل میں اترتا محسوس ہوا------

میں نے کونسی وعدہ خلافی کی----؟؟ کسمساتے ویر کو جھلاتے اسنے بمشکل خود کو سوال پہ آمادہ کیا تو اسنے گہری تیکھی نظروں سے اسے دیکھا گویا پوچھ رہا ہو کیا واقعی آپ کو کچھ نہیں پتا-------

لیکن سب کہ سامنے آکورڈ لگتا نا-------- اسکی نظروں پہ جزبز ہوتی وہ نظریں چراتی بولی-----

سب کہ سامنے آکورڈ لگتا اکیلے میں تو نہیں----؟؟ اسنے اسکی بات پکڑتے سنجیدگی سے کہا تو وہ گڑبڑائی-----

ہاں-- نہیں----میرا مطلب----- آپ کیوں تنگ کر رہے مجھے----؟؟ وہ شرم و جھنجھلاہٹ سے بولتی زور زور سے ویر کو جھلانے لگی----

اتنی دور سے تنگ کرنا مجھے پسند نہیں اور میرے بیٹے پہ میرا غصہ مت نکالیں۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی و زومعنیت سے کہا تو اسکا چہرہ شرم و حجاب سے تپ اٹھا۔۔۔۔۔

آپ کا بیٹا ہے تو پکڑیں پھر اسے خود ہی . . .اسنے ناراضگی جتاتے ہوئے مقصد اسے موضوع سے ہٹانا تھا . . .

آپ میری ہیں تو یہ بیٹا میرا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے بڑی سنجیدگی سے اسکے طنز کا جواب دیا۔۔۔ اسکی بات پہ وہ شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔۔۔۔

تو جو اپنا ہو اسے سزا تو نہیں دیتے نا۔۔۔۔۔۔۔ اسنے معصومیت سے کہتے گویا اسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔۔

اسکی ایسی کوشش پہ اسنے گہری لو دیتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تو جو اپنا ہوتا وہ ایسے کام کیوں کرتا۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے جوابی کاروائی کی تو وہ لاجواب ہوئی۔۔۔۔

. .اس سے پہلے کہ دونوں میں سے کوئی بولتا ویر نے رونا شروع کر دیا تو وہ بوکھلا اٹھی

اس ڈریس میں وہ گاڑی میں بیٹھی اسے فیڈ نہیں کروا سکتی تھی اور اسکا فیڈر ہالے کی چیزوں کہ ساتھ زینی کہ پاس رہ گیا تھا۔۔۔۔

حیدر اب کیا کروں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے روہانسے ہوتے پوچھا کہ اسکا رونا اور تیز ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔میرا بیٹا بس کریں شاباش پلیز۔۔۔۔۔۔۔ اسے گود میں ہلاتے جھلاتے وہ اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش میں تھی۔۔۔

ادھر دیں۔۔۔۔۔ گاڑی کے رکتے اسنے جب حیرت سے اسے دیکھا تو اسنے اشارے سے اسے ویر کو تھمانے کا کہا تو اسنے خاموشی سے اسے تھما دیا۔۔۔۔۔
اور اسکی حرکات دیکھنے لگی جو اب جھلاتے ہوئے اس چپ کروا رہا تھا۔۔۔۔)جبکہ دل میں پریشان بھی تھی کہ اسکے دل میں نجانے کیا آیا کہ گارڈز وغیرہ کو بھیج کہ خود ہی گاڑی ڈرائیو (کرتے گھر جا رہا تھا اور اب رات گہری ہو رہی تھی
اونہوں۔۔۔گندے کام میرا پرنس تو نہیں کرتا نا ۔۔۔۔ مما کو تنگ نہیں کرتے۔۔۔۔۔ وہ اسے پیار کرتے نرمی سے چپ کروا رہا تھا۔۔۔۔اور حیرت کی بات ہے تھی کہ ویر اسکے پاس جا کہ چپ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔جبکہ وہ مسکراتی نظروں سے اس پرسکون فرحت آمیز منظر کو نظروں کہ رستے روح میں اتارنے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ کی مما کو تنگ کرنے کا پرمٹ صرف مجھے ہے۔۔۔۔۔ اسکی نظریں خود پہ محسوس کر کہ اسنے سنجیدگی سے زومعنی الفاظ کہے تو وہ گڑبڑاتی رخ بدل گئی۔۔۔۔۔

اتنا ہنس کیوں رہے ہیں-----؟؟ اسنے مسکراتے معاویہ کو دیکھتے چڑ کہ کہا----
بیگم یہ تو انتہائی غلط بات ہے کہ غلط بات ہے نا----- اسنے لب دباتے اسکے خوشنما سراپے پہ مسکراتی گہری نگاہ ڈالی-----
آپ بس چپ ہی رہیں------- اسنے اسکی مسکراتی نگاہوں اور لبوں سے جھلاتے ہوئے کہا تو اسکا بے ساختہ قہقہ چھوٹ گیا-----
ویلے یار مجھے اپنے بچوں پہ ترس آ رہا------ اسنے پھر سے چھیڑا تو اسنے خفگی سے اسے دیکھا لیکن تادیر دیکھ نہ سکی کہ اسکی نگاہوں کہ دلفریب اشارے اسکہ خفا چہرے پہ شرم و حیا کہ رنگ بکھیر گئے-----
ہوا کچھ یوں تھا کہ وہ علیزے سے ہالے کو لے تو آئی تھی کہ وہ اسے چپ کروا لے گی اگر زیادہ روئی تو فیڈر دے لے گی لیکن اسنے وہ رونا مچا دیا کہ نہ وہ کسی فیڈر سے چپ ہوئی نہ کسی طرح کہ بہلانے سے---- اس کہ اس طرح رونے پہ وہ بھی دھاڑیں مار مار کہ رو پڑی------ اور تب سے اب تک وہ معاویہ کی باتوں کا نشانہ بنی ہوئی تھی----
بات مت کریں آپ مجھ سے----- اسے کچھ اور سمجھ نہ آیا تو اسنے اسے خفگی جتاتے چینج کرنے کو رخ ڈریسنگ روم کہ طرف کیا جب قدم اسکی آواز پہ رکے-----

کدھر جا رہیں ہیں بیگم ابھی تو میں دیکھا بھی نہیں۔۔۔ اسکی بات پہ اسکا دل اک پل کو زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔۔

آپ کو ضرورت کیا دیکھنے کی۔۔۔؟؟ کونسا ابھی دیکھنا یا پہلی دفعہ دیکھنا۔۔۔۔
اسنے شکوہ کرتے قدم بڑھائے تو اسنے نظر بھر کہ سر تا پا انگوری اور مہرون کڑھائی اور نیٹ سے مزین سٹائلش سوٹ میں ملبوس زینی کی پشت پہ نگاہ ڈالی جہاں اسکے گھنے بال بکھرے پڑے تھے۔۔۔۔
اسکا ڈوپٹہ بے پرواہی سے اسکے بائیں کندھے پہ لٹک رہا تھا۔۔۔
دراصل میری دور کی نظر بہت کمزور پے اسلیے زرا پاس آو کہ دھیان سے دیکھو پہلے کچھ ٹھیک سے نظر نہیں آیا۔۔۔۔ اسنے لب دباتے شرارت سے کہا تو اسکے لہجے کی زومعنیت نے جسم کا سارا خون گویا سمیٹ کہ چہرے پہ لا چھوڑا تھا۔۔۔
میرے ساتھ یہ فضول باتیں مت کریں۔۔۔۔ اسکی باتوں سے وہ ابھی بھی خفا تھی اسی لیے خود پہ قابو پاتی پلٹ کہ تنبیہ کرتی گویا ہوئی۔۔۔
اوکے۔۔۔ اسنے فورا سے رضامندی دی تو وہ کافی حیران ہوئی۔۔۔
میں فضول باتیں نہیں فضول حرکتیں کر لیتا ہوں رائیٹ۔۔۔۔؟؟ اسنے آنکھ دباتے کہا تو اسکا دل کانوں میں دھڑکنیں لگا جبکہ سانسیں انتشار کا شکار ہونے لگیں۔۔۔۔

ش۔۔۔ شش۔۔ شرم تو نہیں آتی۔۔۔۔۔ وہ جھنجھناتے اعصاب کیساتھ رخ بدلتی بولی تو اسنے وہیں چت لیٹتے ٹانگیں لٹکاتے اسے دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

اسکا یہ خفا خفا سا پر حجاب سا روپ اسے مزید شرارت پہ آمادہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

شرم کیسی بیوی ہو یار میری بیگم اور شرم کرتا نا تو میرے نیچے اوپر بیٹھے مجھے کوس رہے ہوتے۔۔۔۔۔۔ اسنے چمکتی آنکھوں سے اسکے بلکی فگر کو دیکھتے کہا تو وہ گڑبڑاتی ڈوپٹہ پھلاتی بے بسی سے بولی۔۔۔۔۔

اگر آپ نے ایسی باتیں بند نہ کیں تو میں رو دوں گی۔۔۔۔۔ اسنے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

آپ جانتی ہیں مجھے کتنی پیاس لگتی ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے پرتپش نگاہوں سے اسے دیکھتے معنی خیزی سے کہا تو اسے لگا کہ وہ کہیں شرم سے ڈوب مرے جبکہ بدن سنسنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔ میں زور سے چلا کہ لالے کو بتاوں گی کہ آپ تنگ کرتے۔۔۔۔۔ اسنے اسے اسکی دھمکی دینے کی کوشش کی جس کا کچھ اثر ہو سکتا تھا لیکن وہ ڈھیٹ پنے سے مسکراتا رہا۔۔۔۔۔۔

جے کو بتاو گی کہ مجھے کتنی پیاس لگتی۔۔۔؟ اسنے آنکھیں نچاتے مصنوعی حیرت سے پوچھا تو اسکی آنکھوں سے لپکتی شرارت کو دیکھتے اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔۔۔۔

اے بیگم کیا ہوا۔۔۔؟ رونا مت پلیز۔۔۔۔۔ وہ اسکی نم آنکھیں دیکھتا تڑپ کہ سیدھا ہوا اور اسکے قریب گیا۔۔۔

کیا ہوا زینی۔۔۔؟؟ اسنے اسے کندھوں سے تھامتے پوچھا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسکی باتوں پہ پریشان نہیں ہو سکتی وجہ کچھ اور تھی لیکن جو بھی وجہ تھی لیکن وہ اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

زینب کیا ہوا۔۔۔؟؟ اب کہ اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے سنجیدگی سے کہا تو اسکا دل دھک سے رہ گیا کہ یہ اسکا ڈیول روپ تھا جو وہ ایلے مخاطب کر رہا تھا اور ابھی بھی اگر وہ نہ بولی تو مینشن میں سب کی سختی آ جانی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔۔ بچے بہت روتے چپ بھی نہیں ہوتے تو میں کیسے۔۔۔۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑتی اسکے سینے پہ سر رکھتی سسکنے لگی تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کہ رہ گیا اور پھر گھور کہ اسکے اپنے سینے میں چھپے سر کو گھورا۔۔۔۔

قسم سے دل کر رہا دو زور کی لگاوں جان نکال رہی تھی میری۔۔۔۔۔۔ وہ گھورتے ہوئے دانت پیستے بولا تو اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔۔۔

آپ بجائے میرا مسئلہ حل کرنے کہ مجھے ماریں گے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے سر اٹھاتے خفگی سے کہا تو وہ اسکی بھیگی نظروں میں ڈوبنے سا لگا اور ابھرنے کی ناکام کوشش کرتا وہ بے قابو ہوتے ان بھیگے نین کٹوروں پہ لب رکھ گیا۔۔۔۔۔

کچھ بھی ہو میں تو الزام تمہیں ہی دوں گا
تم معصوم تو ہو مگر یہ تمہاری آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی حرکت پہ اسکا ایک پل کو ساکت ہوا دل اسکے لفظوں پہ ہچکولے کھانے لگا۔۔۔۔۔

میری جان ہم کس لیے ہیں آپ حکم کرنا ، ہم باقی ہر طرح کی نوکری چھوڑ کہ آپ کی خدمت میں بلکہ بچوں کی خدمت میں ہمہ وقت پیش پیش رہیں گے۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی سرخ پڑتی رنگت ، آنکھوں میں چھلکتے شرم و حیا کہ رنگوں کہ ساتھ اترنے والے خفگی کہ رنگ دیکھتے سینے پہ ہاتھ رکھتے لوفرانہ سٹائل میں گویا ہوا تو نا چاہتے ہوئے بھی اسکے لبوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

آپ سنبھالیں گے نہیں اور تنگ کریں گے۔۔۔۔۔ اسنے اسکے حصار سے نکلنے کی ناکام کوشش کرتے کہا تو اسنے گرفت مضبوط کرتے اسکی کوشش ناکام بناتے اسکی چھوٹی سی ناک سے اپنی ناک مس کرتے کہا۔۔۔۔

نا۔۔۔۔ تنگ نہیں کروں گا کہ یہ کام میں صرف اپنی بیگم ساتھ کرتا۔۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے وہ شرارتی مسکراہٹ سے کہتا اسے بوکھلا گیا۔۔۔
ہٹیں پریں مجھے چینج کرنے دیں اب میں تھک گئی۔۔۔ وہ مصنوعی تھکاوٹ چہرے پہ طاری کرتی بولی۔۔۔۔

ابھی سے تھک گئی جانم۔۔۔ابھی تو جی بھر کہ دیکھنا پھر تمہاری بھابھی کہ حصے کا سانگ تمہارے لیے گانا کہ آج تم نے روکہ مجھے ایموشنل تو نہیں ہاں رومینٹک ضرور کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ اپنے بہت قریب کرتے شرارت سے بولتے اسکی کان کی لو چومتا شرارت سے بولا مقصد صرف اس ماحول کو بدلنا تھا۔۔۔۔۔

آپ گانا گائیں گے۔۔۔۔؟؟ اسکی بات پہ وہ اتنی حیران ہوئی کہ اسکی حرکت پہ شرمانا بھی بھول گئی۔۔۔۔

کہ وہ انتہا کا رومینٹک ہونے کہ باوجود کبھی بھی شاعری یا سانگز سے شغف نہ رکھتا تھا لیکن ابھی کچھ دیر پہلے اسکا شعر کہنا اور ابھی گانا وہ حیران نہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔۔۔۔

ہاں کیوں میں نہیں گا سکتا۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نکالتے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب کہ واقعی آج معاویہ حسن شاہ آج زینب معاویہ شاہ کیلیے گانا گائیں گے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے مسکراتے ہوئے اسکے سینے پہ دونوں بازو جماتے ادا و ناز سے پوچھا۔۔۔

میری جان اگر آپ کہ یہی تیور اور ادائیں رہیں نا تو گانا تو کیا میں تو نثر بھی نہ سنا سکوں اسلیے ابھی ان اداوں کو قابو رکھو یہ نہ ہو کہ ان اداوں سے میں بے قابو ہوتا تمہیں کچھ اس انداز سے قابو کروں کہ پھر تم پوری رات بے قابو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکو دیکھتا نان اسٹاپ شروع ہو گیا تو وہ شرم سے ہلکان ہوتی اسکے لبوں پہ ہاتھ جما گئی۔۔۔۔۔۔

خدآ کیلیے نا کریں۔۔۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ناٹ فیئر یار نا تو خود اظہار کرتی ہو نا محبت کہ مظاہرے کرتی ہو نا کرنے دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے نروٹھے پن سے ازلی شکوہ دہرایا تو وہ گہری سانس بھر کہ رہ گئی۔۔۔۔

آپ نہیں سدھر سکتے۔۔۔۔۔۔ اسنے سر جھٹکتے اسکا شکوہ ہمیشہ کی طرح اڑانا چاہا۔۔۔۔۔

محترمہ تھوڑا سا آپ بھی بگڑ جائیں تو بھلا ہو جائے گا ہمارا --دن رات رومینس کہ طریقے بتاتا ہوں مجال ہے جو کبھی عمل کر کہ دکھایا ہو------- وہ خاصے قائل و مائل انداز میں گویا ہوا تو وہ حیا آمیز خفت سے سرخ پڑ گئی-----

آپ ہی کافی ہیں اس کام کو---- اسنے دھیمے سے کہا کہ یہ موضوع ایسا تھا جہاں اسکی بولتی بند ہو جاتی تھی کہ وہ اظہار کہ عملی و فعلی معاملے میں بہت جذباتی اور بے باک تھا جبکہ وہ کچھ کہنا تو دور کی بات اسکی شدتیں برداشت بھی نہ کر پاتی تھی------

نہیں نا میرا دل کرتا کہ تم بھی مجھے سے پیار کرو------ اسنے جان بوجھ کہ ٹھنکتے ہوئے کہا-----

چومنا ہی ہے اگر مقصود تو ہم نظروں سے چوم لیا کرتے ہیں---

لگا کر ہونٹ کسی کہ دامن کو داغدار نہیں کرتے-----

اسنے دھیمے سے کہتے جان چھڑانی چاہی لیکن اسنے گویا ناک سے مکھی اڑائی----

ہم محبت میں ایسی پابندیوں کہ قائل نہیں ہیں------- اسنے اپنے مخصوص کھلتے انداز میں کہا تو وہ گہری سانس بھرتی بولی-----

جی اتنا تو جان اور سمجھ چکی ہوں آپکو--------

شکر ہے سمجھ چکی ہیں وگرنہ لوگوں نے کہنا تھا کہ ہر سال بچوں کی آمد بغیر کسی سمجھ کہ ہی ہو رہی جبکہ میں چاہتا کہ لوگ سمجھیں ہم دی موسٹ رومینٹک کپل ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسنے پرتپش لہجے میں کہتے شرارت سے آنکھ دبائی۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔پلیز معاویہ۔۔۔۔۔ اسکی پلکیں جھک گئیں جبکہ چہرہ شرم سے دہک اٹھا۔۔۔۔۔۔
ہا۔۔۔۔۔ یہ اثر ہوتا بیگم میرے محبت پہ تقریر کا۔۔۔۔۔؟؟ باتوں پہ ہی ٹوک رہی ہو ابھی عمل تو باقی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسکی کالر بون پہ انگلی پھیرتے اسنے سنسنی پھیلائی تو اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا اٹھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل دیتی وہ اسے بازووں میں اٹھاتے بیڈ کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔نو ابھی آپ نے سانگ سنانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ گھبراہٹ میں چلائی لیکن وہ پنستا ہوا ان سنی کرتا اسے نرمی سے بیڈ پہ لٹا گیا۔۔۔۔۔

تمہاری غلطی ہے یار میں نے کب کہا تھا کہ اتنا ایموشنل کر دو کہ مجھے اور سمجھائی نہ دے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہنستے ہوئے سارا الزام اس پہ دھرا تو اسنے سارا معاملہ سمجھتے اسے گھورنا چاہا لیکن اسکی نگاہوں کی پرجوش چمک نے اسے دوبارہ سے جھکنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔۔۔۔
آپ ۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا جب وہ اسکے ملائم ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پہ انگلی سجاتا اسے ٹوک گیا۔۔۔

حسن ہر بار شرارت میں پہل کرتا ہے--
بات بڑھ جاتی ہے تو عشق کہ سر جاتی ہے-----

پرفسوں بھاری لہجے میں کہتا وہ اسے موردِالزام ٹھہراتا اسکی ٹھہری دھڑکنوں کو پاگل سا کر گیا-----
معا---------- اسے خود پہ حاوی ہوتے دیکھ کہ اسکا دل اچھل کہ حلق میں آ سمٹا-----
ابھی تو کوئی معافی نہیں بہت دنوں سے بچ رہیں لیکن ابھی اپنی اداوں سے تم نے مجھے پاگل کیا ہے----- کس نے کہا تھا اسقدر سجو سنورو------ اسکے لبوں پہ لگی لپ اسٹک وہ انگوٹھے سے پھیلاتا اسکے ہونٹ دہکا گیا-----
وہ اس وقت اس قدر بوکھلا چکی تھی کہ یہ تک نہ کہہ سکی کہ یہ ساری تیاری اسنے پاس کھڑے ہو کہ کروائی ہے------

اور پھر اسے کچھ بھی کہنے سننے کا موقع دیے بغیر وہ اسے جذبات کہ شوریدہ سمندر میں بھگونے لگا-----

جبکہ وہ اسکے اس سمندر میں ڈوبتی اسکی شدتیں سہتی بکھرتی چلی گئی۔۔۔۔ دونوں کی ایک تال میں ڈھڑکتی سانسوں اور مہک سے سجا کمرے کا پرفسوں ماحول اسکے جذبات میں اور شدتیں ابھار رہا تھا۔۔۔۔

جنہیں سہتی وہ کبھی بکھرتی جاتی اور کبھی اسقدر محبت پہ مان و فخر میں ڈوبتی جاتی۔۔۔۔۔۔

پھر کیا کیا تھا علیزے اس پنشمینٹ کا۔۔۔۔۔۔ زوریز کی مہندی سے ایک روز قبل اور اس فنکشن کہ ڈیڑھ ہفتے بعد علینہ نے کال کہ دوران پوچھا تو اک پل کو وہ سٹپٹا گئی کہ وہ سامنے ہی براجمان فائل کی ورق گردانی کرتا گہری سوچ میں تھا۔۔۔

جبکہ وہ جانتی تھی کہ اسکی ہر گہری سوچ کہ تانے آکہ اس کہ وجود سے لپٹتے تھے۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ اسنے نپے تلے انداز میں کہا کہ اس دن سب جانتے تھے اسنے گھر جا کہ ڈیئر پورا کرنا تھا اسلیے تب سے ہر کوئی اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب کچھ نہیں۔۔۔ٹھیک سے بتاو ورنہ میں جہان بھائی سے پوچھ لوں گی۔۔۔۔۔۔ اسنے دھمکی دیتے کہا تو وہ ایک نظر بیڈ میں سوئے بچوں پہ جبکہ دوسری نظر اس بے خبر بنے وجود پہ ڈالی۔۔۔۔

اور پھر ہولے سے اٹھی اور ٹیرس کی طرف چہل قدمی کہ سے انداز میں ٹہلتی ٹیرس کہ دروازے کی طرف گئی کہ یہ تھوڑا سا جہان سے ہٹ کہ تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔بچے بہت رو رہے تھے مما کہتے کہ نظر لگ گئی اسلیے۔۔۔۔ اسلیے پھر میں کہا کہ ولی کی شادی پہ۔۔۔۔۔۔ اسنے سینسر کرتے اسے مین بات بتائی اور کن اکھیوں سے نگاہ کچھ فاصلے پہ پڑے سیاہ و گرے صوفے پہ ڈالی۔۔۔۔۔۔

شرم بلکہ ترس کر لو معصوم شوہر کو ترسا رہی ہو۔۔۔۔ علینہ کہ اندازِ لتاڑ پہ اسکے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

آپ انکی فکر چھوڑیں آپ اپنا بتائیں کہ کب آ رہی ہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔۔؟ اسنے موضوع بدلا تو وہ اسے اپنا پروگرام بتانے لگی اور پھر دو چار منٹ تک فون بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔

حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے متوجہ کرنا چاہا تو اسنے سر فائل میں ہی گھسائے جواب دیا۔۔۔۔۔

اونہ۔۔۔۔۔۔ اسکے اسقدر روکھے پھیکے جواب پہ اس کہ دل پہ چوٹ پڑی۔۔۔۔

ادھر دیکھیں نا میری طرف۔۔۔۔۔۔ اسنے زور دیتے کہا کہ وہ جو ہر پل اسکی محبت اور نظروں کہ حصار میں رہتی اس سے کہاں گوارا تھا اک پل کو بھی یہ اندازِ تغافل۔۔۔۔

ہاں بولیں۔۔۔۔۔ اسنے نظریں اٹھا کہ اسے دیکھتے دوبارہ سے نظریں فائل پہ رکھیں تو اسکہ ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔۔۔۔۔
وہ غصے سے اٹھی اور اسکی فائل اسکے ہاتھ سے لیتی پرے پٹختی اسکے سامنے پڑی ٹیبل پہ بیٹھ گئی عین اسکی نگاہوں کہ سامنے جو کہ اسکی بہت بڑی غلطی تھی۔۔۔۔۔

آپ مجھے دیکھ بھی نہیں رہے تھے نا میری بات سن رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔
اسنے خفگی سے شکوہ کیا تو اسنے سر تا پا گہری نظروں سے رسٹ کلر کہ سمپل مگر نفیس سے سوٹ میں ملبوس اپنی بیوی کو دیکھا۔۔۔۔۔

میں آپ کو دیکھ رہا تھا اور بات بھی سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے دونوں ہاتھ تھامتے تسلی دی لیکن وہ تو اسکی بے توجہی سے واقعی خفا تھی۔۔۔۔۔

آپ نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اسنے بات دہرائی تو اسنے مسکراکہ سر خم کرتے گویا غلطی تسلیم کی تو وہ ایک عجب سے فخر میں مبتلا ہوتی مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔

اسکی مسکراہٹ میں چھلکتے مان اور محبت و معصومیت پہ وہ جی جان سے قربان ہوا۔۔۔۔۔ ایک بات مانیں گے۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے براون قمیض میں جھکڑے سینے پہ نگاہ جماتے ہولے سے پوچھا۔۔۔۔۔

کیسی بات۔۔۔۔۔۔ ؟ اپنی چمکدار آنکھیں اسکے گلابی روشن چہرے پہ گاڑھتے اسنے نرمی مگر سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ ایسے تو مت دیکھیں نا۔۔۔۔۔۔ اسکی گہری نظروں کہ ارتکاز سے گھبراتی وہ بول اٹھی تو اسنے بے ساختہ امڈنے والے قہقہے کو ضبط کرنے کو لب دانتوں تلے دبائے۔۔۔۔۔

میری نظریں آپ برداشت بھی نہیں کر سکتیں اور نا دیکھنے کہ شکوے بھی کرتی ہیں۔۔۔ناٹ فیئر۔۔۔۔۔ اسنے ہلکا سا اسکے ہاتھوں کو جھٹکا دیتے کہا تو وہ ہلکا سا اسکی طرف جھکی تو اسنے خمار آلود بھاری آواز میں کہا تو اسکی دھڑکنیں تیز ہوئیں اور اسے اندازہ ہوا کہ واقعی اسنے عین اسکے سامنے بیٹھ کہ غلطی کی ہے کہ اسکی نگاہوں کی چمک برداشت کرنا اسکیلیے مشکل ترین کام تھا۔۔۔۔۔

کہتے ہیں کہ چاہنے والے مرد کی آنکھ سے آنکھ ملانا مشکل ترین کام ہے۔۔۔۔۔ اور مرد بھی جب جہان حیدر شاہ جیسا شاندار ہو تو پھر آنکھ ملانا ہی آنکھوں کی چمک اور لپک برداشت کرنا بھی مشکل ترین کام ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن ابھی تھوڑا تھوڑا ادھر ادھر بھی دیکھیں۔۔۔۔ اسنے جلدی سے کہا تو اسنے فورا حکم بجا لاتے نظریں گھمائیں۔۔۔۔

مجھے شاپنگ کرنی آپ کیساتھ شاپنگ سینٹر جا کے۔۔۔۔۔۔ اسنے آخری الفاظ پہ زور دیتے کہا تو اسنے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔جو بہت نرمی سے اسے دیکھتی گویا حکمیہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کیا چاہیے آپکو۔۔۔؟؟ آپ بتا دیں سب آ جائے گا۔۔۔۔۔ اسنے حسب معمول جواب دیا۔۔۔۔

کہ جس فیملی سے انکا تعلق تھا وہاں وہ شاپنگ کیلیے نہ جاتا تھا بلکہ ہر چیز گھر تک پہنچ جاتی تھی آرڈر کے بعد۔۔۔۔

نہیں نا . .مجھے آپ کیساتھ جانا--- اسنے زور دیتے ہوئے کہا---

لیکن علیزے میں کیسے . .---؟؟ اسنے اسے دیکھتے سمجھانے کیلیے الفاظ تراشے لیکن وہ بات کاٹتی بولی-----

مجھے نہیں پتہ---اس سے اچھا تھا کہ آپ مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتے--- آپ کبھی مجھے شاپنگ کیلیے نہیں لے کہ گئے میں ولی ساتھ بائیک پہ بیٹھ کہ گول گپے کھانے جاتی تھی لیکن آپ کبھی اکیلیے بھی نہیں لے کہ گئے----

کہیں انجواے کرنے بھی نہیں لے کہ گئے------ وہ نروٹھے انداز میں کہتی شکوے کرتے اسے بھرپور انداز میں ٹھٹکا گئی----

لیکن آپ جانتی ہیں ناکہ یہ سب مشکل ہے میرے لیے----- اسنے سمجھانے کی کوشش کی----

مجھے نہیں پتہ آپ بس مجھے لے کہ جا رہے ہیں۔۔۔۔ وہ اسکی شرٹ کا بازو کھینچتی ضد کرتی بولی تو اسنے سر تا پا اسے گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

کدھر جانا۔۔۔۔؟؟ اسنے گہری سانس بھرتے اسے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ہر جگہ۔۔۔ وہ شوخی سے بولی۔۔۔

چلیں ریڈی ہوں آپکو بائیک کی سیر کرواکہ آپ کہ شکوے کم کروں۔۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھتا سنجیدگی سے اسے کہتا حیران کر گیا۔۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔ وہ حیران ہوئی لیکن وہ سٹڈی روم میں جاتا بولا۔۔۔۔

Only seven minutes you have to go for drive.....

وہ اسے حواس باختہ کرتا چلا گیا کہ اسے سب چیزیں سیٹ کروانی تھیں۔۔۔۔

بلیک جینز اور بلیک شرٹ پہ بلیک جیکٹ، بلیک مفلر چہرے پہ گرد لپیٹے ، سیاہ جاگرز پہنے وہ صحیح معنوں میں بائیک ڈرائیو کیلیے ریڈی تھی اور یہ مشورہ اسے پھوپھو اور چچی نے ہی دیا تھا------

بھابھی ناٹ فیئر یار آج میری مایوں ہے اور آپ شوہر ساتھ انجوائے کرنے جا رہی ہیں اپنے بال بچے گھر میں چھوڑ کہ-------- زوریز اونچی آواز میں دہائیاں دے رہا تھا جبکہ وہ کھلکھلا اٹھی-----

تو آپکی شادی پہ میں کیا پرانے ڈریسز میں جاوں گی-----؟ اسنے معصومیت سے پوچھا تو وہ ہنس دیا-----

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے) اجازت ضرور لیں--ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا-- کیونکہ اس کے تمام (جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں --

ناکریں میں تو جیسے جانتا نہیں کہ کتنے پرانے ڈریسز ہیں----- اسنے طنزا کہا تو وہ جھینپ گئی لیکن جلد ہی باہر سے پیغام آیا کہ جہان بلا رہا ہے تو وہ مما کی گود میں پڑے ہالے اور ویر کو چٹا چٹ پیار کرتی باہر کو لپکی-----

جہاں وہ حسب توقع رف سے حلیے میں چہرے کو سیاہ رومال میں ڈھانپے بائیک پہ ریڈی بیٹھا تھا۔۔۔۔ اسے یوں دیکھ کہ اسکا دل خوشی سے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

مجھے ایسا لگ رہا جیسے میں چوری چوری ڈیٹ پہ جا رہی۔۔۔۔۔ اسے شانوں سے جھکڑے وہ شرارت سے بولی اور پھر خود ہی اپنی بات پہ مسکرا دی۔۔۔۔

تو پھر کیا خیال ہے چلیں گی میرے ساتھ ڈیٹ پہ۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ہلکی سی گدرن گھماتے اسے زومعنی انداز میں چھیڑا تو اسکے الفاظ کی زومعنیت پہ وہ خجل سی ہوتی اسکا سر اپنا ہاتھ سے ہی پرے کرتی بولی۔۔۔

آپ سامنے دیکھ کہ چلائیں۔۔۔۔ اچھا خاصا وہ خود کو کنٹرول کرتی تھی لیکن وہ یونہی غیر محسوس انداز میں اسے دہلا دیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ اسنے فورا سر خم کرتے سپیڈ سے بائیک چلانا شروع کی تو وہ بوکھلا اٹھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ کیا کر رہے آرام سے چلائیں نا۔۔۔ ۔ اسے دونوں ہاتھوں سے زور سے تھامے وہ گھبراتی بولی۔۔۔

خود ہی تو کہا کہ دھیان سے بائیک چلائیں اور میں ایلے ہی دھیان سے چلاتا۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے غیر سنجیدہ الفاظ میں بولا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جوابی کاروائی کرتی وہ شاپنگ مال تک پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

---------- -----

شادی ڈیلے نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟؟ اسکے جھجھکتے جملے پہ وہ پل بھر کو ٹھٹکا۔۔۔۔

وجہ پوچھ سکتا ہوں اس تاخیر کی۔۔۔۔۔ ؟؟ اسنے سنجیدگی سے پوچھا تو اسکا دل سکڑ کہ اک پل کو سمٹا۔۔۔۔

آپ غلط سمجھے میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔ اسنے وضاحت دینی چاہی لیکن وہ بات کاٹتے بولا۔۔۔۔

آپ مجھے صحیح سے مطلب سمجھاتے ہوئے اس تاخیر کی وجہ بھی بتا دیں۔۔۔۔۔۔ اسنے اب کہ تھوڑی سنجیدگی کے ساتھ ملائمت بھی لائی کہ اسے لگ رہا تھا وہ پزل ہو چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کی فرمائش پہ اسکا دل پریشان ہو چکا تھا بلکہ اسکی وجہ کہ بارے میں جانتے ہوئے اسکہ دل میں کسک سی جاگنے لگی تھی کہ عین مایوں کہ دن اسکا شادی کو ڈیلے کرنا پریشانی کری ایٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ میں اسلیے کہہ رہی کہ میری سٹڈی۔۔۔۔۔۔ اسکی آدھی بات پہ وہ ٹھنڈی سانس بھرتا . بے ساختہ خود کو ریلیکس کرنے لگا۔۔۔

تو آپکو لگتا کہ میں آپکی سٹڈی میں رکاوٹ پیدا کر سکتا یا ادھر سے کوئی اور۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ٹھہرے انداز میں استفسار کیا۔۔۔ ۔

نہیں مجھے کسی سے کوئی ایشو نہیں لیکن آپ مجھے ڈسٹر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جھجھکتے ہوئے زبان دانتوں تلے دباتی آنکھیں میچتی خود کو کوسنے لگی جبکہ اسکی اس بے اختیاری پہ اسکے لب بے ساختہ ایک خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔۔

رئیلی آپ کو لگتا کہ میری موجودگی آپ کی سٹڈی کو ڈسٹرب کر سکتی۔۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے لہجے میں شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی، پلکیں سرخ رخساروں پہ یکلخت سایہ فگن ہو گئیں۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

تو کیسی بات ہے ۔۔۔۔؟ اب وہ ریلیکس ہو کہ بیٹھتا اسے تنگ کرنے کہ فل موڈ میں تھا۔۔۔۔۔

زوریز پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ کوئی ایشو تو نہیں۔۔۔۔ وہ فورا سے پیشتر سیریس ہوتے بولا۔۔۔۔۔۔

نہیں اس کہ علاوہ تو نہیں لیکن۔۔۔۔ وہ جھجھکتے ہوئے بولی ۔۔۔

اوکے دین ریلیکس ہو کہ تیاری کریں۔۔۔۔۔ اسنے بات ختم کرتے نرمی سے کہا۔۔۔

اور میری موجودگی آپکی سٹڈی کو ڈسٹرب کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ سٹپٹائی۔۔۔۔

میں پوچھ نہیں رہا میں آپکو بتا رہا۔۔۔۔۔ اسکا آنچ دیتا لہجہ اسے اچھا خاصا حواس باختہ کر گیا اور اسی کیفیت کہ ہاتھوں اسنے جلدی سے فون کاٹ دیا جبکہ وہ اسکی کیفیت کو سوچتا تادیر مسکراتا رہا۔۔۔۔۔۔

شاہ اب بس۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے دھڑا دھڑ شاپنگ کرتے دیکھ کہ بوکھلا گئی۔۔۔۔۔

ڈریسز، جوتے ، جیولری ، کاسمیٹکس، دیگر اشیاء کہ خریداری کی بھرمار کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ ہی تو شاپنگ کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔ اسنے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالتے کہا۔۔۔

تو یہ کب کہا کہ آپ پورا مال ہی خرید لیں۔۔۔۔۔ اسنے نروٹھے انداز میں کہا تو اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔

چلیں لاسٹ ڈریس۔۔۔۔۔ وہ اسے کہتا اسکے قدم سے قدم ملا کہ چلتا اسے ہر بار کی طرح تفاخر میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔۔

بس اب چلیں مجھے بھوک لگ گئی۔۔۔۔ وہ چہرے پہ تھکاوٹ طاری کرتی بولی کہ وہ بس کر دے تو وہ ڈریس پیک کرواتا نمبر ملانے لگا۔۔۔۔۔۔

. .السلام علیکم ۔۔۔جہان اسپیکنگ۔۔۔ اسنے سرد انداز میں کہا

شاپنگ بیگز احتیاط سے لے کہ مینشن پہنچا دو۔۔۔۔۔۔۔ اسنے ہدایت دیتے موبائل آف کیا اور پھر اسے ساتھ لیے ایگزٹ کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا کھائیں گی۔۔۔۔۔؟؟ اسنے بائیک سٹارٹ کرتے ہی پوچھا۔۔۔۔۔

گول گپے۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

مسز حیدر آپ کیوں میری پوزیشن خراب کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے ابرو اچکاتے اسے دیکھتے پوچھا تو وہ کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا۔۔ کیونکہ اس کے تمام جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں ۔۔

کیونکہ میں مسز حیدر ہوں۔۔۔۔۔۔ اسنے تفاخر سے کہا تو اسنے شرارت سے آنکھیں اسکی طرف موڑیں۔۔۔

یہ بات آپ کمرے میں جا کہ کہیے گا۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ ایک دم سے گڑبڑائی اور پھر ایک مکہ اسکہ شانے پہ جڑ دیا۔۔۔۔۔۔

اور پھر اسکے کہے کہ مطابق وہ اسے گول گپے کھلانے لگا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کہ دل میں کچھ اہسا آئے اسلیے وہ کم از کم ایک بار اسکی یہ خواہش پوری کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ بھی کھائیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔ گول گپہ منہ میں ڈالتے اسنے اسے بھی آفر کی لیکن وہ منع کرتے بولا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کھاوں گا آپ لیں۔۔۔۔۔ وہ اسکے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

ایک ٹیسٹ تو کریں میرے ساتھ---- اسنے زبردستی ایک پیس اسکے منہ میں ڈالا لیکن اس میں موجود تیز مصالحے کہ باعث وہ کھانسنے لگا تو وہ پریشان ہو گئی----

آپ کو تو یہ سوٹ ہی نہیں کیا---- سوری--- وہ پیشتر اس سے اپنے نرم لہجے میں پریشانی سے بولی تو وہ اسے تسلی دیتا بولا-----

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے آپ نے کھلایا بہت اچھا تھا---- اسکی بات پہ اسنے سرخ پڑتا چہرہ جھکایا---

اور پھر اسکے ساتھ ایک خوشی اور آزادی سے بھرپور وقت گزار کہ وہ گھر کو چل دیے------

...---------------------------

یہ کیا کر رہے تم------،؟؟ ژالے کی استفہامی آواز پہ اسنے پلٹ کہ دیکھا تو اسکے ساتھ کھڑی ہدیٰ سے نگاہ ٹکرا گئی-----

میں کچھ نہیں بس قدرت کی تخلیقی صلاحیت سے لطف اندوز ہوتے سر بسجود ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے پر لہجے میں بظاہر عاجزانہ الفاظ ادا کیے۔۔۔۔۔

اسکی اس لفاظی پہ ہدی نے کینہ توز نگاہوں سے سامنے موجود گھر کہ ٹہ۔س سے نظر آتی اس خوبصورت دوشیزہ کو دیکھا۔۔۔۔

اسکی نظروں کہ تعاقب کو پہچانتے اسکے لبوں پہ زور دار مسکراہٹ چمکی جسے بمشکل روکا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی تخلیقی صلاحیت۔۔۔۔۔؟؟ ژالے نے آنکھیں سکیڑتے اسے پوچھا جبکہ وہ خاموش کھڑی اسکی مسخریاں دیکھ رہی تھی وہ فورا بولا۔۔۔۔۔۔

یہی پھول ,آسمان ،رنگ، ہوا ،بادل۔۔۔۔۔ اسنے پینترا بدلتے اردگرد بازو سے اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔۔

تم اس صلاحیت کو دیکھنا چھوڑو اور ریڈی ہو جاکہ کال آ رہی ادھر سے مسلسل اور تم ادھر سے آج غائب کیوں ہوئے۔۔۔۔۔؟؟ ژالے نے لتاڑتے ہوئے کہا تو وہ گدی کھجاتا بولا۔۔۔۔۔۔

بیوی ادھر تھی نا اسکیلیے آیا میں۔۔۔۔۔ اسکے پھولتے نتھنے دیکھتے وہ معصومیت سے بولا تو وہ غصہ سے گھورتی پلٹ گئی تو وہ سر کھجاکہ رہ گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔اس کہ جانے کہ بعد ژالے اسکا کان کھینچتی بولی

تھوڑا تنگ کیا کرو اسے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسے کہتے کان پہ زور دیا تو وہ کراہا۔۔۔۔۔۔

اتنا مزہ آتا اسکا چہرہ پیارا لگتا جب وہ غصے سے اپنے بڑی آنکھوں کو اور بڑا کر کہ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ کان سہلاتے اپنی کیفیت بتاتا بولا تو وہ اسے کمرے کی طرف دھکیلتی بولی۔۔۔۔

چلو اب جاکہ اسے مناو اور ریڈی بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کہنے پہ وہ مسکراتا کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔

کونسا ڈریس پہن رہی ہو مسز آج۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے کمرے میں آتے ہی صورتحال کو دیکھتے نارملی بات کا آغاز کیا کہ اسکے موڈ کا اندازہ لگا سکے۔۔۔۔۔۔

آپ جا کہ قدرت کی صلاحیتوں کو سراہیں مجھے جو اچھا لگا وہ میں پہن لوں گی۔۔۔۔۔۔ وارڈروب میں سر دیے اس نے سنجیدگی سے طنز کیا تو اسنے لب زور سے دبائے۔۔۔۔۔۔۔

اسنے دونوں ہاتھ جینز میں گھسائے اور چلتے ہوئے اسکے قریب پہنچا۔۔۔۔۔

میں تو اس وقت قدرت کی صلاحیتوں کو ہی دیکھ رہا اور سراہنا بھی چاہتا۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے کی زومعنی شرارت پہ اسکے سوٹ کو پکڑتے ہاتھ تھمے جبکہ دل کی دھڑکن پل میں تیز ہوئی لیکن وہ سر جھٹکتی بولی۔۔۔۔۔

جا کہ ریڈی ہو فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے۔۔۔۔۔۔ وہ سوٹ پکڑے پلٹتی نروٹھے انداز میں بولی۔۔۔۔۔۔

ہوتا ہوں ریڈی بھی پہلے قدرت کے شاہکاروں کو سراہ تو لوں۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہتے اچانک اسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا تو وہ لچکیلی ڈھال کی مانند اسکی طرف کھنچتی اسکے مضبوط بازو سے آن لگی۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟ وہ حواس باختہ سی ہو گئی۔۔۔۔

سراہنے لگا۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے پہ جھکنے لگا جب وہ زور لگاتی اسے پرے کرنے لگی تو اسکی مزاحمت پہ وہ مسکراتا اسے زور سے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔۔
اپی تھوڑی بڑی تھی اسلیئے پارٹس بنانے پڑے ۔۔۔

کبھی ناراض مت ہونا،گلے چاہے بہت کرنا۔۔۔

رلانا اور بہت لڑنا۔۔۔

سنو ناراض مت ہونا۔۔

کبھی ایسا جو ہو، تیری یاد سے میں غافل
کسی میلے میں جو ہو جاوں۔۔
تیری صورت دیکھے بنا

کسی شب میں جو سو جاوں---

تو سپنوں میں چلے آنا، مجھے احساس دلا جانا--

!سنو ناراض مت ہونا----

کبھی ایسا جو ہو جائے، جنہیں کہنا بہت ضروری ہو

وہ لفظ مجھ سے کھو جائیں

تو انا کو بیچ میں مت لانا، میری آواز بن جانا---

!سنو ناراض مت ہونا-----

!سنو ناراض مت ہونا-----

خوبصورت و گھمبیر اتار چڑھاو سے مزین لہجے میں خوبصورت الفاظ کا چناو اسکا دل دھڑکا گیا اسنے چہرہ اٹھا کہ اسکا چہرہ دیکھنا چاہا-----

میری دیوانگی، محبت، جنونیت، آوارگی، شرارت بس یہی پاکیزہ چہرہ ہے۔۔۔۔۔ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے اسنے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے گویا اسکی ناراضگی کو ختم کر دیا۔۔۔۔۔

اسکا یہ عقیدت اور چاہت سے لبریز لمس ایک گہرے سکون کی مانند اسکے اندر سرائیت کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

۔۔میں جانتی ہوں۔۔۔۔ وہ مدہوشی سے کہتی چہرہ کندھے پہ رکھ گئی

لیکن پھر بھی جب تم کسی اور کو دیکھتے تو مجھے برا لگتا۔۔۔۔۔ اسنے جیسے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا جو کہ سچ تھا کہ محبت سے زیادہ مضبوط اور اس سے زیادہ کمزور جذبہ نہ تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ ایسا جذبہ تھا جسے ازلوں سے حاسدوں نے اپنے حسد کا نشانہ بنانا چاہا تھا جسکے باعث وہ بعض اوقات کمزوری بن جاتا تھا کہ یہ جذبہ آپ کہ دلعزیز بندے سے جڑا ہوتا۔۔۔۔۔

اور جبکہ عورت جس کی گھٹی میں شامل تھا کہ اس کیلیے اپنے مرد کو دوسری عورت کیساتھ دیکھنا کیا اسکی پرچھائی بھی برداشت نہ ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا برا لگتا۔۔۔۔؟ اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا تو سینے میں ہی چھپی دبی آواز میں بولی۔۔۔۔

سب کچھ جب وہ تمہیں دیکھتیں یا جب تم انہیں دیکھتے۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ اسکے اندر سے زوردار قہقہ نکلنے لگا جسکا گلا بمشکل گھونٹا۔۔۔۔۔۔

تم ایسا کیوں سوچتی ہو یار۔۔۔۔ میں تو بس اس پھولتی ناک اور ان آنکھوں میں اترتے غصے کی وجہ سے تنگ کرتا۔۔۔۔۔۔ وہ اسے تسلی دینے کو بولتا اپنے پیروں پہ کلہاڑی مار گیا۔۔۔۔

اسکی بات پہ اسنے کرنٹ کھا کہ غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔۔۔؟ اسنے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار تم ادھر تو آو۔۔۔۔۔۔ اسنے بات بدلنی چاہی کہ اسکے تیور اسے بدل گئے۔۔۔۔۔

ولی سکندر تم کسی دن میرے ہاتھوں قتل ہو جاو گے اپنی ان لوفرانہ حرکتوں کہ باعث۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی بات پہ جھنجھلاہٹ سے چلائی۔۔۔۔۔

یہی تھی انکی محبت کہ اک پل کو اگر یہاں محبت گنگنا رہی ہوتی تھی تو دوسرے ہی پل وہ مارنے کہ درپے ہو جاتے۔۔۔۔

قتل تو تم ویلے ہی کر رہی ہو اس وقت زردے کی دیگ بنی۔۔۔۔۔ اسنے پورے پکا منہ بناتے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ اسکا منہ کھل سا گیا اور پھر اسنے فوراً گردن جھکا کہ اپنا بیلو کلر کا سٹائلش سا سمپل فراک دیکھا اور پھر حیرت اور صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

اسکے چہرے پہ چھائی شرارتی مسکان کو دیکھتے وہ حیرت اور صدمہ غصے میں بدل گیا تو اسنے ہاتھ اسکی گردن کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ خون جلاتے رہنا میرا۔۔۔۔ وہ اسے کہتی اسکی گردن پکڑنے لگی جب وہ کھلکھلاتے ہوئے اسے جھکڑ گیا۔۔۔۔

چلو آج پھر کچھ نیو کرتے۔۔۔۔۔۔ وہ شرارت سے کہتا اسکا رخسار چومتا اسکی ساری تیزی کو پھڑ کر گیا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔تیار ہونے دوں جانا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے مزاحمت کرتے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔۔۔

چلتے ہیں نا گھنٹے تک نہا دھو کہ فریش ہو کے۔۔۔ معنی خیز انداز سے کہتے وہ اس پہ جھکتا اسکی بولتی بند کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ تیز ہوتی دھڑکنوں اور سرخ چہرے کیساتھ اسکی بے وقت کی شدتیں جھیلنے لگی۔۔۔۔۔

تو ہیر میری تو جسم میرا
میں رانجھا ہوں لباس تیرا۔۔۔

تو ہیر میری تو جسم میرا
میں رانجھا ہوں لباس تیرا۔۔۔

آیوں قریب تو چھو لوں میں تیری روح

بن تیرے میں ہوں بے نشان-------

سمندر میں کنارا تو---

جو بکھروں میں سہارا تو----

سمندر میں کنارا تو---

جو بکھروں میں سہارا تو-----

باہر سے آتی کاشان کی خوبصورت آواز پہ اسے اندازہ ہوا کہ شاید فنکشن شروع ہونے ہی والا تھا--- یہ بات زہن میں آتے ہی اسکے ہاتھوں میں تیزی آ گئی-----

وہ کب سے بچوں اور حیدر کی تیاری کروانے میں لگی تھی اور نیچے سب کہ ساتھ بزی تھی---- ہر چیز ریڈی ہو چکی تھی لیکن وہ بڑی بہو تھی اسکی وجہ سے جو اسکی زمہ داریاں تھیں انہیں نبھاتی وہ اپنی تیاری بھولی ہوئی تھی-----

مہمانوں کو ریسیو کرنا ، چیزوں کیلیے ملازموں کو ہدایت دیتی وہ اپنے بچوں سے غافل اور بے فکر تھی کہ وہ پہلے بھی اسکے پاس کونسا ہوتے تھے کہ بچوں سمیت تک سب باری باری جب اٹھاتے تو اسکے پاس آنے کا ٹائم ہی نا ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے} اجازت ضرور لیں۔۔ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا۔۔ کیونکہ اس کے تمام {جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں ۔۔

علیزے یار بتا دیتی تم ہم ریڈی میڈ علیزے بھی باہر سے منگوا لیتے۔۔۔۔۔۔ اسے یوں ہی ادھر سے ادھر ہوتے دیکھ کہ لارہب نے پرلطف سا طنز کیا تو وہ خجل سی ہو گئی لیکن اس سے پہلے ہی مرینہ لوگوں کی آمد ہو گئی اور وہ انہیں ملنے ملانے لگی۔۔۔۔۔۔

آیت پھول کدھر رکھے ہیں۔۔۔۔۔ چچی نے آتے ہی پوچھا اور پھر انکا جواب سنے بغیر انہیں باہر بھجوانے کا کہتی باہر پلٹ گئیں۔۔۔۔۔۔

علیزے خدا کا واسطہ اب تیار ہو جاو۔۔۔۔۔۔۔۔ پھوپھو نے اسے کمرے کی طرف دھکیلا تب جا کہ وہ تیار ہونے کمرے کی طرف آئی۔۔۔۔

اور اب وہ جلدی سے بال برش کرنے لگی کہ ایک تو اسے تیار ہونے سے شغف نہ تھا دوسرا خود سے کرنے کا تجربہ بھی نہ تھا۔۔۔۔

اسی لیے وہ ریڈش پنک کلر کی شارٹ فراک کہ نیچے لائٹ گرین شرارہ پہنے فراک کے ہمرنگ نیٹ کا ڈوپٹہ اوڑھے درمیان سے مانگ نکالے وہ حیدر کی دلائی جیولری میں سے ٹیکہ)کہ سب چیزیں سب کی فرمائش پہ آئی تھیں کہ اپنی شادی پہ بھی اسنے ٹیکہ نہ لگایا تھا کہ پہلا دن نکاح کا تھا اسلیے تیاری نہ کی اس لحاظ سے اور دوسرے دن ویلے ہی نہیں لگایا اسلیے ابھی سب کی پرزور فرمائش تھی۔۔۔ (جھمکے اور میچنگ چوڑیاں پہنے تیار ہو چکی تھی۔۔۔۔

اور اس بات میں کچھ غلط نہ تھی کہ اتنی سی تیاری سے ہی اسکا روپ دمک اٹھا تھا۔۔۔

وہ کچھ سوچتے پنک کلر کی لپ اسٹک اٹھاتی لبوں پہ سجانے لگی۔۔۔۔۔
اسکا ہاتھ لبوں پہ ہی تھا جب سٹڈی روم کا دروازہ کھلا اور تیزی سے جہان باہر نکلا۔۔۔ اسے دیکھ کہ اسکا دل اک پل کو زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔۔

لیکن وہ پھر جلدی سے لپ اسٹک رکھتی بال یونہی کھلے چھوڑتی باہر کو لپکنے کو تھی۔۔۔

جبکہ تیزی سے اٹھتے اسکے قدم اسکے دمکتے روپ کو دیکھتے رک سے گئے ,اسکے دلائے گئے سوٹ اور ود ایوری دنگ میچنگ وہ اسکے دل کہ تار چھیڑ گئی---- وہ سادگی میں بھی اسے سب سے حسین دکھ رہی تھی اسکو دیکھ کہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ دو بچوں کی ماں ہے------

اسکی نظریں خود پہ جمی دیکھ کہ ان نظروں کی تپش سے وہ پگھلنے لگی اور اسی لیے وہ ڈوپٹہ ٹھیک کرنے کا ارادہ ختم کرتی پلٹی لیکن اسکی جان جیسے مٹھی میں آ گئی------

اسکی نرم و نازک کلائی اسکے مضبوط ہاتھ میں جھکڑی ہوئی تھی ,اس مضبوط ہاتھ کہ لمس سے نکلتی معنی خیز سی لپک نے اسکی سانسوں اور دھڑکنوں میں انتشار سا برپا کر دیا------

اسنے بمشکل سر اٹھاتے اسے دیکھنے کی کوشش کی جو وائیٹ ڈریس میں ملبوس سیاہ شال اوڑھے ہوئے کف فولڈ کیے اسکی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا-------

اسنے نرمی سے تھامتے اپنے مقابل کیا اور اسکے صبیح روپ کو دل میں اتارنے لگا------

شاہ باہر----- اسکی نگاہوں کی والہانہ لپک پہ اسنے گھبراتے ہوئے کہا-----

شش۔۔۔۔۔ اسے چپ کرواتے وہ اس پہ جھکا تو وہ گڑبڑاتی تھمتی سانسوں سے بولی۔۔۔۔۔۔

نو حیدر پلیز میری لپ اسٹک۔۔۔۔۔ اسنے التجائیہ اسکے ہونٹوں پہ اپنا نرم ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کی التجائیہ چمک پہ وہ گہرا سانس بھرتا سیدھا ہوا۔۔۔۔

آپ کو اپنا پرامس یاد ہے نا۔۔۔۔ اسنے آنچ دیتے لہجے میں کہا تو اسنے بمشکل سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

گڈ آپ کو وقت اور دے رہا ہوں زوریز کی شادی اچھے سے کر لیں انجوائے دین۔۔۔۔ اسنے اسے دیکھتے بات ادھوری چھوڑی تو وہ فورا سر ہلاتی اسکی گرفت سے نکلی۔۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔۔ تیزی سے اسکی آنکھوں پہ بایاں ہاتھ رکھتی وہ اسکا دایاں گال چومتی اسکے ری ایکشن سے قبل چھپاک سے باہر نکل گئی۔

جبکہ وہ اک خوشگوار حیرت میں گھرا وہیں کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

Pdf Novel Bank

کاشان پلیز مہندی مایوں کا فنکشن ہے کوئی اس لحاظ سے گانا گاو------ جب لڑکیوں کو گانے کا موقع نہ دیا گیا تو انہوں نے کاشان کہ پیچھے پڑنا شروع کر دیا-----

لیں جی آ گئیں ہیں لیڈی ڈان------ معاویہ نے اسے دیکھتے ہی زور سے ہانک لگائی تو سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کہ وہ پزل ہو گئی-----

مسز لیڈی ڈان یہ ان پچونگڑیوں کی آپ سے عرض تھی------ معاویہ نے شرارت سے کہتے لڑکیوں کو آگ لگائی تو سب ہتھے سے اکھڑ گئیں----

آپ نے ہمیں ایسا کہنے کی ہمت کیسے کی------ سب اسکی طرف پنجے گاڑیں لپکیں تو وہ ڈھٹائی سے جھکائی دیتا علیزے کہ پیچھا جا کھڑا ہوا جو بات سمجھنے کی کوشش میں تھی-----

یہ ناول کہیں بھی کوپی پیسٹ کرنے سے پہلے رائیٹر یا پھر ہمارے پیج ناولز کی دنیا سے اجازت ضرور لیں--ورنہ آپکا یہ عمل چوری کے زمرے میں آئے گا-- کیونکہ اس کے تمام جملہ حقوق ہمارے پاس یعنی ناولز کی دنیا بائے زویا طالب کے پاس محفوظ ہیں --

pdfnovelsbank.blogspot.com

مہرو یار تم تو مت کچھ بولو کہ کچھ دیر پہلے وہ تمہارا شوہر ہی مجھے کہہ رہا تھا میری بندریا نما ماچھن بیوی دیکھی ہے کہیں۔۔۔۔۔ اسنے تیلی لگائی اب وہ مزے سے کھڑا آگ کا نظارہ چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ ان سب کا زوردار قہقہ ابل پڑا جبکہ ان سے تھوڑا فاصلے پہ جہان کیساتھ مختلف شخصیات کہ پاس بیٹھا خان گڑبڑا گیا اور جب اسنے مہرو کی خونخوار نگاہیں خود پہ محسوس کیں اسکا دل کیا وہ اس شیطان ک نانے دادے، بلکہ فتنے کو کہیں دور پھینک کہ آئے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلبلاتا وہاں سے اٹھا اور دو ہتھڑ اسے رسید کرتا وہ زینی سے بولا۔۔۔۔۔

ترس آ جاتا زینی آپ پہ ورنہ دل کرتا تمہارے اس شیطانی فتنے نما شوہر کو کہیں دور پھینک کہ آو۔۔۔۔۔۔ وہ تلملاتا بولا تو وہ کراہ اٹھا جبکہ سب دوبارہ سے کھلکھلا اٹھے۔۔۔۔۔۔

چونکہ میرب کی فیملی میں مایوں مہندی کی رسم ذوق و شوق سے نا منائی جاتی تھی اسلیے یہ سب آج مایوں کے نام پہ اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتے تھے جبکہ کل دونوں کی ہال میں کمبائن سمپل مہندی کا فنکشن ارینج کرنا تھا جسکا مقصد فقط رسم پوری کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مہر یار ایسے مت دیکھو اپنے بھائی کو جانتی ہو نا تم------ اسنے اسکی نظروں سے جھنجھلاتے کہا تو وہ فورا تیکھے انداز میں بولی-----

مجھے سب پتہ اور میں تمہیں میرا مطلب آپ)فورا نظر جہان کی خشگمین نگاہ سے ٹکرائی تو پینترا بدلا (کو دو نہیں پوری چھترول کرنا چاہیے تھی انکی-------- اسنے معاویہ کو یوں دیکھا گویا کچا چبانے کا ارادہ ہو-------

اللہ اللہ دونوں میاں بیوی کتنے تخریب کاری دماغ کہ مالک ہیں اللہ بچانا مجھے----- اسکی اداکاری عروج پہ تھی------

چھوڑو معاویہ باقی کہ اداکاریاں اور فتنہ سازیاں آ جاو سٹیج پہ جا کہ کرتے۔، آ جاو پلٹون نوجوان و جوان------ ولی نے سنجیدگی سے اسکی مٹی پلید کرتے سب کو سٹیج کی طرف بلایا جبکہ بیک گراونڈ پہ میوزک سٹارٹ ہو چکا تھا--------

آئی مہندی کی یہ رات
لائی سپنوں کی بارات
سجنیا ساجن کے ہے ساتھ

رہے ہاتھوں میں ایلے ہاتھ

گوری کر کے سنگھار گوری کر کے سنگھار۔۔۔۔۔۔۔۔

بیک گراونڈ میں بجتا یہ میوزک ماحول کو اور مزیدار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جی دولہے میاں آ رہی کچھ قربانی سے ایک دن پہلے والی کیفیت۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ اور ولی نے دائیں بائیں بیٹھتے اسکے کندھوں پہ بازو پھیلاتے گویا آغاز کیا جبکہ سب محظوظ انداز میں انہیں دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تک تو میں بہت اچھا سوچ رہا تھا فیلنگ بھی اچھی آ رہی تھی لیکن اب مجھے سکون احتمال کا خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے انکے یوں بیٹھنے پہ جل کہ بولا تو دونوں ڈھٹائی سے مسکراتے اسے چڑانے لگے۔۔۔۔۔۔

اب اپنی بے نام حسرتوں اور جلاپے کو ہماری نذر تو مت کر یار۔۔۔۔۔۔ معاویہ نے مزید چھیڑا تو اسنے ایک زوردار ہتھڑ اسکے کندھے پہ مارا۔۔۔۔۔۔

حد ادب دولہے میاں، ہمارے ساتھ لیڈی ڈان ہیں وہ تمہیں اس گستاخی پہ سزا بھی دے سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ اب کہ اسنے خاموش بیٹھی لڑکیوں کو گھسیٹنے کیلیے علیزے کو چھیڑا تو وہ واقعی چھڑ گئی۔۔

اتنے اچھے میرے میرے میاں کو بدنام کرتے رہتے آپ، اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ شرارت کا جواب دھیمی آواز میں شرارت سے دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔
اتنے اچھے ہیں کہ ہر لڑکی انہیں سوتے جاگتے خواب میں دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے علیزے اور جہان کع بیک وقت جلانے کیلیے تیر پھینکا جسکا خاطر خواہ یہ اثر ہوا کہ دونوں طرف سے نظروں کہ ایلے تیر پھینکے گئے کہ وہ بوکھلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایلے کیوں مجھ غریب کو ندیدوں کی طرح دیکھ رہے ہو دولہا میں نہیں یہ لنگور ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے انہیں اور زوریز کو بیک وقت نشانہ بنایا تو زوریز نے تپ کہ اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

یہاں سے اٹھنے کا کیا لو گے تم دونوں۔۔۔۔۔۔؟؟ اس نے زچ ہوتے دونوں سے گویا ہاتھ باندھنے والے انداز میں پوچھا تو دونوں کمال اطمینان سے گویا ہوئے۔۔۔۔۔۔

انجلینا جولی۔۔۔۔۔

کترینہ کیف------ دونوں نے ایک ساتھ لیکن الگ الگ الفاظ بولے تو جہاں اسکا منہ حیرت سے کھلا وہیں انکی بیگمات کہ منہ غصے اور صدمے سے کھل گئے------

شکل دیکھی ہے اپنی---یہ منہ اور مسور کی دال------ آریان اور زوریز دونوں بول پڑے کہ ایسی لمبی فرمائش کسی سے بھی ہضم نہ ہوئی------

لو ہاں اب اس سب میں شکل کون دیکھتا اگر ایسا ہوتا تو آج تجھے پری اور اسے میرب جیسی دوشیزائیں تو نہ ملیں ہوتیں----- اسنے سکون سے ڈیکوریٹڈ صوفے سے ٹیک لگاتے آگ لگائی------

جس کی زد میں پورا ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا------

بھابھی ان فتنہ زدوں کو ادھر سے اٹھائیں اور یاد کریں کہ میری رسم ہے آج------- اسنے سامنے دیکھتے دہائی دی تو ماما پاپا لوگ بھی اسکے عاجزانہ انداز پہ مسکرا دیے-----
بھابھی تیری بھابھی نہیں میری خونی بہن ہے-------- معاویہ نے خونی پہ زور دیتے کہا تو علیزے نے برا سا منہ بنایا----

ناکر یار یوں خونی خونی کہہ کہ میرے سامنے لیزے کا سکیچ بنتا کہ لمبے گندے ناخنوں اور دانتوں والی چڑیل جسکے دانتوں سے خون ٹپک رہا ہو------ ولی نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ وہ چڑتی ہوئی دو ہتھڑ اسے مار گئی------

بس کرو بھئی کیوں تنگ کر رہے بچے کو-------- آیت اور علینہ نے ہمدردی کرنی چاہی جو گلے پڑ گئی-------

اوہ خدا کی مانو بندیوں اسکی اتنی فیور مت کروکہ یہی بچہ شادی کہ بعد بیوی کا ہو کہ رہ جائیگا آپ لوگوں کو ملنا بھی نہیں---------- آریان بھی اب کہ انکا ساتھ دینے کو امتحان میں اترا-----

کیوں تم لوگوں نے کچھ نہیں کیا نا تم لوگوں کی بیویوں نے کچھ کہا کیا تو اسکی بیوی کیوں-------؟؟ مہرو نے آنکھیں نکالتے کہا کہ زوریز کہ چہرے پہ چھائی بے چارگی پہ سب کو ترس آ رہا تھا-----

او یار وہ تو ہمارے گٹس تھے ورنہ ہماری بیویوں نے ہمیں ورغلانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن یہ تو شکل سے ہی خرانٹ اور پھپھا کٹن لگ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے معصومیت سے سب کی بیگمات اور زوریز کو باجماعت آگ لگائی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ یہ آگ مچلتی اور پوری رات پھیلتی پوائزن کی دلفریب مہک نے ان سب کا گھیرا کیا اور کچھ ہی لمحوں بعد آتی گھمبیر آواز نے انہیں سنبھلنے پہ مجبور کیا۔۔۔۔۔

بس کریں تھوڑی دیر یہ سب۔۔۔دادو کو بلائیں اور رسم شروع کریں۔۔۔۔۔۔۔ جہان کی سنجیدہ آواز پہ جہاں زوریز نے سکھ کا سانس لیا وہیں معاویہ نے یوں منہ بنایا گویا کڑوا بادام چبا لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اب آ رہا ہے ہماری فیملی کا عجیب و غریب کپل۔۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ ، آریان، کاشان اور ولی عبدالہادی کو بھی ساتھ لیے کیمئیرنگ کم اور خباثت زیادہ پھلا رہے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ چھوٹی پریاں سب مینشن اور سکندر ولا کی سب نے پنک شرارے اور پرپل ویلوٹ شرٹ زیب تن کیے چھوٹے چھوٹے مفلر نما ڈوپٹے لیے ادھر سے ادھر اڑ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

عجیب و غریب جیسا کمپلیمینٹ سن کہ مہرو نے حسب توقع گھور کہ انہیں دیکھا جبکہ خان نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔

جی تو ناظرین عجیب و غریب کا لفظ سن کہ آپ کی سوالیہ نظروں کہ جواب میں بتاتا چلوں کہ اس کپل کی لیڈی کوین الٹی کھوپڑی اور غصیلے مزاج کیساتھ پھولے ناک والی ہے جبکہ منڈا شریف سا ہے لیکن پورا میسنا ہے۔۔۔۔۔۔۔ عجیب و غریب کی ایسی ایکسپلانیشن معاویہ کہ علاوہ کوئی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی ایسی فضول گوئی پہ سب نے کھا جانیوالی نظروں سے گھورتے بمشکل کھلتی مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔۔

تمہارا سر میں ابھی پھاڑتے گنجا کرتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی تو معاویہ نے ناک سے مکھی اڑاتے سر جھٹک کہ اسے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ سر گنجا اپنے اس میسنے شوہر کا ہی کرنا۔۔۔۔۔۔ اسنے بیک وقت دونوں کو دیکھتے طنز کیا تو وہ خان کو دیکھتی کھسیا گئی جبکہ اسے یوں دیکھا گویا آنکھوں سے بھسم کرنے کا ارادہ ہو۔۔۔۔۔

اور پھر اس پہ لعنت بھیجتے دونوں نے سٹیج کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔۔

خوش رہو۔۔۔۔۔۔ زوریز کو مہندی لگا کہ اسکا ماتھا چومتے اسنے فرط جذبات سے کہا تو خان نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا تو ولی نے شرارت سے کہا ۔۔۔۔۔

نا کرو مہرو بچے کا دل للچا رہا ہے وہ دیکھو کیسے ندیدوں کی مانند دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ اسنے خان کی نگاہوں کو فوکس کرتے کہا تو وہ بیچاری گڑبڑاتی شرم سے سرخ ہوتی اس بے شرم ٹولے کو گھور بھی نہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ایسی لافشانی پہ خان جیسا بیچارہ بندہ بوکھلا اٹھا۔۔۔۔۔

بدتمیز بے شرم، کمینے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چلبلاتے ہوئے انہیں مہذب الفاظ سے نوازنے لگا۔۔۔۔

جبکہ وہ ڈھٹائی سے نوازنے لگا۔۔۔۔

ان کے جانے کہ بعد چاچو نے معاویہ اور زینی کو اشارہ کیا۔۔۔

چلو معاویہ اب تم لوگ آو۔۔۔۔ بڑے چونکہ سب لگا چکے تھے اسلیے اب سب باری باری آ چکے تھے بلکہ میریڈ کپلز سے بھی تقریبا سب ہی بھگت چکے تھے ماسوائے جہان کہ ,کہ وہ کسی امپورٹینٹ کال میں مصروف تھا اسلیے وہ پوسٹ پونڈ تھے۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نئیں ابھی جانا ابھی باقی سب جائیں۔۔۔۔ وہ بدک گیا اور جلدی سے بولا۔۔۔۔

چلو تم ہی پہلے۔۔۔۔ سب جو اسکے کمپلیمینٹس سے تنگ آ چکے تھے اسے دھکا دیتے آگے کر چکے تھے جبکہ پرپل اور گرین فراک اور پاجامے میں ملبوس فربہی مائل وجود کو اورنج ڈوپٹے سے ڈیسینٹ طریقے سے کور اپ کیے دھیمی جھجھکتی مسکان چہرے پہ سجائے زینی سہج سہج کہ اسکے ہمراہ جانے لگی۔۔۔۔

تو اب ہے باری ہماری فیملی کہ ایک ایلے کپل کی جو کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی شرمندگی کا بدلہ اتارنے کیلیے تمام لیڈیز کورس میں بلند آواز میں بولیں تو معاویہ نے ٹھوڑی کھجاتے انہیں دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

ایک انتہائی چھچھورے ، تھرڈ کلاس، فتنہ پرور، فسادی، پھپھا کٹن، شیطان کا خالو، پھوپھا ،چچا نما شوہر۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے سب کی نگاہیں معاویہ پہ ٹکیں تھیں جو نظروں کہ تیر برساتا انہیں چھلنی کرنا چاہ رہا تھا جبکہ وہ مزے لے لے کہ بولتیں رہیں جبکہ سب کا ہنستے ہنستے برا حال ہو رہا تھا اور تو اور علیزے کی گود میں موجود دو ماہ کا ویر بھی قہقہ لگاتا ہنس دیا تو محفل اور بھی خوش رنگ ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف انتہائی معصوم ، خوبصورت و دلنشین، شرمیلی، بیچاری بیوی پہ مشتمل ہے۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے مزے لیتے بات مکمل کی تو معاویہ کی آنکھوں میں یکلخت شرارتی و شیطانی چمک لہرائی۔۔۔۔۔۔۔

وہ رکا اور سب کہ سمجھنے سے قبل وہ زور سے زینی کا گال کاٹنے کہ انداز میں چومتا سب کو ششدر کر گیا جبکہ زینی چیخ مارتی اپنی حیرت و شرم کہ باعث زمین پہ نظریں گاڑیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چچی کی حیرت زدہ آواز پہ وہ ڈھٹائی سے مسکرایا۔۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ لمبا کرتا رکا اور پھر بھرپور انداز میں مسکراتے بولا۔۔۔۔۔

یہ ان تمام کمپلیمینٹس کی تصدیق شدہ کاپی۔۔۔۔۔۔ بے باکی کا ریکارڈ توڑتا وہ سب کو دیکھتے دانت نکالنے لگا اور پھر شرم میں ڈوبی ناراض ناراض کھڑی زینی کا ہاتھ پکڑتے سٹیج کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دی ون اینڈ اونلی موسٹ بیوٹیفل ، کیئرنگ، پاورفل اینڈ ریسپیکٹڈ کپل آف شاہ مینش ,انفیکٹ فیملی آف شاہ مینشن۔۔۔۔

جہان حیدر شاہ ، علیزے حیدر شاہ، شاہ ویر حیدر شاہ اور ہالے نور حیدر شاہ .....ان دونوں کو ساتھ آتے دیکھ کہ خان نے ان سب کو پرے کرتے جو شرارت پہ آمادہ تھے خود بہت ہی خوبصورت انداز میں انکا ویلکم کیا تو سب خوشی سے مسکرا دیے کہ ان سے اسکی دلی وابستگی سے سب ہی واقف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ایلے انداز میں کہے الفاظ اور قدم سے قدم ملا کہ چلتے شخص اور بازوں میں موجود زندگی کو دیکھتے محسوس کرتے اسکا دل بسجدہ شکر ہوا۔۔۔۔۔۔۔

زوریز تگڑی فیملی آئی ہے کوئی ٹھیک ٹھاک کمائی کرنا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی زبان میں کھجلی ہوئی لیکن بدقسمتی سے اب کہ پاپا کہ ہاتھ کہ نیچے تھا سو پڑا ایک زوردار تھپڑ تو وہ کراہ کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ رسم کرنے لگی تو سب اسے اشارے کرنے گے تو اسنے ایک بے بس سا اشارہ جہان کی طرف کیا لیکن سب کہ آنکھیں نکالنے پر اسنے بے خبر اسے مٹھائی کھلاتی علیزے کا ہاتھ اپنے دانتوں تلے دبایا تو وہ ایک دم چیخ اٹھی۔۔۔۔۔

اسکے ایک دم چیخ اٹھنے پہ جہان کی گود میں لیٹی ہالے بھی بھاں بھاں کرنے لگی جب اسکی آواز آئی تو اسنے ملے سے پہلے اسکا ہاتھ آزاد کیا۔۔۔۔۔

فقط ایک منٹ کا یہ سارا عمل تھا جس پہ سب ایک پل کو دونوں کی آواز پہ ہونق ہو گئے لیکن صورتحال سمجھتے قہقہے لگانے گے۔۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔اتنے آرام سے بیٹھے تھے اور ساری تخریب کاری مجھ پہ آزما دی۔۔۔۔۔ وہ مصنوعی نروٹھا انداز اپناتی نارملی بولی تو جہان بھی بے ساختہ پرسکون ہوا کہ اسکی چیخ پہ اسے لگا کہ اسے زیادہ درد ہوا اور جب جہان کی طرف سے خاموشی آئی تو زوریز بھی پرسکون ہو گیا۔۔۔۔۔

پھر باقی سب نے باری باری اسے مہندی لگائی۔۔۔۔ رسم تقریبا ایک بجے تک جاری رہی ویڈیو کہ زریعے میرب کو بھی شامل کیا گیا تھا لیکن اس بات کا علم صرف ژالے، علیزے، لاریب اور پھوپھو کو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے کروٹ بدلی تو کسی احساس کہ تحت اسکی آنکھ کھلی تو سر کہ نیچے سے معمول کہ انداز سے تکیہ بنا بازو اور اسکا محافظ دونوں غائب تھے۔۔۔۔۔۔

رات کو رسم کہ بعد باتوں اور گانوں کا ایسا دور چلا کہ سب ساڑھے تین بجے سوئے تھے۔۔۔۔

اسنے نظر گھمائی اور وقت دیکھا تو ابھی ساڑھے چار ہوئے تھے یعنی اسے سوئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔

اسنے اسکی تلاش میں نظریں گھمائی لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔ وہ بے ساختہ اٹھی اور ایک نظر دونوں بچوں پہ ڈالی جو پرسکون سو رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ ایک اندازے کہ تحت اٹھی اور شال اٹھاتی نائٹ ڈریس پہ اوڑھی اور سٹڈی کی جانب چل دی۔۔۔۔۔۔ اسنے دھیرے سے دروازہ کھولا تو اسکے اندر موجود کمرے کی لائیٹ آن دیکھ کہ اسکا دل دھڑکا۔۔۔۔۔

اسے پتہ تھا کہ وہ اس روم میں تب آتا تھا جب وہ سٹریس ہوتا تھا تو آج ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ دھڑکتے دل کیساتھ آگے بڑھی اور اس سیکریٹ روم میں داخل ہو گئی۔۔۔۔۔

قدموں کی چاپ پہ بھی اسنے سر نہ اٹھایا کہ وہ جانتا تھا کہ اس پہر اس کمرے تک آنے والی کوئی اور نہیں بلکہ اسکی بیوی ہی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ ششدر سی اسے دیکھے جا رہی تھی جو انجن بنا چھک چھک سگریٹ کا دھواں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔ وہ تڑپتے ہوئے آگے بڑھی اور دھویں کہ مرغولے سے بند ہوتے گلے اور سانس کو نظرانداز کرتی وہ اس تک پہنچی۔۔۔۔

حیدر یہ کیا کر رہے۔۔۔۔۔؟؟ وہ پریشانی سے بولی اور اسکے سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھتی اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی وہ اسے روکنے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔۔

اسکے سوال اور حرکت پہ اس نے سلگتی سرخ آنکھیں اوپر کو اٹھائیں تو اسکا دل سینے میں ڈولنے لگا۔۔۔۔

علیزے کیا میں بہت برا ہوں۔۔۔؟ مجھے معافی مل سکتی۔۔۔۔؟؟ اسکے ایلے کرلاتے سوالات پہ اسکا دل لرز اٹھا۔۔۔۔

تو کیا اتنی جلدی آگیا کتھارسس کا عمل۔۔۔۔۔ وہ سن ہوتے زہن کہ ساتھ سوچنے لگی۔۔۔

ابھی تو سب ٹھیک ہوا تھا اور ابھی یہ کتھارسس کا عمل ان کی زندگیوں میں آگ لگانے آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے یک ٹک دیکھتی بند ہوتے زہن کیساتھ سوچتی چلی گئی۔۔۔۔

دل میں کہیں اندر بہت اندر بہت شدید درد سا اٹھا اسے یوں دیکھ کہ اسکے انداز اور لہجے پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

بتائیں نا علیزے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں بے نام سا اصرار چھلکنے لگا۔۔۔۔۔

نہیں آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ آپ کو گلے کہ آپ برے ہیں یا آپ کو معافی نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے وہ اسکے بکھرے بال سمیٹتی نرمی سے بولتی اسکے اندر سکون سا ڈورا گئی۔۔۔۔۔۔

،آپ جانتی ہیں میں بہت سے لوگوں کو ختم کیا کہ میرا کام ایسا ہے ، میں نے لکی، بلیو گینگ فراز)خان کا والد (اور بھی بہت سے لوگوں کو بے دردی سے ان کے انجام تک پہنچایا مجھے بلکل افسوس نہیں لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ رکا تو اسکا دل بھی ساتھ ہی رک گیا کہ وہ جانتی تھی اسکے اگلے الفاظ کیا ہوں گے۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ گیا اور بے چینی سے ٹہلنے لگا اور پھر اسے زمین سے اٹھاتے اسی جگہ بٹھایا اور خود اسی کہ انداز میں نیچے بیٹھ گیا اور اس کو تکنے لگا۔۔۔۔۔۔

لیکن علیزے میں ہر پل یہ سوچتا کہ کیا مجھے اپنی ماں کو مارنے کی معافی مل جائیگی۔۔۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ سر اسکی گود میں رکھ دیا تو اسے لگا وقت پیچھے بہت پیچھے چلا گیا ہے۔۔۔۔۔

لیکن اب اسے ہمت کرنا تھی اس وقت کو اپنے ہاتھ میں رکھنا تھا کہ وہ اس وقت بے ہمتی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

شاید ہر عورت ماں بننے کہ بعد خود کو یونہی مضبوط محسوس کرتی ہے ۔۔۔۔

کہتے ہیں عورت کو اللہ نے کسی مٹی کی بجائے مرد کی پسلی سے پیدا کیا ہے اسلیے اسے سمجھنا بہت مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔۔۔
کبھی یہ بھربھری ریت کی مانند ہوتی ہے تو کبھی ریشم کی طرح نرم و ملائم۔۔۔۔

کبھی یہ کھردری مٹی کی طرح ہوتی ہے تو کبھی چٹانوں کی مانند سخت۔۔۔۔ کبھی یہ اپنے لیے جبر کرتی ہے تو کبھی اولاد کیلیے جھگڑتی ہے۔۔۔۔

جب تک بات اسکی اپنی زات تک تھی وہ اپنے خودساختہ واہمات و خدشات میں لپٹی بے ہمت پڑی رہی لیکن اب وہ جانتی تھی اس سے جڑی تین زندگیاں جن کہ گرد انکی زندگی کا مدار گردش کرتا تھا اسکیلیے اسے ہمت جتانی تھی اسی لیے اس نے ہاتھ بڑھایا اور اسکے گھنے بالوں سے بھرے سر پہ رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔آپ اس وقت اگر انہیں چھوڑ دیتے تو آپ ملک، اپنے شعبے اپنے آپ سے بے وفائی و غداری کرتے کہ آپ نے اپنی ماں کو نہیں مارا بلکہ آپ نے ایسی عورت کو مارا جو غدار تھی۔۔۔۔۔ اسنے اسے نرمی سے سمجھایا تو اسنے سر اٹھاتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔۔۔۔

علیزے کیا ماں جس بھی حالت میں اسے مارنے کی معافی مل سکتی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے پھر سے سوال دہرایا۔۔۔۔۔

اولاد جیسی بھی نکلے ماں انہیں جان سے کبھی نہیں مارتی تو کیا مجھے یہ معاف ہو سکے گا۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکی خاموشی پہ اسنے سوال ردوبدل کرتے دہرایا تو اسنے اسکے بال سلجھاتے زبردستی مسکراتے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

ماں کا نعم البدل کوئی نہیں ہو سکتا لیکن بات جب ماں کہ اصولوں کی آتی ہے نا تو ماں بھی کلیجہ پتھر کا کر لیتی ہے۔۔۔۔

ہمارے نبیؐ نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتیں تو میں انکے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔۔۔۔۔ یہ بات ہمیں یہی سکھاتی ہے نا کہ جب بات اسلام اور ملک کہ جائز اصولوں کی آئے تو رشتے اور جذبات آڑے مت لائیں۔۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے بولتی قطرہ قطرہ اسکی بے چینی ختم کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ کو لگتا کہ آپ نے انہیں مار کہ کچھ غلط کیا۔۔۔۔۔۔؟ اس نے اسکی سیاہ چمکدار آنکھوں میں جھانکتے سوال کیا تو اسکا چہرہ یکایک پتھریلا ہو گیا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ کیونکہ میں اگر بالفرض یہ بھول بھی جاوں کہ انہوں نے بابا کو چھوڑا، ملک سے غداری کی، خان سمیت بہت سے بچوں کی زندگیاں تباہ کیں ہیں لیکن علیزے میں یہ کیسے بھول سکتا تھا کہ آپ کی زندگی میں تباہیاں وہ لائیں اور انہوں نے ایمان بیچ دیا۔۔۔۔۔ علیزے ایمان کی کوئی قیمت بھلا کیونکر ہو سکتی ۔۔۔۔؟؟ وہ سرد آتشیں انداز میں بولتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جب یہ سب زہن میں آتا ہے تو میں یہ بھول جاتا ہوں کہ ان کے ساتھ میرا رشتہ تھا بلکہ وہ میرے ایمان فروش اور غدار عورت تھیں بس۔۔۔۔۔۔ اسنے بات ختم کرتے اسکے ہاتھ اپنے رخساروں پہ رکھتے دوبارہ سے سر اسکی گود میں رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

تو پھر آپ ایسا کیوں سوچتے۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے اسکے شیو کی چبھن اپنی ہتھیلیوں پہ محسوس کرتے پوچھا۔۔۔۔۔

بس کبھی کبھی لگتا کہ شاید خدا معاف نہ کرے کہ اسنے ماں کا مرتبہ بہت بلند رکھا ہے نا۔۔۔۔۔۔ گھمبیر آواز ابھری جو اسے درد سے بھر گئی۔۔۔۔۔

خدآ دلوں کے بھید جانتا ہے آپ پریشان مت ہوں پلیز۔۔۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں ناچاہتے ہوئے بھی نمی سی گھل گئی تو وہ گویا کسی خواب سے جاگا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اوہ شٹ۔۔۔۔۔۔ وہ فورا سیدھا ہوا اور خود کو ملامت کی۔۔،۔۔۔

علیزے ایم آل رائیٹ۔۔۔۔۔ڈونٹ کرائے۔۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا تو اسنے بمشکل آنکھوں میں اترتی نمی حلق میں اتاری۔۔۔۔۔

آپ ایلے پریشان کیوں تھے۔۔۔۔۔۔۔؟؟ اسنے نرمی سے پوچھا تو وہ مبہم سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔

پریشان نہیں تھا فقط اک خیال آیا اور اسنے بے چین کیا۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں چلیں آئیں کمرے میں چلیں۔۔۔میرے بچوں کو اکیلا چھوڑ کہ آ گئی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ وہ اسکا دھیان بھٹانے کو جلدی سے اٹھا اور نرمی سے اسے تھامتے کھڑا کرتے وہ بازووں کہ حصار میں لیے کمرے میں لے آیا اور بیڈ پہ لٹاتے اسے سختی سے بات چیت سے منع کرتے اسے اپنے گھیرے میں لیا کہ نیند کی فی الوقت اسے اشد ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔

اسکے آنکھیں موندتے ہی اسکی نگاہوں میں میسج سا لہرانے لگا۔۔۔۔۔

جہان حیدر شاہ---- تم نے میرے آئیڈیل باپ کو دنیا کہ سامنے بدنام کرتے اسے یوں بے دردی سے موت کہ گھاٹ اتارا ہے ------ آئی ول اون مائی ریوینج ویری سون سو ویٹ اینڈ واچ -----

مسٹ بی کئیر اینڈ پروٹیکٹ یور کڈز اینڈ فیملی------ اسکی نگاہوں میں دس سال کا نیلی آنکھوں والا بچہ گھوما جسے وہ اس دن کم عمری کہ باعث چھوڑ آیا تھا-------

, وہ اسکی باتوں اور دھمکیوں سے نا ڈرا تھا بلکہ وہ تو فقط اسکی اپنے باپ سے محبت اور اپنی اپنی ماں سے نفرت کا موازنہ کر رہا تھا-----

اسکی ایسی محبت دیکھ کہ اسکے دل میں کہیں دور چیخیں سی اٹھینے لگیں جنہیں اسنے فورا سے پیشتر سلا دیا تھا کہ وہ اس عورت کیلیے محبت کا جذبہ پانچ سال کی عمر میں ہی سلا چکا تھا-----

لیکن محبت تو محبت ہے اور ممتا کیلیے محبت کہیں نا کہیں اپنے نشان ضرور چھوڑتی تھی چاہے وہ ممتا آپ کیلیے زندگی بھر کا ناسور ہو------

---

نکاح کی دلپزیر اور خوبصورت رسم اور کھانے کہ بعد اب رخصتی کا دورِدوراں تھا------

اچھی لگ رہیں ہیں آپ------- بلکل پاس ہوتی سرگوشی پہ وہ اچھل ہی تو پڑیں اور پھر دھڑکتے دل کیساتھ پلٹ کہ دیکھا تو آج تین دن کے بعد سامنے معاز کو کھڑا پایا-------

وہ کسی کیس کہ سلسلے میں آوٹ آف سٹی تھا جبکہ وہ سب مینشن میں تھے اور کچھ دیر پہلے (ہی پہنچا تھا جبکہ وہ اسکی آمد سے بے خبر تھیں----

جہاں وہ انہیں یوں دیکھ کہ سرپرائزڈ تھیں وہیں انکی بات اور ماحول سے جھینپ اٹھیں-----

یہ جگہ ہے ایسی باتوں کی------ وہ جھینپ مٹانے کو ادھر ادھر دیکھتی گویا ہوئی------

بیڈ روم میں آپ موجودہ دنوں اویلایبل نہیں ہیں وگرنہ میرا ارادہ تو چیمیئن پلان کرنے کا تھا کہ بیٹی کی شادی کر چکیں ہیں آپ اور بیٹا اکیلا بور ہوتا ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔ دائیں طرف دیکھتے وہ یوں لاپرواہی سے بولے کہ وہ غش کھانے کو تھیں انکی اس فضول بات پہ۔۔۔۔۔۔

شرم کریں اور اپنی عمر دیکھیں۔۔۔۔۔ انہیں ایلے موڈ میں دیکھتے وہ اوائل دنوں کی مانند ڈھنگ سے کچھ کہہ بھی نہ سکیں البتہ چہرے پہ پھیلتی سرخی انہیں خوبصورت و دلنشین کرتی گئی۔۔۔۔۔۔

میں اب اس سے زیادہ دیر شادی کہ فنکشن پہ ہینڈ فری نہیں لگا سکتا۔۔۔۔۔۔۔ معاویہ اور ولی اچانک ان کے سامنے آئے تو اپنے کانوں سے ہینڈ فری نکالتا ولی جبکہ کانوں میں ٹھونسی انگلیاں نکالتا معاویہ انکے سامنے بمشکل سنجیدہ شکل بنائے کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھتیں میں شرم سے کہیں کونہ تلاش کرنے لگیں جبکہ ایلے غیر متوقع چھاپے پہ معاز بھی گڑبڑا سے گئے۔۔۔۔۔۔۔

یقین کرنے میں تامل ہو رہا آپ بھی اور وہ بھی پبلک پلیس پہ------ نپا تلا شرارتی جملہ آیا تو مرہنہ انہیں شرم اور غصے سے گھورنے لگی جبکہ معاز نے گڑبڑاہٹ مٹانے کو کہا------

پہلے تو سنا تھا لیکن اب دیکھ لیا کہ ہر جگہ آپ کسی بن بلائے مہمان کی طرح ٹپک پڑتے----- دونوں کو گھورتے لطیف سا طنز ہوا تو دونوں ڈھٹائی سے مسکرائے جبکہ مرہنہ جانے کس پرتولنے لگیں-----

بس جی ہم تو اردگرد کی خبر رکھتے کہ کہیں کچھ غیر قانونی تو نہیں ہو رہا----- شرارت سے آنکھیں نچاتے بظاہر عاجزانہ کہا تو مرہنہ نے دانت پیستے کہا-----

آج کہ بعد غیر قانونی اردگرد کی خبر رکھنے کو آپ کہ کمرے میں کیمرہ لگواوں گی میں------ انہیں کہتی وہ وہاں سے خیر مانگتی نکلتی چلی گئی جبکہ ان دونوں کہ چھت پھاڑ قہقہے پہ معاز بھی مسکرا دیا--------

کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھنے لگا کہ موسم کہ تیور انتہائی خعاب لگ رہے تھے اور بارش ہونے کہ چانسز بڑھ رہے تھے-------

تب ہی ڈیپ ریڈ اور گولڈن لہنگے میں ملبوس باربی ڈول سی میرب بلیک شیروانی میں ملبوس خوبرو چارمنگ نظر آتے زوریز کہ ہمراہ خوشنگ بہاروں کہ سنگ الوادع ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کیساتھ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جو سرخ اور سفید فریش پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔موم بتیوں کی مہک کیساتھ عجب پرفسوں سا ماحول پیش کر رہا تھا

وہ نجانے کتنی دیر تک کمرے اور کمرے میں لگیں زوریز کی تصویروں پہ غوروفکر کرتی رہتی کہ قدموں کی چاپ پہ اسکی سوچوں اور اعضاء کو بریک لگا اور فورا سیدھی ہو کہ بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دروازہ بند کرتے شیروانی اتارتے آہستگی سے صوفے پہ ڈالتے اسنے نرمی سے سلام کیا تو اسنے بمشکل سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

وہ جو کچھ دیر پہلے اردگرد کا جائزہ لیتے تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی۔۔۔بند دروازے اور اسکی آواز کو سنتی وہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

غلطی سے زبان گھر ہی تو نہیں چھوڑ آئی۔۔۔۔۔۔؟؟ اسکے قریب نیم دراز ہوتے اسنے اسکے سر ہلانے پہ شرارت سے فقرہ کسا تو وہ شرمندہ ہو گئی جبکہ ہتھیلیاں پسینے سے پسیجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

رئیلی یہ تم میرب ہی ہو نا۔۔۔۔۔۔ مکمل خاموشی محسوس کرکے اسنے شرارت سے کہا لیکن خاموشی۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا جواب دیتی وہ تو مٹھیاں و نگاہیں بھینچے بیٹھی دھڑکنیں شمار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

چلو میں خود چیک کر لیتا۔۔۔۔۔ خمار آلود آواز اسکی دھڑکنیں پاگل کر گئی جبکہ اپنے ڈوپٹے کی طرف بڑھتے ہاتھ محسوس کرتے اسکی سانسیں اٹکنے لگیں۔۔۔۔۔

ہے تو یہ میری میرب ہی لیکن یار اتنی خاموشی۔۔۔۔۔۔؟ اسکے میری میرب کہنے پہ اسکی پلکیں لرزیں۔۔۔۔۔۔

🔥تو کسی روز مجھے حالت وجدان میں مل
لب کی ہے فریاد کہ چھونا ہے تیرے ہونٹ کو تل۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا خوبصورت و معصوم چہرہ دیکھتے اسنے مدہوشی سے اسکے بالائی لب پہ سجے تل کو دیکھتے شعر پڑھا تو اسنے اٹکتی سانسوں کیساتھ فورا بوکھلاتے مہندی و انگھوٹھیوں سے سجا ہاتھ اپنے لبوں پہ لب لیا تو وہ بے ساختہ اسکی حفاظتی سرگرمی پہ ہنس دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تو یہ فضول کی حد بندیاں ہیں جانم۔۔۔۔۔۔۔کس نے کہا تھا کہ کیل کانٹوں سے لیس ہو کہ آو۔۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ تھامتا وہ دھیرے سے اسکی ناک چھوتا گویا ابتدا کر گیا۔۔۔۔۔۔

اس کہ لمس پہ وہ لرز گئی۔۔۔۔

چلو تم آج کچھ مت بولو فقط محسوس کرو ، مجھے میری محبت کو ہمارے رشتے کو۔۔۔۔۔۔۔ نرمی اور مدہوشی سے کہتے اسنے اسکے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھرا تو اسکی شدت محسوس کرتی وہ بوکھلاتی پکار اٹھی۔۔۔۔۔

زوریز۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اب یہ پکار بے معنی تھی کہ اب تو وہ محبت کی قید میں جھکڑی جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مہر آ جاو یار بیمار ہو جاو گی اس بے موسمی بارش سے-------- وہ اسے یوں بارش میں کب سے انجوائے کرتے دیکھ کہ بولا کہ میرب کو گھر لاتے سفر میں ہی بارش ہونے لگ گئی تھی----

تو نجانے وہ میرب کہ روم میں جانے تک اسکے ساتھ کتنے صبر اور ہمت کہ ساتھ ٹکی رہی تھی کہ اس کہ جانے کہ بعد سے وہ بارش میں مگن تھی------

خان تم مجھے تب بہت برے لگتے جب تم مجھے بارش میں نہانے سے روکتے----- وہ منہ پھلاتے اسکی طرف پانی پھینکتی بولی-------

میرا اتنا دل کرتا کہ میں بارش کو تمہارے ساتھ انجوائے کروں لیکن تم------ اسنے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے بات ادھوری چھوڑی تو اسکی بات کا مطلب سمجھتے وہ لب دباتے آخر کار اسکی فرمائش پوری کرنے رات کہ اس پہر اسکے ساتھ جا کھڑا ہوا------

لیں جی کریں پھر میرے ساتھ بارش انجوائے اور کروائیں بھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لائٹ گولڈن ڈریس میں ملبوس بھیگے وجود کو شرارت و معنی خیز نظروں سے دیکھتے وہ شرارت سے بولا تو وہ شرم سے ڈوپٹہ پھلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایلے تو نہیں نا۔۔۔ تم نے خود ہی تو کہا بارش انجوائے کرنے کا۔۔۔۔۔۔ اسے بازووں میں مقید کرتے اسنے سلگتے لب اسکی بھیگی گردن پہ رکھے تو اسکے وجود میں کرنٹ سا دوڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

خان پلیز۔۔۔۔شرافت سے بارش انجوائے کرنے دو . . .اسکے گھیرے میں مچلتے اسنے جھجھکتے ہوئے کہا لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے مجھے یہ بارش کیوں پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ آخرکار مزاحمت ترک کرتے اسنے اسکے کندھے سے سر ٹکاتے اس سے پوچھا تو اس نے نرمی سے اسکے سر پہ لب رکھتے کہا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟؟ وہ اپنے لب اسکے سر پہ جمائے اسکی خوشبو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ ان بارشوں میں پہروں کھڑے ہو کہ تمہیں مانگا ہے میں نے، تم میری بارشوں میں مانگی گئی مرادوں اور منتوں کی نشانی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت سے لبریز لہجے میں کہتے وہ اسے اتنی پیاری و معصوم لگی کہ اسکا دل چاہا کہ وہ اسے خود میں بھینچتے وہ اس دنیا سے کہیں دور لے جائے۔۔۔۔۔۔۔

اور مجھے یہ بارش اسلیے اچھی لگتی ہے کہ اس میں مہرماہ دبیر خان کی خوشبو ہوتی ہے، اسکی مانگیں دعائیں ہوتی ہیں جو مجھے اپنے حصار میں رکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسے زور سے خود میں بھینچے وہ بھاری خمار زدہ آواز میں بولتا خود میں سرایت کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے پسند ہے

برستی بارش

اور تیری بانہوں

کے تنگ گھیرے۔۔۔۔۔۔۔

خود سے لپٹی اسکی مضبوط بانہوں کو محسوس کرتے وہ سرشاری و خماری کہ ہاتھوں بہکتی بولتی اسے سرشار کر گئی۔۔۔۔۔

مہر جانم۔۔۔۔۔۔۔ اسکا بہکا بہکا لہجہ گونجا گویا کہ ابھی نشہ کیا ہو۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اسکے سینے سے لپٹے اسنے مبہم سا جواب دیا۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے کمرے میں چل کہ ذرا تفصیل سے بارش انجوائے کریں۔۔۔۔۔۔ معنی خیز سا لہجہ اسے سیدھا ہونے پہ مجبور کر گیا لیکن اسنے گرفت ہلکی نا کی بلکہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے اندر کی جانب قدم بڑھائے تو وہ اسکی شرارت سمجھتی چیخ اٹھی۔۔۔۔۔

خان کے بچے میں تمہیں گنجا کر دوں گی۔۔۔۔۔۔۔ اسکا ارادہ جان کہ اسکے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی تو وہ حسب عادت اپنی شرم اپنی جھنجھلاہٹ میں چھپانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

خان کہ بچوں کو ہی دنیا میں لانے کہ مشن پہ عمل درآمد کرنے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسکی تھوڑی پہ لب رکھتے اسنے شرارت سے اسکا سرخ چہرہ دیکھا جو اسے شرارت پہ آمادہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات میں اسے اتنی شرم آئی کہ وہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی اور اسکی نگاہوں اور شرارتوں سے بچنے کی خاطر اسی کے سینے میں چہرہ چھپا لیا تو وہ اسکی ادا پہ دل کھول کہ ہنس دیا۔۔۔۔۔۔۔

او میری زہرہ جبیں

تجھے معلوم نہیں۔۔۔

تو ابھی تک حسیں

اور میں جوان۔۔۔

تجھ پہ قربان

میری جان میری جان۔۔۔۔۔

اسکا پلو پکڑے وہ بڑے انداز میں لہراتے لہراتے گنگنا رہا تھا جبکہ اسکے بول سنتے اسنے تیکھے تیوروں سے اسے دیکھا------

کیوں میری عمر اتنی زیادہ تو نہیں ہو گئی جو آپ ایسا گانا گا رہے ----- خود تو نہیں بوڑھے ہو رہے----؟؟ اسکے یوں تفتیشی سوالات پہ وہ جی بھر کہ بد مزہ ہوا------

ایسی کند زہن بیوی اللہ ہر کسی کو نہ دے----- اسنے خود پہ ترس کھاتے دل ہی دل میں خود کو داد دی------

جانِ من الفاظ کو چھوڑو اور جذبات پہ آو کہ پھر یہ حسین رات ہو نہ ہو--------- اسے رفتہ رفتہ قریب کرتے وہ پٹڑی سے اترنے لگا تو زینی بوکھلا گئی-----

معاویہ------ اسکے یوں پکارنے پہ وہ رکا---

مم---میں آپ سے ناراض ہوں---- اسنے یاد دلانے والے انداز میں کہا تو اسنے مسکراہٹ دباتے اپنے کان کی لو دبائی-----

یار کس کرنے پہ کون ناراض ہوتا ہے میں نے تمہاری کی تھی تم میری کر لو میں تو نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ شرارت سے پر لہجہ و الفاظ اوپر سے اسنے شرارت سے اپنا رخسار بلکل اسکے ہونٹوں کہ پاس کیا کہ وہ بولتی بھی ٹچ کرتے۔۔۔۔۔

اسکے الفاظ اور حرکت پہ وہ سٹپٹائی اور بمشکل انچ بھر کا فاصلہ قائم کر پائی۔۔۔۔۔

آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ بمشکل کہہ سکی کہ اسکی شدتوں اور جسارتوں کہ سامنے وہ بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

اگر تمہاری طرح میں بھی شرم کرتا رہتا نا تو محرم اور ہادی)آیت و ردابہ کہ بچے (کہ بچے مجھے سے پہلے ہو جانے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی فضول گوئی پہ وہ جھینپتی شرمندہ ہوتی اسکے کندھے پہ کیے بعد دیگرے کے مارتی چلی گئی۔۔۔۔۔

انتہائی کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے شاید مہذب الفاظ نہ ملے اپنے شوہر کو نوازے کو تب ہی وہ بے بس سی چپ کر گئہ جبکہ وہ مسلسل دانت نکالتا رہا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا نا سوری۔۔۔ جانتی ہو نا جب تم سامنے ہوتی ہو ہر چیز پس منظر چلی جاتی ہے مجھے تمہارے سامنے کچھ نہیں دکھتا۔۔۔۔۔۔ وہ نرمی سے اسکے نقوش چھوتا اسے ہواوں سے بھی ہلکا کر گیا۔۔۔

وہ اسکی جسارتوں پہ ادھ موئی ہو رہی تھی جب ایک دم سے شور مچ اٹھا۔۔۔۔

اسنے سیدھا ہوتے دیکھا تو ٹیرس سے نکلتی ساری پلٹون کو دیکھتے وہ کھسیا سا گیا۔۔۔۔۔

جبکہ سب شرارتی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھنے گے کہ بہت کم ایسے موقعے آتے کہ معاویہ انکے ہتھے چڑھتا تھا جبکہ آج یوں رنگے ہاتھوں پکڑ کہ ان سب نے اپنے بہت سے مواقعوں کا بدلہ لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جی مجنوں میاں۔۔۔۔۔۔ مہبہ نے شرارت سے کہا تو زینی شرم سے چور ہوتی ڈریسنگ روم میں بھاگ گئی۔۔۔

خوفناک شکل والوں میری بیوی بھگا دی۔۔۔۔ اسنے بات بدلے کو کہا۔۔۔۔۔۔

ایسا ہی ہوتا جب تمہاری یہ کوجی شکل دیکھتے ہماری بیویاں بھاگ جاتی ہیں یاد کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آریان نے چوکہ لگایا۔۔۔۔۔۔

بیوی تمہاری ابھی بھی بھاگ رہی ہے تمہیں چھوڑ کہ آج وہ علیزے بھابھی کیساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دکھتی رگ پہ ہاتھ دھرا تو وہ فورا باہر لپکا تو سب نے افسوس سے سر ہلایا کہ یہ بندہ کسی کہ قابو نہیں آ سکتا چاہے اسے موقع واردات پہ ہی کیوں نہ پکڑ لیں۔۔۔۔۔

کدھر جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ اسنے باہر جاتی پریہان کو جا لیا۔۔۔۔۔

کمرے میں اور کدھر جانا۔۔۔۔۔۔ وہ الٹا حیران ہوئی۔۔۔۔

خبردار آج بھابھی کہ پاس سوئی تو مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔۔۔۔ وہ اسے بازووں سے تھامتے تنبیہ کرتے بولا تو وہ حیران پریشان ہوتی بولی۔۔۔۔

میں کیوں انکے ساتھ سونا وہ تو روم میں جا چکیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پہ وہ ٹھٹکا۔۔۔۔۔

بس کر دے کند زہن ڈاکٹر وہ اپنا زہن لگا کہ چونا لگا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے سے آتی آواز پہ وہ دانت پیستا معاویہ کو صلواتیں سنانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!بہت اچھا لگتا ہے

بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھے اپنا خیال رکھنے کو تاکید کرتے ہو

مجھے کسی ننھے بچے کی طرح سمجھاتے ہو

!!بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھ پہ اپنا حق جتاتے ہو

اور مجھ سے کہتے ہو کہ تم میری ہو

!!بہت اچھا لگتا ہے

میں جب ضد کرتی ہوں ،یا روٹھ جاتی ہوں

مجھے تم اپنی محبت سے مناتے ہو

!!بہت اچھا لگتا ہے

تم سے تمہاری محبت کا اقرار سننا ،جسے میں اپنا حق سمجھتی ہوں

...بہت اچھا لگتا ہے

مجھے تم سے محبت کرنا

.....کیونکہ میری زندگی کا واحد حاصل ہو تم

دونوں ہاتھ اسکی گردن کہ گرد لپیٹے اپنے احساسات و جذبات خوبصورت انداز میں اسکے سامنے عیاں کرتی گئی تو اسنے بے ساختہ جھک کہ اسکی روشن صبیح پیشانی پہ بوسہ دیا تو اسنے سکون سے پلکیں موندیں------

بہت خوب لیکن آپ نے ایک اور پرامس بھی کیا تھا آپکو یاد ہو تو-------؟؟ اسنے اسکی ناک سے ناک مس کرتے کہا تو اسنے سر اسکے سینے سے ٹکاتے گویا چہرہ چھپانا چاہا------

ضروری ہے------؟؟ اسنے دھیمے سے پوچھا تو اسنے نرمی سے ہونٹ اسکے کندھے پہ رکھتے کہا-----

ایز یو وش ڈارلنگ----- اسنے پیار سے بات اس پہ چھوڑی تو اسنے گہرا سانس بھرتے خود میں ہمت اکٹھی کرنی چاہی اور پھر دھڑکتے دل کیساتھ ہاتھ اسکے سامنے پھیلایا تو اسنے چمکدار آنکھوں سے پیرٹ زمین کو چھوتی فراک میں ملبوس نازک سی بیوی کو دیکھا اور اسکے نرم و نازک ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا--------

وہ دھیرے دھیرے اسکے ساتھ حرکت کرتی گنگنا اٹھی۔۔۔۔۔۔

اوہ کرم خدایا ہے۔۔۔
تجھے مجھ سے ملایا ہے
تجھ پہ مر کے ہی تو۔۔۔
مجھے جینا آیا ہے۔۔۔۔۔

تیرے سنگ یارا۔۔۔
خوش رنگ بہارا۔۔۔۔
میں رات دیوانی
تو زرد ستارا۔۔۔۔

تیرے سنگ یارا
خوش رنگ بہارا۔۔۔
میں تیری ہو جاوں۔۔۔
جو تو کر دے اشارہ۔۔۔۔۔

اسکی دلکش آواز سر بکھیرتی دونوں کو سرشار کرتی ماحول پرفسوں کر رہی تھی----

اسکے ساتھ موو کرتے جہان نے اسکا دایاں ہاتھ گھماتے اسکو گھمایا تو اسکی پشت اسکے سینے جا ٹکرائی اور کھلے بال اسکے سینے پہ بکھر گئے----

میں نے چھوڑے ہیں
باقی سارے راستے---

میں آئی ہوں بس تیرے پاس رے
میری آنکھوں میں تیرا نام ہے----
پہچان لے-----

سب کچھ میرے لیے تیرے بعد ہے---
سس باتوں کی یہ اک بات ہے---

میں نا جاوں گی تجھے چھوڑ کہ

یہ جان لے----

او کرم خدایا ہے
تجھے میں نے جو پایا ہے---
تجھ پہ مر کے ہی تو
مجھے جینا آیا------

خود پہ جھکے جہان کی سانسوں کی تپش اسے بوکھلانے لگی اور دل گویا ہاتھوں میں دھڑکنے لگا----

تیرے سنگ یارا
خوش رنگ بہارا---
میں رات دیوانی
تو زرد ستارا----

تیرے سنگ یارا---
خوش رنگ بہارا---

میں بہتی مسافر

....تو ٹھہرا کنارا

اسکے الفاظ اسکے اندر ہی کہیں اٹکنے گے جب اسنے اسے پیچھے کو بازو پہ لٹاتے اپنے سلگتے لب اسکی شہہ رگ پہ رکھے------

وہ حلق تر کرنے لگی------

ششاہ ...اسنے بمشکل پکارا کہ اس وقت اسکی آنکھوں سے چھلکتے تقاضے اور جذبات کا سمندر اتنا منہ زور تھا کہ اسے لگا وہ بچ نہیں سکے گی----

لیکن وہ بمشکل بول اٹھی----

وہ---وہ بچے د--دیکھ رہے ہونے------ اسنے بے بسی سی گردن گھماتے بچوں کو دیکھتے اتنی بے تکی حد بندی دینی چاہی کہ جہان نے ہلکا سا سیدھا ہوتے اپنی چمکدار سیاہ آنکھیں

اسکی گرین شرم سے بوجھل نگاہوں میں گاڑیں تو اپنی بے تکی بات پہ وہ خجل سی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری وہ جانتے کہ انکے بابا انکی ماما سے بہت پیار کرتے۔۔۔۔۔ اسکے لفظ لفظ سے ٹپکتی شدت اسکے لمس سے بھی محسوس ہونے لگی تو وہ ٹھنڈی پڑنے لگی۔۔۔۔

کہ اسکی جسارتیں اور لمس اسے اول روز کی طرح سے ہی ادھ موا اور شرم سے چور کر ڈالتا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ آج بھی اسکی شدتوں کیا اسکی نگاہوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں نا یہ لپ اسٹک مجھے اپنی سب سے بڑی دشمن لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔ اسکے لبوں پہ لگی ریڈ لپ اسٹک وہ انگوٹھے سے پھیلاتا اسے دہکا گیا۔۔۔۔۔۔

اسنے آنچ دیتی نگاہوں سے اپنی بانہوں مقید اسکا لرزتا خوشنما سراپا دیکھا اور اس پہ جھکتے گہرے انداز میں بولا۔۔۔۔۔۔

آپ ان مصنوعی رنگوں کی محتاج نہیں ہیں کہ میں ہمیشہ آپکو اپنے رنگوں میں رنگا دیکھنا چاہتا۔۔۔۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہتے اسکی سانسوں میں اپنی سانسیں اتارنی شروع کر دیں۔۔۔۔۔۔

وہ نجانے کب تک اسکا سانس روکے رکھتا وہ اسکی شرٹ کالر سے دبوچے خود کو سہارا دیتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش میں تھی تب ہی اسکی جان میں جان آئی۔۔۔۔۔۔۔

ویر کی زوردار آواز میں رونے کی آواز پہ جہاں اسکے لرزتے وجود نے سانس لیا وہیں وہ سنجیدگی سے سیدھا اور ایک نظر بھونپو چلاتے بیٹے اور دوسری نظر مسکراہٹ دباتی بیوی کو دیکھا۔۔۔۔۔

اسکی سرد نگاہوں سے بچنے کی خاطر وہ جلدی سے بیٹے کی طرف آئی اور اسے تھامتے والہانہ سینے سے لگاتی چٹاچٹ چومتی بہلانے لگی۔۔۔۔

میں بھی یونہی پرزور مزاحمت کروں گا نیکسٹ اور تب مجھے بھی اتنی ہی والہانہ شدت کیساتھ بہلایا جائیگا۔۔۔۔۔۔ بہکتی نگاہوں کہ وار اور معنی خیز لفظوں پہ اسکا چہرہ تپتا سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔ وہ جھکتی لرزیدہ نگاہوں کیساتھ جھجھکتی بولی اور ویر کو ساتھ لگایا جو اسکی گود ملتے پرسکون ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مت کہیں ایلے وگرنہ سچ میں بتانا پڑے گا کہ میں بہت برا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسکے انداز پہ وہ شرم کے باوجود کھلکھلا اٹھی۔۔۔

اپنے بچوں سے ٹائم فکسنگ کر لیں۔۔۔۔ وہ شرارت سے بولی۔۔۔۔

بچوں سے ٹائم فکس ہو چکا ہے آپ فضول کہ بہانے بنانے بند کریں۔۔۔۔۔۔ اسکی گود سے دوبارہ سے سوتے ویر کو لیتے اسنے سنجیدگی سے کہا تو وہ شرمندہ ہوتی لب بسورنے لگی۔۔۔۔۔۔

ایلے مت کرہں علیزے کہ مجھے پہلی ملاقات والی علیزے یاد آنے لگ جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے اسکے اس انداز کو دیکھتے کہا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔۔

اونہوں یہ دھوکا دہی کام نہیں آئے گی مسز۔۔۔۔۔۔ اسنے نظر بچاکہ بیڈ سے اترتی علیزے کا بازو تھامتے اپنی طرف کھینچتے کہا تو وہ سیدھی اسکے کشادہ سینے سے آن لگی۔۔۔۔۔

حیدر نو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔۔۔۔۔۔

اب تو بلکل بھی نہیں آپ کو آپ کا پرامس پورا کرنے پہ تھینکس بھی تو کہنا ہے نا۔۔۔۔۔۔ اسنے شرارت سے کہتے اسکی گردن پہ اپنا چہرہ رگڑا تو اسکی شیو کی چبھن محسوس کرتے وہ کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔۔

اور اس کھلکھلاہٹ کو اپنے اندر اتارتا وہ گہرا سکون محسوس کرتے اسے خود میں سمیٹتے سکون اور محبت کی گہری وادیوں میں اترنے لگا۔۔۔۔۔۔

لیکن کبھی کبھی وہ میسج اسکی نگاہوں اور زہن کو جھکڑتا اور وہ سوچتا کہ

کیا انتقام کی جنگ ختم نہیں ہوگی۔۔۔کیا اسکی زد میں اسے کچھ کھونا تو نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ایمان اور ملک کو کسی قیمت پہ بھی مت بیچیں کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کی کوئی قیمت نہیں اور جسکی سزا دنیا و آخرت دونوں میں بدتر ہے------

اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کی حفاظت کریں کہ ماہ رخ جیسی عورتیں دنیا کہ ہر موڑ پہ کھڑی رہتی ہیں اور پھر ان سب کو بچانے کیلیے جہان حیدر شاہ جیسے افراد بہت مشکل سے آیا کرتے ہیں-------

صبرکو ہمیشہ تھامیں رکھیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے--------

---

ختم شد-------